الاحسان فی تقریب صحیح ابن حبان

3

جہانگیری

صحیح ابن حبان

تصنیف

امام ابو حاتم محمد بن حبان تمیمی بستی

ترجمہ

ابو العلاء محمد محی الدین جہانگیر

دام اللہ تعالیٰ معالیہ وبارک ایامہ ولیالیہ

شبیر برادرز

www.islamicurdubooks.com

الاحسان فی تقریب صحیح ابن حبان

جہانگیری

صحیح ابن حبان

3

تصنیف

امام ابوحاتم محمد بن حبان تمیمی بستی

ترجمہ

ابوالعلاء محمد محی الدین جہانگیر

ادام اللہ تعالیٰ معالیہ وبارک ایامہ ولیالیہ

شبیر برادرز

زبیدہ سنٹر ۴۰، اردو بازار لاہور

فون: 042-37246006

www.islamicurdubooks.com

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

هو القادر

جميع حقوق الطبع محفوظ للناشر

All rights are reserved

جملہ حقوق ملکیت بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب ——— صحیح ابن حبان

مترجم ——— ابو العلاء محمد محی الدین جہانگیر

کمپوزنگ ——— ورڈز میکر

باہتمام ——— ملک شبیر حسین

سن اشاعت ——— فروری 2014ء

سرورق ——— اے ایف ایس ایڈورٹائزر لاہور 0322-7202212

طباعت ——— اشتیاق اے مشتاق پرنٹرز لاہور

ہدیہ ——— روپے

شبیر برادرز

زبیدہ سنٹر ۴۰۔ اردو بازار لاہور

فون: 042-37246006

شبیر برادرز اردو بازار لاہور

ضروری التماس

قارئین کرام! ہم نے اپنی بساط کے مطابق اس کتاب کے متن کی تصحیح میں پوری کوشش کی ہے، تاہم پھر بھی آپ اس میں کوئی غلطی پائیں تو ادارہ کو آگاہ ضرور کریں تاکہ وہ درست کردی جائے۔ ادارہ آپ کا بے حد شکر گزار ہوگا۔

www.islamicurdubooks.com

عنوانات

عنوان	صفحہ
اس بات کے بیان کا تذکرہ‘ کہ محمد بن عمرو بن حلحلہ کے حوالے سے منقول وہ روایت جسے ہم نے ذکر کیا ہے وہ ایک مختصر روایت ہے‘ اس کا پورا واقعہ عبدالحمید بن جعفر کی نقل کردہ روایت میں ہے	۴۷
اس بات کے بیان کا تذکرہ‘ کہ نمازی پر رکوع میں جانے کے وقت اور رکوع سے سر اٹھانے کے وقت دونوں ہاتھ بلند کرنا اسی طرح لازم ہے جس طرح وہ انہیں نماز کے آغاز میں بلند کرتا ہے	۴۸
اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے اپنی امت کو رکوع میں جانے کے وقت اور رکوع سے سر اٹھانے کے وقت رفع یدین کرنے کا حکم دیا ہے	۴۹
حضرت مالک بن حویرث کا اس پر عمل کرنے کا تذکرہ جو نبی اکرم ﷺ نے ان کی نماز کے بارے میں ان کو حکم دیا تھا	۵۰
حس روایت کا تذکرہ‘ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے‘ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے علم و فضل کے حوالے سے یہ بات ممکن نہیں ہے کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو ان مقامات پر رفع یدین کرتے ہوئے نہ دیکھا ہو جن کا ہم نے ذکر کیا ہے کیونکہ وہ تجربہ کار اور سمجھدار حضرات میں سے تھے اللہ تعالیٰ ان پر رحمت نازل کرے	۵۱
اس بات کے بیان کا تذکرہ‘ کہ بعض اوقات بہتر اور فضیلت رکھنے والے اہل علم سے بعض مشہور سنتیں مخفی رہ جاتی ہیں جبکہ وہ چیز ان سے کم مرتبے یا ان کے مانند مرتبے کے مالک شخص کو یاد ہوتی ہیں اگر وہ (دوسرا شخص) ان کا باقاعدگی کے ساتھ اہتمام کرتا ہے اور انہیں زیادہ توجہ دیتا ہے	۵۲
نمازی کیلئے یہ بات مستحب ہونے کا تذکرہ وہ اپنی نماز میں دو رکعات کے بعد کھڑے ہوتے وقت اپنے دونوں ہاتھ کندھوں تک بلند کرے	۵۳
نمازی کیلئے یہ بات مستحب ہونے کا تذکرہ کہ وہ نماز میں دو رکعات کے بعد کھڑے ہونے کے وقت رفع یدین کرے	۵۴
اس روایت کا تذکرہ‘ جو اس شخص کے مؤقف کو غلط ثابت کرتی ہے‘ جو اس بات کا قائل ہے‘ اس روایت کو اعمش نے مسیب بن رافع سے نہیں سنا ہے	۵۵
اس روایت کا تذکرہ جس میں اس روایت کے تفصیلی الفاظ ہیں جس کو مختصر طور پر ہم نے پہلے ذکر کیا ہے کہ لوگوں کو نماز کے دوران پرسکون رہنے کا حکم اس وقت دیا گیا تھا جب وہ سلام پھیرتے ہوئے اشارہ کر رہے تھے یہ حکم رکوع میں جاتے ہوئے رفع یدین کرنے کے بارے میں نہیں ہے	۵۶
اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے	۵۷
اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ کہ رکوع میں دونوں ہاتھ گھٹنوں پر رکھے جائیں گے پہلے لوگوں کیلئے (رکوع کے دوران) تطبیق کرنا (یعنی دونوں ہاتھ جوڑ کر دونوں زانوں کے درمیان رکھنا) مباح تھا	۵۷
اس بات کے بیان کا تذکرہ‘ رکوع میں تطبیق کا حکم ابتدائے اسلام میں تھا پھر یہ حکم منسوخ ہو گیا اور گھٹنوں پر ہاتھ رکھنے کا حکم دیا گیا	۵۸
رکوع اور سجود کی مقدار کی صفت کا تذکرہ جو نمازی کیلئے اس کی نماز کے بارے میں ہے	۵۸
اس روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا (اور وہ اس بات کا قائل ہے) کہ یہ روایت حضرت براء رضی اللہ عنہ کی نقل کردہ اس روایت کے برخلاف ہے جسے ہم نے پہلے ذکر کیا ہے	۵۹

www.islamicurdubooks.com

عنوان	صفحہ
اس دوسری روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا (اور وہ اس بات کا قائل ہے) کہ یہ ان روایات کی متضاد ہے جن کا ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں	۶۰
نمازی کیلئے نماز کے دوران بعض رکوع اور سجود کی صفت کا تذکرہ	۶۰
نماز کے دوران رکوع اور سجدے میں کمی کرنے والے کیلئے لفظ ''سارق'' (چور) استعمال کرنے کے اثبات کا تذکرہ	۶۲
اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ آدمی اگر نماز کے کچھ حصے میں کوتاہی کرتا ہے تو اس کے نامہ اعمال میں بعض نماز کا ثواب نوٹ کیا جاتا ہے	۶۳
اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ آدمی رکوع اور سجود میں اپنی پشت کو قائم نہ رکھے	۶۵
اس بات کی اطلاع کا تذکرہ کہ آدمی کیلئے یہ بات جائز نہیں ہے کہ وہ رکوع اور سجود میں اپنے اعضاء کو قائم نہ رکھے	۶۵
ایسے شخص سے فطرت کی نفی کا تذکرہ، جو رکوع اور سجود میں اپنی پشت کو قائم نہیں رکھتا	۶۶
اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ رکوع اور سجود میں قرآن کی تلاوت کی جائے	۶۷
نمازی کے لئے نماز کے دوران رکوع اور سجود میں قرأت کی ممانعت کا تذکرہ	۶۸
اس بات کا تذکرہ کہ آدمی اپنی نماز میں رکوع کے دوران کیا پڑھے	۶۸
نمازی کو نماز کے دوران رکوع اور سجود کے دوران اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرنے کا حکم ہونے کا تذکرہ	۶۹
آدمی جب رکوع کے دوران تسبیح پڑھتا ہے تو تسبیح کی تیسری قسم کے مباح ہونے کا تذکرہ	۷۰
نمازی کو رکوع اور سجود کے دوران پروردگار کی عظمت کا اعتراف کرنے کا حکم ہونے کا تذکرہ	۷۱

عنوان	صفحہ
آدمی کیلئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ اپنے تمام امور کو اپنے خالق کو تفویض کر دے وہ اپنی نماز میں اپنے رکوع کے دوران دعا مانگتے ہوئے ایسا کرے	۷۱
نبی اکرم ﷺ کا رکوع سے سر اٹھانے پر اطمینان سے (کھڑے ہونے) کا تذکرہ	۷۲
اس بات کا تذکرہ کہ آدمی اپنی نماز کے دوران رکوع سے سر اٹھاتے وقت اپنے پروردگار کی حمد کیسے بیان کرے	۷۲
اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ آدمی کیلئے یہ بات جائز ہے کہ وہ اس چیز کو فرض نماز میں پڑھ سکتا ہے جو ہم نے ذکر کی ہے	۷۳
اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کیلئے یہ بات مستحب ہے کہ وہ اپنی نماز میں اس مقام پر اپنے پروردگار کی حمد بیان کرتے ہوئے اشیاء کو اپنے خالق کو تفویض کر دے جس کا تذکرہ ہم نے کیا ہے	۷۴
اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے کہ اس روایت کو نقل کرنے میں سعید بن عبدالعزیز نامی راوی منفرد ہے	۷۵
اس بات کا تذکرہ کہ آدمی رکوع سے سر اٹھانے پر کیا پڑھے گا	۷۶
آدمی کیلئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ ان کلمات کو انہی مقامات پر پڑھے گا جن کا ہم نے ذکر کیا ہے اس کے علاوہ کسی اور مقام پر نہیں پڑھے گا	۷۶
آدمی کیلئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ ہم نے جو الفاظ نقل کیے ہیں وہ ان میں سے ''و'' کو حذف کر دے	۷۷
آدمی کیلئے رکوع سے سر اٹھانے کے بعد اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرتے ہوئے اہتمام کرنے کے مستحب ہونے کا تذکرہ	۷۷
اللہ تعالیٰ کے بندے کے گزشتہ گناہوں کی مغفرت کرنے کا تذکرہ جب وہ یہ کہتا ہے	۷۸
آدمی کیلئے یہ بات مستحب ہونے کا تذکرہ کہ وہ رکوع میں جاتے وقت دونوں ہتھیلیوں سے پہلے دونوں گھٹنے زمین پر رکھے	۷۸

www.islamicurdubooks.com

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان

اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ کہ آدمی اپنے سجدہ میں مٹی کا قصد کرے کیونکہ اس پر عمل کرنا اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں تواضع اختیار کرنے کی طرف لے جاتا ہے ۷۹

اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ کہ آدمی سجدے میں جاتے ہوئے دونوں ہتھیلیوں پر وزن ڈالے کیونکہ اعضاء بھی سجدہ کرتے ہیں جس طرح چہرہ سجدہ کرتا ہے ۸۰

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کیلئے یہ بات مستحب ہے کہ وہ سجدے میں دونوں ہتھیلیوں کے اندرونی حصے پر ٹیک لگائے ۸۰

اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ کہ سجدے کے دوران ہاتھ رکھتے ہوئے کہنیوں کو زمین سے بلند رکھا جائے ۸۱

نمازی کو اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ کہ وہ سجدے میں زانوں کو ملا کر رکھے ۸۱

نمازی کیلئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ کمزوری یا کبرسنی کی وجہ سے وہ سجدے میں گھٹنوں سے مدد حاصل کرے ۸۲

نمازی کیلئے یہ بات مستحب ہونے کا تذکرہ کہ وہ سجدے میں اپنے بازو کو کشادہ رکھے تاکہ اس کے بغلوں کی سفیدی نظر آئے ۸۳

اس بات کا تذکرہ کہ نمازی کیلئے یہ بات مستحب ہے کہ وہ سجدے میں انگلیوں کو ملا کر رکھے ۸۳

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ آدمی جب سجدہ کرتا ہے تو اس کے ساتھ اس کے اعضاء سجدہ کرتے ہیں ۸۴

ان اعضاء کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ جو نمازی کی نماز کے دوران اس کے سجدے کے ہمراہ سجدہ کرتے ہیں ۸۴

آدمی کو اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ کہ جب وہ سجدہ کرنے کا ارادہ کرے تو اس کے ساتھ، سات اعضاء بھی سجدہ کریں ۸۵

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے کہ اس روایت کو صرف عمرو بن دینار نے نقل کیا ہے ۸۶

ان سات اعضاء کا تذکرہ جن کے بارے میں نمازی کو یہ حکم دیا گیا ہے کہ وہ ان پر سجدہ کرے ۸۶

نمازی کو سجود میں اعتدال (اختیار) کرنے کا حکم ہونے کا تذکرہ ۸۷

سجدے کی حالت میں رغبت کے ساتھ دعا کرنے کا تذکرہ، کیونکہ اس وقت بندہ اپنے رب کے انتہائی قریب ہوتا ہے ۸۸

آدمی کیلئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ سجدے میں تسبیح بیان کرے اور اس کے ساتھ (اللہ تعالیٰ سے دعا بھی) مانگے بھی ۸۸

اس تسبیح کی صفت کا تذکرہ جو بندہ نماز کے دوران سجدے میں پڑھتا ہے ۸۹

نمازی کیلئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ سجدے میں اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی مغفرت کا طلب کرے ۸۹

نمازی کیلئے اس بات کے مستحب ہونے کا تذکرہ کہ وہ سجدے کی حالت میں اللہ تعالیٰ کی ناراضگی سے، اس کی رضامندی کی پناہ مانگے ۹۰

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے کہ اس روایت کو نقل کرنے میں عبیداللہ بن عمر نامی راوی منفرد ہے ۹۱

اس بات کا تذکرہ کہ نمازی کیلئے یہ بات مستحب ہے کہ پہلی اور تیسری رکعت میں سجدے سے سر اٹھانے کے بعد کھڑے ہونے سے پہلے بیٹھے (پھر اس کے بعد کھڑا ہو) ۹۲

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کیلئے یہ بات مستحب ہے کہ بیٹھنے کے بعد، کھڑے ہوتے وقت، وہ زمین کا سہارا لے، جس کا ذکر ہم نے پہلے کیا ہے ۹۳

نمازی کیلئے یہ بات مستحب ہونے کا تذکرہ کہ وہ اپنی نماز کی دوسری رکعت کے آغاز میں خاموش نہیں ہوگا جس طرح وہ پہلی رکعت میں کرتا ہے ۹۳

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ وہ اپنی نماز

www.islamicurdubooks.com

عنوان	صفحہ
کی پہلی دو رکعات طویل ادا کرے اور آخری دو رکعات نسبتاً مختصر ادا کرنے	۹۴
اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نماز کے دوران آدمی کا پہلے تشہد کے لئے بیٹھنا اس پر فرض نہیں ہے	۹۵
اس بات کے بیان کا تذکرہ کے نماز میں پہلا تشہد نمازی پر فرض نہیں ہے	۹۶
اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ نماز میں پہلا تشہد نمازیوں پر فرض نہیں ہے	۹۶
اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نماز میں پہلا تشہد نمازیوں پر فرض نہیں ہے	۹۷
نمازی کیلئے تشہد کے دوران دونوں ہاتھ زانوں پر رکھنے کا تذکرہ	۹۷
اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ تشہد کے دوران نمازیوں پر یہ بات لازم ہے کہ وہ اپنی بائیں ہتھیلی کو بائیں زانو پر اور گھٹنے پر رکھے اور دائیں کو دائیں پر رکھے	۹۸
اس بات کا تذکرہ کہ آدمی تشہد میں انگلی کے ذریعے اشارہ کرتے ہوئے کیسے کرے گا؟	۹۹
اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے نبی اکرم ﷺ اس مقام پر شہادت کی انگلی کے ذریعے اشارہ کرتے تھے جس کا ہم نے ذکر کیا ہے	۹۹
اس بات کا تذکرہ کہ نمازی کیلئے یہ بات مستحب ہے کہ وہ اشارے کے وقت اپنی انگلی کو تھوڑا سا جھکا لے جس کا ذکر ہم نے پہلے کیا ہے	۱۰۰
اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ شہادت کی انگلی کے ذریعے اشارے میں یہ بات ضروری ہے کہ وہ قبلہ کی سمت میں ہو	۱۰۱
تشہد کی اس صفت کا تذکرہ جس کے مطابق آدمی نماز میں تشہد ادا کرتا ہے	۱۰۲
نماز میں قاعدہ کے وقت تشہد پڑھنے کا حکم ہونے کا تذکرہ	۱۰۳
اس بات کی صفت کا تذکرہ کہ آدمی نماز کے دوران بیٹھنے کے دوران تشہد کیسے پڑھے گا؟	۱۰۴
آدمی کیلئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ نماز کے دوران اس کے علاوہ تشہد پڑھے جس کا ہم نے ذکر کیا ہے	۱۰۶
آدمی کو تشہد کی دوسری قسم (پڑھنے) کا حکم ہونے کا تذکرہ کیونکہ یہ دونوں مباح اختلاف کی قسم سے تعلق رکھتے ہیں	۱۰۷
آدمی کیلئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ اپنی نماز میں اس تشہد کے علاوہ پڑھے، جس کا تذکرہ ہم نے کیا ہے	۱۰۷
اس بات کا تذکرہ کہ نبی اکرم ﷺ کے لوگوں کو تشہد کی تعلیم دینے سے پہلے لوگ نبی اکرم ﷺ کے پیچھے بیٹھنے کے دوران کیا پڑھا کرتے تھے؟	۱۰۸
سلام کے اس طریقے کا تذکرہ جو نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجنے سے پہلے پڑھا جائے گا	۱۰۹
نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجنے کے طریقے کا تذکرہ جو اس سلام کے بعد آئیگا جس کا ذکر کیا ہے	۱۱۰
اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ لوگوں نے نبی اکرم ﷺ سے درود کے طریقے کے بارے میں دریافت کیا تھا جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے انہیں یہ حکم دیا ہے کہ وہ اس کے مطابق اللہ کے رسول پر درود بھیجیں	۱۱۱
اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم ﷺ سے نماز کے دوران درود بھیجنے کے بارے میں اس وقت دریافت کیا گیا تھا جب لوگوں نے آپ کے سامنے تشہد کا تذکرہ کیا تھا	۱۱۲
اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ آدمی کو تشہد کے بعد نبی اکرم ﷺ پر نماز کے دوران درود بھیجنے کا حکم دیا گیا ہے	۱۱۳
اس روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا (وہ اس بات کا قائل ہے) تشہد میں نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجنا فرض نہیں ہے	۱۱۴
اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ ان کا یہ کہنا ''جب تم یہ پڑھ لو تو تم نے	

www.islamicurdubooks.com

عنوان	صفحہ
اپنے ذمے لازم چیز کو ادا کر لیا' یہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ یہ نبی اکرم ﷺ کا کلام نہیں اس کو زہیر نامی راوی نے روایت میں درج کر دیا ہے	۱۱۵
اس دوسری روایت کا تذکرہ جو اس بات کی صراحت کرتی ہے جو الفاظ ہم نے ذکر کیے ہیں وہ محفوظ نہیں ہیں	۱۱۶
نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجنے کا تذکرہ اور اس کی کیفیت کا تذکرہ	۱۱۷
نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجنے کی دوسری قسم ہونے کا حکم ہونے کا تذکرہ کیونکہ یہ مباح اختلاف کی قسم سے تعلق رکھتا ہے	۱۱۸
اس بات کا تذکرہ کہ آدمی سلام پھیرنے سے پہلے تشہد کے بعد کیا دعا مانگے	۱۱۹
چار متعین چیزوں سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگنے کا حکم ہونے کا تذکرہ	۱۱۹
یہ اس شخص کیلئے ہے جو سلام پھیرنے سے پہلے اور تشہد سے فارغ ہونے کے بعد (ایسا کرتا ہے)	۱۱۹
اس طریقے کا تذکرہ جس کے مطابق آدمی اپنی نماز کے دوران تشہد کے بعد پناہ مانگے گا	۱۲۰
نمازی کیلئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ اپنی نماز کے دوران دعا مانگتے ہوئے' جس چیز کا چاہے' نام لے	۱۲۱
اس دعا کا تذکرہ کہ جب آدمی نماز کے دوران مخصوص مقام پر اسے مانگتا ہے تو اللہ تعالیٰ وہ چیز اسے عطا کر دیتا ہے	۱۲۲
آدمی کیلئے نماز کے دوران ایسی دعا مانگنا جائز ہے' جو اللہ کی کتاب میں مذکور نہ ہو	۱۲۳
آدمی کیلئے نماز کے دوران ایسی دعا مانگنا جائز ہے' جو اللہ کی کتاب میں نہ ہو' اگرچہ اس میں لوگوں کے ناموں کا ذکر ہو	۱۲۴
اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے کہ اگر آدمی نماز کے دوران ایسی دعا مانگتا ہے جو قرآن میں نہ ہو' تو اس سے اس کی نماز فاسد ہو جاتی ہے	۱۲۵
آدمی کیلئے نماز کے دوران ایسی دعا مانگنا جائز ہے' جو اللہ کی کتاب میں نہ ہو	۱۲۶
اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے جو دعا اللہ کی کتاب میں نہ ہو' وہ دعا نماز کے دوران اس دعا کو مانگنے والے کی نماز کو فاسد کر دیتی ہے	۱۲۷
اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے نماز کے دوران آدمی کا ایسی دعا مانگنا جو اللہ کی کتاب میں نہ ہو' یہ اس کی نماز کو فاسد کر دیتی ہے	۱۲۹
اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے نمازوں کے دوران ایسی دعا کا مانگنا جو اللہ کی کتاب میں نہ ہو یہ نمازی کی نماز کو باطل کر دیتی ہے	۱۳۰
اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ ہم نے جو چیز ذکر کی ہے نبی اکرم ﷺ یہ فرض نماز میں پڑھا کرتے تھے	۱۳۰
اس بات کی اطلاع کا تذکرہ کہ آدمی کیلئے یہ بات مباح ہے کہ نماز کے دوران وہ ایسی دعا مانگے' جو اللہ کی کتاب میں نہ ہو	۱۳۱
اس مقام کا تذکرہ جس مقام پر نمازی اپنی نماز کے دوران دعا مانگے گا	۱۳۳
نبی اکرم ﷺ کا نمازوں کے دوران قنوت پڑھنے کا تذکرہ	۱۳۴
اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ آدمی کیلئے دعائے قنوت پڑھتے ہوئے یہ بات جائز ہے کہ وہ اس شخص کا نام لے جس کے لئے وہ دعائے قنوت پڑھ رہا ہے' وہ جس شخص کے حق میں دعا کر رہا ہے اس کا نام لے	۱۳۵
اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے کہ اس روایت کو نقل کرنے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ منفرد ہیں	۱۳۵
نبی اکرم ﷺ کا قنوت کو ترک کرنے کا تذکرہ' جس کا ذکر ہم نے آپ ﷺ کی نماز کے حوالے سے کیا ہے	۱۳۶
اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ جب کوئی ناگوار صورتحال زائل ہو جائے تو اس صورت میں آدمی پر دعائے	

www.islamicurdubooks.com

عنوان	صفحہ

قنوت پڑھنا لازم نہیں رہتا ۱۳۶

اس روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا (وہ اس بات کا قائل ہے) کسی مشکل صورتحال کے پیش آنے کے وقت دعائے قنوت پڑھنا کسی بھی شخص کیلئے سرے سے جائز ہی نہیں ۱۳۸

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے کہ اس روایت کو سالم کے حوالے سے نقل کرنے میں زہری منفرد ہے ۱۳۹

نماز کے دوران نبی اکرم ﷺ کے دعائے قنوت پڑھنے کی نفی کا تذکرہ ۱۴۱

سلام پھیرنے کے ذریعے نمازی کے نماز ختم کرنے کے طریقے کا تذکرہ ۱۴۲

سلام پھیرنے کے طریقے کا تذکرہ جب آدمی اپنی نماز ختم کرتا ہے ۱۴۳

سلام پھیرنے کے طریقے کا تذکرہ جس کے ذریعے آدمی اپنی نماز سے باہر آجاتا ہے ۱۴۳

اس بات کا تذکرہ کہ وہ سلام کیسے پھیرا جائے گا جس کے ذریعے آدمی اپنی نماز ختم کرتا ہے؟ ۱۴۴

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہماری ذکرکردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے ۱۴۴

ایک سلام پھیرنے کے طریقے کا تذکرہ جب آدمی نماز سے اٹھتے وقت اسی پر اکتفاء کرے ۱۴۵

آدمی کے نماز پڑھ کر اٹھنے کا تذکرہ ۱۴۶

آدمی کیلئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ نماز پڑھنے کے بعد بائیں طرف سے اٹھے ۱۴۶

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم ﷺ نماز پڑھنے کے بعد دونوں طرف سے اٹھ جایا کرتے تھے ۱۴۷

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے نبی اکرم ﷺ بائیں طرف سے اٹھا کرتے تھے ۱۴۷

آدمی جب نماز کا سلام پھیر لے تو اسے کیا پڑھنا چاہئے؟ ۱۴۸

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے اس روایت کو نقل کرنے میں عاصم احول نامی راوی منفرد ہے ۱۴۹

اس روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا اور وہ اس بات کا قائل ہے) عاصم احول کی نقل کردہ روایت ''معلول'' ہے ۱۴۹

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم ﷺ وہ چیز سلام پھیرنے کے بعد پڑھا کرتے تھے جس کا ہم نے ذکر کیا ہے اور یہ استغفار کے بعد متعین تعداد میں پڑھا کرتے تھے ۱۵۰

نمازی کو نماز کے بعد معوذتین کی تلاوت کرنے کا حکم ہونے کا تذکرہ ۱۵۰

لا الہ الا اللہ پڑھنے کی اس صفت کا تذکرہ جس کے مطابق آدمی کو نماز کے بعد اپنے پروردگار کی معبودیت کا اعتراف کرنا چاہئے ۱۵۱

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو اس بات کی صراحت کرتی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے اس چیز پر عمل کیا ہے جس کا ہم نے ذکر کیا ہے ... ۱۵۲

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے کہ اس روایت کو وراد کے حوالے سے شعبی اور مسیّب بن رافع نے نقل کیا ہے ۱۵۳

لا الہ الا اللہ پڑھنے کے دوسرے طریقے کا تذکرہ جس کے مطابق نبی اکرم ﷺ نماز کے بعد اپنے پروردگار کی معبودیت کا اعتراف کرتے تھے ۱۵۴

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے کہ ہشام بن عروہ نے ابوزبیر سے کوئی حدیث نہیں سنی ۱۵۵

اس بات کے بیان کا تذکرہ یہ روایت ابوزبیر نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے سنی ہے ۱۵۶

www.islamicurdubooks.com

عنوان	صفحہ

نماز کے بعد متعین تعداد میں سبحان اللہ الحمد للہ اور اللہ اکبر پڑھنے کا حکم ہونے کا تذکرہ ۱۵۶

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ ہم نے سبحان اللہ الحمدللہ اور اللہ اکبر پڑھنے کے بارے میں جو چیز ذکر کی ہے یہ نماز پڑھنے کے بعد پڑھی جائیگی نماز کے دوران نہیں پڑھی جائے گی ۱۵۷

اس بات کا تذکرہ کہ جب بندہ نماز کے بعد متعین تعداد میں سبحان اللہ الحمدللہ اور اللہ اکبر پڑھ لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ بندے کے گناہوں کی مغفرت کر دیتا ہے ۱۵۸

اس چیز کا تذکرہ جسے آدمی فرض نماز کے بعد پڑھ لے تو اس شخص سے سبقت لے جاتا ہے جو اس سے آگے ہو اور اس سے پیچھے والا شخص اس تک نہیں پہنچ سکتا ماسوائے اس شخص کے جو اس کی مانند عمل کرے ۱۵۹

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ الحمدللہ اللہ اکبر اور سبحان اللہ پڑھنے کا طریقہ جو ہم نے پہلے ذکر کیا ہے اس کے آخر میں اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کو بھی شامل کرنا چاہئے تاکہ ایک سو کی تعداد مکمل ہو جائے ۱۶۰

اللہ تعالیٰ کا مسلمان کے گزشتہ گناہوں کی مغفرت کا تذکرہ اس کے اس چیز کو فرض نماز کے بعد پڑھنے کی وجہ سے جس کا ہم نے ذکر کیا ہے ۱۶۱

یہ بات مستحب ہونے کا تذکرہ کہ سبحان اللہ اللہ اکبر اور الحمدللہ کے ہمراہ لا الہ الا اللہ کو بھی شامل کرنا چاہئے یوں کہ ان میں سے ہر ایک مرتبہ ہو جائے ۱۶۲

جو شخص فرض نمازوں کے بعد دس دس مرتبہ سبحان اللہ الحمدللہ اور اللہ اکبر کہنے پر اکتفاء کرتا ہے اللہ تعالیٰ کا اس کے لیے ایک ہزار پانچ سو نیکیاں نوٹ کرنے کا تذکرہ ۱۶۳

اس بات کے بیان کا تذکرہ ہم نے جو سبحان اللہ الحمدللہ اور اللہ اکبر کہنے کی تسبیح کا ذکر کیا ہے اس کو پڑھنے والا شخص رسوا نہیں ہوتا ۱۶۴

آدمی کیلئے یہ بات مستحب ہونے کا تذکرہ کہ وہ فرض نمازوں کے بعد اللہ تعالیٰ سے اس کا ذکر کرنے اور شکر ادا کرنے اور اچھے طریقے سے اس کی عبادت کرنے کے بارے میں مدد مانگے ۱۶۵

اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ بندہ اپنی نماز کے بعد اپنے پروردگار سے یہ دعا مانگے اللہ تعالیٰ اپنا ذکر کرنے شکر کرنے اور اپنی عبادت کرنے میں بندے کی مدد کرے ۱۶۶

اس بات کا تذکرہ کہ اللہ تعالیٰ اس شخص کیلئے جہنم سے نجات کو نوٹ کر لیتا ہے جو شخص صبح اور مغرب کی نماز کے بعد سات مرتبہ جہنم سے پناہ مانگتا ہے ہم اس سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے ہیں ۱۶۷

اس چیز (یعنی کلمات) کا تذکرہ جن کو آدمی فجر اور مغرب کے بعد پڑھ لے تو یہ اس کیلئے چار غلام آزاد کرنے کے برابر ہے اور اس کے علاوہ وہ ان کی وجہ سے شیطان سے محفوظ رہتا ہے ۱۶۹

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کو نماز کے بعد کن چیزوں سے اللہ کی پناہ مانگنی چاہئے؟ ۱۷۱

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کیلئے یہ بات مستحب ہے کہ وہ نماز کے بعد اللہ تعالیٰ سے یہ دعا مانگے اللہ تعالیٰ اس پر اپنا فضل کرے اور اس کے گزشتہ گناہوں کی مغفرت کر دے ۱۷۱

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کیلئے یہ بات مستحب ہے کہ وہ نماز کے بعد اپنے دین اور دنیا کی بہتری کیلئے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگے ۱۷۲

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کے لئے یہ بات مستحب ہے کہ وہ نماز کے بعد دعا مانگتے ہوئے اپنے دشمنوں سے جنگ کرنے میں اللہ سے مدد مانگے ۱۷۳

اس بات کا تذکرہ آدمی کیلئے یہ بات مستحب ہے جب وہ صبح کی نماز ادا کر لے تو اپنی اسی جگہ پر بیٹھ کر سورج کے طلوع ہونے کا انتظار کرے جہاں اس نے نماز ادا کی تھی ۱۷۴

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کیلئے یہ بات مستحب ہے کہ وہ صبح کی نماز ادا کرنے کے بعد سورج نکلنے تک اپنی جائے نماز پر بیٹھا رہے ۱۷۴

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے عشاء کی نماز کے بعد بات چیت سے ممانعت اس بات چیت کے بارے میں ہے جس

www.islamicurdubooks.com

عنوان — صفحہ

کا آخرت سے کوئی تعلق نہ ہو ۱۷۵

اس انصاری کے نام کا تذکرہ جو حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے اس وقت جب ان دونوں کے عصاء روشن ہو گئے تھے ۱۷۶

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے عشاء کی نماز کے بعد بات چیت سے ممانعت سے مراد وہ بات چیت نہیں ہے جو (دینی) علم کے بارے میں ہو ۱۷۷

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات کی صراحت کرتی ہے کہ عشاء کی نماز کے بعد بات چیت کرنا مباح ہے جبکہ وہ بات چیت اس چیز کے بارے میں ہو جس سے مسلمانوں کو فائدہ ہو ۱۷۷

آدمی کیلئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ' عشاء کی نماز سے پہلے ایسی بات چیت کرے' جس کا اسے آخرت میں فائدہ ہو اور اس بات چیت کی وجہ سے نماز کو تاخیر سے ادا کرے ۱۷۸

امامت اور جماعت (کے بارے میں روایات)

جماعت کی فضیلت

اللہ تعالیٰ کا اس شخص کیلئے جماعت (کا اجر و ثواب) نوٹ کرنے کا تذکرہ جو فرض کی ادائیگی کیلئے مسجد کی طرف جانے کیلئے (گھر سے) نکلتا ہے جب تک وہ مسجد کے راستے پر چلتا ہے (اسے نماز کا ثواب ملتا رہتا ہے) ۱۷۹

اللہ تعالیٰ کا اس شخص کیلئے جنت میں مہمانی تیار کرنے کا تذکرہ جو صبح و شام نماز کیلئے (مسجد کی طرف) جاتا ہے ۱۸۰

اللہ تعالیٰ کا اس شخص کیلئے (اجر و ثواب) نوٹ کرنے کا تذکرہ جو اپنے گھر سے نماز کی ادائیگی کیلئے نکلتا ہے (یہ اجر و ثواب) اس کے گھر واپس آنے تک نوٹ کیا جاتا ہے ۱۸۱

جو شخص نماز کیلئے (مسجد میں) آتا ہے اس کے گھر واپس جانے تک اس کے ہر قدم کے عوض میں اس کے گناہوں کو مٹا دیا جاتا ہے اور اس کے درجات کو بلند کر دیا جاتا ہے ۱۸۱

اللہ تعالیٰ کا اس شخص کو فضیلت عطا کرنے کا تذکرہ جس کا گھر مسجد سے دور ہوتا ہے یہ فضیلت اس کو نہیں ملے گا جس کا گھر مسجد کے قریب ہوتا ہے ۱۸۲

اس سبب کا تذکرہ جس کی وجہ سے نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی تھی' "اللہ تعالیٰ تم کو یہ چیز عطا کرے گا" ۱۸۳

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ جس شخص کا گھر مسجد سے جتنا زیادہ دور ہوگا اسے اتنا زیادہ اجر ملے گا بہ نسبت اس شخص کے جس کا گھر مسجد سے قریب ہوگا اس کی وجہ یہ ہے کہ جو شخص نماز کیلئے مسجد کی طرف آتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے قدموں کے نشان نوٹ کرتا ہے ۱۸۴

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ مسجد کی طرف آنے والے شخص کے دو قدموں میں سے ایک قدم گناہوں کو مٹاتا ہے اور دوسرا قدم درجات کو بلند کرتا ہے ۱۸۵

اللہ تعالیٰ کا مسجد کی طرف آنے والے شخص پر یہ فضل کرنے کا تذکرہ کہ اس کے ہر اٹھے ہوئے قدم کے عوض میں اس کیلئے نیکیاں نوٹ کی جاتی ہیں ۱۸۶

تاریکی میں مساجد کی طرف آنے والے شخص پر اللہ تعالیٰ کے اس فضل کا تذکرہ کہ ان کو قیامت کے دن نور نصیب ہوگا جس کے ہمراہ وہ اس دن چلیں گے' ہم اللہ تعالیٰ سے اس دن کی برکت کا سوال کرتے ہیں ۱۸۷

اس بات کا تذکرہ جب آدمی نماز کے ارادے سے مسجد میں داخل ہو' تو کیا پڑھے؟ ۱۸۸

مسجد میں داخل ہونے والے شخص کو اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ کہ وہ اللہ تعالیٰ سے یہ دعا مانگے کہ وہ اپنی رحمت کے دروازے (اس کیلئے) کھول دے ۱۸۹

مسجد سے باہر نکلنے والے شخص کیلئے اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ کہ وہ اللہ سے اس کا فضل مانگے ۱۸۹

جو شخص مسجد سے باہر نکلتا ہے اسے مردود شیطان سے پناہ مانگنے کا حکم ہونے کا تذکرہ ۱۹۰

اس بات کا تذکرہ کہ جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنا تنہا نماز ادا کرنے پر پچیس درجے زیادہ فضیلت رکھتا ہے ۱۹۱

www.islamicurdubooks.com

عنوان	صفحہ
اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنے والے شخص کو اس سے زیادہ فضیلت حاصل ہوتی ہے جس کا تذکرہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول اس روایت سے ہے جس روایت کا ہم نے ذکر کیا ہے	۱۹۱
اس بات کا تذکرہ کہ باجماعت نماز ادا کرنے کو تنہا نماز ادا کرنے پر کیا فضیلت حاصل ہے؟	۱۹۲
اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ اس عدد سے مراد نبی اکرم ﷺ کی یہ مراد نہیں ہے کہ اس کے علاوہ کی نفی کر دی جائے	۱۹۳
اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ''تنہا شخص کی نماز'' یہ ان دو روایات میں منقول ہے جن کا ہم نے ذکر کیا ہیا اس لفظ کو عمومی طور پر استعمال کیا گیا ہے لیکن اس سے مراد مخصوص ہے اسے اس عموم کیلئے استعمال نہیں کیا جائیگا جس بارے میں یہ وارد ہوا ہے۔	۱۹۳
اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ مقتدیوں کی تعداد جتنی زیادہ ہوگی تو یہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اتنی زیادہ پسندیدہ بات ہوگی	۱۹۴
اللہ تعالیٰ کے اس فضل کا تذکرہ کہ وہ اس نمازی کو رات بھر نوافل ادا کرنے کا ثواب عطا کرتا ہے جو عشاء اور فجر کی نماز باجماعت ادا کرتا ہے	۱۹۵
اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے کہ اس روایت کو نقل کرنے میں مؤمل بن اسماعیل نامی راوی منفرد ہے	۱۹۵
اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے، جو اس بات کا قائل ہے اس روایت کو مرفوع حدیث کے طور پر نقل کرنے میں سفیان ثوری نامی راوی منفرد ہے	۱۹۶
فرشتوں کے اس شخص کے لئے دعائے مغفرت کرنے کا تذکرہ جو فجر کی نماز باجماعت ادا کرتا ہے	۱۹۷
باجماعت نماز کا فرض ہونا اور ان عذروں کا تذکرہ جس کی وجہ سے جماعت کو ترک کرنا مباح ہوتا ہے	۱۹۸
اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ یہ حکم حتمی طور پر ہے استحباب کے طور پر نہیں ہے	۲۰۰
اس پہلے عذر کا تذکرہ اور وہ بیماری ہے جس کی وجہ سے آدمی باجماعت نماز میں شریک نہیں ہوسکتا	۲۰۱
اس دوسرے عذر کا تذکرہ اور یہ عذر مغرب کی نماز کے وقت کھانا آ جانے کا ہے	۲۰۲
اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم ﷺ کا فرمان ''تم اپنے رات کے کھانے سے جلدی نہ کرو'' اس سے مراد یہ ہے کہ جب وہ آدمی کے سامنے آ جائے	۲۰۳
اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ رات کا کھانا آ جانے کی وجہ سے باجماعت نماز سے پیچھے رہ جانا لازم ہے جبکہ انسان روزے کی حالت میں ہو یا انسان کو کھانے کی شدید طلب ہو اور یہ بات اسے اذیت پہنچا رہی ہو	۲۰۴
تیسرے عذر کا تذکرہ، اور یہ بھول جانا ہے جو بعض حالتوں میں عارض ہوتا ہے	۲۰۵
چوتھے عذر کا تذکرہ اور یہ ایسا موٹاپا ہے جو آدمی کو جماعت میں شریک ہونے سے روکتا ہے	۲۰۶
پانچویں عذر کا تذکرہ اور یہ آدمی کو قضائے حاجت کی ضرورت درپیش ہونا ہے	۲۰۷
اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ ہم نے جو چیز بیان کی ہے اس سے مراد انسان کو قضائے حاجت کی ایسی ضرورت ہے جو نماز میں توجہ منتشر کرنے کا باعث بنے وہ کیفیت مراد نہیں ہے جس سے آدمی کو اذیت نہیں ہوتی	۲۰۸
اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے	۲۰۸
چھٹے عذر کا تذکرہ اور وہ انسان کا اپنی جان یا مال کے حوالے سے خوف ہے جو مسجد کے راستے میں پیش آتا ہے	۲۱۰
ساتویں عذر کا تذکرہ جو تکلیف دینے والی شدید سردی کا موجود ہونا ہے	۲۱۱

www.islamicurdubooks.com

عنوان	صفحہ
شدید سردی ہونے کی صورت میں رہائشی جگہ پر نماز ادا کرنے کا حکم ہونے کا تذکرہ	۲۱۱
آٹھواں عذر وہ تکلیف دینے والی بارش کی موجودگی ہے	۲۱۲
بارش کی موجودگی میں رہائشی جگہ پر نماز ادا کرنے کا حکم ہونے کا تذکرہ اگرچہ وہ (نقصان دہ) نہ ہو	۲۱۳
اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ بارش اور سردی میں باجماعت نماز میں شریک نہ ہونے پر آدمی کو کوئی حرج نہیں ہوگا اگرچہ ان دونوں میں سے کوئی ایک چیز موجود ہو دونوں اکٹھی نہ ہوں	۲۱۳
اس بات کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جس نے ''خبر واحد'' کو قبول کرنے کے جائز ہونے کی نفی ہے	۲۱۴
اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ رہائشی جگہ پر نماز ادا کرنے کا حکم جس کا ہم نے ذکر کیا ہے یہ اباحت کے طور پر ہے لازمی حکم نہیں ہے	۲۱۵
اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ تھوڑی بارش جب وہ تکلیف دہ نہ ہو اس کا حکم بھی وہی ہے جو زیادہ بارش کا ہے جو تکلیف دہ ہوتی ہے	۲۱۵
نویں عذر کا تذکرہ وہ علت کا پایا جانا ہے جس کی وجہ سے آدمی کو اپنی جان کے حوالے سے خرابی کا اندیشہ ہوتا ہے	۲۱۶
دسویں عذر کا تذکرہ وہ آدمی کا لہسن یا پیاز کھانا ہے اس وقت تک جب تک ان کی بو ختم نہیں ہوتی	۲۱۶
اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ گندنا کھانے والے شخص کا بھی وہی حکم ہے جو ہم نے لہسن اور پیاز کھانے والے کا بیان کیا ہے	۲۱۷
نبی اکرم ﷺ کا ان دو درختوں کا (پھل) کھانے سے منع کرنا اس علت کی وجہ سے ہے جس کا ہم نے ذکر کیا ہے	۲۱۸
اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ ہم نے جو چیز ذکر کی ہے اس بارے میں نبی اکرم ﷺ کی مسجد اور تمام مساجد کا حکم برابر ہے	۲۱۸
اس دوسری روایت کا تذکرہ جو اس بات کی صراحت کرتی ہے کہ (لہسن و پیاز وغیرہ کھا کر) مسجد میں آنے کی ممانعت کا حکم تمام مساجد کے لئے ہے صرف مسجد نبوی کیلئے نہیں ہے	۲۱۹
اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے بدبودار پھل کو کھا کر جماعت کے لئے جانے سے منع کیا گیا ہے	۲۱۹
نبی اکرم ﷺ کا اس شخص کو بقیع کی طرف نکال دینے کا تذکرہ جس سے پیاز اور لہسن کی بو آ رہی تھی	۲۲۰
اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ جب یہ چیزیں پکی ہوئی ہوں تو ان چیزوں کو کھانے والے شخص کے باجماعت نماز میں شریک ہونے میں کوئی حرج نہیں ہے	۲۲۱
اس بات کا تذکرہ کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو یہ خصوصیت عطا کی ہے اور اس چیز کو پکی ہوئی کھانے کے بارے میں آپ ﷺ کے اور آپ ﷺ کی امت کے درمیان فرق کیا ہے' جس چیز کا تذکرہ ہم نے کیا ہے	۲۲۲
اس روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے	۲۲۳
اس بات کا تذکرہ کہ ہم نے جن چیزوں کا تذکرہ کیا ہے ان کو کچی (حالت میں) کھا کر جماعت میں شریک ہونے والے شخص سے حرج اس وقت ساقط ہو جاتا ہے جب وہ شخص معذور ہو اس نے کسی علت کی وجہ سے دوا کے طور پر انہیں استعمال کیا ہو	۲۲۴
اس بات کی اطلاع کا تذکرہ کہ نبی اکرم ﷺ نے باجماعت نماز میں شریک نہ ہونے والے کیلئے جو شدید مذمت کا اظہار کیا ہے وہ عشاء اور فجر کی نمازوں کے بارے میں ہے	۲۲۶
اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے کہ ان لوگوں کے بارے میں وہ علت' جس کے بارے میں نبی اکرم ﷺ نے یہ ارادہ کیا تھا کہ ان کے ساتھ وہ سلوک کریں جس کا ہم نے ذکر کیا ہے' یہ عشاء کی نماز میں شریک نہ ہونے کی وجہ سے نہیں تھا	۲۲۷
اس بات کے بیان کا تذکرہ یہ دونوں نمازیں منافقین کیلئے سب سے زیادہ مشکل ہوتی ہیں	۲۲۷
اس بات کا تذکرہ کہ نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں باجماعت نماز میں شریک نہ ہونے والے لوگوں کے بارے میں کس بات کا اندیشہ	

عنوان — صفحہ

ہوا کرتا تھا؟ ۲۲۸
اس چیز کی صفت کا تذکرہ جس وجہ سے لوگ اس شخص کے بارے میں براگمان رکھتے تھے جس کی صفت کا ہم نے ذکر کیا ہے ۲۲۹
شیطان کے تین آدمیوں پر غالب آ جانے کا تذکرہ جب وہ کسی دیہات یا گاؤں میں رہتے ہوں اور نماز باجماعت کیلئے اکٹھے نہ ہوں ۲۳۰

امام کی متابعت کا فرض ہونا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ ان لوگوں نے اس نماز میں نبی اکرم ﷺ کے پیچھے جو بیٹھ کر نماز ادا کی تھی' وہ نبی اکرم ﷺ کی پیروی کرتے ہوئے کی تھی ۲۳۲
اس بات کے بیان کا تذکرہ ان لوگوں نے نبی اکرم ﷺ کے پیچھے جب یہ نماز بیٹھ کر ادا کی تھی تو یہ نبی اکرم ﷺ کے حکم کے مطابق ادا کی تھی کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے ان کو یہ حکم دیا تھا ۲۳۴
اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے نبی اکرم ﷺ کی طرف سے ملنے والا یہ حکم ایک فرض اور لازمی حکم تھا یہ فضیلت اور رہنمائی کیلئے نہیں تھا ۲۳۴
اس دوسری روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ یہ حکم لازمی تھا استحباب کے طور پر نہیں تھا ۲۳۵
اس چوتھی روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ یہ حکم فرض اور وجوب کے طور پر تھا جیسا کہ ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں ۲۳۸
اس پانچویں روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ یہ حکم فرض کے طور پر تھا فضیلت کے طور پر نہیں تھا ۲۳۹
اس روایت کا تذکرہ جس نے ایک شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا کہ یہ حکم' جو ہم نے ذکر کیا ہے' فضیلت کے طور پر تھا فرض کے طور پر نہیں تھا ۔ ۲۴۲
اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کی بیان کی ہوئی تاویل کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس الفاظ کے بارے میں ہے جو حمید طویل کی نقل کردہ روایت میں مذکور ہیں ۲۴۳
اس روایت کا تذکرہ جس کی تاویل بعض لوگوں نے یوں کی ہے کہ روایت کا عموم اس کے متضاد پر دلالت کرتا ۲۴۴
اس روایت کا تذکرہ جو اس تاویل بیان کرنے والے کی تاویل کو غلط ثابت کرتی ہے جس نے اس مطلق حکم کی تاویل کی ہے ۲۴۵
اس دوسری روایت کا تذکرہ جو اس شخص کی اس روایت کی بیان کردہ تاویل کے فاسد ہونے پر دلالت کرتی ہے ۲۴۶
اس روایت کا تذکرہ جس نے بعض آئمہ کو اس غلط فہمی کا شکار کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے مقتدیوں کو بیٹھ کر نماز ادا کرنے کا جو حکم دیا تھا کہ جب امام بیٹھ کر نماز ادا کر رہا ہو (تو وہ بھی بیٹھ کر نماز ادا کریں) یہ روایت اس کی ناسخ ہے ۲۴۷
اس روایت کا تذکرہ جو بظاہر ہماری پہلے ذکر کردہ روایت کے معارض ہے ۲۴۹
سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے منقول روایت کی دوسری سند کا تذکرہ جس نے بہت سے محدثین کو اس غلط فہمی کا شکار کیا کہ یہ پہلے ذکر شدہ حکم کی ناسخ ہے ۲۵۲
اس روایت کا تذکرہ جو بظاہر ابووائل کے حوالے سے منقول روایت کی معارض ہے جس کا ہم ذکر کر چکے ہیں ۲۵۳
اس نماز کا تذکرہ جس کے بارے میں یہ مختصر اور مجمل روایت نقل کی گئی ہے جس کا ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں ۲۵۴
اس راویت کا تذکرہ جس نے ہماری ذکر کردہ مختصر روایت کے الفاظ کی وضاحت کی ہے ۲۵۶
اس روایت کا تذکرہ جو ہماری ذکر کردہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے منقول روایت کے مجمل الفاظ کی وضاحت کرتی ہے ۲۵۶
اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے پر دلالت کرتی ہے ۲۵۸
اس دوسری نماز کا تذکرہ جس نے بہت سے لوگوں کو غلط فہمی کا شکار کیا کہ یہ ان دیگر روایات کے معارض ہے جن کا ہم ذکر کر چکے ہیں ۲۵۹
اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ یہ نماز ان دو نمازوں میں سے آخری نماز ہے جس کا ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں ۲۶۱

www.islamicurdubooks.com

عنوان	صفحہ
اس شخص کے امامت کا مستحق ہونے کا تذکرہ؛ جس کو باقی لوگوں سے زیادہ قرآن یاد ہو اگرچہ ان میں ایسے لوگ بھی ہوں جو حسب کے اعتبار سے اس سے بہتر ہوں یا اس سے زیادہ معزز ہوں	۲۶۳
اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ جب لوگ قرأت کے حوالے سے برابر ہوں' تو یہ بات لازم ہے کہ ان کی امامت وہ شخص کرے جو سنت کا زیادہ علم رکھتا ہو	۲۶۴
اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ روایت کے یہ الفاظ ''دونوں برابر کی حیثیت رکھتے ہوں'' یہ الفاظ ابوقلابہ نامی راوی کے ہیں جنہیں خالد طحان نامی راوی نے روایت میں درج کیا ہے......	۲۶۶
اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ''تم دونوں اذان دینا' تم دونوں اقامت کہنا'' اس سے مراد یہ ہے کہ ان دونوں میں سے کوئی ایک ایسا کرے	۲۶۷
اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ امامت کے بارے میں تین یا اس سے زیادہ آدمیوں اور دو آدمیوں کا حکم برابر ہے	۲۶۸
اس بات کی اطلاع کا تذکرہ کہ لوگوں کی امامت کا مستحق کون ہے؟	۲۶۸
نابینا شخص کیلئے لوگوں کی امامت کے جائز ہونے کا تذکرہ جبکہ وہ لوگ نابینا نہ ہوں	۲۶۹
امام کیلئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ لوگوں کی امامت کرے جبکہ وہ نابینا ہو لیکن شرط یہ ہے کہ اس کو نماز کے اوقات کے بارے میں کوئی بتانے والا ہو	۲۷۰
جو شخص لوگوں کی امامت کرتا ہے اسے مختصر نماز پڑھانے کا حکم ہونے کا تذکرہ کیونکہ اس کے پیچھے بیمار لوگ بھی موجود ہوتے ہیں	۲۷۰
اس سبب کا تذکرہ جس کی وجہ سے نبی اکرم ﷺ نے یہ حکم دیا تھا ۔	۲۷۱
اس بات کا تذکرہ کہ امام کیلئے یہ بات مستحب ہے کہ لوگوں کو پڑھانے والی اس کی نماز مختصر لیکن مکمل ہو	۲۷۱
آدمی کیلئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ مختصر نماز ادا کرے جب اسے علم ہو کہ اس کے پیچھے ایسے لوگ موجود ہوں گے جن کی مصروفیت ہوتی ہے انہوں نے واپس جانا ہوتا ہے	۲۷۲
اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کیلئے یہ بات مستحب ہے کہ وہ اپنی نماز کی پہلی دو رکعات طویل ادا کرے اور آخری دو رکعات مختصر ادا کرے	۲۷۲
آدمی کیلئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ جب وہ دوسرے کو نماز پڑھا رہا ہو' تو نماز کو طول دے	۲۷۳
امام کی ایسی نماز کے جائز ہونے کا تذکرہ؛ جس میں امام مقتدیوں سے بلند مقام پر نماز ادا کرے اور اس کا ارادہ یہ ہو کہ لوگوں کو نماز کا طریقہ تعلیم دے	۲۷۴
اس روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا (اور وہ اس بات کا قائل ہے) کہ امام کا مقتدیوں سے بلند مقام پر کھڑا ہونا جائز نہیں ہے	۲۷۵
اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ مہمان' میزبان کے گھر میں اس کی امامت کرے البتہ اس کی اجازت سے ایسا کرسکتا ہے	۲۷۶
جو شخص نماز کیلئے مسجد میں جاتا ہے اس کیلئے سکون کے ساتھ چل کر آنے کا تذکرہ اور جو نماز پہلے گزر جائے اسے بعد میں مکمل کرنے کے حکم کا تذکرہ	۲۷۷
اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ''جو گزر جائے اس کو مکمل کرلو'' اس سے آپ کی مراد یہ ہے کہ اسے مکمل ادا کرو' اس کے برعکس مراد نہیں ہے	۲۷۸
اس سبب کا تذکرہ جس کی وجہ سے نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی تھی	۲۷۹
اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے کہ اس روایت کو صرف سعید مقبری نے نقل کیا ہے اور اس شخص کے گمان کے مطابق اس راوی سے اس روایت کو نقل کرنے میں اختلاف کیا گیا ہے	۲۸۱
امام کیلئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ کھلی جگہ پر کسی دیوار کی طرف رخ کیے بغیر لوگوں کو باجماعت نماز پڑھائے	۲۸۱
باجماعت نماز والی مسجد میں نمازی کیلئے ستون کی طرف رخ کر کے	

www.islamicurdubooks.com

عنوان	صفحہ
نماز ادا کرنے کے مستحب ہونے کا تذکرہ	۲۸۲
نماز کی پہلی صف میں شامل ہونے کیلئے لپکنے کا حکم ہونے کا تذکرہ (نماز کیلئے) جلدی جانا اور صبح وعشاء کی نماز باقاعدگی سے ادا کرنا	۲۸۳
پہلی صف کو مکمل کرنے کا حکم ہونے کا تذکرہ پھر اس کی بعد والی کو (مکمل کرنا) کیونکہ یہ عمل کرنا فرشتوں کے عمل کرنے کے مانند ہوگا	۲۸۴
آگے والی صف کو مکمل کرنے کا حکم ہونے کا تذکرہ پھر اس کے بعد والی میں وقوف کیا جائے گا	۲۸۴
نماز میں پہلی صف سے آدمی کے پیچھے رہ جانے کی ممانعت کا تذکرہ	۲۸۵
اللہ تعالیٰ کا پہلی صف میں نماز ادا کرنے والے شخص کی مغفرت کرنے کا تذکرہ اور فرشتوں کا اس کیلئے دعائے مغفرت کرنا	۲۸۵
نبی اکرم ﷺ کا پہلی صف میں نماز ادا کرنے والے کیلئے تین مرتبہ دعائے مغفرت کرنے کا تذکرہ	۲۸۶
اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس گمان کا شکار ہے کہ محمد بن ابراہیم نے یہ روایت خالد بن معدان سے نہیں سنی ہے	۲۸۷
صف میں دائیں طرف کھڑے ہونے والے نمازی کیلئے اللہ تعالیٰ کی مغفرت کرنے اور فرشتوں کے دعائے مغفرت کرنے کا تذکرہ	۲۸۷
صف جب سیدھی ہو اور پہلی ہو تو اللہ تعالیٰ کا ان کی مغفرت کرنے اور فرشتوں کا ان کیلئے دعائے مغفرت کرنے کا تذکرہ	۲۸۸
اس بات کی اطلاع کا تذکرہ کہ آدمی کیلئے یہ بات مستحب ہے کہ نماز میں صفوں کو مکمل کرے	۲۸۸
جو شخص منتشر صف کو ملاتا ہے اللہ تعالیٰ کا اس کی مغفرت کرنے اور فرشتوں کا ان کیلئے دعائے مغفرت کرنے کا تذکرہ	۲۸۹
اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے کہ اس روایت کو صرف اسامہ بن زید نامی راوی نے نقل کیا ہے	۲۹۰
اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے یہ حکم دیا گیا	۲۹۱
نماز کیلئے کھڑے ہوتے وقت صفوں کو درست رکھنے اور انہیں قائم رکھنے کا حکم ہونے کا تذکرہ	۲۹۲
اس بات کا تذکرہ کہ امام کیلئے یہ بات مستحب ہے کہ جب لوگ نماز کیلئے کھڑے ہوں تو وہ مقتدیوں کو صفیں درست کرنے کی ہدایت کرے	۲۹۴
اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے	۲۹۴
امام کیلئے یہ بات مستحب ہونے کا تذکرہ کہ وہ نماز کیلئے کھڑے ہوتے وقت مقتدیوں کو صفیں درست کرنے اور انہیں سیدھا رکھنے کی ہدایت کرے	۲۹۵
اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے صفوں کو درست رکھنے کا حکم دیا گیا ہے	۲۹۵
امام کیلئے یہ بات مستحب ہونے کا تذکرہ کہ وہ نماز قائم ہونے سے پہلے اہل ایمان کے کندھوں پر ہاتھ پھیرے	۲۹۶
اس بات کا تذکرہ کہ امام نماز سے پہلے صفوں کو قائم کرنے کیلئے مقتدیوں کو کیا ہدایت کرے گا	۲۹۷
مقتدیوں کو صفیں درست کرنے کا حکم ہونے کا تذکرہ کیونکہ یہ عمل نماز کی تکمیل کا حصہ ہے	۲۹۷
اس بات کا تذکرہ کہ اگر مقتدی نماز کے دوران صفوں کو درست کرنا ترک کرتے ہیں تو پھر ان کے بارے میں کیا توقع کی جاتی ہے	۲۹۸
اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم ﷺ کا یہ ارشاد ”تمہارے چہروں کے درمیان“ اس سے مراد یہ ہے تمہارے دلوں کے درمیان	۲۹۸
اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نماز کے دوران صف کو قائم کرنا نماز کی خوبصورتی کا حصہ ہے	۲۹۹
مقتدی کا نماز کے بارے میں اپنے امام سے اختلاف کرنے کی ممانعت کا تذکرہ	۳۰۰

www.islamicurdubooks.com

عنوان	صفحہ
مردوں اور خواتین کی سب سے بہتر صف اور سب سے کم بہتر صف کی صفت کا تذکرہ	۳۰۰
مقتدیوں کو اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ کہ ان میں سے سمجھدار اور تجربہ کار لوگ امام کے پیچھے کھڑے ہوں گے	۳۰۱
سمجھدار اور تجربہ کار لوگوں کی موجودگی میں کمسن لوگوں کا پہلی صف سے پیچھے ہونے کے مباح ہونے کا تذکرہ	۳۰۲
اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ آدمی کو اس بات کا اختیار ہے کہ وہ جوتے پہن کر نماز ادا کرے، یا اتار کر یا انہیں دونوں پاؤں کے درمیان رکھ کر نماز ادا کرے	۳۰۳
آدمی کیلئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ جوتے پہن کر نماز ادا کرے جبکہ اسے جوتوں میں کسی گندگی کا علم نہ ہو	۳۰۴
جو شخص نماز ادا کرنے کیلئے مسجد آتا ہے اس کو اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ کہ وہ اپنے جوتوں کا جائزہ لے اور اگر ان پر گندگی لگی ہو، تو اس کو صاف کرے	۳۰۵
موزے اور جوتے پہن کر نماز ادا کرنے کا حکم کیونکہ اہل کتاب ایسا نہیں کرتے ہیں	۳۰۵
مقتدی کو اس بات کے حکم کا تذکرہ کہ جب وہ جوتے اتارے تو اپنے دونوں پاؤں کے درمیان رکھے	۳۰۶
اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ مقتدی اپنے جوتے کو نماز کے دوران اپنے دائیں یا بائیں طرف رکھے	۳۰۶
نمازی جب نماز ادا کرنے لگے تو اس کا جوتے رکھنے کا تذکرہ ..	۳۰۷
اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ جب مؤذن اقامت شروع کر دے تو آدمی نماز شروع کرے	۳۰۷
اس نماز کی صفت کا تذکرہ جو نبی اکرم ﷺ ادا کیا کرتے تھے ...	۳۰۸
اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ فجر کی نماز کا حکم اور دیگر نمازوں کا حکم اس ممانعت کے بارے میں برابر ہے	۳۰۹
مسجد میں داخل ہونے والے شخص کیلئے اس بات کی رخصت کا تذکرہ کہ جب امام رکوع کی حالت میں ہو، تو وہ انفرادی طور پر نماز کا آغاز کرے اور پھر رکوع کی حالت میں صف کے پاس آ کر اس میں شامل ہو جائے	۳۱۰
اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے اس روایت کو حسن کے حوالے سے نقل کرنے میں عنبسہ نامی راوی منفرد ہے	۳۱۰
مسجد میں داخل ہونے والے شخص کیلئے اس بات کی رخصت کا تذکرہ . (اس کے مسجد میں داخلے کے وقت) اگر امام رکوع کی حالت میں ہو تو وہ شخص انفرادی طور پر نماز شروع کر دے اور پھر رکوع کی حالت میں آ کر صف میں شامل ہو جائے	۳۱۰
اس جگہ کا تذکرہ جہاں نماز ادا کرنے کے دوران مقتدی کھڑا ہو گا جب وہ امام کے پیچھے کھڑا ہو	۳۱۲
مقتدی کا امام کے ہمراہ کھڑے ہونے کے طریقے کا تذکرہ جب وہ باجماعت نماز ادا کرنے کا ارادہ کرے	۳۱۳
اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ صفوں کے پیچھے تنہا کھڑے ہو کر نماز ادا کرنے والے شخص نے اپنی نماز کو دہرایا تھا کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے اس کو ایسا کرنے کا حکم دیا تھا	۳۱۵
اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم ﷺ نے اس شخص کو دوبارہ نماز ادا کرنے کا حکم اس لیے دیا تھا کیونکہ جب وہ مقتدی تھا تو اس نے اپنے جیسے کسی نمازی کے ساتھ کھڑے ہو کر نماز ادا نہیں کی تھی ...	۳۱۵
اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے کہ اس روایت کو نقل کرنے میں ہلال بن یساف نامی راوی منفرد ہے	۳۱۶
اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کی تاویل کو غلط ثابت کرتی ہے جس نے اس روایت کے حقیقی مفہوم کو غلط بیان کیا ہے اور وہ اس بات کا قائل ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے اس نمازی کو نماز دوبارہ ادا کرنے کا حکم (کسی دوسری خرابی کی وجہ سے) دیا تھا، جس خرابی کا علم آپ کو ہو گیا تھا اور ہم کو نہیں ہو سکا	۳۱۷
اس معاملے کے بارے میں تاکید کا تذکرہ جس کا ہم نے ذکر کیا	

www.islamicurdubooks.com

عنوان	صفحہ
ہے	۳۱۸
صف کے پیچھے عورت کے کھڑے ہونے کے طریقے کا تذکرہ	۳۱۸
اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ عورت جب تنہا ہو' تو اسے اس بات کی اجازت ہے کہ وہ مردوں کی صف کے پیچھے کھڑی ہو کر اکیلی نماز ادا کرے اور اپنے امام کی اقتداء کرے وہ اپنی جگہ سے آگے نہ بڑھے	۳۱۹
اس روایت کا تذکرہ جس نے ہمارے بعض آئمہ کو اس غلط فہمی کا شکار کیا کہ اس نماز میں شرکت کرنے والی بوڑھی خاتون نہیں تھی بلکہ ان کے ساتھ ایک دوسری خاتون بھی تھی	۳۲۰
اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ یہ نماز جس میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کی والدہ اور خالہ موجود تھیں اور انہوں نے نبی اکرم ﷺ کے پیچھے صف قائم کی تھی یہ دوسری نماز تھی اور یہ اس نماز کے علاوہ تھی جس میں صرف سیّدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے کھڑے ہو کر نماز ادا کی تھی	۳۲۱
اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ خواتین کو نماز کیلئے مسجد میں آنے سے منع کیا جائے	۳۲۲
جن دو شرائط کی وجہ سے اس فعل کو مباح قرار دیا گیا ہے ان میں سے ایک کا تذکرہ	۳۲۳
اس دوسری شرط کا تذکرہ جس کی وجہ سے اس فعل کو مباح قرار دیا گیا ہے	۳۲۵
اس تیسری شرط کا تذکرہ جس کی وجہ سے رات کے وقت خواتین کے مسجد میں آنے کو مباح قرار دیا گیا ہے	۳۲۶
اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ آدمی اپنی بیوی کو عشاء کی نماز میں شریک ہونے سے منع کرے	۳۲۶
اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ جب عورت عشاء کی نماز باجماعت ادا کرنے کی غرض سے نکلے تو وہ خوشبو لگائے	۳۲۶
جو عورت عشاء کی باجماعت نماز میں شریک ہوتی ہے اس کیلئے اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ وہ مردوں کے اپنی جگہ پر بیٹھ جانے سے پہلے (سجدے سے) سر اٹھائے جبکہ مردوں کے پاس کپڑے کم ہوں	۳۲۷
اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ عورت کی جو نماز زیادہ پردے میں ہو گی وہ اس کیلئے زیادہ اجر کا باعث ہو گی	۳۲۷
اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ ستونوں کے درمیان باجماعت نماز ادا کی جائے	۳۲۸
اس دوسری روایت کا تذکرہ جو اس مطلق ممانعت کی صراحت کرتی ہے	۳۲۹
نبی اکرم ﷺ کا اس فعل پر عمل کرنا جو بظاہر اس روایت کے متضاد ہے	۳۲۹
امامت کی اس صفت کا تذکرہ جس میں مقتدی اور امام ساتھ ہوتے ہیں	۲۳۰
اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ مقتدی نماز کیلئے کھڑے ہوں جب تک وہ اپنے امام کو دیکھ نہیں لیتے	۲۳۱
اس روایت کا تذکرہ جو ان مختصر الفاظ کی وضاحت کرتی ہے جن کا ہم نے ذکر کیا ہے	۲۳۱
اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کیلئے یہ بات مستحب ہے کہ جب مؤذن اور دیگر لوگ اس کے نماز کیلئے آنے کا انتظار نہیں کرتے تو اس حوالے سے ان کے خلاف ناگواری محسوس نہ کرے اگرچہ وہ ان سب لوگوں سے افضل ہو	۲۳۲
لوگوں کو اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ کہ جب ان کا امام نہ آسکے تو وہ اپنے میں سے کسی شخص کو آگے کریں تاکہ وہ ان کو نماز پڑھا دے	۲۳۳
اس بات کا تذکرہ کہ مقتدی پر یہ بات لازم ہے کہ جب وہ قیام کی حالت میں ہو' تو امام کے سجدے میں جانے کا انتظار کرے اور پھر اس کے بعد اس کی پیروی کرتے ہوئے سجدے میں جائے	۲۳۴
اور اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے	۲۳۵
اس بات کی اطلاع کا تذکرہ آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ وہ اپنے امام کی نماز کی پیروی کرے اگرچہ وہ امام نماز کے بعض حقائق میں کوتاہی	

www.islamicurdubooks.com

عنوان	صفحہ
کرنے والا ہو	۲۳۶
اس بات کی ممانعت کا تذکرہ مقتدی شخص امام سے پہلے رکوع اور سجود میں چلا جائے	۲۳۶
اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ مقتدی شخص رکوع اور سجود میں پہلے چلا جائے	۲۳۷
اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کے غلط ثابت کرتی ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اس روایت کو نقل کرنے میں ابن محیریز نامی راوی منفرد ہے	۲۳۸
امام کے نماز سے فارغ ہونے کے بعد مقتدیوں کے تکبیر کہنے کے مباح ہونے کا تذکرہ	۲۳۸
اس بات کا تذکرہ کہ امام کیلئے یہ بات مستحب ہے کہ جب وہ نماز سے فارغ ہو جائے اور اس کے پیچھے مرد اور خواتین موجود ہوں تو وہ اپنی جگہ پر بیٹھا رہے تاکہ خواتین اپنے گھروں کو چلی جائیں	۲۳۹
اس بات کا تذکرہ کہ مردوں پر یہ بات لازم ہے کہ جب ان کا امام سلام پھیر لے تو وہ خواتین کے جانے تک ٹھہرے رہیں پھر اپنے کام کاج کیلئے اٹھیں	۳۴۰
امام کیلئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ جب وہ (نماز کے دوران) بے وضو ہو جائے تو وہ وضو کیلئے جاتے وقت کسی دوسرے کو امامت کا نگران مقرر نہ کرے	۳۴۱
اس روایت کا تذکرہ جس نے ایک عالم کو اس غلط فہمی کا شکار کیا کہ یہ اس روایت کی متضاد ہے جو حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے جس کا ہم نے ذکر کیا ہے	۳۴۲
اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ کہ جس شخص کو نماز کے دوران حدث لاحق ہو جائے خواہ وہ جان بوجھ کر ہو یا بھول کر ہو وہ دوبارہ وضو کرے گا اور قبلہ کی طرف رخ کرے گا یہ بات اس شخص کے موقف کے خلاف ہے جس نے بنا کرنے کا حکم دیا ہے	۳۴۳
(نماز کے دوران) بے وضو ہو جانے والے شخص کے اپنی نماز سے اٹھ کر جانے کے طریقے کا تذکرہ جبکہ وہ امام ہو یا مقتدی ہو	۳۴۴
اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے کہ اس روایت کو ہشام بن عروہ کے حوالے سے مرفوع حدیث کے طور پر صرف مقدمی نامی راوی نے نقل کیا ہے	۳۴۵
نمازی کیلئے کیا بات مکروہ ہے اور کیا چیز مکروہ نہیں ہے	۳۴۶
اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے نبی اکرم ﷺ کو وہ آیت یاد نہیں آئی تھی	۳۴۶
اس روایت کا تذکرہ جو اس مفہوم کی صراحت کرتی ہے جس کی طرف ہم نے اشارہ کیا ہے	۳۴۷
اس روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا (اور وہ اس بات کا قائل ہے) نماز کے دوران کلام کا منسوخ ہونا مدینہ منورہ میں ہوا تھا مکہ میں نہیں ہوا تھا	۳۴۹
اس روایت کا تذکرہ جن کے ذریعے ان الفاظ کے اشکال کی وضاحت ہو جاتی ہے جن الفاظ کا تذکرہ ہم نے ابن مبارک کے حوالے سے منقول روایت میں کیا ہے	۳۵۰
اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نماز کے دوران کلام کا منسوخ ہونا اس حوالے سے منسوخ ہوا تھا کہ آدمی دوسرے لوگوں کو مخاطب نہ کرے اس سے مراد یہ نہیں ہے کہ آدمی نماز کے دوران اپنے پروردگار کو مخاطب نہیں کر سکتا	۳۵۱
اس بات کے بیان کا تذکرہ جس کلام سے نماز کے دوران منع کیا گیا ہے اس سے مراد انسانوں کا ایک دوسرے کو مخاطب کرنا ہے کہ وہ ایک دوسرے کو بلائیں اس سے یہ مراد نہیں ہے کہ آدمی نماز کے دوران اپنے پروردگار کو مخاطب کرے	۳۵۳
اس روایت کا تذکرہ جس کے ذریعے اس شخص نے استدلال کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا اور وہ اس بات کا قائل ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اس واقعے میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ موجود نہیں تھے اور نہ ہی انہوں نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ وہ نماز ادا کی تھی	۳۵۵
ان روایات کا تذکرہ جو اس بات کی صراحت کرتی ہیں کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اس نماز میں نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں موجود تھے اور	

عنوان	صفحہ
انہوں نے ان دونوں روایات کو حکایت کے طور پر بیان کیا تھا جیسا کہ وہ شخص غلط فہمی کا شکار ہوا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا اور روایات کے متون میں غور وفکر نہیں کرتا اور مستند روایات کی سمجھ بوجھ نہیں رکھتا	۳۵۷
آدمی کیلئے نماز کے دوران رونے کا مباح ہونا جبکہ وہ کسی دنیاوی سبب کی وجہ سے نہ ہو	۳۵۹
آدمی کیلئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ جب وہ نماز ادا کر رہا ہو' تو اسے سلام کیا جائے تو وہ اشارے کے ذریعے سلام کا جواب دے گا زبان کے ذریعے نہیں دے گا	۳۶۰
اس بات کا تذکرہ کہ جب آدمی کو ایسے وقت میں سلام کیا جائے تو اسے سلام کا جواب دیتے ہوئے کیا کہنا چاہئے	۳۶۱
اگر نماز کے دوران لوگوں کو (امام کو متوجہ کرنے کی) ضرورت پیش آجاتی ہے تو مردوں کیلئے سبحان اللہ کہنے کا اور خواتین کیلئے تالی بجانے کا حکم ہونا	۳۶۱
اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو آگے کیا تھا تاکہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں تو یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت تھا انہوں نے اپنی طرف سے ایسا نہیں کیا تھا	۳۶۳
نمازی کو اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ کہ اگر نماز کے دوران (امام کو) متوجہ کرنے کی ضرورت پیش آجاتی ہے تو وہ کوئی ایسی حرکت کرے جس کے ذریعے اس کی بات سمجھ آجائے	۳۶۴
ان روایات کا تذکرہ جو اس بارے میں ہیں کہ نماز کے دوران ضرورت پیش آنے پر آدمی کون سے فعل کا ارتکاب کرسکتا ہے؟	۳۶۵
آدمی کیلئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ نماز کے دوران کوئی ضرورت پیش آنے پر اشارہ کرسکتا ہے	۳۶۵
نمازی کو اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ کہ وہ اپنے بائیں طرف بائیں پاؤں کے نیچے تھوکے اپنے دائیں طرف یا سامنے کی طرف نہ تھوکے	۳۶۶
اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ آدمی نماز کے دوران اپنے سامنے کی طرف یا دائیں طرف تھوکے	۳۶۷
اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ آدمی قبلہ کی طرف یا دائیں طرف تھوکے	۳۶۷
اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ''یا اپنے پاؤں کے نیچے'' اس سے مراد آدمی کا بایاں پاؤں ہے	۳۶۸
اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے آدمی کو اپنے سامنے کی طرف یا دائیں طرف تھوکنے سے منع کیا گیا ہے	۳۶۹
اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ جب نمازی کو زور سے تھوک آجائے اور وہ اپنے تھوک کو اپنے بائیں پاؤں کے نیچے دفن نہیں کرتا تو اسے اس بات کی اجازت ہے کہ وہ اپنے کپڑے کے ذریعے مل سکتا ہے	۳۷۰
نمازی کیلئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ اپنے جوتے میں تھوکے یا کھنکار دے	۳۷۱
اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ نمازی نماز کے دوران کنکریوں پر ہاتھ پھیرے	۳۷۱
اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے کہ زہری نے یہ روایت سعید بن میسب سے سنی ہے انہوں نے یہ روایت ابواحوص سے نہیں سنی ہے	۳۷۲
اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نماز کے دوران ممنوع قرار دیئے جانے والا یہ فعل بعض اوقات ضرورت کے پیش نظر مباح قرار دیا گیا ہے	۳۷۳
نمازی کیلئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ گرمی کی شدت میں وہ اپنے ہاتھوں کے ذریعے کنکریوں کو ٹھنڈا کرسکتا ہے	۳۷۴
اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ مسجد میں کسی ایک جگہ کو بیٹھنے کیلئے مخصوص کرنے کی ممانعت اس حوالے سے ہے کہ آدمی جب نماز یا اللہ کے ذکر کے علاوہ کسی اور مقصد کے لئے ایسا کرے	۳۷۴
اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ آدمی ایسی حالت میں نماز ادا کرے	

www.islamicurdubooks.com

عنوان	صفحہ
جبکہ اس نے بالوں کا جوڑا بنایا ہو	۳۷۵
اس بات کی اطلاع کا تذکرہ کہ جو اس بارے میں ہے کہ بالوں کا جوڑا بنا کر نماز ادا کرنا آدمی کیلئے مکروہ ہے	۳۷۶
اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ آدمی نماز کے دوران اپنی نگاہ کو آسمان کی طرف اٹھائے (یہ ممانعت) اس اندیشے کے تحت ہے کہ کہیں اس کی نگاہ کو اچک نہ لیا جائے	۳۷۷
اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ ہم نے جو فعل ذکر کیا ہے اس پر عمل سے اس لیے روکا گیا ہے تاکہ اس بات سے بچا جاسکے کہ آدمی کا سر کتے کے سر میں تبدیل نہ ہو جائے	۳۷۸
اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ آدمی نماز کے دوران اپنی نگاہ کو آسمان کی طرف اٹھائے	۳۷۸
نماز کے دوران آدمی کا اپنی کوکھ (یعنی پہلو) پر ہاتھ رکھنے کی ممانعت کا تذکرہ	۳۷۹
اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے پہلو پر ہاتھ رکھنے سے منع کیا گیا ہے	۳۸۰
اس راویت کا تذکرہ جو اس بارے میں ہے کہ آدمی کیلئے یہ بات لازم ہے کہ وہ نماز کے دوران وہ ادھر اُدھر دیکھنے کو ترک کر کے اپنی نماز کو مکمل کرنے کا قصد کرے	۳۸۰
اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم ﷺ نماز کے دوران ضرورت پیش آنے پر اِدھر یا اُدھر التفات کر لیتے تھے لیکن آپ اپنے چہرہ مبارک کو قبلہ کی طرف سے نہیں پھیرتے تھے	۳۸۱
نماز کے دوران اشتمال صماء (کے طور پر کپڑے کو اوڑھنے) کی ممانعت کا تذکرہ	۳۸۲
آدمی کیلئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ ایک ہی کپڑے میں کئی نمازیں ادا کرلے	۳۸۳
جب آدمی ایک کپڑا پہن کر نماز ادا کرتا ہے تو نماز کی کیفیت کا تذکرہ	۳۸۳
جب آدمی (ایک کپڑا اوڑھ کر) نماز ادا کرتا ہے تو اس کے کنارے کو کندھے پر رکھنے کے طریقے کا تذکرہ	۳۸۴
آدمی کیلئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ ایک قمیص پہن کر نماز ادا کرلے جبکہ اس نے اس پر بٹن لگایا ہوا ہو	۳۸۴
نمازی کیلئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ ایک کپڑے میں نماز ادا کرے	۳۸۵
اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے مباح ہونے کی صراحت کرتی ہے	۳۸۵
اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے کہ اس روایت کو نقل کرنے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ منفرد ہیں	۳۸۶
اس روایت کا تذکرہ جو اس سبب پر دلالت کرتی ہے جس کی وجہ سے نبی اکرم ﷺ نے ایک کپڑے میں نماز ادا کرنے کو مباح قرار دیا ہے	۳۸۷
اس طریقے کا تذکرہ کہ جب آدمی ایک کپڑے میں نماز ادا کرے گا تو اس کو (کیسے لپیٹے گا؟)	۳۸۷
اوڑھنے کے اس طریقے کا تذکرہ جب آدمی ایک کپڑے میں نماز ادا کرے گا تو اس کے ساتھ ایسا کرے گا	۳۸۸
آدمی کیلئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ دوسرا کپڑا میسر نہ ہونے کی صورت میں ایک تہبند میں نماز ادا کرے	۳۸۸
آدمی کیلئے ایک کپڑے میں نماز ادا کرنے کے جائز ہونے کا تذکرہ	۳۸۹
اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ کہ جب آدمی ایک کپڑے میں نماز ادا کرے تو اسے توشیح کے طور پر لپیٹ لے	۳۸۹
نمازی کو اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ کہ جب وہ ایک کپڑا پہن کے نماز ادا کرے تو اس کے کنارے مخالف سمت میں کندھے پر رکھ لے کیونکہ مخالف سمت میں کندھے پر کنارے ڈالے بغیر توشیح کے طور پر لپیٹنے میں یا تو ''سدل'' کی صورت پائی جائیگی یا اشتمال صماء کی صورت پائی جائے گی (اور یہ دونوں ممنوع ہیں)	۳۹۰

www.islamicurdubooks.com

عنوان	صفحہ
اس بات کا تذکرہ کہ جب آدمی کے پاس صرف ایک کپڑا ہو اور وہ بڑا نہ ہو تو اسے کیا کرنا چاہیے؟	۳۹۰
اس بات کی اطلاع کا تذکرہ (اضافی کپڑے کی) عدم موجودگی میں ایک کپڑے میں نماز ادا کرنا آدمی کیلئے جائز ہے	۳۹۱
آدمی کیلئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ چٹائی پر نماز ادا کرے	۳۹۱
آدمی کیلئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کے وہ بچھونے پر نماز ادا کرے	۳۹۲
اس بات کے بیان کا تذکرہ یہ نمازیں اس کھانے کے بعد تھیں جو نبی اکرم ﷺ نے انصار کے ہاں کھایا تھا	۳۹۳
اوڑھنی پر آدمی کی نماز کے جائز ہونے کا تذکرہ	۳۹۳
آدمی کیلئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ اوڑھنی پر نماز ادا کرے	۳۹۴
اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے	۳۹۴
اس روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا (اور وہ اس بات کا قائل ہے) کہ تمام زمین پاک ہے آدمی کیلئے اس پر نماز ادا کرنا جائز ہے	۳۹۵
اس روایت کا تذکرہ جو اس بات کی صراحت کرتی ہے کہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ''میرے لیے زمین کو طہارت کے حصول کا ذریعہ اور نماز ادا کرنے کی جگہ بنا دیا گیا ہے'' اس سے آپ کی مراد زمین کا کچھ حصہ ہے ساری زمین مراد نہیں ہے	۳۹۶
اس پہلی تخصیص کی صفت کا تذکرہ جس کے ذریعے ان الفاظ کے عموم کو خاص کیا گیا ہے جن الفاظ کا ہم نے پہلے ذکر کیا ہے	۳۹۶
اس دوسری تخصیص کا تذکرہ جس کے ذریعے ہمارے ذکر کردہ الفاظ کے عموم کو خاص کیا گیا ہے	۳۹۶
اس تیسری تخصیص کا تذکرہ جس کے ذریعے نبی اکرم ﷺ کے اس فرمان کے عموم کو خاص کیا گیا ہے ''میرے لیے تمام روئے زمین کو مسجد بنا دیا گیا ہے''	۳۹۷
اس روایت کا تذکرہ جو ان الفاظ کے عموم کو خاص کرتی ہے جس کا ذکر ہم پہلے کر چکے ہیں	۳۹۷
اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے کہ اشعث بن عبدالملک کے حوالے سے اس روایت کو نقل کرنے میں حفص بن غیاث نامی راوی منفرد ہے	۳۹۸
اس روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے	۳۹۸
اس روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ الفاظ کے عموم کے خاص ہونے کی صراحت کرتی ہے	۳۹۹
قبروں کے درمیان' قبرستان میں نماز ادا کرنے کی ممانعت کا تذکرہ	۳۹۹
اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے اس روایت کو نقل کرنے میں اشعث نامی راوی منفرد ہے	۳۹۹
قبروں کی طرف منہ کر کے نماز ادا کرنے اور ان پر بیٹھ کر نماز ادا کرنے کی ممانعت کا تذکرہ	۴۰۰
اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ آدمی قبروں کو مساجد بنا لے اور نماز ادا کرے	۴۰۰
اس بعض علت کا ذکر جس کی وجہ سے قبروں کے درمیان نماز ادا کرنے سے منع کیا گیا ہے	۴۰۱
اللہ تعالیٰ کا ان لوگوں پر لعنت کرنے کا تذکرہ جنہوں نے انبیاء کی قبروں کو مساجد بنا لیا	۴۰۱
اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ جب قبر کو اکھاڑ دیا جائے اور اس کی مٹی کو برابر کر لیا جائے اس جگہ پر نماز ادا کرنا جائز ہو جاتا ہے اگرچہ وہاں پہلے قبریں موجود رہی ہوں	۴۰۲

www.islamicurdubooks.com

عنوان	صفحہ
نمازی کیلئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ خاتون کے کپڑے (یعنی چادر وغیرہ کو) اوپر لے کر نماز ادا کرلے جبکہ اس پر کوئی گندگی نہ لگی ہو	۴۰۳
آدمی کیلئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ اپنی بیوی کے لحاف میں نماز ادا کرے جبکہ اس میں کوئی گندگی نہ لگی ہو	۴۰۴
آدمی کیلئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ ایسے کپڑے میں نماز ادا کرلے جس میں اس نے اپنی بیوی کے ساتھ صحبت کی تھی	۴۰۴
اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ ''سیّدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کا یہ فرمان'' جب آپ اس میں کوئی گندگی نہیں دیکھتے تھے'' اس سے ان کی مراد وہ گندگی ہے جو منی کے علاوہ ہو	۴۰۵
آدمی کیلئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ سرخ کپڑے میں نماز ادا کرلے جبکہ وہ اس کیلئے حرام نہ ہو	۴۰۶
آدمی کیلئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ قطری چادر میں نماز ادا کرے	۴۰۶
آدمی کیلئے یہ بات مستحب ہونے کا تذکرہ کہ وہ اپنی بیوی کی چادر یا لحاف میں نماز ادا نہ کرے	۴۰۷
نمازی کیلئے یہ بات مستحب ہونے کا تذکرہ کہ اس کی نماز ایسے کپڑوں میں ہونی چاہئے جو اسے نماز کی طرف سے غافل نہ کریں	۴۰۷
اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے نبی اکرم ﷺ نے وہ قمیض حضرت ابوجہم رضی اللہ عنہ کی طرف بھجوائی تھی' کسی اور کی طرف نہیں بھجوائی تھی جس کا ہم نے ذکر کیا ہے	۴۰۸
نمازی کیلئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ نماز کے دوران کوئی پاکیزہ چیز اپنے کندھے پر اٹھا سکتا ہے	۴۰۹
اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ یہ نماز' فرض نماز تھی نفل نماز نہیں تھی	۴۰۹
نمازی کیلئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ ایسی حالت میں نماز ادا کرے جبکہ اس کے اور قبلہ کے درمیان کوئی محرم عورت چوڑائی کی سمت میں لیٹی ہوئی ہو	۴۱۰
اس بات کا تذکرہ کا سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا جب نبی اکرم ﷺ کے سامنے سوئی ہوتی تھیں اور نبی اکرم ﷺ سجدے میں جانے کا ارادہ کرتے تھے تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کیا' کیا کرتی تھیں؟	۴۱۰
آدمی کیلئے ایسی عورت کے بالمقابل نماز ادا کرنے کے مباح ہونے کا تذکرہ جو اس کے سامنے سوئی ہوئی ہو	۴۱۱
اس بات کے بیان کا تذکرہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا قبلہ کی سمت میں چوڑائی کی سمت میں سوئی ہوئی ہوتی تھیں نبی اکرم ﷺ نماز ادا کر رہے ہوتے تھے جبکہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا ان کے اور قبلہ کے درمیان سوئی ہوئی ہوتی تھیں	۴۱۱
اس بات کے بیان کے تذکرہ' نبی اکرم ﷺ کا سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو اس وقت میں بیدار کرنا جس کا ہم نے ذکر کیا تھا یہ پاؤں کے ذریعے ہوتا تھا کلام کے ذریعے بول کر نہیں ہوتا تھا	۴۱۲
اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے نبی اکرم ﷺ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو اس وقت میں بیدار کرتے تھے	۴۱۳
سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے نبی اکرم ﷺ کے سامنے رات کے وقت سونے کے طریقے کا تذکرہ جس کا ذکر ہم نے پہلے کیا ہے	۴۱۳
اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ نماز کے دوران تھوڑا سا عمل کرنا جائز ہے	۴۱۴
اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے کہ نماز کے دوران تھوڑا سا عمل کرنے والے شخص کی نماز فاسد ہو جاتی ہے	۴۱۴
آدمی کیلئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ نماز کے دوران سانپ یا بچھو کو مار سکتا ہے	۴۱۵
نمازی کے نماز کے دوران سانپ یا بچھو کو ماردینے کا تذکرہ	۴۱۵
نماز کے دوران چہرہ ڈھانپنے کی ممانعت کا تذکرہ	۴۱۶
آدمی کیلئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ گرمی کی شدت میں سجدہ	

www.islamicurdubooks.com

عنوان	صفحہ
کرنے کیلئے اپنا کپڑا اچھالے	۴۱۶
آدمی کیلئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ نماز کے دوران' کوئی ضرورت پیش آنے پر دائیں طرف یا بائیں طرف چل سکتا ہے .	۴۱۷
نمازی کا نماز کے دوران' دو جھگڑا کرنے والوں کا ایک دوسرے سے الگ کرنے کا تذکرہ...........	۴۱۷
آدمی کو جہاں تک ہو سکے' جمائی کو روکنے کے حکم ہونے کا تذکرہ .	۴۱۸
آدمی کیلئے جہاں تک ممکن ہو' جمائی کو روکنے کے حکم ہونے کا تذکرہ' یا اس وقت وہ اپنا ہاتھ اپنے منہ پر رکھ لے........................	۴۱۹
اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ یہ حکم نمازی کیلئے ہے اس شخص کیلئے نہیں ہے جو نماز کی حالت میں نہ ہو	۴۱۹
جس شخص کو جمائی آتی ہے اسے اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ کہ وہ جمائی کے وقت اپنا ہاتھ اپنے منہ پر رکھ لے تاکہ وہ شیطان کو اپنے اندر داخل ہونے سے روک سکے	۴۲۰
نمازی کا نماز کے دوران سترہ قائم کرنے کے طریقے کا تذکرہ ..	۴۲۰
آدمی کیلئے کھلی جگہ پر سترہ کے بغیر نماز ادا کرنے کی ممانعت کا تذکرہ........................	۴۲۱
جب آدمی سترہ کی طرف رخ کیے بغیر نماز ادا کر رہا ہو' تو آدمی کا نمازی کے آگے سے گزرنے کے مباح ہونے کا تذکرہ	۴۲۲
اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ یہ نماز ایسی تھی کہ اس میں طواف کرنے والوں اور نبی اکرم ﷺ کے درمیان کوئی سترہ نہیں تھا	۴۲۳
اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ آدمی نمازی کے آگے سے چوڑائی کی سمت میں گزرے	۴۲۳
نمازی کے آگے سے گزرنے کی ممانعت کا تذکرہ...........	۴۲۴
نمازی کے سامنے سے گزرنے کی ممانعت کا تذکرہ	۴۲۵
نمازی کو اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ کہ جو شخص اس کے آگے سے گزرنے کی کوشش کرے (نمازی) اس کے ساتھ لڑائی کرے	۴۲۶
اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ''بے شک وہ شیطان ہوگا'' اس سے آپ کی مراد یہ ہے' کہ اس شخص کے ساتھ شیطان ہوگا اور اس پر اس کا فعل دلالت کرتا ہے اس سے مراد یہ نہیں ہے وہ مسلمان شخص شیطان بن جاتا ہے	۴۲۶
نمازی کیلئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ جو شخص اس کے آگے گزرنا چاہتا ہے (وہ نمازی) اس کے ساتھ جھگڑا کرے.........	۴۲۷
آدمی کیلئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ جب وہ نماز ادا کر رہا ہو اور کوئی بکری اس کے آگے سے گزرے تو وہ اسے روک دے	۴۲۷
سترہ کے قریب کھڑے ہونے کا تذکرہ جب آدمی اس کی طرف رخ کر کے نماز ادا کرتا ہے	۴۲۸
اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے نمازی کو سترہ کے قریب رہنے کا حکم دیا گیا ہے........................	۴۲۸
مقدار کی اس صفت کا تذکرہ جس کیلئے یہ بات ضروری ہے کہ وہ نمازی اور سترہ کے درمیان ہونی چاہئے جب آدمی سترہ کی طرف رخ کر کے نماز ادا کرتا ہے	۴۲۹
نمازی کے سترہ سے دور کھڑے ہونے کے مکروہ ہونے کا تذکرہ' جبکہ آدمی نے اسے سترہ کے طور پر استعمال کیا ہو	۴۳۰
نمازی کیلئے کھلی جگہ پر لاٹھی یا نیزے کی عدم موجودگی میں لکیر کھینچ کر سترہ قائم کرنے کے جائز ہونے کا تذکرہ........................	۴۳۰
اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ نمازی کا اپنے سامنے سترہ نصیب کر لینا' یا لکیر کھینچ لینا اس کیلئے یہ بات ضروری ہے کہ وہ لمبائی کے رخ میں ہونا چاہئے' چوڑائی کی سمت میں نہیں ..	۴۳۱
آدمی کا کھلی جگہ پر نیزے یا سترہ کی عدم موجودگی میں اپنی سواری کی طرف رخ کر کے نماز ادا کرنے کے مباح ہونے کا تذکرہ........	۴۳۱
اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ سترہ نمازی کی نماز کو ٹوٹنے سے روک دیتا ہے اگرچہ اس کے دوسری طرف سے گدھا' کتا یا عورت گزر رہے ہوں	۴۳۲
اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ سترہ نماز کو منقطع ہونے سے روک دیتا	

www.islamicurdubooks.com

عنوان	صفحہ
ہے اگر چہ اس کے دوسری طرف سے گدھا‘ کتا یا عورت گزر رہے ہوں	۴۳۳
اس روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں (اور وہ اس بات کا قائل ہے کہ) نمازی کے آگے سے گدھے کے گزرنے سے اس کی نماز منقطع نہیں ہوتی	۴۳۳
اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ وہ نماز جس میں گدھے ان لوگوں کے آگے سے گزر رہے تھے تو وہ لوگ یہ نماز نیزے کی طرف رخ کر کے پڑھ رہے تھے‘ جو ان کے سامنے گاڑھا گیا تھا اور نیزہ نماز کو منقطع کرنے سے روک دیتا ہے اگر چہ ان لوگوں کے آگے سے گدھا عورت یا کتا گزر جائے	۴۳۴
اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ یہ حکم ان لوگوں کیلئے ہے جن کے سامنے پالان کی پچھلی لکڑی جتنی کوئی چیز (سترہ کے طور پر) نہیں ہوتی	۴۳۵
اس روایت کا تذکرہ جس نے ایک عالم کو اس غلط فہمی کا شکار کیا کہ یہ روایت ’’مرفوع‘‘ نہیں ہے	۴۳۶
اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے کہ یہ روایت ’’موقوف‘‘ ہے ’’مسند‘‘ نہیں ہے	۴۳۶
اس فعل پر عمل کرنے کے جائز ہونے کی نفی کا تذکرہ‘ جب اس کی وہ صفت نہ پائی جائے‘ جس کا ہم نے ذکر کیا ہے	۴۳۷
اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ اس روایت میں لفظ کے عموم کے ہمراہ ’’خاتون‘‘ کا ذکر مطلق طور پر کیا گیا ہے لیکن اس سے مراد ’’بعض خواتین‘‘ ہیں ’’تمام خواتین‘‘ مراد نہیں ہیں	۴۳۸
اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ اس روایت میں ’’کتے‘‘ کا ذکر لفظ کے عموم کے ہمراہ مطلق طور پر ذکر کیا گیا ہے اس سے مراد بعض مخصوص قسم کے کتے ہیں تمام قسم کے کتے مراد نہیں ہیں	۴۳۸
اس روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا (اور اس بات کا قائل ہے) کہ یہ روایت ان روایات کے متضاد ہے جن کا ہم نے اس سے پہلے ذکر کیا ہے ..	۴۳۹
اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ کتے‘ گدھے یا عورت کے نمازی کے آگے سے گزرنے کی وجہ سے نمازی کی نماز منقطع ہوتی ہے ان کے سامنے موجود ہونے یا چوڑائی کی سمت میں ہونے سے نماز منقطع نہیں ہوتی	۴۴۰
اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ یہ تین چیزیں نمازی کی نماز کو منقطع کر دیتی ہیں جب نمازی کے سامنے کوئی سترہ موجود نہ ہو	۴۴۱
اس روایت کا تذکرہ جس نے ایک عالم کو اس غلط فہمی کا شکار کیا کہ یہ ان روایات کی متضاد ہے جن کا ذکر ہم نے پہلے کیا ہے	۴۴۱
اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم ﷺ جب منیٰ میں نماز ادا کر رہے تھے تو سترہ آپ کے سامنے موجود تھا اس وقت جب گدھی نے آپ کے سامنے آ کر چرنا شروع کر دیا تھا	۴۴۲
نماز کو دہرانا	۴۴۴
اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ اس ممانعت سے مراد صرف فرض نماز ہے جسے انسان دہراتا ہے اور دوسری مرتبہ بھی عین اسی نماز کو دہراتا ہے ایسا نہیں ہے کہ دوبارہ دہراتے ہوئے نفل نماز کی نیت کرے گا	۴۴۵
جو شخص با جماعت نماز والی مسجد میں نماز ادا کرتا ہے اس کیلئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ اس میں دوسری مرتبہ جماعت کے ساتھ نماز ادا کرے	۴۴۶
اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے کہ اس روایت کو نقل کرنے میں وہیب نامی راوی منفرد ہے	۴۴۶
آدمی کیلئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ اپنے فرض کو جماعت کے ساتھ ادا کرے اور پھر اسی نماز میں دوسرے لوگوں کی امامت بھی کرے	۴۴۷

www.islamicurdubooks.com

عنوان	صفحہ
اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ اپنی قوم کو عشاء کی نماز کی امامت کرتے تھے اور یہ وہ فرض تھا جو وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ادا کر چکے ہوتے تھے	۴۴۹
جو شخص جماعت کے ساتھ فرض نماز ادا کر چکا ہو اس کیلئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ اسی نماز میں اپنی قوم کی امامت کر سکتا ہے	۴۴۹
اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ اپنی قوم کو فرض نماز پڑھاتے تھے' نفل نماز نہیں پڑھاتے تھے	۴۵۰
اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے	۴۵۰
جو شخص اپنے گھر میں یا رہائشی علاقے میں نماز ادا کر لیتا ہے اسے اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ کہ جب وہ جماعت والی مسجد میں آئے تو ان لوگوں کے ساتھ وہ دوسری مرتبہ نماز ادا کر لے	۴۵۱
جو شخص نماز کو قائم کرنے کو اس کے وقت سے مؤخر کر دیتا ہے اسے اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ کہ وہ تنہا نماز ادا کرے اور پھر لوگوں کے ساتھ دوسری مرتبہ نماز ادا کرے جبکہ وہ نماز وقت میں ادا کی جائے	۴۵۱
وتر کا بیان	۴۵۳
اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے وتر فرض نہیں ہیں	۴۵۳
اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے وتر فرض نہیں ہیں	۴۵۴
اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے وتر فرض نہیں ہیں	۴۵۵
اس دوسری روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے وتر فرض نہیں ہیں	۴۵۵
اس تیسری روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے وتر فرض نہیں ہیں	۴۵۶
اس چوتھی روایت کا تذکرہ جو اس بات کی صراحت کرتی ہے وتر فرض نہیں ہیں	۴۵۶
اس پانچویں روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے وتر فرض نہیں ہیں	۴۵۷
اس چھٹی روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے وتر فرض نہیں ہیں	۴۵۷
اس ساتویں روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے وتر فرض نہیں ہیں	۴۵۸
اس آٹھویں روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے وتر فرض نہیں ہیں	۴۵۸
اس نویں روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے وتر فرض نہیں ہیں	۴۵۹
اس دسویں روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے وتر کسی بھی مسلمان پر فرض نہیں ہیں	۴۶۰
اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ جب آدمی ایسی حالت میں صبح کر لے کہ اس نے رات کے وقت وتر ادا نہ کیے ہوں' تو اب اس کے بعد وتر کو ادا کرنا اس پر لازم نہیں ہوگا	۴۶۱
اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے وتر صرف زمین پر ادا کیے جا سکتے ہیں	۴۶۲
وتر کے اس طریقے کا تذکرہ جس کے ذریعے آدمی (اپنی سابقہ نفل نماز کو) وتر کرنے کا ارادہ کرتا ہے	۴۶۲
اس دوسری روایت کا تذکرہ جو اس بات کی صراحت کرتی ہے کہ اس چیز پر عمل کرنا مباح ہے جس کا ہم نے ذکر کیا ہے	۴۶۳
اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کیلئے یہ بات مستحب ہے کہ جب وہ رات کے وقت نوافل ادا کر رہا ہو تو وہ ایک رکعت کے ذریعے (اپنی نفل نماز	

www.islamicurdubooks.com

عنوان — صفحہ

کو) وتر کرنے پر اکتفاء کرے ۴۶۳

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے کہ ایک رکعت ادا کرنا جائز نہیں ہے ۴۶۴

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جس نے ایک رکعت وتر ادا کرنے کو باطل قرار دیا ہے ۴۶۴

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے کہ ایک رکعت وتر ادا کرنا جائز نہیں ہے ... ۴۶۵

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ آدمی تین رکعات اس طرح ادا کرے کہ ان کے درمیان فصل نہ ہو ۴۶۶

اس روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا (اور وہ اس بات کا قائل ہے) کہ نبی اکرم ﷺ رات کے نوافل میں ہر چار رکعات کے بعد سلام پھیرتے تھے اور وتر میں تین رکعات کے بعد سلام پھیرتے تھے ۴۶۶

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ کہنا کہ نبی اکرم ﷺ چار رکعات ادا کرتے تھے ان کی مراد یہ ہے کہ آپ ﷺ دو سلاموں کے ذریعے یہ کرتے تھے اور سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ کہنا کہ نبی اکرم ﷺ تین رکعات ادا کرتے تھے اس کے ذریعے ان کی مراد یہ ہے کہ آپ ﷺ دو سلاموں کے ذریعے یہ کرتے تھے تاکہ آپ کیرات کی نماز کے آخر میں صرف ایک رکعت ہو جائے ۴۶۷

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ نبی اکرم ﷺ دو رکعات کے بعد اور تیسری رکعت سے پہلے سلام پھیر کر فصل کرتے تھے جس کا ذکر ہم نے کیا ہے ۴۶۸

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات کی صراحت ہے کہ جفت اور طاق نماز کے درمیان فصل کیا جائے گا ۴۶۹

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم ﷺ جب تین رکعات وتر ادا کرتے تھے تو آپ دو اور ایک رکعت کے درمیان سلام پھیر کر فصل کرتے تھے ۴۶۹

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کیلئے یہ بات مستحب ہے کہ وہ اپنی جفت اور طاق نماز کے درمیان بلند آواز میں سلام پھیرے ۴۷۰

اس بات کا تذکرہ کہ جو شخص تین رکعات وتر ادا کرنا چاہے تو یہ مباح ہے ۴۷۰

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم ﷺ بعض اوقات ایک سے زیادہ وتر بھی ادا کرتے تھے جب آپ رات کے وقت نماز ادا کر رہے ہوتے تھے اور ایسا بعض راتوں میں ہوتا تھا اور بعض راتوں میں نہیں ہوتا تھا ۴۷۱

آدمی کیلئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ ہم نے جو عدد بیان کیا ہے وہ اس کے علاوہ وتر ادا کرے ۴۷۱

آدمی کے وتر کی صفت کا تذکرہ جب آدمی پانچ رکعات وتر ادا کرے ۴۷۲

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو اس بات کی صراحت کرتی ہے کہ ہم نے جو چیز ذکر کی ہے اس پر عمل کرنا مباح ہے ۴۷۲

جب آدمی سات رکعات وتر ادا کرتا ہے تو وتر ادا کرنے کے طریقے کا تذکرہ ۴۷۲

آدمی کیلئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ نو رکعات وتر ادا کرے ۴۷۳

آدمی اگر تہجد کی نماز ادا کرتا ہو' تو پھر اس کیلئے' اس مستحب وقت کا تذکرہ' جس میں اسے وتر ادا کرنے چاہئے ۴۷۴

اس وقت کا تذکرہ جس میں آدمی کو رات کے وقت وتر ادا کرنے چاہئے جب اس نے تہجد کی نماز ادا کی ہو ۴۷۴

صبح صادق ہونے سے پہلے وتر ادا کرنے کا حکم ہونے کا تذکرہ۔ ۴۷۵

آدمی کیلئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ وتر کی نماز کو رات کے آخری حصے تک موخر کر دے جبکہ اسے یہ امید ہو کہ وہ تہجد کی نماز ادا کرے گا اور اگر اسے تہجد کیلئے اٹھنے کی امید نہ ہو تو وہ اسے سونے سے پہلے ادا کرے ۴۷۵

www.islamicurdubooks.com

عنوان — صفحہ

آدمی کیلئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ رات کے وقت تہجد کی نماز کے حوالے سے اپنی عادت کے حساب سے وتر کو رات کے ابتدائی حصے میں یا پھر آخری حصے میں ادا کرے ۴۷۶

آدمی کیلئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ اپنی وتر کی نماز میں معوذتین کے ہمراہ سورۃ اخلاص کی تلاوت کو بھی شامل کرلے جس کا ذکر ہم نے کیا ہے ۴۷۷

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ آدمی ایک ہی رات میں دو مرتبہ وتر ادا کرے یعنی اس کے ابتدائی حصے میں بھی اور آخری حصے میں بھی ۴۷۸

آدمی کیلئے اس بات کے مستحب ہونے کا تذکرہ کہ وہ وتر کی نماز سے فارغ ہونے کے بعد اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرے جس کا ہم نے ذکر کیا ہے ۴۷۹

نوافل کا بیان

اللہ تعالیٰ کے اس شخص کیلئے جنت میں گھر بنانے کا تذکرہ جو رات اور دن میں بارہ رکعات' فرض نمازوں کے علاوہ ادا کرتا ہے ۴۸۰

ان رکعات کے طریقے کا تذکرہ جن کی وجہ سے اللہ تعالیٰ انہیں ادا کرنے والے کیلئے جنت میں گھر بنا دیتا ہے ۴۸۰

نبی اکرم ﷺ کی اس شخص کیلئے دعائے رحمت کا تذکرہ جو عصر سے پہلے چار رکعات ادا کرتا ہے ۴۸۱

آدمی کیلئے یہ بات مستحب ہونے کا تذکرہ کہ وہ فرائض سے پہلے اور فرائض کے بعد چند متعین نوافل (یعنی سنتوں) کو باقاعدگی سے ادا کرے ۴۸۲

آدمی کو اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ کہ ہر فرض نماز سے پہلے دو رکعات ادا کرے ۴۸۳

فجر سے پہلے کی دو رکعات کی طرف جلدی کرنے کے مستحب ہونے کا تذکرہ تاکہ نبی اکرم ﷺ کی پیروی کی جائے ۴۸۳

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم ﷺ کا فجر سے پہلے کی دو رکعات کی طرف جلدی کرنا' آپ کے مال غنیمت کے حصول کی طرف جلدی کرنے سے زیادہ (اہتمام کے ساتھ) ہوتا تھا ۴۸۴

فجر کی دو رکعات کی ترغیب کا تذکرہ اور اس بات کا بیان کہ یہ دنیا اور اس میں موجود تمام چیزوں سے بہتر ہے ۴۸۵

اس بات کا تذکرہ کہ نبی اکرم ﷺ فجر سے پہلے کی دو رکعات میں کیا تلاوت کیا کرتے تھے؟ ۴۸۵

ایسے شخص کیلئے ایمان کے اثبات کا تذکرہ کہ جو فجر کی دو رکعات میں سورۃ اخلاص کی تلاوت کرتا ہے ۴۸۶

فجر کی دو رکعات (سنت) میں سورۃ اخلاص کی تلاوت کی ترغیب دینا ۴۸۷

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کیلئے یہ بات مستحب ہے کہ اس کی فجر کی دو رکعات (سنت) صبح صادق ہونے کے فوراً بعد ادا ہونی چاہئے ۴۸۷

نبی اکرم ﷺ کا باقاعدگی سے فجر کی دو رکعات (سنت) ادا کرنا ۴۸۸

نبی اکرم ﷺ کا فجر کی دو رکعات (سنت) کو مختصر ادا کرنے کا تذکرہ۔

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کیلئے یہ بات مستحب ہے کہ جب وہ فجر کی دو رکعات ادا کرے تو انہیں مختصر ادا کرے ۴۸۸

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کے لئے یہ بات مستحب ہے کہ جب وہ فجر کی دو رکعات ادا کرے تو انہیں مختصر ادا کرے ۴۸۹

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کیلئے یہ بات مستحب ہے کہ فجر کی دو رکعات ادا کرنے کے بعد دائیں پہلو کے بل لیٹ جائے ۴۹۰

فجر کی دو رکعات ادا کرنے کے بعد لیٹ جانے کا حکم ہونے کا تذکرہ' یہ اس شخص کیلئے ہے جو صبح کی نماز کا ارادہ کرے ۴۹۰

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ آدمی صبح کی نماز کی اقامت ہو جانے کے بعد فجر کی دو رکعات (سنت) ادا کرے ۴۹۱

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے کہ فجر کی نماز کیلئے اقامت ہو جانے کے بعد مسجد میں داخل ہونے والے شخص پر یہ بات لازم ہے کہ وہ فجر کی دو رکعات (سنت) پہلے ادا کرے اگرچہ اس کی فرض نماز کی ایک (رکعت امام کی

www.islamicurdubooks.com

صفحہ	عنوان

اقتداء میں) فوت ہو جائے ۴۹۲

جو شخص جماعت کو پالیتا ہے اس کیلئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ اگر اس نے فجر کی دو رکعت سنت ادا نہیں کی ہیں تو فجر کی نماز کے بعد انہیں ادا کرے ۴۹۲

جس شخص کی فجر کی دو رکعات (سنت) رہ جاتی ہیں اسے اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ کہ وہ سورج نکلنے کے بعد انہیں ادا کرے... ۴۹۳

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی ظہر سے پہلے کتنے نوافل ادا کرے گا؟ ۴۹۴

آدمی کیلئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ ظہر سے پہلے چار رکعات ادا کرے ۴۹۴

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم ﷺ ان رکعات کو گھر میں ادا کرتے تھے' ان کو مسجد میں ادا نہیں کرتے تھے جن کا ذکر ہم نے کیا ہے ۴۹۵

ایسی چیز کا حکم ہونے کا تذکرہ جو بظاہر اس فعل کی مخالف ہے جس کا ہم نے ذکر کیا ہے ۴۹۶

جو شخص جمعہ کی نماز ادا کرتا ہے اسے اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ کہ وہ جمعہ کے بعد چار رکعات ادا کرے ۴۹۷

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ جمعہ کے بعد جن رکعات کی ادائیگی کا حکم دیا گیا ہے یہ عمل استحباب کے طور پر ہے لازمی طور پر نہیں ہے ۴۹۷

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ جمعہ کے بعد نماز کی ادائیگی کے حکم کے بارے میں ہم نے جو بیان کیا ہے یہ استحباب کے طور پر ہے ایجاب کے طور پر نہیں ہے ۴۹۸

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ ہم نے جس حکم کا ذکر کیا ہے وہ استحباب کے طور پر ہے حتمی طور پر نہیں ہے ۴۹۸

اس راویت کا حکم جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ جمعہ کی نماز کے بعد چار رکعات ادا کرنے کا حکم دو سلاموں کے ساتھ دیا گیا ہے ایک سلام کے ساتھ نہیں دیا گیا ۴۹۹

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ نبی اکرم ﷺ کا جمعہ کے بعد چار رکعات کی ادائیگی کا حکم دینا اس کے ذریعے آپ کی مراد یہ ہے انہیں دو سلاموں کے ساتھ ادا کیا جائے' نہ کہ ایک سلام کے ساتھ ادا کیا جائے ۵۰۰

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم ﷺ کا جمعہ کے بعد اپنے گھر میں دو رکعات ادا کرنا ایسا عمل نہیں ہے کہ ان دو رکعات کو صرف گھر میں ہی ادا کیا جائے ۵۰۰

ان الفاظ کا تذکرہ جس نے ایک عالم کو اس غلط فہمی کا شکار کیا کہ یہ روایت صحیح اور محفوظ ہیں ۵۰۱

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ یہ آخری الفاظ ابو سالک نامی راوی کا قول ہے جس کو ابن ادریس نامی راوی نے روایت میں درج کر دیا ہے ۵۰۱

اس مقام کی صفت کا تذکرہ جہاں مغرب کی دو رکعات اور جمعہ کی دو رکعات ادا کرنی چاہیے ۵۰۲

آدمی کو اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ کہ وہ جب بھی فرض نماز ادا کرے اس سے پہلے دو رکعات ادا کرے ۵۰۲

آدمی کے لئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ مغرب کی نماز سے پہلے دو رکعات ادا کرے ۵۰۳

آدمی کو اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ کہ وہ اپنی نماز میں سے کچھ حصہ اپنے گھر کے لئے بھی رکھے ۵۰۳

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ آدمی کا تمام نوافل اپنے گھر میں ادا کرنا زیادہ اجر کا باعث ہے ۵۰۴

آدمی کو نفل نماز اس وقت ادا کرنے کا حکم ہونا، جب وہ چاق و چوبند ہو اور جب وہ چاق و چوبند نہ ہو اس وقت اسے ترک کرنے کا حکم ہونا ۵۰۵

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ آدمی ایسے وقت میں نفل کی نماز ادا کرے جب اس کی آنکھ (یعنی نیند) غالب ہو (یہ ممانعت) اس

www.islamicurdubooks.com

عنوان	صفحہ
اندیشے کے تحت ہے کہ وہ کچھ ایسا پڑھنا شروع نہ کر دے جس کا اسے علم نہ ہو	۵۰۵
اس بات کی اطلاع کا تذکرہ کہ آدمی کو رات اور دن میں نفل نماز کیسے ادا کرنی چاہئے؟	۵۰۶
مسجد میں داخل ہونے والے شخص کے لئے دو رکعات ادا کرنے سے پہلے بیٹھنے کی ممانعت کا تذکرہ	۵۰۶
مسجد میں داخل ہونے والے شخص کو دو رکعات ادا کرنے کا حکم ہونے کا تذکرہ	۵۰۷
اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ آدمی کو یہ حکم دیا گیا ہے کہ جب وہ مسجد میں داخل ہو تو بیٹھنے سے پہلے دو رکعات ادا کرے	۵۰۸
اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ''وہ دو سجدے ادا کرلے'' اس سے مراد یہ ہے کہ وہ دو رکعات ادا کرے	۵۰۸
اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ آدمی کو مسجد میں داخل ہونے کے بعد بیٹھنے سے پہلے اور کوئی خبر حاصل کرنے سے پہلے دو رکعات ادا کرنے کا حکم دیا گیا ہے	۵۰۹
جمعہ کے دن ایسے وقت میں مسجد میں داخل ہونے والا شخص جب امام خطبہ دے رہا ہو اسے دو رکعات ادا کرنے کا حکم ہونے کا تذکرہ۔	۵۰۹
اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ مسجد میں داخل ہونے والے شخص پر یہ لازم ہے کہ وہ دو رکعات ادا کرے اور انہیں مختصر ادا کرے	۵۱۰
اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ ان صاحب کی کوئی نماز فوت نہیں ہوئی تھی کہ انہیں نبی اکرم ﷺ نے قضاء کرنے کا حکم دیا ہوتا' ایسا نہیں ہے جس طرح اس شخص نے گمان کیا ہے جس نے اس روایت کو اس کے مخصوص پس منظر سے پھیر دیا ہے اور اس کی وہ تاویل بیان کی ہے جو میں نے ذکر کی ہے	۵۱۱
آدمی کا نفل نماز با جماعت ادا کرنے کے مباح ہونے کا تذکرہ..	۵۱۴
آدمی کے لئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ اپنی نفل نماز کو بیٹھ کر ادا کرسکتا ہے	۵۱۴
اس مدت کا تذکرہ جس میں نبی اکرم ﷺ بیٹھ کر نماز ادا کرتے رہے	۵۱۵
اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے مصطفیٰ کریم ﷺ بیٹھ کر نماز ادا کرتے رہے تھے	۵۱۵
اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے نبی اکرم ﷺ رکوع میں جانے کے ارادے کے وقت بیٹھنے کی حالت سے کھڑے ہو جایا کرتے تھے	۵۱۶
اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ قول ''جب آپ بیٹھ کر نماز ادا کرتے تھے تو بیٹھے ہوئے رکوع میں چلے جاتے تھے''	۵۱۷
اس سے مراد یہ ہے جب آپ نماز کا آغاز بیٹھنے کی حالت میں کرتے تھے تو رکوع بھی بیٹھنے کی حالت میں کرتے تھے	۵۱۷
آدمی کی اس نماز کی صفت کا تذکرہ جب وہ بیٹھ کر نماز ادا کرے۔	۵۱۷
کھڑے ہو کر نماز ادا کرنے والے کی' بیٹھ کر نماز ادا کرنے والے پر' اور بیٹھ کر نماز ادا کرنے والے کی' لیٹ کر نماز ادا کرنے والے پر فضیلت کا تذکرہ	۵۱۸
اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کے لئے یہ بات مستحب ہے کہ جب وہ اپنے گھر سے روانہ ہونے کا ارادہ کرے تو دو رکعات پڑھ کر رخصت ہو	۵۱۹
جانور پر نماز ادا کرنا	۵۱۹
آدمی کے لئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ اپنی سواری پر نماز ادا کرے	
نمازی کے لئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ اپنی سواری پر نماز ادا کرے اگرچہ قبلہ اس کے پیچھے کی طرف ہو	۵۲۱
اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ آدمی پر کوئی حرج نہیں ہے کہ وہ سفر کے دوران اپنی سواری پر نماز ادا کرلیتا ہے خواہ اس کا رخ کسی بھی سمت کی طرف ہو	۵۲۲
اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ وہ نماز جو نبی اکرم ﷺ نے اپنی سواری	

www.islamicurdubooks.com

عنوان	صفحہ
پر ادا کی تھی وہ نفل نماز تھی' فرض نماز نہیں تھی	۵۲۳
اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے کہ عمرو بن حارث کے حوالے سے اس روایت کو نقل کرنے میں ابن وہب نامی راوی منفرد ہے	۵۲۳
مسافر کے لئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ اپنی سواری پر نفل نماز ادا کرسکتا ہے اگرچہ قبلہ اس کی پشت کی طرف ہو	۵۲۴
اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ مسافر کے لئے یہ بات مباح ہے کہ وہ اپنی سواری پر نوافل ادا کر لے اگرچہ اس کی پشت قبلہ کی طرف ہو	۵۲۴
سواری پر نوافل ادا کرنے والے کے رکوع اور سجدہ کرنے کے طریقے کا تذکرہ	۵۲۵
اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ سواری پر نوافل ادا کرنے والے شخص کے لئے سجدہ کرتے ہوئے یہ ضروری ہے کہ وہ اشارہ کرتے ہوئے رکوع کے مقابلے میں (سر کو) زیادہ جھکائے گا	۵۲۵
سواری پر آدمی کے نوافل ادا کرنے کے طریقے کا تذکرہ	۵۲۶
جب آدمی سواری پر نماز ادا کر رہا ہو' تو نوافل ادا کرنے والے کے رکوع اور سجدے کرنے کے طریقے کا تذکرہ	۵۲۶
چاشت کی نماز کا بیان	
اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے اس روایت کو نقل کرنے میں کہمس بن حسن نامی راوی منفرد ہے	۵۲۷
اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے اس روایت کو نقل کرنے میں سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا منفرد ہیں	۵۲۸
سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چاشت کی نماز ادا کرنے کے اثبات کا تذکرہ	۵۲۹
اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ چاشت کی نماز ادا کیا کرتے تھے	۵۳۰
ان رکعات کی تعداد کا تذکرہ جن کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم چاشت کی نماز میں ادا کیا کرتے تھے	۵۳۰
اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کے لئے یہ بات مستحب ہے کہ وہ چاشت کی نماز کو باقاعدگی سے ادا کرے	۵۳۱
اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کا دن کے ابتدائی حصے میں چار رکعات ادا کر لینا اس کے لئے دن کے آخری حصے تک کافی ہوتا ہے	۵۳۲
آدمی کے لئے یہ بات مستحب ہونے کا تذکرہ کہ وہ دن کے آخری حصے تک کفایت کی اُمید رکھتے ہوئے چاشت کے وقت چار رکعات ادا کر لے	۵۳۲
صبح کی نماز کے بعد چاشت کی دو رکعات ادا کرنے والے شخص کے لئے سب سے زیادہ غنیمت کے اثبات کا تذکرہ	۵۳۳
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا چاشت کی دو رکعات ادا کرنے کی تلقین کرنے کا تذکرہ	۵۳۴
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء کرتے ہوئے چاشت کی نماز میں آٹھ رکعات پڑھنے کے مستحب ہونے کا تذکرہ	۵۳۴
چاشت کی نماز میں قیام' رکوع' سجدہ ایک جتنا کرنے کا تذکرہ	۵۳۵
اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ جب ریت گرم ہو' تو چاشت کی نماز ادا کرنا نیک لوگوں کا طریقہ ہے	۵۳۶
چاشت کی نماز ادا کرنے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کا آدمی کے لئے صدقہ (کرنے) کو نوٹ کرنے کا تذکرہ	۵۳۶
تراویح کا بیان	۵۳۸
اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے	۵۳۹
اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ''لیکن مجھے یہ اندیشہ ہوا کہ یہ تم پر فرض ہو جائے گی اور پھر تم اس سے عاجز آ جاؤ گے'' اس سے آپ کی مرادرات کے نوافل ادا کرنا ہے	۵۴۰
اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے (جو	

عنوان	صفحہ
اس بات کا قائل ہے) کہ رمضان کے مہینے میں لوگوں کا تراویح کی نماز ادا کرنا سنت نہیں ہے	۵۴۱
اللہ تعالیٰ کا اس شخص کے گزشتہ گناہوں کی مغفرت کرنے کا تذکرہ جو مسلمان رمضان کے مہینے میں ایمان کی حالت میں ثواب کی اُمید رکھتے ہوئے نوافل ادا کرتا ہے	۵۴۲
اللہ تعالیٰ کا اپنے فضل کے تحت اس شخص کے لئے تمام رات نوافل ادا کرنے کے اجر کو نوٹ کر لینا جو امام کے ہمراہ تراویح کی پوری نماز ادا کرتا ہے	۵۴۳
اس روایت کا تذکرہ جو ہماری ذکر کردہ تاویل کے صحیح ہونے پر دلالت کرتی ہے جو ان الفاظ کے بارے میں ہے جن کا ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں	۵۴۴
رمضان کے مہینے میں امام کے لئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ، کہ وہ تراویح کی نماز با جماعت میں خواتین کی امامت کرے	۵۴۵
مرد کا رمضان کے مہینے میں با جماعت نماز میں خواتین کی امامت کرنے کے مباح ہونے کا تذکرہ	۵۴۶
رات کے وقت نوافل ادا کرنا	
اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ رات کے نوافل نبی اکرم ﷺ کے لئے نفل قرار دے دیئے گئے تھے اس سے پہلے آغاز میں یہ آپ پر فرض تھے	۵۴۸
رات کے وقت بیدار ہونے پر نوافل ادا کر کے شیطان کی لگائی ہوئی ان گرہوں کو کھولنے کے مستحب ہونے کا تذکرہ جو وہ مسلمان شخص کے سونے کے وقت اس کی گدی پر لگاتا ہے	۵۴۸
اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ شیطان خواتین کی گدی پر بھی گرہیں لگاتا ہے، جس طرح وہ مردوں کی گدی پر گرہیں لگاتا ہے جیسا کہ ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں	۵۴۹
اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ شیطان مسلمان کے سونے کے وقت اس کے سر کی گدی پر وضو کے مقام پر گرہ لگاتا ہے	۵۵۰
ایسے شخص کے لئے بھلائی کے اثبات کا تذکرہ جو ایسی حالت میں صبح کرتا ہے کہ اس نے رات کے وقت تہجد کی نماز ادا کی ہوتی ہے .	۵۵۱
اس بات کی اطلاع کا تذکرہ جو اس بارے میں ہے کہ آدمی کے لئے یہ بات مستحب ہے کہ وہ رات کی تاریکی میں تہجد کی ادائیگی میں بھرپور اہتمام کرے اور اللہ تعالیٰ کے کلمے کو بلند کرنے میں ثابت قدم رہے	۵۵۱
اللہ تعالیٰ کا فرشتوں کے سامنے ایسے شخص پر خوشی کا اظہار کرنے کا تذکرہ، جو اپنے پروردگار کی بارگاہ میں حاضری کے لئے اپنی بیوی اور بستر سے الگ ہوتا ہے	۵۵۲
رات کی تاریکی میں نوافل ادا کرنے والا شخص، جو اپنے پروردگار کی خوشامد کرتا ہے اس کے جنت میں داخل ہونے کے واجب ہونے کا تذکرہ	۵۵۳
ممنوع چیزوں کے ارتکاب کو ترک کرنے کی اُمید رکھتے ہوئے آدمی کا رات کے قیام میں کثرت کرنے کے مستحب ہونے کا تذکرہ ..	۵۵۴
رات کی نماز میں کثرت کرنے کے مستحب ہونے کا تذکرہ تا کہ آدمی اس گھڑی کو پالے جس میں آدمی کی دعا مستجاب ہوتی ہے اور ایسا ہر رات میں ہوتا ہے	۵۵۵
اس بات کی اطلاع کا تذکرہ کہ آدمی کے لئے یہ بات مستحب ہے کہ وہ رات کے وقت نوافل ادا کرے اور نیند پر تکیہ کرنے کو ترک کرے	۵۵۶
اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ رات کے وقت تہجد کی نماز ادا کرنا آدمی کے لئے فرض کے بعد (نفل نماز) ادا کرنے سے افضل ہے ...	۵۵۶
اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ رات کے آخری حصے میں اور درمیانے حصے میں نوافل ادا کرنا اس کے ابتدائی حصے میں نوافل ادا کرنے سے افضل ہے	۵۵۷
اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ رات کے آخری حصے میں نماز ادا کرنے میں فرشتوں کی حاضری ہوتی ہے	۵۵۷
آدمی کا اپنی بیوی کو رات کے وقت نوافل ادا کرنے کا حکم دینے کا تذکرہ	۵۵۸

www.islamicurdubooks.com

عنوان — صفحہ

اس بات کے مستحب ہونے کا تذکرہ کہ آدمی رات کی نماز کے لئے اپنی بیوی کو بیدار کرے اگرچہ اس پر پانی چھڑک دے ۵۵۹
اللہ تعالیٰ کا رات کے وقت نوافل ادا کرنے کے لئے اپنی بیوی کو بیدار کرنے والے شخص کا نام اللہ تعالیٰ کا کثرت سے ذکر کرنے والے مردوں اور خواتین میں نوٹ کرنے کا تذکرہ' اس کے بعد کے وہ دو رکعات ادا کرے ۵۶۰
اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ''جو اپنی اہل کو بیدار کرتا ہے'' اس سے آپ کی مراد یہ ہے کہ اپنی بیوی کو بیدار کرتا ہے ۵۶۰
نبی اکرم ﷺ کا اپنے پروردگار کی بارگاہ میں رات کے وقت مناجات کے لئے خلوت میں عمدہ لباس کے ذریعے آراستہ ہونے کا تذکرہ ۵۶۱
آدمی کے لئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ چٹائی کے ذریعے حجرہ بنالے یا کوئی ایسی چیز (استعمال) کرلے جو اس کی قائم مقام ہو اس وقت جب وہ رات کے وقت تہجد ادا کرنے لگے ۵۶۱
جو شخص رات کے وقت نوافل میں دس آیات کی تلاوت کرتا ہے اس سے غفلت کی نفی کا تذکرہ جو شخص ایک سو آیات کی تلاوت کرتا ہے اس کا نام ''قانتین'' میں نوٹ کئے جانے کا تذکرہ اور جو شخص ایک ہزار آیات کی تلاوت کرتا ہے اس کا نام ''مقنطرین'' میں نوٹ کئے جانے کا تذکرہ ۵۶۲
قناطر کی مقدار کا تذکرہ اور اس بات کا بیان کہ جس شخص کو اتنا اجر مل جائے' تو یہ اس کے لئے اس سے زیادہ بہتر ہے' جو کچھ آسمانوں اور زمین کے درمیان ہے ۵۶۳
رات کے وقت تہجد ادا کرنے والے کے لئے سورۃ یٰسین کی تلاوت کے مستحب ہونے کا تذکرہ' اس بات کی اُمید رکھتے ہوئے کہ اللہ تعالیٰ اس کے گزشتہ گناہوں کی مغفرت کردے گا ۵۶۴
رات کے وقت نوافل ادا کرنے والے شخص کا سورۃ البقرہ کے آخری حصے کی تلاوت پر اکتفاء کرنے کا تذکرہ جب وہ اس کے علاوہ کچھ اور تلاوت نہ کرسکتا ہو ۵۶۴
تہجد ادا کرنے والے کا سورۃ اخلاص کی تلاوت پر اکتفاء کرنے کا تذکرہ کیونکہ یہ ایک تہائی قرآن (کے برابر) ہے جبکہ وہ اس سے زیادہ تلاوت کرنے کے قابل نہ ہو ۵۶۵
وتر کے بعد دو رکعات ادا کرنے کے حکم کا تذکرہ' یہ اس شخص کے لئے ہے جسے یہ اندیشہ ہو کہ وہ تہجد کی نماز کے لئے بیدار نہیں ہو سکے گا اور وہ شخص مسافر ہو ۵۶۶
نبی اکرم ﷺ کا اس شخص کی مثال بیان کرنا جو قرآن کی (تہجد کی نماز میں) تلاوت کرتا ہے اور جس شخص کو قرآن کا علم حاصل ہوا اور وہ اس علم کے ہمراہ سویا رہتا ہے' اس کی مثال بیان کرنا ۵۶۶
اس بات کا تذکرہ کہ نبی اکرم ﷺ جب تہجد کی نماز کے لئے بیدار ہوتے تھے تو کیا تلاوت کرتے تھے؟ ۵۶۷
اس بات کا تذکرہ نبی اکرم ﷺ رات کی نماز میں ترتیل کے ساتھ تلاوت کرتے تھے ۵۶۸
اس بات کا تذکرہ کہ نبی اکرم ﷺ (بعض اوقات) رات کی نماز میں بلند آواز میں قرأت کرتے تھے ۵۶۸
اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم ﷺ رات کی نماز میں تمام قرأت بلند آواز میں نہیں کرتے تھے ۵۶۹
رات کے وقت نوافل ادا کرنے والے شخص کے اس وقت سو جانے کا تذکرہ جب اس کو شدید نیند آرہی ہو ۵۶۹
اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ یہ حکم اس شخص کو دیا گیا ہے جسے نماز کے دوران اونگھ آجاتی ہے اگرچہ نیند اس پر غالب نہیں آتی ہے ۵۷۰
اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ رات کے وقت یا دن کے وقت اونگھنے کی وجہ سے جس شخص کے لئے تلاوت کرنے میں دشواری ہو' اس پر یہ بات لازم ہے وہ (نفل) نماز کو ختم کردے ۵۷۱
اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے یہ حکم دیا گیا ہے ۵۷۱
آدمی کے لئے اس وقت تک رات کے وقت نوافل ادا کرنے کے

عنوان	صفحہ
مباح ہونے کا تذکرہ' جب تک اس کی آنکھ نہیں لگ جاتی ہے۔	۵۷۲
جو شخص رات کے وقت نوافل ادا کرنے کی نیت کرتا ہے پھر اس کی آنکھ لگ جاتی ہے یہاں تک کہ وہ ان کو ادا کئے بغیر سو جاتا ہے' تو اللہ تعالیٰ کا اس شخص پر یہ فضل کرنے کا تذکرہ کہ اس نے جو نیت کی تھی اس کا اجر اس کے لئے نوٹ کر لے گا	۵۷۲
اس وقت کا تذکرہ جس میں نبی اکرم ﷺ تہجد کی نماز کے لئے کھڑے ہوتے تھے	۵۷۳
اللہ کے نبی حضرت داؤد ؑ کے نوافل ادا کرنے کے طریقے کا تذکرہ' اللہ تعالیٰ ہمارے نبی ﷺ پر اور ان پر درود و سلام نازل کرلے	۵۷۴
اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ نبی اکرم ﷺ کچھ دیر سونے کے بعد رات کے وقت نوافل ادا کرنے کے لئے اٹھتے تھے	۵۷۴
اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم ﷺ رات کی وہ (نفل) نماز سونے کے بعد ادا کرتے تھے جس کا ہم نے ذکر کیا ہے	۵۷۵
اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم ﷺ رات کی وہ (نفل) نماز جو عشاء اور فجر کے درمیان ہوتی تھی' آپ رات کے ابتدائی حصے میں سونے کے بعد (نصف رات کے قریب بیدار ہو کر وہ نفلی نماز) ادا کرتے تھے جس کا ہم نے ذکر کیا ہے	۵۷۶
اس بات کا تذکرہ کہ جب آدمی رات کے وقت تہجد کی نماز ادا کرنے کے لئے بیدار ہو' تو وہ کیا پڑھے؟	۵۷۷
اس روایت کا تذکرہ' جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے کہ اس روایت کو یحییٰ بن ابوکثیر کے حوالے سے نقل کرنے میں امام اوزاعی منفرد ہیں	۵۷۸
اس چیز کا تذکرہ جسے آدمی بیدار ہونے کے وقت پڑھ لے' تو اگر وہ اس کے بعد نوافل ادا کرے' تو اس کی رات کی نماز قبول ہو جاتی ہے	۵۷۸
اس بات کا تذکرہ کہ نبی اکرم ﷺ رات کی نماز کے وقت اپنے پروردگار کی حمد کس طرح بیان کرتے تھے اور اس سے دعا کیسے مانگتے تھے؟	۵۷۹
اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے	۵۸۱
اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ ہم نے جو ذکر کیا کہ نبی اکرم ﷺ دعا مانگا کرتے تھے تو آپ رات کی نماز کے آغاز میں تکبیر (تحریمہ) کہنے کے بعد اور تلاوت کرنے سے پہلے یہ دعا مانگا کرتے تھے ایسا نہیں ہے کہ آپ نماز سے پہلے (یہ دعا) مانگا کرتے تھے	۵۸۲
نبی اکرم ﷺ کا رات کی نماز کے آغاز میں اپنے پروردگار سے' حق کے حوالے سے' اس ہدایت کا سوال کرنا جس کے بارے میں اختلاف کیا گیا ہے	۵۸۳
نبی اکرم ﷺ کا رات کی نماز کے آغاز میں تکرار کے ساتھ تکبیر، تحمید اور اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرنا	۵۸۳
آدمی کے لئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ رات کی نماز کے آغاز میں تکبیر، تحمید اور تسبیح کی جو صفت ہم نے بیان کی ہے اس میں اضافہ کر دے	۵۸۴
تہجد پڑھنے والے شخص کے لئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ اپنی آواز کو بلند کرے تاکہ بعض سننے والوں تک اپنی آواز کو پہنچا سکے	۵۸۵
تہجد پڑھنے والے کے لئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ رحمت کے مضمون والی آیت پڑھتے وقت اللہ تعالیٰ سے اس رحمت کا سوال کرے اور عذاب والی آیت پڑھتے وقت اس عذاب سے پناہ مانگے	۵۸۶
اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم ﷺ رات کی نماز میں رحمت کے مضمون والی آیت کی تلاوت کے وقت اپنے پروردگار سے وہ رحمت مانگتے تھے اور عذاب والی آیت کی تلاوت کے وقت جہنم سے پناہ مانگتے تھے	۵۸۶

www.islamicurdubooks.com

عنوان	صفحہ
جو شخص رات کے وقت تہجد پڑھنے کا ارادہ کرلے اسے اس بات کا حکم ہونا کہ وہ اپنی نماز کے آغاز میں دو مختصر رکعات ادا کرے	۵۸۷
اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کے لئے یہ بات مستحب ہے کہ وہ رات کی نماز میں طویل قیام کرے کیونکہ طویل قیام والی نماز فضیلت رکھتی ہے	۵۸۸
اس بات کا تذکرہ کہ نبی اکرم ﷺ رات کی نماز کے آغاز میں پڑھی جانے والی دو مختصر رکعات کے بعد والی پہلی دو رکعات کتنی طویل ادا کرتے تھے؟	۵۸۹
رات کے وقت نوافل ادا کرنے والے شخص کے لئے رکوع اور قیام کو طول دینے کے مباح ہونے کا تذکرہ	۵۹۰
اس بات کا تذکرہ کہ نبی اکرم ﷺ رات کی نماز میں کتنی دیر ٹھہرے رہتے تھے؟	۵۹۱
ان رکعات کی تعداد کی صفت کا تذکرہ جو نبی اکرم ﷺ رات کے وقت ادا کیا کرتے تھے	۵۹۱
رکعات کی اس تعداد کا تذکرہ جس کے بارے میں آدمی کے لئے یہ مستحب ہے کہ وہ رات کے وقت انہیں ادا کرے	۵۹۱
نبی اکرم ﷺ کی رات کی نماز کی صفت کا تذکرہ جو اس صفت کے علاوہ ہے جس کا ذکر ہم پہلے کرچکے ہیں	۵۹۲
اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے	۵۹۲
نبی اکرم ﷺ کی رات کی نماز کی اس صفت کا تذکرہ جو اس کے علاوہ ہے جسے ہم پہلے ذکر کرچکے ہیں	۵۹۳
اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ اس نماز کے بارے میں ہم نے جو تعداد ذکر کی ہے نبی اکرم ﷺ اس میں ایک رکعت وتر ادا کرتے تھے	۵۹۳
اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ نبی اکرم ﷺ کی رات کی نماز میں اختلاف ہوتا تھا جو اس کے مطابق ہے جو ہم نے ان روایات کی تاویل ذکر کی ہے	۵۹۴
اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے	۵۹۴
اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم ﷺ کے رات کے نوافل کے بارے میں ہم نے جو روایات ذکر کی ہیں ان تمام نمازوں میں فضیلت پائی جاتی ہے اور یہ تمام روایات مستند ہیں اور ثابت شدہ ہیں اور ان کے درمیان کوئی تضاد اور اختلاف نہیں ہے	۵۹۵
آدمی کی رات کی نماز کی صفت کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ اور اس کے نوافل کے اختتام پر وتر کی کیفیت کا تذکرہ	۵۹۶
اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کے لئے یہ بات مستحب ہے کہ جب وہ رات کے وقت نماز ادا کر رہا ہو تو ایک رکعت وتر ادا کرنے پر اکتفاء کرے	۵۹۶
نوافل ادا کرنے والے شخص کو اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ کہ وہ اپنی نماز کے آخر میں ایک رکعت ادا کرے تاکہ اس کی نماز طاق ہو جائے	۵۹۷
اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نوافل ادا کرنے والے شخص کو اس بات کا حکم دیا گیا ہے کہ وہ اپنی نماز کو ایک رکعت کے ذریعے وتر صبح صادق ہونے سے پہلے ادا کرے اس کے بعد نہیں	۵۹۷
نوافل ادا کرنے والے شخص کو اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ کہ وہ اپنی نماز کے آخر میں ایک رکعت رکھے جو طاق ہو اگرچہ اسے صبح صادق ہونے کا اندیشہ نہ ہو	۵۹۸
جو شخص رات کے وقت نوافل ادا کرتا ہے اسے اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ کہ وہ اپنی نماز کے آخر میں ایک رکعت رکھے	۵۹۸
رات کے وقت نوافل ادا کرنے والے کے لئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ اپنی اس نماز میں (کسی دوسرے کی) امامت کرے	۵۹۹
نبی اکرم ﷺ کا رکعات میں قیام میں برابری رکھنے کا تذکرہ جو ہم نے آپ کے رات کے نوافل کی صفت بیان کی ہے	۶۰۰

www.islamicurdubooks.com

عنوان	صفحہ
آدمی کے لئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ رات کے وقت جماعت کے ساتھ نوافل ادا کرے	۶۰۱
اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم ﷺ سفر کے دوران رات کے وقت نوافل اسی طرح ادا کیا کرتے تھے جس طرح آپ انہیں حضر میں ادا کیا کرتے تھے	۶۰۱
اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ آدمی کے لئے یہ بات مباح ہے کہ جب وہ رات کے نوافل میں قیام کرنے سے عاجز ہو تو وہ ان کو بیٹھ کر ادا کر لے	۶۰۲
نبی اکرم ﷺ کا رات کی نماز بیٹھ کر ادا کرنے کا تذکرہ	۶۰۲
اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ جب نبی اکرم ﷺ کی عمر شریف زیادہ ہوگئی تھی تو آپ رات کے نوافل بیٹھ کر ادا کرتے تھے	۶۰۳
اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے	۶۰۳
آدمی کے لئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ رات کی نماز کے آخر میں وتر کے بعد دو رکعات (نفل) ادا کرے جو فجر کی دو رکعات (سنت) کے علاوہ ہوں	۶۰۴
اس بات کا تذکرہ کہ نبی اکرم ﷺ وتر کے بعد ادا کی جانے والی دو رکعات (نفل) میں کیا تلاوت کیا کرتے تھے	۶۰۵
رات کے نوافل ادا کرنے والے شخص کے لئے اپنے ورد سے فارغ ہونے کے بعد اور صبح صادق سے پہلے لیٹ جانے کے مباح ہونے کا تذکرہ	۶۰۵
اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم ﷺ رات کی نماز کے آخر میں صبح صادق ہونے سے پہلے تھوڑی سی جو نیند لیتے تھے تو ایسا بعض راتوں میں ہوتا تھا بعض راتوں میں نہیں ہوتا تھا	۶۰۷
اس سبب کا تذکرہ جس کی وجہ سے نبی اکرم ﷺ رات کے آخری حصے میں تھوڑی دیر کے لئے سو جاتے تھے جس کا ہم نے ذکر کیا ہے	۶۰۷
اس روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا' جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا (اور وہ اس بات کا قائل ہے) کہ یہ ان روایات کی متضاد ہے جنہیں ہم نے اس سے پہلے ذکر کیا ہے	۶۰۸
اس دوسری روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو بظاہر غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا (اور وہ اس بات کا قائل ہے) کہ یہ ان روایات کے برخلاف ہے جن کا ہم اس سے پہلے ذکر کر چکے ہیں	۶۰۹
اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ آدمی رات کے وقت نوافل ادا کرنے کے معمول کو ترک کر دے	۶۱۰
اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کے لئے یہ بات مستحب ہے کہ اس کے رات کے نوافل میں سے جو چیز فوت ہوگئی ہو اس کو دن میں ادا کر لے	۶۱۱
اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ جو شخص (رات کے نوافل کے) وظیفے کے وقت سویا رہ جائے اور پھر وہ فجر اور ظہر کے درمیان ان کی مانند ادا کرے تو اسے اپنے معمول کے مطابق وظیفے کا ثواب ملے گا	۶۱۱
اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کے لئے یہ بات مستحب ہے جب کسی بھی سبب کی وجہ سے آدمی کے رات کے نوافل رہ جائیں تو وہ ان کو دن کے وقت ادا کر لے تو یہ برابر ہے	۶۱۲
اس بات کا تذکرہ کہ نبی اکرم ﷺ کے رات کے معمول میں سے جو چیز رہ جاتی تھی آپ اسے دن کے وقت ادا کر لیتے تھے	۶۱۳
اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم ﷺ جب رات کے وقت بیمار ہوتے تو آپ اپنے رات کے ورد کو دن کے وقت ادا کر لیتے تھے	۶۱۳
فوت شدہ نمازوں کو قضا کرنا	
اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نماز کو بھول جانے والے شخص کو نماز کے یاد آنے پر صرف یہی بات لازم ہے کہ وہ اسے ادا کر لے	۶۱۴
اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ کسی ایک شخص کی نماز کسی دوسرے کی طرف سے درست نہیں ہوتی	۶۱۴

www.islamicurdubooks.com

عنوان	صفحہ
اس روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا اور روایات کے متون کا فہم نہیں رکھتا (اور وہ اس بات کا قائل ہے) کہ فوت شدہ نماز کو اس کے اگلے دن اس کے مخصوص وقت میں دہرایا جائے گا	۶۱۵
اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ وہ حکم جس کا ہم نے ذکر کیا ہے یہ حکم فضیلت کے حوالے سے ہے اور اس شخص کے لئے ہے جو اسے پسند کرتا ہے ایسا نہیں ہے کہ ہر وہ شخص جس کی نماز فوت ہو جائے وہ اسے دو مرتبہ دہرائے گا اس وقت جب وہ اسے یاد آ جائے اور دوسرے وقت میں جو اس کے علاوہ ہے	۶۱۶
اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے نبی اکرم ﷺ اس مقام سے سوار (ہو کر آگے روانہ) ہو گئے تھے جہاں آپ بیدار ہوئے تھے اور دوسری جگہ چلے گئے تھے تاکہ آپ وہاں فوت شدہ نماز کو ادا کر سکیں	۶۱۶
اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا یہ قول "پھر انہوں نے دو سجدے ادا کئے" اس سے مراد وہ دو رکعات ہیں جو فجر کی نماز سے پہلے ادا کی جاتی ہیں	۶۱۷
اس بات کے بیان کا تذکرہ جس شخص کی ظہر کی دو رکعات رہ جائیں یہاں تک کہ وہ عصر کی نماز ادا کر لے تو اب اس شخص پر ان کو دہرانا لازم نہیں ہے یہ صرف نبی اکرم ﷺ کی خصوصیت ہے یہ حکم اُمت کے لئے نہیں ہے	۶۱۸

سجدہ سہو کا بیان

عنوان	صفحہ
نبی اکرم ﷺ کا سہو کے دو سجدوں کو رسوا کرنے والی دو چیزوں کا نام لینا	۶۱۹
اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے	۶۲۰
اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم ﷺ نے اس نماز میں سلام پھیرنے کے بعد دو مرتبہ سجدہ سہو کیا تھا اس سے پہلے نہیں کیا تھا	۶۲۲
اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ سجدہ سہو کا حکم اس شخص کے لئے ہے جو نماز کے بارے میں اپنے شک میں تحری کرتا ہے اور اس شخص کو یہ حکم دیا گیا ہے کہ وہ سلام پھیرنے کے بعد تحری کرے گا اس سے پہلے نہیں کرے گا	۶۲۲
اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ اپنی نماز کے بارے میں درست نتیجے تک پہنچنے کی کوشش کرنے والے شخص کو اگر اس بارے میں سہو تو اس پر یہ بات لازم ہے کہ وہ پہلے سلام کے بعد دو مرتبہ سجدہ سہو کرے	۶۲۳
اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ ظہر کی نماز ادا کرنے والا وہ شخص جو چار رکعات کے بعد بھول کر بیٹھتا نہیں ہے اور پانچویں رکعت ادا کر لیتا ہے تو اپنے اس فعل کی وجہ سے اس پر اس نماز کو دہرانا لازم نہیں ہو گا	۶۲۴
اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نماز میں شک لاحق ہونے پر تحری کرنے والے شخص پر یہ بات لازم ہے کہ وہ سلام پھیرنے کے بعد دو مرتبہ سجدہ سہو کرے	۶۲۵
اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نماز میں شک لاحق ہونے پر کم ترین (تعداد) پر بنیاد قائم کرنے والے شخص پر یہ بات لازم ہے کہ وہ سلام پھیرنے سے پہلے سجدہ سہو کرے اس کے بعد نہ کرے	۶۲۵
اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے	۶۲۶
ان الفاظ کا تذکرہ جو "امر" کے الفاظ ہیں لیکن اس سے مراد دل کے ذریعے ان پر عمل کرنا ہے زبان کے ذریعے انہیں بولنا نہیں ہے	۶۲۷
اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان "کہنا چاہئے کہ تم نے جھوٹ کہا ہے" اس سے مراد یہ ہے کہ آدمی کو اپنے ذہن میں یہ کہنا چاہئے' زبان کے ذریعے یہ نہیں کہنا چاہئے	۶۲۸
اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نماز میں شک لاحق ہونے پر سب سے کم تر پر بنیاد قائم کرنے والے شخص پر یہ لازم ہے کہ وہ نماز سے پہلے دو مرتبہ سجدۂ سہو کرے اس کے بعد نہیں	۶۲۸
اس روایت کا تذکرہ جو اس بات کی صراحت کرتی ہے کہ ہم نے جو چیز	

www.islamicurdubooks.com

عنوان	صفحہ
بیان کی ہے وہ صحیح ہے پھر نماز میں کم تر پر بنیاد قائم کرنے والے شخص پر یہ لازم ہے کہ وہ سلام سے پہلے دو مرتبہ سجدہ سہو کرے' اس کے بعد نہیں	۶۲۹
اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نماز میں شک لاحق ہونے پر کم تر عدد پر بنیاد قائم کرنے والے شخص پر یہ بات لازم ہے کہ وہ اس رکعت کے رکوع اور سجود کو اچھے طریقے سے ادا کرے	۶۳۰
اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ سلام پھیرنے کے بعد سجدہ سہو کرنے والے شخص پر یہ بات لازم ہے کہ وہ دوبارہ تشہد پڑھے اور پھر دوسری مرتبہ سلام پھیرے	۶۳۲
اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ آدمی اس حالت میں دو مرتبہ سجدہ کرتا ہے جس کی صفت ہم نے بیان کی ہے یعنی سلام کے بعد ایسا کرتا ہے اس کے بعد اس پر تشہد پڑھنا اور سلام پھیرنا لازم ہے	۶۳۳
اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے کہ سجدہ سہو ہر حال میں سلام پھیرنے سے پہلے ہو گا	۶۳۳
اس روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں (اور اس بات کا قائل ہے) کہ یہ روایت حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے منقول اس روایت سے متضاد ہے جسے ہم پہلے بیان کر چکے ہیں	۶۳۴
اس دوسری روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا (اور وہ اس بات کا قائل ہے) کہ یہ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے منقول روایت کے برخلاف ہے اور حضرت معاویہ بن حدیج رضی اللہ عنہ سے منقول روایت کے برخلاف ہے ان دونوں روایات کو ہم اس سے پہلے بیان کر چکے ہیں	۶۳۵
دو رکعات کے بعد بھول کر کھڑے ہونے والے شخص کے سجدہ سہو کرنے کا تذکرہ	۶۳۷
اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ دو رکعات کے بعد بھول کر کھڑے ہونے والے شخص پر یہ بات لازم ہے کہ وہ اپنی نماز کو مکمل کرے اور سلام پھیرنے سے پہلے دو مرتبہ سجدہ سہو کرے اس کے بعد نہیں	۶۳۷
اس نماز کے طریقے کا تذکرہ جس میں نبی اکرم ﷺ نے دو مرتبہ سجدہ سہو اس حالت میں کیا تھا جس کا ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں اور یہ سلام پھیرنے سے پہلے تھا	۶۳۸
اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ آدمی کا اپنی نماز کے دوران دو رکعات کے بعد بھول کر کھڑے ہو جانے پر سجدہ سہو کے علاوہ اور کوئی چیز لازم نہیں ہوتی	۶۳۸
اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے کہ اس روایت کو نقل کرنے میں عبدالرحمٰن اعرج نامی راوی منفرد ہے	۶۳۹
اس بات کا تذکرہ کہ جب آدمی کو نماز کے دوران سہو لاحق ہو جائے اور پھر وہ تحری کی طرف رجوع کرے تو پھر اسے کیا کرنا چاہئے	۶۳۹
اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ اس روایت میں زید بن ابو انیسہ نامی راوی کے یہ الفاظ ''نبی اکرم ﷺ نے انہیں پانچ نمازیں پڑھا دیں'' اس سے ان کی مراد یہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ظہر کی نماز میں پانچ رکعات پڑھا دیں	۶۴۰
اس مجمل حکم کا تذکرہ جس کی وضاحت نبی اکرم ﷺ کے وہ اعمال کرتے ہیں جن کا ذکر ہم نے پہلے کیا ہے	۶۴۰
نماز مکمل کرنے کے طریقے کا تذکرہ جس کا ذکر ہم نے یونس ایلی سے منقول روایت میں کیا ہے	۶۴۱
اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم ﷺ نے اپنی نماز کو سلام پھیرنے کے بعد دو مرتبہ سجدہ سہو کے ذریعے مکمل کیا جس کی صفت ہم نے پہلے بیان کی ہے	۶۴۲
اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اس نماز میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ موجود نہیں تھے	۶۴۳

www.islamicurdubooks.com

عنوان	صفحہ
اس دوسری روایت کا تذکرہ جو اس بات کی صراحت کرتی ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اس نماز میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں موجود تھے	۶۴۴
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا سہو کا دو سجدوں کو رسوا کرنے والی دو چیزوں کے نام دینا	۶۴۶
مسافر کا بیان	
اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جس نے سفر کے لئے زادِ سفر اختیار کرنے کے جواز کی نفی کی ہے	۶۴۷
اس بات کا تذکرہ کہ جب آدمی کا کوئی بھائی سفر کے ارادے سے روانہ ہونے لگے تو وہ اس کے لئے کیا دعا کرے؟	۶۴۷
اس بات کا تذکرہ کہ آدمی اپنے بھائی کو رخصت کرتے وقت کیا پڑھے؟ تو اللہ تعالیٰ اس کے سفر کے دوران اس کی حفاظت کرتا ہے	۶۴۹
جو شخص اونٹ پر سوار ہونے لگے اسے بسم اللہ پڑھنے کے حکم ہونے کا تذکرہ' تاکہ وہ اونٹ کی پشت سے شیاطین کو دور بھگا دے	۶۴۹
اس بات کا تذکرہ کہ آدمی سفر کے لئے سوار ہوتے وقت کیا پڑھے؟ جب وہ سفر پر جانے کا ارادہ کرے	۶۵۰
اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے کہ ابوزبیر کے حوالے سے منقول روایت جسے ہم نے ذکر کیا ہے اس کو نقل کرنے میں حماد بن سلمہ منفرد ہیں	۶۵۱
آدمی کے لئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ اس دعا میں دوسرے کلمات کا بھی اضافہ کرے	۶۵۲
اس بات کا تذکرہ کہ آدمی سفر کے ارادے سے سوار ہوتے وقت اپنے پروردگار کی کیسے حمد بیان کرے؟	۶۵۲
اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ مسافر جب تک سفر کرتا رہتا ہے اس کی دعا مسترد نہیں ہوتی ہے	۶۵۳
اس چیز (یعنی کلمات) کا تذکرہ جب مسافر اپنے پڑاؤ کی جگہ پر اسے پڑھ لے تو وہ وہاں سے روانہ ہونے تک ہر چیز سے ہونے والے نقصان سے محفوظ رہتا ہے	۶۵۴
اس بات کا تذکرہ کہ جب مسافر سفر کے دوران سحری کرے تو کیا پڑھے؟	۶۵۵
مسافر کے لئے سفر کے دوران ہر بلندی پر چڑھتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے نام کی تکبیر کہنے کا حکم ہونے کا تذکرہ	۶۵۶
جانوروں پر تیزی سے سفر کرنے کا حکم ہونے کا تذکرہ جب آدمی خشک علاقے میں سفر کر رہا ہو	۶۵۷
اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ آدمی رات کے وقت تنہا سفر کرے	۶۵۷
اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ آدمی رات کے وقت راستے کے درمیان پڑاؤ کرلے	۶۵۸
اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کے لئے سفر کے دوران کیا عمل کرنا مستحب ہے؟ اس وقت جب اس کے لئے چلنا دشوار ہو اور مشقت کا باعث ہو	۶۵۸
اس بات کی اطلاع کا تذکرہ کہ آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ جب وہ طویل سفر کرے تو اسے وطن جلدی واپس جانے کی کوشش کرنی چاہیے	۶۶۰
اس بات کا تذکرہ کہ جب آدمی کوئی ایسی بستی دیکھے جس میں وہ داخل ہونا چاہتا ہو تو اسے کیا پڑھنا چاہیے؟	۶۶۰
اس بات کا تذکرہ کہ آدمی جب اپنے شہر کے قریب پہنچے تو اس کے لئے سواری کو تیز کرنا مستحب ہے	۶۶۱
اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کو سفر سے واپس آنے پر کیا پڑھنا چاہیے؟	۶۶۲
اس روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا' جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا (اور وہ اس بات کا قائل ہے) کہ شعبہ کے حوالے سے جو روایت ہم نے نقل کی ہے وہ "معلول" ہے۔	۶۶۲

www.islamicurdubooks.com

عنوان	صفحہ
اس روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مختصر الفاظ کی تفصیل بیان کرتی ہے	۶۶۳
سفر سے واپس آنے والے کو اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ کہ وہ اپنے گھر میں جانے سے پہلے مسجد میں دو رکعات ادا کرے	۶۶۴
اس بات کا تذکرہ کہ آدمی جب سفر سے واپس آئے تو گھر میں داخل ہوتے وقت کیا پڑھے؟	۶۶۴
اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کو سفر سے واپس آنے پر اپنی بیوی کو راضی کرنے کا حکم ہے	۶۶۵
عورت کا سفر کرنا	
محرم کی اس صفت کا تذکرہ جس کے بغیر سفر کرنا عورت کے لئے ممنوع ہے	۶۶۶
اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے	۶۶۷
اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ یہ ممانعت لازمی قسم کی ممانعت ہے استحباب کے طور پر نہیں	۶۶۷
عورت کا کسی محرم کے بغیر تین راتوں سے زیادہ سفر کرنے کی ممانعت کا تذکرہ........................	۶۶۷
اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ اس عدد کے تذکرے کے ہمراہ اس ممانعت سے یہ مراد نہیں ہے کہ اس سے کم کو مباح قرار دیا جائے........................	۶۶۸
اس دوسری روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ اس ممانعت میں مذکور تعداد سے یہ مقصود نہیں ہے کہ اس کے علاوہ کو مباح قرار دیا جائے	۶۶۸
اس تیسری روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ اس عدد میں مذکور ممانعت' اس کے علاوہ تعداد میں' اس پر عمل کو مباح قرار نہیں دیتی........................	۶۶۹
اس چوتھی روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ یہ ممانعت جو اس عدد کے ساتھ مخصوص ہے' اس کے ذریعے مقصود یہ نہیں ہے کہ اس کے علاوہ میں' اس پر عمل کو مباح قرار دیا جائے	۶۶۹
اس پانچویں روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ اس ممانعت کو جو اس عدد کے ہمراہ ذکر کیا گیا ہے اس سے مراد اس کے علاوہ کو مباح قرار دینا نہیں ہے........................	۶۷۰
اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ اس عدد سے یہ مراد نہیں ہے کہ اس کے علاوہ کی نفی کی جائے........................	۶۷۱
اس چھٹی روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ اس عدد کے ہمراہ ہم نے جو یہ ممانعت ذکر کی ہے اس کے ذریعے اس سے کم اور اس سے زیادہ دونوں مراد ہیں	۶۷۱
اس روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا (اور وہ اس بات کا قائل ہے) کہ عورت کو تین دن سے کم کا سفر کرنے کی اجازت ہے جب اس کے ہمراہ کوئی محرم موجود نہ ہو........................	۶۷۲
اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ عورت سفر پر جائے جبکہ عورت کے ہمراہ کوئی محرم نہ ہو خواہ اس کی مدت کم ہو یا زیادہ ہو	۶۷۲
اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ عورت کے لئے یہ بات ممنوع ہے کہ وہ محرم کے بغیر سفر پر جائے خواہ اس سفر کی مدت کم ہو یا زیادہ ہو.	۶۷۳
ان الفاظ کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا اور وہ اس بات کا قائل ہے کہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس روایت کے حوالے سے حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ پر اعتراض کیا ہے........................	۶۷۳
اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ یہ ممانعت ''حتمی ممانعت'' ہے استحباب کے طور پر ممانعت نہیں ہے	۶۷۴
سفر کی نماز کا بیان	
اس بات کے بیان کا تذکرہ حضر اور سفر کے دوران نمازوں کی تعداد آغاز میں دو رکعات کی شکل میں فرض ہوئی تھی	۶۷۷

www.islamicurdubooks.com

عنوان	صفحہ
اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ قول ''نماز دو، دو رکعات فرض ہوئی تھی'' اس سے ان کی مراد یہ ہے کہ آغاز میں نماز اس طرح فرض ہوئی تھی	۶۷۷
اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ فجر اور مغرب کی نمازوں کے علاوہ (نمازوں میں) حضر کے دوران اضافہ کر دیا گیا	۶۷۸
اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ سفر کے دوران نماز کو قصر کرنا یہ اباحت کے طور پر حکم ہے حتمی حکم نہیں ہے	۶۷۹
اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ''تو تم اللہ تعالیٰ کے صدقے کو قبول کر لو'' اس سے آپ کی مراد وہ صدقہ ہے جو اس شخص کے لئے رخصت ہے جو اس پر عمل کرتا ہے اس سے مراد کوئی ایسا حتمی صدقہ نہیں ہے، جس کی خلاف ورزی کرنا جائز ہی نہ ہو	۶۸۰
سفر کے دوران قصر نماز کو قبول کرنے کا حکم ہونے کا تذکرہ کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کا وہ صدقہ ہے جو اس نے اپنے بندوں پر کیا ہے	۶۸۰
اللہ تعالیٰ کی رخصت کو قبول کرنے کے مستحب ہونے کا تذکرہ کیونکہ اللہ تعالیٰ اس کو قبول کرنے کو پسند کرتا ہے	۶۸۱
سفر کی نیت کرنے والے شخص کے لئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ اگر اس کی منزل ''اڑتالیس ہاشمی میلوں'' جتنی دور ہو، تو وہ سفر کے ابتدائی مرحلے میں نماز قصر کر سکتا ہے	۶۸۲
اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ سفر کی نیت کرنے والے جس شخص کا ہم نے ذکر کیا ہے اسے اس نماز کو قصر کرنے کا حق اس وقت تک حاصل نہیں ہوگا جب تک وہ اپنے شہر کی آبادی کو پیچھے نہیں چھوڑ دیتا	۶۸۲
اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ سفر کی نیت کرنے والے شخص کی منزل مقصود اگر اتنی ہو جتنی ہم نے ذکر کی ہے تو اسے نماز قصر کا اختیار ہوگا جب وہ شہر کی آبادی کو اپنے پیچھے چھوڑ دیتا ہے	۶۸۳
اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ یہ فعل اس شخص کے لئے مباح ہوگا جو اتنا سفر کرنے کا عزم کرتا ہے جس میں نماز کو قصر کرنا جائز ہو	۶۸۳
اس بات کا تذکرہ کہ مسافر کے لئے یہ بات مستحب ہے کہ جب وہ اپنے شہر کی آبادی کو اپنے پیچھے چھوڑ دے تو نماز کو قصر کرے ...	۶۸۴
اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ سفر پر نکلنے والا وہ شخص جس کے لئے قصر لازم ہو جاتی ہے اسے اس بات کا اختیار ہے کہ وہ نماز کو قصر کرے اگرچہ وہ اپنی منزل مقصود تک نہ پہنچا ہو	۶۸۴
مسافر کے لئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ جب وہ کسی پڑاؤ کی جگہ پر یا کسی شہر میں اقامت اختیار کرتا ہے وہاں چار دن تک مقیم رہنے کی نیت نہیں کرتا تو وہ نماز کو قصر ادا کرتا رہے گا اگرچہ اسے طویل عرصہ گزر جائے	۶۸۵
اس روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا (اور وہ اس بات کا قائل ہے) کہ یہ اس روایت کے برخلاف ہے جس کا ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں........	۶۸۶
اس روایت کا تذکرہ جو بظاہر عکرمہ کے حوالے سے منقول روایت کے برخلاف ہے جسے ہم نے پہلے ذکر کیا ہے	۶۸۶
اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ مسافر کو سفر کے دوران قصر کرنے کا حق حاصل ہے جب تک وہ کسی ایک جگہ پر چار دن تک مقیم رہنے کا پختہ ارادہ نہیں کرتا' اگرچہ ایک جگہ پر ٹھہرے ہوئے' اسے طویل عرصہ گزر جائے اور وہ چار دن سے زیادہ وہاں ٹھہرا رہے	۶۸۷
مسافر کے لئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ فرض نمازوں کے بعد یا ان سے پہلے نفل نمازوں کو ترک کر سکتا ہے	۶۸۷
اس روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا (اور وہ اس بات کا قائل ہے) کہ جو شخص کسی شہر میں دس دن تک مقیم رہنے کا ارادہ کرتا ہے اسے نماز کو قصر کرنے کا اختیار ہوگا	۶۸۸

www.islamicurdubooks.com

عنوان	صفحہ
اس روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا (اور وہ اس بات کا قائل ہے) کہ مکہ میں مقیم ہونے والے شخص کو اس بات کا حق حاصل ہے کہ خواہ وہ کسی بھی حالت میں ہو اُسے اس بات کا حق ہو گا کہ وہ نماز کو قصر کرے ..	۶۸۹
اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ حاجی کو اپنے حج کے ایام کے دوران قصر نماز پڑھنے کا حق حاصل ہے	۶۸۹
اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جس نے اس شخص کو مکمل نماز ادا کرنے کا حکم دیا ہے جو اپنے حج کے ایام میں منیٰ میں مقیم رہتا ہے	۶۹۰
اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے کہ حاجی پر یہ بات لازم ہے کہ وہ منیٰ میں اپنے قیام کے دوران نماز کو مکمل ادا کرے	۶۹۰

سجدہ ہائے تلاوت کا بیان

عنوان	صفحہ
جو شخص اللہ تعالیٰ کے لئے سجدہ تلاوت کرتا ہے اس کے جنت میں داخل ہونے کی اُمید کا تذکرہ........	۶۹۱
اس بات کا تذکرہ جو شخص قرآن کی تلاوت سنتا ہے اس کے لئے یہ بات مستحب ہے کہ وہ سجدہ تلاوت کے وقت سجدہ کرے........	۶۹۱
اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کے لئے یہ بات مستحب ہے کہ جب وہ سورۃ انشقاق کی تلاوت کرے تو سجدہ تلاوت کرے........	۶۹۲
سورۃ نجم کی تلاوت کے وقت سجدہ تلاوت کو ترک کرنے کے مباح ہونے کا تذکرہ........	۶۹۲
اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کے لئے یہ بات مستحب ہے کہ جب وہ سورۃ نجم کی تلاوت کرے تو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سجدہ تلاوت کرے	۶۹۳
اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ اس روایت کے عموم سے مراد بعض عموم ہیں، تمام عموم مراد نہیں ہیں	۶۹۴
اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کے لئے یہ بات مستحب ہے کہ سورۃ ص کی تلاوت کے وقت سجدہ تلاوت کرے	۶۹۴
اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے نبی اکرم ﷺ نے سورۃ ص میں سجدہ تلاوت کیا........	۶۹۵
اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کے لئے یہ بات مستحب ہے کہ سورۃ علق کی تلاوت کے وقت سجدہ تلاوت کرے	۶۹۶
اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کو نماز کے دوران سجدہ تلاوت کے وقت کون سی دعا مانگنی چاہئے؟........	۶۹۶
اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ اللہ کی کتاب میں مخصوص مقامات کی تلاوت کے وقت سجدہ تلاوت کرنا آدمی پر فرض نہیں ہے........	۶۹۸

نماز جمعہ کا بیان

عنوان	صفحہ
اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ سب سے افضل دن جمعہ کا دن ہے.	۶۹۹
ان خصوصیات کا تذکرہ کہ جب آدمی جمعہ کے دن ان پر عمل کرے تو وہ اہل جنت میں سے ہوتا ہے........	۶۹۹
اس بات کا بیان کا تذکرہ کہ جمعہ کے دن میں ایک گھڑی ایسی ہے جس میں ہر دعا مانگنے والے کی دعا مستجاب ہوتی ہے........	۷۰۰
اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ اللہ تعالیٰ اس گھڑی میں دعا مانگنے والے کی دعا کو مستجاب کرتا ہے جو گھڑی جمعہ میں ہوتی ہے جب آدمی بھلائی کے بارے میں دعا مانگے نہ کہ برائی کے بارے میں مانگے	۷۰۳
جمعہ کے لئے جانے کے حوالے سے لوگوں کے اجر میں اختلاف کا تذکرہ........	۷۰۳
اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ یہ فضیلت اس شخص کو حاصل ہوتی ہے جو غسل جنابت کی طرح کا غسل کر کے جمعہ کے لئے آتا ہے ..	۷۰۴
اللہ تعالیٰ کا اس شخص کے اگلے جمعے تک (کے گناہوں) کی گناہوں کی مغفرت کر دینا جو شرائط کے ہمراہ جمعہ ادا کرنے آتا ہے........	۷۰۵
آدمی کو اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ کہ وہ دو صاف کپڑے اختیار کرے اور انہیں جمعہ کے دن پہنے جبکہ اللہ تعالیٰ نے اسے یہ نعمت عطا کی ہو (کہ اس کے پاس اضافی کپڑے ہوں)........	۷۰۶
اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ مسواک کرنا اور آدمی کا عمدہ لباس پہننا	

عنوان	صفحہ
جمعہ کی ان شرائط میں شامل ہے جس کی وجہ سے آدمی کے دو جمعوں کے درمیان کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں	۷۰۷
اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ یہ فضیلت بعض اوقات وضو کرنے والے کو بھی حاصل ہوتی ہے وہ جو ان اوصاف کے ہمراہ جمعہ ادا کرنے آتا ہے اگرچہ اس نے جمعہ کے لئے غسل نہ کیا ہو	۷۰۸
اس روایت کا تذکرہ جو اس تاویل کے صحیح ہونے پر دلالت کرتی ہے جو ہم نے سابقہ ذکر شدہ روایت کی بیان کی ہے	۷۰۹
اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل کے تحت مخصوص اوصاف کے ہمراہ جمعہ کے لئے آنے والے شخص کے ایک قدم کے عوض میں ایک سال کی عبادت کا ثواب عطا کرتا ہے	۷۰۹
اس روایت کا تذکرہ جو ہماری ذکر کردہ تاویل کے صحیح ہونے پر دلالت کرتی ہے جو ان الفاظ کے بارے میں ہے ''وہ شخص غسل دے اور غسل کرے''	۷۱۰
اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے جمعہ کی نماز دراصل چار رکعات ہیں دو رکعات نہیں ہیں	۷۱۱
ہم سے پہلے کے لوگوں کا جمعہ کے بارے میں اختلاف کرنے کا تذکرہ جب یہ ان پر فرض کیا گیا تھا	۷۱۲
آدمی کو باقاعدگی کے ساتھ جمعہ ادا کرنے کے حکم کا تذکرہ' اس اندیشے کے تحت کہ کہیں (جمعہ سے غافل ہونے پر) اس کا نام غافلوں میں نہ لکھا جائے	۷۱۳
اللہ تعالیٰ کا اس شخص کے دل پر مہر لگا دینے کا تذکرہ' جو جمعہ کی ادائیگی کو کم تر سمجھتے ہوئے تیسری مرتبہ اس کے لئے نہیں آتا	۷۱۳
اللہ تعالیٰ کے مہر لگانے کے طریقے کا تذکرہ' جو جمعہ کے لئے نہ آنے والے شخص کے دل پر لگتی ہے جس کا ہم نے ذکر کیا ہے	۷۱۴
اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ یہ حکم مستحب ہے اور یہ حکم اس شخص کے لئے ہے جو کسی عذر کے بغیر جمعے کو ترک کرتا ہے یہ اس کے لئے نہیں ہے جو معذور ہو	۷۱۵
اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ جمعہ کے دن نماز کے لئے آتے ہوئے لوگوں کی گردنیں پھلانگی جائیں	۷۱۶
عید اور جمعہ کے موقع پر نماز کو طویل ادا کرنے اور خطبے کو مختصر دینے کا حکم ہونے کا تذکرہ	۷۱۶
جمعہ کے دن مسجد میں اونگھنے والے شخص کو اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ کہ وہ اپنی جگہ سے اٹھ کر دوسری جگہ چلا جائے	۷۱۷
اس بات کی اطلاع کا تذکرہ کہ آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ جمعہ کے دن امام کے خطبے کے دوران لغو حرکت کے ارتکاب سے اجتناب کرے	۷۱۸
ایسے شخص کے جمعہ میں حاضر ہونے کی نفی کا تذکرہ' جو جمعہ میں حاضر ہوتا ہے لیکن خطبے کے وقت لغو حرکت کرتا ہے	۷۱۸
جمعہ کے دن جب امام خطبہ دے رہا ہو تو آدمی کو اپنے بھائی کو یہ کہنے کی ممانعت کا تذکرہ کہ ''تم خاموش رہو''	۷۱۹
نبی اکرم ﷺ کا کلمہ شہادت کے بغیر خطبہ کو کٹے ہوئے ہاتھ سے تشبیہ دینا	۷۲۰
اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ آدمی خطبہ دیتے ہوئے اللہ کی وحدانیت (کے اعتراف والے کلمات) کو ترک کر دے	۷۲۰
خطبہ دینے والے کے لئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ خطبہ کے دوران جب آیت سجدہ تلاوت کرے تو سجدہ تلاوت نہ کرے اور پھر وہ اپنے خطبے کی طرف لوٹ جائے	۷۲۱
خطبہ دینے والے شخص کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ کسی ضرورت کے پیش آنے کے وقت جس شخص کے ساتھ چاہے اپنے خطبے کے دوران بات چیت کر سکتا ہے	۷۲۲
خطبے کی اس صفت کا تذکرہ جسے آدمی ضرورت پیش آنے پر دیتا ہے	۷۲۳
اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ خطبے کے لیے یہ بات ضروری ہے کہ وہ میانہ روی کے ساتھ مختصر ہو	۷۲۳

www.islamicurdubooks.com

عنوان	صفحہ
اس بات کا تذکرہ کہ نبی اکرم ﷺ دو خطبوں کے درمیان بیٹھنے کے وقت کیا پڑھا کرتے تھے	۷۲۴
اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ اگر وعظ کے وقت آدمی پر وجد کی کیفیت طاری ہو تو اسے اس بات کا حق حاصل ہے	۷۲۴
امام کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ جب وہ نماز قائم کرنے کے لیے منبر سے نیچے اتر آئے تو اپنے رعایا میں سے کسی شخص کی حاجت پوری کرنے کے لیے اس کے ساتھ مشغول ہو سکتا ہے پھر اس کے بعد وہ نماز ادا کرے گا	۷۲۵
جمعہ کی نماز میں آدمی کی قرأت کی صفت کا تذکرہ	۷۲۶
آدمی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ جمعہ کی نماز کی دوسری رکعت میں سورۃ غاشیہ کی تلاوت کرے	۷۲۷
آدمی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ جمعہ کی نماز کی پہلی رکعت میں سورۃ اعلیٰ کی تلاوت کرے	۷۲۷
جمعہ پڑھ کر واپس جانے والے کے لیے جمعہ کے بعد قیلولہ کرنے کے مباح ہونے کا تذکرہ	۷۲۸
اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے	۷۲۸
عیدین کا بیان	
اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ سب سے افضل دن قربانی کا دن اور اس کے بعد والا دن ہے	۷۲۹
س بات کا تذکرہ کہ آدمی کے لیے یہ بات مستحب ہے کہ وہ عید الفطر کے دن (گھر سے) نکلنے سے پہلے کچھ کھالے اور قربانی کے دن کھانے کو اس وقت تک موخر کرے جب تک وہ عید گاہ سے واپس نہیں آجاتا	۷۲۹
اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کے لیے یہ بات مستحب ہے کہ وہ عید الفطر کے دن عید گاہ کی طرف جانے سے پہلے کھجوریں کھائے	۷۳۰
اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کے لیے یہ بات مستحب ہے کہ وہ عید کے دن طاق تعداد میں کھجوریں کھائے جفت تعداد میں نہیں	۷۳۰
اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کے لیے یہ بات مستحب ہے کہ عید کے دن عید گاہ کی طرف جاتے ہوئے اور واپس آتے ہوئے مختلف راستہ اختیار کرے	۷۳۱
کنواری، پردہ دار اور حیض والی خواتین کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ مسلمانوں کی عید (کے اجتماع) میں شریک ہوں	۷۳۲
اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ حیض والی خواتین جب مسلمانوں کی عید (کے اجتماع) میں شریک ہونگی تو ان کے لیے یہ بات ضروری ہے کہ وہ عید گاہ کے کونے میں رہیں	۷۳۳
آدمی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ عیدین کی نماز سے پہلے اور اس کے بعد نفل نماز کو ترک کردے	۷۳۳
اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ عیدین کی نماز کے بارے میں یہ بات ضروری ہے کہ وہ اذان اور اقامت کے بغیر ہو	۷۳۴
اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کو عیدین کی نماز میں کیا تلاوت کرنی چاہئے؟	۷۳۴
آدمی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ جب عیدین اور جمعہ ایک دن آجائیں تو وہ ان دونوں میں اسی سورۃ کی تلاوت کرے، جس کا ہم نے ذکر کیا ہے	۷۳۵
اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ عید کی نماز کے لیے یہ بات ضروری ہے کہ وہ خطبہ سے پہلے ادا کی جائے	۷۳۶
اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ عیدین میں خطبہ کے لیے یہ بات ضروری ہے کہ وہ نماز کے بعد ہو اس سے پہلے نہ ہو	۷۳۷
بعض صورتوں میں سواری پر سوار ہو کر آدمی کے خطبہ دینے کے جائز ہونے کا تذکرہ	۷۳۸
اس بات کا تذکرہ کہ نماز کے حوالے سے دونوں عیدوں کا حکم اس حوالے سے برابر ہے کہ ان دونوں کی نماز خطبے سے پہلے ہوگی	۷۳۸

www.islamicurdubooks.com

عنوان	صفحہ
نماز کسوف کا بیان	
نشانیوں کے ظہور کے وقت ادا کی جانے والی نماز کے طریقے کا تذکرہ	
نماز کسوف کے اس طریقے کا تذکرہ جس کے بارے میں نبی اکرم ﷺ نے حکم دیا ہے	۷۴۱
نماز کسوف کی اس نوعیت کی کیفیت کا تذکرہ	۷۴۲
اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ سورج اور چاند گرہن کے وقت ادا کی جانے والی نماز کے بارے میں حکم یہ ہے کہ اسے اس وقت تک ادا کیا جائے جب تک گرہن ختم نہیں ہوتا	۷۴۴
سورج یا چاند گرہن کو دیکھ کر نماز ادا کرنے کا حکم ہونے کا تذکرہ	۷۴۴
اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ یہ الفاظ "تم لوگ دعا مانگو" اس سے نبی اکرم ﷺ کی مراد یہ ہے کہ تم نماز ادا کرو جیسا کہ ہم اس سے پہلے ذکر کر چکے ہیں	۷۴۵
سورج یا چاند گرہن کو دیکھ کر نماز ادا کرنے کے حکم کے ہمراہ دعا مانگنے اور استغفار کرنے کا حکم ہونے کا تذکرہ	۷۴۶
اس روایت کا تذکرہ جس نے ایک عالم کو اس غلط فہمی کا شکار کیا کہ نماز کسوف کا حکم دیگر نمازوں کی مانند ہے	۷۴۷
اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے (جو اس بات کا قائل ہے) کہ سورج یا چاند گرہن کے وقت نماز ادا کرنے کی بجائے صرف دعا مانگنے پر اکتفاء کرنا چاہئے جب آدمی دیگر تمام نمازوں کی طرح اسے ادا کرے	۷۴۸
نماز کے اس طریقے کا تذکرہ جس کے بارے میں ہم ذکر کر چکے ہیں کہ گرہن کے موقع پر اسے ادا کیا جائے	۷۴۹
نماز کسوف کی اس کیفیت کا تذکرہ	۷۵۰
اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ جب نمازی نماز کسوف ادا کرے گا جس کا ذکر ہم نے کیا ہے تو اسے اس بات کی اجازت ہے کہ وہ دوسری رکعت میں اس سورۃ کے علاوہ (کسی دوسری) سورت کی تلاوت کرے جسے اس نے پہلی رکعت میں تلاوت کیا تھا	۷۵۱
اس بات کے بیان کا تذکرہ جو شخص نماز کسوف ادا کرے گا جس کا ہم نے ذکر کیا ہے تو اس پر یہ بات لازم ہے کہ وہ اپنی نماز کو تشہد پڑھ کر اور سلام پھیر کر ختم کرے گا	۷۵۲
نماز کسوف کی دوسری قسم کا تذکرہ	۷۵۴
اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نماز کسوف کی اس قسم کے بارے میں یہ بات ضروری ہے کہ آدمی دو رکعات ادا کرے جس میں چھ مرتبہ رکوع کرے اور چار مرتبہ سجدہ کرے	۷۵۵
اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کے لیے یہ بات مستحب ہے کہ وہ صدقہ کرنے کے ہمراہ اللہ تعالیٰ کی کبریائی کا اعتراف کثرت کے ساتھ کرے جب وہ سورج گرہن یا چاند گرہن کے لیے نماز ادا کرنے کا ارادہ کرے	۷۵۶
اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان "تم لوگ اللہ تعالیٰ سے دعا مانگو (اس کی کبریائی بیان کرو) اور صدقہ وخیرات کرو" اس سے نبی اکرم ﷺ کی مراد یہ ہے کہ تم لوگ نماز ادا کرو کیونکہ نماز کے لیے بھی لفظ دعا استعمال کیا جاتا ہے	۷۵۷
اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کے لیے یہ بات مستحب ہے کہ سورج یا چاند کو گرہن کی حالت میں دیکھنے کے وقت اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرے	۷۵۸
اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ جب کوئی شخص نماز کسوف کا آغاز کرے اور اس کا کچھ حصہ ادا کر چکا ہو اور پھر سورج روشن ہو جائے تب اس پر یہ بات لازم ہے کہ وہ اپنی باقی رہ جانے والی نماز کو دیگر نمازوں کی طرح ادا کرے ایسا نہیں ہے کہ وہ انہیں نماز کسوف کی طرح (طویل ترکر کے) ادا کرے	۷۵۹
نمازی کے لیے نماز کسوف میں بلند آواز میں قرأت کرنے کے مباح ہونے کا تذکرہ	۷۶۰
اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نماز کسوف ادا کرنے والے شخص کو اس بات کی اجازت ہے کہ وہ اس میں بلند آواز میں قرأت کرے	۷۶۰

www.islamicurdubooks.com

عنوان	صفحہ
اس روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا وہ اس بات کا قائل ہے کہ نماز کسوف میں بلند آواز میں قرأت نہیں کی جائے گی	۷۶۱
اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ نے نماز کسوف میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تلاوت نہیں سنی تھی اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ پیچھے کے لوگوں میں شامل تھے' جہاں تک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز نہیں پہنچ رہی تھی	۷۶۱
اس روایت کا تذکرہ جس نے ایک عالم کو اس غلط فہمی کا شکار کیا کہ نماز کسوف میں بلند آواز میں قرأت نہیں کی جائے گی	۷۶۳
اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کے لیے یہ ضروری ہے کہ وہ سورج یا چاند گرہن کو دیکھ کر گھٹنوں کے بل جھک جائے اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں نئے سرے سے توبہ کرے اور اپنے آپ کو فرمانبرداری کے لیے تیار کرے	۷۶۴
سورج یا چاند گرہن کو دیکھ کر غلام آزاد کرنے کا حکم ہونے کا تذکرہ یہ اس کے لیے ہے جو اس کی قدرت رکھتا ہو	۷۶۵
اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے کہ گرہن زمین پر بسنے والے کسی بڑے آدمی کے مرنے کی وجہ سے ہوتا ہے	۷۶۵

نماز استسقاء کا بیان

عنوان	صفحہ
اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کے لیے یہ بات مستحب ہے کہ قحط سالی کی صورت میں وہ نیک لوگوں سے یہ درخواست کرے کہ وہ مسلمانوں کے لیے دعا مانگیں اور ان کے لیے بارش کی دعا مانگیں	۷۶۸
اس بات کا تذکرہ کہ امام کے لیے یہ بات مستحب ہے کہ جب لوگ قحط سالی کا شکار ہوں تو وہ اللہ تعالیٰ سے ان کے لیے بارش کی دعا مانگے	۷۶۹
اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس موقع پر مسکرا دیئے تھے جس کا ہم نے ذکر کیا ہے	۷۷۰
اس بات کا تذکرہ کہ جب مسلمانوں کو قحط سالی لاحق ہو' تو آدمی کو کیا دعا کرنی چاہئے؟	۷۷۱
اس بات کا تذکرہ کہ امام کے لیے یہ بات مستحب ہے کہ جب وہ بارش کے نزول کی دعا مانگے تو اللہ تعالیٰ سے نیک لوگوں کے وسیلے سے دعا مانگے اس بات کی امید رکھتے ہوئے کہ اس صورت میں اس کی دعا کا اثر ظاہر ہوگا	۷۷۳
اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نماز استسقاء کے لیے یہ بات ضروری ہے کہ وہ نماز عید کی مانند ہو	۷۷۴
اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کے لیے یہ بات مستحب ہے کہ بارش کے نزول کی دعا مانگتے ہوئے اس میں مبالغہ کرے	۷۷۴
نماز استسقاء ادا کرنے والے شخص کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ اس میں بلند آواز میں قرأت کرے	۷۷۵
اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نماز استسقاء کے لیے یہ بات ضروری ہے کہ اس میں بلند آواز میں قرأت کی جائے	۷۷۶
اس بات کا تذکرہ کہ امام کے لیے یہ بات مستحب ہے کہ جب وہ بارش کے نزول کے لیے دعا مانگے تو خطبے کے دوران اپنی چادر کو الٹا دے	۷۷۶
اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ چادر کو ایک طرف سے دوسری طرف منتقل کرنے کی بجائے اسے الٹانا اس شخص کے لیے مباح ہے جو لوگوں کے لیے بارش کے نزول کی دعا مانگتا ہے	۷۷۷

نماز خوف کا بیان

عنوان	صفحہ
خوف کی اس صفت کا تذکرہ جو مسلمانوں کے' اللہ کے دشمن کافروں کا سامنا کرنے کے وقت پیش آتی ہے	۷۷۹
خوف کے عالم میں آدمی کی نماز کے طریقے کا تذکرہ جب آدمی اسے جماعت کے ساتھ ایک رکعت کی صورت میں ادا کرتا ہے	۷۷۹
اس بات کا تذکرہ کہ پہلا گروہ اپنے بھائیوں کی جگہ صف میں چلا جائے گا اور وہ لوگ امام کی طرف آجائیں گے جب وہ اس طرح سے نماز ادا کرنے کا ارادہ کریں جس کا ہم نے ذکر کیا ہے	۷۷۹

www.islamicurdubooks.com

عنوان	صفحہ
اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ وہ لوگ جن کی صفت ہم نے بیان کی ہے انہوں نے اس رکعت کی قضا نہیں کی تھی جو نبی اکرم ﷺ نے ان کے بھائیوں کو پڑھائی تھی بلکہ انہوں نے اپنی ایک رکعت پر اکتفاء کیا تھا	۷۸۰
نماز خوف کی ادائیگی کے وقت لوگوں کے ہتھیار سنبھالنے کے مباح ہونے کا تذکرہ جس کا ذکر ہم نے پہلے کیا ہے	۷۸۱
نماز خوف کی دوسری قسم کا تذکرہ جو ضرورت پیش آنے پر ادا کی جائے گی	۷۸۲
نماز خوف کی تیسری قسم کا تذکرہ	
اس جگہ کا تذکرہ جہاں نبی اکرم ﷺ نے وہ نماز خوف ادا کی تھی جس کا ذکر ہم نے کیا ہے	۷۸۴
اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے کہ مجاہد نے یہ روایت ابو عیاش زرقی سے نہیں سنی ہے اور ابو عیاش زرقی کو صحابی ہونے کا شرف حاصل نہیں ہے یہ اس شخص کا گمان ہے	۷۸۵
اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ یہ نماز جس کا ہم نے ذکر کیا ہے اس میں دشمن مسلمانوں اور قبلہ کے درمیان تھا	۷۸۶
نماز خوف کی چوتھی قسم کا تذکرہ	۷۸۷
نماز خوف کی پانچویں قسم کا تذکرہ	۷۸۹
اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ جس نماز کا تذکرہ ہم نے کیا ہے اس میں لوگ ایک دوسرے کی حفاظت بھی کر رہے تھے	۷۹۰
نماز خوف کی چھٹی قسم کا تذکرہ	۷۹۰
اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے کہ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اس روایت کو نقل کرنے میں حسن نامی راوی منفرد ہے	۷۹۱
اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے کہ سلیمان یشکری کے حوالے سے اس روایت کو نقل کرنے میں قتادہ نامی راوی منفرد ہے	۷۹۲
اس مقام کا تذکرہ جہاں نبی اکرم ﷺ نے وہ نماز خوف ادا کی تھی جس کا ذکر ہم نے کیا ہے	۷۹۳
نماز خوف کی ساتویں قسم کا تذکرہ	۷۹۴
نماز خوف کی آٹھویں قسم کا تذکرہ	۷۹۵
نماز خوف کی نویں قسم کا تذکرہ	۷۹۶
خوف زیادہ شدید ہونے کی صورت میں آدمی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ اس کو اس وقت تک موخر کر دے جب تک جنگ سے فارغ نہیں ہو جاتا	۷۹۸
اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ جب آدمی اس صورتحال میں نماز کو موخر کر دے جس صورتحال کا ہم نے ذکر کیا ہے تو اسے اس بات کا حق حاصل ہے کہ اس کے بعد وہ نمازوں کو اس طریقے سے ہٹ کر ادا کرے جس کا تذکرہ ہم نے نماز خوف کے طریقے میں کیا ہے	۷۹۹
آدمی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ جب وہ دشمن کا سامنا کرے اور لڑائی میں مشغول ہو تو وہ اپنی نماز کو موخر کر دے یہاں تک کہ جنگ سے فارغ ہو جائے	۸۰۰

www.islamicurdubooks.com

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ خَبَرَ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ خَبَرٌ مُخْتَصَرٌ ذُكِرَ بِقِصَّتِهِ فِي خَبَرِ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ محمد بن عمرو بن حلحلہ کے حوالے سے منقول وہ روایت جسے ہم نے ذکر کیا ہے وہ ایک مختصر روایت ہے اس کا پورا واقعہ عبدالحمید بن جعفر کی نقل کردہ روایت میں ہے

1870 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَوْدِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا حُمَيْدٍ السَّاعِدِيَّ، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ اِلَى الصَّلَاةِ اسْتَقْبَلَ، وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: اللّٰهُ اَكْبَرُ، وَاِذَا رَكَعَ كَبَّرَ، وَرَفَعَ يَدَيْهِ حِيْنَ رَكَعَ، ثُمَّ عَدَلَ صُلْبَهُ، وَلَمْ يُصَوِّبْ رَاْسَهُ وَلَمْ يُقْنِعْهُ، ثُمَّ قَالَ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ، ثُمَّ اعْتَدَلَ حَتّٰى رَجَعَ كُلُّ عَظْمٍ اِلٰى مَوْضِعِهِ مُعْتَدِلًا، ثُمَّ هَوٰى اِلَى الْاَرْضِ، فَقَالَ: اللّٰهُ اَكْبَرُ، وَسَجَدَ وَجَافٰى عَضُدَيْهِ عَنْ جَنْبَيْهِ، وَاسْتَقْبَلَ بِاَطْرَافِ اَصَابِعِ رِجْلَيْهِ الْقِبْلَةَ، ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهُ، وَقَالَ: اللّٰهُ اَكْبَرُ، وَثَنٰى رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَقَعَدَ عَلَيْهَا، وَاعْتَدَلَ حَتّٰى رَجَعَ كُلُّ عَظْمٍ اِلٰى مَوْضِعِهِ مُعْتَدِلًا، ثُمَّ قَالَ: اللّٰهُ اَكْبَرُ، ثُمَّ عَادَ فَسَجَدَ، ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهُ وَقَالَ: اللّٰهُ اَكْبَرُ، ثُمَّ ثَنٰى رِجْلَهُ الْيُسْرٰى، ثُمَّ قَعَدَ عَلَيْهَا حَتّٰى رَجَعَ كُلُّ عَظْمٍ اِلٰى مَوْضِعِهِ، ثُمَّ قَامَ فَصَنَعَ فِي الْاُخْرٰى مِثْلَ ذٰلِكَ، حَتّٰى اِذَا قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ، كَبَّرَ وَصَنَعَ كَمَا صَنَعَ فِي ابْتِدَاءِ الصَّلَاةِ، حَتّٰى اِذَا كَانَتِ السَّجْدَةُ الَّتِي تَكُوْنُ خَاتِمَةَ الصَّلَاةِ، رَفَعَ رَاْسَهُ مِنْهُمَا، وَاَخَّرَ رِجْلَهُ، وَقَعَدَ مُتَوَرِّكًا عَلٰى رِجْلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

❀❀ محمد بن عمرو بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز ادا کرنے کے لئے کھڑے ہوتے تھے تو آپ قبلہ کی طرف رُخ کرتے تھے اور دونوں ہاتھ بلند کرتے تھے یہاں تک کہ انہیں کندھوں کے برابر لے آتے تھے پھر آپ اللہ اکبر کہتے تھے۔ جب آپ رکوع میں جاتے تھے تو تکبیر کہتے تھے جب آپ رکوع میں جاتے تھے تو رفع یدین کرتے تھے پھر آپ اپنی پشت کو سیدھا کر لیتے تھے۔ آپ اپنے سر کو اٹھاتے بھی نہیں تھے اور جھکاتے بھی نہیں

1870- إسناده صحيح، عبد الله بن عمرو الأودي روى له ابن ماجه، وهو ثقة، ومن فوقه من رجال الشيخين غير عبد الحميد بن جعفر. أبو أسامة: هو حماد بن أسامه .وأخرجه البيهقي في السنن 2/116 من طريق إسحاق بن إبراهيم وأبي كريب، كلاهما عن أبي أسامة، بهذا الإسناد. وانظر "1865" و "1867" و "1869" و ."1876"

www.islamicurdubooks.com

تھے پھر آپ سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کہتے تھے اور دونوں ہاتھ بلند کرتے ہوئے انہیں کندھوں کے برابر تک لے آتے تھے پھر آپ سیدھے کھڑے ہوجاتے تھے یہاں تک کہ ہر ہڈی اپنی مخصوص جگہ پر اعتدال کی حالت میں آجاتی تھی پھر آپ زمین کی طرف جھکتے تھے اور اللہ اکبر کہتے تھے جب آپ سجدے میں جاتے تھے تو اپنے دونوں بازو پہلو سے الگ رکھتے تھے اور اپنے پاؤں کی انگلیوں کے کناروں کا رُخ قبلہ کی طرف رکھتے تھے پھر آپ اپنا سر اٹھاتے تھے اور اللہ اکبر کہتے تھے۔ آپ اپنی بائیں ٹانگ کو بچھا کر اس پر تشریف فرما ہوجاتے تھے یہاں تک کہ ہر ہڈی اپنی مخصوص جگہ پر اعتدال کی حالت میں آجاتی تھی پھر آپ اللہ اکبر کہتے ہوئے دوبارہ سجدے میں چلے جاتے تھے پھر آپ اپنا سر اٹھاتے تھے اور اللہ اکبر کہتے تھے پھر بائیں ٹانگ کو بچھا دیتے تھے اور اس پر تشریف فرما ہوجاتے تھے یہاں تک کہ ہر ہڈی اپنی مخصوص جگہ پر آجاتی تھی پھر آپ کھڑے ہوتے تھے اور دوسری (رکعت) میں بھی اسی طرح کرتے تھے یہاں تک کہ جب آپ دو رکعات ادا کرنے کے بعد کھڑے ہوتے تھے تو تکبیر کہنے کے بعد اسی طرح کرتے تھے جس طرح آپ نے نماز کے آغاز میں کیا تھا (یعنی رفع یدین کرتے تھے) یہاں تک کہ جب وہ سجدہ آتا جس پر نماز ختم ہو رہی ہوتی (یعنی آخری سجدہ آتا) تو آپ دو سجدوں کے بعد اپنے سر کو اٹھاتے تھے اور اپنی ٹانگ کو پیچھے کر کے اپنی ٹانگ پر تورک کے طور بیٹھ جاتے تھے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ عَلَى الْمُصَلِّىْ رَفْعَ الْيَدَيْنِ عِنْدَ اِرَادَتِهِ الرُّكُوْعَ وَبَعْدَ رَفْعِهِ رَاْسَهٗ مِنْهُ كَمَا يَرْفَعُهُمَا عِنْدَ ابْتِدَاءِ الصَّلَاةِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نمازی پر رکوع میں جانے کے وقت اور رکوع سے سر اٹھانے کے وقت دونوں ہاتھ بلند کرنا اسی طرح لازم ہے جس طرح وہ انہیں نماز کے آغاز میں بلند کرتا ہے

1871 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ زُهَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ عَبَّاسُ بْنُ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيُّ، قَالَ:

(متن حدیث): اجْتَمَعَ اَبُوْ حُمَيْدٍ السَّاعِدِيُّ، وَاَبُوْ اُسَيْدٍ السَّاعِدِيُّ، وَسَهْلُ بْنُ سَعْدٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ، فَذَكَرُوْا صَلَاةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ اَبُوْ حُمَيْدٍ: اَنَا اَعْلَمُكُمْ بِصَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فَكَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ، ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ حِيْنَ كَبَّرَ لِلرُّكُوْعِ، ثُمَّ رَكَعَ، فَوَضَعَ يَدَيْهِ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ كَالْقَابِضِ عَلَيْهِمَا فَوَتَرَ يَدَيْهِ فَنَحَّاهُمَا عَنْ جَنْبَيْهِ، وَلَمْ يُصَوِّبْ رَاْسَهٗ وَلَمْ يُقْنِعْهُ، ثُمَّ قَامَ فَرَفَعَ يَدَيْهِ فَاسْتَوٰى حَتّٰى رَجَعَ كُلُّ عُضْوٍ اِلٰى مَوْضِعِهٖ، ثُمَّ سَجَدَ اَمْكَنَ اَنْفَهٗ وَجَبْهَتَهٗ، وَنَحّٰى يَدَيْهِ عَنْ جَنْبَيْهِ، وَوَضَعَ كَفَّيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ، ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ حَتّٰى رَجَعَ كُلُّ عُضْوٍ فِيْ مَوْضِعِهٖ حَتّٰى فَرَغَ، ثُمَّ جَلَسَ فَافْتَرَشَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَاَقْبَلَ بِصَدْرِ الْيُمْنٰى عَلٰى قِبْلَتِهٖ، وَوَضَعَ كَفَّهُ الْيُمْنٰى عَلٰى رُكْبَتِهِ الْيُمْنٰى، وَكَفَّهُ الْيُسْرٰى عَلٰى رُكْبَتِهِ الْيُسْرٰى، وَاَشَارَ بِاُصْبُعِهِ السَّبَّابَةِ. (2:5)

عباس بن سہل ساعدی بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ حضرت ابواسید ساعدی رضی اللہ عنہ حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ اور حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ اکٹھے ہوئے۔ ان حضرات نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا تذکرہ کیا' تو حضرت ابوحمید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے بارے میں' میں آپ سب سے زیادہ علم رکھتا ہوں (پھر انہوں نے بیان کیا)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کھڑے ہوتے تھے' تو آپ تکبیر کہتے ہوئے رفع یدین کرتے تھے جب آپ رکوع میں جانے کے لئے تکبیر کہتے تھے' پھر رفع یدین کرتے تھے' پھر آپ رکوع میں چلے جاتے تھے اور اپنے دونوں ہاتھ گھٹنوں پر یوں رکھ لیتے تھے جس طرح انہیں پکڑے ہوئے ہیں۔ آپ اپنے دونوں بازو سیدھے رکھتے تھے اور انہیں پہلو سے الگ رکھتے تھے۔ آپ اپنے سر کو اٹھا کر بھی نہیں رکھتے تھے اور جھکا کر بھی نہیں رکھتے تھے۔ پھر آپ کھڑے ہو جاتے اور رفع یدین کرتے' یہاں تک کہ سیدھے کھڑے ہو جاتے اور آپ کا ہر ایک عضو اپنی مخصوص جگہ پر آجاتا پھر آپ سجدے میں جاتے تو اپنی ناک اور پیشانی کو جما کر رکھتے۔ آپ اپنے دونوں بازو اپنے پہلو سے الگ رکھتے تھے۔ آپ اپنی دونوں ہتھیلیاں اپنے کندھوں کے برابر رکھتے تھے' پھر آپ اپنا سر اٹھاتے تھے یہاں تک کہ ہر عضو اپنی مخصوص جگہ پر آجاتا' یہاں تک کہ جب آپ (نماز کی رکعات ادا کر کے) فارغ ہوتے تو آپ تشریف فرما ہوتے آپ اپنی بائیں ٹانگ کو بچھا لیتے تھے۔ آپ اپنے دائیں (پاؤں کی انگلیوں) کو قبلہ کی طرف رکھتے تھے۔ آپ اپنی دائیں ہتھیلی کو دائیں زانو پر رکھتے تھے اور بائیں ہتھیلی کو بائیں زانو پر رکھتے تھے اور اپنی شہادت کی انگلی کے ذریعے اشارہ کرتے تھے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ اُمَّتَهُ بِرَفْعِ الْيَدَيْنِ فِي الصَّلَاةِ عِنْدَ اِرَادَتِهِمُ الرُّكُوْعَ وَعِنْدَ رَفْعِهِمْ رُءُ وْسَهُمْ مِنْهُ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو رکوع میں جانے کے وقت اور رکوع سے سر اٹھانے کے وقت رفع یدین کرنے کا حکم دیا ہے

1872 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ عَلَيَّةَ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ اَبِي قِلَابَةَ، عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ، قَالَ:

(متن حدیث): اَتَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ شَبَبَةٌ مُتَقَارِبُوْنَ، فَاَقَمْنَا عِنْدَهُ عِشْرِيْنَ لَيْلَةً فَظَنَّ اَنَّا قَدِ اشْتَقْنَا اَهْلِيْنَا، سَاَلَنَا عَمَّنْ تَرَكْنَا مِنْ اَهْلِيْنَا، فَاَخْبَرْنَاهُ، وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِيْمًا رَفِيْقًا، فَقَالَ: ارْجِعُوْا اِلٰى اَهْلِيْكُمْ، فَعَلِّمُوْهُمْ، وَمُرُوْهُمْ، وَصَلُّوْا كَمَا رَاَيْتُمُوْنِيْ اُصَلِّيْ، فَاِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ، فَلْيُؤَذِّنْ اَحَدُكُمْ، وَلْيَؤُمَّكُمْ اَكْبَرُكُمْ. (5: 4)

1872- إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله رجال الشيخين غير مسدد بن مسرهد، فإنه من رجال البخاري، وقد تقدم برقم "1658" في باب الأذان، بإسناده هنا، وتقدم تخريجه هناك. وسيعيده المؤلف برقم "2128" و "2129" و "2130" و "2131".

www.islamicurdubooks.com

❀❀ حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے ہم نوجوان ہم عمر لوگ تھے۔ہم نے آپ کے ہاں بیس دن قیام کیا جب آپ کو یہ اندازہ ہوا' ہمیں اپنے اہل خانہ (سے دور رہنے میں) دشواری ہو رہی ہے' تو آپ نے ہم سے دریافت کیا: ہم نے اپنے اہل خانہ کے لئے کیا چھوڑا ہے۔ہم نے آپ کو اس بارے میں بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بڑے مہربان اور نرم دل تھے۔آپ نے ارشاد فرمایا: تم اپنے گھر والوں کی طرف واپس چلے جاؤ تم انہیں تعلیم دو تم انہیں حکم دو اور اس طرح نماز ادا کرو جس طرح تم نے مجھے نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے' جب نماز کا وقت ہو جائے' تو تم میں سے کوئی ایک شخص اذان دے اور جو شخص تم میں سے عمر میں بڑا ہو وہ تمہاری امامت کرے۔''

ذِكْرُ اسْتِعْمَالِ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ مَا اَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ صَلَاتِهٖ

حضرت مالک بن حویرث کا اس پر عمل کرنے کا تذکرہ جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی نماز کے بارے میں ان کو حکم دیا تھا

1873 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا شَبَّابُ بْنُ صَالِحٍ، بِوَاسِطٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا خَالِدٌ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ:

(متن حدیث): اَنَّهٗ رَاٰى مَالِكَ بْنَ الْحُوَيْرِثِ: اِذَا صَلّٰى كَبَّرَ، وَرَفَعَ يَدَيْهِ، وَاِذَا اَرَادَ اَنْ يَّرْكَعَ رَفَعَ يَدَيْهِ، وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ، رَفَعَ يَدَيْهِ، وَحَدَّثَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْعَلُ هٰكَذَا. (5: 4)

❀❀ ابوقلابہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ کو دیکھا' جب انہوں نے نماز ادا کی تو تکبیر کہی اور رفع یدین کیا جب انہوں نے رکوع میں جانے کا ارادہ کیا' تو رفع یدین کیا۔جب رکوع سے سر اٹھایا' تو رفع یدین کیا۔انہوں نے یہ بات بیان کی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی اس طرح کیا کرتے تھے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ غَيْرُ جَائِزٍ فِيْ فَضْلِهٖ وَعِلْمِهٖ اَنْ لَّا يَرَى الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي الْمَوْضِعِ الَّذِيْ وَصَفْنَا اِذْ كَانَ مِنْ اُوْلِي الْاَحْلَامِ وَالنُّهٰى رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے'

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے علم وفضل کے حوالے سے یہ بات ممکن نہیں ہے کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ان مقامات

1873 - إسناده صحيح على شرط مسلم. وهب بن بقية: ثقة من رجال مسلم، ومن فوقه من رجال الشيخين. خالد الأول: هو ابن عبد الله الواسطي، والثاني هو خالد بن مهران الحذاء . وأخرجه مسلم "391" "24" في الصلاة: باب استحباب رفع اليدين حذو المنكبين مع تكبيرة الإحرام والركوع، والبيهقي في السنن 2/71 من طريقين عن خالد بن عبد الله الواسطي، بهذا الإسناد. وتقدم برقم "1863" من طريق نصر بن عاصم، عن مالك بن الحويرث، به، فانظره.

www.islamicurdubooks.com

پر رفع یدین کرتے ہوئے نہ دیکھا ہو جن کا ہم نے ذکر کیا ہے کیونکہ وہ تجربہ کار اور سمجھدار حضرات میں سے تھے اللہ تعالیٰ ان پر رحمت نازل کرے

1874 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُوْنُسَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، عَنِ الْاَسْوَدِ، قَالَ:

(متن حدیث): دَخَلْتُ اَنَا وَعَلْقَمَةُ عَلٰى ابْنِ مَسْعُوْدٍ، فَقَالَ لَنَا: اَصَلّٰى هٰؤُلَاءِ؟ فَقُلْنَا: لَا، قَالَ: فَقُوْمُوْا فَصَلُّوْا، فَذَهَبْنَا لِنَقُوْمَ خَلْفَهُ، فَجَعَلَ اَحَدَنَا عَنْ يَّمِيْنِهٖ، وَالْاٰخَرَ عَنْ شِمَالِهٖ، فَصَلّٰى بِغَيْرِ اَذَانٍ وَّلَا اِقَامَةٍ، فَجَعَلَ اِذَا رَكَعَ شَبَّكَ بَيْنَ اَصَابِعِهٖ فِي الصَّلَاةِ، فَجَعَلَهَا بَيْنَ رُكْبَتَيْهِ، فَلَمَّا صَلّٰى، قَالَ: هٰكَذَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ، وَقَالَ: يَا اَيُّهَا النَّاسُ، اِنَّهَا سَتَكُوْنُ عَلَيْكُمْ اُمَرَاءُ يُمِيْتُوْنَ الصَّلَاةَ يَخْنُقُوْنَهَا اِلٰى شَرَقِ الْمَوْتٰى، فَمَنْ اَدْرَكَ ذٰلِكَ مِنْكُمْ، فَلْيُصَلِّ الصَّلَاةَ لِوَقْتِهَا، وَلْيَجْعَلْ صَلَاتَهُ مَعَهُمْ سُبْحَةً.(5: 4)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: كَانَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ مِمَّنْ يُشَبِّكُ يَدَيْهِ فِي الرُّكُوْعِ، وَزَعَمَ اَنَّهُ كَذٰلِكَ رَاَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ، وَاَجْمَعَ الْمُسْلِمُوْنَ قَاطِبَةً مِنْ لَّدُنِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى يَوْمِنَا هٰذَا عَلٰى اَنَّ الْفِعْلَ كَانَ فِيْ اَوَّلِ الْاِسْلَامِ، ثُمَّ نُسِخَهُ الْاَمْرُ بِوَضْعِ الْيَدَيْنِ لِلْمُصَلِّيْ فِيْ رُكُوْعِهٖ، فَاِنْ جَازَ لِابْنِ مَسْعُوْدٍ فِيْ فَضْلِهٖ وَوَرَعِهٖ، وَكَثْرَةِ تَعَاهُدِهٖ اَحْكَامَ الدِّيْنِ، وَتَفَقُّدِهٖ اَسْبَابَ الصَّلَاةِ خَلْفَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ فِي الصَّفِّ الْاَوَّلِ، اِذْ كَانَ مِنْ اُوْلِي الْاَحْلَامِ وَالنُّهٰى اَنْ يَّخْفٰى عَلَيْهِ مِثْلُ هٰذَا الشَّيْءِ الْمُسْتَفِيْضِ الَّذِيْ هُوَ مَنْسُوْخٌ بِاِجْمَاعِ الْمُسْلِمِيْنَ، اَوْ رَآهُ فَنَسِيَهُ، جَازَ اَنْ يَّكُوْنَ رَفْعُ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ عِنْدَ الرُّكُوْعِ، وَعِنْدَ رَفْعِ الرَّاْسِ مِنَ الرُّكُوْعِ، مِثْلَ التَّشْبِيْكِ فِي الرُّكُوْعِ اَنْ يَّخْفٰى عَلَيْهِ ذٰلِكَ، اَوْ يَنْسَاهُ بَعْدَ اَنْ رَآهُ.

❀❀ اسود بیان کرتے ہیں: میں اور علقمہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ انہوں نے ہم سے دریافت کیا: کیا ان لوگوں نے نماز ادا کر لی ہے۔ ہم نے جواب دیا: جی نہیں، تو انہوں نے فرمایا: تم لوگ کھڑے ہو کر نماز ادا کرو ہم اٹھ کر ان کے پیچھے کھڑے ہونے لگے، تو انہوں نے ہم دونوں میں سے ایک کو اپنے دائیں طرف کھڑا کر لیا اور دوسرے کو بائیں طرف کھڑا کر لیا پھر انہوں نے اذان دیئے بغیر اور اقامت کہے بغیر نماز ادا کی۔ نماز کے دوران جب وہ رکوع میں گئے، تو انہوں نے انگلیاں ایک دوسرے میں داخل کیں اور انہیں اپنے دونوں گھٹنوں کے درمیان رکھ لیا جب انہوں نے نماز ادا کر لی، تو یہ بات بیان کی۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا تھا:

''اے لوگو! عنقریب تم پر ایسے حکمران مسلط ہوں گے، جو نماز کو فوت کر دیں گے وہ اس کا گلا یوں گھونٹیں گے جس طرح

1874– إسناده صحيح على شرطهما. وأخرجه النسائي 2/49–50 في المساجد: باب تشبيك الأصابع في المسجد، عن إسحاق بن إبراهيم، بهٰذا الإسناد. وأخرجه مسلم "534".

www.islamicurdubooks.com

قریب المرگ شخص ہوتا ہے۔تم میں سے جو شخص یہ صورت حال پائے وہ نماز کو اس کے مخصوص وقت میں ادا کر لے اور ان لوگوں کے ساتھ اپنی نماز کو نفل بنا لے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:): حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ رکوع کے دوران انگلیاں ایک دوسرے میں داخل کیا کرتے تھے اور وہ اس بات کے قائل تھے کہ انہوں نبی اکرم کو ایسا کرتے ہوئے دیکھا ہے۔حالانکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے سے لے کر ہمارے آج کے دن تک تمام مسلمانوں کا اس بات پر اتفاق ہے کہ یہ فعل ابتدائے اسلام میں تھا اور پھر رکوع میں دونوں ہاتھ گھٹنوں پر رکھنے کے حکم نے اسے منسوخ کر دیا۔تو جب حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ جیسی شخصیت کے تمام تر علم و فضل اور زہد و تقویٰ اور ان کے دینی احکام پر بکثرت عمل پیرا ہونے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے ان کے پہلی صف میں نماز ادا کرنے' کیونکہ وہ سمجھدار اور تجربہ کار افراد میں سے ایک تھے' اس سب کے باوجود ان سے یہ چیز مخفی سے رہ سکتی ہے جو تمام مسلمانوں کے اتفاق کے ساتھ منسوخ ہے یا پھر انہوں نے اسے دیکھا اور وہ اسے بھول گئے تو یہ بات بھی ممکن ہے کہ رکوع کے دوران انگلیاں ایک دوسرے میں داخل کرنے کی طرح رکوع کے وقت اور رکوع سے سر اٹھانے کے وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا رفع یدین کرنا' ان سے مخفی رہ گیا ہو یا انہوں نے اسے دیکھا ہو پھر وہ اسے بھول گئے ہوں۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْخَيِّرَ الْفَاضِلَ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ قَدْ يَخْفٰى عَلَيْهِ مِنَ السُّنَنِ الْمَشْهُوْرَةِ مَا يَحْفَظُهُ مَنْ هُوَ دُوْنَهٗ، اَوْ مِثْلُهٗ وَاِنْ كَثُرَ مُوَاظَبَتُهٗ عَلَيْهَا، وَعِنَايَتُهٗ بِهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ' کہ بعض اوقات بہتر اور فضیلت رکھنے والے اہل علم سے

بعض مشہور سنتیں مخفی رہ جاتی ہیں جبکہ وہ چیز ان سے کم مرتبے یا ان کے مانند مرتبے کے مالک شخص کو یاد ہوتی ہیں اگر وہ (دوسرا شخص) ان کا باقاعدگی کے ساتھ اہتمام کرتا ہے اور انہیں زیادہ توجہ دیتا ہے

1875 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُوْنُسَ، حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْاَسْوَدِ، قَالَ:

(متن حدیث): دَخَلْتُ اَنَا وَعَلْقَمَةُ عَلٰى ابْنِ مَسْعُوْدٍ، فَقَالَ لَنَا: قُوْمُوْا فَصَلُّوا، فَذَهَبْنَا لِنَقُوْمَ خَلْفَهٗ، فَاَقَامَ اَحَدَنَا عَنْ يَمِيْنِهٖ، وَالْاٰخَرَ عَنْ شِمَالِهٖ، فَصَلّٰى بِنَا بِغَيْرِ اَذَانٍ وَلَا اِقَامَةٍ، فَجَعَلَ اِذَا رَكَعَ طَبَّقَ بَيْنَ اَصَابِعِهٖ، وَجَعَلَهَا بَيْنَ رُكْبَتَيْهِ، فَلَمَّا صَلّٰى قَالَ: هٰكَذَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ . (1: 99)

اسود بیان کرتے ہیں: میں اور علقمہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے' تو انہوں نے ہم سے فرمایا تم لوگ اٹھو اور نماز ادا کر لو۔ہم اٹھ کر ان کے پیچھے کھڑے ہونے لگے' تو انہوں نے ہم میں سے ایک کو اپنے دائیں طرف کھڑا کر لیا اور دوسرے کو اپنے بائیں طرف کھڑا کر لیا۔انہوں نے اذان دیئے بغیر اور اقامت کہے بغیر ہمیں نماز پڑھائی جب وہ رکوع میں گئے' تو انہوں نے اپنی انگلیاں ایک دوسرے میں داخل کیں اور انہیں دونوں گھٹنوں کے درمیان رکھ لیا۔جب انہوں نے نماز ادا کر لی' تو یہ بات بیان کی میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

www.islamicurdubooks.com

ذِكْرُ الِاسْتِحْبَابِ لِلْمُصَلِّيْ اَنْ يَّرْفَعَ يَدَيْهِ اِلٰى مَنْكِبَيْهِ عِنْدَ قِيَامِهٖ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ فِيْ صَلَاتِهٖ

نمازی کیلئے یہ بات مستحب ہونے کا تذکرہ وہ اپنی نماز میں دو رکعات کے بعد کھڑے ہوتے وقت اپنے دونوں ہاتھ کندھوں تک بلند کرے

1876 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ، مَوْلٰى ثَقِيْفٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ، قَالَ:

(متن حدیث): سَمِعْتُ اَبَا حُمَيْدٍ السَّاعِدِيَّ، فِيْ عَشَرَةٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَحَدُهُمْ اَبُوْ قَتَادَةَ، قَالَ اَبُوْ حُمَيْدٍ: اَنَا اَعْلَمُكُمْ بِصَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالُوْا لَهٗ: وَلِمَ؟ فَوَاللّٰهِ مَا كُنْتَ اَكْثَرَنَا لَهٗ تَبَعَةً، وَلَا اَقْدَمَنَا لَهٗ صُحْبَةً، قَالَ: بَلٰى، قَالُوْا: فَاعْرِضْ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ اِلَى الصَّلَاةِ كَبَّرَ، وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ، وَيَقِرَّ كُلُّ عَظْمٍ فِيْ مَوْضِعِهٖ مُعْتَدِلًا، ثُمَّ يَقْرَاُ، ثُمَّ يُكَبِّرُ، وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ، وَيَرْكَعُ، وَيَضَعُ رَاحَتَيْهِ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ، ثُمَّ يَعْتَدِلُ فَلَا يُصَوِّبُ رَاْسَهٗ وَلَا يَرْفَعُهٗ، ثُمَّ يَرْفَعُ رَاْسَهٗ، وَيَقُوْلُ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ، وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ مُعْتَدِلًا، ثُمَّ يَقُوْلُ: اَللّٰهُ اَكْبَرُ، ثُمَّ يَهْوِيْ اِلَى الْاَرْضِ، وَيُجَافِيْ يَدَيْهِ عَنْ جَنْبَيْهِ، ثُمَّ يَرْفَعُ رَاْسَهٗ، فَيَثْنِيْ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى، فَيَقْعُدُ عَلَيْهَا وَيَفْتَحُ اَصَابِعَ رِجْلَيْهِ اِذَا سَجَدَ، ثُمَّ يَعُوْدُ فَيَسْجُدُ، وَيَرْفَعُ رَاْسَهٗ وَيَقُوْلُ: اَللّٰهُ اَكْبَرُ، وَيَثْنِيْ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى، فَيَقْعُدُ عَلَيْهَا حَتّٰى يَعُوْدَ كُلُّ عَظْمٍ اِلٰى مَوْضِعِهٖ مُعْتَدِلًا، ثُمَّ يَصْنَعُ فِي الرَّكْعَةِ الْاُخْرٰى مِثْلَ ذٰلِكَ، وَاِذَا قَامَ مِنَ الثِّنْتَيْنِ كَبَّرَ، وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ، كَمَا صَنَعَ عِنْدَ افْتِتَاحِ الصَّلَاةِ، ثُمَّ صَنَعَ مِثْلَ ذٰلِكَ فِيْ بَقِيَّةِ صَلَاتِهٖ، حَتّٰى اِذَا كَانَتْ قَعْدَةُ السَّجْدَةِ الَّتِيْ فِيْهَا التَّسْلِيْمُ، اَخَّرَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى، وَقَعَدَ مُتَوَرِّكًا عَلٰى شِقِّهِ الْاَيْسَرِ قَالُوْا جَمِيْعًا: هٰكَذَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ. (5: 2)

محمد بن عمرو بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ کو دس صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی موجودگی میں جن میں سے ایک حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ یہ بیان کرتے ہوئے سنا حضرت ابوحمید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے بارے میں آپ سب سے زیادہ علم رکھتا ہوں۔ ان حضرات نے ان سے کہا: وہ کیوں؟ اللہ کی قسم! آپ نہ تو ہم سے زیادہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیروکار ہیں اور نہ ہم سے زیادہ پرانے صحابی ہیں۔ حضرت ابوحمید رضی اللہ عنہ نے کہا: جی ہاں ان حضرات نے کہا: پھر آپ پیش کیجئے' تو حضرت ابوحمید نے بتایا: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لئے کھڑے ہوتے تھے' تو آپ تکبیر کہتے تھے اور دونوں ہاتھ

1876- إسناده صحيح، وهو مكرر "1867".

www.islamicurdubooks.com

کندھوں تک بلند کر لیتے تھے۔ آپ اپنی ہر ہڈی کو اس کی مخصوص جگہ پر اعتدال کی حالت میں رکھتے تھے' پھر آپ تلاوت کرتے تھے۔ پھر آپ تکبیر کہتے تھے' پھر آپ رفع یدین کرتے ہوئے دونوں ہاتھ کندھوں تک اٹھاتے تھے اور رکوع میں چلے جاتے تھے۔ آپ اپنی دونوں ہتھیلیاں دونوں گھٹنوں پر رکھتے تھے' پھر آپ اعتدال کی حالت میں رہتے تھے۔ آپ اپنے سر کو نہ تو جھکاتے تھے اور نہ ہی اٹھاتے تھے' پھر آپ اپنا سر اٹھاتے تھے اور سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ پڑھتے تھے آپ دونوں ہاتھ کندھوں تک اعتدال کی حالت میں بلند کرتے تھے' پھر اللہ اکبر کہتے تھے' پھر آپ زمین کی طرف جھک جاتے تھے اور دونوں بازو پہلو سے دور رکھتے تھے' پھر آپ اپنا سر اٹھاتے تھے آپ اپنی بائیں ٹانگ کو بچھا لیتے تھے اور اس پر تشریف فرما ہو جاتے تھے جب آپ سجدے میں جاتے تھے' تو آپ اپنے پاؤں کی انگلیوں کو کشادہ رکھتے تھے' پھر آپ دوبارہ سجدے میں چلے جاتے تھے' پھر آپ اپنا سر اٹھاتے تھے اور اللہ اکبر کہتے تھے۔ آپ اپنی بائیں ٹانگ کو بچھا کر اس پر تشریف فرما ہو جاتے تھے' یہاں تک کہ ہر ہڈی اپنی مخصوص جگہ پر اعتدال کی حالت میں آجاتی تھی' پھر آپ دوسری رکعت بھی اسی طرح ادا کرتے تھے۔ جب آپ دو رکعات ادا کرنے کے بعد کھڑے ہوتے تھے' تو تکبیر کہتے تھے اور دونوں ہاتھ کندھوں تک بلند کرتے تھے جس طرح آپ نے نماز کے آغاز میں کیا تھا' پھر آپ بقیہ نماز اسی طریقے سے ادا کرتے تھے' یہاں تک کہ جب اس سجدے کے بعد والا قعدہ آتا جس میں سلام پھیرنا ہوتا تو آپ اپنی بائیں ٹانگ کو پیچھے کر لیتے تھے اور بائیں پہلو کے بل تورک کے طور پر تشریف فرما ہو جاتے تھے۔

ان حضرات (یعنی دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح نماز ادا کیا کرتے تھے۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمُصَلِّي رَفْعُ الْيَدَيْنِ عِنْدَ قِيَامِهِ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ مِنْ صَلَاتِهِ

نمازی کیلئے یہ بات مستحب ہونے کا تذکرہ کہ وہ نماز میں دو رکعات کے بعد کھڑے ہونے کے وقت رفع یدین کرے

1877 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، وَعُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بُجَيْرٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الثَّقَفِيُّ، قَالُوْا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلَى الصَّنْعَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اَنَّهٗ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ اِذَا دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ، وَاِذَا اَرَادَ اَنْ يَّرْكَعَ، وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ، وَاِذَا قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ رَفَعَ يَدَيْهِ فِيْ ذٰلِكَ كُلِّهٖ حَذْوَ الْمَنْكِبَيْنِ. (5: 4)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: جب آپ نماز شروع کرتے تھے' تو آپ رفع یدین کرتے تھے جب آپ رکوع میں جانے کا ارادہ کرتے تھے جب رکوع سے سر اٹھاتے تھے جب دو رکعات ادا کرنے کے بعد کھڑے ہوتے تھے' تو آپ ان تمام مقامات پر دونوں ہاتھ کندھوں تک بلند کیا کرتے تھے۔

1878 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَرُوْبَةَ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَوْدُوْدٍ بِحَرَّانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ

www.islamicurdubooks.com

الرَّحْمٰنِ بْنُ عَمْرٍو الْبَجَلِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ، عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ، عَنْ تَمِيمِ بْنِ طَرَفَةَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِذَا النَّاسُ رَافِعُو اَيْدِيهِمْ فِي الصَّلَاةِ، فَقَالَ: مَا لِي اَرَاكُمْ رَافِعِي اَيْدِيكُمْ كَاَنَّهَا اَذْنَابُ خَيْلٍ شُمْسٍ؟ اسْكُنُوا فِي الصَّلَاةِ. (1: 24)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اس دوران کچھ لوگوں نے نماز کے دوران رفع یدین کیا' تو آپ نے ارشاد فرمایا: کیا وجہ ہے میں تمہیں دیکھ رہا ہوں' تم اپنے ہاتھ یوں بلند کر رہے ہو' جس طرح وہ سرکش گھوڑوں کی دُمیں ہوتی ہیں تم لوگ نماز کے دوران سکون کی حالت میں رہا کرو۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ لَمْ يَسْمَعْهُ الْاَعْمَشُ مِنَ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے' اس روایت کو اعمش نے مسیّب بن رافع سے نہیں سنا ہے

1879 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ يُوسُفَ، قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ الْعَسْكَرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ الْمُسَيَّبَ بْنَ رَافِعٍ، عَنْ تَمِيمِ بْنِ طَرَفَةَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

(متن حدیث): اَنَّهُ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَاَبْصَرَ قَوْمًا قَدْ رَفَعُوا اَيْدِيَهُمْ، فَقَالَ: قَدْ رَفَعُوهَا كَاَنَّهَا اَذْنَابُ خَيْلٍ

1878- إسناده صحيح على شرط مسلم. محمد بن عبد الأعلى الصنعاني: ثقة من رجال مسلم، ومن فوقه من رجال الشيخين. وهو في صحيح ابن خزيمة برقم "693" وتقدم برقم "1868" من طريق عبد الوهاب الثقفي، عن عبيد الله بن عمر، به، وتقدم تخريجه هناك. وانظر "1861" و "1864". إسناده حسن. عبد الرحمٰن بن عمرو البجلي الحراني: سئل عنه أبو زرعة كما في الجرح والتعديل 5/267- فقال: شيخ، وذكره المؤلف في الثقات 8/380، وأرخ وفاته سنة 230هـ، وقد توبع عليه، وباقي رجاله ثقات، رجال الصحيح. وأخرجه أبو داؤد "661" في الصلاة: باب تسوية الصفوف، و "1000": باب في السلام، عن عبد الله بن محمد النفيلي، والطبراني في الكبير "1827" من طريق عمرو بن خالد الحراني، كلاهما عن زهير بن معاوية، بهٰذا الإسناد. وأخرجه أحمد 5/101 و107، ومسلم "430" في الصلاة: باب الأمر بالسكون في الصلاة والنهي عن الإشارة باليد ورفعها عند السلام، والنسائي 3/ 4 في السهو: باب السلام بالأيدي في الصلاة، والبيهقي في السنن 2/280، والطبراني في الكبير "1822" و "1825"، "1826" و "1828" و "1829" من طرق عن الأعمش، به. وسيرد بعده من طريق شعبة، عن الأعمش، به، وبرقم "1880" و "1881" من طريق عبيد الله بن القبطية، عن جابر بن سمرة، به.

1879- إسناده صحيح على شرط مسلم. وأخرجه أحمد 5/93 عن محمد بن جعفر، بهٰذا الإسناد. وأخرجه الطبراني "1824" من طريق أبي الوليد، عن شعبة، به. وانظر ما قبله.

www.islamicurdubooks.com

شُمُسٍ، اسْكُنُوا فِي الصَّلَاةِ . (1: 24)

❀❀ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں۔ آپ مسجد میں تشریف لائے' تو آپ نے کچھ لوگوں کو رفع یدین کرتے ہوئے دیکھا تو آپ نے ارشاد فرمایا: ان لوگوں نے ہاتھ یوں اٹھائے ہیں جس طرح وہ سرکش گھوڑوں کی دُمیں ہوتی ہیں تم لوگ نماز کے دوران سکون کی حالت میں رہا کرو۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُقْتَضِي لِلَّفْظَةِ الْمُخْتَصَرَةِ الَّتِي تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لَهَا بِاَنَّ الْقَوْمَ اِنَّمَا اُمِرُوْا بِالسُّكُوْنِ فِي الصَّلَاةِ عِنْدَ الْإِشَارَةِ بِالتَّسْلِيمِ دُوْنَ رَفْعِ الْيَدَيْنِ عِنْدَ الرُّكُوْعِ

اس روایت کا تذکرہ جس میں اس روایت کے تفصیلی الفاظ ہیں جس کو مختصر طور پر ہم نے پہلے ذکر کیا ہے کہ لوگوں کو نماز کے دوران پرسکون رہنے کا حکم اس وقت دیا گیا تھا جب وہ سلام پھیرتے ہوئے اشارہ کررہے تھے یہ حکم رکوع میں جاتے ہوئے رفع یدین کرنے کے بارے میں نہیں ہے

1880 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ سَعِيْدٍ السَّعْدِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُوْنُسَ، عَنْ مِسْعَرٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ الْقِبْطِيَّةِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنَّا اِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قُلْنَا بِاَيْدِينَا: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَمِيْنًا وَشِمَالًا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا لِي اَرٰى اَيْدِيَكُمْ كَاَنَّهَا اَذْنَابُ خَيْلٍ شُمُسٍ، اِنَّمَا يَكْفِي اَحَدَكُمْ اَنْ يَّضَعَ يَدَيْهِ عَلٰى فَخِذِهٖ ثُمَّ يُسَلِّمُ عَنْ يَّمِيْنِهٖ وَعَنْ شِمَالِهٖ . (1: 24)

❀❀ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز ادا کرتے تھے' تو ہم اپنے ہاتھ کے ذریعے (اشارہ کرتے ہوئے) دائیں طرف اور بائیں طرف السلام علیکم کہتے تھے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا وجہ ہے' میں دیکھ رہا ہوں' تمہارے ہاتھ سرکش گھوڑوں کی دُم کی مانند ہیں تم میں سے ہر ایک کے لئے اتنا کافی ہے' وہ اپنے دونوں ہاتھ اپنے زانوں پر رکھے اور پھر دائیں طرف اور بائیں طرف سلام پھیر دے۔

1880- إسناده صحيح على شرط مسلم، وهو في صحيح ابن خزيمة برقم "733" وأخرجه الشافعي في المسند 1/92، وعبد الرزاق "3135"، والحميدي "896"، وأحمد 5/ 86و88و102و107، وأبو داؤد "998" و "999" في الصلاة: باب في السلام، والنسائي 3/ 4-5 في السهو: باب السلام بالأيدي في الصلاة، وابن خزيمة "733"، والبيهقي في السنن 2/172و173و178و180، والطبراني في الكبير "1837"، والبغوي في شرح السنة "699" من طرق عن مسعر، بهذا الإسناد . وأخرجه الطبراني "1839" و "1840" من طريق عمرو بن أبي قيس، وإسرائيل، كلاهما عن فرات القزاز، عن عبيد الله بن القبطية، به.

www.islamicurdubooks.com

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

1881 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مِسْعَرُ بْنُ كِدَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ الْقِبْطِيَّةِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنَّا اِذَا كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، رَفَعَ اَحَدُنَا يَدَهُ يُمْنَةً وَيُسْرَةً، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا لِي اَرَاكُمْ رَافِعِي اَيْدِيكُمْ كَاَنَّهَا اَذْنَابُ خَيْلٍ شُمُسٍ، اَوَلَا يَكْفِي اَحَدَكُمْ اَنْ يَضَعَ يَدَهُ عَلَى فَخِذِهِ، ثُمَّ يُسَلِّمُ عَلَى مَنْ عَنْ يَمِيْنِهِ، وَمَنْ عَنْ يَسَارِهِ .(1: 24)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم پہلے جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کیا کرتے تھے تو ہم میں سے کوئی ایک شخص دائیں طرف اور بائیں طرف (سلام پھیرتے ہوئے) اپنا ہاتھ بلند کرتا تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا وجہ ہے میں تمہیں یوں ہاتھ اٹھاتے ہوئے دیکھتا ہوں جس طرح وہ سرکش گھوڑوں کی دُم ہوتے ہیں کیا تم میں سے کسی ایک کے لئے یہ کافی نہیں ہے وہ اپنا ہاتھ اپنے زانو پر رکھے اور پھر اپنے دائیں طرف موجود شخص اور بائیں طرف موجود شخص کو سلام کرے۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِوَضْعِ الْيَدَيْنِ عَلَى الرُّكْبَتَيْنِ فِي الرُّكُوْعِ بَعْدَ اَنْ كَانَ التَّطْبِيقُ مُبَاحًا لَهُمْ اسْتِعْمَالُهُ

اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ کہ رکوع میں دونوں ہاتھ گھٹنوں پر رکھے جائیں گے پہلے لوگوں کیلئے (رکوع کے دوران) تطبیق کرنا (یعنی دونوں ہاتھ جوڑ کر دونوں زانوں کے درمیان رکھنا) مباح تھا

1882 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ اَبِي يَعْفُوْرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ مُصْعَبَ بْنَ سَعْدِ بْنِ اَبِي وَقَّاصٍ، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): صَلَّيْتُ اِلَى جَنْبِ اَبِي، فَطَبَّقْتُ بَيْنَ كَفَّيَّ، ثُمَّ وَضَعْتُهُمَا بَيْنَ فَخِذَيَّ، فَنَهَانِي عَنْ ذٰلِكَ، وَقَالَ: كُنَّا نَفْعَلُ هٰذَا، فَنُهِيْنَا عَنْهُ، وَاُمِرْنَا اَنْ نَضَعَ عَلَى الرُّكَبِ. (1: 99)

مصعب بن سعد بن ابی وقاص بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے والد کے پہلو میں نماز ادا کی میں نے اپنی دونوں ہتھیلیوں کے درمیان تطبیق دی پھر میں نے انہیں اپنے دونوں زانوں کے درمیان رکھ لیا تو میرے والد نے مجھے اس سے منع کیا' اور

1882- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله رجال الشيخين غير عبيد الله بن القبطية، فإنه من رجال مسلم. وانظر ما قبله و "1878".

www.islamicurdubooks.com

فرمایا ہم پہلے ایسا کیا کرتے تھے پھر ہمیں اس سے منع کر دیا گیا اور ہمیں یہ حکم دیا گیا ہم (اپنے ہاتھ) گھٹنوں پر رکھیں۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ التَّطْبِيقَ فِي الرُّكُوْعِ كَانَ فِيْ اَوَّلِ الْاِسْلَامِ ثُمَّ نُسِخَ ذٰلِكَ بِالْاَمْرِ بِوَضْعِ الْاَيْدِي عَلَى الرُّكَبِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ رکوع میں تطبیق کا حکم ابتدائے اسلام میں تھا پھر یہ حکم منسوخ ہو گیا اور گھٹنوں پر ہاتھ رکھنے کا حکم دیا گیا

1883 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الطَّالَقَانِيُّ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، (عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اَبِيْ خَالِدٍ، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ، عَنْ مُّصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ) * بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنْتُ اِذَا صَلَّيْتُ، طَبَّقْتُ، وَوَضَعْتُ يَدَيَّ بَيْنَ رُكْبَتَيَّ، فَرَآنِيْ اَبِيْ سَعْدٌ، فَقَالَ: كُنَّا نَفْعَلُ هٰذَا، فَنُهِيْنَا عَنْهُ، وَاُمِرْنَا بِالرُّكَبِ. (1: 99)

۞۞ مصعب بن سعد بن ابی وقاص بیان کرتے ہیں: میں جب نماز ادا کرتا تھا تو میں تطبیق کیا کرتا تھا اور اپنے دونوں ہاتھ دونوں گھٹنوں کے درمیان رکھا کرتا تھا۔ میرے والد حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے مجھے (ایسا کرتے ہوئے) دیکھا تو ارشاد فرمایا: پہلے ہم اس طرح کیا کرتے تھے پھر ہمیں اس سے منع کر دیا گیا اور ہمیں گھٹنوں (پر ہاتھ رکھنے کا) حکم دیا گیا۔

ذِكْرُ وَصْفِ قَدْرِ الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ لِلْمُصَلِّيْ فِيْ صَلَاتِهٖ

رکوع اور سجود کی مقدار کی صفت کا تذکرہ جو نمازی کیلئے اس کی نماز کے بارے میں ہے

1884 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ:

1883– إسناده صحيح على شرطهما . وأخرجه البخاري "790" في الأذان: باب وضع الأكف على الركب في الركوع، والطحاوي في شرح معاني الآثار 1/230، والبيهقي 2/83 من طريق أبي الوليد الطيالسي، بهٰذا الإسناد . وأخرجه أبو داوٗد "867" في الصلاة: باب وضع اليدين على الركبتين، عن حفص بن عمر، عن شعبة، به. وأخرجه الحميدي "79"، ومسلم "535" في المساجد: باب الندب إلى وضع الأيدي على الركب في الركوع ونسخ التطبيق، والترمذي "259" في الصلاة: باب ما جاء في وضع اليدين على الركبتين في الركوع، والنسائي 2/185 في التطبيق: باب نسخ ذلك، والدارمي 1/ 298، والبيهقي 2/ 83 من طرق عن أبي يعفور، به. وأخرجه عبد الرزاق "2953" عن معمر، عن أبي إسحاق، عن مصعب بن سعد، به. وانظر ما بعده.

1884– إسناده صحيح . رجاله رجال الشيخين ما خلا إسحاق الطالقاني، وهو ثقة، روى عنه أبو داوٗد وغيره . وأخرجه ابن أبي شيبة 1/244، ومن طريقه مسلم "535" "30" في المساجد: باب الندب إلى وضع الأيدي على الركب في الركوع، عن وكيع، بهٰذا الإسناد . وصححه ابن خزيمة ."596" وأخرجه ابن أبي شيبة 1/244، ومسلم "535" "31"، والنسائي 2/185 في التطبيق، وابن ماجه "873"، وابن خزيمة "596" وأبو عوانة 2/166، والبيهقي 2/84 من طرق عن إسماعيل بن أبي خالد، به . وأخرج أبو داوٗد "747"، والنسائي 2/184–185، وأحمد 1/418–419، وابن الجارود "196"، والدارقطني 1/339 من طرق .

www.islamicurdubooks.com

(متن حدیث): كَانَ رُكُوعُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَفْعُهُ رَأْسَهُ بَعْدَ الرُّكُوعِ، وَسُجُودُهُ، وَجُلُوسُهُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ، قَرِيبًا مِنَ السَّوَاءِ . (5: 8)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا رکوع' آپ کا رکوع کے بعد سر کو اٹھانا' آپ کا سجدہ کرنا اور آپ کا دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنا تقریباً ایک جتنا ہوتا تھا۔

ذِكْرُ خَبَرٍ قَدْ يُوهِمُ غَيْرَ الْمُتَبَحِّرِ فِي صِنَاعَةِ الْعِلْمِ أَنَّهُ يُضَادُّ خَبَرَ الْبَرَاءِ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ

اس روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا

(اور وہ اس بات کا قائل ہے) کہ یہ روایت حضرت براء رضی اللہ عنہ کی نقل کردہ اس روایت کے برخلاف ہے جسے ہم نے پہلے ذکر کیا ہے

1885 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ ثَابِتٍ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ لَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ: إِنِّي لَا آلُو أَنْ أُصَلِّيَ بِكُمْ كَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِنَا، قَالَ ثَابِتٌ: رَأَيْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَصْنَعُ شَيْئًا لَا أَرَاكُمْ تَصْنَعُونَهُ، كَانَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ قَامَ حَتّٰى يَقُولَ الْقَائِلُ: لَقَدْ نَسِيَ، وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السَّجْدَةِ الْأُولٰى، قَعَدَ حَتّٰى يَقُولَ الْقَائِلُ: لَقَدْ نَسِيَ . (5: 8)

ثابت نامی راوی بیان کرتے ہیں: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے ہم سے فرمایا میں اس حوالے سے کوئی کوتاہی نہیں کروں گا' میں تمہیں اسی طرح نماز پڑھاؤں جس طرح میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہمیں نماز پڑھاتے ہوئے دیکھا ہے۔ ثابت نامی راوی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو دیکھا ہے وہ کچھ ایسا کیا کرتے تھے جو میں تمہیں کرتے ہوئے نہیں دیکھتا جب وہ رکوع سے سر اٹھانے کے بعد کھڑے ہوتے تھے' تو کہنے والا یہ کہہ سکتا تھا' شاید یہ (سجدے میں جانا) بھول گئے ہیں اور جب وہ پہلے سجدے سے سر اٹھا کر بیٹھتے تھے' تو کہنے والا یہ کہہ سکتا تھا' یہ (دوسرے سجدے میں جانا) بھول گئے ہیں۔

1885- إسناده صحيح على شرطهما. محمد شيخ محمد بن بشار فيه: هو محمد بن جعفر الهذلي البصري المعروف بغندر، والحكم هو ابن عتيبة الكندي الكوفي. وأخرجه مسلم "471" "194" في الصلاة: باب اعتدال أركان الصلاة وتخفيفها في تمام، والترمذي "280" في الصلاة: باب ما جاء في إقامة الصلب إذا رفع رأسه من الركوع والسجود، وابن خزيمة في صحيحه "610"، ثلاثتهم عن محمد بن بشار، بهذا الإسناد. وأخرجه الطيالسي "736"، وأحمد 4/280و285، والبخاري "792" في الأذان: باب حد إتمام الركوع والاعتدال فيه والاطمأنينة، و "801" باب الاطمأنينة حين يرفع رأسه من الركوع، ومسلم "471" "194"، وأبو داؤد "852"، في الصلاة: باب طول القيام من الركوع وبين السجدتين، والترمذي "279"، والنسائي 2/197-198 في التطبيق: باب قدر القيام بين الرفع من الركوع والسجود، والدارمي 1/306، وابن خزيمة "610"، والبغوي "628"، والبيهقي 2/122 من طرق عن شعبة، به.

www.islamicurdubooks.com

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ قَدْ يُوهِمُ مَنْ لَّمْ يُحْكِمْ صِنَاعَةَ الْعِلْمِ اَنَّهُ مُضَادٌّ لِلْخَبَرَيْنِ الْاَوَّلَيْنِ اللَّذَيْنِ ذَكَرْنَاهُمَا

اس دوسری روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا (اور وہ اس بات کا قائل ہے) کہ یہ ان روایات کی متضاد ہے جن کا ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں

1886 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ شَرِيكِ بْنِ اَبِيْ نَمِرٍ، اَنَّهُ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): مَا صَلَّيْتُ وَرَاءَ اَحَدٍ قَطُّ اَخَفَّ صَلَاةً مِنْ صَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا اَتَمَّ، وَاِنْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْمَعُ بُكَاءَ الصَّبِيِّ وَرَائَهُ، فَيُخَفِّفُ مَخَافَةَ اَنْ تُفْتَنَ اُمُّهُ. (5: 8)

✿✿ شریک بن ابونمر بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا میں نے کسی ایسے شخص کے پیچھے نماز ادا نہیں کی جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ مختصر اور آپ سے زیادہ مکمل نماز ادا کرتا ہو۔ بعض اوقات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے پیچھے کسی بچے کے رونے کی آواز سنتے تھے تو آپ نماز کو مختصر کر دیتے تھے۔ اس اندیشے کے تحت کہیں اس بچے کی والدہ آزمائش کا شکار نہ ہو جائے۔

ذِكْرُ وَصْفِ بَعْضِ السُّجُوْدِ وَالرُّكُوْعِ لِلْمُصَلِّيْ فِيْ صَلَاتِهِ

نمازی کیلئے نماز کے دوران بعض رکوع اور سجود کی صفت کا تذکرہ

1887 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُصْعَبٍ السِّنْجِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ الْهَيَّاجِ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَرْحَبِيُّ، حَدَّثَنِيْ عُبَيْدَةُ بْنُ الْاَسْوَدِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ الْوَلِيْدِ، عَنْ سِنَانِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ مُصَرِّفٍ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ، عَنْ مُّجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ:

(متن حدیث): جَاءَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، كَلِمَاتٌ اَسْاَلُ عَنْهُنَّ، قَالَ: اجْلِسْ، وَجَاءَ رَجُلٌ مِّنْ ثَقِيفٍ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، كَلِمَاتٌ اَسْاَلُ عَنْهُنَّ، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سَبَقَكَ الْاَنْصَارِيُّ، فَقَالَ الْاَنْصَارِيُّ: اِنَّهُ رَجُلٌ غَرِيبٌ، وَاِنَّ لِلْغَرِيبِ حَقًّا، فَابْدَاْ بِهِ، فَاَقْبَلَ عَلَى الثَّقَفِيِّ، فَقَالَ: اِنْ شِئْتَ اَجَبْتُكَ عَمَّا كُنْتَ تَسْاَلُ، وَاِنْ شِئْتَ سَاَلْتَنِيْ وَاُخْبِرُكَ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، بَلْ اَجِبْنِيْ عَمَّا كُنْتُ اَسْاَلُكَ، قَالَ: جِئْتَ تَسْاَلُنِيْ عَنِ الرُّكُوْعِ، وَالسُّجُوْدِ، وَالصَّلَاةِ، وَالصَّوْمِ، فَقَالَ: لَا وَالَّذِي

1886- إسناده صحيح، رجاله رجال الصحيح، وفي شريك بن أبي نَمِرٍ كلام خفيف، وقد توبع عليه. وأخرجه أحمد 3/233و240و262، والبخاري "708" في الأذان: باب من أخف الصلاة عند بكاء الصبي، ومسلم "469" "190" في الصلاة: باب أمر الأئمة بتخفيف الصلاة في تمام، والبغوي في شرح السنة "841" من طريقين عن شريك بن أبي نمر، بهٰذا الإسناد. وتقدم تفصيل طرقه فيما تقدم برقم "1759" فانظره.

www.islamicurdubooks.com

بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا اَخْطَاْتَ مِمَّا كَانَ فِیْ نَفْسِی شَیْئًا، قَالَ: فَاِذَا رَكَعْتَ، فَضَعْ رَاحَتَیْكَ عَلٰی رُكْبَتَیْكَ، ثُمَّ فَرِّجْ بَیْنَ اَصَابِعِكَ، ثُمَّ اَمْكُثْ حَتّٰی یَاْخُذَ كُلُّ عُضْوٍ مَاْخَذَهٗ، وَاِذَا سَجَدْتَ، فَمَكِّنْ جَبْهَتَكَ، وَلَا تَنْقُرْ نَقْرًا، وَصَلِّ اَوَّلَ النَّهَارِ وَآخِرَهٗ، فَقَالَ: یَا نَبِیَّ اللّٰهِ، فَاِنْ اَنَا صَلَّیْتُ بَیْنَهُمَا؟ قَالَ: فَاَنْتَ اِذًا مُصَلٍّ، وَصُمْ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ، ثَلَاثَ عَشْرَةَ، وَاَرْبَعَ عَشْرَةَ، وَخَمْسَ عَشْرَةَ، فَقَامَ الثَّقَفِیُّ، ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَی الْاَنْصَارِیِّ، فَقَالَ: اِنْ شِئْتَ اَخْبَرْتُكَ عَمَّا جِئْتَ تَسْاَلُ، وَاِنْ شِئْتَ سَاَلْتَنِیْ فَاُخْبِرُكَ، فَقَالَ: لَا یَا نَبِیَّ اللّٰهِ، اَخْبِرْنِیْ عَمَّا جِئْتُ اَسْاَلُكَ، قَالَ: جِئْتَ تَسْاَلُنِیْ عَنِ الْحَاجِّ مَا لَهٗ حِیْنَ یَخْرُجُ مِنْ بَیْتِهٖ؟ وَمَا لَهٗ حِیْنَ یَقُوْمُ بِعَرَفَاتٍ؟ وَمَا لَهٗ حِیْنَ یَرْمِی الْجِمَارَ؟ وَمَا لَهٗ حِیْنَ یَحْلِقُ رَاْسَهٗ؟ وَمَا لَهٗ حِیْنَ یَقْضِیْ آخِرَ طَوَافٍ بِالْبَیْتِ؟ فَقَالَ: یَا نَبِیَّ اللّٰهِ، وَالَّذِیْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا اَخْطَاْتَ مِمَّا كَانَ فِیْ نَفْسِی شَیْئًا، قَالَ: فَاِنَّ لَهٗ حِیْنَ یَخْرُجُ مِنْ بَیْتِهٖ اَنَّ رَاحِلَتَهٗ لَا تَخْطُوْ خُطْوَةً اِلَّا كُتِبَ لَهٗ بِهَا حَسَنَةٌ، اَوْ حُطَّتْ عَنْهُ بِهَا خَطِیْئَةٌ، فَاِذَا وَقَفَ بِعَرَفَةَ، فَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ یَنْزِلُ اِلَی السَّمَاءِ الدُّنْیَا، فَیَقُوْلُ: اُنْظُرُوْا اِلٰی عِبَادِیْ شُعْثًا غُبْرًا، اشْهَدُوْا اَنِّیْ قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ ذُنُوْبَهُمْ، وَاِنْ كَانَ عَدَدَ قَطْرِ السَّمَاءِ وَرَمْلِ عَالِجٍ، وَاِذَا رَمَی الْجِمَارَ لَا یَدْرِیْ اَحَدٌ مَا لَهٗ حَتّٰی یُوَفَّاهُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ، وَاِذَا حَلَقَ رَاْسَهٗ فَلَهٗ بِكُلِّ شَعْرَةٍ سَقَطَتْ مِنْ رَاْسِهٖ نُوْرٌ یَوْمَ الْقِیَامَةِ، وَاِذَا قَضٰی آخِرَ طَوَافِهٖ بِالْبَیْتِ خَرَجَ مِنْ ذُنُوْبِهٖ كَیَوْمِ وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: انصار سے تعلق رکھنے والا ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! کچھ کلمات ہیں' جن کے بارے میں' میں دریافت کرنا چاہتا ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم بیٹھ جاؤ پھر ثقیف قبیلے سے تعلق رکھنے والا ایک شخص آیا اس نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! کچھ کلمات ہیں' جن کے بارے میں' میں جاننا چاہتا ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انصاری شخص تم سے سبقت لے گیا ہے۔ انصاری نے کہا: یہ شخص مسافر ہے اور مسافر کا حق ہوتا ہے آپ اس سے آغاز کیجئے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ثقفی شخص کی طرف متوجہ ہوئے اور ارشاد فرمایا: اگر تم چاہو تو میں تمہیں اس چیز کے بارے میں بتا دیتا ہوں' جس کے بارے میں تم دریافت کرنا چاہتے تھے اور اگر تم چاہو تو تم مجھ سے پوچھ لو میں تمہیں بتا دیتا ہوں۔ اس شخص نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ مجھے اس چیز کے بارے میں بتائیے' جس کے بارے میں' میں آپ سے دریافت کرنا چاہتا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم مجھ سے رکوع وسجود نماز اور روزے کے بارے میں دریافت کرنے کے لئے آئے تھے' تو اس نے کہا: جی ہاں! اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے۔ میرے ذہن میں جو تھا آپ نے اس کے بارے میں کوئی غلطی نہیں کی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم رکوع میں جاؤ تو اپنی دونوں ہتھیلیاں اپنے گھٹنوں پر رکھ لو تم اپنی انگلیوں کے درمیان کشادگی رکھو اور تم اتنی دیر وہاں ٹھہرے رہو ہر عضو اپنی جگہ پر آ جائے۔ جب تم سجدے میں جاؤ تو اپنی پیشانی کو جما کر رکھو تم ٹھونگ نہ مارو تم دن کے ابتدائی حصے اور اس کے آخری حصے میں نماز ادا کرو۔ اس نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! اگر میں ان دونوں کے درمیان میں نماز ادا کر لیتا ہوں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پھر تم نمازی ہو گئے۔ تم ہر مہینے میں تیرہ چودہ اور پندرہ تاریخ کو روزے رکھو تو وہ ثقفی شخص کھڑا ہوا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس انصاری کی طرف متوجہ ہوئے۔ آپ

نے ارشاد فرمایا: اگر تم چاہو تو میں تمہیں اس چیز کے بارے میں بتا دیتا ہوں جس کے بارے میں دریافت کرنے کے لئے تم آئے ہو اور اگر تم چاہو تو تم مجھ سے سوال کرو اور میں تمہیں خبر دوں گا اس نے عرض کی: جی نہیں۔ اے اللہ کے نبی! آپ مجھے اس چیز کے بارے میں بتا دیجئے جس کے بارے میں میں آپ سے دریافت کرنا چاہتا تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم مجھ سے حاجی کے بارے میں دریافت کرنے کے لئے آئے تھے جب وہ اپنے گھر سے نکلتا ہے تو اس کے کیا احکام ہوتے ہیں جب وہ عرفات میں قیام کرتا ہے تو اس کے کیا احکام ہوتے ہیں جب وہ جمرات کو کنکریاں مارتا ہے تو اس کے کیا احکام ہوتے ہیں جب وہ اپنے سر کو منڈواتا ہے تو اس کے کیا احکام ہوتے ہیں اور جب وہ آخر میں بیت اللہ کا طواف کرتا ہے تو اس کے کیا احکام ہوتے ہیں۔ اس شخص نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے جو چیز میرے ذہن میں تھی اس کے بارے میں آپ نے کوئی غلطی نہیں کی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس شخص کے لئے حکم یہ ہے جب وہ اپنے گھر سے نکلتا ہے تو اس کی سواری جو بھی قدم اٹھاتی ہے اس کے بدلے میں اس شخص کو نیکی ملتی ہے یا اس کے کسی گناہ کو مٹا دیا جاتا ہے جب وہ حاجی عرفہ میں وقوف کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ آسمان دنیا کی طرف نزول کرتا ہے اور ارشاد فرماتا ہے: میرے ان بکھرے ہوئے بالوں اور غبار آلود (اجسام) والے بندوں کو دیکھو تم لوگ گواہ ہو جاؤ میں نے ان کے گناہوں کی مغفرت کر دی ہے۔ اگرچہ وہ آسمان (یعنی بارش) کے قطروں کے برابر ہوں اور ریت کے ذرّوں کے برابر ہوں جب حاجی جمرات کو کنکریاں مارتا ہے تو کوئی شخص یہ نہیں جان سکتا اسے کیا اجر و ثواب ملے گا یہاں تک کہ قیامت کے دن اس کا اجر و ثواب مکمل طور پر اسے دیا جائے گا جب وہ اپنے سر کو منڈواتا ہے تو اس کے سر سے گرنے والے ہر ایک بال کے عوض میں قیامت کے دن اسے نور نصیب ہوگا اور جب وہ بیت اللہ کا آخری طواف کرتا ہے تو وہ اپنے گناہوں سے یوں باہر آ جاتا ہے جیسے اس دن تھا جب اس کی والدہ نے اسے جنم دیا تھا۔

ذِكْرُ اِثْبَاتِ اسْمِ السَّارِقِ عَلَى النَّاقِصِ الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ فِيْ صَلَاتِهٖ

نماز کے دوران رکوع اور سجدے میں کمی کرنے والے کیلئے لفظ ''سارق'' (چور) استعمال کرنے کے اثبات کا تذکرہ

1888 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْقَطَّانُ، بِالرَّقَّةِ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ

1888– إسناده حسن. عبد الحميد بن أبي العشرين: هو عبد الحميد بن حبيب، وهو كاتب الأوزاعي، ولم يرو عن غيره، مختلف فيه، وقال الحافظ في التقريب: صدوق ربما أخطأ، فمثله يكون حسن الحديث. وباقي رجاله ثقات رجال الشيخين غير هشام بن عمار، فإنه من رجال البخاري، وقد كبر، فصار يتلقن. وأخرجه الحاكم في المستدرك 1/229، والبيهقي في السنن 2/386 من طريق هشام بن عمار، بهذا الإسناد. وصححه الحاكم، ووافقه الذهبي. وأورده الهيثمي في مجمع الزوائد 2/120، وقال: رواه الطبراني في الكبير والأوسط، وفيه عبد الحميد بن حبيب بن أبي العشرين، وثقه أحمد، وأبو حاتم، وابن حبان، وضعفه دحيم. وقال النسائي: ليس بالقوي. وباقي رجاله ثقات. قلت: وله شاهد من حديث أبي قتادة عند أحمد 5/310، والدارمي 1/304–305، والبيهقي 2/385–386 من طريقين عن الوليد بن مسلم، عن الأوزاعي، عن يحيى بن أبي كثير، عن عبد الله بن أبي قتادة، عن أبيه، وصححه الحاكم 1/229، ووافقه الذهبي، مع ان فيه عنعنة الوليد بن مسلم.

www.islamicurdubooks.com

بْنُ اَبِی الْعِشْرِیْنَ، عَنِ الْاَوْزَاعِیِّ، عَنْ یَحْیَی بْنِ اَبِیْ کَثِیْرٍ، عَنْ اَبِیْ سَلَمَۃَ، عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث):اَسْوَاُ النَّاسِ سَرِقَۃً الَّذِیْ یَسْرِقُ صَلَاتَہٗ ، قَالَ: وَکَیْفَ یَسْرِقُ صَلَاتَہٗ؟ قَالَ: لَا یُتِمُّ رُکُوْعَھَا، وَلَا سُجُوْدَھَا . (2: 92)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''لوگوں میں سب سے برا چور وہ ہے' جو اپنی نماز کی چوری کرتا ہے۔ انہوں نے عرض کی: وہ اپنی نماز کی کیسے چوری کرتا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ اس کے رکوع اور اس کے سجود کو مکمل ادا نہیں کرتا۔''

ذِکْرُ الْبَیَانِ بِاَنَّ الْمَرْءَ یُکْتَبُ لَہٗ بَعْضُ صَلَاتِہٖ اِذَا قَصَّرَ فِی الْبَعْضِ الْاٰخَرِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ آدمی اگر نماز کے کچھ حصے میں کوتاہی کرتا ہے تو اس کے نامہ اعمال میں بعض نماز کا ثواب نوٹ کیا جاتا ہے

1889 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ یَعْلٰی، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَیْدُ اللّٰہِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِیْرِیُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا یَحْیَی الْقَطَّانُ، عَنْ عُبَیْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ، قَالَ: حَدَّثَنِیْ سَعِیْدٌ الْمَقْبُرِیُّ، عَنْ عُمَرَ بْنِ اَبِیْ بَکْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ ھِشَامٍ، (عَنْ اَبِیْہِ) ،

(متن حدیث):اَنَّ عَمَّارَ بْنَ یَاسِرٍ، صَلّٰی رَکْعَتَیْنِ، فَخَفَّفَھُمَا، فَقَالَ لَہٗ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْحَارِثِ: یَا اَبَا الْیَقْظَانِ، اَرَاکَ قَدْ خَفَّفْتَھُمَا، قَالَ: اِنِّیْ بَادَرْتُ بِھِمَا الْوَسْوَاسَ، وَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ: اِنَّ الرَّجُلَ لَیُصَلِّی الصَّلَاۃَ، وَلَعَلَّہٗ لَا یَکُوْنُ لَہٗ مِنْھَا اِلَّا عُشْرُھَا، اَوْ تُسْعُھَا، اَوْ ثُمُنُھَا، اَوْ سُبُعُھَا، اَوْ سُدُسُھَا حَتّٰی اَتٰی عَلَی الْعَدَدِ.

(توضیح مصنف):قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ: ھٰذَا اِسْنَادٌ یُوْھِمُ مَنْ لَّمْ یُحْکِمْ صِنَاعَۃَ الْعِلْمِ اَنَّہٗ مُنْفَصِلٌ غَیْرُ مُتَّصِلٍ، وَلَیْسَ کَذٰلِکَ؛ لِاَنَّ عُمَرَ بْنَ اَبِیْ بَکْرٍ سَمِعَ ھٰذَا الْخَبَرَ عَنْ جَدِّہٖ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ ھِشَامٍ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ یَاسِرٍ، عَلٰی مَا ذَکَرَہٗ عُبَیْدُ اللّٰہِ بْنُ عُمَرَ، لِاَنَّ عُمَرَ بْنَ اَبِیْ بَکْرٍ لَمْ یَسْمَعْہُ مِنْ عَمَّارٍ عَلٰی ظَاھِرِہٖ

عمر بن ابوبکر بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے دو رکعات ادا کی۔ انہوں نے انہیں مختصر ادا کیا' تو عبدالرحمٰن بن حارث نے ان سے کہا: اے ابویقظان میں نے دیکھا ہے' آپ نے مختصر نماز ادا کی ہے' تو انہوں نے فرمایا: میں نے وسوسے آنے سے پہلے ہی انہیں مکمل ادا کرلیا کیونکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔

''ایک شخص نماز ادا کرتا ہے اور نماز میں اس کا حصہ صرف دسواں ہوتا ہے یا نواں ہوتا ہے یا آٹھواں ہوتا ہے یا ساتواں ہوتا

1889- إسناده حسن. عمر بن أبي بكر بن عبد الرحمٰن: روى عنه جمع، وذكره المؤلف في الثقات 7/167

www.islamicurdubooks.com

ہے یا چھوٹا ہوتا ہے یہاں تک کہ وہ ایک کے عدد تک آئے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس حدیث کی سند اس شخص کو جو علمِ حدیث میں مہارت نہیں رکھتا اس غلط فہمی کا شکار کرتی ہے کہ اس کی سند منفصل ہے متصل نہیں ہے۔ حالانکہ ایسا نہیں ہے کیونکہ عمر بن ابوبکر نے یہ روایت اپنے دادا عبدالرحمٰن بن حارث کے حوالے سے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے سنی ہے جیسا کہ عبیداللہ بن عمر نے بیان کیا ہے۔ عمر بن ابوبکر نے یہ روایت براہِ راست حضرت عمار رضی اللہ عنہ سے نہیں سنی ہے۔

1890 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي مَعْشَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: حَدَّثَنِي سَعِيْدُ بْنُ اَبِي سَعِيْدٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، دَخَلَ الْمَسْجِدَ، فَدَخَلَ رَجُلٌ فَصَلّٰى ثُمَّ جَاءَ فَجَلَسَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ارْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ حَتّٰى فَعَلَ ذٰلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، فَقَالَ الرَّجُلُ: وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا اَعْرِفُ غَيْرَ هٰذَا، فَعَلِّمْنِي، قَالَ: اِذَا قُمْتُ اِلَى الصَّلَاةِ، فَكَبِّرْ، وَاقْرَاْ مَا تَيَسَّرَ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ، ثُمَّ ارْكَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ رَاكِعًا، ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَعْتَدِلَ قَائِمًا، ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا، ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ جَالِسًا، وَافْعَلْ ذٰلِكَ فِي صَلَاتِكَ كُلِّهَا. (1: 85)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَاقْرَاْ مَا تَيَسَّرَ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ، يُرِيْدُ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ، وَقَوْلُهُ: ارْجِعْ فَصَلِّ، فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ، نَفَى الصَّلَاةَ عَنْ هٰذَا الْمُصَلِّي؛ لِنَقْصِهِ عَنْ حَقِيْقَةِ اِتْيَانِ مَا كَانَ عَلَيْهِ مِنْ فَرْضِهَا، لَا اَنَّهُ لَمْ يُصَلِّ، فَلَمَّا كَانَ فِعْلُهُ نَاقِصًا عَنْ حَالَةِ الْكَمَالِ، نَفَى عَنْهُ الْاِسْمَ بِالْكُلِّيَّةِ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف لائے ایک شخص مسجد میں آیا۔ اس نے نماز ادا کی پھر وہ آ کر بیٹھ گیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم واپس جا کر نماز ادا کرو کیونکہ تم نے نماز ادا نہیں کی ہے یہاں تک کہ اس شخص نے تین مرتبہ ایسا کیا پھر اس شخص نے عرض کی: اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے۔ مجھے اس کے علاوہ کسی چیز کا علم نہیں ہے۔ آپ مجھے تعلیم دیجئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم نماز کے لئے کھڑے ہو تو تکبیر کہو اور جو قرآن تمہیں آتا ہو اس کی تلاوت کرو پھر تم رکوع میں جاؤ یہاں تک کہ اطمینان سے رکوع کرو پھر تم (سر کو) اٹھاؤ یہاں تک کہ سیدھے کھڑے ہو جاؤ پھر سجدے

1890- إسناده صحيح على شرطهما . وأخرجه البخاري "757" في الأذان باب وجوب القراءة للإمام والمأموم في الصلوات كلها في الحضر والسفر، و "6252" في الاستئذان: باب من رد فقال: وعليك السلام، والترمذي "303" في الصلاة: باب ما جاء في وصف الصلاة، وابن خزيمة "590"، عن محمد بن بشار، والبخاري "793" في الأذان: باب أمر النبي صلى الله عليه وسلم الذي لا يتم ركوعه بالإعادة، والطحاوي 1/233، والبيهقي 2/122 من طريق مسدد، ومسلم "397" "45" في الصلاة: باب وجوب قراءة الفاتحة في كل ركعة، والنسائي 2/124 في الافتتاح: باب فرض التكبيرة الأولى، وأبو داوُد "856" في الصلاة: باب صلاة من لا يقيم صلبه في الركوع، عن محمد بن المثنى، ثلاثتهم عن يحيى بن سعيد، بهذا الإسناد . إلا أنهم زادوا بين سعيد بن أبي سعيد وبين أبي هريرة: عن أبيه. وأخرجه أحمد 3/437 عن يحيى بن سعيد، به. وأخرجه البيهقي 2/88 و117 .

www.islamicurdubooks.com

میں جاؤ یہاں تک کہ اطمینان سے سجدہ کرو پھر (سر کو) اٹھاؤ یہاں تک کہ اطمینان سے بیٹھ جاؤ تم اپنی پوری نماز اسی طرح ادا کرو۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:): نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان: ''جو قرآن تمہیں آتا ہو اس کی تلاوت کرو''۔ اس سے آپ کی مراد سورۂ فاتحہ کی تلاوت ہے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان: ''تم واپس جا کر نماز ادا کرو کیونکہ تم نے نماز ادا نہیں کی''۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کے اپنے ذمے لازم چیز کی ادائیگی میں کوتاہی کی وجہ سے اس نمازی کی نماز (ادا ہونے) کی نفی کر دی۔ اس سے یہ مراد نہیں ہے کہ اس شخص نے نماز ادا ہی نہیں کی تھی۔ تو جب اس کا فعل کمال کے حوالے سے ناقص ہوا تو اس سے کلی طور پر اسم کی نفی کر دی گئی۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اَنْ لَّا يُقِيمَ الْمَرْءُ صُلْبَهُ فِىْ رُكُوْعِهٖ وَسُجُوْدِهٖ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ آدمی رکوع اور سجود میں اپنی پشت کو قائم نہ رکھے

1891 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ، عَنْ مُّلَازِمِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَدْرٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ شَيْبَانَ الْحَنَفِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ، وَكَانَ اَحَدَ الْوَفْدِ السِّتَّةِ، قَالَ:

(متن حدیث): قَدِمْنَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَصَلَّيْنَا مَعَهُ، فَلَمَحَ بِمُؤَخَّرِ عَيْنَيْهِ رَجُلًا لَا يُقِرُّ صُلْبَهُ فِى الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ، فَقَالَ: اِنَّهُ لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَّمْ يُقِمْ صُلْبَهُ .(2: 86)

عبدالرحمٰن بن علی بن شیبان اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' جو چھ افراد کے وفد میں سے ایک فرد تھے۔ وہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ہم نے آپ کی اقتداء میں نماز ادا کی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی دونوں آنکھوں کے گوشے سے ایک شخص کو دیکھا جو رکوع اور سجدے کے دوران اپنی پشت کو سیدھا نہیں رکھ رہا تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس شخص کی نماز نہیں ہوتی جو اپنی پشت کو سیدھا نہیں رکھتا۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ نَفْيِ جَوَازِ صَلَاةِ الْمَرْءِ اِذَا لَمْ يُقِمْ اَعْضَائَهُ فِىْ رُكُوْعِهٖ وَسُجُوْدِهٖ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ کہ آدمی کیلئے یہ بات جائز نہیں ہے کہ وہ رکوع اور سجود میں اپنے اعضاء کو قائم نہ رکھے

1892 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، وَاَبُوْ مُعَاوِيَةَ، قَالَا: حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ اَبِىْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِىْ مَسْعُوْدٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

1891 - إسناده صحيح، رجاله ثقات، وأخرجه أحمد 4/23، وابن ماجة "871" فى الإقامة: باب الركوع فى الصلاة، ويعقوب بن سفيان فى المعرفة والتاريخ 1/275-276، والبيهقى 3/105 من طرق، عن ملازم بن عمرو، بهذا الإسناد. وقال البوصيرى فى مصباح الزجاجة ورقة 57: إسناده صحيح، رجاله ثقات. رواه مسدد فى مسنده عن ملازم، به. وأخرجه أحمد 4/22 عن أبى النضر، عن أيوب بن عتبة، عن عبد الله بن بدر، به. وصححه ابن خزيمة برقم "593" و "667".

www.islamicurdubooks.com

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا تُجْزِءُ صَلَاةٌ لَا يُقِيمُ الرَّجُلُ فِيهَا صُلْبَهُ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُوْدِ . (5: 10)

حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''وہ نماز درست نہیں ہوتی جس میں آدمی رکوع اور سجود کے دوران اپنی پشت کو سیدھا نہیں رکھتا۔''

1893 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ يُوسُفَ، قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ شُعْبَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ عُمَارَةَ بْنَ عُمَيْرٍ، عَنْ اَبِي مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِي مَسْعُوْدٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا تُجْزِءُ صَلَاةٌ لِاَحَدٍ لَا يُقِيمُ صُلْبَهُ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُوْدِ . (2: 92)

حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ایسے کسی شخص کی نماز درست نہیں ہوتی جو رکوع اور سجود کے دوران اپنی پشت کو سیدھا نہیں رکھتا۔

ذِكْرُ نَفْيِ الْفِطْرَةِ عَنْ مَنْ لَّمْ يُقِمْ صُلْبَهُ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُوْدِ

ایسے شخص سے فطرت کی نفی کا تذکرہ جو رکوع اور سجود میں اپنی پشت کو قائم نہیں رکھتا

1894 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ

1893 - إسناده صحيح على شرطهما . أبو خيثمة: هو زهير بن حرب، وأبو معاوية: هو محمد بن خازم، وأبو معمر: هو عبد اللّٰه بن سخبرة الازدى، وأبو مسعود: هو عقبة بن عمرو بن ثعلبة الأنصارى البدرى، صحابى جليل. وأخرجه الدارقطنى 1/348، والطبرانى /17 "583"، وابن خزيمة فى صحيحه "591" و "666"، من طريق وكيع وأبى معاوية، بهٰذا الإسناد. وأخرجه الترمذى "265" فى الصلاة: باب ما جاء فيمن لا يقيم صلبه فى الركوع والسجود، من طريق أبى معاوية، به. وأخرجه أحمد 4/122، وابن ماجه "870" فى الإقامة: باب الركوع فى الصلاة، والبغوى فى شرح السنة "617" من طريق وكيع، به . وأخرجه الحميد "454"، وعبد الرزاق "2856"، وأحمد 4/122، والنسائى 2/183 فى الافتتاح: باب إقامة الصلب فى الركوع و 2/214: باب إقامة الصلب فى السجود، والدارمى 1/304، وابن خزيمة "591" و "666"، والدارقطنى 1/348، والطحاوى فى شرح مشكل الآثار "206" بتحقيقى، وابن الجارود "195"، والبيهقى فى السنن 2/88، والطبرانى /17 "578" و "580" و "581" و "582" و "585"، والبغوى فى شرح السنة "617" من طرق عن الأعمش، به. وأخرجه الطبرانى /17 "584" من طريق عبد الرحمٰن بن حميد الرؤاسى، عن عمارة بن عمير، به. إسناده صحيح على شرطهما، وهو مكرر ما قبله، وأخرجه ابن خزيمة فى صحيحه "592" عن بشر بن خالد، بهٰذا الإسناد . وأخرجه الطيالسى "613"، وأحمد 4/119، وأبو داؤد "855" فى الصلاة: باب صلاة من لا يقيم صلبه فى الركوع والسجود، والطبرانى /17 "579"، وابن خزيمة "592"، والطحاوى فى شرح مشكل الآثار "205"، والبغوى "617" من طريق شعبة، بهٰذا الإسناد.

1894 - وأخرجه أحمد 5/384 عن أبى معاوية، والبخارى "791" فى الأذان: باب إذا لم يتم الركوع، والبيهقى فى السنن 2/386، والبغوى فى شرح السنة "616" من طريق شعبة، كلاهما عن الأعمش، بهٰذا الإسناد . وأخرجه النسائى 3/58-59 فى السهو: باب تطفيف الصلاة، من طريق طلحة بن مصرف، عن زيد بن وهب، به.

www.islamicurdubooks.com

مَهْدِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ، قَالَ:

(متن حدیث): رَاٰى حُذَيْفَةُ رَجُلًا عِنْدَ اَبْوَابِ كِنْدَةَ يَنْقُرُ، فَقَالَ: مُذْ كَمْ صَلَّيْتَ هٰذِهِ الصَّلَاةَ؟ قَالَ: مُنْذُ اَرْبَعِينَ سَنَةً؟ قَالَ: لَوْ مُتَّ، مُتَّ عَلٰى غَيْرِ الْفِطْرَةِ الَّتِي فُطِرَ عَلَيْهَا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اِنَّ الرَّجُلَ لَيُخَفِّفُ وَيُتِمُّ الرُّكُوعَ وَالسُّجُوْدَ. (2: 92)

❀❀ زید بن وہب بیان کرتے ہیں: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے ''کندہ'' کے دروازوں کے نزدیک ایک شخص کو ٹھونگے مارتے ہوئے دیکھا تو دریافت کیا: تم کتنے عرصے سے اس طرح نماز پڑھ رہے ہو۔ اس نے جواب دیا: چالیس سال سے تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تم اسی حالت میں مرتے ہو تو تم اس فطرت کے علاوہ مرو گے جس پر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث کیا گیا تھا۔ آدمی نماز مختصر پڑھ لے لیکن رکوع اور سجود مکمل ادا کرے۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ قِرَائَةِ الْقُرْآنِ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُوْدِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ رکوع اور سجود میں قرآن کی تلاوت کی جائے

1895 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي اِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُنَيْنٍ، اَنَّ اَبَاهُ حَدَّثَهُ اَنَّهُ سَمِعَ عَلِيَّ بْنَ اَبِي طَالِبٍ، يَقُوْلُ: نَهَانِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَقْرَاَ رَاكِعًا وَسَاجِدًا. (2: 19)

❀❀ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اس بات سے منع کیا ہے، میں رکوع یا سجدے کے دوران تلاوت کروں۔

1895 - إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله رجال الشيخن غير حرملة بن يحيى، فإنه من رجال مسلم. وأخرجه مسلم "480" في الصلاة: باب النهي عن قراءة القرآن في الركوع والسجود، عن حرملة بن يحيى، بهذا الإسناد. وأخرجه أبو عوانة 2/170 عن يونس بن عبد الأعلى، عن ابن وهب، بهذا الإسناد. وأخرجه عبد الرزاق "2832" ومن طريقه أبو عوانة 2/170 عن معمر، عن الزهري، به. وأخرجه مالك في الموطأ 1/80، وعبد الرزاق "2833"، ومسلم "480" في الصلاة، و "2078" في اللباس: باب النهي عن لبس الرجل الثوب المعصفر، وأبو داؤد "4044" و "4045" و "4046" في اللباس: باب من كرهه، والترمذي "264" في الصلاة: باب ما جاء عن النهي عن القراءة في الركوع والسجود، و "1737" في اللباس: باب ما جاء في كراهية خاتم الذهب، والنسائي 2/189 في التطبيق: باب النهي عن القراءة في الركوع، و 8/191 في الزينة: باب النهي عن لبس خاتم الذهب، و 8/204: باب ذكر النهي عن لبس المعصفر، وأبو عوانة 2/171و172و173و174و175، والبيهقي 2/87، والبغوي في شرح السنة "627"، من طرق عن إبراهيم بن عبد الله بن حنين، به. وأخرجه أبو عوانة 2/171 من طريق داؤد بن قيس، و 2/172 من طريق الضحاك بن عثمان، كلاهما عن إبراهيم بن عبد الله بن حنين، عن أبيه، عن ابن عباس، عن علي. وأخرجه ابن أبي شيبة 1/249 من طريق النعمان بن سعد، والشافعي 1/83 من طريق محمد بن علي، وعبد الرزاق "2834" من طريق أبي جعفر، كلاهما عن علي، به.

www.islamicurdubooks.com

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ الْقِرَائَةِ فِي الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ لِلْمُصَلِّيْ فِيْ صَلَاتِهٖ

نمازی کے لئے نماز کے دوران رکوع اور سجود میں قرأت کی ممانعت کا تذکرہ

1896 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ، مَوْلٰى ثَقِيْفٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ سُحَيْمٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْبَدٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كَشَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السِّتَارَةَ، وَالنَّاسُ صُفُوْفٌ خَلْفَ اَبِيْ بَكْرٍ، فَقَالَ: اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّهٗ لَمْ يَبْقَ مِنْ مُبَشِّرَاتِ النُّبُوَّةِ اِلَّا الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ، يَرَاهَا الْمُسْلِمُ اَوْ تُرٰى لَهٗ ثُمَّ قَالَ: اَلَا اِنِّيْ نُهِيْتُ اَنْ اَقْرَاَ رَاكِعًا وَسَاجِدًا، اَمَّا الرُّكُوْعُ، فَعَظِّمُوْا فِيْهِ الرَّبَّ، وَاَمَّا السُّجُوْدُ، فَاجْتَهِدُوْا فِي الدُّعَاءِ، فَقَمِنٌ اَنْ يُسْتَجَابَ لَكُمْ. (2: 75)

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پردہ ہٹایا۔ لوگ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے صفیں بنائے ہوئے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے لوگو! نبوت کے مبشرات میں سے اب صرف سچے خواب باقی رہ گئے ہیں' جنہیں کوئی مسلمان دیکھتا ہے یا جو اسے دکھائے جاتے ہیں پھر آپ نے ارشاد فرمایا: خبردار! مجھے اس بات سے منع کیا گیا ہے' میں رکوع یا سجدے کے دوران تلاوت کروں۔ جہاں تک رکوع کا تعلق ہے' تو تم اس میں پروردگار کی عظمت کا اعتراف کرو اور جہاں تک سجدے کا تعلق ہے' تو تم اس میں اہتمام کے ساتھ دعا مانگو کیونکہ وہ اس لائق ہوگی' اسے تمہارے لئے مستجاب کیا جائے۔

ذِكْرُ مَا يَقُوْلُ الْمَرْءُ فِيْ رُكُوْعِهٖ مِنْ صَلَاتِهٖ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی اپنی نماز میں رکوع کے دوران کیا پڑھے

1896 - إسناده صحيح على شرط مسلم. وأخرجه الشافعي في المسند 1/82، وعبد الرزاق "2839"، وأحمد 1/219، وابن أبي شيبة 1/248، 249، ومن طريقه مسلم "479" في الصلاة: باب النهي عن قراءة القرآن في الركوع والسجود، والحميدي "489" ومن طريقه أبو عوانة 2/170، والبيهقي في السنن 2/87، 88، أربعتهم عن سفيان بن عيينة، به. ومن طريق الشافعي وعبد الرزاق أخرجه أبو عوانة أيضًا 2/170-171. وأخرجه مسلم "479" أيضًا عن سعيد بن منصور وزهير بن حرب، وأبو داود "876" في الصلاة: باب في الدعاء في الركوع والسجود، عن مسدد، والنسائي 2/188، 190 في التطبيق: باب تعظيم الرب في الركوع، عن قتيبة والدارمي 1/304، عن محمد بن أحمد، ويحيى بن حسان، وابن الجارود "203" عن ابن المقرء وعبد الرحمٰن بن بشر، والطحاوي في شرح معاني الآثار 1/233-234 عن أحمد بن الحسن الكوفي، وأبو عوانة 2/170 من طريق أبي نعيم وشريح، كلهم عن سفيان، به. وصححه ابن خزيمة "548". وأخرجه مسلم "479" "208"، والنسائي 2/217-218 في التطبيق: باب الأمر بالاجتهاد في الدعاء في السجود، وفي الرؤيا كما في التحفة 5/49، والدارمي 1/ 304، والبغوي "626"، والبيهقي 2/110 من طريق إسماعيل بن جعفر، وأبو عوانة 2/171 من طريق عبد العزيز بن محمد، كلاهما عن سليمان بن سحيم، به.

www.islamicurdubooks.com

1897 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ، وَاَبُوْ مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ اَحْنَفَ، عَنْ صِلَةَ بْنَ زُفَرَ، عَنْ حُذَيْفَةَ، قَالَ:

(متنِ حدیث): صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا رَكَعَ جَعَلَ يَقُوْلُ: سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ، ثُمَّ سَجَدَ فَقَالَ: سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى. (5: 12)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کی جب آپ رکوع میں گئے تو آپ نے سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ پڑھنا شروع کیا پھر جب آپ سجدے میں گئے تو آپ نے سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى پڑھا۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِالتَّسْبِيْحِ لِلّٰهِ جَلَّ وَعَلَا فِي الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ لِلْمُصَلِّيْ فِيْ صَلَاتِهِ

نمازی کو نماز کے دوران رکوع اور سجود کے دوران اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرنے کا حکم ہونے کا تذکرہ

1897- إسناده صحيح على شرط مسلم. رجاله رجال الشيخين غير المستورد بن أحنف، فإنه من رجال مسلم، وهو في المصنف 1/284 لابن أبي شيبة، ومن طريقه أخرجه مسلم "772" في صلاة المسافرين: باب استحباب تطويل القراءة في صلاة الليل. وأخرجه أحمد 5/384، والنسائي 2/190 في التطبيق: باب الذكر في الركوع، عن إسحاق بن إبراهيم، كلاهما عن أبي معاوية، بهذا الإسناد. وصححه ابن خزيمة "603" و "669" وأخرجه النسائي 3/225-226 في قيام الليل: باب تسوية القيام والركوع والقيام بعد الركوع والسجود والجلوس بين السجدتين في صلاة الليل، عن الحسين بن منصور، وأبو عوانة 2/168 عن الحسن بن عفان، كلاهما عن عبد ال له بن نمير، به. وأخرجه الطيالسي "415" ومن طريقه الترمذي "262" في الصلاة: باب ما جاء في التسبيح في الركوع والسجود، والبغوي في شرح السنة "622" وأخرجه أحمد 5/382، وأبو داوُد "871" في الصلاة: باب ما يقول الرجل في ركوعه وسجوده، والدارمي 1/299، والطحاوي في شرح معاني الآثار 1/235، وابن خزيمة في صحيحه "603" جميعًا من طريق شعبة، وعبد الرزاق "2875"، وأحمد 5/389 عن سفيان، ومسلم "772"، والبيهقي 2/85 من طريق جرير، وأبو عوانة 2/169 من طريق ابن فضيل، أربعتهم عن الأعمش، به. وأخرجه الطحاوي 1/235 من طريق مجالد، وابن أبي شيبة 1/248، والدارقطني 1/334، وابن خزيمة "604" و "668".

1898- عم موسى بن أيوب واسمه إياس بن عامر الغافقي المصري، كان من شيعة علي، والوافدين عليه من أهل مصر، وشهد معه مشاهده، وثقه المؤلف هنا، وفي ثقاته 4/33و35، وقال العجلي: لا بأس به، وصحح ابن خزيمة حديثه هذا، وكذا الحاكم، وقال الحافظ في التقريب: صدوق. وأورده ابن أبي حاتم 2/281، ولم يذكر فيه جرحًا ولا تعديلًا. وأخرجه الطيالسي "1000"، وأبو داوُد "869" في الصلاة: باب ما يقول الرجل في ركوعه وسجوده، عن الربيع بن نافع، وموسى بن إسماعيل، وابن ماجه "887" في الإقامة: باب التسبيح في الركوع والسجود، عن عمرو بن رافع البجلي، وابن خزيمة "601" و "670" عن محمد بن عيسى، خمستهم عن عبد الله بن المبارك، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 4/155، والدارمي 1/299، والطحاوي في شرح معاني الآثار 1/235، ويعقوب بن سفيان في المعرفة 5/502، والطبراني 17/ "889"، وابن خزيمة "600" و "670"، والبيهقي 2/86، من طريق عبد الله بن يزيد المقرء، عن موسى بن أيوب، به. وتصحف في ابن خزيمة "670" إلى ابن زيد. وصححه الحاكم 1/225، 2/477، ووافقه الذهبي في الأخيرة بينما تعقبه في الأولى، فقال: إياس ليس بالمعروف. وأخرجه الطبراني 17/ "790" و "791" من طريق الليث وابن لهيعة، كلاهما عن موسى، به.

www.islamicurdubooks.com

1898 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوسَى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ اَيُّوبَ الْغَافِقِيُّ، عَنْ عَمِّهِ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ، قَالَ:

(متن حدیث): لَمَّا نَزَلَتْ: (فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيمِ)، (قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اجْعَلُوهَا فِي رُكُوعِكُمْ، فَلَمَّا نَزَلَ (سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى)) قَالَ: اجْعَلُوهَا فِي سُجُودِكُمْ. (1: 184)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْحَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: عَمُّ مُوسَى بْنِ اَيُّوبَ اسْمُهُ: اِيَاسُ بْنُ عَامِرٍ مِنْ ثِقَاتِ الْمِصْرِيِّينَ

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب یہ آیت نازل ہوئی۔

"تم اپنے عظیم پروردگار کے اسم کی تسبیح بیان کرو" تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اسے اپنے رکوع میں شامل کرلو جب یہ آیت نازل ہوئی: "تم اپنے اعلیٰ پروردگار کے اسم کی تسبیح بیان کرو" تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "تم لوگ اسے اپنے سجود میں شامل کرلو"۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:): موسیٰ بن ایوب نامی راوی کے چچا کا نام ایاس بن عامر ہے اور یہ مصر سے تعلق رکھنے والے "ثقہ" راوی ہیں۔

ذِكْرُ اِبَاحَةِ نَوْعٍ ثَالِثٍ مِنَ التَّسْبِيحِ اِذَا سَبَّحَ الْمَرْءُ بِهِ فِي رُكُوعِهِ

آدمی جب رکوع کے دوران تسبیح پڑھتا ہے تو تسبیح کی تیسری قسم کے مباح ہونے کا تذکرہ

1899 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيرِ، اَنَّ عَائِشَةَ، اَنْبَاَتْهُ

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ فِي رُكُوعِهِ، وَفِي سُجُودِهِ: سُبُّوحٌ، قُدُّوسٌ، رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ. (5: 12)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رکوع اور سجدوں میں یہ پڑھا کرتے تھے۔

"ہر طرح کے عیب سے پاک ہے وہ مقدس ہے جو فرشتوں اور روح الامین کا پروردگار ہے"۔

1899- إسناده صحيح على شرطهما، وأخرجه أبو بكر بن أبي شيبة 1/250، ومن طريقه أخرجه مسلم "487" في الصلاة: باب ما يقال في الركوع والسجود، عن محمد بن بشر بهذا الإسناد. وأخرجه ابو عوانة 2/167 عن عباس الدوري، عن محمد بن بشر العبدي، به. وأخرجه أحمد 6/193، والنسائي 2/224 في التطبيق: باب نوع آخر، والطحاوي في شرح معاني الآثار 1/234 من طريق يحيى بن سعيد القطان، وابن أبي عدي، وأحمد 6/266 عن عبد الوهاب الثقفي، وأبو عوانة 2/167، والبيهقي في السنن 2/87 و109 من طريق سعيد بن عامر، وأبو عوانة 2/167 من طريق روح وأبي عتاب، ستتهم عن سعيد بن أبي عروبة، به.

www.islamicurdubooks.com

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِتَعْظِيْمِ الرَّبِّ جَلَّ وَعَلَا فِي الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ لِلْمُصَلِّي

نمازی کو رکوع اور سجود کے دوران پروردگار کی عظمت کا اعتراف کرنے کا حکم ہونے کا تذکرہ

1900 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ سُحَيْمٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْبَدٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كَشَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السِّتَارَةَ، وَالنَّاسُ صُفُوْفٌ خَلْفَ اَبِيْ بَكْرٍ، فَقَالَ: اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّهُ لَمْ يَبْقَ مِنْ مُبَشِّرَاتِ النُّبُوَّةِ اِلَّا الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ يَرَاهَا الْمُسْلِمُ اَوْ تُرٰى لَهُ ثُمَّ قَالَ: اَلَا اِنِّيْ نُهِيْتُ اَنْ اَقْرَاَ رَاكِعًا، اَوْ سَاجِدًا، اَمَّا الرُّكُوْعُ، فَعَظِّمُوْا فِيْهِ الرَّبَّ، وَاَمَّا السُّجُوْدُ، فَاجْتَهِدُوْا فِي الدُّعَاءِ، فَقَمِنٌ اَنْ يُسْتَجَابَ لَكُمْ .(1: 104)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پردہ ہٹایا لوگ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ پیچھے صفیں بنائے ہوئے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! نبوت کے مبشرات میں سے صرف سچے خواب باقی رہ گئے ہیں، جنہیں کوئی مسلمان دیکھتا ہے یا جو اسے دکھائے جاتے ہیں پھر آپ نے ارشاد فرمایا: خبردار مجھے رکوع یا سجدے کی حالت میں تلاوت کرنے سے منع کیا گیا ہے جہاں تک رکوع کا تعلق ہے، تو تم اس میں پروردگار کی عظمت کا اعتراف کرو اور جہاں تک سجدے کا تعلق ہے، تو تم اس میں اہتمام کے ساتھ دعا مانگو۔ وہ اس لائق ہوگی، اسے تمہارے لئے مستجاب کیا جائے۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَنْ يُفَوِّضَ الْاَشْيَاءَ كُلَّهَا اِلٰى بَارِئِهٖ جَلَّ وَعَلَا فِيْ دُعَائِهٖ فِيْ رُكُوْعِهٖ فِيْ صَلَاتِهٖ

آدمی کیلئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ اپنے تمام امور کو اپنے خالق کو تفویض کردے وہ اپنی نماز میں اپنے رکوع کے دوران دعا مانگتے ہوئے ایسا کرے

1901 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْاَنْمَاطِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ،

1900–وأخرجه عبد الرزاق "2884"، وأحمد 6/35و94و115و148و176و200و244، ومسلم "487" "224"،والنسائى 2/190، 191 فى التطبيق: باب نوع آخر منه، وأبو داؤد "872" فى الصلاة: باب ما يقول الرجل فى ركوعه وسجوده، والبغوى فى شرح السنة "625"، وأبو عوانة 2/167، وصححه ابن خزيمة برقم "606"، من طرق عن قتادة، به.

1901– إسناده صحيح على شرط مسلم، وهو مكرر ."1896" 2 إسناده صحيح على شرطهما غير أحمد بن إبراهيم الدورقى، فإنه من رجال مسلم. حجاج: هو ابن محمد الأعور . وأخرجه البيهقى فى السنن 2/32 من طريق إبراهيم بن إسحاق الأنماطى، بهٰذا الإسناد . وأخرجه الشافعى 1/83 عن عبد المجيد، وابن خزيمة فى صحيحه "607" من طريق روح بن عبادة، كلاهما عن ابن جريج، به. وهو مكرر "1772" و "1774" فانظره.

www.islamicurdubooks.com

قَالَ: حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي رَافِعٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا رَكَعَ قَالَ: اللّٰهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ، وَبِكَ آمَنْتُ، وَلَكَ اَسْلَمْتُ، اَنْتَ رَبِّي، خَشَعَ سَمْعِي، وَبَصَرِي، وَمُخِّي، وَعَظْمِي، وَعَصَبِي، وَمَا اسْتَقَلَّتْ بِهٖ قَدَمِي لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ. (5: 12)

حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب رکوع میں جاتے تھے تو یہ پڑھتے تھے۔

''اے اللہ! تیرے لئے میں نے رکوع کیا تجھ پر ہی میں ایمان لایا تیرے لئے میں نے اسلام قبول کیا' تو میرا پروردگار ہے۔ میری سماعت میری بصارت میرا گودا میری ہڈیاں میرے پٹھے اور میرے دونوں پاؤں پر جو چیز قائم ہے (یعنی میرا پورا وجود) اللہ کے حضور جھکا ہوا ہے' جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔''

ذِكْرُ طُمَانِينَةِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ رَفْعِ رَاْسِهٖ مِنَ الرُّكُوعِ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا رکوع سے سر اٹھانے پر اطمینان سے (کھڑے ہونے) کا تذکرہ

1902 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ

(متن حدیث): يَنْعَتُ لَنَا صَلَاةَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُومُ فَيُصَلِّي، فَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ، قُلْنَا: قَدْ نَسِيَ مِنْ طُولِ الْقِيَامِ. (2: 92)

ثابت بنانی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو سنا۔ انہوں نے ہمارے سامنے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کی کیفیت بیان کرتے ہوئے فرمایا' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا کر رہے ہوتے تھے' تو آپ رکوع سے جب سر اٹھاتے تھے' تو آپ کے قیام کے طوالت کی وجہ سے ہم یہ سوچتے تھے' شاید آپ (سجدے میں جانا) بھول گئے ہیں۔

ذِكْرُ مَا يَحْمَدُ الْعَبْدُ رَبَّهٗ جَلَّ وَعَلَا عِنْدَ رَفْعِهٖ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوعِ فِي صَلَاتِهٖ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی اپنی نماز کے دوران رکوع سے سر اٹھاتے وقت اپنے پروردگار کی حمد کیسے بیان کرے

1903 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ:

1902– إسناده صحيح على شرطهما. وأخرجه أحمد 3/172 عن محمد بن جعفر، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاری "800" فی الأذان: باب الاطمأنينة حين يرفع رأسه من الركوع، والبيهقی فی السنن 2/97 من طريق أبی الوليد الطيالسی، عن شعبة، بهذا الإسناد. وأورده المؤلف برقم "1885" من طريق حماد بن زيد، عن ثابت، به، وتقدم تخريجه هناك، فانظره.

www.islamicurdubooks.com

اَخْبَرَنَا اَبُو النَّضْرِ هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَمِّهِ الْمَاجِشُونِ بْنِ اَبِي سَلَمَةَ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي رَافِعٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَكَعَ قَالَ: اللّٰهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ، وَبِكَ آمَنْتُ، وَلَكَ اَسْلَمْتُ، خَشَعَ لَكَ سَمْعِي، وَبَصَرِي، وَمُخِّي، وَعِظَامِي، وَعَصَبِي، ، وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهُ، قَالَ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضِ، وَمِلْءَ مَا بَيْنَهُمَا وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ.(5: 12)

حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب رکوع میں جاتے تھے تو یہ پڑھتے تھے۔

''اے اللہ! میں نے تیرے لئے رکوع کیا میں تجھ پر ایمان لایا میں نے تیرے لئے اسلام قبول کیا میری سماعت میری بصارت میرا گودا میری ہڈیاں اور میرے پٹھے تیری بارگاہ میں جھکے ہوئے ہیں۔''

جب آپ رکوع سے سر اٹھاتے تھے تو یہ پڑھتے تھے۔

''اللہ تعالیٰ نے اس شخص کی بات کو سن لیا جس نے اس کی حمد بیان کی ہے۔اے ہمارے پروردگار ہر طرح کی حمد تیرے لئے مخصوص ہے جو آسمانوں اور زمین جتنی بھری ہوئی ہو اور ان دونوں کے درمیان جو جگہ ہے۔اتنی بھری ہوئی ہو۔اس کے بعد جس چیز کو تو چاہے اتنی بھری ہوئی ہو''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمَرْءَ جَائِزٌ لَهُ اَنْ يَقُولَ مَا وَصَفْنَا فِي الصَّلَاةِ الْفَرِيضَةِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ آدمی کیلئے یہ بات جائز ہے کہ وہ اس چیز کو فرض نماز میں پڑھ سکتا ہے جو ہم نے ذکر کی ہے

1904 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْاَنْمَاطِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي رَافِعٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ:

1903- إسناده صحيح على شرط مسلم، الماجشون بن أبي سلمة: هو يعقوب، والأعرج: هو عبد الرحمٰن. وأخرجه ابن أبي شيبة 1/248، والطيالسي "152"، ومسلم "771" "202" في صلاة المسافرين: باب الدعاء في صلاة الليل وقيامه، والترمذي "266" في الصلاة: باب ما يقول الرجل إذا رفع رأسه من الركوع، والنسائي 2/192 في التطبيق: باب نوع آخر من الذكر في الركوع، والدارمي ا م301، وابن خزيمة في صحيحه "607" و "612"، وأبو عوانة 2/101، 102، 168، والبغوي في شرح السنة "631"، والبيهقي في السنن 2/94، من طريق عبد العزيز بن أبي سلمة، بهٰذا الإسناد. وهو مكرر "1773" وسيرد طرفه أيضًا برقم "1977".

1904- إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه أبو عوانة 2/102 عن يوسف بن مسلم، عن حجاج، بهذا الإسناد. وأخرجه عبد الرزاق "2930" عن إبراهيم بن محمد، والشافعي 1/84 عن عبد المجيد ومسلم بن خالد، والطحاوي في شرح معاني الآثار 1/239 من طريق عبد الرحمٰن بن أبي الزناد، أربعتهم عن موسى بن عقبة، بهٰذا الإسناد. وانظر ما قبله و "1772" و "1774".

www.islamicurdubooks.com

(متن حدیث):اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا رَفَعَ رَاْسَهُ مِنَ الرُّکُوعِ فِی الصَّلَاةِ قَالَ: اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمَاوَاتِ، وَمِلْءَ الْاَرْضِ، وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَیْءٍ بَعْدُ. (5: 12)

حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے دوران جب رکوع سے سر اٹھاتے تھے تو آپ یہ پڑھتے تھے۔

''اے اللہ! اے ہمارے پروردگار! حمد تیرے لئے مخصوص ہے جو آسمانوں جتنی بھری ہوئی ہو۔ زمین جتنی بھری ہوئی ہو اور اس کے بعد جو چیز تو چاہے اتنی بھری ہوئی ہو۔''

ذِکْرُ مَا یُسْتَحَبُّ لِلْمُصَلِّیْ اَنْ یُفَوِّضَ الْاَشْیَاءَ اِلٰی بَارِئِهٖ عِنْدَ تَحْمِیْدِ رَبِّهٖ جَلَّ وَعَلَا فِی الْمَوْضِعِ الَّذِیْ وَصَفْنَا مِنْ صَلَاتِهٖ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کیلئے یہ بات مستحب ہے کہ وہ اپنی نماز میں اس مقام پر اپنے پروردگار کی حمد بیان کرتے ہوئے اشیاء کو اپنے خالق کو تفویض کردے جس کا تذکرہ ہم نے کیا ہے

1905 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ عَاصِمٍ الْاَنْصَارِیُّ، بِدِمَشْقَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِی الْحَوَارِیِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ مُسْهِرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِیْدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِیْزِ، عَنْ عَطِیَّةَ بْنِ قَیْسٍ، عَنْ قَزَعَةَ بْنِ یَحْیٰی، عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ:

(متن حدیث):اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا قَالَ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، قَالَ: رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمَاوَاتِ، وَمِلْءَ الْاَرْضِ، وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَیْءٍ بَعْدُ، اَهْلَ الثَّنَاءِ وَالْمَجْدِ، اَحَقُّ مَا قَالَ الْعَبْدُ وَکُلُّنَا لَکَ عَبْدٌ، لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَیْتَ، وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ، وَلَا یَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْکَ الْجَدُّ. (5: 12)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ پڑھ لیتے تھے، پھر آپ یہ پڑھتے تھے۔

1905- إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه أبو عوانة 2/102 عن يوسف بن مسلم، عن حجاج، بهٰذا الإسناد. وأخرجه عبد الرزاق "2930" عن إبراهيم بن محمد، والشافعي 1/84 عن عبد المجيد ومسلم بن خالد، والطحاوي في شرح معاني الآثار 1/239 من طريق عبد الرحمٰن بن أبي الزناد، أربعتهم عن موسى بن عقبة، بهٰذا الإسناد. وانظر ما قبله و "1772" و "1774".

2 إسناده صحيح على شرط الصحيح غير أحمد بن أبي الحواري وهو أحمد بن عبد الله بن ميمون- وهو ثقة، أبو مسهر: هو عبد الأعلى بن مسهر الغساني. وأخرجه أبو داوٗد "847" في الصلاة: باب ما يقول إذا رفع رأسه من الركوع، عن محمود بن خالد، وأبو عوانة 2/176 عن يزيد بن عبد الصمد، وابن خزيمة في صحيحه "613" عن محمد بن يحيى، ثلاثتهم عن أبي مسهر، بهٰذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/87، والدارمي 1/301، ومسلم "477" في الصلاة: باب ما يقول إذا رفع رأسه من الركوع، وأبو داوٗد "847"، والنسائي 2/198-199 في التطبيق: باب ما يقول في قيامه ذلك، وابن خزيمة في صحيحه "613" أيضًا، وأبو عوانة 2/176، والطحاوي في شحر معاني الآثار 1/239، والبيهقي 2/94 من طرق عن سعيد بن عبد العزيز، به.

www.islamicurdubooks.com

''اے ہمارے پروردگار! حمد تیرے لئے مخصوص ہے' جو آسمانوں جتنی بھری ہوئی ہو زمین جتنی بھری ہوئی ہو اور اس کے بعد جو چیز تو چاہے اتنی بھری ہوئی ہو' تو تعریف اور بزرگی کا اہل ہے وہ چیز سب سے زیادہ حق ہے' جو ایک بندے نے کہی ہے۔ ویسے ہم سب تیرے بندے ہیں (اس بندے نے یہ کہا ہے) جسے تو عطا کر دے اسے کوئی روکنے والا نہیں ہے اور جسے تو نہ دے اسے کوئی دینے والا نہیں ہے اور تیری مرضی کے مقابلے میں کسی بھی صاحب حیثیت شخص کی حیثیت فائدہ نہیں دیتی''۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ تَفَرَّدَ بِهٖ سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے کہ اس روایت کو نقل کرنے میں سعید بن عبدالعزیز نامی راوی منفرد ہے

1906 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، قَالَ: اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ، عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ:

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا رَفَعَ رَاْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ قَالَ: اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمَاوَاتِ، وَمِلْءَ الْاَرْضِ، وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَىْءٍ بَعْدُ، اَهْلُ الثَّنَاءِ وَالْمَجْدِ، لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ، وَلَا مُعْطِىَ لِمَا مَنَعْتَ، وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ. (5: 12)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب رکوع سے سر اٹھا لیتے تھے' تو یہ پڑھتے تھے۔

''اے اللہ! اے ہمارے پروردگار! حمد تیرے لئے مخصوص ہے' جو آسمانوں جتنی بھری ہوئی ہو اور زمین جتنی بھری ہوئی ہو اور اس کے بعد جو چیز تو چاہے اتنی بھری ہوئی ہو' تو تعریف اور بزرگی کا اہل ہے جس کو تو عطا کر دے اسے کوئی روکنے والا نہیں ہے اور جسے تو نہ دے۔ اسے کوئی کچھ دینے والا نہیں ہے اور تیری مرضی کے مقابلے میں کسی بھی صاحب حیثیت شخص کی حیثیت فائدہ نہیں دیتی ہے''۔

1906- إسناده صحيح على شرطهما غير قيس بن سعد وهو المكي- فإنه من رجال مسلم، وهو فى مصنف ابن أبى شيبة 1/246-247، ومن طريقه أخرجه مسلم "478" فى الصلاة: باب ما يقول إذا رفع رأسه من الركوع، والبيهقى 2/94، وسقط من المصنف هشيم. وأخرجه أبو عوانة 2/177 من طريق محمد بن عيسى، عن هشيم، به. وأخرجه أحمد 1/176، ومسلم "478"،والنسائى 2/198 فى التطبيق: باب ما يقوله فى قيامه ذلك، والطحاوى فى شرح معانى الآثار 1/239، وأبو عوانة 2/176، والطبرانى فى الكبير "11347"، والبيهقى فى السنن 2/94 من طرق عن هشام بن حسان، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 1/270، والطبرانى "12503" من طريق حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ. وأخرجه عبد الرزاق "2908"، ومن طريقه أحمد 1/333 عن إبراهيم بن عمر بن كيسان الصنعانى، وأخرجه أحمد 1/277، والنسائى 2/198، من طريق إبراهيم بن نافع وهو المكى-، كلاهما عن وهب بن مانوس العدنى، عن سعيد بن جبير، عن ابن عباس، ووهب بن مانوس ويقال: ابن ميناس- ذكره المؤلف فى الثقات، وروى عنه إثنان وباقى رجاله ثقات.

www.islamicurdubooks.com

ذِكْرُ مَا يَقُولُ الْمَرْءُ عِنْدَ رَفْعِهِ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی رکوع سے سر اٹھانے پر کیا پڑھے گا

1907 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ سُمَيٍّ، عَنْ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِذَا قَالَ الْاِمَامُ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، فَقُولُوا: اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ، فَاِنَّهُ مَنْ وَافَقَ قَوْلُهُ قَوْلَ الْمَلَائِكَةِ، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ. (1: 94)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"جب امام سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہے تو تم لوگ یہ کہو' اے اللہ! اے ہمارے پروردگار حمد تیرے ہی لئے مخصوص ہے۔" کیونکہ جس شخص کا یہ کہنا فرشتوں کے کہنے کے ہمراہ ہوا اس شخص کے گزشتہ گناہوں کی مغفرت ہو جاتی ہے۔"

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَنْ يَقُولَ فِي الْمَوْضِعِ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ بِدُونِ مَا وَصَفْنَا

آدمی کیلئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ ان کلمات کو انہی مقامات پر پڑھے گا جن کا ہم نے ذکر کیا ہے اس کے علاوہ کسی اور مقام پر نہیں پڑھے گا

1908 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُو يَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَنَسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِذَا قَالَ الْاِمَامُ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، فَقُولُوا: رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ. (1: 94)

1907 - إسناده صحيح على شرطهما، وأخرجه البغوى فى شرح السنة "630" من طريق أحمد بن أبى بكر، بهٰذا الإسناد. وهو فى الموطأ 1/88 فى الصلاة: باب ما جاء فى التأمين خلف الإمام، ومن طريق مالك أخرجه الشافعى 1/84، وأحمد 2/459، والبخارى "796" فى الأذان: باب فضل: اللّٰهم ربنا لك الحمد، و "3228" فى بدء الخلف: باب إذا قال أحدكم آمين والملائكة فى السماء فوافقت إحداهما الأخرى غفر له ما تقدم من ذنبه، ومسلم "409" فى الصلاة: باب التسميع والتحميد والتأمين، وأبو داؤد "848" فى الصلاة: با ما يقول إذا رفع رأسه من الركوع، والترمذى "267" فى الصلاة، والنسائى 2/196 فى التطبيق: باب قوله: ربنا ولك الحمد، والطحاوى فى شرح معانى الآثار 1/238، والبيهقى 2/96. وسيورده المؤلف برقم "1909" من طريق سهيل بن أبى صالح، عن ابيه، عن أبى هريرة، فانظره.

1908 - إسناده صحيح على شرطهما، وأخرجه ابن أبى شيبة 1/252، وأحمد 3/110، والنسائى 2/195، 196 فى التطبيق: باب ما يقول الإمام، عن هناد بن السرى، وابن ماجه "876" فى إقامة الصلاة: باب ما يقول إذا رفع رأسه من الركوع عن هشام بن عمار، أربعتهم عن سفيان، بهٰذا الإسناد. وأخرجه عبد الرزاق "2909" ومن طريقه أحمد 3/162 عن معمر، والدارمى 1/300 والبيهقى فى السنن 2/97 من طريق مالك بن أنس، والبيهقى 2/97 أيضًا من طريق الليث بن سعد ويونس بن يزيد، أربعتهم عن الزهرى، به. وفى الباب عن ابن مسعود عند البيهقى فى السنن 2/97.

www.islamicurdubooks.com

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب امام سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ پڑھے تو تم لوگ یہ کہو''اے اللہ! ہمارے پروردگار حمد تیرے ہی لئے مخصوص ہے۔''

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّقُوْلَ مَا وَصَفْنَا بِحَذْفِ الْوَاوِ مِنْهُ

آدمی کیلئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ ہم نے جو الفاظ نقل کیے ہیں وہ ان میں سے ''وَ'' کو حذف کردے

1909 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): اِذَا قَالَ الْاِمَامُ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، فَقُوْلُوْا: رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ . (1: 94)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب امام سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ پڑھے تو تم رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ پڑھو۔''

ذِكْرُ اسْتِحْبَابِ الْاِجْتِهَادِ لِلْمَرْءِ فِي الْحَمْدِ لِلّٰهِ بَعْدَ رَفْعِ رَاْسِهِ مِنَ الرُّكُوْعِ

آدمی کیلئے رکوع سے سر اٹھانے کے بعد اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرتے ہوئے اہتمام کرنے کے مستحب ہونے کا تذکرہ

1910 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نُعَيْمٍ الْمُجْمِرِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَحْيَى الزُّرَقِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ الزُّرَقِيِّ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنَّا يَوْمًا نُصَلِّيْ وَرَاءَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا رَفَعَ رَاْسَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ، وَقَالَ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ قَالَ رَجُلٌ وَرَائَهُ: رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ، حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيْهِ، فَلَمَّا انْصَرَفَ

1909- إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه في صحيحه "409" في الصلاة: باب التسميع والتحميد والتأمين، عن قتيبة بن سعيد، عن يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ، بهذا الإسناد . وتقدم برقم "1907" من طريق مالك، عن سمي، عن أبي صالح، به، وأوردت تخريجه هناك، فانظره.

1910- إسناده صحيح على شرط البخاري . وأخرجه البغوي في شرح السنة "632" من طريق أبي مصعب أحمد بن أبي بكر، بهذا الإسناد. وهو في الموطأ 1/211-212: باب ما جاء في ذكر الله تبارك وتعالى. ومن طريق مالك أخرجه أحمد 4/340، والبخاري "799" في الأذان: باب رقم "126"، وأبو داود "770" في الصلاة: باب ما يستفتح به الصلاة من الدعاء ، والنسائي 2/196 في التطبيق: باب ما يقول المأموم، والطبراني في الكبير "4531"، والبيهقي 2/95، وصححه ابن خزيمة "614"، والحاكم 1/225، ووافقه الذهبي . وأخرجه أبو داود "773"، والترمذي "404" في الصلاة: باب ما جاء في الرجل يعطس في الصلاة، والنسائي 2/145 في الافتتاح: باب قول المأموم إذا عطس خلف الإمام، والطبراني "4532"، والبيهقي 2/95 من طريق رفاعة بن يحيى بن عبد الله بن رفاعة بن رافع الزرقي، عن عم أبيه معاذ بن رفاعة بن رافع، عن أبيه، به.

www.islamicurdubooks.com

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنِ الْمُتَكَلِّمُ آنِفًا؟ ، فَقَالَ رَجُلٌ: اَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَقَدْ رَاَيْتُ بِضْعًا وَّثَلَاثِيْنَ مَلَكًا يَبْتَدِرُوْنَهَا اَيُّهُمْ يَكْتُبُهَا اَوَّلُ .(1: 2)

❀❀ حضرت رفاعہ بن رافع زرقی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دن ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز ادا کر رہے تھے جب آپ نے رکوع سے سر اٹھایا' تو آپ نے سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہا آپ کے پیچھے ایک شخص نے یہ کلمات پڑھے۔

''اے ہمارے پروردگار! حمد تیرے ہی لئے مخصوص ہے۔ ایسی حمد جو زیادہ ہو پاکیزہ ہو اس میں برکت موجود ہو''۔

جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز مکمل کی تو آپ نے دریافت کیا۔ ابھی کلام کرنے والا شخص کون تھا۔ ایک صاحب نے عرض کی: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! میں تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے تیس سے زیادہ فرشتوں کو دیکھا' وہ ان کلمات کی طرف لپکے' ان میں سے کون پہلے ان کلمات کو نوٹ کرتا ہے۔

ذِكْرُ مَغْفِرَةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذُنُوْبِ الْعَبْدِ بِقَوْلِهِ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ فِيْ صَلَاتِهٖ اِذَا وَافَقَ ذٰلِكَ قَوْلَ الْمَلَائِكَةِ

اللہ تعالیٰ کے بندے کے گزشتہ گناہوں کی مغفرت کرنے کا تذکرہ جب وہ یہ کہتا ہے:

''اے اللہ! اے ہمارے پروردگار! حمد تیرے لیے مخصوص ہیں'' وہ اپنی نماز میں یہ کہتا ہے اور جب اس کا یہ کہنا فرشتوں کے ساتھ ہوتا ہے

1911 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيْسَ الْاَنْصَارِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ سُمَيٍّ، عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): اِذَا قَالَ الْاِمَامُ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ، فَقُوْلُوْا: اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ، فَمَنْ وَّافَقَ قَوْلُهٗ قَوْلَ الْمَلَائِكَةِ، غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ . (1: 2)

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب امام سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہے' تو تم لوگ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ پڑھو جس شخص کا یہ پڑھنا فرشتوں کے کہنے کے ہمراہ ہوگا۔ اس شخص کے گزشتہ گناہوں کی مغفرت ہو جائے گی''۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمُصَلِّيْ وَضْعُ الرُّكْبَتَيْنِ عَلَى الْاَرْضِ عِنْدَ السُّجُوْدِ قَبْلَ الْكَفَّيْنِ

آدمی کیلئے یہ بات مستحب ہونے کا تذکرہ کہ وہ رکوع میں جاتے وقت دونوں ہتھیلیوں سے پہلے دونوں گھٹنے زمین پر رکھے

1912 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الثَّقَفِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ، قَالَ:

1911- هو مكرر "1970"

www.islamicurdubooks.com

حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا شَرِيكٌ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ وَّائِلِ بْنِ حُجْرٍ، قَالَ:

(متن حدیث): رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اِذَا سَجَدَ، وَضَعَ رُكْبَتَيْهِ قَبْلَ يَدَيْهِ، وَاِذَا نَهَضَ، رَفَعَ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ. (4:5)

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا' جب آپ سجدے میں گئے' تو آپ نے اپنے دونوں گھٹنے دونوں ہاتھوں سے پہلے (زمین پر) رکھے اور جب آپ اٹھے تو آپ نے دونوں گھٹنوں سے پہلے دونوں ہاتھ اٹھائے۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ اَنْ يَّقْصِدَ الْمَرْءُ فِي سُجُوْدِهِ التُّرَابَ، اِذِ اسْتِعْمَالُهُ يُؤَدِّي اِلَى التَّوَاضُعِ لِلّٰهِ جَلَّ وَعَلَا

اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ کہ آدمی اپنے سجدہ میں مٹی کا قصد کرے کیونکہ اس پر عمل کرنا اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں تواضع اختیار کرنے کی طرف لے جاتا ہے

1913 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى الشَّحَّامُ، بِالرَّيِّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمِ بْنِ وَارَةَ، حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ رَوْحٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ، عَنِ الزُّبَيْدِيِّ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِي هِنْدَ، عَنْ اَبِي صَالِحٍ مَوْلَى آلِ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنْتُ عِنْدَ اُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَتَاهَا ذُو قَرَابَتِهَا غُلَامٌ شَابٌّ ذُو جُمَّةٍ، فَقَامَ يُصَلِّي، فَلَمَّا ذَهَبَ لِيَسْجُدَ، نَفَخَ، فَقَالَتْ: لَا تَفْعَلْ فَاِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ

1912- كليب والد عاصم: صدوق، وباقي السند رجاله رجال الصحيح غير شريك وهو ابن عبد الله القاضي- فإنه سيء الحفظ. ولم يخرج له مسلم إلا في المتابعات . وأخرجه أبو داؤد "838" في الصلاة: باب كيف يضع ركبتيه قبل يديه، والترمذي 268 في الصلاة: باب ما جاء في وضع الركبتين قبل اليدين في السجود، وابن ماجه "882" في الإقامة: باب السجود، ثلاثتهم عن الحسن بن علي الحلواني الخلال، بهذا الإسناد . وأخرجه الدارمي 1/303 عن يزيد بن هارون، به . وأخرجه النسائي 2/206 في التطبيق: باب أول ما يصل إلى الأرض من الإنسان في سجوده، والدارقطني 1/345، والطبراني 22/ "97"، والطحاوي في شرح معاني الآثار 1/255، والبيهقي 2/98، والحازمي في الاعتبار ص 161 من طرق عن يزيد بن هارون، به، وصححه ابن خزيمة برقم 626 و "629"، والحاكم 1/226، ووافقه الذهبي، وحسنه الترمذي.

1913- إسناده ضعيف. أبو صالح مولى آل طلحة: لم يوثقه غير المؤلف، ومحمد بن حرب: هو الخولاني المعروف بالأبرش، وهو كاتب الزبيدي محمد بن الوليد. وأخرجه أحمد 6/323، والترمذي "381" و "382" في الصلاة: باب ما جاء في كراهية النفخ في الصلاة، والطبراني في الكبير 23/ "742" "743" و "744" و "745"، والبيهقي في السنن 2/252، من طرق عن أبي حمزة ميمون الأعور الراعي، عن أبي صالح، بهذا الإسناد. قال الترمذي: إسناده ليس بذاك، وميمون أبو حمزة قد ضعفه بعض أهل العلم، ومع ذلك فقد صححه الحاكم 1/271، ووافقه الذهبي. وأخرجه أحمد 6/301 من طريق آخر عن أبي صالح، به وأخرجه الطبراني 23/ "942" من طريق المغيرة بن مسلم السراج، عن ميمون بن أبي ميمون، عن زاذان، عن أم سلمة.

www.islamicurdubooks.com

يَقُوْلُ لِغُلَامٍ لَنَا اَسْوَدَ: يَا رَبَاحُ، تَرِّبْ وَجْهَكَ . (1: 78)

ابوصالح بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کی زوجہ محترمہ سیّدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس موجود تھا۔ ان کے رشتے داروں میں سے ایک نوجوان ان کے پاس آیا جس کے بڑے بڑے بال تھے وہ کھڑا ہو کر نماز ادا کرنے لگا' جب وہ سجدے میں جانے لگا' تو اس نے پہلے پھونک ماری تو سیّدہ امّ سلمہ نے فرمایا: تم ایسا نہ کرو کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے ہمارے ایک سیاہ فام لڑکے کو یہ فرمایا تھا اے رباح (سجدے کے دوران) تم اپنے چہرے کو خاک آلود کرو۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِالْاِدِّعَامِ عَلَى الرَّاحَتَيْنِ عِنْدَ السُّجُوْدِ لِلْمُصَلِّىْ، اِذِ الْاَعْضَاءُ تَسْجُدُ كَمَا يَسْجُدُ الْوَجْهُ

اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ کہ آدمی سجدے میں جاتے ہوئے دونوں ہتھیلیوں پر وزن ڈالے کیونکہ اعضاء بھی سجدہ کرتے ہیں جس طرح چہرہ سجدہ کرتا ہے

1914 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ الزُّهْرِيُّ، حَدَّثَنَا اَبِىْ، وَعَمِّىْ، قَالَا: حَدَّثَنَا اَبِىْ، عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنِىْ مِسْعَرُ بْنُ كِدَامٍ، عَنْ آدَمَ بْنِ عَلِيٍّ الْبَكْرِيِّ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا تَبْسُطْ ذِرَاعَيْكَ اِذَا صَلَّيْتَ كَبَسْطِ السَّبُعِ، وَادَّعِمْ عَلٰى رَاحَتَيْكَ، وَجَافِ عَنْ ضَبْعَيْكَ، فَاِنَّكَ اِذَا فَعَلْتَ ذٰلِكَ سَجَدَ كُلُّ عُضْوٍ مِنْكَ . (1: 78)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب تم نماز ادا کر رہے ہو' تو اپنے بازوؤں کو یوں نہ بچھاؤ جس طرح درندے بچھاتے ہیں تم اپنی ہتھیلیوں پر ٹیک لگاؤ اور اپنے بازوؤں کو اپنے پہلو سے دور رکھو جب تم ایسا کرو گے تو تمہارا ہر عضو سجدہ کرے گا''۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ اَنْ يَكُوْنَ اِتِّكَاؤُهُ فِى السُّجُوْدِ عَلٰى اَلْيَتَىْ كَفَّيْهِ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کیلئے یہ بات مستحب ہے کہ وہ سجدے میں دونوں ہتھیلیوں کے اندرونی حصے پر ٹیک لگائے

1914- إسناده قوي. ابن إسحاق: روى له مسلم مقرونًا بغيره، وقد صرح بالتحديث. وباقي رجاله رجال الصحيح، وصححه ابن خزيمة "645"، والحاكم 1/227، ووافقه الذهبي من طريق عبيد الله بن سعد بن إبراهيم قال: حدثني عمي، أخبرنا أبي، بهذا الإسناد. وأورده الهيثمي في مجمع الزوائد 2/126، وقال: رواه الطبراني في الكبير ورجاله ثقات. وأخرجه عبد الرزاق "2927" عن الثوري، عن آدم بن علي، عن ابن عمر موقوفًا عليه، وفيه قصة.

www.islamicurdubooks.com

1915 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَیْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرِ بْنِ الْحَكَمِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي اَبِي، قَالَ: حَدَّثَنِي اَبُو اِسْحَاقَ، قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْجُدُ عَلٰى اَلْيَتَيْ كَفَّيْهِ. (3: 4)

حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی دونوں ہتھیلیوں پر سجدہ کیا کرتے تھے۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِرَفْعِ الْمِرْفَقَيْنِ عَنِ الْاَرْضِ عِنْدَ الْاِنْتِصَابِ فِي السُّجُوْدِ

اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ کہ سجدے کے دوران ہاتھ رکھتے ہوئے کہنیوں کو زمین سے بلند رکھا جائے

1916 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ الطَّيَالِسِيُّ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ اِيَادِ بْنِ لَقِيْطٍ، عَنْ اِيَادِ بْنِ لَقِيْطٍ، عَنِ الْبَرَاءِ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): اِذَا سَجَدْتَ، فَضَعْ كَفَّيْكَ، وَارْفَعْ مِرْفَقَيْكَ، وَانْتَصِبْ. (1: 78)

حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"جب تم سجدے میں جاؤ تو تم اپنی دونوں ہتھیلیاں (زمین پر) رکھو اور اپنی دونوں کہنیوں کو بلند رکھو اور ان کو نصب (کھڑا) رکھو۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِضَمِّ الْفَخِذَيْنِ عِنْدَ السُّجُوْدِ لِلْمُصَلِّي

نمازی کو اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ کہ وہ سجدے میں زانوں کو ملا کر رکھے

1917 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ السَّلَامِ، بِبَيْرُوْتَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، حَدَّثَنَا اَبِي، عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ دَرَّاجٍ، عَنِ ابْنِ حُجَيْرَةَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

1915- رجاله ثقات رجال الصحيح غير علي بن الحسين بن واقد، وهو صدوق، وأبوه سمع من أبي إسحاق بأخرة . وهو في صحيح ابن خزيمة برقم "639" وأخرجه أحمد 4/294، 295 عن زيد بن الحباب، والحاكم 1/227، ومن طريقه البيهقي في السنن 2/107 من طريق علي بن الحسن بن شقيق، كلاهما عن الحسين بن واقد، بهذا الإسناد . وصححه الحاكم على شرط الشيخين، ووافقه الذهبي. وأورده الهيثمي في مجمع الزوائد 2/125، وقال: رواه أحمد، ورجاله رجال الصحيح . وأخرجه ابن أبي شيبة 1/261 ،والبيهقي 2/107 من طريق شعبة عن أبي إسحاق.

1916- إسناده صحيح على شرط مسلم . وأخرجه أحمد 4/283 عن أبي الوليد الطيالسي، بهذا الإسناد. وأخرجه الطيالسي "748" ومن طريقه أبو عوانة 2/183 عن عبيد الله بن إياد، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 4/284 و294 عن عفان بن مسلم، ومسلم "494" في الصلاة: باب الاعتدال في السجود، والبيهقي في السنن 2/113 من طريق يحيى بن يحيى، وابن خزيمة "656" من طريق عبد الرحمن بن مهدي، ثلاثتهم عن عبيد الله بن إياد، به. وليس عندهم لفظ وانتصب.

www.islamicurdubooks.com

(متن حدیث): اِذَا سَجَدَ اَحَدُكُمْ فَلَا يَفْتَرِشِ افْتِرَاشَ الْكَلْبِ، وَلْيَضُمَّ فَخِذَيْهِ . (1: 78)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْحَاتِمٍ: لَمْ يَسْمَعِ اللَّيْثُ مِنْ دَرَّاجٍ غَيْرَ هٰذَا الْحَدِيْثِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب کوئی شخص سجدے میں جائے' تو وہ کتے کی طرح (اپنے بازو) نہ بچھائے اور وہ اپنے زانو کو ملا کر رکھے''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) لیث نامی راوی نے دراج نامی راوی کے حوالے سے اس حدیث کے علاوہ اور کوئی حدیث نہیں سنی۔

ذِكْرُ اِبَاحَةِ اسْتِعَانَةِ الْمُصَلِّي بِالرُّكْبَةِ فِي سُجُوْدِهِ عِنْدَ وُجُوْدِ ضِعْفٍ، اَوْ كِبَرِ سِنٍّ

نمازی کیلئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ کمزوری یا کبرسنی کی وجہ سے وہ سجدے میں گھٹنوں سے مدد حاصل کرے

1918 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ سُمَيٍّ، عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): شَكَى اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَشَقَّةَ السُّجُوْدِ عَلَيْهِمْ، فَقَالَ: اسْتَعِيْنُوا بِالرُّكَبِ . (2: 82)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ اصحاب نے آپ کی خدمت میں سجدے کے دوران مشقت کی شکایت کی تو آپ نے ارشاد فرمایا: تم گھٹنوں کے ذریعے مدد حاصل کرو۔

1917- إسناده حسن. دارج: أحاديثه عن غير أبي الهيثم مستقيمة فيما نقله الأجري، عن أبي داوُد، وهٰذا منها، فإنه رواه عن ابن حجيرة وهو عبد الرحمٰن بن حجيرة- وباقي رجاله ثقات . وأخرجه ابن خزيمة "653" عن سعيد بن عبد الله بن عبد الحكم، عن أبيه، بهٰذا الإسناد : وأخرجه أبو داوُد "901" في الصلاة: باب صفة السجود، من طريق ابن وهب، والبيهقي 2/115 من طريق أبي صالح، كلاهما عن الليث بن سعد، بهٰذا الإسناد.

1918- إسناده قوي رجاله رجال الشيخين غير ابن عجلان، فإنه من رجال مسلم، وهو صدوق. وأخرجه أبو داوُد "902" في الصلاة: باب الرخصة في ذلك للضروة، والترمذي "286" في الصلاة: باب ما جاء في الاعتماد في السجود، كلاهما عن قتيبة بن سعيد، بهٰذا الإسناد. وقال الترمذي بإثره: هٰذا حديث غريب لا نعرفه من حديث أبي صلاح، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عليه وسلم إلا من هٰذا الوجه، من حديث الليث، عن ابن عجلان، وقد روى هٰذا الحديث سفيان بن عيينة وغير واحد، عن سمي، عن النعمان بن أبي عياش، عن النبي صلى الله عليه وسلم نحو هٰذا . وكأن رواية هؤلاء أصح من رواية الليث، ورده الشيخ شاكر رحمه الله- بقوله: هؤلاء رووا الحديث عن سمي، عن النعمان مرسلًا، والليث بن سعد رواه عن سمي، عن أبي صالح، عن أبي هريرة موصولًا، فهما طريقان مختلفان، يؤيد أحدهما الآخر ويعضده، والليث بن سعد ثقة حافظ لا نتردد في قبول زيادته وما انفرد به، فالحديث صحيح. وأخرجه أحمد 2/339، 340، عن يونس، والحاكم 1/229 من طريق شعيب بن الليث: كلاهما عن الليث، به. وصححه الحاكم على شرط مسلم، ووافقه الذهبي.

www.islamicurdubooks.com

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمُصَلِّي اَنْ يُجَافِيَ فِي سُجُوْدِهٖ حَتّٰى يُرٰى بَيَاضُ اِبْطَيْهِ

نمازی کیلئے یہ بات مستحب ہونے کا تذکرہ کہ وہ سجدے میں اپنے بازوکو کشادہ رکھے تاکہ اس کے بغلوں کی سفیدی نظر آئے

1919 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلِ بْنِ عَسْكَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْاَسْوَدِ النَّضْرُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ، قَالَ: حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ الْاَعْرَجِ، عَنِ ابْنِ بُحَيْنَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَجَدَ فَرَّجَ بَيْنَ يَدَيْهِ حَتّٰى يَبْدُوَ بَيَاضُ اِبْطَيْهِ. (5: 4)

❀❀ حضرت ابن بحینہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدے میں جاتے تھے' تو آپ اپنے دونوں بازوؤں کو اتنا کشادہ رکھتے تھے' آپ کے بغلوں کی سفیدی نمایاں ہوجاتی تھی۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمُصَلِّي ضَمُّ الْاَصَابِعِ فِي السُّجُوْدِ

اس بات کا تذکرہ کہ نمازی کیلئے یہ بات مستحب ہے کہ وہ سجدے میں انگلیوں کو ملا کر رکھے

1920 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ:

1919- إسناده صحيح، رجاله رجال الصحيح غير أبي الأسود النضر بن عبد الجبار وهو ثقة، ابن بحينة: هو الصحابي عبد الله بن مالك وأخرجه البيهقي في السنن 2/114 من طريق يحيى بن عثمان بن صالح، عن النضر بن عبد الجبار، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 5/345، والبخاري "390" في الصلاة: باب يبدي ضبعية ويجافي في السجود، و "807" في الأذان: باب يبدي ضبعيه ويجافي في السجود، و "3564" في المناقب: باب صفة النبي صلى الله عليه وسلم، ومسلم "495" في الصلاة: باب ما يجمع صفة الصلاة وما يفتتح به ويختم به، وصفة الركوع والاعتدال منه، والسجود والاعتدال منه، والنسائي 2/212 في التطبيق: باب صفة السجود، وابن خزيمة في صحيحه "648"، وأبو عوانة 2/185، والبيهقي في السنن 2/114 من طرق عن بكير بن مضر، به. وأخرجه أحمد 5/345، ومسلم "495" "236"، وأبو عوانة 2/185، من طريق عمرو بن الحارث، والليث بن سعد، كلاهما عن جعفر بن ربيعة، به.

1920- الحارث بن عبد الله الهمداني هو الخازن، ذكره المؤلف في الثقات 8/183، وقال: مستقيم الحديث، وقال الإمام الذهبي في الميزان 1/437: صدوق ومن فوقه من رجال مسلم، إلا أن هشيمًا مدلس، وقد عنعن، وسماع علقمة عن أبيه ثابت، خالفًا لما قاله الحافظ في التقريب كما حققته في التعليق على السير 2/573. وهو في صحيح ابن خزمة "594"، والمستدرك 1/227، ومعجم الطبراني الكبير 22/ "26" من طريق الحارث بن عبد الله، بهذا الإسناد. وقول الحاكم: هذا حديث صحيح على شرط مسلم، وموافقة الذهبي له خطأ منهما رحمهما الله، فإن الحارث بن عبد الله لم يخرج له مسلم، ولا أحد من أصحاب الكتب الستة. نعم اخرجه الحاكم 1/224 من طريق عمرو بن عون، عن هشيم، به. وصححه على شرط مسلم، ووافقه الذهبي، وهو كما قالا، فإن عمرو بن عون وهو ابن اوس الواسطي- أخرج له أصحاب الكتب الستة، وله شاهد من حديث أبي مسعود البدري عند أحمد 4/120. وأورده الهيثمي في مجمع الزوائد 2/135 وقال: رواه الطبراني في الكبير وإسناده حسن.

www.islamicurdubooks.com

حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ، عَنْ اَبِيهِ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا رَكَعَ، فَرَّجَ اَصَابِعَهُ، وَاِذَا سَجَدَ ضَمَّ اَصَابِعَهُ.

(4:5)

❀❀ علقمہ بن وائل اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ جب رکوع میں جاتے تھے، تو اپنی انگلیوں کو کشادہ رکھتے تھے اور جب آپ سجدے میں جاتے تھے، تو اپنی انگلیاں ملا کر رکھتے تھے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمَرْءَ اِذَا سَجَدَ، سَجَدَ مَعَهُ آرَابُهُ السَّبْعُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ آدمی جب سجدہ کرتا ہے تو اس کے ساتھ اس کے اعضاء سجدہ کرتے ہیں

1921 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْجُنَيْدِ، بِبُسْتَ، حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ، عَنِ ابْنِ الْهَادِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِي وَقَّاصٍ، عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): اِذَا سَجَدَ الْعَبْدُ سَجَدَ مَعَهُ سَبْعَةُ آرَابٍ: وَجْهُهُ، وَرُكْبَتَاهُ، وَكَفَّاهُ، وَقَدَمَاهُ. (1:2)

❀❀ عامر بن سعد، حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں، انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔

"جب بندہ سجدہ کرتا ہے، تو اس کے ہمراہ سات اعضاء سجدہ کرتے ہیں اس کا چہرہ اس کے دونوں گھٹنے اس کی دونوں ہتھیلیاں اور اس کے دونوں پاؤں۔"

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنِ الْاَعْضَاءِ الَّتِي تَسْجُدُ لِسُجُوْدِ الْمُصَلِّي فِي صَلَاتِهِ

ان اعضاء کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ جو نمازی کی نماز کے دوران اس کے سجدے کے ہمراہ سجدہ کرتے ہیں

1921- إسناده صحيح على شرطهما. ابن الهاد: هو يزيد بن عَبْدِ اللّٰهِ بن اُسَامَةَ بن الْهَادِ المدني. وأخرجه أحمد 1/208، ومسلم "491" في الصلاة: باب أعضاء السجود، وأبو داوُد "891" في الصلاة: باب أعضاء السجود، والترمذي "272" في الصلاة: باب ما جاء في السجود على سبعة أعضاء، والنسائي 2/208 في التطبيق: باب تفسير ذلك، أي على كم السجود، والبيهقي في السنن 2/101 من طريق قتيبة بن سعيد، بهٰذا الإسناد. وأخرجه الشافعي في المسند 1/85، وأحمد 1/206، والنسائي 2/210: باب السجود على القدمين، وابن خزيمة في صحيحه "631"، وابن ماجه "885" في الإقامة: باب السجود، والطحاوي في شرح معاني الآثار 1/256، والطبراني في تهذيب الآثار 1/205، من طرق عن يزيد بن الهاد، به. وأخرجه أحمد 1/206، والطحاوي 1/255 و256 من طريق إسماعيل بن محمد، عن عامر بن سعد بن أبي وقاص، به. والآراب: الأعضاء، واحدها إرب، بالكسر والسكون.

www.islamicurdubooks.com

1922 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا حَيْوَةُ، عَنِ ابْنِ الْهَادِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِی وَقَّاصٍ، عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): اِذَا سَجَدَ الْعَبْدُ سَجَدَ مَعَهُ سَبْعَةُ آرَابٍ: وَجْهُهُ، وَكَفَّاهُ، وَرُكْبَتَاهُ، وَقَدَمَاهُ . (3: 66)

✿✿ عامر بن سعد' حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں۔

''جب بندہ سجدہ کرتا ہے' تو اس کے ہمراہ سات اعضاء سجدہ کرتے ہیں اس کا چہرہ اس کی دونوں ہتھیلیاں اس کے دونوں گھٹنے اور اس کے دونوں پاؤں۔''

ذِكْرُ الْاَمْرِ لِلْمَرْءِ اِذَا اَرَادَ السُّجُوْدَ اَنْ يَّسْجُدَ عَلَى الْاَعْضَاءِ السَّبْعَةِ

آدمی کو اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ کہ جب وہ سجدہ کرنے کا ارادہ کرے تو اس کے ساتھ' سات اعضاء بھی سجدہ کریں

1923 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ زُهَيْرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الصَّبَّاحِ الْعَطَّارُ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَوَاءٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، وَرَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ طَاوُوسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ،

1922- إسناده قوى على شرط مسلم، وهو مكرر ما قبله.

1923- إسناده صحيح على شرط الشيخين. وأخرجه من طريق شعبة وروح بهذا الإسناد النسائى 2/215 فى التطبيق: باب النهى عن كف الشعر فى السجود، والطبرى فى تهذيب الآثار 1/199-200، والطبرانى فى الكبير "10862"، وصححه ابن خزيمة ."633"وأخرجه الطيالسى "2603"، وأحمد 1/255 و279و285و286و324، والبخارى "810" فى الأذان: باب السجود على سبعة أعظم، ومسلم "490" "228" فى الصلاة: باب أعضاء السجود والنهى عن كف الشعر والثوب وعقص الرأس فى الصلاة، وأبو داوٗد "890" فى الصلاة: باب أعضاء السجود، والدارمى 1/302، وأبو عوانة 2/182، والبيهقى 2/108 من طرق عن شعبة، به.وأخرجه الطحاوى فى شرح معانى الآثار 1/256 من طريق يزيد بن زريع، عن روح، به.وأخرجه من طرق عن عمرو بن دينار، به: الحميدى "493"، وعبد الرزاق "2971" و"2972" و"2973"وأحمد 1/221و286، والبخارى "809" فى الأذان: باب السجود على سبعة أعظم، و "815" باب لا يكف شعرًا، و "816" باب لا يكف ثوبه فى الصلاة، ومسلم "490" "227"، وأبو داوٗد "889" فى الصلاة: باب أعضاء السجود، والترمذى "273" والصلاة: باب ما جاء فى السجود على سبعة أعضاء ، والنسائى 2/208 فى التطبيق: باب على كم السجود، و 2/216 باب النهى عن كف الثياب فى السجود، وابن ماجه "883" فى الإقامة: باب السجود، و "1040" باب كف الشعر والثوب فى الصلاة، وأبو عوانة فى صحيحه 2/182، وابن الجارود "199"، والطبرانى فى الكبير "10855" و"10856" و"10857" و"10858" و"10859" و"10860" و"10861" و"10863" و"10864" و "10865" و"10866" و"10867" و"10868"، وفى الصغير "91"، والبيهقى 2/102،والطبرى فى تهذيب الآثار 1/200و201، وصححه ابن خزيمة "632" و ."634"وأخرجه من طرق عن طاووس، به: ابن أبى شيبة 1/261، والطبرى فى تهذيب الآثار 1/201و202و203، والطبرانى "10960" و"11006" و ."11014"وسيرج بعده "1924" من طريق إبراهيم بن ميسرة، و "1925" من طريق عبد الله بن طاووس، كلاهما عن طاووس، به، ويخرج كل فى موضعه.

www.islamicurdubooks.com

(متن حدیث):اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اُمِرْتُ اَنْ اَسْجُدَ عَلٰى سَبْعَةٍ، وَلَا اَكُفَّ شَعْرًا، وَلَا ثَوْبًا. (3: 7)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''مجھے اس بات کا حکم دیا گیا ہے' میں سات اعضاء پر سجدہ کروں اور میں (نماز کے دوران) اپنے بال یا کپڑے کو موڑوں نہیں۔''

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ مَا رَوَاهُ اِلَّا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے

جو اس بات کا قائل ہے کہ اس روایت کو صرف عمرو بن دینار نے نقل کیا ہے

1924 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ طَاوُوسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث):اُمِرْتُ اَنْ اَسْجُدَ عَلٰى سَبْعَةِ اَعْظُمٍ، وَاَنْ لَّا اَكُفَّ شَعْرًا، وَلَا ثَوْبًا. (3: 7)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''مجھے اس بات کا حکم دیا گیا ہے' میں سات ہڈیوں پر سجدہ کروں اور میں (نماز کے دوران) بال یا کپڑے کو موڑوں نہیں۔''

ذِكْرُ الْاَعْضَاءِ السَّبْعَةِ الَّتِي اُمِرَ الْمُصَلِّي اَنْ يَّسْجُدَ عَلَيْهَا

ان سات اعضاء کا تذکرہ جن کے بارے میں نمازی کو یہ حکم دیا گیا ہے کہ وہ ان پر سجدہ کرے

1925 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَجَّاجِ السَّامِيُّ، حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، عَنِ ابْنِ

1924- إسناده صحيح. إبراهيم بن بشار: ثقة حافظ، ومن فوقه من رجال الشيخين. وأخرجه الطبراني في الكبير "11011"، والبيهقي في السنن 2/103 من طريق إبراهيم بن بشار، بهذا الإسناد. وانظر ما قبله وما بعده.

1925- إسناده صحيح. إبراهيم بن بشار: ثقة حافظ، ومن فوقه من رجال الشيخين. وأخرجه الطبراني في الكبير "11011"، والبيهقي في السنن 2/103 من طريق إبراهيم بن بشار، بهذا الإسناد. وانظر ما قبله وما بعده. 2 إسناده صحيح على شرط الشيخين غير إبراهيم بن الحجاج السامي، وهو ثقة، وهو في مسند أبي يعلى "2464"، وأخرجه البيهقي في السنن 2/103 من طريق إسماعيل بن إسحاق، عن إبراهيم بن الحجاج، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 1/292 و305، والبخاري "812" في الأذان: باب السجود على الأنف، ومسلم "490" "230" في الصلاة: باب أعضاء السجود، والنسائي 2/209 في التطبيق: باب السجود على اليدين، والدارمي 1/302، وأبو عوانة 2/183، والبيهقي في السنن 2/103، والبغوي في شرح السنة "644" من طرق عن وهيب، بهذا الإسناد. وأخرجه الشافعي في المسند 1/84-85، والحميدي "494"، ومسلم "490" "229" في الصلاة: باب أعضاء السجود، والنسائي 2/209، 210 في التطبيق: باب السجود على الركبتين، وابن ماجه "884" في الإقامة: باب السجود، وابن خزيمة في صحيحه "635"، والبيهقي في السنن 2/103، والبغوي في شرح السنة "645".

www.islamicurdubooks.com

طَاوُوسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:
(متن حدیث): اُمِرْتُ اَنْ اَسْجُدَ عَلٰى سَبْعَةِ اَعْظُمٍ: الْجَبْهَةِ، وَاَشَارَ بِيَدِهِ اِلٰى اَنْفِهِ، وَالْيَدَيْنِ، وَالرُّكْبَتَيْنِ، وَالْقَدَمَيْنِ، وَلَا اَكُفَّ الثِّيَابَ وَلَا الشَّعْرَ .(5: 7)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''مجھے اس بات کا حکم دیا گیا ہے' میں سات ہڈیوں پر سجدہ کروں پیشانی آپ نے اپنے دست مبارک کے ذریعے اپنی ناک کی طرف بھی اشارہ کیا۔ دونوں ہاتھ دونوں گھٹنے اور دونوں پاؤں اور میں (نماز کے دوران) کپڑے یا بالوں کو موڑوں نہیں۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِالْاِعْتِدَالِ فِي السُّجُوْدِ لِلْمُصَلِّي

نمازی کو سجود میں اعتدال (اختیار) کرنے کا حکم ہونے کا تذکرہ

1926 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذِ بْنِ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ، حَدَّثَنَا اَبِيْ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:
(متن حدیث): اعْتَدِلُوْا فِي السُّجُوْدِ، وَلَا يَفْتَرِشْ اَحَدُكُمْ ذِرَاعَيْهِ افْتِرَاشَ الْكَلْبِ .(1: 78)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''سجدے کے دوران اعتدال اختیار کرو اور کوئی بھی شخص اپنی کلائیاں یوں نہ بچھائے جس طرح کتا بچھاتا ہے۔''

1927 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا كَامِلُ بْنُ طَلْحَةَ الْجَحْدَرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسٍ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اعْتَدِلُوْا فِي السُّجُوْدِ، وَلَا يَكُوْنُ اَحَدُكُمْ

1926- إسناده صحيح على شرط البخاري. رجاله ثقات رجال الشيخين غير معاذ بن معاذ، فإنه من رجال البخاري. وأخرجه الطيالسي "1977"، وأحمد 3/115و177و179و202و274و291، وابنه عبد الله في زوائد المسند 3/279، والبخاري "822" في الأذان: باب لا يفترش ذراعيه في السجود، ومسلم "493" في الصلاة: باب الاعتدال في السجود، وأبو داوُد "897" في الصلاة: باب صفة السجود، والترمذي "276" في الصلاة: باب ما جاء في الاعتدال في السجود، والنسائي 2/213، 214 في التطبيق: باب الاعتدال في السجود، والدارمي 1/303، وأبو عوانة 2/183و184، والبيهقي في السنن 2/113 من طرق عن شعبة، بهٰذا الإسناد. وأخرجه ابن ابي شيبة 1/259، والنسائي 2/183 في الافتتاح: باب الاعتدال في الركوع، و 2/213 في التطبيق: باب الاعتدال في السجود، وابن ماجه "892" في الإقامة: باب الاعتدال في السجود من طريق سعيد بن أبي عروبة، والنسائي 2/211و212 في التطبيق: باب النهي عن بسط الذراعين في السجود، من طريق أيوب بن أبي مسكين، كلاهما عن قتادة، بهٰذا الإسناد.

1927- إسناده صحيح. كامل بن طلحة الجحدري: قال الحافظ في التقريب: لا بأس به، ووثقه ابن حبان 9/28، ومن فوقه من رجال الصحيح. وأخرجه النسائي 2/183 في الافتتاح: باب الاعتدال في الركوع، من طريق عبد الله بن المبارك، عن سعيد بن أبي عروبة، وحماد بن سلمة، بهٰذا الإسناد، ولفظه: "اعتدلوا في الركوع والسجود، ولا يبسط أحدكم ذراعيه كالكلب ."وأخرجه من طرق عن قتادة، به: أحمد 3/109و191و214و231 وانظر ما قبله.

www.islamicurdubooks.com

بَاسِطٌ ذِرَاعَيْهِ كَالْكَلْبِ .(1: 78)

حضرت انس رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''سجدے کے دوران اعتدال اختیار کرو اور کوئی بھی شخص کتے کی طرح اپنی کلائیاں نہ بچھائے۔''

ذِكْرُ الرَّغْبَةِ فِي الدُّعَاءِ وَالسُّجُوْدِ لِقُرْبِ الْعَبْدِ مِنْ مَوْلَاهُ فِي ذٰلِكَ الْوَقْتِ

سجدے کی حالت میں رغبت کے ساتھ دعا کرنے کا تذکرہ

کیونکہ اس وقت بندہ اپنے رب کے انتہائی قریب ہوتا ہے

1928 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عِيْسٰى الْمِصْرِيُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ، عَنْ سُمَيٍّ، عَنْ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اِنَّ اَقْرَبَ مَا يَكُوْنُ الْعَبْدُ مِنْ رَبِّهِ وَهُوَ سَاجِدٌ، فَاَكْثِرُوا الدُّعَاءَ .(1: 2)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بندہ اپنے پروردگار کے سب سے زیادہ قریب اس وقت ہوتا ہے' جب بندہ سجدے کی حالت میں ہو' تو تم (اس حالت کے دوران) بکثرت دعا کیا کرو۔''

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَنْ يُسَبِّحَ فِي سُجُوْدِهِ وَيَقْرِنَ اِلَيْهِ السُّؤَالَ

آدمی کیلئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ سجدے میں تسبیح پڑھے اور اس کے ہمراہ دعا بھی مانگے

1929 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَحْمُوْدٍ السَّعْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ بَحْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيْرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيْدِ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اَبِي الضُّحٰى، عَنْ مَسْرُوْقٍ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ اَنْ يَقُوْلَ فِي رُكُوْعِهِ، وَسُجُوْدِهِ: سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ، اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي يَتَاَوَّلُ الْقُرْآنَ .(5: 12)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رکوع اور سجود کے دوران بکثرت یہ کلمات پڑھا کرتے تھے۔

1928- إسناده صحيح على شرط مسلم . وأخرجه أحمد 2/421، ومسلم "482" في الصلاة: باب ما يقال في الركوع والسجود، وأبو داود "875" في الصلاة: باب في الدعاء في الركوع والسجود، والنسائي 2/226 في التطبيق: باب أقرب ما يكون العبد من الله عزوجل، وأبو عوانة 2/180، والبيهقي 2/110، والبغوي في شرح السنة "658" من طرق عن ابن وهب، بهذا الإسناد.

1929- إسناده صحيح . موسى بن بحر: روى عنه جمع، وذكره المؤلف في الثقات 9/162-163، ومن فوقه من رجال الشيخين. ورواه منصور عن أبي الضحى أيضًا كما في الرواية الآتية.

www.islamicurdubooks.com

"تو ہر عیب سے پاک ہے اے اللہ! اے ہمارے پروردگار! حمد تیرے لئے مخصوص ہے۔ اے اللہ! تو میری مغفرت کر دے۔"

(سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قرآن کے حکم پر عمل کیا کرتے تھے۔

ذِكْرُ وَصْفِ التَّسْبِيحِ الَّذِي يُسَبِّحُ الْمَرْءُ رَبَّهُ جَلَّ وَعَلَا فِي سُجُودِهِ مِنْ صَلَاتِهِ

اس تسبیح کی صفت کا تذکرہ جو بندہ نماز کے دوران سجدے میں پڑھتا ہے

1930 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ صَالِحٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ اَبِي الضُّحٰى، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ اَنْ يَقُولَ فِي سُجُودِهِ: سُبْحَانَكَ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ، اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي قَالَتْ: فَكَانَ يَتَاَوَّلُ الْقُرْآنَ. (5: 12)

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سجدے کے دوران بکثرت یہ کلمات پڑھا کرتے تھے۔

"تو ہر عیب سے پاک ہے اے ہمارے پروردگار! حمد تیرے لئے مخصوص ہے۔ اے اللہ! تو میری مغفرت کر دے۔"

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قرآن کے حکم پر عمل کیا کرتے تھے۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمُصَلِّي اَنْ يَّسْاَلَ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا مَغْفِرَةَ ذُنُوبِهِ فِي سُجُودِهِ

نمازی کیلئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ سجدے میں اللہ تعالیٰ سے

1930- إسناده صحيح . صفوان بن صالح: ثقة، ومن فوقه من رجال الشيخين. أبو الضحى: هو مسلم بن صبيح. وأخرجه أحمد 6/43، والبخاري "4968" في تفسير سورة (إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ) ومسلم "484" "217" في الصلاة: باب ما يقال في الركوع والسجو، وأبو داؤد "877" في الصلاة: باب في الدعاء في الركوع والسجود، وابن ماجه "889" في الإقامة: باب التسبيح في الركوع والسجود، وابن خزيمة في صحيحه "605"، والبيهقي 2/109، والبغوي في شرح السنة "618"، من طريق جرير بن عبد الحميد، وأحمد 6/49، وعبد الرزاق "2878"، والبخاري "817" في الأذان: باب التسبيح والدعاء في السجود، والنسائي 2/219و220 في التطبيق: باب نوع آخر يعني من الدعاء في السجود، والطحاوي في شرح معاني الآثار 1/234، وأبو عوانة في صحيحه 2/186، وابن خزيمة في صحيحه "605" أيضًا، والبيهقي 2/86، من طريق سفيان الثوري، والبخاري "794" في الأذان: باب الدعاء في الركوع، و "4293" في المغازي: باب رقم 51، والطحاوي في شرح معاني الآثار 1/234، وأبو عوانة 2/186، 187، من طريق شعبة، ثلاثتهم عن منصور، بهذا الإسناد .وأخرجه البخاري "4967" في تفسير (إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ) من طريق أبي الأحوص، ومسلم "484" "219"، أبو عوانة 2/186 من طريق مفضل، وأبو عوانة 2/186 أيضًا من طريق ابن نمير، ثلاثتهم عن الأعمش، عن أبي الضحى، به . ولفظه: ما صلى النبي صلى الله عليه وسلم صلاة بعد أن نزلت عليه: (إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ) إلا يقول فيها: ...وأخرجه مسلم "484" "218" من طريق أبي معاوية، عن الأعمش، عن أبي الضحى، به، ولفظه: كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يكثر أن يقول قبل أن يموت: "سبحانك وبحمدك، أستغفرك وأتوب إليك."

www.islamicurdubooks.com

اپنے گناہوں کی مغفرت کا طلب کرے

حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى، قَالَ: **1931** - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ، عَنْ سُمَيٍّ، عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ:

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ فِيْ سُجُوْدِهٖ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذَنْبِيْ كُلَّهٗ، دِقَّهٗ وَجِلَّهٗ، وَاَوَّلَهٗ وَآخِرَهٗ، وَعَلَانِيَتَهٗ وَسِرَّهٗ. (5: 12)

❁❁ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سجدے میں یہ پڑھا کرتے تھے۔

''اے اللہ! میرے تمام ذنوب کی مغفرت کردے جو خفی ہوں جو جلی ہوں جو پہلے کئے گئے ہوں جو بعد میں ہوں جو علانیہ طور پر ہوں جو پوشیدہ ہوں۔''

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمُصَلِّيْ اَنْ يَّتَعَوَّذَ بِرِضَاءِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا مِنْ سَخَطِهٖ فِيْ سُجُوْدِهٖ

نمازی کیلئے اس بات کے مستحب ہونے کا تذکرہ کہ وہ سجدے کی حالت میں اللہ تعالیٰ کی ناراضگی سے اس کی رضامندی کی پناہ مانگے

"672" وأخرجه مسلم "483" في الصلاة: باب
1931- إسناده صحيح على شرط مسلم. وهو في صحيح ابن خزيمة برقم
1/234، ثلاثتهم عن يونس بن عبد
ما يقال في الركوع والسجود وأبو عوانة 2/185، 186، والطحاوي في شرح معاني الآثار
الأعلى، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم "483" أيضًا، وأبو داود "878" في الصلاة: باب في الدعاء في الركوع والسجود ومن طريقه
البغوي في شرح السنة "620"، كلاهما عن أحمد بن السرح، عن ابن وهب، به. وأخرجه أبو داود "878" أيضًا عن أحمد بن صالح،
عن ابن وهب، به. والدق بكسر الدال: الدقيق، ويراد به الصغير، والجل- بكسر الجيم: الجليل العظيم. 1 إسناده صحيح على
شرطهما. أبو أسامة: هو حماد بن أسامة، والأعرج: هو عبد الرحمٰن بن هرمز. وأخرجه أحمد 6/201، ومسلم "486" في الصلاة:
باب ما يقال في الركوع والسجود، والنسائي 1/102-103 في الطهارة: باب ترك الوضوء من مس الرجل امرأته من غير شهوة،
والبيهقي في السنن 1/127، من طرق عن أبي أسامة، به. وصححه ابن خزيمة "655" و."671" وأخرجه أحمد 6/58، وأبو داود
"879" في الصلاة: باب في الدعاء في الركوع والسجود، والنسائي 2/210 في التطبيق: باب نصب القدمين في السجود، وفي
النعوت من الكبرى كما في التحفة 12/380، من طرق عن عبيد الله بن عمر، به. وأخرجه الطحاوي 1/234 من طريق الفرج بن
فضالة، عن يحيى بن سعيد، عن عمرة، عن عائشة، وفرج بن فضالة ضعيف. وأخرجه عبد الرزاق "2881" عن معمر، عن عمران بن
حطان، عن عائشة، وهذا سند قوي، وقول العقيلي، وابن عبد البر بأن عمران بن حطان لم يسمع من عائشة، رده ابن حجر في
التهذيب 8/128 بوقوع التصريح بسماعه منها في حديث البخاري وحديث الطبراني. وأخرجه عبد الرزاق "2883" من طريق ابن
عيينة، والنسائي 2/222 في التطبيق: باب نوع آخر يعني من الدعاء في السجود من طريق جرير بن عبد الحميد، ومالك 1/214
في باب ما جاء في الدعاء، ومن طريقه الترمذي "3493" في الدعوات، والطحاوي في شرح معاني الآثار 1/234، والبغوي في
شرح السنة "1366"، ثلاثتهم عن يحيى بن سعيد، عن محمد بن إبراهيم بن الحارث التيمي، عن عائشة. قال ابن عبد البر: لم
يختلف عن مالك في إرساله، وهو مسند من حديث أبي هريرة عن عائشة، ومن حديث عروة عن عائشة من طرق صحاح، ثم أخرجه
من الوجهين. وسيورده المؤلف بعده من طريق عروة، عن عائشة، فانظره.

www.islamicurdubooks.com

1932 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): فَقَدْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ مِنَ الْفِرَاشِ، فَالْتَمَسْتُهُ، فَوَقَعَتْ يَدِي عَلٰى بَطْنِ قَدَمَيْهِ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ، وَهُمَا مَنْصُوْبَتَانِ، وَهُوَ يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ، وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ، وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ، لَا اُحْصِي ثَنَاءً عَلَيْكَ اَنْتَ كَمَا اَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ. (5: 12)

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک رات میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بستر پر غیر موجود پایا (اندھیرا ہونے کی وجہ سے) میں نے آپ کو تلاش کیا' تو میرا ہاتھ آپ کے پاؤں کے تلوے پر پڑا۔ آپ اس وقت جائے نماز پر تھے آپ کے دونوں پاؤں کھڑے ہوئے تھے اور آپ (سجدے کی حالت میں) یہ کہہ رہے تھے۔

''اے اللہ! میں تیری ناراضگی کے مقابلے میں تیری رضامندی کی' تیری سزا کے مقابلے میں تیری معافی کی پناہ مانگتا ہوں اور میں تیری ذات کے مقابلے میں تیری پناہ مانگتا ہوں' میں تیری تعریف کا شمار نہیں کرسکتا تو ویسا ہی ہے' جیسے تو نے خود اپنی تعریف کی ہے۔''

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ تَفَرَّدَ بِهٖ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے کہ اس روایت کو نقل کرنے میں عبیداللہ بن عمر نامی راوی منفرد ہے

1933 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا (اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحِيْمِ الْبَرْقِيُّ، وَاِسْمَاعِيْلُ بْنُ اِسْحَاقَ الْكُوْفِيُّ - سَكَنَ الْفُسْطَاطَ - قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي مَرْيَمَ، اَخْبَرَنَا) يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ، قَالَ: حَدَّثَنِي عُمَارَةُ بْنُ غَزِيَّةَ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا النَّضْرِ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): قَالَتْ عَائِشَةُ: فَقَدْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَانَ مَعِي عَلٰى فِرَاشِي، فَوَجَدْتُهُ سَاجِدًا، رَاصًّا عَقِبَيْهِ، مُسْتَقْبِلًا بِاَطْرَافِ اَصَابِعِهٖ لِلْقِبْلَةِ، فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ، وَبِعَفْوِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ، وَبِكَ مِنْكَ اُثْنِي عَلَيْكَ، لَا اَبْلُغُ كُلَّ مَا فِيْكَ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا عَائِشَةُ، اَحَرَّبَكِ شَيْطَانُكِ؟ فَقُلْتُ: مَالِي " شَيْطَانٍ، فَقَالَ: مَا مِنْ آدَمِيٍّ اِلَّا لَهٗ شَيْطَانٌ ، فَقُلْتُ: وَاَنْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: وَاَنَا، وَلٰكِنِّي دَعَوْتُ اللّٰهَ عَلَيْهِ فَاَسْلَمَ. (5: 12)

1933 - إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله رجال الشيخين غير عمارة بن غزيّة، فإنه من رجال مسلم، أبو النضر: هو سالم بن أبي أمية المدني. وهو في صحيح ابن خزيمة برقم "654" وما بين حاصرتين مستدرك منه. وأخرجه الطحاوي في شرح معاني الآثار 1/234 عن حسين بن نصر، والبيهقي 2/116 من طريق محمد بن عيسى الطرسوسي.

www.islamicurdubooks.com

۞۞ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: (ایک مرتبہ رات کے وقت میری آنکھ کھلی) میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو غیر موجود پایا حالانکہ پہلے آپ میرے ساتھ بستر پر موجود تھے (اندھیرے میں، میں نے آپ کو تلاش کرنے کی کوشش کی) تو میں نے آپ کو سجدے کی حالت میں پایا۔ آپ نے اپنی ایڑیاں کھڑی کی ہوئی تھیں اور اپنی انگلیوں کے کناروں کا رُخ قبلہ کی طرف کیا ہوا تھا۔ میں نے آپ کو یہ کہتے ہوئے سنا:

''اے اللہ! میں تیری ناراضگی کے مقابلے میں تیری رضامندی کی، تیرے سزا دینے کے مقابلے میں تیری معافی کی اور تیری ذات کے مقابلے میں تیری پناہ مانگتا ہوں، میں تیری تعریف کرتا ہوں لیکن میں تیرے اندر موجود (ہر خوبی) تک نہیں پہنچ سکتا''۔

جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس سے فارغ ہوئے، تو آپ نے ارشاد فرمایا: اے عائشہ! کیا تمہارے شیطان نے تمہیں بہکانے کی کوشش کی تھی۔ میں نے عرض کی: میرا شیطان کہاں سے آ گیا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر انسان کے ساتھ اس کا مخصوص شیطان ہوتا ہے۔ میں نے دریافت کیا: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! کیا آپ کے ساتھ بھی ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے ساتھ بھی ہے، لیکن میں نے اللہ تعالیٰ سے اس کے لئے دعا کی تو اس نے اسلام قبول کرلیا۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمُصَلِّيْ اَنْ يَّقْعُدَ فِي الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى وَالثَّالِثَةِ بَعْدَ رَفْعِهٖ رَاْسَهٗ مِنَ السُّجُوْدِ قَبْلَ اَنْ يَّقُوْمَ قَائِمًا

اس بات کا تذکرہ کہ نمازی کیلئے یہ بات مستحب ہے کہ پہلی اور تیسری رکعت میں سجدے سے سر اٹھانے کے بعد کھڑے ہونے سے پہلے بیٹھے (پھر اس کے بعد کھڑا ہو)

1934 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِيْ عَوْنٍ الرَّيَّانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ، عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ، عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ:

(متن حدیث): اَنَّهٗ رَاٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يُصَلِّيْ فَاِذَا كَانَ فِيْ وِتْرٍ مِنْ صَلَاتِهٖ، لَمْ يَنْهَضْ حَتّٰى يَسْتَوِيَ جَالِسًا. (4 :5)

۞۞ حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے، جب آپ نماز کی طاق رکعت (یعنی تیسری رکعت) کے لئے کھڑے ہوتے تھے، تو اس وقت تک نہیں اٹھتے تھے جب تک پہلے سیدھے

1934 – إسناده صحيح على شرطهما، وقد صَرَّح هشيم بالتحديث في رواية البخاري. وأخرجه الترمذي "287" في الصلاة: باب ما جاء كيف النهوض من السجود، ومن طريقه البغوي في شرح السنة "668"، وأخرجه النسائي 2/234 في التطبيق: باب الاستواء للجلوس عند الرفع من السجدتين، وابن خزيمة في صحيحه "686"، ثلاثتهم عن علي بن حجر، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري "823" في الأذان: باب من استوى قاعدًا في وتر من صلاته ثم نهض، وأبو داؤد "844" في الصلاة: باب النهوض في الفرد، والبيهقي في السنن 2/123، من طرق عن هشيم به. وسيرد بعده من طريق عبد الوهاب الثقفي، عن خالد الحذاء، به. فانظره.

www.islamicurdubooks.com

بیٹھ نہیں جاتے تھے۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ الِاعْتِمَادُ عَلَى الْاَرْضِ عِنْدَ الْقِيَامِ مِنَ الْقُعُوْدِ الَّذِی وَصَفْنَاهُ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کیلئے یہ بات مستحب ہے کہ بیٹھنے کے بعد کھڑے ہوتے وقت وہ زمین کا سہارا لے جس کا ذکر ہم نے پہلے کیا ہے

1935 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عِـمْـرَانُ بْـنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ السَّخْتِيَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِی شَيْبَةَ، قَـالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ اَبِی قِلَابَةَ اَنَّهُ حَدَّثَ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ، قَالَ:

(متن حدیث): دَخَـلَ عَلَيْنَا مَسْجِدَنَا قَالَ: اِنِّی لَاُصَلِّی وَمَا اُرِيْدُ الصَّلَاةَ، وَلٰكِنِّی اُرِيْدُ اَنْ اُعَلِّمَكُمْ كَيْفَ كَـانَ رَسُوْلُ اللّٰـهِ صَـلَّـى اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّی، قَالَ: فَذَكَرَ اللّٰهَ حَيْثُ رَفَعَ رَاْسَهُ مِنَ السُّجُوْدِ فِی الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰی، اسْتَوٰی قَاعِدًا، ثُمَّ قَامَ فَاعْتَمَدَ عَلَى الْاَرْضِ. (4:5)

❀❀ ابوقلابہ بیان کرتے ہیں: حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ ہمارے پاس ہماری مسجد میں تشریف لائے انہوں نے فرمایا: میں نماز ادا کرنے لگا ہوں۔ میرا نماز ادا کرنے کا ارادہ نہیں ہے بلکہ میرا ارادہ یہ ہے میں تمہیں اس بات کی تعلیم دوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کس طرح نماز ادا کیا کرتے تھے۔ انہوں نے یہ بات بیان کی جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پہلی رکعت میں (دوسرے) سجدے کے بعد سر کو اٹھاتے تھے تو پہلے سیدھے بیٹھتے تھے پھر آپ زمین کا سہارا لے کر کھڑے ہوتے تھے۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمُصَلِّی اَنْ لَّا يَسْكُتَ فِی ابْتِدَاءِ الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِنْ صَلَاتِهٖ كَمَا يَفْعَلُ ذٰلِكَ فِی الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰی مِنْهَا

نمازی کیلئے یہ بات مستحب ہونے کا تذکرہ کہ وہ اپنی نماز کی دوسری رکعت کے آغاز میں خاموش نہیں ہوگا جس طرح وہ پہلی رکعت میں کرتا ہے

1935– إسناده صحيح على شرطهما. وأخرجه البيهقي 2/124 من طريق عمران بن موسى، بهذا الإسناد. وأخرجه أيضًا من طريق إبراهيم بن يوسف الهسنجاني، عن عثمان بن أبي شيبة، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن أبي شيبة في المصنف 1/396، ومن طريقه الطبراني في الكبير /19 "642" والبيهقي في السنن 2/135 عن عبد الوهاب الثقفي، بهذا الإسناد. وأخرجه النسائي 2/234 في التطبيق: باب الاعتماد على الأرض عند النهوض، وابن خزيمة في صحيحه "678" عن محمد بن بشار، والطبراني /19 "642" من طريق إسحاق بن راهويه، والبيهقي في السنن 2/124 من طريق الشافعي، ثلاثتهم عن عبد الوهاب الثقفي، به. وأخرجه ابن الجارود في المنتقى "204" من طريق وهيب، عن خالد الحذاء، به. وأخرجه أحمد 3/436و5/53، 54، والبخاري "824" في الأذان: باب كيف يعتمد على الأرض إن قام من الركعة، وأبو داد "842" و "843" في الصلاة: باب النهوض في الفرد، والبيهقي في السنن 2/123، 124، من طرق عن أيوب السختياني، عن أبي قلابة، به. وتقدم قبله من طريق هشيم، عن خالد الحذاء، بنحوه، فانظره.

www.islamicurdubooks.com

1936 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَسْلَمَ الطُّوسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ، عَنْ اَبِيْ زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيْرٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اِذَا نَهَضَ مِنَ الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ، اسْتَفْتَحَ الْقِرَائَةَ وَلَمْ يَسْكُتْ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب دو رکعات ادا کرنے کے بعد اٹھتے تھے تو آپ قرأت کا آغاز کرتے تھے۔آپ خاموش نہیں ہوتے تھے۔ (یعنی قرأت سے پہلے ثنا نہیں پڑھتے تھے)۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ عَلَى الْمَرْءِ تَطْوِيلُ الرَّكْعَتَيْنِ الْاُولَيَيْنِ مِنْ صَلَاتِهِ، وَحَذْفُ الْاَخِيرَتَيْنِ مِنْهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ وہ اپنی نماز کی پہلی دو رکعات طویل ادا کرے اور آخری دو رکعات نسبتاً مختصر ادا کرے

1937 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ اَبِيْ عَوْنٍ الثَّقَفِيِّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ عُمَرُ لِسَعْدٍ: قَدْ شَكَاكَ اَهْلُ الْكُوفَةِ فِيْ كُلِّ شَيْءٍ حَتّٰى فِي الصَّلَاةِ، فَقَالَ: اُطِيلُ الْاُولَيَيْنِ، وَاَحْذِفُ فِي الْاُخْرَيَيْنِ، وَمَا آلُو مِنْ صَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: ذَاكَ الظَّنُّ بِكَ.

(27:5)

1936 – إسناده صحيح. محمد بن أسلم: وثقه أبو حاتم، وأبو زرعة، والمؤلف . ومن فوقه من رجال الشيخين . وصححه ابن خزيمة "1603" عن الحسن بن نصر المعارك المصرى، عن يحيى بن حسان، عن عبد الواحد بن زياد، بهذا الإسناد . وعلقه مسلم في صحيحه "599" في المساجد: باب ما يقال بين تكبيرة الإحرام والقراء ة، فقال: وحدثت عن يحيى بن حسان، ويونس المؤدب وغيرهما، قالوا: حدثنا عبد الواحد بن زياد، به. ووصله أبو نعيم في المستخرج كما في النكت الظراف 10/448 من طريق ممد بن سهل بن عسكر، عن يحيى بن حسان، عن عبد الواحد، به.

1937 – إسناده صحيح على شرطهما . أبو عون الثقفي: هو محمد بن عبيد الله بن سعيد. وأخرجه احمد 1/175، والطيالسى "216"، والبخارى "770" في الأذان: باب يطول في الأولين، ويحذف في الأخريين، وأبو داؤد "803" في الصلاة: باب تخفيف الأخريين، والنسائى 2/174 في الافتتاح: باب الركود في الركعتين الأولين، وأبو عوانة 2/150، والبيهقى في السنن 2/65، من طرق عن شعبة، به. وأخرجه مسلم "453" "160" في الصلاة، وأبو عوانة 2/150 من طريق مسعر، عن أبى عون، به . وسيعيده المؤلف برقم "2140"، وقد أورده برقم "1859" من طريق عبد الملك بن عمير، عن جابر، به. وتقدم تخريجه من طريقه هناك.

www.islamicurdubooks.com

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے کہا: اہل کوفہ نے ہر معاملے میں آپ کی شکایت کی ہے یہاں تک کہ نماز کے بارے میں بھی کی ہے' تو حضرت سعد نے کہا: میں ابتدائی دو رکعات طویل ادا کرتا ہوں اور آخری دو رکعات مختصر ادا کرتا ہوں اور میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے طریقے کے حوالے سے کوئی کوتاہی نہیں کرتا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ کے بارے میں یہی گمان تھا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ جُلُوْسَ الْمَرْءِ فِي الصَّلَاةِ لِلتَّشَهُّدِ الْاَوَّلِ غَيْرُ فَرْضٍ عَلَيْهِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نماز کے دوران آدمی کا پہلے تشہد کے لئے بیٹھنا اس پر فرض نہیں ہے

1938 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ مَوْهِبٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ الْاَعْرَجِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُحَيْنَةَ الْاَسَدِيِّ، حَلِيفِ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ:

1938 - إسناده صحيح. يزيد بن موهب وهو يَزِيدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ موهب: ثقة، ومن فوقه من رجال الشيخين. وأخرجه البخاري "1230" في السهو: باب من يكبر في سجدتي السهو، ومسلم "570" "86" في المساجد: باب السهو في الصلاة والسجود له، والترمذي "391" في الصلاة: باب ما جاء في سجدتي السهو قبل التسليم، كلهم عن قتيبة بن سعيد، عن الليث بن سعد، بهذا الإسناد، ومن طريق البخاري أخرجه البغوي في شرح السنة "758" وأخرجه النسائي 3/34 في السهو: باب التكبير في سجدتي السهو، عن أبي الطاهر بن السرح، والطحاوي 1/438، وأبو عوانة 2/193 عن يونس بن عبد الأعلى، كلاهما عن ابن وهب، عن الليث بن سعد، وعمرو بن الحارث، ويونس بن يزيد، بهذا الإسناد. وأخرجه مالك في الموطأ 1/96 في الصلاة: باب من قام بعد الإتمام أو في الركعتين، عن الزهري، به، ومن طريقه أخرجه الشافعي في المسند 1/99، وأحمد 5/345، والبخاري "1224" في السهو: باب ما جاء في السهو إذا قام من ركعتي الفريضة، ومسلم "570" "85" في المساجد: باب السهو في الصلاة والسجود له، وأبو داوُد "1034" في الصلاة: باب من قام من ثنتين ولم يتشهد، والدارمي 1/352-353، وأبو عوانة 2/193، والبيهقي 2/333-334 و343، والبغوي "757". وأخرجه عبد الرزاق "3449" و "3450"، وابن أبي شيبة 2/30، وأحمد 5/345 و346، والبخاري "829" في الأذان: باب من لم ير التشهد الأول واجبًا لأن النبي صلى الله عليه وسلم قام من الركعتين ولم يرجع، و "6670" في الأيمان والنذور: باب إذا حنث ناسيًا في الأيمان، وأبو داوُد "1035" في الصلاة: باب من قام من ثنتين ولم يتشهد، وابن ماجة "1206" في إقامة الصلاة: باب ما جاء فيمن قام من اثنتين ساهيًا، والطحاوي في شرح معاني الآثار 1/438، وأبو عوانة 2/194، والبيهقي في السنن 2/334 و340، من طرق عن الزهري، به، وصححه ابن خزيمة برقم "1029". وأخرجه مالك 1/96، 97، وعبد الرزاق "3451"، وابن أبي شيبة 2/34، 35، وأحمد 3/345 و346، والبخاري "1225" في السهو: باب ما جاء في السهو في الصلاة والسجود له، والنسائي 2/244 في التطبيق: باب ترك التشهد الأول، و3/20 في السهو: باب ما يفعل من قام من اثنتين ناسيًا ولم يتشهد، وابن ماجة "1207"، والدارمي 1/353، وابن الجارود "242"، والدارقطني 1/377، وأبو عوانة 2/194، والطحاوي في شرح معاني الآثار 1/438، وابن خزيمة "1029" و "1031"، والبيهقي في السنن 2/340 و344 من طريق يحيى بن سعيد، والبخاري "830" في الأذان: باب التشهد في الأولى، وأبو عوانة 2/194 من طريق جعفر بن ربيعة، وابن خزيمة برقم "1030" من طريق الضحاك بن عثمان، ثلاثتهم عن عبد الرحمٰن بن هرمز الأعرج، بهذا الإسناد، وسيعيده المؤلف برقم "1939" و "1941".

www.islamicurdubooks.com

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَامَ مِنْ صَلَاةِ الظُّهْرِ وَعَلَيْهِ جُلُوْسٌ، فَلَمَّا اَتَمَّ صَلَاتَهُ، سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ قَبْلَ اَنْ يُسَلِّمَ، وَسَجَدَهُمَا النَّاسُ مَعَهُ مَكَانَ مَا نَسِيَ مِنَ الْجُلُوْسِ. (1: 2)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْحَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: فِيْ قِيَامِ النَّاسِ خَلْفَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عِنْدَ قِيَامِهِ مِنْ مَوْضِعِ جَلْسَتِهِ الْاُوْلٰى، وَتَرْكِهِ الْاِنْكَارَ عَلَيْهِمْ، ذٰلِكَ اَبْيَنُ الْبَيَانِ عَلٰى اَنَّ الْقَعْدَةَ الْاُوْلٰى فِي الصَّلَاةِ غَيْرُ فَرْضٍ

❀❀ حضرت عبداللہ بن بحینہ اسدی رضی اللہ عنہ جو بنو عبدالمطلب کے حلیف ہیں وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز میں کھڑے ہوگئے اس وقت جب آپ پر بیٹھنا لازم تھا جب آپ نے نماز مکمل کی تو آپ نے سلام پھیرنے سے پہلے بیٹھنے کے دوران دو مرتبہ سجدہ سہو کیا۔ لوگوں نے بھی آپ کے ہمراہ دو سجدے کیے یہ اس کی جگہ تھا جو بیٹھنا آپ بھول گئے تھے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) جس مقام پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے قعدہ کے لیے بیٹھنا تھا۔ اس مقام پر آپ کے کھڑے ہونے کے وقت لوگوں کا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے کھڑے ہو جانا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ان کی اس حرکت پر انکار نہ کرنا اس بات کا واضح بیان ہے کہ نماز میں پہلا قعدہ فرض نہیں ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ التَّشَهُّدَ الْاَوَّلَ فِي الصَّلَاةِ لَيْسَ بِفَرْضٍ عَلَى الْمُصَلِّي

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نماز میں پہلا تشہد نمازی پر فرض نہیں ہے

1939 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ مَوْهَبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ الْاَعْرَجِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُحَيْنَةَ الْاَسَدِيِّ، حَلِيْفِ بَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ:

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ مِنْ صَلَاةِ الظُّهْرِ وَعَلَيْهِ جُلُوْسٌ، فَلَمَّا اَتَمَّ صَلَاتَهُ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ قَبْلَ اَنْ يُسَلِّمَ، وَسَجَدَهُمَا النَّاسُ مَكَانَ مَا نَسِيَ مِنَ الْجُلُوْسِ (1: 34)

❀❀ حضرت عبداللہ بن بحینہ اسدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز میں اس وقت کھڑے ہوگئے جب آپ پر بیٹھنا لازم تھا جب آپ نے نماز مکمل کر لی تو آپ نے سلام پھیرنے سے پہلے بیٹھنے کے دوران دو سجدے کیے لوگوں نے بھی یہ دو سجدے کیے یہ اس کی جگہ تھے جو بیٹھنا آپ بھول گئے تھے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ التَّشَهُّدَ الْاَوَّلَ فِي الصَّلَاةِ غَيْرُ فَرْضٍ عَلَى الْمُصَلِّيْنَ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ نماز میں پہلا تشہد نمازیوں پر فرض نہیں ہے

1940 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْجُنَيْدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ شِمَاسَةَ، قَالَ:

1939- إسناده صحيح، وهو مكرر ما قبله.

www.islamicurdubooks.com

(متن حدیث): صَلّٰی بِنَا عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ، فَقَامَ وَعَلَيْهِ جُلُوسٌ، فَقَالَ النَّاسُ وَرَائَهُ: سُبْحَانَ اللّٰهِ، فَلَمْ يَجْلِسْ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ صَلَاتِهٖ، سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ، فَقَالَ: اِنِّي سَمِعْتُكُمْ تَقُوْلُوْنَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ كَيْمَا اَجْلِسَ، وَلَيْسَ تِلْكَ سُنَّةً، اِنَّمَا السُّنَّةُ الَّتِي صَنَعْتُهُ. (5: 18)

❀❀ عبدالرحمٰن بن شماسہ بیان کرتے ہیں۔ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے ہمیں نماز پڑھائی۔ وہ اس وقت کھڑے ہوگئے جب ان پر بیٹھنا لازم تھا تو ان کے پیچھے موجود لوگوں نے سبحان اللہ کہا لیکن وہ نہیں بیٹھے جب وہ نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو انہوں نے بیٹھنے کے دوران دومرتبہ سجدہ کیا (نماز سے فارغ ہونے کے بعد) انہوں نے فرمایا: میں نے تم لوگوں کا سبحان اللہ کہنا سن لیا تھا لیکن یہ سنت نہیں ہے سنت وہ ہے جو میں نے کیا ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ التَّشَهُّدَ الْاَوَّلَ فِي الصَّلَاةِ لَيْسَ بِفَرْضٍ عَلَى الْمُصَلِّي

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نماز میں پہلا تشہد نمازیوں پر فرض نہیں ہے

1941 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ مَوْهَبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ الْاَعْرَجِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُحَيْنَةَ الْاَسَدِيِّ، حَلِيْفِ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَامَ مِنْ صَلَاةِ الظُّهْرِ وَعَلَيْهِ جُلُوسٌ، فَلَمَّا اَتَمَّ صَلَاتَهُ، سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ قَبْلَ اَنْ يُسَلِّمَ، وَسَجَدَهُمَا النَّاسُ مَعَهُ، مَكَانَ مَا نَسِيَ مِنَ الْجُلُوسِ

❀❀ حضرت عبداللہ بن بحینہ اسدی رضی اللہ عنہ جو عبدالمطلب کے حلیف ہیں وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز میں اس وقت کھڑے ہوگئے جب آپ پر بیٹھنا لازم تھا جب آپ نے نماز مکمل کی تو آپ نے سلام پھیرنے سے پہلے بیٹھنے کے دوران دو سجدے کئے۔ آپ کے ہمراہ لوگوں نے بھی یہ دو سجدے کئے یہ اس کی جگہ تھا جو بیٹھنا آپ بھول گئے تھے۔

ذِكْرُ وَضْعِ الْيَدَيْنِ عَلَى الْفَخِذَيْنِ فِي التَّشَهُّدِ لِلْمُصَلِّي

نمازی کیلئے تشہد کے دوران دونوں ہاتھ زانوں پر رکھنے کا تذکرہ

1942 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ اَبِي مَرْيَمَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُعَاوِيِّ، اَنَّهُ قَالَ:

1940- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير عبد الرحمٰن بن شماسة، فإنه من رجال مسلم. وأخرجه الطبراني /17 "868" من طريق عمرو بن خالد الحراني، والحاكم 1/325، والبيهقي 2/344 من طريق إدريس بن يحيى، كلاهما عن بكر بن مضر، بهٰذا الإسناد. وصححه الحاكم على شرط الشيخين، وأقره الذهبي، وإنما هو على شرط مسلم، فإن عبد الرحمٰن بن شماسة لم يخرج له البخاري. وأخرجه ابن أبي شيبة 2/35 من طريق شبابة، والطبراني /17 "867" من طريق عبد الله بن صالح، كلاهما عن يزيد بن أبي حبيب، به.

1941- إسناده صحيح. وقد تقدم برقم "1938" و "1939".

(متن حدیث): رَآنِي ابْنُ عُمَرَ وَاَنَا اَعْبَثُ بِالْحَصٰى فِي الصَّلَاةِ فَلَمَّا انْصَرَفَ نَهَانِي وَقَالَ: اصْنَعْ كَمَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ، قَالَ: كَانَ اِذَا جَلَسَ فِي الصَّلَاةِ وَضَعَ كَفَّهُ الْيُمْنٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُمْنٰى، وَقَبَضَ اَصَابِعَهُ كُلَّهَا، وَاَشَارَ بِاُصْبُعِهِ الَّتِي تَلِي الْاِبْهَامَ، وَوَضَعَ كَفَّهُ الْيُسْرٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُسْرٰى .(5: 4)

❀❀ علی بن عبدالرحمن معاوی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے مجھے دیکھا' میں نماز کے دوران کنکریوں سے کھیل رہا تھا جب انہوں نے نماز مکمل کی تو مجھے (ایسا کرنے سے) منع کیا' اور ارشاد فرمایا: تم اس طرح کرو جس طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کیا کرتے تھے۔ انہوں نے بتایا: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے دوران بیٹھتے تھے' تو آپ اپنی دائیں ہتھیلی کو اپنے دائیں زانوں پر رکھتے تھے۔ آپ اپنی تمام انگلیوں کو سمیٹ لیتے تھے اور انگوٹھے کے ساتھ والی انگلی کے ذریعے اشارہ کرتے تھے آپ اپنی بائیں ہتھیلی کو اپنے بائیں زانو پر رکھتے تھے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُصَلِّيَ فِي التَّشَهُّدِ يَجِبُ اَنْ يَّضَعَ كَفَّهُ الْيُسْرٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُسْرٰى وَرُكْبَتِهٖ، وَالْيُمْنٰى عَلَى الْيُمْنٰى مِنْهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ تشہد کے دوران نمازیوں پر یہ بات لازم ہے کہ وہ اپنی بائیں ہتھیلی کو بائیں زانو پر اور گھٹنے پر رکھے اور دائیں کو دائیں پر رکھے

1943 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا جَلَسَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ، افْتَرَشَ الْيُسْرٰى، وَنَصَبَ الْيُمْنٰى، وَوَضَعَ اِبْهَامَهُ عَلَى الْوُسْطٰى، وَاَشَارَ بِالسَّبَّابَةِ، وَوَضَعَ كَفَّهُ الْيُسْرٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُسْرٰى، وَاَلْقَمَ كَفَّهُ الْيُسْرٰى رُكْبَتَهُ .(5: 4)

❀❀ عامر بن عبداللہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب دو رکعات ادا کرنے کے بعد بیٹھتے تھے' تو

1942- إسناده صحيح على شرط مسلم . رجاله رجال الشيخين غير علي بن عبد الرحمٰن المعاوي، فإنه من رجال مسلم، وأخرجه البغوي في شرح السنة "675" من طريق أحمد بن أبي بكر، عن مالك، بهٰذا الإسناد . وهو في الموطأ 1/88-89 في الصلاة: باب العمل في الجلوس في الصلاة، ومن طريق مالك أخرجه: الشافعي في المسند 1/87-89، ومسلم "580" "116" في المساجد: باب صفة الجلوس في الصلاة، وكيفية وضع اليدين على الفخذين، وأبو داؤد "987" في الصلاة: باب الإشارة في التشهد، والنسائي 3/36، 37 في السهو: باب قبض الأصابع من اليد اليمنى دون السبابة، وأبو عوانة 2/223، والبيهقي 2/130. وأخرجه أبو عوانة 2/223 من طريق وهيب، و 2/224 من طريق شعبة، كلاهما عن مسلم بن أبي مريم، بهٰذا الإسناد. وأخرجه مسلم "580"، والنسائي 3/36 في السهو: باب موضع الكفين، من طريق سفيان، عن مسلم بن أبي مريم، به، ومن طريق سفيان أيضًا، ويحيى بن سعيد، عن مسلم، به. قال سفيان: فكان يحيى بن سعيد حدثنا به عن مسلم، ثم حدثنيه مسلم . وسيورده المصنف برقم "1947" من طريق إسماعيل بن جعفر، عن مسلم، به، ويخرج هناك.

www.islamicurdubooks.com

آپ بائیں ٹانگ کو بچھا لیتے تھے اور دائیں پاؤں کو کھڑا کر لیتے تھے۔ آپ اپنے انگوٹھے کو درمیانی انگلی پر رکھتے تھے اور شہادت کی انگلی کے ذریعے اشارہ کرتے تھے۔ آپ اپنی بائیں ہتھیلی کو بائیں زانو پر رکھتے تھے آپ اپنی بائیں ہتھیلی کو گھٹنے پر رکھتے تھے۔

ذِكْرُ وَصْفِ مَا يَجْعَلُ الْمَرْءُ اَصَابِعَهُ عِنْدَ الْإِشَارَةِ فِي التَّشَهُّدِ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی تشہد میں انگلی کے ذریعے اشارہ کرتے ہوئے کیسے کرے گا؟

1944 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمَذَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى الْقَطَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عَجْلَانَ، عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ اَبِيهِ،

(متن حدیث):اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا تَشَهَّدَ وَضَعَ يَدَهُ الْيُسْرٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُسْرٰى، وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُمْنٰى، وَاَشَارَ بِاُصْبُعِهِ السَّبَّابَةِ لَا يُجَاوِزُ بَصَرُهُ اِشَارَتَهُ. (5: 4)

✿✿ عامر بن عبداللہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ جب تشہد میں بیٹھتے تھے تو آپ اپنا بایاں ہاتھ اپنے بائیں زانو پر رکھتے اور دایاں ہاتھ دائیں زانو پر رکھتے تھے آپ اپنی شہادت کی انگلی کے ذریعے اشارہ کیا کرتے تھے اور آپ کی نگاہ آپ کے اشارے سے آگے نہیں بڑھتی تھی۔

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِي مِنْ اَجْلِهَا كَانَ يُشِيرُ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالسَّبَّابَةِ فِي الْمَوْضِعِ الَّذِي وَصَفْنَاهُ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے نبی اکرم ﷺ اس مقام پر شہادت کی انگلی کے ذریعے اشارہ کرتے تھے جس کا ہم نے ذکر کیا ہے

1943- إسناده قوي، رجاله رجال الصحيح، وأبو خالد الأحمر واسمه سليمان بن حيان الأزدي قد توبع عليه. وأخرجه مسلم "579" "113" في المساجد: باب صفة الجلوس في الصلاة، وكيفية وضع الدين على الفخذين، والبيهقي في السنن 2/131 من طريق أبي بكر بن أبي شيبة، والدارقطني 1/349-350 من طريق محمد بن آدم، كلاهما عن أبي خالد الأحمر، به. وأخرجه مسلم "579" "113"، والبيهقي 2/131 من طريق الليث بن سعد، والدارمي 1/308 من طريق ابن عيينة، وأبو داوٗد "989" في الصلاة: باب الإشارة في التشهيد، والنسائي 3/37 في السهو: باب بسط اليسرى على الركبة، وأبو عوانة 2/226، والبغوي في شرح السنة "676" من طريق زياد بن سعد، ثلاثتهم عن ابن عجلان، بهذا الإسناد. ورواية زياد اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يشير بإصبعه إذا دعا ولا يحركها. وأخرجه مسلم "579" "112"، وأبو داوٗد "988"، وأبو عوانة 2/225، والبيهقي 2/130 من طريق عثمان بن حكيم، والنسائي 3/37، وأبو عوانة 2/226، 227، من طريق عمرو بن دينار، كلاهما عن عامر بن عبد الله بن الزبير، به. وسيرد بعده من طريق يحيى القطان، عن ابن عجلان، به. فانظره.

1944- إسناده قوي على شرط مسلم. وأخرجه أبو داوٗد "990" في الصلاة: باب الإشارة في التشهد، ومن طريقه أبو عوانة 2/226، والبغوي في شرح السنة "677" عن محمد بن بشار، والنسائي 3/39 في السهو: باب موضع البصر عند الإشارة وتحريك السبابة، عن يعقوب بن إبراهيم، كلاهما عن يحيى القطان، بهذا الإسناد. وتقدم قبله من طريق أبي خالد الأحمر، عن ابن عجلان، به. وتخريجه هناك.

www.islamicurdubooks.com

1945 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ يُوسُفَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اِدْرِيسَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ وَّائِلِ بْنِ حُجْرٍ، قَالَ:

(متن حدیث): قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ، وَهُمْ يَنْفُضُونَ اَيْدِيَهُمْ مِنْ تَحْتِ الثِّيَابِ، فَقُلْتُ: لَاَنْظُرَنَّ اِلٰى صَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: فَكَبَّرَ حَتّٰى افْتَتَحَ الصَّلَاةَ، وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى رَاَيْتُ اِبْهَامَيْهِ قَرِيبًا مِنْ اُذُنَيْهِ، قَالَ: ثُمَّ اَخَذَ شِمَالَهُ بِيَمِينِهِ، فَلَمَّا رَكَعَ رَفَعَ يَدَيْهِ، فَلَمَّا رَفَعَ رَاْسَهُ قَالَ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، ثُمَّ كَبَّرَ، وَرَفَعَ يَدَيْهِ، ثُمَّ سَجَدَ، فَوَضَعَ رَاْسَهُ بَيْنَ يَدَيْهِ فِي الْمَوْضِعِ مِنْ وَّجْهِهِ، فَلَمَّا جَلَسَ افْتَرَشَ قَدَمَيْهِ، وَوَضَعَ مِرْفَقَهُ الْاَيْمَنَ عَلٰى فَخِذِهِ الْيُمْنٰى، وَقَبَضَ خِنْصَرَهُ وَالَّتِي تَلِيهَا، وَجَمَعَ بَيْنَ اِبْهَامِهِ وَالْوُسْطٰى، وَرَفَعَ الَّتِي تَلِيهَا يَدْعُو بِهَا. (5: 4)

❀❀ عاصم بن کلیب اپنے والد کے حوالے سے حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' ہم لوگ مدینہ منورہ آئے' تو لوگ اپنے ہاتھ اپنے کپڑوں (یعنی چادروں) کے اندر رکھے ہوئے تھے میں نے سوچا' میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا ضرور جائزہ لوں گا۔ راوی بیان کرتے ہیں: آپ نے تکبیر کہی نماز کا آغاز کیا' اور رفع یدین کیا' یہاں تک کہ میں نے آپ کے انگوٹھوں کو آپ کے کانوں کے قریب دیکھا۔ راوی بیان کرتے ہیں: پھر آپ نے اپنے دائیں ہاتھ کے ذریعے بائیں ہاتھ کو پکڑ لیا جب آپ رکوع میں گئے' تو آپ نے رفع یدین کیا جب آپ نے اپنا سر اٹھایا' تو آپ نے سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ پڑھا پھر آپ نے تکبیر کہی اور رفع یدین کیا' پھر آپ سجدے میں چلے گئے۔ آپ نے اپنا سر دونوں ہاتھوں کے درمیان چہرے کے مدمقابل رکھا جب آپ بیٹھے تو آپ نے اپنے دونوں پاؤں کو بچھا لیا اور دائیں کہنی کو دائیں زانو پر رکھا آپ نے سب سے چھوٹی انگلی اور اس کے ساتھ والی انگلی کو بند کیا۔ اپنے انگوٹھے اور درمیانی انگلی کو اکٹھا کیا' اور اس کے ساتھ والی انگلی (یعنی شہادت کی انگلی) کو بلند کیا۔ آپ نے اس کے ہمراہ دعا پڑھی۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمُصَلِّي عِنْدَ الْاِشَارَةِ الَّتِي وَصَفْنَاهَا اَنْ يَّحْنِيَ سَبَّابَتَهُ قَلِيلًا

اس بات کا تذکرہ کہ نمازی کیلئے یہ بات مستحب ہے کہ وہ اشارے کے وقت اپنی انگلی کو تھوڑا سا جھکا لے جس کا ذکر ہم نے پہلے کیا ہے

1946 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا مُجَاهِدُ بْنُ مُوسٰى الْمُخَرِّمِيُّ، حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ حَرْبٍ الْمَدَائِنِيُّ، حَدَّثَنَا عِصَامُ بْنُ قُدَامَةَ الْجَدَلِيُّ، اَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ نُمَيْرٍ الْخُزَاعِيُّ، اَنَّ اَبَاهُ حَدَّثَهُ

(متن حدیث): اَنَّهُ رَاَى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّلَاةِ وَاضِعًا الْيُمْنٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُمْنٰى،

1945– إسناده صحيح. وأخرجه البخاري في قرة العينين برفع اليدين في الصلاة ص 19 عن عبد الله بن محمد، وابن ماجة "912" في إقامة الصلاة: باب الإشارة في التشهد، عن علي بن محمد، كلاهما عن عبد الله بن إدريس، بهذا الإسناد، مختصرًا. وتقدم برقم "1860" من طريق زائدة بن قدامة، عن عاصم ن كليب، به. وتقدم تخريجه هناك.

www.islamicurdubooks.com

رَافِعًا اُصْبُعَهُ السَّبَّابَةَ قَدْ حَنَاهَا شَيْئًا وَهُوَ يَدْعُو . (5: 4)

مالک بن نمیر خزاعی بیان کرتے ہیں: ان کے والد نے انہیں یہ بات بتائی ہے انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو نماز کے دوران اپنا دایاں ہاتھ دائیں زانو پر رکھے ہوئے دیکھا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے شہادت کی انگلی اٹھائی ہوئی تھی اور آپ نے اس کو تھوڑا سا جھکایا ہوا تھا اور آپ دعا مانگ رہے تھے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْإِشَارَةَ بِالسَّبَّابَةِ يَجِبُ اَنْ تَكُوْنَ اِلَى الْقِبْلَةِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ شہادت کی انگلی کے ذریعے اشارے میں یہ بات ضروری ہے کہ وہ قبلہ کی سمت میں ہو

1947 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُعَاوِيِّ * عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

(متن حدیث): اَنَّهُ رَاٰى رَجُلًا يُحَرِّكُ الْحَصٰى بِيَدِهِ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ فَلَمَّا انْصَرَفَ، قَالَ لَهُ عَبْدُ اللّٰهِ: لَا تُحَرِّكِ الْحَصٰى وَاَنْتَ فِي الصَّلَاةِ، فَاِنَّ ذٰلِكَ مِنَ الشَّيْطَانِ، وَلٰكِنِ اصْنَعْ كَمَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ، قَالَ: فَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى فَخِذِهِ، وَاَشَارَ بِاُصْبُعِهِ الَّتِيْ تَلِي الْاِبْهَامَ اِلَى الْقِبْلَةِ، وَرَمٰى بِبَصَرِهِ اِلَيْهَا اَوْ نَحْوَهَا ، ثُمَّ قَالَ: هٰكَذَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ. (5: 4)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے انہوں نے ایک شخص کو نماز کے دوران اپنے ہاتھ کے ذریعے کنکریوں کو حرکت دیتے ہوئے دیکھا جب اس نے نماز مکمل کی تو حضرت عبداللہ نے اس سے فرمایا تم نماز کے دوران کنکریوں کو حرکت نہ دو کیونکہ یہ عمل شیطان کی طرف سے ہوتا ہے بلکہ تم اس طرح کرو جس طرح نبی اکرم ﷺ کیا کرتے تھے۔ راوی بیان کرتے ہیں: پھر حضرت عبداللہ بن عمر نے اپنا دایاں ہاتھ اپنے زانو پر رکھا اور انہوں نے انگوٹھے کے ساتھ والی انگلی کے ذریعہ قبلہ کی طرف اشارہ کیا۔ انہوں نے اپنی نگاہ اس انگلی کی طرف (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) اس انگلی کی سمت رکھی۔

پھر انہوں نے فرمایا: میں نے نبی اکرم ﷺ کو اس طرح کرتے ہوئے دیکھا۔

1946- وأخرجه أحمد 3/471، وأبو داود "991" في الصلاة: باب الإشارة في التشهد، والنسائي 3/39 في السهو: باب إحناء السبابة في الإشارة، وابن خزيمة "715" و "716"، وابن ماجه "911" في الإقامة: باب الإشارة في التشهد، والبيهقي 2/131، من طرق عن عصام بن قدامة، بهذا الإسناد.

1947- إسناده صحيح على شرط مسلم، وهو في صحيح ابن خزيمة برقم ."719" وأخرجه النسائي 2/236-237 في التطبيق: باب موضع البصر في التشهد، وأبو عوانة 2/224و226، من طريق علي بن حجر، بهذا الإسناد. وأخرجه البيهقي 2/132 من طريق أبي الربيع، عن إسماعيل بن جعفر، به . وتقدم برقم "1942" من طريق مالك، عن مسلم بن أبي مريم، به، وتخريجه هناك، فانظره.

www.islamicurdubooks.com

ذِكْرُ وَصْفِ التَّشَهُّدِ الَّذِي يَتَشَهَّدُ الْمَرْءُ فِي صَلَاتِهِ

تشہد کی اس صفت کا تذکرہ جس کے مطابق آدمی نماز میں تشہد ادا کرتا ہے

1948 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، قَالَ: اَخْبَرَنَا حُصَيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، وَالْمُغِيْرَةُ، وَالْاَعْمَشُ، عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنَّا اِذَا جَلَسْنَا خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّلَاةِ، نَقُوْلُ: السَّلَامُ عَلَى اللّٰهِ، السَّلَامُ عَلٰى جِبْرِيْلَ، السَّلَامُ عَلٰى مِيكَائِيْلَ السَّلَامُ عَلٰى فُلَانٍ، السَّلَامُ عَلٰى فُلَانٍ، فَالْتَفَتَ اِلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: اِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّلَامُ، فَقُوْلُوْا: التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ، وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ، السَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ، اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ، فَاِنَّكُمْ اِذَا فَعَلْتُمْ ذٰلِكَ فَقَدْ سَلَّمْتُمْ عَلٰى كُلِّ عَبْدٍ صَالِحٍ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضِ. (5: 12)

❁❁ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: پہلے جب ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز میں بیٹھتے تھے تو ہم یہ پڑھتے تھے:

1948- إسناده صحيح على شرطهما، المغيرة: هو ابن مقسم الضبي، وأبو وائل: هو شقيق بن سلمة الأسدي الكوفي، وهو في مصنف ابن أبي شيبة 1/219. وأخرجه البخاري "1220" في العمل في الصلاة: باب من سمى قومًا أو سلم في الصلاة على غيره مواجهة وهو لا يعلم، عن عمرو بن عيسى، عن أبي عبد الصمد عبد العزيز بن عبد الصمد، عن حصين بن عبد الرحمٰن، بهٰذا الإسناد. وصححه ابن خزيمة "704". وأخرجه البخاري "7381" في التوحيد: باب قول الله تعالى: (السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ)، والطحاوي في شرح معاني الآثار 1/263، والطبراني في الكبير "9902" من طريق زهير بن معاوية، والطبراني "9903" من طريق أبي عوانة، كلاهما عن مغيرة الضبي، بهٰذا الإسناد. وصححه ابن خزيمة "704" أيضًا. وأخرجه ابن أبي شيبة 1/291، وأبو عوانة 2/229 من طريق وكيع، والبخاري "831" في الأذان: باب التشهد في الآخرة، والطبراني في الكبير "9885"، والبيهقي في السنن 2/138 من طريق أبي نعيم، وأحمد 1/431، والبخاري "835" في الأذان: باب ما يتخير من الدعاء بعد التشهد، وأبو داوٗد "968" في الصلاة: باب التشهد، وابن ماجة "899" في إقامة الصلاة: باب ماجاء في التشهد، والبيهقي 2/153، من طريق يحيى بن سعيد، وأحمد 1/382 و427، ومسلم "402" "58" في الصلاة: باب التشهد في الصلاة، والبيهقي 2/153، من طريق أبي معاوية، والبخاري "6230" في الاستئذان: باب السلام اسم من أسماء الله تعالى ومن طريقه البغوي في شرح السنة "678" من طريق حفص بن غياث، والنسائي 3/41 في السهو: باب كيف التشهد من طريق الفضيل بن عياض، وابن ماجة "899" من طريق عبد الله بن نمير، والدارمي 1/308، وابن الجارود "205"، وأبو عوانة 2/229، من طريق يعلى بن عبيد، والطحاوي في شرح معاني الآثار 1/262 من طريق أبي عوانة، والطبراني في الكبير "9886" وأحمد1/413، وأبو عوانة 2/230 من طريق زائدة، كلهم عن الأعمش، بهٰذا الإسناد. وأخرجه ابن أبي شيبة 1/292، وأحمد 1/414، والبخاري "6265" في الاستئذان: باب الأخذ باليد، ومسلم "402" "59"، والنسائي 2/241 في التطبيق: باب كيف التشهد الأول، وأبو عوانة 2/228، 229، والبيهقي 2/138 من طريق أبي نعيم الفضل بن دكين، عن سيف بن سليمان، عن مجاهد، عن أبي معمر عبد الله بن سخبرة، عن عبد الله بن مسعود. وسيرد بعده "1949" من طريق حماد بن أبي سليمان، عن أبي وائل، به، وبرقم "1950" من طريق الثوري، عن منصور والأعمش وأبي هاشم، عن أبي وائل، به، والثوري عن أبي إسحاق، عن الأسود وأبي الأحوص، عن عبد الله بن مسعود، وبرقم "1951" من طريق شعبة، عن أبي إسحاق، عن أبي الأحوص، عن عبد الله. ويخرج كل طريق في موضعه.

www.islamicurdubooks.com

"اللہ تعالیٰ پر سلام ہو حضرت جبرائیل پر سلام ہو حضرت میکائیل پر سلام ہو فلاں پر سلام ہو فلاں پر سلام ہو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہماری طرف متوجہ ہوئے۔ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تو خود سلامتی عطا کرنے والا ہے تم لوگ یہ پڑھو۔"

"ہر طرح کی زبانی جسمانی اور مالی عبادات اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہیں۔ اے نبی آپ پر سلام ہو اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور اس کی برکتیں نازل ہوں ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے تمام نیک بندوں پر سلام ہو میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں' اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں' حضرت محمد اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔"

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا) جب تم لوگ ایسا کرلو گے تو تم آسمان اور زمین میں موجود ہر نیک بندے پر سلام بھیج دو گے۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِالتَّشَهُّدِ عِنْدَ الْقَعْدَةِ مِنْ صَلَاتِهٖ

نماز میں قادہ کے وقت تشہد پڑھنے کا حکم ہونے کا تذکرہ

1949 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنَّا نَقُوْلُ: السَّلَامُ عَلَى اللّٰهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَقُوْلُوْا: السَّلَامُ عَلَى اللّٰهِ؛ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّلَامُ وَاَمَرَهُمْ بِالتَّشَهُّدِ: التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ، السَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ، اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ . (1: 94)

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ پہلے یہ پڑھا کرتے تھے۔

"اللہ تعالیٰ پر سلام ہو۔"

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ یہ نہ کہو "اللہ تعالیٰ پر سلام ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ خود سلامتی عطا کرنے والا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو تشہد (کہ یہ کلمات پڑھنے) کا حکم دیا۔

"تمام زبانی جسمانی اور مالی عبادات اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہیں۔ اے نبی آپ پر سلام ہو اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور اس کی برکتیں نازل ہوں۔ ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے تمام نیک بندوں پر بھی سلام ہو میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں' اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے اور میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں' حضرت محمد اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں"۔

1949- إسناده صحيح رجاله رجال الصحيح، حماد هو ابن أبي سليمان الأشعري مولاهم، ابو إسماعيل الكوفي. وأخرجه الطيالسي "249"، والنسائي 2/240 في التطبيق: باب كيف التشهد الأول، والطحاوي في شرح معاني الآثار 1/262، والطبراني "9892" من طريق هشام الدستوائي، وأحمد 1/464، والنسائي 2/241، والطبراني "9904" من طيق غندر محمد بن جعفر، والطحاوي 1/262 من طريق عبد الرحمٰن بن زياد، والطبراني "9891" من طريق حمزة الزيات، و "9894" من طريق حماد بن سلمة، كلهم عن حماد، بهذا الإسناد، وانظر "1948" و "1950" و "1915" و "1955" و "1956".

www.islamicurdubooks.com

ذِكْرُ وَصْفِ مَا يَتَشَهَّدُ الْمَرْءُ بِهِ فِي جُلُوسِهِ مِنْ صَلَاتِهِ

اس بات کی صفت کا تذکرہ کہ آدمی نماز کے دوران بیٹھنے کے دوران تشہد کیسے پڑھے گا؟

1950 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مُحَمَّدٍ الدَّغُولِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ مَنْصُورٍ، وَالْاَعْمَشِ، وَاَبِي هَاشِمٍ، عَنْ اَبِي وَائِلٍ، وَعَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنِ الْاَسْوَدِ، وَاَبِي الْاَحْوَصِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنَّا لَا نَدْرِي مَا نَقُولُ فِي الصَّلَاةِ، نَقُولُ: السَّلَامُ عَلٰى جِبْرِيلَ، السَّلَامُ عَلٰى مِيكَائِيلَ، فَعَلَّمَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ: اِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّلَامُ، فَاِذَا جَلَسْتُمْ فِي الرَّكْعَتَيْنِ فَقُولُوا: التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ، وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ، السَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ، وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ - قَالَ اَبُو وَائِلٍ فِي حَدِيثِهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ: - اِذَا قُلْتُهَا اَصَابَتْ كُلَّ مَلَكٍ مُقَرَّبٍ، وَنَبِيٍّ مُرْسَلٍ، وَعَبْدٍ صَالِحٍ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ. (5: 34)

❁❁ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: پہلے ہمیں یہ نہیں پتہ تھا' ہمیں نماز میں کیا پڑھنا چاہئے' تو ہم یہ کہا کرتے تھے حضرت جبرائیل پر سلام ہو حضرت میکائیل پر سلام ہو پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں تعلیم دی آپ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ تو خود سلامتی عطا کرنے والا ہے' جب تم دو رکعات ادا کرنے کے بعد بیٹھو تو یہ پڑھو۔

1950- إسناده صحيح على شرط البخاري، أبو الأحوص: هو عوف بن مالك الجشمي، وهو في مصنف عبد الرزاق "3061"، ومن طريق عبد الرزاق أخرجه أحمد 1/423، وابن ماجة "89" في إقامة الصلاة: باب ما جاء في التشهد، والطبراني في الكبير "9888"، والبيهقي في السنن 2/377. وأخرجه الطبراني في الكبير "9901"، والدارقطني 1/351 من طريق عبد الله بن المبارك، عن سفيان الثوري، عن منصور، والأعمش وحماد، ومغيرة، عن أبي وائل، به. وأخرجه أحمد 1/440، والنسائي 2/241 في التطبيق: باب كيف التشهد الأول، والطبراني "9904" من طريق شعبة، عن الأعمش، ومنصور وحماد، والمغيرة، وأبي هاشم، عن أبي وائل، به. وأخرجه النسائي 3/40 في السهو: باب إيجاب التشهد، والدارقطني 1/350، والبيهقي 2/138 من طريق سفيان بن عيينة، عن الأعمش ومنصور، عن أبي وائل، به. وأخرجه ري "6328" في الدعوات: باب الدعاء في الصلاة ومسلم "402" "55" في الصلا: باب التشهد في الصلاة، من طريق جرير، ومسلم "402" "56"، وأبو عوانة 2/230، من طريق شعبة، كلاهما عن منصور، عن أبي وائل، به. وأخرجه الطبراني "9909" من طريق عبد الرزاق، عن الثوري، عن أبي إسحاق، به. وأخرجه أحمد 1/413 من طريق مؤمل، عن سفيان الثوري، عن أبي إسحاق، به. وأخرجه الترمذي "289" في الصلاة: باب ما جاء في التشهد، والنسائي 2/237، 238 في التطبيق، من طريق عبيد الله الأشجعي، عن سفيان الثوري، عن أبي إسحاق، عن الأسود، به. وأخرجه أحمد 459، والطحاوي 1/262، وابن خزيمة "708"، من طريق محمد بن إسحاق، حدثه عبد الرحمٰن بن الأسود، عن أبيه، به. وأخرجه النسائي 2/239، والطبراني "9916" من طريق سفيان عن أبي إسحاق، عن أبي الأحوص، به. وأخرجه عبد الرزاق "3063"، والطيالسي "304"، وأحمد 1/437، والترمذي "1105" في النكاح: باب ما جاء في خطبة النكاح، والنسائي 2/238، 239، والطحاوي في شرح معاني الآثار 1/263، والطبراني "9910" و "9911" و "9913" من طرق كثيرة عن أبي إسحاق، عن أبي الأحوص، به. وسيرد بعده من طريق شُعْبَةَ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ، به. وانظر ما قبله وما بعده.

www.islamicurdubooks.com

''تمام زبانی جسمانی اور مالی عبادات اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہیں۔اے نبی آپ پر سلام ہو۔اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور اس کی برکتیں نازل ہوں ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے تمام نیک بندوں پر سلام ہو۔''

ابووائل نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول اپنی روایت میں یہ الفاظ نقل کئے ہیں۔(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا)

''جب تم یہ کلمات پڑھ لوگے تو ہر مقرب فرشتے ہر مرسل نبی اور ہر نیک بندے تک یہ سلام پہنچ جائے گا (تم یہ بھی پڑھو)

''میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں' اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں' حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں''۔

1951 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ، وَمُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ، قَالَا: اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنَّا لَا نَدْرِي مَا نَقُوْلُ فِيْ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ، اِلَّا اَنْ نُسَبِّحَ وَنُكَبِّرَ وَنُحَمِّدَ رَبَّنَا، وَاَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُلِّمَ فَوَاتِحَ الْخَيْرِ وَخَوَاتِمَهُ، اَوْ قَالَ جَوَامِعَهُ، وَاِنَّهُ قَالَ لَنَا: اِذَا قَعَدْتُمْ فِيْ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ فَقُوْلُوْا: التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ، السَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ، اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ، ثُمَّ لِيَتَخَيَّرْ مِنَ الدُّعَاءِ مَا اَعْجَبَهُ، فَلْيَدْعُ بِهِ رَبَّهُ. (1: 20)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: الْاَمْرُ بِالْجُلُوْسِ فِيْ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ اَمْرُ فَرْضٍ دَلَّ فِعْلُهُ مَعَ تَرْكِ الْاِنْكَارِ عَلٰى مَنْ خَلْفَهُ عَلٰى اَنَّ الْجُلُوْسَ الْاَوَّلَ نَدْبٌ، وَبَقِيَ الْاٰخِرُ عَلٰى حَالَتِهِ فَرْضًا

✿✿ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ہمیں اس بات کا علم نہیں تھا' ہمیں دو رکعات پڑھنے کے بعد (تشہد کے دوران) کیا پڑھنا چاہئے صرف یہ پتہ تھا' ہمیں تسبیح بیان کرنی چاہئے' تکبیر پڑھنی چاہئے اور اپنے پروردگار کی حمد بیان کرنی چاہئے۔حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بھلائی کو کھولنے والی چیزوں اور بھلائی کے مجموعوں (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) بھلائی کے بارے میں جامع باتوں کا علم عطا کیا گیا۔آپ نے ہم سے یہ فرمایا جب تم دو رکعات ادا کرنے کے بعد بیٹھو تو تم یہ پڑھو:

''تمام زبانی، جسمانی اور مالی عبادات اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہیں اے نبی آپ پر سلام ہو اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور اس کی برکتیں نازل ہوں ہم پر اللہ تعالیٰ کے تمام نیک بندوں پر بھی سلام ہو۔میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں' اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں' حضرت محمد اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔

1951- إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه الطبراني في الكبير "9912" عن أبي خليفة الفضل بن الحباب، بهٰذا الإسناد . وأخرجه الطيالسي "304"، وأحمد "1/437"، والنسائي 2/238 في التطبيق: باب كيف التشهد الأول، والطحاوي 1/263، من طرق عن شعبة، بهٰذا الإسناد . وصححه ابن خزيمة برقم ."720" وانظر ما قبله و "1948" و "1949" و "1955" و "1956" و "1961" و "1962" و ."1963"

www.islamicurdubooks.com

(نبی اکرم ﷺ نے فرمایا) پھر دعا کے بارے میں آدمی کو اختیار ہے وہ جو چاہے اپنے پروردگار سے دعا مانگے''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) دو رکعات کے بعد بیٹھنے کا حکم ہونا ایک فرض حکم ہے لیکن نبی اکرم ﷺ کا یہ فعل اور اس کے ہمراہ آپ کا اپنے پیچھے موجود لوگوں کا انکار نہ کرنا اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ پہلا قعدہ مستحب ہے جبکہ دوسرا قعدہ اپنی حالت پر فرض رہے گا۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّتَشَهَّدَ فِيْ صَلَاتِهٖ بِغَيْرِ مَا وَصَفْنَا

آدمی کیلئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ نماز کے دوران اس کے علاوہ تشہد پڑھے جس کا ہم نے ذکر کیا ہے

1952 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا كَامِلُ بْنُ طَلْحَةَ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ اَبُو الزُّبَيْرِ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، وَطَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا التَّشَهُّدَ كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّوْرَةَ مِنَ الْقُرْاٰنِ: اَلتَّحِيَّاتُ الْمُبَارَكَاتُ الصَّلَوَاتُ الطَّيِّبَاتُ لِلّٰهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ، سَلَامٌ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ، اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ. (5: 12)

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ ہمیں تشہد کی تعلیم اس طرح دیا کرتے تھے جس طرح آپ ہمیں قرآن کی کوئی سورت سکھاتے تھے (تشہد کے کلمات یہ ہیں)

''برکت والی زبانی عبادات اور پاکیزہ دعائیں اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہیں۔ اے نبی آپ پر سلام ہو۔ اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور اس کی برکتیں نازل ہوں ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے تمام نیک بندوں پر بھی سلام ہو میں اس بات کی گواہی دیتا' اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور میں اس بات کی بھی گواہی دیتا ہوں' حضرت محمد اللہ کے رسول ہیں۔''

1952- إسناده حسن، وهو حديث صحيح، كامل بن طلحة الجحدري: لا بأس به كما قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ، وقد توبع، ومن فوقه من رجال الشيخين. وأخرجه الشافعي في المسند 1/89-90، وأحمد 1/292، وابن ماجة "900" في الإقامة: باب ما جاء في التشهد، والطحاوي في شرح معاني الآثار 1/263، والطبراني "10996"، وابن خزيمة "705"، وأبو عوانة 2/227و228، والبيهقي 2/377 من طرق عن الليث بن سعد، بهٰذا الإسناد. وأخرج صدره وهو قوله: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يعلمنا التشهد كما يعلمنا التشهد كما يعلمنا السورة من القرآن، ابن أبي شيبة 1/294 ومن طريقه مسلم. "403" "61" في الصلاة: باب التشهد في الصلاة، وأبو عوانة 2/228، = وأخرجه النسائي 3/41 في السهو: باب تعليم التشهد كتعليم السورة من القرآن، عن أحمد بن سليمان، كلاهما عن يحيى بن آدم، عن عبد الرحمٰن بن حميد، عن أبي الزبير، به. وأخرجه الدارقطني 1/350، والطبراني "10997" و "11406" من طريق أحمد بن محمد بن الحجاج بن رشدين بن سعد، حدثني أبي، عن أبيه، عن جده، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ عطاء، وطاووس، وابن جبير، عن ابن عباس، به. وسيورده المؤلف بعده "1953" من طريق يزيد بن موهب، و "1954" من طريق قتيبة بن سعيد، كلاهما عن الليث، به.

www.islamicurdubooks.com

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِنَوْعٍ ثَانٍ مِنَ التَّشَهُّدِ اِذْ هُمَا مِنَ اخْتِلَافِ الْمُبَاحِ

آدمی کوتشہد کی دوسری قسم (پڑھنے) کا حکم ہونے کا تذکرہ کیونکہ یہ دونوں مباح اختلاف کی قسم سے تعلق رکھتے ہیں

1953 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، مِنْ كِتَابِهٖ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ مَوْهَبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، وَطَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا التَّشَهُّدَ كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ، كَانَ يَقُولُ: التَّحِيَّاتُ الْمُبَارَكَاتُ الصَّلَوَاتُ الطَّيِّبَاتُ لِلّٰهِ، السَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ، سَلَامٌ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ، اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ. (1: 94)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْحَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: تَفَرَّدَ بِهٖ اَبُو الزُّبَيْرِ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں تشہد کی تعلیم اس طرح دیتے جس طرح آپ ہمیں قرآن کی کسی سورت کی تعلیم دیتے تھے۔ آپ یہ پڑھا کرتے تھے:

"برکت والی زبانی عبادات اور پاکیزہ جسمانی عبادات اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے۔ اے نبی آپ پر سلام ہو اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور اس کی برکتیں نازل ہوں۔ ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں پر بھی سلام ہو۔ میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں' اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں' حضرت محمد اللہ کے رسول ہیں"۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس روایت کو نقل کرنے میں ابوزبیر نامی راوی منفرد ہے۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّتَشَهَّدَ فِيْ صَلَاتِهٖ بِغَيْرِ مَا وَصَفْنَا

آدمی کیلئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ اپنی نماز میں اس تشہد کے علاوہ پڑھے جس کا تذکرہ ہم نے کیا ہے

1954 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ، مَوْلٰى ثَقِيفٍ، حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ،

1953- إسناده صحيح. يزيد بن موهب: هو يزيد بن خالد بن يزيد بن عبد الله بن موهب، ثقة، ومن فوقه من رجال الشيخين. وتقدم قبله من طريق كامل بن طلحة الجحدري، وسيرد بعده من طريق قتيبة بن سعيد، كلاهما عن الليث، به. وورد تخريجهما هناك.

1954- إسناده صحيح على شرطهما. وأخرجه مسلم "403" "60" في الصلاة: باب التشهد في الصلاة، وأبو داؤد "974" في الصلاة: باب التشهد، والترمذي "290" في الصلاة: باب منه يعني مما جاء في التشهد، والنسائي 2/242 في التطبيق: باب نوع اخر من التشهد، والبيهقي 2/140، والبغوي في شرح السنة "679" من طريق قتيبة بن سعيد، بهذا الإسناد. وانظر "1952" و "1953".

www.islamicurdubooks.com

حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، وَطَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا التَّشَهُّدَ كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ، فَكَانَ يَقُولُ: التَّحِيَّاتُ الْمُبَارَكَاتُ الصَّلَوَاتُ الطَّيِّبَاتُ لِلّٰهِ، السَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، سَلَامٌ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ، اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ (5: 34)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں تشہد کی تعلیم اس طرح دیتے تھے جس طرح آپ ہمیں قرآن کی کسی سورت کی تعلیم دیتے تھے آپ یہ پڑھا کرتے تھے:

"برکت والی زبانی عبادات اور پاکیزہ جسمانی عبادات اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہیں۔ اے نبی آپ پر سلام ہو اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں۔ ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے تمام نیک بندوں پر بھی سلام ہو۔ میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں' اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں اور میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں' حضرت محمد اللہ کے رسول ہیں۔"

ذِكْرُ مَا كَانَ الْقَوْمُ يَقُولُونَ فِي الْجَلْسَةِ خَلْفَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ تَعْلِيمِهِ اِيَّاهُمُ التَّشَهُّدَ

اس بات کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لوگوں کو تشہد کی تعلیم دینے سے پہلے لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے بیٹھنے کے دوران کیا پڑھا کرتے تھے؟

1955 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ، عَنْ شَقِيقِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنَّا اِذَا جَلَسْنَا خَلْفَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قُلْنَا: السَّلَامُ عَلَى اللّٰهِ قَبْلَ عِبَادِهِ، السَّلَامُ عَلٰى جِبْرِيلَ، السَّلَامُ عَلٰى مِيكَائِيلَ، السَّلَامُ عَلٰى فُلَانٍ وَفُلَانٍ، فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الصَّلَاةِ قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّلَامُ، فَاِذَا جَلَسَ اَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ فَلْيَكُنْ مِنْ اَوَّلِ قَوْلِهِ: التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ، وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ، السَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ، فَاِذَا قَالَهَا اَصَابَتْ كُلَّ عَبْدٍ صَالِحٍ فِي السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ، اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، ثُمَّ يَتَخَيَّرُ مِنَ الدُّعَاءِ مَا اَحَبَّ. (1: 20)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: پہلے جب ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے (نماز کے دوران) بیٹھتے تھے تو ہم یہ پڑھتے تھے اللہ تعالیٰ پر''اس کے بندوں سے پہلے سلام ہو جبرائیل پر سلام ہو حضرت میکائیل پر سلام ہو فلاں پر اور فلاں پر

1955- إسناده صحيح على شرطهما، وانظر "1948" و "1949" و "1950" و "1951" و "1956" و "1961" و "1962" و "1963".

www.islamicurdubooks.com

سلام ہو جب نبی اکرم ﷺ نے نماز مکمل کی تو آپ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ تو خود سلامتی عطا کرنے والا ہے جب کوئی شخص نماز کے دوران بیٹھے تو اسے سب سے پہلے یہ پڑھ لینا چاہئے۔

''تمام جسمانی اور زبانی اور مالی عبادات اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہیں۔ اے نبی آپ پر سلام ہو اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور اس کی برکتیں نازل ہو ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے تمام نیک بندوں پر سلام ہو۔''

(نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں) جب بندہ یہ کلمات پڑھ لے گا' تو آسمان اور زمین میں موجود ہر نیک بندے تک (سلام) پہنچ جائے گا۔

(اس کے بعد آدمی یہ پڑھے) ''میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں' اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں' حضرت محمد ﷺ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔''

(نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں) پھر دعا کے حوالے سے آدمی کو اختیار ہے' جو وہ پسند کرے (وہ دعا مانگ لے)

ذِكْرُ وَصْفِ السَّلَامِ الَّذِي يَتَقَدَّمُ الصَّلَاةَ عَلَى الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سلام کے اس طریقے کا تذکرہ جو نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجنے سے پہلے پڑھا جائے گا

1956 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْجَرَادِيُّ، بِالْمَوْصِلِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ زُرَيْقٍ الرَّسْعَنِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ خَالِدٍ الصَّنْعَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، وَمَنْصُورٍ، وَحُصَيْنٍ، وَاَبِيْ هَاشِمٍ، وَحَمَّادِ بْنِ اَبِيْ سُلَيْمَانَ، عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ، وَاَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ، وَالْاَسْوَدِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنَّا لَا نَدْرِي مَا نَقُوْلُ فِي الصَّلَاةِ، نَقُوْلُ: السَّلَامُ عَلَى اللّٰهِ، السَّلَامُ عَلٰى جِبْرِيلَ، السَّلَامُ عَلٰى مِيكَائِيلَ، فَعَلَّمَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: اِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّلَامُ، فَاِذَا جَلَسْتُمْ فِي رَكْعَتَيْنِ، فَقُولُوا: التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ، السَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ - قَالَ اَبُوْ وَائِلٍ فِي حَدِيثِهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - اِذَا قُلْتَهَا، اَصَابَتْ كُلَّ عَبْدٍ صَالِحٍ فِي السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ - وَقَالَ اَبُوْ اِسْحَاقَ فِي حَدِيثِهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ: اِذَا قُلْتَهَا اَصَابَتْ كُلَّ عَبْدٍ مُقَرَّبٍ وَنَبِيٍّ مُرْسَلٍ، اَوْ عَبْدٍ صَالِحٍ - اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ. (1: 21)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہمیں یہ نہیں معلوم تھا' ہم نماز میں کیا پڑھیں۔ ہم یہ پڑھا کرتے

1956- إسناده قوي. إسحاق بن زريق الرَّسْعَني- نسبه إلى رأس العين، بلد من أرض الجزيرة، بينها وبين حران يومان: ذكره المؤلف في الثقات 8/121، وشيخه فيه إبراهيم بن خالد، وثقه يحيى بن معين وأحمد كما في الجرح والتعديل 2/97، وباقي رجاله ثقات رجال الصحيح. أبو هاشم: هو الرماني الواسطي، اسمه يحيى، وأبو وائل: هو شقيق بن سلمة. وهو مكرر "1950".

www.islamicurdubooks.com

تھے اللہ تعالیٰ پر سلام ہو حضرت جبرائیل پر سلام ہو۔ حضرت میکائیل پر سلام ہو تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں تعلیم دی۔ آپ نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ خود سلامتی عطا کرنے والا ہے جب تم دو رکعات ادا کرنے کے بعد بیٹھو تو یہ پڑھو۔

''تمام زبانی جسمانی اور مالی عبادات اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہیں۔ اے نبی آپ پر سلام ہو اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور اس کی برکتیں نازل ہوں ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے تمام نیک بندوں پر سلام ہو۔''

ابووائل نامی راوی نے اپنی روایت میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ الفاظ بھی نقل کئے ہیں۔

''جب تم یہ پڑھ لو گے تو آسمان اور زمین میں موجود ہر نیک بندے تک (تمہارا سلام) پہنچ جائے گا۔''

ابواسحاق نامی راوی نے اپنی روایت میں حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ الفاظ نقل کئے ہیں۔

''جب تم انہیں پڑھ لو گے تو ہر مقرب بندے اور مرسل نبی (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) نیک بندے تک (تمہارا سلام) پہنچ جائے گا''۔

(پھر تم یہ پڑھو) ''میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں حضرت محمد اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔

ذِكْرُ وَصْفِ الصَّلَاةِ عَلَى الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِى يَتَعَقَّبُ السَّلَامَ الَّذِى وَصَفْنَا

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کے طریقے کا تذکرہ جو اس سلام کے بعد آئیگا جس کا ذکر کیا ہے

1957 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ مِسْعَرٍ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِىْ لَيْلٰى، عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ،

(متن حدیث): قَالَ: قُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَدْ عَلِمْنَا السَّلَامَ عَلَيْكَ، فَكَيْفَ الصَّلَاةُ عَلَيْكَ؟ قَالَ: قُوْلُوْا: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ، وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَآلِ اِبْرَاهِيْمَ، اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ، وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ، وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَآلِ اِبْرَاهِيْمَ، اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ. (21:1)

❀❀ حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! ہمیں یہ تو پتہ چل گیا ہے آپ سلام کیسے بھیجنا ہے ہم آپ پر درود کیسے بھیجیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ یہ پڑھو:

1957- إسناده صحيح على شرطهما. الحكم: هو ابن عتيبة، وهو في مصنف ابن أبي شيبة 2/507. وقد تقدم تخريجه مستوفى في الجزء الثالث برقم "912". وعلق البخاري في صحيحه 8/532 بصيغة الجزم، عن أبي العالية قال: صلاة الله على رسوله ثناؤه عليه عند الملائكة، وصلاة الملائكة الدعاء. ووصله إسماعيل القاضي في كتاب الصلاة على النبي ص 80: من طريق نصر بن علي، حدثنا خالد بن يزيد، عن أبي جعفر، عن الربيع بن أنس، عن أبي العالية.

www.islamicurdubooks.com

''اے اللہ! تو حضرت محمد اور حضرت محمد کی آل پر درود نازل کر جس طرح تو نے حضرت ابراہیم اور حضرت ابراہیم کی آل پر درود نازل کیا۔ بے شک تو لائق حمد اور بزرگی کا مالک ہے اور تو حضرت محمد اور حضرت محمد کی آل پر برکت نازل کر جس طرح تو نے حضرت ابراہیم اور حضرت ابراہیم کی آل پر برکت نازل کی: بے شک تو لائق حمد اور بزرگی کا مالک ہے۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْقَوْمَ اِنَّمَا سَاَلُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ وَّصْفِ الصَّلَاةِ الَّتِي اَمَرَهُمُ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا اَنْ يُّصَلُّوْا بِهَا عَلٰى رَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ لوگوں نے نبی اکرم ﷺ سے درود کے طریقے کے بارے میں دریافت کیا تھا جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے انہیں یہ حکم دیا ہے کہ وہ اس کے مطابق اللہ کے رسول پر درود بھیجیں

1958 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانِ الطَّائِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نُعَيْمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُجْمِرِ، اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ الْاَنْصَارِيَّ، اَخْبَرَهُ عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيِّ،

(متن حدیث): اَنَّهُ قَالَ: اَتَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ فِيْ مَجْلِسِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ، فَقَالَ بَشِيْرُ بْنُ سَعْدٍ: اَمَرَنَا اللّٰهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنْ نُّصَلِّيَ عَلَيْكَ، فَكَيْفَ نُصَلِّيْ عَلَيْكَ؟ قَالَ: فَسَكَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى تَمَنَّيْنَا اَنَّهُ لَمْ يَسْاَلْهُ، ثُمَّ قَالَ: قُوْلُوْا:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ، وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ، وَعَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ، وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ، وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ، فِي الْعَالَمِيْنَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ، وَالسَّلَامُ كَمَا قَدْ عَلِمْتُمْ. (1: 21)

✿✿ حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے ہم اس وقت حضرت سعد بن عبادہ

1958- إسناده صحيح على شرط الشيخين ما خلا محمد بن عبد الله الأنصاري فإنه من رجال مسلم، وأخرجه البغوي في شرح السنة "683" من طريق أحمد بن أبي بكر، بهذا الإسناد . وهو في الموطأ 1/165-166 في الصلاة: باب ماجاء في الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ومن طريق مالك أخرجه: الشافعي في المسند 1/90-91، وعبد الرزاق "3108"، وأحمد 4/118و5/273، 274، ومسلم "405" في الصلاة: باب الصلاة على النبي صلى الله عليه وسلم بعد التشهد، وأبو داوُد "980" في الصلاة: باب الصلاة على النبي صلى الله عليه وسلم بعد التشهد، والنسائي 3/45 في السهود: باب الأمر بالصلاة على النبي صلى الله عليه وسلم، والترمذي "3220" في التفسير: باب ومن سورة الأحزاب، والدارمي 1/309-310، والطبراني 17/ "697" و "625"، والبيهقي في السنن .2/146 وأخرجه النسائي 3/47 في السهو: باب كيف الصلاة على النبي صلى الله عليه وسلم، من طريق عبد الوهاب بن عبد المجيد الثقفي، والطبراني 17/ "696" من طريق عبد الوهاب بن عطاء الخفاف، كلاهما عن هشام بن حسان، عن محمد بن سيرين، عن عبد الرحمٰن بن بشر، عن أبي مسعود الأنصاري. وسيرد بعده من طريق محمد بن إبراهيم التيمي، عن محمد بن عبد الله بن زيد، به.

www.islamicurdubooks.com

کی محفل میں بیٹھے ہوئے تھے تو حضرت بشیر بن سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ حکم دیا ہے ہم آپ پر درود بھیجیں تو ہم آپ پر کیسے درود بھیجیں۔ راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے یہاں تک کہ ہم نے یہ آرزو کی انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سوال نہ کیا ہوتا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم یہ پڑھو ''اے اللہ! تو حضرت محمد پر اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر درود نازل کر جس طرح تو نے حضرت ابراہیم اور حضرت ابراہیم کی آل پر درود نازل کیا اور تو حضرت محمد پر اور حضرت محمد کی آل پر برکت نازل کر جس طرح تو نے حضرت ابراہیم اور حضرت ابراہیم کی آل پر تمام جہانوں میں برکت نازل کی: بے شک تو لائق حمد اور بزرگی کا مالک ہے۔''

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا) سلام کا طریقہ اسی طرح ہے جس طرح تم جان چکے ہو۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا سُئِلَ عَنِ الصَّلَاةِ عَلَيْهِ فِي الصَّلَاةِ عِنْدَ ذِكْرِهِمْ اِيَّاهُ فِي التَّشَهُّدِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز کے دوران درود بھیجنے کے بارے میں اس وقت دریافت کیا گیا تھا جب لوگوں نے آپ کے سامنے تشہد کا تذکرہ کیا تھا

1959 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، وَكَتَبْتُهُ مِنْ اَصْلِهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْاَزْهَرِ اَحْمَدُ بْنُ الْاَزْهَرِ، وَكَتَبْتُهُ مِنْ اَصْلِهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِي، عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ، قَالَ: وَحَدَّثَنِي - فِي الصَّلَاةِ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا الْمَرْءُ الْمُسْلِمُ صَلّٰى عَلَيْهِ فِي صَلَاتِهِ - مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ رَبِّهِ، عَنْ اَبِي مَسْعُودٍ، قَالَ:

(متن حدیث): اَقْبَلَ رَجُلٌ حَتّٰى جَلَسَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ عِنْدَهُ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اَمَّا السَّلَامُ عَلَيْكَ فَقَدْ عَرَفْنَاهُ، فَكَيْفَ نُصَلِّي عَلَيْكَ اِذَا نَحْنُ صَلَّيْنَا فِي صَلَاتِنَا، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ؟ قَالَ: فَصَمَتَ حَتّٰى اَحْبَبْنَا اَنَّ الرَّجُلَ لَمْ يَسْاَلْهُ، قَالَ: اِذَا صَلَّيْتُمْ عَلَيَّ فَقُولُوا: اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ، وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيمَ وَعَلٰى آلِ اِبْرَاهِيمَ، وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيمَ وَعَلٰى آلِ اِبْرَاهِيمَ، اِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ. (1:21)

1959- إسناده حسن، وقد صرح ابن إسحاق بالتحديث. وهو في صحيح ابن خزيمة برقم "711"، ومن طريقه أخرجه الدارقطني في سننه 1/354-355، والحاكم 1/268، والبيهقي في السنن 2/146، و147و378، وصحّحه الحاكم على شرط مُسلمٍ، ووافقه الذهبي، وقال الدارقطني: هٰذا إسناد حسن متصل. وأخرجه أحمد 4/119 عن يعقوب بن إبراهيم بن سعد، بهٰذا الإسناد. وأخرجه أبو داوٗد "981" في الصلاة: باب الصَّلَاةَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بعد التشهد، والطبراني في الكبير 17/ "698" من طريق أحمد بن يونس، عن زهير، عن محمد بن إسحاق، بهٰذا الإسناد. وتقدم قبله من طريق مالك، عن نعيم بن عبد الله المجمر، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ، به. وتخريجه هناك.

www.islamicurdubooks.com

امام ابن خزیمہ نے اپنی سند کے ساتھ ابن اسحاق نامی راوی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے وہ کہتے ہیں انہوں نے مجھے نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجنے کے بارے میں روایت بیان کی تھی جب کوئی شخص نماز کے دوران آپ پر درود بھیجتا ہے۔

حضرت ابومسعود بیان کرتے ہیں: ایک شخص آیا اور نبی اکرم ﷺ کے سامنے آ کر بیٹھ گیا۔ اس وقت ہم آپ کے پاس موجود تھے۔ اس شخص نے عرض کی: جہاں تک آپ پر سلام بھیجنے کا تعلق ہے اس کا ہمیں پتہ چل گیا ہے جب ہم نماز پڑھ رہے ہوں تو ہم آپ پر درود کیسے بھیجیں۔ اللہ تعالیٰ آپ پر درود نازل کرے۔ راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ خاموش رہے یہاں تک کہ ہم نے یہ بات پسند کی اس شخص نے آپ سے یہ سوال نہ کیا ہوتا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب تم مجھ پر درود بھیجنے لگو تو تم یہ پڑھو۔

''اے اللہ! تو امی نبی حضرت محمد ﷺ اور حضرت محمد ﷺ کی آل پر درود نازل کر جس طرح تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر درود نازل کیا اور تو امی نبی حضرت محمد ﷺ اور حضرت محمد ﷺ کی آل پر برکت نازل کر جس طرح تو نے حضرت ابراہیم اور حضرت ابراہیم کی آل پر برکت نازل کی: بے شک تو لائق حمد اور بزرگی کا مالک ہے''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمَرْءَ مَامُورٌ بِالصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ صَلَاتِهٖ عِنْدَ ذِكْرِهٖ اِيَّاهُ بَعْدَ التَّشَهُّدِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ آدمی کو تشہد کے بعد نبی اکرم ﷺ پر نماز کے دوران درود بھیجنے کا حکم دیا گیا ہے

1960 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، مَوْلٰى ثَقِيْفٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسَى الْقَطَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُقْرِئُ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ اَبُوْ هَانِئٍ حُمَيْدُ بْنُ هَانِئٍ، اَنَّ اَبَا عَلِيٍّ عَمْرَو

1960– إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الصحيح غير عمرو بن مالك الجنبي، وهو ثقة، روى له أصحاب السنن، ولم يقيد نسبته إسماعيل القاضي في فضل الصلاة على النبي ص 86، فالتبس أمره على الشيخ ناصر الألباني، فظنه عمرو بن مالك النكري، فحسن إسناده، لأن النكري لا يرقى حديثه إلى الصحة. وما أدري كيف وقع له ذلك، فالنكري من تبع التابعين لا تعرف له رواية عن الصحابة، وجاء تكنية عمرو بن مالك عند إسماعيل القاضي وغيره أبا علي، وهي كنية الجنبي، وأما النكري، فكنيته أبو يحيى، أو أبو مالك. ومعظم المصادر التي خرج منها الحديث في تعليقته قيدت نسبته الجنبي. وأخرجه أحمد 6/18، وأبو داؤد "1481" في الصلاة: باب الدعاء، والترمذي "3477" في الدعوات: باب جامع الدعوات عن النبي صلى الله عليه وسلم، وإسماعيل القاضي في فضل الصلاة على النبي "106"، والطبراني في الكبير 18/ "719" و "893"، والطحاوي في مشكل الآثار 3/76، 77، والبيهقي في السنن 2/147–148 من طرق عن المقرء وهو أبو عبد الرحمٰن عبد الله بن يزيد المقرء بهذا الإسناد. وصححه ابن خزيمة "710"، والحاكم 1/230 و268 ووافقه الذهبي. وأخرجه الترمذي "3476"، والطبراني 18/ "792" و "794" من طريق رشدين بن سعد، والنسائي 3/44 في السهو: باب التمجيد والصلاة على النبي صلى الله عليه وسلم في الصلاة، من طريق ابن وهب، كلاهما عن أبي هانيء حميد بن هانء، به، وصححه ابن خزيمة "709".

www.islamicurdubooks.com

بْنَ مَالِكٍ الْجَنْبِيِّ، حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ فَضَالَةَ بْنَ عُبَيْدٍ، يَقُولُ:

(متن حدیث): سَمِعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَدْعُو فِي صَلَاتِهِ، لَمْ يَحْمَدِ اللّٰهَ، وَلَمْ يُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَجِلَ هٰذَا ثُمَّ دَعَاهُ فَقَالَ لَهُ: إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَأْ بِتَحْمِيدِ اللّٰهِ وَالثَّنَاءِ عَلَيْهِ، ثُمَّ لِيُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ لِيَدْعُ بَعْدُ بِمَا شَاءَ.

(21:1)

حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو نماز کے دوران دعا مانگتے ہوئے سنا: اس نے اللہ تعالیٰ کی حمد بھی بیان نہیں کی تھی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھی نہیں بھیجا تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس شخص نے جلد بازی کا مظاہرہ کیا ہے۔ پھر آپ نے اسے بلوایا اور اس سے فرمایا جب کوئی شخص نماز ادا کرے (یا دعا مانگنے لگے) تو اسے پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کرنی چاہئے پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا چاہئے۔ اس کے بعد وہ جو چاہے دعا مانگے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ أَوْهَمَ مَنْ لَّمْ يُحْكِمْ صِنَاعَةَ الْحَدِيثِ أَنَّ الصَّلَاةَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي التَّشَهُّدِ لَيْسَ بِفَرْضٍ

اس روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا (وہ اس بات کا قائل ہے) تشہد میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا فرض نہیں ہے

1961 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو عَرُوبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَمْرٍو الْبَجَلِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ الْحُرِّ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُخَيْمِرَةَ، قَالَ: أَخَذَ عَلْقَمَةُ بِيَدِي، فَحَدَّثَنِي

(متن حدیث): أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُودٍ، أَخَذَ بِيَدِهِ، وَأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ بِيَدِ عَبْدِ اللّٰهِ، فَعَلَّمَهُ التَّشَهُّدَ فِي الصَّلَاةِ: التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ، السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ -، قَالَ زُهَيْرٌ: عَقَلْتُ حِينَ كَتَبْتُهُ مِنَ الْحَسَنِ، فَحَدَّثَنِي مِنْ حِفْظِهِ مِنَ الْحَسَنِ، بِبَقِيَّتِهِ - أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ - قَالَ زُهَيْرٌ: ثُمَّ رَجَعْتُ إِلَى حِفْظِي - قَالَ: فَإِذَا قُلْتَ هٰذَا فَقَدْ قَضَيْتَ صَلَاتَكَ إِنْ شِئْتَ أَنْ تَقُومَ فَقُمْ، وَإِنْ شِئْتَ أَنْ تَقْعُدَ فَاقْعُدْ (1:21)

1961- عبد الرحمٰن بن عمرو البجلي الحراني: ذكره المؤلف في الثقات 8/380، وقال أبو زرعة فيما نقله عنه ابن أبي حاتم 5/267: شيخ، وقد توبع عليه، ومن فوقه من ثقات رجال الصحيح غير الحسن بن حر، وهو ثقة .وأخرجه أحمد 1/422 عن يحيى بن آدم، وأبو داوٗد "970" في الصلاة: باب التشهد، عن عبد الله بن محمد النفيلي، والدارمي 1/309 عن أبي نعيم، والطحاوي في شرح معاني الآثار 1/275 من طريق أبي غسان، وأحمد بن يونس، وأبي نعيم، والدارقطني 1/353 من طريق شبابة بن سوار، وموسى بن داوٗد، والطبراني في الكبير "9925" من طريق عبد الملك بن واقد الحراني، وأحمد بن يونس، وابي بلال الأشعري، والطيالسي "275" كلهم عن زهير بن معاوية، بهذا الإسناد.

www.islamicurdubooks.com

قاسم بن مغیرہ بیان کرتے ہیں۔علقمہ نے میرا ہاتھ پکڑا اور انہوں نے مجھے یہ حدیث بیان کی' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ان کا ہاتھ پکڑا تھا اور یہ بات بیان کی تھی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر انہیں نماز کے دوران تشہد کے کلمات تعلیم دیئے تھے (جو درج ذیل ہیں:)

''تمام زبانی، جسمانی اور مالی عبادات اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہیں۔اے نبی! آپ پر سلام ہو اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور اس کی برکتیں نازل ہوں ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے تمام نیک بندوں پر سلام ہو۔''

زہیر نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے میں نے حسن کے حوالے سے جب اس حدیث کو نوٹ کیا تھا تو میں نے یہ بات یاد رکھی تھی' پھر زہیر نے اپنے حافظے کی بنیاد پر حسن کے حوالے سے روایت کے بقیہ الفاظ نقل کئے جو درج ذیل ہیں:

''میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں اللہ کے سوا اور کوئی معبود نہیں ہے اور میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں حضرت محمد اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔''

زہیر نامی راوی کہتے ہیں: پھر میں نے اپنی یادداشت کی طرف رجوع کیا جس میں روایت کے یہ الفاظ ہیں۔

''جب تم یہ پڑھ لوگے تو تم اپنی نماز کو مکمل کر لوگے اگر اتنا اٹھنا چاہو تو اٹھ جاؤ اگر بیٹھے رہنا چاہو تو بیٹھے رہو۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَهُ فَاِذَا قُلْتَ هٰذَا فَقَدْ قَضَيْتَ مَا عَلَيْكَ اِنَّمَا هُوَ قَوْلُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، لَيْسَ مِنْ كَلَامِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَدْرَجَهُ زُهَيْرٌ فِي الْخَبَرِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ ان کا یہ کہنا: ''جب تم یہ پڑھ لو' تو تم نے اپنے ذمے لازم چیز کو ادا کر لیا'' یہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا کلام نہیں اس کو زہیر نامی راوی نے روایت میں درج کر دیا ہے

1962 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا غَسَّانُ بْنُ الرَّبِيعِ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ ثَوْبَانَ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحُرِّ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُخَيْمِرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): اَخَذَ عَلْقَمَةُ بِيَدِىْ، وَاَخَذَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ، بِيَدِ عَلْقَمَةَ، وَاَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

1962- غسان بن الربيع وهو الأزدى الموصلي- قال الدارقطني: ضعيف، وقال مرة: صالح، وقال الذهبي: ليس بحجة في الحديث، وشيخه ابن ثوبان- وهو عبد الرحمٰن بن ثابت بن ثوبان- قال الحافظ في التقريب: صدوق يخطء وتغير بأخرة. قال صاحب الجوهر النقى 2/175: وبمثل هٰذا لا تعلل رواية الجماعة الذين جعلوا هٰذا الكلام متصلًا بالحديث، وعلى تقدير صحة السند الذى روى فيه موقوفًا، فروياه وقف لا تعلل بها رواية من رفع، لأن الرفع زيادة مقبولة على ما عرف من مذاهب أهل الفقه والأصول، فيحمل على أن ابن مسعود سمعه من النبى صلى الله عليه وسلم، فرواه كذلك مرة، وأفتى به مرة أخرى، وهٰذا أولى من جعله من كلامه، إذ فيه تخطئة الجماعة الذين وصلوه. وانظر نصب الراية 1/424-425. وأخرجه الطبراني في الكبير "9924" عن عبد الله بن محمد بن عزيز الموصلي، عن غسان بن الربيع، بهٰذا الإسناد. وانظر ما قبله وما بعده و "1948" و "1949" و "1950"

www.islamicurdubooks.com

بِيَدِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، فَعَلَّمَهُ التَّشَهُّدَ: اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ، اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ: فَاِذَا فَرَغْتَ مِنْ هٰذَا فَقَدْ فَرَغْتَ مِنْ صَلَاتِكَ، فَاِنْ شِئْتَ فَاثْبُتْ، وَاِنْ شِئْتَ فَانْصَرِفْ

(21:1)

حسن بن حر قاسم بن مخیمرہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ علقمہ نے میرا ہاتھ پکڑا (انہوں نے یہ بتایا) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے علقمہ کا ہاتھ پکڑا تھا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا تھا اور انہیں تشہد (کے کلمات) تعلیم دیئے تھے (جو درج ذیل ہیں):

''تمام زبانی، جسمانی اور مالی عبادات اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہیں اے نبی! آپ پر سلام ہو۔ اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور اس کی برکتیں نازل ہوں۔ ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے تمام نیک بندوں پر سلام ہو۔ میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں' اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں' حضرت محمد اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔''

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب تم (یہ پڑھ کر) فارغ ہو جاؤ گے تو تم اپنی نماز سے فارغ ہو جاؤ گے اگر تم چاہو تو بیٹھے رہو اور اگر چاہو تو اٹھ جاؤ۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِاَنَّ اللَّفْظَةَ الَّتِيْ ذَكَرْنَاهَا غَيْرُ مَحْفُوْظَةٍ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو اس بات کی صراحت کرتی ہے جو الفاظ ہم نے ذکر کیے ہیں وہ محفوظ نہیں ہیں

1963 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجُعْفِيُّ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحُرِّ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُخَيْمِرَةَ، قَالَ:

(متن حديث): اَخَذَ بِيَدِيْ عَلْقَمَةُ بْنُ قَيْسٍ، قَالَ: اَخَذَ بِيَدِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ، قَالَ: اَخَذَ بِيَدِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَعَلَّمَنِي التَّشَهُّدَ: اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ، اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

1963- إسناده صحيح. وأخرجه ابن أبي شيبة 1/291، وأحمد 1/450، والدارقطني 1/352، والطبراني "9926"، من طرق عن حسين بن على الجعفي، بهذا الإسناد2 . 2/260 وفيه: محمد بن أبان بن صالح بن عمير الجعفي: مولى لقريش. تزوج في الجعفيين، فنسب إليهم، وكان كنيته أبو عمر، من أهل الكوفة، يروى عن أبي إسحاق، وحماد بن أبي سليمان . روى عنه العراقيون، كان ممن يقلب الأخبار، وله الوهم الكثير في الآثار. ثم نقل تضعيفه عن ابن معين.

www.islamicurdubooks.com

قَالَ الْحَسَنُ بْنُ الْحُرِّ: وَزَادَنِی فِیهِ مُحَمَّدُ بْنُ اَبَانَ، بِهٰذَا الْاِسْنَادِ، قَالَ: فَاِذَا قُلْتَ هٰذَا فَاِنْ شِئْتَ فَقُمْ.

(1: 21)

(توضیح مصنف):قَالَ اَبُوْحَاتِمٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: مُحَمَّدُ بْنُ اَبَانَ، ضَعِیفٌ، قَدْ تَبَرَّاْنَا مِنْ عُهْدَتِهٖ فِیْ كِتَابِ الْمَجْرُوْحِیْنَ

قاسم بن مخیمرہ بیان کرتے ہیں۔علقمہ بن قیس نے میرا ہاتھ پکڑا وہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے میرا ہاتھ پکڑا وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے تشہد کے کلمات کی تعلیم دی (جو درج ذیل ہیں)

''تمام زبانی، جسمانی مالی عبادات اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہیں۔اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم آپ پر سلام ہو اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور اس کی برکتیں نازل ہوں۔ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے تمام نیک بندوں پر سلام ہو۔ میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں' اللہ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور اس میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں' حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔''

حسن بن حر نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے محمد بن حبان نامی راوی نے اسی سند کے ساتھ یہ حدیث نقل کی ہے' جس میں یہ الفاظ مزید نقل کئے ہیں۔

''جب تم یہ پڑھ لوگے تو پھر اگر تم چاہو تو اٹھ جاؤ۔''

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) محمد بن ابان نامی راوی ضعیف ہے ہم کتاب ''المجروحین'' میں اس سے بری الذمہ ہونے کا ذکر کر چکے ہیں۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِالصَّلَاةِ عَلَى الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذِكْرُ كَيْفِيَّتِهَا

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کا تذکرہ اور اس کی کیفیت کا تذکرہ

1964 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِیْمَ، مَوْلٰی ثَقِیفٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا یُوسُفُ بْنُ مُوْسٰی، قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِیعٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ، وَشُعْبَةُ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ لَیْلٰی، عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث):اَلَا اُهْدِی لَكَ هَدِیَّةً؟ قُلْنَا: بَلٰی، قَالَ: قُلْتُ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَدْ عَرَفْنَا كَیْفَ السَّلَامُ عَلَیْكَ، فَكَیْفَ الصَّلَاةُ عَلَیْكَ؟ فَقَالَ: قُوْلُوْا: اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ، وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی آلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَجِیْدٌ، اللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ، وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا بَارَكْتَ عَلٰی آلِ اِبْرَاهِیْمَ، اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَجِیْدٌ. (1: 94)

1964 – إسناده صحيح على شرط البخاري . يوسف بن موسى: من رجال البخاري، ومن فوقه من رجال الشيخين. وتقدم تخريجه برقم "912" في الجزء الثالث، وأورده المؤلف هنا برقم ."1957"

www.islamicurdubooks.com

عبدالرحمن بن ابولیلیٰ بیان کرتے ہیں: حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ (نے مجھ سے فرمایا) کیا میں تمہیں ایک تحفہ نہ دوں۔ ہم نے کہا: جی ہاں، انہوں نے بتایا: میں نے کہا: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! ہمیں یہ بات پتہ چل گئی ہے' آپ پر سلام کیسے بھیجنا ہے' تو آپ پر درود کیسے بھیجا جائے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم یہ پڑھو:

''اے اللہ، حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر درود نازل فرما، جس طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر درود نازل کیا۔ بے شک تو لائق حمد و بزرگی کا مالک ہے۔ اے اللہ! تو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر برکت نازل کر جس طرح تو نے حضرت ابراہیم کی آل پر برکت نازل کی بے شک تو لائق حمد اور بزرگی کا مالک ہے''۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِنَوْعٍ ثَانٍ مِنَ الصَّلَاةِ عَلَى الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ هُمَا مِنَ اخْتِلَافِ الْمُبَاحِ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کی دوسری قسم ہونے کا تذکرہ کیونکہ یہ مباح اختلاف کی قسم سے تعلق رکھتا ہے

1965 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نُعَيْمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُجْمِرِ، اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ الْاَنْصَارِيَّ، اَخْبَرَهُ عَنْ اَبِي مَسْعُودٍ الْاَنْصَارِيِّ،

(متن حدیث): اَنَّهُ قَالَ: اَتَانَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ فِي مَجْلِسِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ، فَقَالَ بَشِيرُ بْنُ سَعْدٍ: اَمَرَنَا اللّٰهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَنْ نُصَلِّيَ عَلَيْكَ، فَكَيْفَ نُصَلِّي عَلَيْكَ؟ قَالَ: فَسَكَتَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى تَمَنَّيْنَا اَنَّهُ لَمْ يَسْاَلْهُ، ثُمَّ قَالَ: قُولُوا:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ، وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى آلِ اِبْرَاهِيمَ، وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ، وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى آلِ اِبْرَاهِيمَ، فِي الْعَالَمِينَ، اِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ، وَالسَّلَامُ كَمَا قَدْ عَلِمْتُمْ. (41: 9)

حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے۔ ہم اس وقت حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی محفل میں موجود تھے۔ حضرت بشیر بن سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! اللہ تعالیٰ نے ہمیں آپ پر درود بھیجنے کا حکم دیا ہے' تو ہم آپ پر درود کیسے بھیجیں۔ راوی بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے' یہاں تک کہ ہم نے یہ آرزو کی' انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سوال نہ کیا ہوتا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم یہ پڑھو۔

''اے اللہ! تو حضرت محمد پر اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر درود نازل کر جس طرح تو نے حضرت ابراہیم اور حضرت ابراہیم کی آل پر درود نازل کیا' اور حضرت محمد پر اور حضرت محمد کی آل پر برکت نازل کر جس طرح تو نے حضرت ابراہیم

1965 – إسناده صحيح، وهو مكرر "1958".

www.islamicurdubooks.com

اور حضرت ابراہیم کی آل پر تمام جہانوں میں برکت نازل کی: بے شک تو لائق حمد اور بزرگی کا مالک ہے۔"
(نبی اکرم ﷺ نے فرمایا) سلام کا طریقہ اسی طرح ہے جیسے تم جان چکے ہو۔

ذِكْرُ مَا يَدْعُو الْمَرْءُ فِي عُقَيْبِ التَّشَهُّدِ قَبْلَ السَّلَامِ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی سلام پھیرنے سے پہلے تشہد کے بعد کیا دعا مانگے

1966 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرِ بْنِ سَابِقٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ الْمَاجِشُونُ، عَنْ اَبِيهِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي رَافِعٍ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ آخِرَ مَا يَقُولُ بَيْنَ التَّشَهُّدِ وَالتَّسْلِيمِ: اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ، وَمَا اَخَّرْتُ، وَمَا اَسْرَرْتُ، وَمَا اَعْلَنْتُ، وَمَا اَسْرَفْتُ، وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهِ مِنِّي، اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ . (5: 12)

❀❀ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ تشہد اور سلام پھیرنے کے درمیان سب سے آخر میں یہ پڑھتے تھے۔
"اے اللہ! میں نے جو پہلے کیا جو بعد میں کروں گا' جو پوشیدہ طور پر کیا' اور جو اعلانیہ طور پر کیا' اور جو زیادتی کی اور ہر وہ چیز جس کے بارے میں' تو مجھ سے زیادہ علم رکھتا ہے' تو اس سب کے حوالے سے میری مغفرت کر دے۔ بے شک تو ہی آگے کرنے والا ہے اور تو ہی پیچھے کرنے والا ہے۔ تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے۔"

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِالِاسْتِعَاذَةِ بِاللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا مِنْ اَرْبَعَةِ اَشْيَاءَ مَعْلُومَةٍ لِمَنْ فَرَغَ مِنْ تَشَهُّدِهِ قَبْلَ السَّلَامِ

چار متعین چیزوں سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگنے کا حکم ہونے کا تذکرہ

یہ اس شخص کیلئے ہے جو سلام پھیرنے سے پہلے اور تشہد سے فارغ ہونے کے بعد (ایسا کرتا ہے)

1966– إسناده صحيح. بحر بن نصر: ثقة، ومن فوقه من رجال الشيخين غير يعقوى والد يوسف، فإنه من رجال مسلم. وهو فى صحيح ابن خزيمة برقم "723" وأخرجه أبو عوانة 2/235 عن بحر بن نصر، بهٰذا الإسناد. وأخرجه مسلم "771" فى صلاة المسافرين: باب الدعاء فى صلاة الليل وقيامه، ومن طريقه البغوى فى شرح السنة 572 عن محمد بن أبى بكر المقدمى، والترمذى "3421" فى الدعوات: باب ما جاء فى الدعاء عند افتتاح الصلاة بالليل، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِي الشَّوَارِبِ، و "3422" من طريق أبى الوليد، والبيهقى فى السنن 2/32 من طريق المقدمى، ثلاثتهم عن يوسف بن الماجشون، به. وأخرجه الترمذى "3423" من طريق مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الفضل، عن الأعرج، به، وقال: حسن صحيح، وفيه انه كان يقوله عند انصرافه من الصلاة. وسيورده المؤلف برقم "2205" من طريق عبد العزيز بن أبى سلمة، عن أبيه الماجشون، بهٰذا الإسناد، ويأتى تخريجه من طريقه هناك. وقد تقدمت أطراف الحديث بالأرقام "1771" و "1772" و "1773" و "1774" فانظرها.

www.islamicurdubooks.com

1967 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ، حَدَّثَنِي حَسَّانُ بْنُ عَطِيَّةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي عَائِشَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِذَا فَرَغَ اَحَدُكُمْ مِنَ التَّشَهُّدِ الْاٰخِرِ، فَلْيَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنْ اَرْبَعٍ: مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ، وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ، وَمِنْ شَرِّ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ. (1: 104)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کوئی شخص آخری تشہد پڑھ کر فارغ ہو تو اسے چار چیزوں سے اللہ کی پناہ مانگنی چاہئے جہنم کے عذاب سے قبر کے عذاب سے زندگی اور موت کی آزمائش سے دجال کے شر سے۔''

ذِكْرُ وَصْفِ مَا يَتَعَوَّذُ الْمَرْءُ بِهٖ بَعْدَ تَشَهُّدِهٖ فِي صَلَاتِهٖ

اس طریقے کا تذکرہ جس کے مطابق آدمی اپنی نماز کے دوران تشہد کے بعد پناہ مانگے گا

1968 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ الْكَلَاعِيُّ، بِحِمْصَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو

1967- إسناده صحيح. رداله رجال الصحيح. أخرجه ابن ماجه "909" في إقامة الصلاة: باب ما يقال في التشهد وَالصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عن عبد الرحمٰن بن إبراهيم الدمشقي، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/237، ومن طريقه أبو داوٗد "983" في الصلاة: باب ما يقول بعد التشهد، والبغوي في شرح السنة "693"، وأخرجه مسلم "588" "130" في المساجد: باب ما يستعاذ منه في الصلاة، عن زهير بن حرب، كلاهما عن الوليد بن مسلم، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم "588" "128" و "130" والنسائي 3/58 في السهو: باب نوع آخر يعني من التعوذ في الصلاة، والدارمي 1/310، وابن الجارود "207"، وأبو عوانة 2/235، والبيهقي 2/154 من طرق عن الأوزاعي، به. وصححه ابن خزيمة. "721" وأورده المؤلف في باب الاستعاذة برقم "1002" من طريق مجاهد أبي الحجاج، و "1018" من طريق محمد بن زياد، وأبي رافع، و "1019" من طريق أبي سلمة، كلهم عن أبي هريرة، به، وتقدم تخريجه هناك.

1968- إسناده صحيح. عمرو بن عثمان وأبوه: روى لهما أبو داوٗد، والنسائي، وابن ماجه، وهما ثقتان، ومن فوقهما من رجال الشيخين. وأخرجه النسائي 3/56 في السهو: باب نوع آخر "يعني من التعوذ في الصلاة" عن عمرو بن عثمان، بهذا الإسناد. وأخرجه أبو داوٗد "880" في الصلاة: باب الدعاء في الصلاة، عن عمرو بن عثمان، عن بقية، عن شعيب بن أبي حمزة، به. وأخرجه أحد 6/88-"89"، والبخاري "832" في الأذان: باب الدعاء قبل السلام، و "2397" في الاستقراض: باب من استعاذ من الدين، ومسلم "589" "129" في المساجد: باب ما يستعاذ منه في الصلاة، وأبو عوانة 2/236"، "237"، والبغوي في شرح السنة "619"، والبيهقي في السنن "2/154"، من طريق أبي اليمان، عن شعيب، به. وأخرجه أحمد 6/89، وابن خزيمة "852" من طريق يزيد بن الهاد، وأحمد "6/244" من طريق صالح بن أبي الأخضر، والبخاري "2397" أيضًا من طريق محمد بن أبي عتيق، و "7129" في الفتن: باب ذكر الدجال، ومسلم "587" في المساجد؛ من طريق صالح بن كيسان، كلهم عن الزهري، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن أبي شيبة 10/188"و189، "190"، والبخاري "6368" في الدعوات: باب التعوذ من المأثم والمغرم، و "6375": باب الاستعاذة من أرذل العمر، و "6376": باب الاستعاذة من فتنة الغنى، و "6377": باب التعوذ من فتنة الفقر، والترمذي "3495" في الدعوات، وابن ماجه "3838" في الدعاء: باب ما تعوذ منه رسول الله صلى الله عليه وسلم من طرق عن هشام بن عروة، عن أبيه عروة، به.

www.islamicurdubooks.com

بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِي، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اَبِي حَمْزَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، (متن حدیث): اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُو فِي الصَّلَاةِ: اللّٰهُمَّ اِنِّي اَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ، وَاَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَاَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ، وَاَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ، اللّٰهُمَّ اِنِّي اَعُوذُ بِكَ مِنَ الْمَاْثَمِ وَالْمَغْرَمِ قَالَتْ: فَقَالَ قَائِلٌ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا اَكْثَرَ مَا تَسْتَعِيذُ مِنَ الْمَغْرَمِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ الرَّجُلَ اِذَا غَرِمَ حَدَّثَ فَكَذَبَ، وَوَعَدَ فَاَخْلَفَ .(5: 12)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے دوران یہ دعا مانگا کرتے تھے:

”اے اللہ! میں جہنم کے عذاب سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور میں قبر کے عذاب سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ میں دجال کی آزمائش سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور میں زندگی اور موت کی آزمائش سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ اے اللہ! میں گناہ اور قرض سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔“

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں۔ ایک صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ قرض سے اکثر پناہ مانگتے ہیں۔ (اس کی حکمت کیا ہے) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب آدمی مقروض ہو تو وہ بات کرتے ہوئے غلط بیانی کرتا ہے وعدہ کرے تو اس کی خلاف ورزی کرتا ہے۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْمُصَلِّي اَنْ يُسَمِّيَ مَنْ شَاءَ فِي دُعَائِهِ فِي صَلَاتِهِ

نمازی کیلئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ اپنی نماز کے دوران دعا مانگتے ہوئے، جس چیز کا چاہے نام لے

1969 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ،

1969-- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وهو في مصنف عبد الرزاق "4028" وأخرجه أبو عوانة "2/283" من طريق عبد الرزاق، بهٰذا الإسناد .وأخرجه البخاري "804" في الأذان: باب يهوي بالتكبير حين يسجد، والبيهقي في السنن "2/207" من طريق شُعَيْبُ بْنُ اَبِي حَمْزَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أبي بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هشام وأبي سلمة بن عبد الرحمٰن، بهٰذا الإسناد .وأخرجه البخاري "6940" في أول كتاب الإكراه، من طريق هلال بن علي بن أسامة العامري، والدارقطني "2/38" من طريق محمد بن عمرو، كلاهما عن أبي سلمة، به .وأخرجه البخاري "1006" في الاستسقاء : باب دعاء النبي صلى الله عليه وسلم: "اجعلها عليهم سنين كسني يوسف"، و "2932" في الجهاد: باب الدعاء على المشركين بالهزيمة والزلزلة، و "3386" في أحاديث الأنبياء : باب قول الله تعالى: (لَقَدْ كَانَ فِي يُوسُفَ وَاِخْوَتِهِ آيَاتٌ لِلسَّائِلِينَ) من طريق أبي الزناد عبد الله بن ذكوان، عن الأعرج، عن أبي هريرة .وسيورده المؤلف برقم "1972" و "1983" من طريق يونس بن يزيد، عن الزهري، عن سعيد بن المسيب وأبي سلمة، عن أبي هريرة، وبرقم "1986" من طريق الأوزاعي، عن يحيى بن أبي كثير، عن أبي سلمة، عن أبي هريرة، ويرد تخريج كل طريق في موضعه.

www.islamicurdubooks.com

(متن حدیث): قَالَ: لَمَّا رَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الرَّكْعَةِ الْاٰخِرَةِ مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ، قَالَ: اَللّٰهُمَّ اَنْجِ الْوَلِيْدَ بْنَ الْوَلِيْدِ، وَسَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ، وَعَيَّاشَ بْنَ اَبِیْ رَبِيْعَةَ، اَللّٰهُمَّ اشْدُدْ وَطْاَتَكَ عَلٰى مُضَرَ، وَاجْعَلْهَا عَلَيْهِمْ سِنِيْنَ كَسِنِیْ يُوْسُفَ. (4:1)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز کی آخری رکعت سے سر اٹھایا (یعنی رکوع سے اٹھے) تو آپ نے یہ دعا مانگی:

''اے اللہ! ولید بن ولید، سلمہ بن ہشام، عیاش بن ابوربیعہ کو نجات عطا کر! اے اللہ! مضر قبیلے پر اپنی سختی نازل کر اور ان پر حضرت یوسف کے زمانے کی سی قحط سالی مسلط کر دے''۔

ذِكْرُ الدُّعَاءِ الَّذِیْ يُعْطٰى سَائِلُ اللّٰهِ مَا سَاَلَ فِیْ مَوْضِعٍ مِنْ صَلَاتِهٖ

اس دعا کا تذکرہ کہ جب آدمی نماز کے دوران مخصوص مقام پر اسے مانگتا ہے تو اللہ تعالیٰ وہ چیز اسے عطا کر دیتا ہے

1970 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيْفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ بَهْدَلَةَ، عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ،

(متن حدیث): اَنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ كَانَ قَائِمًا يُصَلِّیْ، فَلَمَّا بَلَغَ رَاْسَ الْمِائَةِ مِنَ النِّسَاءِ، اَخَذَ يَدْعُوْ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سَلْ تُعْطَهْ، ثَلَاثًا، فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ اِيْمَانًا لَا يَرْتَدُّ، وَنَعِيْمًا لَا يَنْفَدُ، وَمُرَافَقَةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ اَعْلٰى جَنَّةِ الْخُلْدِ. (2:1)

زر بن حبیش بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کھڑے ہو کر نماز ادا کر رہے تھے جب انہوں نے سورۃ النساء کی ایک سو آیات کی تلاوت کر لی تو وہ دعا مانگنے لگے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم مانگو تمہیں دیا جائے گا۔ یہ بات آپ

1970- إسناده حسن. عاصم بن بهدلة: صدوق حسن الحديث، وباقي رجاله ثقات رجال الصحيح. وأخرجه أحمد "1/454" عن عفان بن مسلم، والفسوي في المعرفة والتاريخ "2/538" عن الحجاج بن منهال، كلاهما عن حماد بن سلمة، بهذا الإسناد. وسيورده المؤلف في مناقب الصحابة: باب ذكر الأمر بقراءة القرآن على ما كان يقرؤه عبد الله بن مسعود، من طريق أبي بكر بن عياش، ومن طريق زائدة، كلاهما عن عاصم بن بهدلة، به، ويرد تخريجه من هذين الطريقين هناك. أخرجه ابن أبي شيبة "10/332"، والنسائي في عمل اليوم والليلة "869"، والطبراني "8416" من طريق الأعمش، والطيالسي "340"، وأحمد في المسند 1/386"و"437، وفي فضائل الصحابة "70"، والطبراني "8413"، وأبو نعيم في الحلية "1/127" من طريق شعبة، والطبراني "8414" من طريق زهير، وأحمد في المسند "1/400" من طريق إسرائيل، أربعتهم عن أبي إسحاق، عن أبي عبيدة، عن ابن مسعود. وهذا سند فيه انقطاع، أبو عبيدة لم يسمع من أبيه، لكنه يتقوى بالطريق السابقة المتصلة. وأخرجه الحاكم "3/317" من طريق جرير، عن عبد الله بن يزيد الصهباني، عن كميل بن زياد، عن علي بن أبي طالب رضي الله عنه. هذا حديث صحيح الإسناد ولم يخرجاه. ووافقه الذهبي. وله طرق أخرى عن علي عند أحمد 1/25"و26و"38، والنسائي في فضائل الصحابة "153"، والطبراني "8418" و "8419" و "8420" و "8422"، وأبي نعيم في الحلية 1/124"و127-."128

www.islamicurdubooks.com

نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے یہ دعا مانگی:

''اے اللہ! میں تجھ سے ایسے ایمان کا سوال کرتا ہوں جو مرتد نہ ہو اور ایسی نعمت کا سوال کرتا ہوں جو ختم نہ ہو اور جنت الخلد کے اعلیٰ درجہ میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کا سوال کرتا ہوں۔''

ذِكْرُ جَوَازِ دُعَاءِ الْمَرْءِ فِي الصَّلَاةِ بِمَا لَيْسَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ

آدمی کیلئے نماز کے دوران ایسی دعا مانگنا جائز ہے' جو اللہ کی کتاب میں مذکور نہ ہو

1971 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ:

(متنِ حدیث): كُنَّا جُلُوسًا فِي الْمَسْجِدِ، فَدَخَلَ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ، فَصَلَّى صَلَاةً خَفَّفَهَا، فَمَرَّ بِنَا فَقِيلَ لَهُ: يَا اَبَا الْيَقْظَانِ، خَفَّفْتَ الصَّلَاةَ، قَالَ: اَوَ خَفِيفَةً رَاَيْتُمُوهَا؟ قُلْنَا: نَعَمْ، قَالَ: اَمَا اِنِّي قَدْ دَعَوْتُ فِيهَا بِدُعَاءٍ قَدْ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

ثُمَّ مَضَى، فَاتَّبَعَهُ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ، قَالَ عَطَاءٌ: اتَّبَعَهُ اَبِي - وَلٰكِنَّهُ كَرِهَ اَنْ يَقُولَ اتَّبَعْتُهُ - فَسَاَلَهُ عَنِ الدُّعَاءِ، ثُمَّ رَجَعَ فَاَخْبَرَهُمْ بِالدُّعَاءِ: اللّٰهُمَّ بِعِلْمِكَ الْغَيْبَ، وَقُدْرَتِكَ عَلَى الْخَلْقِ، اَحْيِنِي مَا عَلِمْتَ الْحَيَاةَ خَيْرًا لِي، وَتَوَفَّنِي اِذَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِي، اللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْاَلُكَ خَشْيَتَكَ فِي الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ، وَكَلِمَةَ الْعَدْلِ وَالْحَقِّ فِي الْغَضَبِ وَالرِّضَا، وَاَسْاَلُكَ الْقَصْدَ فِي الْفَقْرِ وَالْغِنَى، وَاَسْاَلُكَ نَعِيمًا لَا يَبِيدُ، وَقُرَّةَ عَيْنٍ لَا تَنْقَطِعُ، وَاَسْاَلُكَ الرِّضَا بَعْدَ الْقَضَاءِ، وَاَسْاَلُكَ بَرْدَ الْعَيْشِ بَعْدَ الْمَوْتِ، وَاَسْاَلُكَ لَذَّةَ النَّظَرِ اِلَى وَجْهِكَ، وَاَسْاَلُكَ الشَّوْقَ اِلَى لِقَائِكَ، فِي غَيْرِ ضَرَّاءَ مُضِرَّةٍ، وَلَا فِتْنَةٍ مُضِلَّةٍ، اللّٰهُمَّ زَيِّنَّا بِزِينَةِ الْاِيمَانِ، وَاجْعَلْنَا هُدَاةً مُهْتَدِينَ. (5: 12)

❀❀ عطاء بن سائب اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' ہم لوگ مسجد میں موجود تھے۔ اسی دوران حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ اندر آئے انہوں نے نماز ادا کی اور مختصر ادا کی پھر وہ ہمارے پاس سے گزرے تو انہیں کہا گیا: اے ابویقظان آپ نے مختصر نماز ادا کی ہے۔ انہوں نے دریافت کیا: تم نے جو نماز دیکھی ہے وہ مختصر ہے۔ ہم نے جواب دیا: جی ہاں انہوں نے فرمایا: میں نے تو اس میں وہ دعا بھی پڑھی ہے' جو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو پڑھتے ہوئے سنا ہے' پھر وہ تشریف لے گئے۔ حاضرین میں سے ایک

1971 - إسناده قوي فان سماع حماد بن زيد من عطاء بن السائب قبل الاختلاط، وهو في كتاب التوحيد ص 12 لابن خزيمة. وأخرجه النسائي 3/54، "55 في السهو: باب نوع آخر "يعني من الدعاء بعد الذكر"، وابن مندة في الرد على الجهمية رقم "86"، وعثمان الدارمي في الرد على الجهمية ص 60، واللالكائي رقم "845" من طرق عن حماد بن زيد، به. وصححه الحاكم 1/524 "-"525، ووافقه الذهبي. وأخرجه بنحوه أبو يعلى "1624" من طريق محمد بن فضيل بن غزوان، عن عطاء بن السائب، به. وأخرجه ابن أبي شيبة 10/264 "، "265، وأحمد "4/264"، والنسائي 3/55، من طرق عن شريك، عن أبي هاشم الواسطي، عَنْ اَبِي مِجْلَزٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ عَبَّادٍ، عن عمار. وشريك وهو ابن عبد الله القاضي - سيء الحفظ، وحديثه حسن في المتابعات، وهذا منها. وأخرجه ابن أبي شيبة 10/265 "-"266 عن أبي معاوية عن الأعمش.

www.islamicurdubooks.com

صاحب ان کے پیچھے گئے۔ عطاء نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے' میرے والدان کے پیچھے گئے تھے لیکن انہیں یہ کہنا اچھا نہیں لگا' میں ان کے پیچھے گیا تھا۔ اس نے ان سے اس دعا کے بارے میں دریافت کیا: وہ واپس آیا اوران لوگوں کو اس دعا کے بارے میں بتایا: (اس کے الفاظ یہ تھے)

''اے اللہ! میں تیرے غیب کے علم اور اپنی مخلوق پر تیری قدرت کے وسیلے سے یہ سوال کرتا ہوں' تو مجھے اس وقت تک زندہ رکھنا جب تک زندگی میرے حق میں بہتر ہو اور تو مجھے اس وقت موت دے دینا جب موت میرے حق میں بہتر ہو اے اللہ! میں غیب اور شہادت (ہر حالت) میں تجھ سے ڈرنے کا سوال کرتا ہوں اور ناراضگی اور رضامندی (ہر حالت میں) انصاف اور حق کی بات کہنے (کا تجھ سے سوال کرتا ہوں) اور میں غربت اور خوشحالی (دونوں حالتوں میں) میانہ روی کا تجھ سے سوال کرتا ہوں۔ میں تجھ سے ایسی نعمت کا سوال کرتا ہوں جو ختم نہیں ہوگی اور آنکھوں کی ایسی ٹھنڈک کا سوال کرتا ہوں جو منقطع نہیں ہوگی۔ میں تیرے فیصلے پر تجھ سے رضامندی کا سوال کرتا ہوں اور میں مرنے کے بعد زندگی کی ٹھنڈک (یعنی مرنے کے بعد کی اچھی زندگی) کا تجھ سے سوال کرتا ہوں اور میں تیرے دیدار کی لذت کا تجھ سے سوال کرتا ہوں میں تیری بارگاہ میں حاضری کے شوق کا تجھ سے سوال کرتا ہوں۔ (یہ سب کچھ) کسی نقصان کے بغیر اور کسی گمراہ کرنے والی آزمائش کے بغیر ہو' اے اللہ! ہمیں ایمان کی زینت سے آراستہ کردے اور ہمیں ہدایت دینے والا اور ہدایت یافتہ بنادے۔''

ذِكْرُ جَوَازِ دُعَاءِ الْمَرْءِ فِيْ صَلَاتِهٖ بِمَا لَيْسَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ وَإِنْ كَانَ فِيْهِ ذِكْرُ أَسْمَاءِ النَّاسِ

آدمی کیلئے نماز کے دوران ایسی دعا مانگنا جائز ہے' جو اللہ کی کتاب میں نہ ہو اگرچہ اس میں لوگوں کے ناموں کا ذکر ہو

1972 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا

1972 - إسناده صحيح على شرط مسلم، حرملة بن يحيى: من رجال مسلم، ومن فوقه من رجال الشيخين. وأخرجه مسلم "675" "294" في المساجد: باب استحباب القنوت في جميع الصلاة إذا نزلت بالمسلمين نازلة، عن حرملة بن يحيى، بهٰذا الإسناد. وأخرجه مسلم "675" "294" عن أبي الطاهر، والطحاوي في شرح معاني الآثار "1/241"، وأبو عوانة 2/280"و"283 عن يونس بن عبد الأعلى، والبيهقي في السنن 2/197 من طريق بحر بن نصر، كلهم عن ابن وهب، بهٰذا الإسناد وأخرجه أحمد "2/255"، والبخاري "4560" في المغازي: باب (لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ)، والدارمي "1/374"، وابن خزيمة "619"، وأبو عوانة "2/280"، والطحاوي "1/242"، والبيهقي في السنن "2/197"، والبغوي في شرح السنة "637" من طريق إبراهيم بن سعد، والنسائي 2/201 في التطبيق: باب القنوت في الصبح، وأبو عوانة "2/281" من طريق شعيب بن أبي حمزة، كلاهما عن الزهري، به. وأخرجه الشافعي في مسنده 1/86"، "87، والحميدي "939"، وابن أبي شيبة 2/316"، "317 والبخاري "6200" في الأدب: باب تسمية الوليد والنسائي "2/201"، وأبو عوانة "2/283"، والبيهقي في السنن 2/197"و"244، والبغوي في شرح السنة "636"

www.islamicurdubooks.com

ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيِّبِ، وَاَبُو سَلَمَةَ، اَنَّهُمَا سَمِعَا اَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُولُ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ حِينَ يَفْرُغُ مِنْ صَلَاةِ الْفَجْرِ مِنَ الْقِرَائَةِ وَيُكَبِّرُ وَيَرْفَعُ رَاْسَهُ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ، يَقُولُ وَهُوَ قَائِمٌ: اللّٰهُمَّ اَنْجِ الْوَلِيدَ بْنَ الْوَلِيدِ، وَسَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ، وَعَيَّاشَ بْنَ اَبِي رَبِيعَةَ، وَالْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ، اللّٰهُمَّ اشْدُدْ وَطْاَتَكَ عَلَى مُضَرَ، وَاجْعَلْهَا عَلَيْهِمْ كَسِنِي يُوسُفَ، اللّٰهُمَّ الْعَنْ لِحْيَانَ، وَرِعْلًا، وَذَكْوَانَ، وَعُصَيَّةَ عَصَتِ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ ثُمَّ بَلَغَنَا اَنَّهُ تَرَكَ ذٰلِكَ لَمَّا نَزَلَتْ: (لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ اَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ اَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَاِنَّهُمْ ظَالِمُونَ) (آل عمران: 128)

(5: 10)

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب فجر کی نماز میں قرأت کرکے فارغ ہوتے تو آپ تکبیر کہتے (ہوئے رکوع میں چلے جاتے) پھر آپ اپنے سر کو اٹھاتے اور سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ پڑھتے پھر آپ قیام کی حالت میں ہی یہ دعا مانگتے:

''اے اللہ! تو ولید بن ولید، سلمہ بن ہشام، عیاش بن ابوربیعہ اور کمزور اہل ایمان کو نجات عطا کر اے اللہ! تو مضر قبیلے پر اپنی سختی نازل کر اور ان پر حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانے کی سی قحط سالی نازل کر دے۔ اے اللہ! لحیان، رعل، ذکوان اور عصیہ قبیلے پر لعنت کر انہوں نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی۔''

راوی بیان کرتے ہیں: پھر ہم تک یہ روایت پہنچی ہے جب یہ آیت نازل ہوئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عمل کو ترک کر دیا۔

''تمہارا اس معاملے سے کوئی واسطہ نہیں ہے خواہ اللہ تعالیٰ انہیں توبہ کی توفیق دے یا انہیں عذاب دے۔ بے شک وہ لوگ ظالم ہیں۔''

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ دُعَاءَ الْمَرْءِ فِي الصَّلَاةِ بِمَا لَيْسَ فِي الْقُرْآنِ يُفْسِدُ عَلَيْهِ صَلَاتَهُ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے کہ اگر آدمی نماز کے دوران ایسی دعا مانگتا ہے جو قرآن میں نہ ہو تو اس سے اس کی نماز فاسد ہو جاتی ہے

1973 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ مُكْرَمٍ الْبَزَّارُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، وَيَحْيَى الْقَطَّانُ، قَالَا: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ، عَنْ اَبِي مِجْلَزٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ:

(متن حدیث): اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَنَتَ شَهْرًا بَعْدَ الرُّكُوعِ يَدْعُو عَلَى حَيٍّ مِنْ اَحْيَاءِ الْعَرَبِ، رِعْلٍ، وَذَكْوَانَ، وَقَالَ: عُصَيَّةُ عَصَتِ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ.

www.islamicurdubooks.com

اَبُوْ مِجْلَزٍ اسْمُهٗ: لَاحِقُ بْنُ حُمَيْدٍ.(1:4)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ماہ تک رکوع کے بعد قنوت نازلہ پڑھی تھی جس میں آپ عربوں کے کچھ قبائل رعل اور ذکوان کے خلاف دعائے ضرر کرتے رہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: عصیہ قبیلے کے لوگوں نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی ہے۔"

ابومجلز نامی راوی کا نام لاحق بن حمید ہے۔

ذِكْرُ جَوَازِ دُعَاءِ الْمَرْءِ فِيْ صَلَاتِهٖ بِمَا لَيْسَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا

آدمی کیلئے نماز کے دوران ایسی دعا مانگنا جائز ہے' جو اللہ کی کتاب میں نہ ہو

1974 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا كَامِلُ بْنُ طَلْحَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ

1973- إسناد صحيح على شرط الشيخين. سليمان التيمي: هو ابن طرخان التيمي، أبو المعتمر البصري، نزل في التيم، فنسب إليهم. وأخرجه أحمد "3/116" عن يحيى بن سعيد القطان، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري "1003" في الوتر: باب القنوت قبل الركوع وبعده، والطحاوي في شرح معاني الآثار "1/244"، من طريق زائدة بن قدامة، والبخاري "4094" في المغازي: باب غزوة الرجيع من طريق عبد الله بن المبارك، ومسلم "677" "299" في المساجد: باب استحباب القنوت في جميع الصلاة، من طريق المعتمر بن سليمان، والنسائي "2/200" في التطبيق: باب القنوت بعد الركوع، من طريق جرير، وأبو عوانة "2/186"، والبيهقي في السنن "2/244" من طريق يزيد بن هارون، كلهم عن سليمان التيمي، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد "3/215"، والبخاري "2814" في الجهاد: باب فضل قول الله تعالى: (وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا ...) و "4095" في المغازي: باب غزوة الرجيع، ومسلم "677" "297"، وأبو عوانة "2/286" من طريق مالك، عن إسحاق بن عبد الله بن أبي طلحة، عن أنس. وأخرجه أحمد 3/210 و"289 والبخاري "2801" في الجهاد: باب من ينكب في سبيل الله، و "4091" في المغازي، والدارمي "1/244"، والطحاوي "1/244"، من طريق همام، عن إسحاق بن عبد الله بن أبي طلحة، عن أنس. وأخرجه أحمد "3/167"، وعبد الرزاق "4963"، والبخاري "1002" في الوتر: باب القنوت قبل الركوع وبعده، و "1300" في الجنائز: باب من جلس عند المصيبة يعرف فيه الحزن، و "3170" في الجزية: باب دعاء الإمام على من نكث عهدًا، و "4096" في المغازي، و "6394" في الدعوات: باب الدعاء على المشركين، و "7341" في الاعتصام: باب ما ذكر النبي صلى الله عليه وسلم وحض على اتفاق أهل العلم، ومسلم "677" "301"، والدارمي "1/374"، والطحاوي في شرح معاني الآثار 1/243 و"244، وأبو عوانة "2/285"، والبيهقي في السنن "2/199"، والبغوي في شرح السنة "635" من طرق عن عاصم الأحول، عن أنس. وأخرجه أحمد "3/184"، ومسلم "677" "300"، وأبو داوٗد "1445" في الصلاة: باب القنوت في الصلوات، وأبو عوانة "2/286"، من طرق عن حماد بن سلمة، عن أنس بن سيرين، عن أنس. وأخرجه البخاي "1001" في الوتر: باب القنوت قبل الركوع وبعده، ومسلم "677" "298"، وأبو داوٗد "1444" في الصلاة: باب القنوت في الصلوات، والنسائي "2/200" في التطبيق: باب القنوت في صلاة الصبح، وابن ماجه "1184" في الإقامة: باب ما جاء في القنوت قبل الركوع وبعده، والدارمي "1/375"، والطحاوي "1/243" من طرق عن أيوب، عن محمد بن سيرين، عن أنس. وأخرجه أحمد "3/259"، ومسلم "677" "303"، وأبو عوانة "2/281"، من طريق شعبة، عن موسى بن أنس، عن أنس. وأخرجه البخاري "1004" من طريق أبي قلابة، و "4088" من طريق عبد العزيز بن صهيب، و "2/40" من طريق ثمامة بن عبد الله بن أنس، وابن ماجه "1183"، والطحاوي "1/244" من طريق حميد، كلهم عن أنس، وسيورد المؤلف برقم "1982" و "1985" من طريق قتادة، عن أنس، ويرد تخريجه هناك.

www.islamicurdubooks.com

سَعِيدٍ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ اَبِي الْعَلَاءِ، عَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ،

(متن حدیث):اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ فِي صَلَاتِهِ: اللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْاَلُكَ الثَّبَاتَ فِي الْاَمْرِ، وَعَزِيمَةَ الرُّشْدِ، وَشُكْرَ نِعْمَتِكَ، وَحُسْنَ عِبَادَتِكَ، وَاَسْاَلُكَ قَلْبًا سَلِيمًا، وَاَسْاَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا تَعْلَمُ، وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا تَعْلَمُ، وَاَسْتَغْفِرُكَ لِمَا تَعْلَمُ. (5: 12)

✿✿ حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں یہ پڑھا کرتے تھے۔

''اے اللہ! میں ایمان پر ثابت قدمی کا ہدایت میں عزیمت کا تیری نعمتوں پر شکر کا تیری اچھے طریقے سے عبادت کا تجھ سے سوال کرتا ہوں میں تجھ سے سلامتی والے دل کا سوال کرتا ہوں اور میں تجھ سے اس چیز کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں جو تیرے علم میں ہے اور میں ہر اس چیز کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں جو تیرے علم میں ہے اور میں ہر اس چیز (یعنی گناہ یا کوتاہی کے حوالے) سے تجھ سے مغفرت طلب کرتا ہوں جو تیرے علم میں ہو''۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ الدُّعَاءَ بِمَا لَيْسَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ يُبْطِلُ صَلَاةَ الدَّاعِي فِيهَا

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے: جو دعا اللہ کی کتاب میں نہ ہو وہ دعا نماز کے دوران اس دعا کو مانگنے والے کی نماز کو فاسد کر دیتی ہے

1975 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْمَرْوَزِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي لَيْلٰى، عَنْ صُهَيْبٍ، قَالَ:

(متن حدیث):كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَمَسَ شَيْئًا لَا نَفْهَمُهُ، فَقَالَ: اَفَطِنْتُمْ لِي؟ قُلْنَا:

1974– رجاله ثقات إلا أنه منقطع، سقط من إسناده رجل من بني حنظلة بين أبي العلاء وبين شداد بن أوس كما يتبين من التخريج. سعيد الجريري: هو سعيد بن إياس الجريري، ورواية حماد بن سلمة عنه قبل الاختلاط، وأبو العلاء: هو يزيد بن عبد الله بن الشخير. وأخرجه النسائي "3/54" في السهو: باب نوع آخر من الدعاء، والطبراني "7180" من طرق عن حماد بن سلمة، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد "4/125"، والترمذي "3407" في الدعوات، والطبراني "7175" و "7177" من طرق عن سعيد الجريري، عن أبي العلاء، عن الحنظلي أو عن رجل من بني حنظلة، عن شداد بن أوس. وأخرجه الطبراني "7178" وقال: عن رجل من بني مجاشع. والحنظلي: لا يعرف. وأورده المصنف برقم "935"، والطبراني "7157" من طريق هشام بن عمار، عن سويد بن عبد العزيز، عن الأوزاعي، عن حسان بن عطية، عن مسلم بن مشكم، عن شداد. وسويد بن عبد العزيز: ضعيف، وباقي رجاله ثقات. وأخرجه أحمد "4/123" من طريق روح، وابن أبي شيبة "10/271"، والخرائطي في فضيلة الشكر ص 34 من طريق عيسى بن يونس، كلاهما عن الأوزاعي، عن حسان بن عطية قال: كان شداد بن أوس ... ورجاله ثقات، إلا أن حسان بن عطية لم يدرك شدادًا. وأخرجه الحاكم في المستدرك "1/508" من طريق عمر بن يونس بن القاسم اليمامي

www.islamicurdubooks.com

نَعَمْ، قَالَ: اِنِّیْ ذَكَرْتُ نَبِيًّا مِنَ الْاَنْبِيَاءِ اُعْطِيَ جُنُوْدًا مِنْ قَوْمِهٖ فَقَالَ: مَنْ يَّقُوْمُ لِهٰؤُلَاءِ ؟ فَاَوْحَى اللّٰهُ اِلَيْهِ: اَنِ اخْتَرْ لِقَوْمِكَ اِحْدٰى ثَلَاثٍ: اِمَّا اَنْ اُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ غَيْرِهِمْ، اَوِ الْجُوْعَ، اَوِ الْمَوْتَ، فَاسْتَشَارَ قَوْمَهٗ فِيْ ذٰلِكَ، فَقَالُوْا: اَنْتَ نَبِيُّ اللّٰهِ نَكِلُ ذٰلِكَ اِلَيْكَ خِرْ لَنَا، فَقَامَ اِلٰى صَلَاتِهٖ - وَكَانُوْا اِذَا فَزِعُوْا فَزِعُوْا اِلَى الصَّلَاةِ - فَصَلّٰى مَا شَاءَ اللّٰهُ، فَقَالَ: اَیْ رَبِّ اَمَّا عَدُوُّهُمْ مِنْ غَيْرِهِمْ وَالْجُوْعُ فَلَا، وَلٰكِنِ الْمَوْتُ، فَسُلِّطَ عَلَيْهِمُ الْمَوْتُ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ، فَمَاتَ مِنْهُمْ سَبْعُوْنَ اَلْفًا، فَهَمْسِي الَّذِیْ تَرَوْنَ اَنْ اَقُوْلَ: اَللّٰهُمَّ بِكَ اُقَاتِلُ، وَبِكَ اُصَاوِلُ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ.(3: 5)

(توضیح مصنف):قَالَ اَبُوْحَاتِمٍ: مَاتَ صُهَيْبٌ سَنَةَ ثَمَانٍ وَثَلَاثِيْنَ فِيْ رَجَبٍ فِيْ خِلَافَةِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَوُلِدَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِيْ لَيْلٰى لِسَنَتَيْنِ مَضَتَا مِنْ خِلَافَةِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

✿✿ حضرت صہیب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پست آواز میں کوئی بات کہی جس کو ہم سمجھ نہیں سکے۔آپ نے دریافت کیا: کیا تم نے میری بات سمجھ لی ہے ہم نے عرض کی: جی ہاں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے ایک نبی کا ذکر کیا ہے جنہیں ان کی قوم سے تعلق رکھنے والے کچھ لشکر دیئے گئے' تو انہوں نے دریافت کیا: کون ان کا سامنا کر سکتا ہے' تو اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف وحی کی تم اپنی قوم میں سے ایک تہائی حصے کو اختیار کر و یا تو میں ان پر ایسا دشمن مسلط کروں گا' جو دوسروں میں سے ہو گا یا ان پر بھوک یا موت مسلط کر دوں گا۔اس نبی نے اس بارے میں اپنی قوم سے مشورہ کیا۔ان لوگوں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! ہم یہ معاملہ آپ کے سپرد کرتے ہیں۔آپ ہمارے لئے اسے اختیار کر لیجئے' تو وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں نماز پڑھنے کے لئے کھڑے ہوئے۔وہ لوگ جب اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرتے تھے' تو نماز کی طرف رجوع کرتے تھے۔اس نبی نے جتنا اللہ کو منظور تھا نماز ادا کی پھر انہوں نے عرض کی: اے میرے پروردگار جہاں تک دوسری قوم سے تعلق رکھنے والے ان کے دشمن کے تسلط کا تعلق ہے یا بھوک کا تعلق ہے' تو وہ ان پر مسلط نہ ہو' البتہ موت ہو جائے' تو ان پر تین دن تک کی موت کو مسلط کیا گیا تو ان میں سے ستر ہزار لوگ انتقال کر گئے۔ابھی جو تم نے میری سرگوشی دیکھی تھی۔اس میں' میں نے یہ دعا کی تھی۔

''اے اللہ! میں تیری مدد سے لڑائی کرتا ہوں اور تیری مدد سے حملہ کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر کچھ نہیں ہو سکتا۔''

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت صہیب رضی اللہ عنہ کا انتقال حضرت علی رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں رجب کے مہینے میں **38** ہجری میں ہوا جبکہ عبدالرحمٰن بن ابو لیلیٰ کی پیدائش حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت کے دو سال گزرنے کے بعد ہوئی تھی۔

1975- إسناده صحيح على شرطهما . وأخرجه أحمد 4/333 عن عفان بن مسلم، و6/16 عن عبد الرحمٰن بن مهدی، والنسائی فی عمل اليوم والليلة "614" من طريق بهز بن أسد، ثلاثتهم عن سليمان بن المغيرة، بهٰذا الإسناد.وسيورده المصنف بأخصر مما هنا برقم "2027"، وفی باب الخروج و كيفية الجهاد: ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْإِمَامِ اَنْ يَّسْتَعِيْنَ بِاللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا عَلٰى قِتَالِ الْاَعْدَاءِ اِذَا عَزَمَ عَلٰى ذٰلِكَ، من طريقين عن حماد بن سلمة، عن ثابت به. ويرد تخريجه من هذه الطريق هناك.وأخرجه إلى قوله: سبعون ألفًا عبد الرزاق فی المصنف "9751"، ومن طريقه الترمذی "3340" فی التفسير: باب ومن سورة البروج، والطبرانی "7319" عن معمر، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ لَيْلٰى، عَنْ صهيب ... وفی آخره قصة أصحاب الأخدود.

www.islamicurdubooks.com

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ دُعَاءَ الْمَرْءِ فِيْ صَلَاتِهِ بِمَا لَيْسَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا يُفْسِدُ عَلَيْهِ صَلَاتَهُ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے: نماز کے دوران آدمی کا ایسی دعا مانگنا جو اللہ کی کتاب میں نہ ہو یہ اس کی نماز کو فاسد کر دیتی ہے

1976 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيْفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ الطَّيَالِسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ، عَنْ اَبِي الْخَيْرِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ اَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

(متن حدیث): اَنَّـهُ قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَلِّمْنِيْ دُعَاءً اَدْعُوْ بِهِ فِيْ صَلَاتِيْ، قَالَ: قُلِ: اللّٰهُمَّ اِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ ظُلْمًا كَثِيْرًا وَلَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ، فَاغْفِرْ لِيْ، مَغْفِرَةً مِنْ عِنْدِكَ، وَارْحَمْنِيْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ. (1: 104)

حضرت عبداللہ بن عمرو حضرت ابوبکر صدیق کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں۔ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کی۔ آپ مجھے کسی ایسی دعا کی تعلیم دیجئے جو میں نماز کے دوران مانگ لیا کروں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم یہ پڑھا کرو۔

''اے اللہ! میں نے اپنے اوپر بہت زیادہ ظلم کیا ہے اور گناہوں کی مغفرت صرف تو ہی کر سکتا ہے' تو اپنی بارگاہ سے میری مغفرت عطا کر دے اور مجھ پر رحم کر بے شک تو مغفرت کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے''۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ الدُّعَاءَ فِي الصَّلَوَاتِ بِمَا لَيْسَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ يُبْطِلُ صَلَاةَ الْمُصَلِّيْ

1976- إسناده صحيح على شرطهما . أبو الخير: هو مرثد بن عبد الله اليزني .وأخرجه أبو يعلى برقم "31" من طريق عاصم بن علي، وأبي الوليد الطيالسي، عن الليث، بهذا الإسناد .وأخرجه ابن أبي شيبة 10/269، وأحمد 1/4و7، والبخاري "834" في الأذان: باب الدعاء قبل السلام، و "3626" في الدعوات: باب الدعاء في الصلاة، ومسلم "2705" في الذكر: باب استحباب خفض الصوت بالذكر، والترمذي "3531" في الدعوات، والنسائي 3/53 في السهو: باب نوع آخر من الدعاء، والمروزي في مسند أبي بكر الصديق برقم "60" و "61"، وابن ماجه "3835" في الدعاء: باب دعاء رسول الله صلى الله عليه وسلم، والبيهقي في السنن 2/154، والبغوي في شرح السنة "694"، من طرق عن الليث، به . وصححه ابن خزيمة "845".وأخرجه البخاري "7387" "7388" في التوحيد: باب (وَكَانَ اللّٰهُ سَمِيْعًا بَصِيْرًا)، ومسلم "2705"، والنسائي في عمل اليوم والليلة "179"، وأبو يعلى "32" من طريق عبد الله بن وهب، عن عمرو بن الحارث، عن يزيد بن أبي حبيب، به . وصححه ابن خزيمة "846" وزاد بعد قوله: في صلاتي: وفي بيتي. قال الحافظ: وفيه تابعي عن تابعي، وهو يزيد، عن أبي الخير، وصحابي عن صحابي، وهو عبدا لله بن عمرو بن العاص، عن أبي بكر الصديق.

www.islamicurdubooks.com

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے:
نمازوں کے دوران ایسی دعا کا مانگنا جو اللہ کی کتاب میں نہ ہو یہ نمازی کی نماز کو باطل کر دیتی ہے

1977 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ سَلَمَةَ، عَنْ عَمِّهِ الْمَاجِشُوْنِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ رَافِعٍ، عَنْ عَلِيٍّ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اِذَا سَجَدَ قَالَ: اَللّٰهُمَّ لَكَ سَجَدْتُ، وَبِكَ آمَنْتُ، وَلَكَ اَسْلَمْتُ، سَجَدَ وَجْهِى لِلَّذِى خَلَقَهُ وَصَوَّرَهُ فَاَحْسَنَ صُوَرَهُ، وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ، فَتَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ . (5: 12)

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدے میں جاتے تو یہ پڑھتے تھے:

''اے اللہ! میں نے تیرے لئے سجدہ کیا میں تجھ پر ایمان لایا اور تیرے لئے اسلام قبول کیا۔ میرا چہرہ اس ذات کے سامنے سجدہ ریز ہے' جس نے اسے پیدا کیا ہے اسے شکل وصورت عطا کی ہے اور بڑی خوبصورت شکل وصورت عطا کی ہے' جس نے اسے سماعت اور بصارت عطا کی ہے' تو اللہ تعالیٰ کی ذات برکت والی ہے' جو سب سے بہترین خالق ہے''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ مَا وَصَفْنَا كَانَ يَقُوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِى الصَّلَاةِ الْفَرِيْضَةِ
اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ ہم نے جو چیز ذکر کی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرض نماز میں پڑھا کرتے تھے

1978 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْذِرِ بْنِ سَعِيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ مُسْلِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِىْ مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ رَافِعٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِىْ طَالِبٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَجَدَ فِى الصَّلَاةِ الْمَكْتُوْبَةِ، قَالَ: اَللّٰهُمَّ لَكَ سَجَدْتُ، وَبِكَ آمَنْتُ، وَلَكَ اَسْلَمْتُ، اَنْتَ رَبِّى، سَجَدَ وَجْهِى لِلَّذِى خَلَقَهُ، وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ، تَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ . (5: 12)

1977 - إسناده صحيح على شرط مسلم، وقد تقدم طرفه برقم "1773"، وأوردت تخريجه من طرقه هناك، وتقدم طرفه أيضًا برقم "1903"، فانظرهما . وأخرجه أيضًا النسائي 2/220، 221 في التطبيق: باب نوع آخر يعني من الدعاء في السجود، عن عمرو بن علي، عن عبد الرحمٰن بن مهدي، عن عبد العزيز بن أبي سلمة، بهذا الإسناد.

1978 - إسناده صحيح. يوسف بن سعيد بن مسلم: ثقة حافظ، ومن فوقه من رجال الشيخين . حجج بن محمد بن: هو المصيصي الأعور. وتقدمت أطرفه بالأرقام "1771" و "1772" و "1774" و "1904"، وسبق تخريجه عند الرقم "1771"، فانظره.

www.islamicurdubooks.com

حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب فرض نماز کے دوران سجدے میں جاتے تھے' تو یہ پڑھتے تھے۔

''اے اللہ! میں نے تیرے لئے سجدہ کیا' اور تجھ پر ہی ایمان لایا۔ تیرے لئے اسلام قبول کیا' تو میرا پروردگار ہے میرا چہرہ اس ذات کے سامنے سجدہ ریز ہے' جس نے اسے پیدا کیا جس نے اسے سماعت اور بصارت عطا کی ہے' تو اللہ تعالیٰ کی ذات برکت والی ہے' جو سب سے بہترین خالق ہے''۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ اِبَاحَةِ دُعَاءِ الْمَرْءِ فِیْ صَلَاتِهٖ بِمَا لَيْسَ فِیْ كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ کہ آدمی کیلئے یہ بات مباح ہے کہ نماز کے دوران وہ ایسی دعا مانگے جو اللہ کی کتاب میں نہ ہو

1979 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنِیْ مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ اَبِیْ اِدْرِيسَ الْخَوْلَانِیِّ، عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ، قَالَ:

(متن حدیث): قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّیْ فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْكَ ثُمَّ قَالَ: اَلْعَنُكَ بِلَعْنَةِ اللّٰهِ - ثَلَاثًا - ثُمَّ بَسَطَ يَدَهُ كَاَنَّهُ يَتَنَاوَلُ شَيْئًا، فَلَمَّا فَرَغَ مِنَ الصَّلَاةِ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ سَمِعْنَاكَ تَقُوْلُ فِیْ صَلَاتِكَ شَيْئًا لَمْ نَسْمَعْكَ تَقُوْلُ مِثْلَ ذٰلِكَ، وَرَاَيْنَاكَ بَسَطْتَ يَدَكَ، قَالَ: اِنَّ عَدُوَّ اللّٰهِ اِبْلِيْسَ جَاءَ بِشِهَابٍ مِنْ نَارٍ لِيَجْعَلَهُ فِیْ وَجْهِیْ، فَقُلْتُ: اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْكَ، فَلَمْ يَسْتَاْخِرْ، ثُمَّ قُلْتُ ذٰلِكَ، فَلَمْ يَسْتَاْخِرْ، ثُمَّ قُلْتُ، فَلَمْ يَسْتَاْخِرْ، فَاَرَدْتُ اَنْ اَخْنُقَهُ، فَلَوْلَا دَعْوَةُ اَخِیْ سُلَيْمَانَ لَاَصْبَحَ مُوْثَقًا يَلْعَبُ بِهٖ صِبْيَانُ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ.

(65:3)

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا کرنے کے لئے کھڑے ہوئے' تو میں نے آپ کو کہتے ہوئے سنا:

''میں تجھ سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں'' پھر آپ نے فرمایا: ''میں تجھ پر اللہ کی لعنت کرتا ہوں'' یہ بات آپ نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی پھر آپ نے اپنا دست مبارک آگے بڑھایا جیسے آپ کوئی چیز پکڑنا چاہتے ہوں جب آپ نماز پڑھ کر فارغ ہوئے' تو حضرت ابودرداء نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! ہم نے آپ کو نماز کے دوران ایک ایسی چیز کہتے ہوئے سنا ہے' ہم نے اس طرح کی بات کہتے ہوئے آپ کو پہلے نہیں سنا اور ہم نے دیکھا' آپ نے اپنا دست مبارک آگے بڑھایا تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ کا دشمن ابلیس آگ کا انگارہ لے کر میرے پاس آیا تھا تاکہ اسے میرے

1979- إسناده صحيح على شرط مسلم. وأخرجه مسلم "542" في المساجد: باب جواز لعن الشيطان في أثناء الصلاة، والنسائي 3/13 في السهو: باب لعن إبليس والتعوذ بالله منه في الصلاة، والبيهقي في السنن 2/263، 264، من طريق محمد بن سلمة، عن ابن وهب، بهذا الإسناد.

www.islamicurdubooks.com

چہرے پر لگائے' تو میں نے کہا: میں تجھ سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں وہ پیچھے نہیں ہٹا پھر میں نے یہ بات کہی وہ پھر پیچھے نہیں ہٹا پھر میں نے یہ بات کہی وہ پھر پیچھے نہیں ہٹا تو میں نے یہ ارادہ کیا' میں اس کا گلہ دبا دیتا ہوں اگر میرے بھائی حضرت سلیمان علیہ السلام کی دعا نہ ہوتی' تو وہ صبح بندھا ہوا ہوتا جس کے ساتھ مدینہ منورہ کے بچے کھیل رہے ہوتے''۔

فَصْلٌ فِی الْقُنُوْتِ

فصل: قنوت کا بیان

1980 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ زُهَيْرٍ الْحَافِظُ، بِتُسْتَرَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْحَارِثِيُّ اَبُو الرَّبِيعِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ سُفْيَانَ، وَشُعْبَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ لَيْلٰى، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ:

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَنَتَ فِی الْفَجْرِ وَالْمَغْرِبِ. (5: 16)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فجر اور مغرب کی نماز میں قنوت نازلہ پڑھتے تھے۔

ذِكْرُ الْمَوْضِعِ الَّذِی يَقْنُتُ الْمُصَلِّی فِيهِ مِنْ صَلَاتِهٖ

اس مقام کا تذکرہ جس مقام پر نمازی اپنی نماز کے دوران دعا مانگے گا

1981 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتُوَائِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِیْ كَثِيرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ،

1980- إسناده صحيح. عبيد الله وقد تحرف في الإحسان إلى عبد الله بن محمد: هو ابن يحيى، ذكره المؤلف في الثقات 8/407، وقال: يروى عن عبيد الله بن موسى، وأهل البصرة: حدثنا عنه أحمد بن يحيى بن زهير وغيره، مستقيم الحديث سكن تستر، مات في المحرم سنة تسع وأربعين ومئتين، ومن فوقه من رجال الشيخين. وأخرجه النسائي 2/202 في التطبيق: باب القنوت في صلاة المغرب، عن عبيد الله بن سعيد، عن عبد الرحمٰن بن مهدى، بهٰذا الإسناد. وأخرجه ابن أبي شيبة 2/311 من طريق وكيع، وأبو عوانة 2/287، والطحاوى في شرح معاني الآثار 1/242 من طريق أبي نعيم، كلاهما عن سفيان، وشعبة، به: وأخرجه ابن أبي شيبة 2/318، والطيالسي "737"، وأحمد 4/280و285و300، ومسلم "678" في المساجد: باب استحباب القنوت في جميع الصلاة، وأبو داوٗد "1441" في الصلاة: باب القنوت في الصلوات، والترمذي "401" في الصلاة: باب ما جاء في القنوت في صلاة الفجر، والدارمي 1/375، والطحاوى في شرح معاني الآثار 1/242، وأبو عوانة 2/287، والبيهقي في السنن 2/198 من طرق عن شعبة، به. وصححه ابن خزيمة "616"وأخرجه عبد الرزاق "4975"،ومسلم "678" "306"، وأبو عوانة 2/287، من طريق سفيان الثورى، به 1981.- إسناده صحيح على شرط البخارى. وأخرجه أحمد 2/255و337و470، والبخارى "797" في الأذان: باب 126، ومسلم "676" في المساجد: باب استحباب القنوت في جميع الصلاة إذا نزلت بالمسلمين نازلة، وأبو داوٗد "1440" في الصلاة: باب القنوت في الصلوات، والنسائي 2/202 في التطبيق: باب القنوت في صلاة الظهر، والطحاوى في شرح معاني الآثار 1/241، وأبو عوانة 2/284، والدارقطني 2/38، والبيهقي في السنن 2/198، من طرق عن هشام الدستوائي، بهٰذا الإسناد. وأخرجه عبد الرزاق "4981" عن عمر بن راشد أو غيره، عن يحيى بن أبي كثير، به. وانظر "1969" و "1972" و "1983"

www.islamicurdubooks.com

(متن حدیث): قَالَ: وَاللّٰهِ اِنِّیْ لَاَقْرَبُكُمْ صَلَاةً بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَانَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ يَقْنُتُ فِیْ صَلَاةِ الظُّهْرِ، وَصَلَاةِ الْعِشَاءِ، وَصَلَاةِ الصُّبْحِ، بَعْدَ مَا يَقُوْلُ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ، فَيَدْعُو لِلْمُؤْمِنِيْنَ، وَيَلْعَنُ الْكَافِرِيْنَ. (5: 16)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اللہ کی قسم! میں تم سب کے مقابلے میں زیادہ بہتر طور پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے مطابق نماز ادا کرتا ہوں۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ظہر کی نماز میں عشاء کی نماز میں اور فجر کی نماز میں سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہنے کے بعد قنوت نازلہ پڑھا کرتے تھے وہ اس میں اہل ایمان کے لئے دعا کیا کرتے تھے اور کافروں پر لعنت کیا کرتے تھے۔

ذِكْرُ قُنُوْتِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِی الصَّلَوَاتِ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا نمازوں کے دوران قنوت پڑھنے کا تذکرہ

1982 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيْفَةَ، حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، عَنْ يَحْيَى الْقَطَّانِ، عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتُوَائِيِّ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): قَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا بَعْدَ الرُّكُوْعِ، يَدْعُو عَلٰى اَحْيَاءٍ مِنَ الْعَرَبِ، ثُمَّ تَرَكَهٗ. (5: 15)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع کے بعد ایک ماہ تک قنوت نازلہ پڑھی تھی۔ اس میں آپ نے عربوں کے قبائل کے خلاف دعائے ضرر کی تھی، پھر آپ نے اس عمل کو ترک کر دیا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمَرْءَ جَائِزٌ لَهٗ فِیْ قُنُوْتِهٖ اَنْ يُسَمِّیَ مَنْ يَقْنُتُ عَلَيْهِ بِاسْمِهٖ وَمَنْ يَدْعُو لَهٗ بِاسْمِهٖ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ آدمی کیلئے دعائے قنوت پڑھتے ہوئے یہ بات جائز ہے کہ وہ اس شخص کا

1982- إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله رجال الشيخين، غير مسدد، فإنه من رجال البخاري وأخرجه البخاري "4089" في المغازي: باب غزوة الرجيع، عن مسلم بن إبراهيم، ومسلم "677" "304" في المساجد: باب استحباب القنوت في جميع الصلاة، من طريق عبد الرحمٰن بن مهدي، والنسائي 2/203 في التطبيق: باب اللعن في القنوت، من طريق أبي داوٗد، وباب ترك القنوت من طريق معاذ بن هشام، والطحاوي في شرح معاني الآثار 1/245 من طريق أبي نعيم، كلهم عن هشام الدستوائي، بهذا الإسناد. وأخرجه احمد 3/216 و278، ومسلم "677" "303"، والنسائي 2/203، والطحاوي 1/244، وأبو عوانة 2/281 من طريق شعبة، والبخاري "3064" في الجهاد: باب العون بالمدد، و "4090" في المغازي، وابن خزيمة في صحيحه "620"، والبيهقي في السنن 2/199 من طريق سعيد بن أبي عروبة، كلاهما عن قتادة، به. وتقدم برقم "1973" من طريق أبي مجلز، عن أنس، وأوردت تخريجه من طرقه هناك. وسيعيده المؤلف أيضًا من طريق قتادة برقم. "1985"

www.islamicurdubooks.com

نام لے جس کیلئے وہ دعائے قنوت پڑھ رہا ہے وہ جس شخص کے حق میں دعا کر رہا ہے اس کا نام لے

1983 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَزْرَقُ بْنُ عَلِيٍّ اَبُو الْجَهْمِ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَسَّانُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ يَزِيدَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيِّبِ، وَاَبُوْ سَلَمَةَ، اَنَّهُمَا سَمِعَا اَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ حِيْنَ رَفَعَ رَاْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ بَعْدَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ: رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ، اللّٰهُمَّ اَنْجِ الْوَلِيْدَ بْنَ الْوَلِيْدِ، وَسَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ، وَعَيَّاشَ بْنَ اَبِي رَبِيعَةَ، وَالْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ، اللّٰهُمَّ اشْدُدْ وَطْاَتَكَ عَلٰى مُضَرَ، وَاجْعَلْهَا سِنِيْنَ كَسِنِيِّ يُوْسُفَ .(5: 16)

✿✿ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی نماز میں دوسری رکعت کے بعد جب رکوع سے سر اٹھاتے تھے اور سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ پڑھ لیتے تھے پھر یہ کہتے تھے:

''اے اللہ! تو ولید بن ولید، سلمہ بن ہشام، عیاش بن ابوربیعہ، کمزور اہل ایمان کو نجات عطا کر اے اللہ! تو مضر قبیلے پر اپنی سختی نازل کر اور ان پر حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانے کی سی قحط سالی مقرر کر دے''۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذِهِ السُّنَّةَ تَفَرَّدَ بِهَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے کہ اس روایت کو نقل کرنے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ منفرد ہیں

1984 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ سِنَانِ الْقَطَّانُ، بِوَاسِطٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِي، قَالَ: حَدَّثَنَا

1983 – إسناده قوى، الأزرق بن على: صدوق، ومن فوقه من رجال الشيخين. وتقدم برقم "1972" من طريق ابن وهب، عن يونس بن يزيد، به. وأورده تخريجه من طرقه هناك. وانظر أيضًا "1969" و "1986".

1984 – إسناده حسن من أجل محمد بن عمرو وهو ابن علقمة بن وقاص الليثى – فإنه حسن الحديث. خفاف: هو ابن إيماء الغفارى، كان أبوه سيد غفار، وكان هو إمام بنى غفار وخطيبهم، شهد الحديبية، وبايع بيعة الرضوان، يعد فى المدنيين .وأخرجه الطبرانى فى الكبير "4175" من طريق يزيد بن هارون، بهذا الإسناد .وأخرجه مسلم "679" "308" فى المساجد: باب استحباب القنوت فى جميع الصلاة، وأبو عوانة 2/282، والطبرانى "3174"، والبيهقى 2/208،والمزى فى تهذيب الكمال 5/227 من طريق إسماعيل بن جعفر، والطحاوى فى شرح معانى الآثار 1/243، والطبرانى "4175" من طريق محمد بن بشر، كلاهما عن محمد بن عمرو، به .وأخرجه أحمد 4/57 من طريق يزيد بن هارون، عن محمد بن إسحاق، عن خالد بن عبد الله بن حرملة، به. وأخرجه ابن أبى شيبة 2/317و 12/197، وأحمد فى المسند 4/57، وفى فضائل الصحابة "1662"، والطبرانى "4173" من طريق محمد بن إسحاق، ومسلم "679" "307" فى المساجد، و "2517" فى فضائل الصحابة: باب دعاء النبى صلى الله عليه وسلم لغفار وأسلم، والطبرانى "4172"، وأبو عوانة 2/282، والبيهقى 2/200و245 من طريق الليث بن سعد، كلاهما عن عمران بن أبى أنس، عن حنظلة بن على، عن خفاف، به.وأخرجه الطبرانى "4169" و "4170" و "1471"، وأبو عوانة 2/282.

www.islamicurdubooks.com

يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ حَرْمَلَةَ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ خُفَافِ بْنِ رَحَضَةَ الْغِفَارِيِّ، عَنْ أَبِيهِ خُفَافٍ، قَالَ:

(متن حدیث): رَكَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّلَاةِ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ، فَقَالَ: غِفَارٌ غَفَرَ اللهُ لَهَا، وَأَسْلَمُ، سَالَمَهَا اللهُ، وَعُصَيَّةُ، عَصَتِ اللهَ وَرَسُولَهُ، اللّٰهُمَّ الْعَنْ بَنِي لِحْيَانَ، اللّٰهُمَّ الْعَنْ رِعْلًا، وَذَكْوَانَ، ثُمَّ كَبَّرَ، وَوَقَعَ سَاجِدًا قَالَ: فَجَعَلَ لَعْنَةَ الْكَفَرَةِ مِنْ أَجْلِ ذٰلِكَ. (5: 16)

❀❀ حارث بن خفاف غفاری اپنے والد حضرت خفاف رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے دوران رکوع میں گئے پھر آپ نے اپنا سر اٹھایا اور ارشاد فرمایا:

''غفار قبیلے کی اللہ تعالیٰ مغفرت کرے اسلم قبیلے کو اللہ تعالیٰ سلامت رکھے عصیہ قبیلے'' نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی ہے۔ اے اللہ! بنولحیان پر لعنت کر اے اللہ! رعل اور ذکوان (قبیلوں) پر لعنت کر۔

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تکبیر کہتے ہوئے سجدے میں چلے جاتے تھے۔

راوی بیان کرتے ہے کفار پر لعنت اسی وجہ سے کی جاتی ہے۔

ذِكْرُ تَرْكِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقُنُوتَ الَّذِي وَصَفْنَاهُ فِي صَلَاتِهِ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا قنوت کو ترک کرنے کا تذکرہ، جس کا ذکر ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے حوالے سے کیا ہے

1985 – (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ، عَنْ يَحْيٰى، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ:

(متن حدیث): قَنَتَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا بَعْدَ الرُّكُوعِ وَيَدْعُو عَلٰى أَحْيَاءٍ مِنْ أَحْيَاءِ الْعَرَبِ، ثُمَّ تَرَكَهُ. (5: 16)

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ماہ تک رکوع کے بعد قنوت نازلہ پڑھی تھی جس میں آپ عربوں کے بعض قبائل کے خلاف دعائے ضرر کرتے رہے، پھر آپ نے اسے ترک کر دیا۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى أَنَّ الْحَادِثَةَ إِذَا زَالَتْ لَا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ الْقُنُوتُ حِينَئِذٍ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ جب کوئی ناگوار صورتحال زائل ہو جائے تو اس صورت میں آدمی پر دعائے قنوت پڑھنا لازم نہیں رہتا

1986 – (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ، عَنْ

1985– إسناده صحيح، وهو مكرر "1982".

www.islamicurdubooks.com

اَبِیْ هُرَیْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): قَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ صَلَاةِ الْعَتَمَةِ شَهْرًا، يَقُوْلُ فِیْ قُنُوْتِهِ: اللّٰهُمَّ اَنْجِ الْوَلِيْدَ بْنَ الْوَلِيْدِ، اللّٰهُمَّ نَجِّ سَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ، اللّٰهُمَّ نَجِّ عَيَّاشَ بْنَ اَبِیْ رَبِيْعَةَ، اللّٰهُمَّ نَجِّ الْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ، اللّٰهُمَّ اشْدُدْ وَطْاَتَكَ عَلٰى مُضَرَ، اللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا عَلَيْهِمْ سِنِيْنَ كَسِنِیْ يُوْسُفَ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ: وَاَصْبَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ، فَلَمْ يَدْعُ لَهُمْ، فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَمَا تَرَاهُمْ قَدْ قَدِمُوْا.(5: 16)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: فِیْ هٰذَا الْخَبَرِ بَيَانٌ وَاضِحٌ اَنَّ الْقُنُوْتَ اِنَّمَا يُقْنَتُ فِی الصَّلَوَاتِ عِنْدَ حُدُوْثِ حَادِثَةٍ، مِثْلَ ظُهُوْرِ اَعْدَاءِ اللّٰهِ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ، اَوْ ظُلْمِ ظَالِمٍ ظُلِمَ الْمَرْءُ بِهٖ، اَوْ تَعَدّٰى عَلَيْهِ، اَوْ اَقْوَامٍ اَحَبَّ اَنْ يَدْعُوَ لَهُمْ، اَوْ اَسْرٰى مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ فِیْ اَيْدِی الْمُشْرِكِيْنَ، وَاَحَبَّ الدُّعَاءَ لَهُمْ بِالْخَلَاصِ مِنْ اَيْدِيْهِمْ، اَوْ مَا يُشْبِهُ هٰذِهِ الْاَحْوَالَ، فَاِذَا كَانَ بَعْضُ مَا وَصَفْنَا مَوْجُوْدًا، قَنَتَ الْمَرْءُ فِیْ صَلَاةٍ وَاحِدَةٍ، اَوِ الصَّلَوَاتِ كُلِّهَا، اَوْ بَعْضِهَا دُوْنَ بَعْضٍ بَعْدَ رَفْعِهٖ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ فِی الرَّكْعَةِ الْاٰخِرَةِ مِنْ صَلَاتِهٖ، يَدْعُوْ عَلٰى مَنْ شَاءَ بِاسْمِهٖ، وَيَدْعُوْ لِمَنْ اَحَبَّ بِاسْمِهٖ، فَاِذَا عَدِمَ مِثْلُ هٰذِهِ الْاَحْوَالِ لَمْ يَقْنُتْ حِيْنَئِذٍ فِیْ شَیْءٍ مِنْ صَلَاتِهٖ، اِذِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْنُتُ عَلَى الْمُشْرِكِيْنَ، وَيَدْعُوْ لِلْمُسْلِمِيْنَ بِالنَّجَاةِ، فَلَمَّا اَصْبَحَ يَوْمًا مِنَ الْاَيَّامِ تَرَكَ الْقُنُوْتَ، فَذَكَرَ ذٰلِكَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَمَا تَرَاهُمْ قَدْ قَدِمُوْا؟ فَفِیْ هٰذَا اَبْيَنُ الْبَيَانِ عَلٰى صِحَّةِ مَا اَصَّلْنَاهُ

✿✿ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عشاء کی نماز میں قنوت نازلہ پڑھی تھی' آپ قنوت نازلہ میں یہ پڑھتے تھے، اے اللہ! تو ولید بن ولید کو نجات عطا کرا دے اللہ! تو سلمہ بن ہشام کو نجات عطا کر عیاش بن ابوربیعہ کو نجات عطا کرا دے اللہ! تو کمزور اہل ایمان کو نجات عطا کرا دے اللہ! مضر قبیلے پر اپنی سختی نازل کر' اے اللہ! ان پر حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانے کی قحط سالی مسلط کر دے''۔

1986- إسناده صحيح على شرط الشيخين غير عبد الرحمٰن بن إبراهيم، فإنه من رجال البخاري. وأخرجه أبو داوٗد "1442" في الصلاة: باب القنوت في الصلوات ومن طريقه البيهقي في السنن 2/400 عن عبد الرحمٰن بن إبراهيم، بهٰذا الإسناد. وأخرجه مسلم "675" "295" في المساجد: باب استحباب القنوت في جميع الصلاة، والطحاوي في شرح معاني الآثار 2/242، وأبو عوانة 2/284، وابن خزيمة في صحيحه "621"، والبيهقي في السنن 2/200، من طرق عن الوليد بن مسلم، بهٰذا الإسناد. وأخرجه أ"وعوانة 2/284 من طريق بشر بن بكر، والبيهقي في السنن 2/200 من طريق الوليد بن مزيد، كلاهما عن الأوزاعي، به. وأخرجه البخاري "4598" في التفسير: باب (فَاُولٰٓئِكَ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّعْفُوَ عَنْهُمْ وَكَانَ اللّٰهُ عَفُوًّا غَفُوْرًا)، ومسلم "675" "295"، وأبو عوانة 2/286، 287، والبيهقي 2/197، 198 من طريق شيبان بن عبد الرحمٰن، وأحمد 2/470، والبخاري "6393" في الدعوات: باب الدعاء على المشركين، والطحاوي 1/241، وأبو عوانة 2/286و287، والبيهقي في السنن 2/198، وابن خزيمة "617" من طريق هشام الدستوائي، كلاهما عن يحيى بن أبي كثير، بهٰذا الإسناد. وانظر "1969" و "1972" و "1981" و "1983".

www.islamicurdubooks.com

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کے لئے دعا نہیں کی۔ میں نے اس بات کا تذکرہ کیا، تو آپ نے فرمایا: تم نے دیکھا نہیں، وہ لوگ آ گئے ہیں۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ روایت اس بات کا واضح بیان ہے کہ نماز میں قنوت نازلہ پڑھنا اس وقت ہوگا۔ جب کوئی حادثہ رونما ہو۔ جیسے اللہ تعالیٰ کے دشمن مسلمانوں کے سامنے آ جائیں یا کسی ظالم کے ظلم کی صورت میں ہوگا۔ جب کسی شخص پر ظلم کیا جائے۔ یا اس کے ساتھ زیادتی کی جائے۔ یا کچھ لوگ اس بات کے خواہش مند ہوں کہ ان کے حق میں دعا کی جائے یا کچھ مسلمان مشرکین کے ہاں قید ہوں اور وہ اس دعا کے خواہش مند ہوں کہ ان لوگوں سے نجات کی دعا کی جائے۔ یا کوئی اور صورتحال درپیش ہو، تو ہم نے جن صورتوں کا ذکر کیا ہے۔ تو ان میں سے کوئی صورتحال موجود ہو گی تو آدمی اپنی ایک نماز میں یا تمام نمازوں میں یا کسی ایک نماز کو چھوڑ کر دوسری نماز میں قنوت نازلہ پڑھ لے گا اور وہ اپنی نماز کی آخری رکعت میں رکوع سے سر اٹھانے کے بعد اسے پڑھے گا۔ اور وہ جس کے خلاف چاہے گا اس کے خلاف نام لے کر دعا کرے گا۔ اور جس شخص کے حق میں چاہے گا اس کے حق میں نام لے کر دعا کرے گا۔ جب اس طرح کی صورتحال پیش نہ ہو، تو آدمی کسی بھی نماز میں قنوت نازلہ نہیں پڑھے گا۔ کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرکین کے خلاف قنوت نازلہ پڑھی تھی۔ اور مسلمانوں کے لیے نجات کی دعا مانگی تھی۔ پھر ایک ایسا دن بھی آیا۔ کہ جس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قنوت نازلہ کو پڑھنا ترک کر دیا۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اس بات کا تذکرہ کیا۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم نے ان لوگوں کو دیکھا نہیں ہے کہ اب وہ لوگ (مشرکین کی قید سے نجات پا کر) آ گئے ہیں۔ تو یہ اس بات کے صحیح ہونے کا واضح بیان ہے۔ جو اصول ہم نے بیان کیا ہے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ قَدْ يُوهِمُ غَيْرَ الْمُتَبَحِّرِ فِي صِنَاعَةِ الْعِلْمِ اَنَّ الْقُنُوتَ عِنْدَ حُدُوثِ الْحَادِثَةِ غَيْرُ جَائِزٍ لِاَحَدٍ اَصْلًا

اس روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا

(وہ اس بات کا قائل ہے) کسی مشکل صورتحال کے پیش آنے کے وقت دعائے قنوت پڑھنا کسی بھی شخص کیلئے سرے سے جائز ہی نہیں

1987 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي السَّرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ:

1987– ابن أبي السري وهو محمد بن المتوكل وإن كان صاحب أوهام– وقد توبع عليه، وباقي رجاله ثقات رجال الشيخين، وهو في مصنف عبد الرزاق ."4027"وأخرجه أحمد 2/147، والنسائي 2/203 في التطبيق: باب لعن المنافقين في القنوت، وفي التفسير كما في التحفة 5/349، والطحاوي في شرح معاني الآثار 1/242، وابن خزيمة في صحيحه "622"، من طريق عن عبد الرزاق، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري "4069" في المغازي: باب (لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ اَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ اَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَاِنَّهُمْ ظَالِمُوْنَ) ، و "4559" في التفسير: باب (لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ) ، و "7346" في الاعتصام: باب قول الله تعالى: (لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ) ، والنسائي في التفسير كما في التحفة 5/395، والبيهقي في السنن 2/198و207، من طريق عبد الله بن المبارك، عن معمر، به. وأخرجه الطبراني "13113" من طريق إسحاق بن راشد، عن الزهري، به. وأخرجه أحمد 2/93 من طريق عبد الله بن عقيل، والترمذي "3004" في التفسير: باب ومن سورة آل عمران، من طريق أحمد بن بشير المخزومي، كلاهما عن عمر بن حمزة، عن سالم، به. وسيرد بعده من طريق نافع، عن ابن عمر، فانظره.

www.islamicurdubooks.com

اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

(متن حدیث): اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ، حِيْنَ رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ: رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ فِي الرَّكْعَةِ الْاٰخِرَةِ، ثُمَّ قَالَ: اللّٰهُمَّ الْعَنْ فُلَانًا وَفُلَانًا دَعَا عَلٰى اُنَاسٍ مِنَ الْمُنَافِقِيْنَ، فَاَنْزَلَ اللّٰهُ: (لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ، اَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ، اَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَاِنَّهُمْ ظَالِمُوْنَ) (آل عمران: 128) (5: 16)

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فجر کی نماز میں سنا' جب آپ نے رکوع سے سر اٹھایا' تو آپ نے یہ پڑھا: رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ ہر دوسری رکعت میں ہوتا' پھر آپ نے یہ دعا مانگی:

''اے اللہ! فلاں اور فلاں پر لعنت کر''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے منافقین سے تعلق رکھنے والے افراد کے خلاف دعائے ضرر کی تھی' تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی تھی:

''تمہارا اس معاملے سے کوئی واسطہ نہیں ہے خواہ اللہ تعالیٰ انہیں' توبہ کی توفیق دے، یا انہیں عذاب دے بے شک وہ لوگ ظالم ہیں''۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ تَفَرَّدَ بِهِ الزُّهْرِيُّ عَنْ سَالِمٍ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے کہ اس روایت کو سالم کے حوالے سے نقل کرنے میں زہری منفرد ہے

1988 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ زُهَيْرٍ الْحَافِظُ، بِتُسْتَرَ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيْبِ بْنِ عَرَبِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ:

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَانَ يَدْعُو عَلٰى اَقْوَامٍ فِي قُنُوْتِهٖ، فَاَنْزَلَ اللّٰهُ: (لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ اَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ اَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَاِنَّهُمْ ظَالِمُوْنَ) (آل عمران: 128) (5: 16)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: هٰذَا الْخَبَرُ قَدْ يُوْهِمُ مَنْ لَمْ يُمْعِنِ النَّظَرَ فِي مُتُوْنِ الْاَخْبَارِ، وَلَا يَتَفَقَّهُ فِي صَحِيْحِ الْاٰثَارِ، اَنَّ الْقُنُوْتَ فِي الصَّلَوَاتِ مَنْسُوْخٌ، وَلَيْسَ كَذٰلِكَ؛ لِاَنَّ خَبَرَ ابْنِ عُمَرَ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ، اَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَانَ يَلْعَنُ فُلَانًا وَفُلَانًا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ (لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ) (آل عمران: 128) فِيْهِ الْبَيَانُ الْوَاضِحُ لِمَنْ وَفَّقَهُ اللّٰهُ لِلسَّدَادِ، وَهَدَاهُ لِسُلُوْكِ الصَّوَابِ، اَنَّ اللَّعْنَ عَلَى الْكُفَّارِ وَالْمُنَافِقِيْنَ فِي الصَّلَاةِ غَيْرُ مَنْسُوْخٍ، وَلَا الدُّعَاءَ لِلْمُسْلِمِيْنَ، وَالدَّلِيْلُ عَلٰى صِحَّةِ هٰذَا قَوْلُهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

1988 - إسناده قوى على شرط مسلم. وأخرجه أحمد 2/104، والترمذى "3005" فى التفسير: باب ومن سورة آل عمران، وابن خزيمة فى صحيحه "623"، ثلاثتهم عن يحيى بن حبيب بن عربى، بهذا الإسناد، وعندهم فى آخره زيادة: قال: فهداهم الله إلى الإسلام، وقال الترمذى: حسن غريب صحيح. وأخرجه أحمد 2/104 أيضًا عن أبى معاوية الغلابى، عن خالد بن الحارث، به. وتقدم قبله من طريق سالم، عن ابن عمر، فانظره.

www.islamicurdubooks.com

وَسَلَّمَ فِيْ خَبَرِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ: اَمَا تَرَاهُمْ وَقَدْ قَدِمُوا؟ تُبَيِّنُ لَكَ هٰذِهِ اللَّفْظَةُ اَنَّهُمْ لَوْلَا اَنَّهُمْ قَدِمُوْا وَنَجَّاهُمُ اللّٰهُ مِنْ اَيْدِي الْكُفَّارِ لَاَثْبَتَ الْقُنُوتَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَدَاوَمَ عَلَيْهِ، عَلٰى اَنَّ فِيْ قَوْلِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا: (لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ اَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ اَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَاِنَّهُمْ ظَالِمُوْنَ) (آل عمران: 128) لَيْسَ فِيْهِ الْبَيَانُ بِاَنَّ اللَّعْنَ عَلَى الْكُفَّارِ اَيْضًا مَنْسُوْخٌ، وَاِنَّمَا هٰذِهِ آيَةٌ فِيْهَا الْاِعْلَامُ بِاَنَّ الْقُنُوتَ عَلَى الْكُفَّارِ لَيْسَ مِمَّا يُغْنِيْهِمْ عَمَّا قَضَى عَلَيْهِمْ اَوْ يُعَذِّبُهُمْ يُرِيْدُ: بِالْاِسْلَامِ يَتُوْبُ عَلَيْهِمْ، اَوْ بِدَوَامِهِمْ عَلَى الشِّرْكِ يُعَذِّبُهُمْ، لَا اَنَّ الْقُنُوتَ مَنْسُوْخٌ بِالْاٰيَةِ الَّتِيْ ذَكَرْنَاهَا

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قنوت نازلہ کے دوران کچھ لوگوں کے خلاف دعائے ضرر کیا کرتے تھے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

''تمہارا اس معاملے کے ساتھ کوئی واسطہ نہیں ہے خواہ اللہ تعالیٰ انہیں توبہ کی توفیق دے یا انہیں عذاب دے بے شک وہ لوگ ظالم ہیں۔''

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ روایت اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کرتی ہے جو روایات کے متون میں غور وفکر سے کام نہیں لیتا اور صحیح روایات کا فہم حاصل نہیں کرتا (اور وہ اس بات کا قائل ہے) کہ نماز میں قنوت نازلہ کو پڑھنے کا حکم منسوخ ہے۔ حالانکہ ایسا نہیں کیونکہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول وہ روایت جس کا ہم نے ذکر کیا ہے اس میں یہ بات مذکور ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فلاں اور فلاں پر لعنت کرتے رہے۔ تو اللہ نے یہ آیت نازل کی:

''تمہارا اس معاملے سے کوئی واسطہ نہیں''۔

اس میں اس بات کا واضح بیان موجود ہے کہ اگر اس شخص کو اللہ تعالیٰ سیدھے راستے کی توفیق دے اور درست راستے کی طرف اس کی رہنمائی کرے (تو وہ یہ بات جان لے گا) کہ کفار اور منافقین پر نماز کے دوران لعنت کرنے کا حکم منسوخ نہیں ہے۔ اور نہ ہی مسلمانوں کے لیے دعا کرنے کا حکم منسوخ ہے۔ اور اس بات کے صحیح ہونے کی دلیل نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ہے جو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایت میں ہے ''کیا تم نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا کہ وہ لوگ آ گئے ہیں'' یہ الفاظ آپ کے سامنے اس بات کو واضح کر دیں گے کہ اگر اب وہ لوگ نہ آئے ہوتے اور اللہ تعالیٰ نے انہیں کفار کے ہاتھوں سے نجات عطا نہ کی ہوتی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے لیے قنوت نازلہ پڑھتے رہتے اور آپ باقاعدگی کے ساتھ ایسا کرتے رہتے اس کے باوجود کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فرمان میں یہ بات بیان فرمائی ہے۔

''تمہارا اس معاملے سے کوئی واسطہ نہیں ہے خواہ اللہ تعالیٰ انہیں توبہ کی توفیق دے یا عذاب دے بے شک وہ لوگ ظالم ہیں۔''

اس میں اس بات کا بیان موجود نہیں ہے کہ کافروں پر لعنت کرنے کا حکم منسوخ ہے۔ کیونکہ اس آیت میں اس بات کی اطلاع دی گئی ہے کہ کفار کے خلاف قنوت نازلہ پڑھنا ایک ایسی چیز نہیں ہے جو ان کے بارے میں اس چیز سے بے نیاز کر دے جو ان کے

www.islamicurdubooks.com

خلاف فیصلہ ہو چکا ہے۔ یا جو انہیں عذاب دیا جانا ہے۔ اور اس سے مراد یہ ہے کہ اسلام کے ذریعے انہیں توبہ کی توفیق مل جائے یا پھر وہ شرک پر ثابت قدم رہیں۔ اور انہیں عذاب دیا جائے۔ ایسا نہیں ہے کہ قنوت نازلہ پڑھنے کا حکم اس آیت کی وجہ سے منسوخ ہو گیا جسے ہم نے ذکر کیا ہے۔

ذِكْرُ نَفْيِ الْقُنُوْتِ عَنْهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّلَوَاتِ

نماز کے دوران نبی اکرم ﷺ کے دعائے قنوت پڑھنے کی نفی کا تذکرہ

1989 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ خَلِيْفَةَ، عَنْ اَبِىْ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ:

(متن حدیث): صَلَّيْتُ خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمْ يَقْنُتْ وَصَلَّيْتُ خَلْفَ اَبِىْ بَكْرٍ فَلَمْ

1989 - رجاله ثقات رجال الصحيح، إلا أن خلف بن خليفة اختلط بآخرة، لكن تابعه عليه غير واحد . وأخرجه النسائي 2/204 في التطبيق: باب ترك القنوت، عن قتيبة بن سعيد، بهٰذا الإسناد. وأخرجه أحمد 6/394 عن حسين بن محمد، عن خلف بن خليفة، به. وأخرجه ابن أبي شيبة 2/308، ومن طريقه ابن ماجه "1241" في الإقامة: باب ما جاء في القنوت في صلاة الفجر، والطبراني في الكبير "8179" عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إدريس، وأحمد 3/472، والترمذي "402" في الصلاة: باب ما جاء في ترك القنوت، وابن ماجه "1241" أيضًا، والطبراني "8178"، والطحاوي في شرح معاني الآثار 1/249، من طريق يزيد بن هارون، والطبراني "8177"، والبيهقي في السنن 2/213 من طريق أبي عوانة، أربعتهم عن أبي مالك، به . قال الترمذي: هٰذا حديث حسن صحيح 1990. - إسناده قوي رجال الصحيح، وقد تابع عمر بن عبيد غير واحد من الثقات الذين صحح الشيخان روايتهم عن أبي إسحاق، وهو في المصنف لابن أبي شيبة 1/298 - 299. وأخرجه أبو داوٗد "996" في الصلاة: باب في السلام، عن محمد بن عبيد المحاربي، وزياد بن أيوب، والنسائي 3/63 في السهو: باب كيف السلام على الشمال، عن محمد بن آدم، وابن ماجه "914" في الإقامة: باب التسليم، عن محمد بن عبد الله بن نمير، وابن خزيمة "728" عن إسحاق بن إبراهيم بن الشهيد، وزياد بن أيوب، خمستهم عن عمر بن عبيد الطنافسي، بهٰذا الإسناد. وأخرجه الطيالسي "308"، وأبو داوٗد "996" من طريق شريك النخعي، وابن أبي شيبة 1/299، وأبو داوٗد "996" أيضًا من طريق زائدة بن قدامة، وعبد الرزاق "3130" ومن طريقه أحمد 1/409 عن معمر، وأحمد 1/408 من طريق الحسن بن صالح بن حي، والنسائي 3/63 في السهو، من طريق علي بن صالح، وأحمد 1/406، وأبو داوٗد "996" أيضًا والطحاوي 1/268 من طرق إسرائيل، ستتهم عن أبي إسحاق بهٰذا الإسناد. وسيورده المؤلف بعده "1991" من طريق أبي الأحوص سلام بن سليم الحنفي، و "1993" من طريق سفيان الثوري، كلاهما عن أبي إسحاق، به، ويرد تخريج كل طريق في موضعه. وأخرجه النسائي 3/63، 64 في السهو: باب كيف السلام على الشمال، والبيهقي في السنن 2/177، من طريق الحسين بن واقد، قال: حدثنا أبو إسحاق، عن علقمة، والأسود، وأبي الأحوص، قالوا: حدثنا عبد الله بن مسعود . وأخرجه ابن أبي شيبة 1/299، والطيالسي "279"، وأحمد 1/386 و394، والنسائي 2/230 في التطبيق: باب التكبير عند الرفع من السجود، و3/62 في السهو: باب كيف السلام على اليمين، والطحاوي في شرح معاني الآثار 1/268، والبيهقي في السنن 2/177، من طريق زهير بن معاوية، عن أبي إسحاق، عن عبد الرحمٰن بن الأسود، عن أبيه الأسود، وعلقمة، عن ابن مسعود . وأخرجه مسلم "581" في المساجد: باب السلام للتحليل، والطحاوي 1/268، وأبو عوانة 2/238، والبيهقي 2/176 من طريق الحكم، عن مجاهد، عن أبي معمر قال: كان أمير بمكة يسلم تسليمتين، فقال عبد الله: أني علقها، إن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يفعله. وسيرد برقم "1994" من طريق مسروق، عن ابن مسعود، فانظره.

www.islamicurdubooks.com

يَقْنُتْ، وَصَلَّيْتُ خَلْفَ عُمَرَ، فَلَمْ يَقْنُتْ، وَصَلَّيْتُ خَلْفَ عُثْمَانَ، فَلَمْ يَقْنُتْ، وَصَلَّيْتُ خَلْفَ عَلِيٍّ، فَلَمْ يَقْنُتْ ثُمَّ قَالَ: يَا بُنَيَّ اِنَّهَا بِدْعَةٌ. (5: 15)

ابو مالک اشجعی اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز ادا کی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قنوت نازلہ نہیں پڑھی۔ میں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے بھی نماز ادا کی ہے۔ انہوں نے بھی قنوت نازلہ نہیں پڑھی۔ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پیچھے بھی نماز ادا کی ہے۔ انہوں نے بھی قنوت نازلہ نہیں پڑھی۔ میں نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے پیچھے بھی نماز ادا کی۔ انہوں نے بھی قنوت نازلہ نہیں پڑھی۔ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز ادا کی ہے۔ انہوں نے بھی قنوت نازلہ نہیں پڑھی۔ (پھران کے والد) نے فرمایا: اے میرے! بیٹے یہ بدعت ہے۔

ذِكْرُ وَصْفِ انْصِرَافِ الْمُصَلِّي عَنْ صَلَاتِهِ بِالتَّسْلِيمِ

سلام پھیرنے کے ذریعے نمازی کے نماز ختم کرنے کے طریقے کا تذکرہ

1990 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عُبَيْدٍ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِيْنِهِ حَتّٰى يَبْدُوَ بَيَاضُ خَدِّهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ، وَعَنْ يَسَارِهِ مِثْلَ ذٰلِكَ. (5: 4)

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دائیں طرف سلام پھیرتے تھے یہاں تک کہ آپ کے رخسار کی سفیدی نمایاں ہوتی تھی۔ آپ السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہتے تھے اور آپ بائیں طرف بھی اسی طرح سلام پھیرتے تھے۔

ذِكْرُ وَصْفِ السَّلَامِ اِذَا اَرَادَ الْاِنْفِتَالَ مِنْ صَلَاتِهِ

سلام پھیرنے کے طریقے کا تذکرہ جب آدمی اپنی نماز ختم کرتا ہے

1991 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيْدِ النَّرْسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِيْنِهِ، وَعَنْ شِمَالِهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ، حَتّٰى يُرٰى بَيَاضُ خَدِّهِ. (5: 27)

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نماز میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دائیں طرف اور بائیں طرف سلام پھیرتے ہوئے

1991- إسناده صحيح على شرط مسلم. أبو الأحوص الأول، هو سلام بن سليم الحنفي، والثاني: هو عوف بن مالك الجشمي الكوفي. وأخرجه أبو داؤد "996" في الصلاة: باب في السلام، عن مسدد، عن أبي الأحوص، عن أبي إسحاق، بهذا الإسناد. وانظر ما قبله، والآتي برقم "1993".

www.islamicurdubooks.com

السلام علیکم ورحمتہ اللہ السلام علیکم ورحمتہ اللہ کہتے تھے۔
یہاں تک کہ آپ کے رخسار کی سفیدی نظر آجاتی تھی۔

ذِكْرُ وَصْفِ التَّسْلِيمِ الَّذِي يَخْرُجُ الْمَرْءُ بِهِ مِنْ صَلَاتِهِ

سلام پھیرنے کے طریقے کا تذکرہ جس کے ذریعے آدمی اپنی نماز سے باہر آجاتا ہے

1992 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوسٰى، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مُصْعَبُ بْنُ ثَابِتٍ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِي وَقَّاصٍ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ:
(متن حدیث): رَاَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِينِهِ، وَعَنْ يَسَارِهِ، حَتّٰى يُرٰى بَيَاضُ خَدِّهِ. (5: 34)

فَقَالَ الزُّهْرِيُّ: لَمْ يُسْمَعْ هٰذَا الْخَبَرُ مِنْ حَدِيثِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ اِسْمَاعِيلُ: كُلَّ حَدِيثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتَهُ؟ قَالَ: لَا، قَالَ: فَالثُّلُثَيْنِ؟ قَالَ: لَا، قَالَ: فَالنِّصْفَ؟ قَالَ: لَا، قَالَ: فَهُوَ مِنَ النِّصْفِ الَّذِي لَمْ تَسْمَعْ

✿✿ عامر بن سعد اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ میں نے نبی اکرم ﷺ کو دائیں طرف اور بائیں طرف سلام پھیرتے ہوئے دیکھا ہے' یہاں تک کہ آپ کے رخسار کی سفیدی نظر آجاتی تھی۔

زہری نے یہ بات بیان کی یہ روایت نبی اکرم ﷺ کی حدیث کے طور پر نہیں سنی گئی ہے۔ اسماعیل نے کہا: کیا نبی اکرم ﷺ کی ہر حدیث تم نے سن رکھی ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں۔ اسماعیل نے دریافت کیا: دوتہائی سن رکھی ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں۔ اسماعیل نے دریافت کیا نصف سن رکھی ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں' تو اسماعیل نے کہا: یہ اس نصف حصے سے تعلق رکھتی ہیں' جن کو تم نے نہیں سنا ہے۔

1992– حديث صحيح . مصعب بن ثابت وان ضعفه غير واحد من الأئمة– تابعه عليه غير واحد من الثقات . وقد ذكره المؤلف أولًا في المجروحين 3/28–29 وقال: منكر الحديث، ثم أورده في الثقات 7/478 فقال: وقد أدخلته في الضعفاء ، وهو ممن استخرت الله فيه . وباقي رجاله ثقات رجال الشيخين . عبد الله: هو ابن المبارك، وإسماعيل بن محمد: هو ابن سعد بن أبي وقاص الزهري المدني . وأخرجه الطحاوي في شرح معاني الآثار 1/267 من طريق عبد الله بن محمد التيمي، وابن خزيمة في صحيحه 727، عن عتبة بن عبد الله اليحمدي، والبيهقي في السنن 2/178 من طريق نعيم بن حماد، ثلاثتهم عن عبد الله بن المبارك، بهذا الإسناد . وأخرجه ابن أبي شيبة 1/298 ، وأحمد 1/180 ، 181، والطحاوي 1/267 من طريق محمد بن عمر ، وابن ماجه "915" في الإقامة: باب التسليم، من طريق بشر بن السرى، والطحاوي 1/266 من طريق عبد العزيز الدراوردي، كلهم عن مصعب بن ثابت، به . وأخرجه الشافعي في المسند 1/92 عن إبراهيم بن محمد، ومسلم "582" في المساجد: باب السلام للتحليل من الصلاة عند فراغها وكيفيته، والنسائي 3/61 في السهو: باب السلام، والدارمي 1/310، وابن خزيمة "726"، وأبو عوانة 2/237، والطحاوي 1/267 ، والبيهقي 2/178، من طريق عبد الله بن جعفر ، كلاهما عن إسماعيل بن محمد، به . وصححه ابن خزيمة برقم "726" وأخرجه أحمد 1/186 ، والبغوي في شرح السنة "698" من طريق موسى بن عقبة، عن عامر بن سعد، به .

www.islamicurdubooks.com

ذِكْرُ كَيْفِيَّةِ التَّسْلِيمِ الَّذِي يَنْفَتِلُ الْمَرْءُ بِهِ مِنْ صَلَاتِهِ

اس بات کا تذکرہ کہ وہ سلام کیسے پھیرا جائے گا جس کے ذریعے آدمی اپنی نماز ختم کرتا ہے؟

1993 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ:

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُسَلِّمُ عَنْ يَّمِينِهِ وَعَنْ يَّسَارِهِ، حَتّٰى يُرٰى بَيَاضُ خَدِّهِ، السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ، السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ. (5: 34)

✿✿ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دائیں طرف اور بائیں طرف سلام پھیرتے تھے یہاں تک کہ آپ کے رخسار کی سفیدی نظر آجاتی تھی۔ آپ السلام علیکم ورحمۃ اللہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہا کرتے تھے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہماری ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

1994 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ مُكْرَمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ اَبِي مُزَاحِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمِ بْنِ وَضَّاحٍ، عَنْ زَكَرِيَّا، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ:

(متن حدیث): مَا نَسِيتُ مِنَ الْاَشْيَاءِ، فَاِنِّي لَمْ اَنْسَ تَسْلِيمَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّلَاةِ عَنْ يَّمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ، السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ، ثُمَّ قَالَ: كَاَنِّي اَنْظُرُ اِلٰى بَيَاضِ خَدَّيْهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. (5: 34)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُو حَاتِمٍ: وَيُقَالُ: مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمِ بْنِ اَبِي وَضَّاحٍ

✿✿ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں سب کچھ بھول سکتا ہوں لیکن یہ بات نہیں بھول سکتا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے دوران دائیں طرف اور بائیں طرف سلام پھیرتے ہوئے السلام علیکم ورحمۃ اللہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہا کرتے تھے۔

1993- إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه أبو داود "996" في الصلاة: باب في السلام، عن محمد بن كثير، بهٰذا الإسناد. وأخرجه أحمد 1/390 و444 عن وكيع، وأحمد 1/444، والترمذي "295" في الصلاة: باب ما جاء في التسليم في الصلاة، والنسائي 3/63 في السهو: باب كيف السلام على الشمال، وابن الجارود "209"، والبغوي في شرح السنة "697" من طريق عبد الرحمٰن بن مهدي، والطحاوي في شرح معاني الآثار 1/267 من طريق عبيد الله بن موسى وأبي نعيم، وعبد الرزاق "3130"، كلهم عن سفيان بهٰذا الإسناد. وتقدم من طريقين آخرين عن أبي إسحاق برقم "1990" و "1991".

1994- إسناده صحيح على شرط مسلم، زكريا: هو ابن أبي زائدة، والشعبي: هو عامر بن شراحيل. وأخرجه البيهقي 2/177 من طريق إسماعيل بن الفضل، عن منصور بن أبي مزاحم، بهٰذا الإسناد. وأخرجه أحمد 1/409 و438 من طريق جابر الجعفي، وعبد الرزاق "3127" من طريق حماد، كلاهما عن أبي الضحى، عن مسروق، به. وتقدم برقم "1990" و "1991" و "1993" من طريق أبي الأحوص، عن ابن مسعود.

www.islamicurdubooks.com

پھر حضرت عبداللہ نے فرمایا: نبی اکرم ﷺ کے رخساروں کی سفیدی کا منظر گویا آج بھی میری نگاہ میں ہے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ بات بیان کی گئی ہے کہ محمد بن مسلم (کے دادا کا نام) ابو وضاح ہے۔

ذِكْرُ وَصْفِ التَّسْلِيمَةِ الْوَاحِدَةِ إِذَا اقْتَصَرَ الْمَرْءُ عَلَيْهَا عِنْدَ انْفِتَالِهِ مِنْ صَلَاتِهِ

ایک سلام پھیرنے کے طریقے کا تذکرہ جب آدمی نماز سے اٹھتے وقت اسی پر اکتفاء کرے

1995 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي السَّرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ زُهَيْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ:

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُسَلِّمُ تَسْلِيمَةً وَاحِدَةً عَنْ يَمِينِهِ يَمِيلُ بِهَا وَجْهُهُ اِلَى الْقِبْلَةِ .(5: 34)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ صرف ایک مرتبہ اپنی دائیں طرف سلام پھیرتے تھے جس میں آپ اپنے چہرے کو کسی حد تک قبلہ کی طرف مائل رکھتے تھے۔

1995 - إسناده ضعيف. ابن أبي السري: له أوهام كثيرة، وعمرو بن أبي سلمة وهو التِّنِّيسي الدمشقي: مختلف فيه، وزهير بن محمد: رواية أهل الشام عنه غير مستقيمة، فضعف بسببها، وهذا منها. قال صاحب الاستذكار فيما نقله عنه ابن التركماني في الجوهر النقي 2/179: ذكروا هذا الحديث لابن معين، فقال: عمرو بن أبي سلمة وزهير ضعيفان لا حجة فيهما، وذكر الترمذي الحديث، ثم قال: قال محمد بن إسماعيل: زهير بن محمد: أهل الشام يروون عنه مناكير، ورواية أهل العراق عنه أشبه. وأخرجه الترمذي "296" في الصلاة: باب منه يعني مما جاء فيه التسليم في الصلاة عن محمد بن يحيى النيسابوري، والطحاوي في شرح معاني الآثار 1/270، عن ابن أبي داوُد، وأحمد البرقي، والحاكم 1/230، ومن طريقه البيهقي 2/179 من طريق أحمد بن عيسى التنيسي، كلهم عن عمرو بن أبي سلمة، بهذا الإسناد. وصححه ابن خزيمة "729"، والحاكم على شرط الشيخين، ووافقه الذهبي. وأخرجه ابن ماجه "919" في الإقامة: باب من يسلم تسليمة واحدة، عن طريق هشام بن عمار، من عبد الملك بن محمد الصغاني، عن زهير بن محمد، به. وأخرجه ابن أبي شيبة 1/301، وابن خزيمة "730" و "732"، والبيهقي 2/179 من طرق عن عبيد الله بن عمر، عن القاسم بن محمد، عن عائشة أنها كانت تسلم تسليمة واحدة قبالة وجهها. وهذا سند صحيح. وصححه الحاكم 1/231، ووافقه الذهبي. وفي الباب عن سهل بن سعد عند ابن ماجه "918"، والدارقطني 1/359، وفي سنده بعد المهيمن بن عباس، وهو ضعيف. وعن سلمة بن الأكوع عند ابن ماجه "920"، والبيهقي 2/179 وفي سنده يحيى بن راشد، وهو ضعيف. وعن أنس عند البيهقي 2/179. وعن سمرة عند الدارقطني 1/358-359، والبيهقي 2/179، وابن عدي في الكامل 5/2005.

1996 - إسناده قوي. السُّدِّي: هو إسماعيل بن عبد الرحمٰن بن أبي كريمة السدي، صدوق من رجال مسلم، ولقب بالسدي، لأنه كان يقعد في سدة باب الجامع بالكوفة، وباقي السند ثقات من رجال الشيخين. وأخرجه ابن أبي شيبة 1/305، ومن طريقه مسلم "708" "61" في صلاة المسافرين: باب جواز الانصراف من الصلاة عن اليمين والشمال، عن وكيع، ومسلم "708" "61" أيضًا عن زهير بن حرب، والدارمي 1/312 عن محمد بن يوسف، وأبو عوانة 2/250 من طريق قبيصة والفريابي، والبيهقي في السنن 2/295 من طريق أبي قتيبة، كلهم عن سفيان، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم "708" "62"، والنسائي 3/81 في السهو: باب الانصراف من الصلاة، وأبو عوانة 2/250، والبيهقي في السنن 2/295، من طريق أبي عوانة، والدارمي 1/312 من طريق إسرائيل، كلاهما عن السدي، به. وفي حديث ابن مسعود بعده أن أكثر انصراف رسول الله صلى الله عليه وسلم عن يساره فانظره. حيث نقلت هناك أوجه الجمع بين حديثي أنس وابن مسعود.

www.islamicurdubooks.com

ذِكْرُ وَصْفِ انْصِرَافِ الْمَرْءِ عَنْ صَلَاتِهٖ

آدمی کے نماز پڑھ کر اٹھنے کا تذکرہ

1996 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ الْعَبْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ السُّدِّيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، يَقُوْلُ:

(متنِ حدیث): اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْصَرِفُ عَنْ يَمِيْنِهٖ. (5: 34)

❁❁ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (نماز پڑھنے کے بعد) دائیں طرف سے اٹھا کرتے تھے۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّكُوْنَ انْصِرَافُهٗ مِنْ صَلَاتِهٖ عَنْ يَّسَارِهٖ

آدمی کیلئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ نماز پڑھنے کے بعد بائیں طرف سے اٹھے

1997 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حدثنا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدَ، قَالَ:

(متنِ حدیث): قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: لَا يَجْعَلْ اَحَدُكُمْ لِلشَّيْطَانِ جُزْءًا مِنْ نَفْسِهٖ، يَرٰى اَنَّ حَقًّا عَلَيْهِ اَنْ يَّنْصَرِفَ اِلَّا عَنْ يَّمِيْنِهٖ، فَلَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَكْثَرُ انْصِرَافِهٖ عَنْ يَّسَارِهٖ. (5: 34)

❁❁ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: کوئی بھی شخص اپنی ذات کے حوالے سے شیطان کا حصہ نہ رکھے وہ یہ نہ سمجھے اس پر یہ بات لازم ہے (وہ نماز پڑھنے کے بعد) صرف دائیں طرف سے ہی اٹھ سکتا ہے کیونکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اکثر اوقات بائیں طرف سے اٹھتے ہوئے دیکھا ہے۔

1997- إسناده صحيح على شرطهما. وأخرجه أبو داوُد الطيالسي "284" عن شعبة، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري "852" في الأذان: باب الانفتال والانصراف عن اليمين والشمال، والدارمي 1/311، والبيهقي 2/295 من طريق أبي الوليد الطيالسي، وأبو داوُد "1042" في الصلاة: باب كيف الانصراف من الصلاة، ومن طريقه البيهقي 2/295 عن مسلم بن إبراهيم كلاهما عن شعبة، به. وأخرجه الحميدي "127"، وعبد الرزاق "3208"، والشافعي 1/93، ومن طريقه البغوي في شرح السنة "702"، ثلاثتهم عن سفيان، وابن أبي شيبة 1/304، 305 ومن طريقه مسلم "707" في صلاة المسافرين: باب جواز الانصراف من الصلاة عن اليمين والشمال، عن أبي معاوية ووكيع، ومسلم "707" أيضًا من طريق جرير وعيسى بن يونس، والنسائي 3/81 في السهو: باب الانصراف من الصلاة، وابن ماجه "930" في الإقامة: باب الانصراف من الصلاة، من طريق يحيى بن سعيد، وأبو عوانة 2/250 من طريق أبي يحيى الحماني وزائدة، كلهم عن الأعمش، به. وسقط من إسناد عبد الرزاق: عمارة بن عمير. وسيرد من حديث ابن مسعود برقم "1999" أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان عامة ما ينصرف عن يساره إلى الحجرات، وهو ما يؤيد وجه الجمع الذي ذكره الحافظ كما تقدم.

www.islamicurdubooks.com

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْصَرِفُ مِنْ صَلَاتِهٖ مِنْ جَانِبَيْهِ جَمِيعًا مَعًا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم ﷺ نماز پڑھنے کے بعد دونوں طرف سے اٹھ جایا کرتے تھے

1998 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: اَنْبَاَنِي سِمَاكٌ، عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ هُلْبٍ - رَجُلٌ مِّنْ طَيِّءٍ - عَنْ اَبِيهِ،

(متن حدیث): اَنَّهُ صَلّٰى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ يَنْصَرِفُ عَنْ شِقَّيْهِ . (5: 34)

❀❀ قبیصہ بن ہلب طے قبیلے سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کے حوالے سے ان کے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔

''انہوں نے نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں نماز ادا کی ہے نبی اکرم ﷺ دونوں طرف سے اٹھ جایا کرتے تھے۔''

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِيْ مِنْ اَجْلِهَا كَانَ يَنْصَرِفُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ يَّسَارِهٖ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے نبی اکرم ﷺ بائیں طرف سے اٹھا کرتے تھے

1999 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ يَّزِيدَ * بْنِ اَبِي حَبِيبٍ، عَنِ ابْنِ * اِسْحَاقَ، اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْاَسْوَدِ، حَدَّثَهُ اَنَّ اَبَاهُ الْاَسْوَدَ، حَدَّثَهُ اَنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ، حَدَّثَهُ:

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عَامَّةُ مَا يَنْصَرِفُ عَنْ يَّسَارِهٖ اِلَى الْحُجُرَاتِ .

(34:5)

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ زیادہ تر بائیں طرف سے اٹھا کرتے تھے جو حجروں والی سمت تھی۔

1998 - قبيصة بن الهُلْب: ذكره المؤلف فى الثقات 5/319، وقال العجلى: تابعى ثقة، وقال عليه بن المدينى والنسائى: مجهول وزاد الأول: لم يرو عنه غير سماك، وترجم له البخارى 7/177، وابن أبى حاتم 7/125، فلم يذكرا فيه جرحا ولا تعديلًا، وأبوه هلب: مختلف فى اسمه، فقيل: يزيد بن قنافة، قاله البخارى، وقيل: يزيد بن عدى بن قنافة بن عدى بن عبد شمس بن عدى بن أخزم، قاله أبو عمر، وقال الكلبى: اسمه سلامة بن يزيد بن عدى بن قنافة، يجتمع هو وعدى بن حاتم الطائى فى عدى بن أخزم، وإنما قيل له: الهلب لأنه كان أقرع، فمسح النبى صلى الله عليه وسلم رأسه، فنبت شعر كثير، فسمى الهلب . ذكراه ابن سعد فى الطبقات. وأخرجه أبو داؤد "1041" فى الصلاة: باب كيف الانصراف من الصلاة، عن أبى الوليد الطيالسى، بهذا الإسناد. وأخرجه عبد الرزاق "3207"، والترمذى "301" فى الصلاة: باب ما جاء فى الانصراف عن يمينه وعن شماله، وابن ماجه "929" فى الإقامة: باب الانصراف من الصلاة، والبيهقى 2/295، والبغوى "702"، من طريقين عن سماك بن حرب، به 1.. إسناده قوى. وأخرجه أحمد 1/408 عن يونس بن محمد، و1/459 عن حجاج، كلاهما عن الليث بن سعد، بهذا الإسناد. وانظر "1997"

www.islamicurdubooks.com

ذِكْرُ مَا يَقُوْلُ الْمَرْءُ إِذَا سَلَّمَ مِنْ صَلَاتِهِ

آدمی جب نماز کا سلام پھیر لے تو اسے کیا پڑھنا چاہیے؟

2000 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ الْقَطَّانُ، بِالرَّقَّةِ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، عَنْ عَاصِمِ الْاَحْوَلِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ الْاَنْصَارِيِّ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقْعُدُ بَعْدَ التَّسْلِيْمِ اِلَّا قَدْرَ مَا يَقُوْلُ: اللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ، وَمِنْكَ السَّلَامُ، تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ. (5: 12)

✿✿ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سلام پھیرنے کے بعد صرف اتنی دیر بیٹھتے تھے جتنی دیر میں یہ پڑھتے تھے۔

''اے اللہ! تو سلامتی عطا کرنے والا ہے تجھ سے ہی سلامتی حاصل ہوسکتی ہے۔ اے جلال اور اکرام والے تو برکت والا ہے۔''

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ تَفَرَّدَ بِهٖ عَاصِمٌ الْاَحْوَلُ

2000– إسناده قوی. هشام بن عمار: صدوق من رجال البخاری، وقد توبع علیه، ومن فوقه من رجال الشیخین. وأخرجه الترمذی "299" فی الصلاة: باب ما یقول إذا سلم من الصلاة، عن هناد بن السری، وأبو عوانة 2/241 عن أبی علی الزعفرانی، کلاهما عن مروان بن معاویة، بهٰذا الإسناد. وأخرجه ابن أبی شیبة 1/302 و304، والطیالسی "1558"، وأحمد 6/62، ومسلم "592" فی صلاة المسافرین: باب استحباب الذکر بعد الصلاة وبیان صفته، وأبو داوٗد "1512" فی الصلاة: باب ما یقول لرجل إذا سلم، والنسائی 3/69 فی السهو: باب الذکر بعد الاستغفار. وفی الیوم واللیلة "95" و "96" و "97"، والترمذی "298" و "299"، وابن ماجه "924" فی الإقامة: باب ما یقال بعد التسلیم، والدارمی 1/311، وأبو عوانة 2/241 و242، والبیهقی فی السنن 2/183، والبغوی فی شرح السنة "713" من طرق عن عاصم، بهٰذا الإسناد. وسیرد بعده من طریق خالد الحذاء، عن عبد اللّٰه بن الحارث، به. وتخریجه من طریقه هناك 2001.– إسناده صحیح علی شرط مسلم. خالد الأول: هو ابن عبد اللّٰه الواسطی، وخالد الثانی: هو خالد بن مهران الحذاء. وأخرجه ابن السنی فی عمل الیوم واللیلة "107" من طریق مسدد، عن خالد بن عبد اللّٰه الواسطی، بهٰذا الإسناد. وأخرجه أحمد 6/184 عن علی بن عاصم، ومسلم "592" فی الصلاة: باب استحباب الذکر بعد الصلاة وبیان صفته وأبو داوٗد "1512" فی الصلاة: باب ما یقول الرجل إذا سلم، والنسائی فی عمل الیوم واللیلة "97"، من طریق شعبة، وابن السنی "107" أیضًا من طریق عبد الواحد بن زیاد، ثلاثتهم عن خالد الحذاء، به. وتقدم قبله من طریق عاصم الأحول، عن عبد اللّٰه بن الحارث، به، وتقدم تخریجه من طریقه هناك1. إسناده صحیح بما قبله. عوسجة بن الرماح: وثقه ابن معین، وذکره المؤلف فی الثقات، وقال الدارقطنی: یعتبر به. وباقی السند رجاله رجال الشیخین. وأخرجه ابن أبی شیبة 1/302 و304، والنسائی فی عمل الیوم واللیلة "98" من طریق أبی معاویة، عن عاصم الأحول، بهٰذا الإسناد وصححه ابن خزیمة "736" وأورده الهیثمی فی المجمع 10/102، وقال: رواه أبویعلی، ورجاله رجال الصحیح، کذا قال، مع أن عوسجة بن عبد الرحمٰن لم یخرج له غیر النسائی فی عمل الیوم واللیلة.

www.islamicurdubooks.com

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے: اس روایت کو نقل کرنے میں عاصم احول نامی راوی منفرد ہے

2001 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا شَبَّابُ بْنُ صَالِحٍ، بِوَاسِطٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا خَالِدٌ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَلَّمَ قَالَ: اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ، وَمِنْكَ السَّلَامُ، تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ. (5: 12)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب سلام پھیرتے تھے تو یہ پڑھتے تھے۔

''اے اللہ! تو سلامتی عطا کرنے والا ہے تجھ سے ہی سلامتی حاصل ہو سکتی ہے اے جلال اور اکرام والے تو برکت والا ہے۔''

ذِكْرُ خَبَرٍ قَدْ يُوْهِمُ غَيْرَ الْمُتَبَحِّرِ فِيْ صِنَاعَةِ الْحَدِيْثِ اَنَّ خَبَرَ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ مَعْلُوْلٌ

اس روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا اور وہ اس بات کا قائل ہے) عاصم احول کی نقل کردہ روایت ''معلول'' ہے

2002 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الدُّوْلَابِيُّ، مُنْذُ ثَمَانِيْنَ سَنَةً، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ زَكَرِيَّا، عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ، عَنْ عَوْسَجَةَ بْنِ الرَّمَّاحِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي الْهُذَيْلِ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَجْلِسُ بَعْدَ التَّسْلِيْمِ اِلَّا قَدْرَ مَا يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ، وَمِنْكَ السَّلَامُ، تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ. (5: 12)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: سَمِعَ هٰذَا الْخَبَرَ عَاصِمٌ الْاَحْوَلُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَائِشَةَ، وَسَمِعَهُ عَنْ عَوْسَجَةَ بْنِ الرَّمَّاحِ، عَنِ ابْنِ اَبِي الْهُذَيْلِ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، الطَّرِيْقَانِ جَمِيْعًا مَحْفُوْظَانِ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سلام پھیرنے کے بعد صرف اتنی دیر بیٹھتے تھے جتنی دیر میں آپ یہ پڑھتے تھے۔

''اے اللہ! تو سلامتی عطا کرنے والا ہے۔ سلامتی تجھ سے ہی حاصل ہو سکتی ہے۔ اے جلال اور اکرام والے تو برکت والا ہے۔''

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) عاصم احول نے یہ روایت عبداللہ بن حارث کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنی ہے

www.islamicurdubooks.com

اورانہوں نے یہ روایت عوسجہ بن رماح کے حوالے سے ابن ابوہذیل کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے سنی ہے۔تو اس کے دونوں طرق محفوظ ہیں۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ مَا وَصَفْنَا بَعْدَ التَّسْلِيمِ فِيْ عَقِبِ الْاِسْتِغْفَارِ بِعَدَدٍ مَعْلُومٍ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وہ چیز سلام پھیرنے کے بعد پڑھا کرتے تھے جس کا ہم نے ذکر کیا ہے اور یہ استغفار کے بعد متعین تعداد میں پڑھا کرتے تھے

2003 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، بِبَيْتِ الْمَقْدِسِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ، وَعُمَرُ هُوَ ابْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ، قَالَا: حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ شَدَّادُ اَبُوْ عَمَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ اَبُوْ اَسْمَاءَ الرَّحَبِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ ثَوْبَانُ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّنْصَرِفَ مِنَ الصَّلَاةِ، اسْتَغْفَرَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ قَالَ: اللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ، وَمِنْكَ السَّلَامُ، تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ .(5: 12)

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے بعد اٹھنے کا ارادہ کرتے تھے تو آپ تین مرتبہ استغفار پڑھتے تھے پھر یہ دعا پڑھتے تھے۔

''اے اللہ! تو سلامتی عطا کرنے والا ہے۔سلامتی تجھ سے ہی حاصل ہوسکتی ہے اے جلال و اکرام والے تو برکت والا ہے۔''

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِقِرَائَةِ الْمُعَوِّذَتَيْنِ فِيْ عَقِبِ الصَّلَاةِ لِلْمُصَلِّيْ

نمازی کو نماز کے بعد معوذتین کی تلاوت کرنے کا حکم ہونے کا تذکرہ

2004 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ حُنَيْنِ بْنِ اَبِيْ حَكِيْمٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبَاحٍ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

2003- إسناده صحيح رجاله رجال الصحيح غير عمر بن عبد الواحد المتابع للوليد، وهو ثقة . الوليد: هو ابن مسلم، وأبو أسماء : هو عمرو بن مرثد. وأخرجه مسلم "591" في المساجد: باب استحباب الذكر بعد الصلاة وبيان صفته، والبيهقي في السنن 2/183 من طريق داؤد رشيد، والنسائي 3/68 في السهو: باب الاستغفار بعد التسليم، وفي عمل اليوم والليلة "139" عن محمود بن خالد، كلاهما عن الوليد بن مسلم، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 5/275 و279، 280، وأبو داؤد "1513" في الصلاة: باب ما يقول الرجل إذا سلم، والترمذي "300" في الصلاة: باب ما يقول إذا سلم من الصلاة، والدارمي 1/311، وابن خزيمة "737" و"739"، والبيهقي في "السنن" 2/183، وأبو عوانة 2/242، والبغوي في شرح السنة "714"، من طريق عن الأوزاعي، بهذا الإسناد.

www.islamicurdubooks.com

(متن حدیث):اقْرَءُ وا الْمُعَوِّذَاتِ فِیْ دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ . (1: 104)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ہرنماز کے بعد معوذات کی تلاوت کرو۔''

ذِكْرُ وَصْفِ التَّهْلِيْلِ الَّذِی يُهَلِّلُ بِهِ الْمَرْءُ رَبَّهُ جَلَّ وَعَلَا فِیْ عُقَيْبِ صَلَاتِهٖ

لا الٰہ الا اللہ پڑھنے کی اس صفت کا تذکرہ جس کے مطابق آدمی کو نماز کے بعد اپنے پروردگار کی معبودیت کا اعتراف کرنا چاہئے

2005 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِیُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ، عَنْ وَرَّادٍ، قَالَ:

(متن حدیث):كَتَبَ مُعَاوِيَةُ اِلَی الْمُغِيْرَةِ: اَیُّ شَیْءٍ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا انْصَرَفَ مِنَ الصَّلَاةِ؟ قَالَ: كَانَ يَقُوْلُ فِیْ دُبُرِ كُلِّ صَلَاتِهٖ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ

2004- إسناده قوى، وهو فى "صحيح ابن خزيمة" برقم "755".وأخرجه أبو داوُد "1523" فى الصلاة: باب فى الاستغفار، والنسائى 3/68 فى السهو: باب الأمر بقراءة بالمعوذات بعد التسليم من الصلاة، من طريق ابن وهب، وابن خزيمة "755" أيضا، والحاكم 1/253 من طريق عاصم بن على، كلاهما عن الليث بن سعد، بهٰذا الإسناد . وصححه الحاكم على شرط مسلم، ووافقه الذهبى.وأخرجه الترمذى "2903" فى فضائل القرآن: باب ما جاء فى المعوذتين، عن قتيبة بن سعيد، عن ابن لهيعة، عن يزيد بن أبى حبيب، عن على بن رباح، به. وقال: هٰذا حديث حسن غريب. وانظر الحديث المتقدم برقم "795".

2005- إسناده صحيح على شرط البخارى، رجاله رجال الشيخين غير مسدد، فإنه من رجال البخارى .وأخرجه أبو داوُد "1505" فى الصلاة: باب ما يقول الرجل إذا سلم، والطبرانى /20 "925"، عن مسدد بن مسرهد، بهٰذا الإسناد.وأخرجه ابن أبى شيبة 10/231، ومن طريقه مسلم "593" فى الصلاة: باب استحباب الذكر بعد الصلاة وبيان صفته، والطبرانى /20 "925" أيضًا، وأخرجه مسلم "593" أيضًا عن أبى كريب وأحمد بن سنان، وأبو عوانة 2/244 عن على بن حرب الطائى، كلهم عن أبى معاوية، بهٰذا الإسناد.وأخرجه أبو عوانة 2/243، والبيهقى فى السنن 2/185 من طريق مالك بن سعير، عن الأعمش، بهٰذا الإسناد. وأخرجه أحمد 4/250،والبخارى "6330" فى الدعوات: باب الدعاء بعد الصلاة، ومسلم "593"، والنسائى 3/71 فى السهو: باب نوع آخر من القول بعد انقضاء الصلاة، والطبرانى /20 "906" و "926" و "927" و "928"، والبيهقى 2/185، من طريق منصور بن المعتمر، عن المسيب بن رافع، به .وأخرجه عبد الرزاق "4224"،والبخارى "6615" فى القدر: باب لا مانع لما أعطى الله، ومسلم "593"، والنسائى 3/70، والطبرانى /20 "931"، وأبو عوانة /2/4224 وابن خزيمة "742" من طريق عبدة بن أبى لبابة، عن وراد، بهٰذا الإسناد . وأخرجه مسلم "593" أيضًا، والطبرانى /20 "924" و "934"، وأبو عوانة 2/244 من طريق أبى سعيد، والنسائى 3/70، من طريق عبد الملك بن أعين، والطبرانى /20 "929" من طريق سليم بن عبد الرحمٰن بن النخعى، و /20 "932" من طريق مكحول الشامى، و /20 "936" من طريق عبدربه، /20 "937" و "938" من طريق رجاء بن حيوة، كلهم عن وراد، به. وسيرد بعده "2006" من طريق الشعبى، و "2007" من طريق عبد الملك بن عمير، كلاهما عن وراد، به. ويرد تخريج كل طريق منهما فى موضعه.

www.islamicurdubooks.com

الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، اللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ، وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ، وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ. (5: 12)

وراد بیان کرتے ہیں: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کو خط لکھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑھ کر فارغ ہوتے تھے تو آپ کیا پڑھا کرتے تھے حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز کے بعد یہ پڑھا کرتے تھے:

''اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے۔ وہی ایک معبود ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں ہے۔ بادشاہی اسی کے لئے مخصوص ہے۔ حمد اسی کے لئے مخصوص ہے اور وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے۔ اے اللہ! جسے تو عطا کر دے اسے کوئی روکنے والا نہیں ہے۔ جسے تو نہ دے اسے کوئی کچھ دینے والا نہیں ہے اور تیری مرضی کے مقابلے میں کسی بھی صاحب حیثیت کی حیثیت فائدہ نہیں دیتی۔''

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِاسْتِعْمَالِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا وَصَفْنَا

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو اس بات کی صراحت کرتی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس چیز پر عمل کیا ہے جس کا ہم نے ذکر کیا ہے

2006 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ زُهَيْرٍ، بِتُسْتَرَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ اَبِي بُكَيْرٍ الْكِرْمَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِي بُكَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، قَالَ: اَخْبَرَنَا دَاوُدُ بْنُ اَبِي هِنْدَ، وَغَيْرُهُ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: اَخْبَرَنِي وَرَّادٌ،

(متن حدیث): اَنَّ مُعَاوِيَةَ كَتَبَ اِلَى الْمُغِيرَةِ: اَنِ اكْتُبْ اِلَيَّ بِشَيْءٍ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَكَتَبَ اِلَيْهِ: اِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ حِينَ يَفْرُغُ مِنْ صَلَاتِهِ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، اللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ، وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ، وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ. (5: 12)

2006- إسناده صحيح. عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ أبي بكير الكرماني: روى عنه جمع، وذكره المؤلف في الثقات 8/365، وقال: مستقيم الحديث، ووثقه الخطيب في تاريخه 10/80، ومن فوقه من رجال الشيخين غير داؤد بن أبي هند، فإنه من رجال مسلم. وأخرجه الطبراني في الكبير /20 "898" عن عبدان بن أحمد، عن عبد الله الكرماني، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 4/250، والبخاري "6473" في الرقاق: باب ما يكره من قيل وقال، والنسائي 3/71 في السهو: باب كم مرة يقول ذلك وفي عمل اليوم والليلة "129"، وابن خزيمة "742"، والطبراني /20 "897"، من طرق عن هشيم، عن غير واحد منهم المغيرة بن الضبي، عن الشعبي، بهذا الإسناد. وقد سمى الطبراني من مع المغيرة وهم. زكريا بن أبي زائدة، وإسماعيل بن أبي خالد، ومجالد بن سعيد. وأخرجه الطبراني /20 "896"، والنسائي في عمل اليوم والليلة "130" من طريق شباك، والطبراني /20 "899" من طيق عاصم بن أبي النجود، كلاهما عن الشعبي، به. وتقدم قبله من طريق المسيب بن رافع، وسيرد بعده من طريق عبد الملك بن عمير، كلاهما عن وراد، به. فانظرهما.

www.islamicurdubooks.com

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْحَاتِمٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: قَالَ لَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ زُهَيْرٍ: دَاوُدُ بْنُ اَبِیْ هِنْدَ، وَمُجَالِدٌ، عَنِ الشَّعْبِیِّ، وَاَنَا قُلْتُ: وَغَيْرُهُ، لِاَنَّ مُجَالِدًا تَبَرَّاْنَا مِنْ عُهْدَتِهٖ فِیْ كِتَابِ الْمَجْرُوْحِيْنَ.

وراد بیان کرتے ہیں: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کو خط لکھا' آپ مجھے کوئی ایسی چیز تحریر کر کے بھیجیں جو آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنی ہو' تو انہوں نے خط میں لکھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا ہے' جب آپ نماز پڑھ کے فارغ ہوتے تو آپ یہ پڑھتے تھے۔

''اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے وہی ایک معبود ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے۔ بادشاہی اسی کے لئے مخصوص ہے حمد اسی کے لئے مخصوص ہے اور وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے۔ اے اللہ! جسے تو عطا کر دے۔ اسے کوئی روکنے والا نہیں ہے اور جسے تو نہ دے اسے کوئی کچھ دینے والا نہیں ہے اور تیری مرضی کے مقابلے میں کسی بھی صاحب حیثیت شخص کی حیثیت فائدہ نہیں دیتی۔''

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) احمد بن یحییٰ نے ہمیں یہ روایت داؤد بن ابو ہند اور مجالد کے حوالے سے امام شعبی کے حوالے سے منقول روایت کے طور پر سنائی تھی۔ لیکن میں نے یہاں سند میں یہ کہا ہے کہ اور دوسرے صاحب نے (یعنی مجالد کا نام ذکر نہیں کیا ہے) اس کی وجہ یہ ہے کہ ہم کتاب ''المجروحین'' میں مجالد سے بری الذمہ ہونے کا اظہار کر چکے ہیں۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ مَا رَوَاهُ عَنْ وَّرَّادٍ اِلَّا الشَّعْبِیُّ، وَالْمُسَيَّبُ بْنُ رَافِعٍ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے کہ اس روایت کو وراد کے حوالے سے شعبی اور مسیب بن رافع نے نقل کیا ہے

2007 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذِ بْنِ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِیُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِیْ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ وَرَّادًا، كَاتِبَ الْمُغِيْرَةِ، يُحَدِّثُ، (متن حدیث): اَنَّ الْمُغِيْرَةَ بْنَ شُعْبَةَ، كَتَبَ اِلٰى مُعَاوِيَةَ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا

2007- إسناده صحيح على شرطهما. وأخرجه الطبراني في الكبير /20 "911" من طريق عمرو بن مرزوق، عن شعبة، بهٰذا الإسناد. وعلقه البخاري "844" فقال: وقال شعبة، عن عبد الملك، بهٰذا. وأخرجه الحميدي "762"، وأحمد 4/251، والبخاري "844" في الأذان: باب الذكر بعد الصلاة، و "6473" في الرقاق: باب ما يكره من قيل وقال، و "7292" في الاعتصام: باب ما يكره من كثرة السؤال، ومسلم "593" "138" في المساجد: باب استحباب الذكر بعد الصلاة وبيان صفته، والدارمي 1/311، وأبو عوانة 2/243 و244، وابن خزيمة "742"، والطبراني أيضًا /20 "908" و "909" و "910" و "912" و "913" و "914" و "915" و "916" و "917" و "918" و "919" و "920"، والبيهقي في السنن 2/185، والبغوي في شرح السنة "715" من طرق عن عبد الملك بن عمير، به، وانظر الحديثين قبله.

www.islamicurdubooks.com

قَضٰی صَلَاتَهُ، فَسَلَّمَ، قَالَ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، اللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ، وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ، وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ.

اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ فِيْ عَقِبِهٖ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِيْ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُخَيْمِرَةَ، عَنْ وَرَّادٍ، عَنِ الْمُغِيرَةِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مِثْلَ ذٰلِكَ. (5: 12)

ورّاد جو حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کے سیکرٹری ہیں وہ بیان کرتے ہیں: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو خط میں لکھا، جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز مکمل کر کے سلام پھیرتے تو آپ یہ پڑھتے تھے۔

''اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے وہی ایک معبود ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے۔ بادشاہی اس کے لئے مخصوص ہے۔ حمد اسی کے لئے مخصوص ہے اور وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے۔ اے اللہ! جسے تو عطا کر دے اسے کوئی روکنے والا نہیں ہے اور جسے تو نہ دے اسے کوئی کچھ دینے والا نہیں ہے اور تیری مرضی کے مقابلے میں کسی بھی صاحب حیثیت شخص کی حیثیت کام نہیں آتی''۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند منقول ہے۔

ذِكْرُ وَصْفِ تَهْلِيلٍ آخَرَ كَانَ يُهَلِّلُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٖ رَبَّهٗ جَلَّ وَعَلَا فِيْ عَقِبِ صَلَاتِهٖ

لا الہ الا اللہ پڑھنے کے دوسرے طریقے کا تذکرہ جس کے مطابق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے بعد اپنے پروردگار کی معبودیت کا اعتراف کرتے تھے

2008 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ الْمَكِّيِّ، اَنَّهُ حَدَّثَهُ

(متن حدیث): اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ، كَانَ يَقُولُ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ، لَا نَعْبُدُ اِلَّا اِيَّاهُ، لَهُ الْمَنُّ، وَلَهُ

2008- إسناده صحيح على شرط مسلم. وأخرجه أبو بكر بن أبي شيبة في المُصَنَّف 10/232، ومن طريقه مسلم "594" "140" في المساجد: باب استحباب الذكر بعد الصلاة، والبيهقي 2/185، وأخرجه أبو داوُد "1507" في الصلاة: باب ما يقول الرجل إذا سلم، ومن طريقه أبو عوانة 2/245 عن محمد بن سليمان الأنباري، والنسائي 3/70 في السهو: باب عدد التهليل والذكر بعد التسليم، عن إسحاق بن إبراهيم، ثلاثتهم عن عبدة بن سليمان، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 4/4، ومسلم "594" "139" من طريق عبد الله بن نمير، عن هشام بن عروة، به. وأخرجه الشافعي في مسنده 1/93-94، ومن طريقه البغوي "717" عن محمد بن إبراهيم، ومسلم "594" "141" من طريق يحيى بن عبد الله بن سالم، وابن خزيمة "741"، وأبو عوانة 2/246 من طريق أبي عمر الصنعاني، كلهم عن موسى بن عقبة، عن أبي الزبير، به. وانظر "2009" و "2010".

www.islamicurdubooks.com

النِّعْمَةُ، وَلَهُ الْفَضْلُ وَالثَّنَاءُ الْحَسَنُ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُوْنَ، وَيَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ هٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ. (5: 12)

ابوزبیر مکی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نماز کے بعد یہ پڑھا کرتے تھے۔

''اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے وہی ایک معبود ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے۔ بادشاہی اسی کے لئے مخصوص ہے۔ حمد اسی کے لئے مخصوص ہے اور وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر کچھ نہیں ہوسکتا ہم صرف اسی کی عبادت کرتے ہیں۔ احسان اسی کا ہے نعمت اسی کی دی ہوئی ہے۔ فضل اسی کا ہے اچھی تعریف اسی کے لئے ہے۔ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے ہم لوگ دین کو اسی کے لئے خالص کرتے ہیں اگرچہ یہ بات کافروں کو اچھی نہ لگے''۔

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی نماز کے بعد یہ کلمات پڑھا کرتے تھے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هِشَامَ بْنَ عُرْوَةَ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ اَبِى الزُّبَيْرِ شَيْئًا

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے کہ ہشام بن عروہ نے ابوزبیر سے کوئی حدیث نہیں سنی

2009 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الْمَدَائِنِيُّ، بِمِصْرَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَصْبَغَ بْنِ الْفَرَجِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِى، قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُنْذِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ الْمَكِّيِّ، اَنَّهُ حَدَّثَهُ،

(متن حدیث): اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ، كَانَ يَقُوْلُ فِى دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيرٌ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ، لَا نَعْبُدُ اِلَّا اِيَّاهُ، لَهُ الْمَنُّ، وَلَهُ النِّعْمَةُ، وَلَهُ الْفَضْلُ وَالثَّنَاءُ الْحَسَنُ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُوْنَ وَيَقُوْلُ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ هٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ. (5: 12)

ابوزبیر مکی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نماز کے بعد یہ کلمات پڑھا کرتے تھے۔

''اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے وہی ایک معبود ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے۔ بادشاہی اسی کے لئے مخصوص ہے۔ حمد اسی کے لئے مخصوص ہے اور وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر کچھ نہیں ہوسکتا۔ ہم صرف اسی کی عبادت کرتے ہیں۔ احسان اسی کے لئے مخصوص ہے۔ نعمت اسی کے لئے مخصوص ہے۔ فضل اسی کے لئے مخصوص ہے اور اچھی تعریف اسی کے لئے مخصوص ہے اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے ہم لوگ دین کو اسی

www.islamicurdubooks.com

کے لئے خالص کرتے ہیں۔ اگر چہ یہ بات کافروں کو ناپسند ہو۔''

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز کے بعد یہ کلمات پڑھا کرتے تھے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ سَمِعَهُ اَبُو الزُّبَيْرِ مِنَ ابْنِ الزُّبَيْرِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ یہ روایت ابوزبیر نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے سنی ہے

2010 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ الدَّوْرَقِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ اَبِي عُثْمَانَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَبُو الزُّبَيْرِ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ، يَخْطُبُ عَلٰى هٰذَا الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَلَّمَ فِي دُبُرِ الصَّلَاةِ يَقُوْلُ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، لَا نَعْبُدُ اِلَّا اِيَّاهُ، اَهْلُ النِّعْمَةِ وَالْفَضْلِ، وَالثَّنَاءِ الْحَسَنِ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُوْنَ.

(12:5)

❁❁ ابوزبیر بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کو اس منبر پر خطبہ دیتے ہوئے سنا ہے انہوں نے یہ فرمایا تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کا سلام پھیرنے کے بعد یہ دعا پڑھتے تھے۔

''اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے ہم صرف اسی کی عبادت کرتے ہیں۔ وہ نعمت فضل اور اچھی تعریف کا اہل ہے۔ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے ہم دین کو اسی کے لئے خالص کرتے ہیں اگر چہ یہ بات کافروں کو بری لگے۔''

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِالتَّسْبِيحِ، وَالتَّحْمِيدِ وَالتَّكْبِيرِ لِلْمَرْءِ بِعَدَدٍ مَعْلُوْمٍ فِي عَقِبِ صَلَاتِهِ

نماز کے بعد متعین تعداد میں سبحان اللہ، الحمد للہ اور اللہ اکبر پڑھنے کا حکم ہونے کا تذکرہ

2011 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ *، عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي طَلْحَةَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ:

2010- إسناده صحيح على شرط مسلم، يعقوب الدورقي: هو يعقوب بن إبراهيم بن كثير بن أفلح العبدي مولاهم، وإسماعيل بن علية: هو إسماعيل بن إبراهيم بن مقسم الأسدي مولاهم أبو بشر البصري. وهو في صحيح ابن خزيمة برقم "704" وأخرجه مسلم "594" "140" في المساجد: باب استحباب الذكر بعد الصلاة وبيان صفته، عن يعقوب بن إبراهيم الدورقي، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 4/5 عن إسماعيل بن علية، بهذا الإسناد. وأخرجه أبو داود "1506" في الصلاة: باب ما يقول الرجل إذا سلم، ومن طريقه أبو عوانة 2/245، عن محمد بن عيسى، والنسائي 3/69 في السهو: باب التهليل بعد التسليم، عن محمد بن شجاع المروذي، وأبو عوانة 2/245 من طريق سريج بن يونس، ثلاثتهم عن إسماعيل بن علية، به. وتقدم قبله "2008" و "2009" من طريقين عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، به.

www.islamicurdubooks.com

(متن حدیث): جَاءَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ عَلِّمْنِي كَلِمَاتٍ أَدْعُو بِهِنَّ فِي صَلَاتِي، فَقَالَ: سَبِّحِي اللّٰهَ عَشْرًا، وَاحْمَدِيهِ عَشْرًا، وَكَبِّرِيهِ عَشْرًا، ثُمَّ سَلِيهِ حَاجَتَكِ. (1: 104)

✿✿ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: سیدہ ام سلیم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ مجھے ایسے کلمات کی تعلیم دیجئے جن کے ذریعے میں نماز میں دعا مانگا کروں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم دس مرتبہ سبحان اللہ پڑھو۔ دس مرتبہ الحمد للہ پڑھو اور دس مرتبہ اللہ اکبر پڑھو پھر تم اپنی حاجت کا سوال کرو۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِأَنَّ مَا وَصَفْنَا مِنَ التَّسْبِيحِ، وَالتَّحْمِيدِ، وَالتَّكْبِيرِ، إِنَّمَا أُمِرَ بِاسْتِعْمَالِهِ فِي عَقِبِ الصَّلَاةِ لَا فِي الصَّلَاةِ نَفْسِهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ ہم نے سبحان اللہ' الحمد للہ اور اللہ اکبر پڑھنے کے بارے میں جو چیز ذکر کی ہے یہ نماز پڑھنے کے بعد پڑھی جائیگی نماز کے دوران نہیں پڑھی جائے گی

2012 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، وَابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): خَصْلَتَانِ لَا يُحْصِيهِمَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ، هُمَا يَسِيرٌ وَمَنْ يَعْمَلُ بِهِمَا قَلِيلٌ، يُسَبِّحُ اللّٰهَ دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ عَشْرًا، وَيَحْمَدُهُ عَشْرًا، وَيُكَبِّرُ عَشْرًا، قَالَ: فَأَنَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَعْقِدُهَا بِيَدِهِ *، قَالَ: فَقَالَ: خَمْسُونَ وَمِائَةٌ بِاللِّسَانِ، وَأَلْفٌ وَخَمْسُ مِائَةٍ فِي الْمِيزَانِ، وَإِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ

2011- إسناده حسن. عكرمة بن عمار وإن كان من رجال مسلم: حديثه حسن، وباقي رجاله ثقات رجال الشيخين غير محمد بن أبان، فإن من رجال البخاري. وأخرجه أحمد 3/120، والنسائي 3/51 في السهو: باب الذكر بعد التشهد، عن عبيد بن وكيع، كلاهما عن وكيع، بهذا الإسناد. وأخرجه الترمذي "481" في الصلاة: باب ما جاء في صلاة التسبيح، والحاكم في المستدرك 1/255، من طريقين عن عبد الله بن المبارك، عن عكرمة بن عمار، به. وصححه الحاكم على شرط مسلم. ووافقه الذهبي.

2012- جرير وابن عُلَية سمعا من عطاء بن السائب بعد اختلاطه، لكن رواه عنه شعبة وسفيان الثوري، وهما ممن سمع منه قبل الاختلاط، فالحديث صحيح. وأخرجه الترمذي "3410" في الدعوات، عن أحمد بن منيع، وابن ماجه "926" في الإقامة: باب ما يقال بعد التسليم، عن أبي كريب، كلاهما عن إسماعيل بن علية، بهذا الإسناد. وأخرجه الحميدي "583"، وعبد الرزاق "3189"، والنسائي في عمل اليوم والليلة "819" من طريق سفيان الثوري، وعبد الرزاق "3190" عن معمر، وابن أبي شيبة 10/233، 234، وابن ماجه "926" من طريق محمد بن بن فضيل، وأحمد 2/502، وأبو داوُد "5065" في الأدب: باب في التسبيح عند النوم، من طريق شعبة، والنسائي في عمل اليوم والليلة "813" من طريق إسماعيل بن أبي خالد، وابن ماجه "926" أيضًا من طريق أبي يحيى التيمي وأبي الأجلح، كلهم عن عطاء بن السائب، بهذا الإسناد. وسيورده المؤلف برقم "2018" من طريق حماد بن يزيد، عن عطاء به، ويرد تخريجه عنده. وأخرجه النسائي في اليوم والليلة "820" من طريق يزيد بن هارون عن العوام بن حوشب، عن عطاء، به، موقوفاً على عبد الله. ومعنى لا يحصيهما، أي: لا يحافظ عليهما على الدوام.

www.islamicurdubooks.com

سَبَّحَ وَحَمَّدَ وَكَبَّرَ مِائَةً، فَتِلْكَ مِائَةٌ بِاللِّسَانِ، وَأَلْفٌ فِي الْمِيزَانِ، فَأَيُّكُمْ يَعْمَلُ فِي الْيَوْمِ الْوَاحِدِ أَلْفَيْنِ وَخَمْسَ مِائَةِ سَيِّئَةٍ قَالَ: كَيْفَ لَا يُحْصِيهِمَا؟ قَالَ: يَأْتِي أَحَدَكُمُ الشَّيْطَانُ، وَهُوَ فِي صَلَاةٍ، فَيَقُولُ: اذْكُرْ كَذَا، اذْكُرْ كَذَا، حَتّٰى شَغَلَهُ، وَلَعَلَّهُ أَنْ لَا يَعْقِلَ، وَيَأْتِيهِ فِي مَضْجَعِهِ فَلَا يَزَالُ يُنَوِّمُهُ حَتّٰى يَنَامَ. (1: 104)

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''دو خصوصیات ایسی ہے جن دونوں کو جو بھی مسلمان حاصل کرلے گا وہ جنت میں داخل ہوگا یہ دونوں آسان ہیں' لیکن ان پر عمل کرنے والے لوگ کم ہیں، ہر نماز کے بعد دس مرتبہ سبحان اللہ دس مرتبہ الحمد للہ اور دس مرتبہ اللہ اکبر پڑھنا''۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا' آپ اپنی انگلیوں پر انہیں شمار کر رہے تھے' پھر آپ نے ارشاد فرمایا: یہ زبان پر پڑھنے کے حساب سے (روزانہ) ایک سو پچاس [150] ہوں گے اور میزان میں ایک ہزار پانچ سو ہوں گے۔

دوسری خصوصیت یہ ہے کہ جب آدمی اپنے بستر پر جائے' تو ایک سو مرتبہ سبحان اللہ الحمد للہ اور اللہ اکبر پڑھے تو یہ زبان پر پڑھنے کے حساب سے ایک سو ہوں گے اور نامہ اعمال میں ایک ہزار ہوں گے تو تم میں سے کون شخص ایک دن میں دو ہزار پانچ سو برائیاں کرتا ہے۔ راوی نے دریافت کیا: کوئی شخص ان دونوں پر عمل کیوں نہیں کر سکتا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: شیطان کسی شخص کے پاس آتا ہے اور وہ شخص نماز پڑھ رہا ہوتا ہے۔ وہ یہ کہتا ہے فلاں چیز کو یاد کرو فلاں چیز کو یاد کرو' یہاں تک کہ اسے مصروف کر دیتا ہے اور ایسا بھی ہوتا ہے' آدمی کو یہ یاد ہی نہیں رہتا (کہ اس نے تسبیح پڑھنی تھی) اسی طرح شیطان اس کے بستر پر اس کے پاس آتا ہے وہ اسے سلاتا رہتا ہے' یہاں تک کہ آدمی (تسبیح پڑھے بغیر) سو جاتا ہے۔

ذِكْرُ مَا يَغْفِرُ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا ذُنُوبَ الْعَبْدِ بِهِ مِنَ التَّسْبِيحِ، وَالتَّحْمِيدِ، وَالتَّكْبِيرِ إِذَا قَالَهَا الْمَرْءُ فِي عَقِبِ الصَّلَاةِ بِعَدَدٍ مَعْلُومٍ

اس بات کا تذکرہ کہ جب بندہ نماز کے بعد متعین تعداد میں سبحان اللہ' الحمد للہ اور اللہ اکبر پڑھ لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ بندے کے گناہوں کی مغفرت کر دیتا ہے

2013 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ الْكَلَاعِيُّ، بِحِمْصَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِمْرَانُ

2013- إسناده صحيح، وأخرجه أبو عوانة 2/247 عن عمران بن بكار الحمصي، بهذا الإسناد. وسيورده المؤلف برقم "2016" من طريق سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ، به، فانظر تخريجه هناك2. وقد خالفه رواة الموطأ جميعًا، فأوقفوه على أبي هريرة، وهو في الموطأ 1/210 في باب ما جاء في ذكر الله تعالى. قال ابن عبد البر في تجريد التمهيد ص 241 بعد أن أورد الحديث: هكذا الحديث موقوف في الموطأ على أبي هريرة، ومثله لا يدرك بالرأي، وهو مرفوع صحيح عن النبي صلى الله عليه وسلم من وجوه كثيرة ثابتة من حديث أبي هريرة، ومن حديث علي بن أبي طالب، ومن حديث عبد الله بن عمرو بن العاص، ومن حديث كعب بن عجرة وغيرهم. قلت: وأخرجه النسائي في اليوم والليلة "142" عن قتيبة بن سعيد، عن مالك موقوفًا على أبي هريرة، وقال باثره: رفعه زيد بن أبي أنيسة رواه عن سهيل، وقال عن أبي عبيدة صوابه عبيد، نبه عليه النسائي عن عطاء، عن أبي هريرة.

www.islamicurdubooks.com

بْنُ بَكَّارٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى، قَالَا: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ الْوُحَاظِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ، عَنْ اَبِيْ عُبَيْدٍ، حَاجِبِ سُلَيْمَانَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَنْ سَبَّحَ اللّٰهَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ دُبُرَ صَلَاتِهِ، وَحَمِدَهُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ، وَكَبَّرَهُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ، وَخَتَمَ الْمِائَةَ بِلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، غُفِرَتْ لَهُ ذُنُوبُهُ وَلَوْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ. (1: 104)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: رَفَعَهُ يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ، عَنْ مَالِكٍ وَحْدَهُ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص نماز کے بعد تیس مرتبہ سبحان اللہ تیس مرتبہ الحمد للہ اور تیس مرتبہ اللہ اکبر پڑھتا ہے اور یہ (درج ذیل) کلمہ پڑھ کر پورا ایک سو کر لیتا ہے۔

''اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے وہی ایک معبود ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے۔ بادشاہی اسی کے لئے مخصوص ہے حمد اسی کے لئے مخصوص ہے وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے۔''

تو اس شخص کے گناہوں کی مغفرت ہو جاتی ہے اگرچہ وہ سمندر کی جھاگ جتنے ہوں۔

امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے صرف یحییٰ بن صالح نے یہ روایت ''مرفوع حدیث'' کے طور پر نقل کی ہے۔

ذِكْرُ الشَّيْءِ الَّذِي يَسْبِقُ الْمَرْءُ بِقَوْلِهِ فِيْ عُقَيْبِ الصَّلَوَاتِ الْمَفْرُوضَاتِ مَنْ تَقَدَّمَهُ وَلَا يَلْحَقُهُ اَحَدٌ بَعْدَهُ اِلَّا مَنْ اَتَى بِمِثْلِهِ

اس چیز کا تذکرہ جسے آدمی فرض نماز کے بعد پڑھ لے تو اس شخص سے سبقت لے جاتا ہے جو اس سے آگے ہو اور اس سے پیچھے والا شخص اس تک نہیں پہنچ سکتا ماسوائے اس شخص کے جو اس کی مانند عمل کرے

2014 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، قَالَا: حَدَّثَنَا

2014- إسناده صحيح على شرط مسلم. رجاله رجال الشيخين غير محمد بن عبد الأعلى، فإنه من رجال مسلم. وهو في صحيح ابن خزيمة برقم "749" وأخرجه النسائي في عمل اليوم والليلة "146" عن محمد بن عبد الأعلى، به. وأخرجه البخاري "843" في الأذان: باب الذكر بعد الصلاة، ومسلم "595" في المساجد: باب استحباب الذكر بعد الصلاة، وأبو عوانة 2/248، والبيهقي في السنن 2/186، من طريقين عن معتمر بن سليمان، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري "6329" في الدعوات: باب الدعاء بعد الصلاة، والبيهقي في السنن 2/186، والبغوي في شرح السنة "720" من طريق ورقاء، ومسلم "595"، وأبو عوانة 2/249، والبيهقي 2/186، من طريق ابن عجلان، كلاهما عن سمي، به. وعندهم أيضًا: قال ابن عجلان: فحدثت بهذا الحديث رجاء بن حيوة، فحدثني بمثله عن أبي صالح، عن أبي هريرة، عن رسول الله صلى الله عليه وسلم. وأخرجه مسلم "595" "143".

www.islamicurdubooks.com

مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ، قَالَ: سَمِعْتُ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ، عَنْ سُمَيٍّ، عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): جَاءَ الْفُقَرَاءُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالُوْا: ذَهَبَ اَهْلُ الدُّثُوْرِ مِنَ الْاَمْوَالِ بِالدَّرَجَاتِ الْعُلٰى وَالنَّعِيْمِ الْمُقِيْمِ، يُصَلُّوْنَ كَمَا نُصَلِّىْ، وَيَصُوْمُوْنَ كَمَا نَصُوْمُ، وَلَهُمْ فُضُوْلُ اَمْوَالٍ يَحُجُّوْنَ بِهَا وَيَعْتَمِرُوْنَ وَيُجَاهِدُوْنَ وَيَتَصَدَّقُوْنَ، قَالَ: اَفَلَا اَدُلُّكُمْ عَلٰى اَمْرٍ اِنْ اَخَذْتُمْ بِهِ اَدْرَكْتُمْ مَنْ سَبَقَكُمْ، وَلَمْ يُدْرِكْكُمْ اَحَدٌ بَعْدَكُمْ، وَكُنْتُمْ خَيْرَ مَنْ اَنْتُمْ بَيْنَ ظَهْرَيْهِ اِلَّا اَحَدٌ عَمِلَ بِمِثْلِ اَعْمَالِكُمْ؟ تُسَبِّحُوْنَ، وَتُحَمِّدُوْنَ، وَتُكَبِّرُوْنَ خَلْفَ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِيْنَ .(2:1)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: غریب لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے عرض کی: مال دولت والے لوگ بلند درجات اور قائم رہنے والی نعمتیں حاصل کر گئے کیونکہ وہ اسی طرح نماز ادا کرتے ہیں جس طرح ہم نماز ادا کرتے ہیں۔ وہ اسی طرح روزے رکھتے ہیں جس طرح ہم روزے رکھتے ہیں لیکن ان کے پاس اضافی اموال ہوتے ہیں جس کی مدد سے وہ حج کر لیتے ہیں اور عمرہ کرتے ہیں جہاد میں حصہ لیتے ہیں۔ صدقہ وخیرات کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہاری رہنمائی ایسی چیز کی طرف نہ کروں' اگر تم اسے اختیار کرلو گے تو تم اس تک پہنچ جاؤ گے' جو تم سے آگے ہے اور تمہارے پیچھے والا کوئی شخص تم تک نہیں پہنچ سکے گا اور باقی سب لوگوں کے درمیان تم سب سے بہترین ہو گے ماسوائے اس شخص کے جو تمہارے اس عمل کی مانند کرلے تم لوگ ہر نماز کے بعد 33`33 مرتبہ سبحان اللہ، الحمد للہ، اللہ اکبر پڑھا کرو۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ التَّسْبِيْحَ وَالتَّحْمِيْدَ وَالتَّكْبِيْرَ الَّذِىْ وَصَفْنَا هُوَ اَنْ يَّخْتِمَ آخِرَهَا بِالشَّهَادَةِ لِلّٰهِ بِالْوَحْدَانِيَّةِ لِيَكُوْنَ تَمَامَ الْمِائَةِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ الحمد للہ' اللہ اکبر اور سبحان اللہ پڑھنے کا طریقہ جو ہم نے پہلے ذکر کیا ہے اس کے آخر میں اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کو بھی شامل کرنا چاہئے تاکہ ایک سو کی تعداد مکمل ہو جائے

2015 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ سَلْمٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِىُّ، حَدَّثَنَا حَسَّانُ بْنُ عَطِيَّةَ، حَدَّثَنِىْ مُحَمَّدُ بْنُ اَبِىْ عَائِشَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِىْ اَبُوْ هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ اَبُوْ ذَرٍّ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، ذَهَبَ اَصْحَابُ الدُّثُوْرِ بِالْاَجْرِ، يُصَلُّوْنَ كَمَا نُصَلِّىْ، وَيَصُوْمُوْنَ كَمَا نَصُوْمُ، وَلَهُمْ فُضُوْلُ اَمْوَالٍ يَتَصَدَّقُوْنَ بِهَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا اَبَا ذَرٍّ،

2015- إسناده صحيح، رجاله رجال الصحيح، وقد صرح الوليد بالتحديث .وأخرجه أبو داوٗد "1504" في الصلاة: باب التسبيح بالحصى، عن عبد الرحمٰن بن إبراهيم، بهٰذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/238، عن الوليد بن مسلم، بهٰذا الإسناد . وأخرجه الدارمي 1/312 عن الحكم بن موسى، عن هقل، عن الأوزاعي، به.وفي الباب عن أبي ذر عند الحميدي "133"، وابن ماجه "927"، وابن خزيمة ."748" وانظر الحديث المتقدم برقم ."838"

www.islamicurdubooks.com

اَلَا اُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ تُدْرِكُ بِهِنَّ مَنْ سَبَقَكَ، وَلَا يَلْحَقُكَ مَنْ خَلْفَكَ، اِلَّا مَنْ اَخَذَ بِمِثْلِ عَمَلِكَ؟ قَالَ: بَلٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: تُكَبِّرُ اللّٰهَ دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ، وَتَحْمَدُهُ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ، وَتُسَبِّحُهُ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ، وَتَخْتِمُهَا بِلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ. (1: 2)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! مال دار لوگ اجر لے گئے ہیں وہ لوگ اسی طرح نماز ادا کرتے ہیں جس طرح ہم نماز ادا کرتے ہیں۔ وہ اسی طرح روزے رکھتے ہیں جس طرح ہم روزے رکھتے ہیں لیکن ان کے پاس اضافی اموال ہوتے ہیں' جنہیں وہ صدقہ کردیتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے ابوذر! کیا میں تمہیں ایسے کلمات کی تعلیم نہ دوں' تم ان کی مدد سے اس شخص تک پہنچ جاؤ گے' جو تم سے آگے ہے اور تم سے پیچھے والا شخص تم تک نہیں پہنچ سکے گا۔ ماسوائے اس شخص کے جو تمہارے اس عمل کی مانند عمل کو اختیار کرے۔ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے عرض کی: جی ہاں' یارسول اللہ۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ہر نماز کے بعد تینتیس مرتبہ اللہ اکبر کہو اور تینتیس مرتبہ الحمد للہ پڑھو اور تینتیس مرتبہ سبحان اللہ پڑھو اور یہ کلمہ پڑھ کر اسے ختم کرو۔

''اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں۔ وہی ایک معبود ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے۔ بادشاہی اسی کے لئے مخصوص ہے۔ حمد اسی کے لئے مخصوص ہے اور وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے۔''

ذِكْرُ مَغْفِرَةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا مَا سَلَفَ مِنْ ذُنُوْبِ الْمُسْلِمِ بِقَوْلِهٖ مَا وَصَفْنَا فِيْ عُقَيْبِ الصَّلَوَاتِ الْمَفْرُوْضَاتِ

اللہ تعالیٰ کا مسلمان کے گزشتہ گناہوں کی مغفرت کا تذکرہ' اس کے اس چیز کو فرض نماز کے بعد پڑھنے کی وجہ سے' جس کا ہم نے ذکر کیا ہے

2016 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْ عُبَيْدٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَنْ سَبَّحَ اللّٰهَ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ، وَحَمِدَهُ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ، وَكَبَّرَهُ ثَلَاثًا

2016- إسناده صحيح على شرط مسلم. خالد بن عبد الله: هو ابن عبد الرحمن بن يزيد الطحان. وأخرجه مسلم "597" في المساجد: باب استحباب الذكر بعد الصلاة وبيان صفته، عن عبد الحميد بن بيان الواسطي، وابن خزيمة في صحيحه "570" عن أبي بشر، والبيهقي في السنن 2/187، والبغوي في شرح السنة "718" من طريق مسدد، ثلاثتهم عن خالد بن عبد الله، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/371، ومسلم "597"، من طريق إسماعيل بن زكريا، وأحمد 2/483، وأبو عوانة 2/247، 248 من طريق فليح بن سليمان، والنسائي في عمل اليوم والليلة "143" من طريق زيد بن أبي أنيسة، ثلاثتهم عن سهيل بن أبي صالح، به. وتقدم برقم "2013" من طريق مالك، عن أبي عبيد، به. فانظره.

www.islamicurdubooks.com

وَثَلَاثِينَ، فَتِلْكَ تِسْعٌ وَتِسْعُونَ، وَقَالَ تَمَامَ الْمِائَةِ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، غُفِرَتْ لَهُ خَطَايَاهُ وَإِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ. (2:1)

(توضیح مصنف): قَالَ أَبُو حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَبُو عُبَيْدٍ هٰذَا، حَاجِبُ سُلَيْمَانَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ رَوَى عَنْهُ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص ہر نماز کے بعد تینتیس مرتبہ سبحان اللہ تینتیس مرتبہ الحمد للہ پڑھتا ہے تینتیس مرتبہ اللہ اکبر پڑھتا ہے' تو یہ ننانوے بن جاتے ہیں۔ وہ اس کلمے کو پڑھ کر سو کو مکمل کرے۔''

''اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے۔ وہی ایک معبود ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں ہے۔ بادشاہی اسی کے لئے مخصوص ہے۔ حمد اسی کے لئے مخصوص ہے اور وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے۔''

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں) تو اس شخص کے گناہوں کی مغفرت ہو جاتی ہے۔ اگرچہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ابوعبید نامی راوی سلیمان بن عبدالملک کا دربان تھا اس سے امام مالک نے روایات نقل کی ہیں۔

ذِكْرُ اسْتِحْبَابِ زِيَادَةِ التَّهْلِيلِ مَعَ التَّسْبِيحِ وَالتَّحْمِيدِ وَالتَّكْبِيرِ لِيَكُونَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهَا خَمْسًا وَعِشْرِينَ

یہ بات مستحب ہونے کا تذکرہ کہ سبحان اللہ' اللہ اکبر اور الحمد للہ کے ہمراہ لا الہ اللہ کو بھی شامل کرنا چاہئے یوں کہ ان میں سے ہر ایک 25 مرتبہ ہو جائے

2017 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو قُدَامَةَ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ أَفْلَحَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، أَنَّهُ قَالَ:

(متن حدیث): أُمِرْنَا أَنْ نُسَبِّحَ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ، وَنُحَمِّدَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ، وَنُكَبِّرَ أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ، فَأُتِيَ رَجُلٌ فِي مَنَامِهِ، فَقِيلَ لَهُ: إِنَّهُ أَمَرَكُمْ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنْ تُسَبِّحُوا فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ، وَتُحَمِّدُوا ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ، وَتُكَبِّرُوا أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: اجْعَلُوهَا خَمْسًا

2017- إسناده صحيح، رجاله رجال الصحيح غير كثير بن أفلح، وهو ثقة. وهو في صحيح ابن خزيمة برقم "752"، وصححه الحاكم 1/253، ووافقه الذهبي. وأخرجه أحمد 5/184، والدارمي 1/312، والطبراني "4898" من طريق عثمان بن عمر، بهذا الإسناد. وأخرجه الترمذي "3413" في الدعوات، من طريق ابن أبي عدي، والنسائي 3/76 في السهو: باب نوع آخر من عدد التسبيح، وفي عمل اليوم والليلة "157" من طريق ابن إدريس، والطبراني "4898" من طريق النضر بن شميل، ثلاثتهم عن هشام بن حسان، به.

www.islamicurdubooks.com

وَعِشْرِيْنَ، وَاجْعَلُوْا فِيْهِ التَّهْلِيْلَ، فَلَمَّا اَصْبَحَ، اَتَى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَخْبَرَهُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَافْعَلُوْهُ. (1: 2)

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہمیں ہر نماز کے بعد تینتیس مرتبہ سبحان اللہ پڑھنے‘ تینتیس مرتبہ الحمد اللہ پڑھنے اور چونتیس مرتبہ اللہ اکبر پڑھنے کا حکم دیا گیا پھر ان کے خواب میں ایک شخص آیا اور ان سے کہا گیا: حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو ہر نماز کے بعد تینتیس مرتبہ سبحان اللہ پڑھنے‘ تینتیس مرتبہ الحمد اللہ اور چونتیس مرتبہ اللہ اکبر پڑھنے کا حکم دیا ہے۔ حضرت زید نے جواب دیا: جی ہاں‘ تو اس شخص نے کہا: آپ اسے پچیس پچیس مرتبہ پڑھ لیں اور اس میں لا الہ الا اللہ کو بھی شامل کر لیں جب صبح ہوئی تو وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کو اس بارے میں بتایا: تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم ایسا کر لو۔

ذِكْرُ كَتْبَةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا لِمَنِ اقْتَصَرَ مِنَ التَّسْبِيْحِ، وَالتَّحْمِيْدِ، وَالتَّكْبِيْرِ فِيْ عُقَيْبِ الصَّلَوَاتِ الْمَفْرُوْضَاتِ عَلٰى عَشْرٍ عَشْرٍ بِاَلْفٍ وَخَمْسِ مِائَةِ حَسَنَةٍ

جو شخص فرض نمازوں کے بعد دس‘ دس مرتبہ سبحان اللہ‘ الحمد للہ اور اللہ اکبر کہنے پر اکتفاء کرتا ہے‘ اللہ تعالیٰ کا اس کے لیے ایک ہزار پانچ سو نیکیاں نوٹ کرنے کا تذکرہ

2018 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ الْحَجَبِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): خَصْلَتَانِ لَا يُحْصِيْهِمَا عَبْدٌ اِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ، وَهُمَا يَسِيْرٌ وَمَنْ يَعْمَلُ بِهِمَا قَلِيْلٌ، يُسَبِّحُ اللّٰهَ اَحَدُكُمْ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ عَشْرًا، وَيُحَمِّدُهُ عَشْرًا، وَيُكَبِّرُهُ عَشْرًا، فَتِلْكَ خَمْسُوْنَ وَمِائَةٌ بِاللِّسَانِ، وَاَلْفٌ وَخَمْسُ مِائَةٍ فِي الْمِيْزَانِ، وَاِذَا اَوٰى اِلٰى فِرَاشِهِ يُسَبِّحُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِيْنَ، وَيُحَمِّدُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِيْنَ، وَيُكَبِّرُ اَرْبَعًا وَثَلَاثِيْنَ، فَتِلْكَ مِائَةٌ بِاللِّسَانِ، وَاَلْفٌ فِي الْمِيْزَانِ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَاَيُّكُمْ يَعْمَلُ فِيْ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ اَلْفَيْنِ وَخَمْسَ مِائَةِ سَيِّئَةٍ؟ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو: وَرَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَعْقِدُهُنَّ بِيَدِهِ، قَالَ: فَقِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، وَكَيْفَ لَا يُحْصِيْهَا؟ قَالَ: يَاْتِيْ اَحَدَكُمُ الشَّيْطَانُ، وَهُوَ فِيْ صَلَاتِهِ، فَيَقُوْلُ: اذْكُرْ كَذَا، اذْكُرْ كَذَا، وَيَاْتِيْهِ عِنْدَ مَنَامِهِ فَيُنَوِّمُهُ. (1: 2)

قَالَ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ: كَانَ اَيُّوْبُ حَدَّثَنَا، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ، فَلَمَّا قَدِمَ عَطَاءٌ الْبَصْرَةَ، قَالَ لَنَا اَيُّوْبُ، قَدْ قَدِمَ صَاحِبُ حَدِيْثِ التَّسْبِيْحِ، فَاذْهَبُوْا فَاسْمَعُوْهُ مِنْهُ

2018- إسناده صحيح. حماد بن زيد روى عن عطاء بن السائب قبل الاختلاط. وأخرجه النسائي 3/74 في السهو: باب عدد التسبيح بعد التسليم، عن يحيى بن حبيب بن عربي، عن حماد بن زيد، بهذا الإسناد. وتقدم برقم "2012" من طريق جَرِيْرٍ وَابْنِ عُلَيَّةَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، به، وأوردت تخريجه من طرقه هناك.

www.islamicurdubooks.com

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''دو خصوصیات ایسی ہیں، جن کو جو بھی بندہ اختیار کرلے گا وہ جنت میں داخل ہوگا۔ یہ دونوں آسان ہیں لیکن ان پر عمل کرنے والے لوگ تھوڑے ہیں۔ ایک یہ' کوئی شخص نماز کے بعد دس مرتبہ سبحان اللہ دس مرتبہ الحمدللہ دس مرتبہ اللہ اکبر پڑھے تو یہ (ایک دن اور رات میں) زبان سے پڑھنے کے حساب سے ایک سو پچاس ہوگے اور میزان میں ایک ہزار پانچ سو ہوگے (دوسری عادت یہ ہے)' جب کوئی شخص اپنے بستر پر جائے' تو تینتیس مرتبہ سبحان اللہ تینتیس مرتبہ الحمدللہ چونتیس مرتبہ اللہ اکبر پڑھے تو یہ زبان پر پڑھنے کے حساب سے ایک سو ہوں گے اور میزان میں ایک ہزار ہوں گے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کون شخص روزانہ دو ہزار پانچ سو برائیاں کرتا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا' آپ اپنے دست مبارک کے ذریعے انہیں شمار کررہے تھے۔ راوی بیان کرتے ہیں: عرض کی گئی: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! کوئی شخص ان دونوں پر کیوں عمل نہیں کرے گا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کسی ایک کے پاس شیطان آتا ہے اور وہ آدمی اس وقت نماز پڑھ رہا ہوتا ہے' تو شیطان کہتا ہے تم فلاں چیز کو یاد کرو فلاں چیز کو یاد کرو اور جب آدمی سونے لگتا ہے اس وقت شیطان آدمی کے پاس آتا ہے اور اسے سُلا دیتا ہے۔

حماد بن زید نے یہ بات بیان کی ہے ایوب نے عطاء بن سائب کے حوالے سے یہ حدیث ہمیں سنائی تھی۔

جب عطاء بصرہ آئے تو ایوب نے ہمیں کہا کہ تسبیح والی اس حدیث کو نقل کرنے والے صاحب تشریف لے آئے ہیں۔ تم لوگ جاؤ اور ان سے اسے سن لو۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ مَا وَصَفْنَا مِنَ التَّسْبِيحِ، وَالتَّحْمِيدِ، وَالتَّكْبِيرِ مِنَ الْمُعَقِّبَاتِ الَّذِى لَا يَخِيبُ قَائِلُهُنَّ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' ہم نے جو سبحان اللہ' الحمدللہ اور اللہ اکبر کہنے کی تسبیح کا ذکر کیا ہے اس کو پڑھنے والا شخص رسوا نہیں ہوتا

2019 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنِ قَحْطَبَةَ، بِفَمِ الصِّلْحِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَسَّانَ الْاَزْرَقُ،

2019- إسناده صحيح. رجاله رجال الصحيح غير محمد بن حسان الأرزق، وهو ثقة. الحكم: هو ابن عتيبة. وأخرجه الطبراني في الكبير 19/265 من طريقين، عن محمد بن حسان الأزرق، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم "596" "145" في المساجد: باب استحباب الذكر بعد الصلاة وبيان صفته، والطبراني /19 "246" من طريق عبد الصمد بن النعمان، كلاهما عن حمزة الزيات، به. وأخرجه من طرق عن الحكم، به: ابن أبي شيبة 10/228، وعبد الرزاق "3193"، ومسلم "596"، والترمذي "3412" في الدعوات، والنسائي 3/75 في السهو: باب نوع آخر من عدد التسبيح، وفي اليوم والليلة "155"، وأبو عوانة 2/247، والطبراني /19 "259" و "260" و "261" و "263" و "264" و "265"، والبغوي في شرح السنة "721"، والبيهقي في "السنن" 2/187. وأخرجه ابن أبي شيبة 10/228، والطيالسي "1060"، والطبراني /19 "265" من طريق شعبة، والبخاري في الأدب المفرد "622"، والنسائي في اليوم والليلة "156".

www.islamicurdubooks.com

قَالَ: حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ حَرْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، وَحَمْزَةُ الزَّيَّاتُ، وَمَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنِ ابْنِ اَبِیْ لَيْلٰى، عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): مُعَقِّبَاتٌ لَا يَخِيبُ قَائِلُهُنَّ: تُسَبِّحُ اللّٰهَ فِیْ دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ، وَتَحْمَدُهُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ، وَتُكَبِّرُهُ اَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ. (1: 2)

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں' (نماز) کے بعد پڑھے جانے والے کچھ کلمات ایسے ہیں' جنہیں پڑھنے والا شخص رسوا نہیں ہوگا تم ہر نماز کے بعد تینتیس مرتبہ سبحان اللہ تینتیس مرتبہ الحمدللہ چونتیس مرتبہ اللہ اکبر پڑھو۔

ذِكْرُ الِاسْتِحْبَابِ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّسْتَعِينَ بِاللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا عَلٰى ذِكْرِهِ وَشُكْرِهِ وَحُسْنِ عِبَادَتِهِ عُقَيْبَ الصَّلَوَاتِ الْمَفْرُوضَاتِ

آدمی کیلئے یہ بات مستحب ہونے کا تذکرہ کہ وہ فرض نمازوں کے بعد اللہ تعالیٰ سے اس کا ذکر کرنے اور شکر ادا کرنے اور اچھے طریقے سے اس کی عبادت کرنے کے بارے میں مدد مانگے

2020 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا الْمُقْرِءُ، حَدَّثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ، سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ مُسْلِمٍ التُّجِيبِيَّ، يَقُوْلُ: حَدَّثَنِیْ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيُّ، عَنِ الصُّنَابِحِيِّ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَخَذَ بِيَدِ مُعَاذٍ، فَقَالَ: يَا مُعَاذُ، وَاللّٰهِ اِنِّیْ لَاُحِبُّكَ، فَقَالَ مُعَاذٌ: بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ، وَاللّٰهِ اِنِّیْ لَاُحِبُّكَ، فَقَالَ: يَا مُعَاذُ، اُوصِيكَ اَنْ لَّا تَدَعَنَّ فِیْ دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ اَنْ تَقُوْلَ: اللّٰهُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰى ذِكْرِكَ، وَشُكْرِكَ، وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ. (1: 2)

قَالَ: وَاَوْصٰى بِذٰلِكَ مُعَاذٌ الصُّنَابِحِيَّ، وَاَوْصٰى بِذٰلِكَ الصُّنَابِحِيُّ اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، وَاَوْصٰى بِذٰلِكَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عُقْبَةَ بْنَ مُسْلِمٍ

2020- إسناده صحيح، رجاله رجال الصحيح غير عقبة بن مسلم، وهو ثقة. المقرء: هو عبد الله بن يزيد، وأبو عبد الرحمٰن الحبلي: هو عبد الله بن يزيد المعافرى، والصنابحى بضم الصاد وفتح النون وكسر الباء، نسبة إلى صنابح: بطن من مراد: هو عبد الرحمٰن بن عسيلة. وأخرجه أحمد 5/244-245، والنسائى فى عمل اليوم الليلة "109"، وأبو داوٗد "1522" فى الصلاة: باب فى الاستغفار، والطبرانى 20/110، من طرق، عن المقرء، بهذا الإسناد. وصححه ابن خزيمة "751"، والحاكم 1/273 على الشيخين، ووافقه الذهبى. وأخرجه أحمد 5/247، والنسائى 3/53 فى السهو: باب نوع أخر من الدعاء، وفى عمل اليوم والليلة "117" من طرق عن حيوة بن شريح، به. وأخرجه الطبرانى /20 "250" من طريق سعيد بن عفير، عن ابن لهيعة، عن عقبة، عن الحبلى، عن معاذ. قال الطبرانى: ولم يذكر ابن لهيعة: الصنابحى. وأخرجه أيضًا /20 "218" من طريقين عن إسماعيل بن عياش، عن ضمضم بن زرعة، عن شريح بن عبيد، عن مالك بن يخامر، عن معاذ بن جبل.

www.islamicurdubooks.com

✿✿ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ کا ہاتھ پکڑا اور ارشاد فرمایا: اے معاذ اللہ کی قسم! میں تم سے محبت رکھتا ہوں۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔ اللہ کی قسم! میں بھی آپ سے محبت رکھتا ہوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے معاذ! میں تمہیں یہ تلقین کر رہا ہوں، تم ہر نماز کے بعد یہ کلمات پڑھنا کبھی نہ چھوڑنا۔

''اے اللہ! تو اپنے ذکر اپنے شکر اور اچھے طریقے سے اپنی عبادت کے بارے میں میری مدد کر۔''

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے (اپنے شاگرد) صنابحی کو ان کلمات کی تلقین کی تھی۔ صنابحی نے ابوعبدالرحمٰن نامی راوی کو تلقین کی تھی۔ ابوعبدالرحمٰن نے عقبہ بن مسلم نامی راوی کو ان کی تلقین کی۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِسُؤَالِ الْعَبْدِ رَبَّهُ جَلَّ وَعَلَا اَنْ يُعِينَهُ عَلٰى ذِكْرِهٖ، وَشُكْرِهٖ، وَعِبَادَتِهٖ فِيْ عَقِبِ صَلَاتِهٖ

اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ بندہ اپنی نماز کے بعد اپنے پروردگار سے یہ دعا مانگے: اللہ تعالیٰ اپنا ذکر کرنے، شکر کرنے اور اپنی عبادت کرنے میں بندے کی مدد کرے

2021 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا الْمُقْرِءُ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَيْوَةُ، قَالَ: سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ مُسْلِمٍ التُّجِيبِيَّ، يَقُوْلُ: حَدَّثَنِي اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيُّ، عَنِ الصُّنَابِحِيِّ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَخَذَ بِيَدِهٖ يَوْمًا، فَقَالَ: يَا مُعَاذُ اِنِّيْ وَاللّٰهِ لَاُحِبُّكَ فَقَالَ مُعَاذٌ: بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، وَاَنَا وَاللّٰهِ اُحِبُّكَ، فَقَالَ: اُوْصِيكَ يَا مُعَاذُ، لَا تَدَعْ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ اَنْ تَقُوْلَ: اللّٰهُمَّ اَعِنِّيْ عَلٰى ذِكْرِكَ، وَشُكْرِكَ، وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ.

وَاَوْصَى بِذٰلِكَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ الصُّنَابِحِيَّ، وَاَوْصَى بِذٰلِكَ الصُّنَابِحِيُّ اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، وَاَوْصَى بِهٖ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عُقْبَةَ بْنَ مُسْلِمٍ

✿✿ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا: اے معاذ! اللہ کی قسم! میں تم سے محبت رکھتا ہوں۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔ اللہ کی قسم! میں بھی آپ سے محبت رکھتا ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے معاذ! میں تمہیں یہ تلقین کر رہا ہوں، تم ہر نماز کے بعد یہ کلمات پڑھنا اور کبھی نہ چھوڑنا۔

''اے اللہ! تو اپنے ذکر اپنے شکر اور اچھے طریقے سے اپنی عبادت کے بارے میں میری مدد کر۔''

2021- إسناده صحيح. وهو مكرر ما قبله.

www.islamicurdubooks.com

(راوی بیان کرتے ہیں) حضرت معاذ نے صنابحی کو ان کلمات کی تلقین کی تھی۔ صنابحی نے ابوعبدالرحمٰن کو تلقین کی تھی اور ابوعبدالرحمٰن نے عقبہ بن مسلم کو ان کلمات کی تلقین کی تھی۔

ذِكْرُ كَتْبَةِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ جَوَازًا مِنَ النَّارِ لِمَنِ اسْتَجَارَ مِنْهَا فِي عَقِبِ صَلَاةِ الْغَدَاةِ، وَالْمَغْرِبِ سَبْعَ مَرَّاتٍ نَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْهَا

اس بات کا تذکرہ کہ اللہ تعالیٰ اس شخص کیلئے جہنم سے نجات کو نوٹ کر لیتا ہے جو شخص صبح اور مغرب کی نماز کے بعد سات مرتبہ جہنم سے پناہ مانگتا ہے' ہم اس سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے ہیں

2022 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَسَّانَ الْكِنَانِيِّ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ مُسْلِمٍ التَّمِيْمِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ:

(متن حدیث): بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَرِيَّةٍ، فَلَمَّا بَلَغْنَا الْمُغَارَ، اسْتَحْثَثْتُ فَرَسِي، فَسَبَقْتُ اَصْحَابِيْ، فَتَلَقَّانِي الْحَيُّ بِالرَّنِيْنِ، فَقُلْتُ: قُوْلُوْا: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ تُحَرَّزُوا، فَقَالُوهَا، فَلَامَنِيْ اَصْحَابِيْ، وَقَالُوْا: حَرَمْتَنَا الْغَنِيمَةَ بَعْدَ اَنْ رُدَّتْ بِاَيْدِينَا، فَلَمَّا قَدِمْنَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَخْبَرُوْهُ بِمَا صَنَعْتُ، فَدَعَانِي، فَحَسَّنَ لِي مَا صَنَعْتُ، وَقَالَ: اَمَا اِنَّ اللّٰهَ قَدْ كَتَبَ لَكَ بِكُلِّ اِنْسَانٍ مِنْهُمْ كَذَا وَكَذَا.

قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ: فَاَنَا نَسِيتُ الثَّوَابَ، قَالَ: ثُمَّ قَالَ لِي: اِنِّيْ سَاَكْتُبُ لَكَ كِتَابًا، وَاُوصِي بِكَ مَنْ يَكُوْنُ بَعْدِي مِنْ اَئِمَّةِ الْمُسْلِمِيْنَ قَالَ: فَكَتَبَ لِي كِتَابًا، وَخَتَمَ عَلَيْهِ، وَدَفَعَهُ اِلَيَّ وَقَالَ: اِذَا صَلَّيْتَ الْمَغْرِبَ، فَقُلْ قَبْلَ اَنْ تُكَلِّمَ اَحَدًا: اللّٰهُمَّ اَجِرْنِيْ مِنَ النَّارِ سَبْعَ مَرَّاتٍ، فَاِنَّكَ اِنْ مُتَّ مِنْ لَيْلَتِكَ تِلْكَ كَتَبَ اللّٰهُ لَكَ جَوَازًا مِنَ النَّارِ، وَاِذَا صَلَّيْتَ الصُّبْحَ فَقُلْ قَبْلَ اَنْ تُكَلِّمَ اَحَدًا: اللّٰهُمَّ اَجِرْنِيْ مِنَ النَّارِ سَبْعَ مَرَّاتٍ، فَاِنَّكَ اِنْ مُتَّ مِنْ يَوْمِكَ ذٰلِكَ كَتَبَ اللّٰهُ لَكَ جَوَازًا مِنَ النَّارِ قَالَ: فَلَمَّا قَبَضَ اللّٰهُ رَسُوْلَهُ، اَتَيْتُ اَبَا بَكْرٍ بِالْكِتَابِ، فَفَضَّهُ، فَقَرَاَهُ وَاَمَرَ لِي بِعَطَاءٍ وَخَتَمَ عَلَيْهِ، ثُمَّ اَتَيْتُ بِهِ عُمَرَ، فَقَرَاَهُ، وَاَمَرَ لِي، وَخَتَمَ عَلَيْهِ، ثُمَّ اَتَيْتُ بِهِ عُثْمَانَ، فَفَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ.

قَالَ مُسْلِمُ بْنُ الْحَارِثِ: تُوُفِّيَ الْحَارِثُ بْنُ مُسْلِمٍ فِيْ خِلَافَةِ عُثْمَانَ، وَتَرَكَ الْكِتَابَ عِنْدَنَا، فَلَمْ يَزَلْ

2022– مسلم بن الحارث ويقال: الحارث بن مسلم، وهو الأصح كما سيأتي: لم يوثقه غير المؤلف 5/391، ولا يعرف بغير هذا الحديث. وقال الدارقطني: مجهول، وباقي رجاله ثقات. ومال الحافظ في التهذيب إلى تضعيفه، إلا أن ابن علان في الفتوحات الربانية نقل عنه قوله: حديث حسن. وأخرجه أبو داوٗد "5080" في الأدب: باب ما يقول إذا أصبح، عن عمرو بن عثمان الحمصي، ومؤمل بن الفضل الحارني، وعلي بن سهل الرملي، ثلاثتهم عن الوليد بن مسلم، حدثنا عبد الرحمٰن بن حسان الكناني، بهٰذا الإسناد. وأخرجه النسائي في عمل اليوم والليلة "111"، وابن السني "139" في عمل اليوم والليلة أيضا من طريق عمرو بن عثمان، عن الوليد بن مسلم، به. وأخرجه أبو داوٗد "5080" أيضًا من طريق محمد بن المصفى، عن الوليد، به. إلا أنه قال: عن الحارث بن مسلم بن الحارث، عن أبيه.

www.islamicurdubooks.com

عِنْدَنَا حَتّٰی كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ اِلَى الْوَالِي بِبَلَدِنَا يَاْمُرُهُ بِاِشْخَاصِي اِلَيْهِ وَالْكِتَابِ، فَقَدِمْتُ عَلَيْهِ، فَفَضَّهُ، وَاَمَرَ لِي، وَخَتَمَ عَلَيْهِ، وَقَالَ: اَمَا اِنِّي لَوْ شِئْتُ اَنْ يَّاْتِيَكَ ذٰلِكَ وَاَنْتَ فِي مَنْزِلِكَ فَعَلْتُ، وَلٰكِنْ اَحْبَبْتُ اَنْ تُحَدِّثَنِي بِالْحَدِيثِ عَلٰى وَجْهِهِ، قَالَ: فَحَدَّثْتُهُ.

❁❁ مسلم بن حارث اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے ہمیں ایک مہم پر روانہ کیا جب ہم مطلوبہ مقام کے قریب پہنچے تو میں نے اپنے گھوڑے کو ایڑ لگائی اور اپنے ساتھیوں سے آگے نکل گیا۔ ''رنین'' کے مقام پر ایک قبیلے سے میرا سامنا ہوا۔ میں نے کہا: تم لوگ لا الہ الا اللہ پڑھ لو تم لوگ محفوظ رہو گے۔ ان لوگوں نے یہ کلمہ پڑھ لیا میرے ساتھیوں نے مجھے ملامت کی اور کہا ہم لوگ مالِ غنیمت سے محروم رہ گئے ہیں۔ اور یہ ہمارے ہاتھ آتے رہ گیا' پھر ہم نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے میرے ساتھیوں نے آپ کو میرے طرزِ عمل کے بارے میں بتایا: تو نبی اکرم ﷺ نے مجھے بلوایا اور میرے اس عمل پر تحسین کا اظہار کیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا:

''بے شک اللہ تعالیٰ ان لوگوں میں سے ہر ایک انسان کے عوض میں تمہارے لئے اتنا اجر نوٹ کرے گا۔''

عبدالرحمٰن نامی راوی بیان کرتے ہیں: وہ ثواب میں بھول گیا ہوں۔ راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے فرمایا میں تمہارے لئے ایک تحریر لکھواؤں گا اور (اس تحریر میں) میں اپنے بعد آنے والے مسلمانوں کے حکمران کو تمہارے بارے میں (عطیات دینے کی ہدایت کروں گا)۔

میں تمہیں اس بات کی تلقین کروں گا' میرے بعد مسلمانوں کے حکمران کون لوگ ہوں گے۔ راوی بیان کرتے ہیں: پھر نبی اکرم ﷺ نے میرے لئے ایک تحریر لکھوائی۔ اس پر مہر لگوائی اور اسے میرے سپرد کر دیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا: جب تم مغرب کی نماز ادا کر لو تو کسی کے ساتھ بات چیت کرنے سے پہلے سات مرتبہ یہ کلمہ پڑھو۔

''اے اللہ! تو مجھے جہنم سے نجات عطا کر۔''

اگر تم اسی رات میں فوت ہو جاتے ہو' تو اللہ تعالیٰ تمہارے لئے جہنم سے آزادی کو نوٹ کرے گا اور جب تم صبح کی نماز پڑھ لو تو کسی کے ساتھ بات چیت کرنے سے پہلے سات مرتبہ یہ کلمہ پڑھ لو۔

''اے اللہ! تو مجھے جہنم سے نجات عطا کر۔''

اگر تم اس دن میں فوت ہو جاتے ہو' تو اللہ تعالیٰ تمہارے لئے آگ سے آزادی کو نوٹ کرے گا۔

راوی بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم ﷺ کا وصال ہو گیا تو میں وہ تحریر لے کر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس مہر کو توڑا اور اس مکتوب کو پڑھا پھر انہوں نے مجھے ادائیگی کا حکم دیا اور اس پر مہر لگا دی پھر میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس (ان کے عہد خلافت میں) آیا انہوں نے اس کو پڑھا اور میرے لئے ادائیگی کا حکم دیا۔ انہوں نے بھی اس پر مہر لگا دی پھر میں اسے لے کر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس آیا' تو انہوں نے بھی ایسا ہی کیا۔

مسلم بن حارث نامی راوی بیان کرتے ہیں: حضرت حارث بن مسلم رضی اللہ عنہ کا انتقال حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں

www.islamicurdubooks.com

ہوا تھا۔ وہ تحریر ہمارے پاس موجود رہی' یہاں تک کہ عمر بن عبدالعزیز نے ہمارے علاقے کے گورنر کو خط لکھ کر اسے حکم دیا' وہ مجھے اور اس تحریر کو عمر بن عبدالعزیز کی خدمت میں پیش کرے میں عمر بن عبدالعزیز کے پاس آیا۔ انہوں نے اس مہر کو توڑا میرے لئے ادائیگی کا حکم دیا اور پھر اس پر مہر لگا دی۔ پھر ارشاد فرمایا: میں چاہتا تو یہ سب کچھ تمہارے پاس تمہارے گھر میں پہنچ سکتا تھا لیکن میں یہ چاہتا تھا' تم مجھے یہ حدیث بیان کرو۔ راوی کہتے ہیں: میں نے انہیں یہ حدیث سنائی۔

ذِكْرُ الشَّيْءِ الَّذِي يَعْدِلُ لِمَنْ قَالَهُ بَعْدَ صَلَاةِ الْغَدَاةِ وَالْمَغْرِبِ عَتَاقَةَ اَرْبَعِ رِقَابٍ مَعَ احْتِرَاسِهِ مِنَ الشَّيْطَانِ بِهِ

اس چیز (یعنی کلمات) کا تذکرہ جن کو آدمی فجر اور مغرب کے بعد پڑھ لے تو یہ اس کیلئے چار غلام آزاد کرنے کے برابر ہے اور اس کے علاوہ' وہ ان کی وجہ سے شیطان سے محفوظ رہتا ہے

2023 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ، حَدَّثَنَا اَبِي، عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُخَيْمِرَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَعِيشَ، عَنْ اَبِي اَيُّوبَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَنْ قَالَ اِذَا اَصْبَحَ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، عَشْرَ مَرَّاتٍ، كُتِبَ لَهُ بِهِنَّ عَشْرُ حَسَنَاتٍ، وَمُحِيَ بِهِنَّ عَنْهُ عَشْرُ سَيِّئَاتٍ، وَرُفِعَ لَهُ بِهِنَّ عَشْرُ دَرَجَاتٍ، وَكُنَّ لَهُ عَدْلَ عَتَاقَةِ اَرْبَعِ رِقَابٍ، وَكُنَّ لَهُ حَرَسًا مِنَ الشَّيْطَانِ حَتّٰى يُمْسِيَ، وَمَنْ قَالَهُنَّ اِذَا صَلَّى الْمَغْرِبَ دُبُرَ صَلَاتِهِ فَمِثْلُ ذٰلِكَ حَتّٰى يُصْبِحَ.

❀❀ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص صبح کے وقت یہ کلمات پڑھ لے:

''اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے۔ وہی ایک معبود ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں ہے بادشاہی اسی کے لئے مخصوص ہے۔ حمد اسی کے لئے مخصوص ہے وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے۔''

2023- عبد الله بن يعيش: روى عنه اثنان، وذكره المؤلف في "الثقات" 5/62، وقال الحسيني في الإكمال فيما نقله عنه الحافظ في تعجيل المنفعة ص 243: مجهول. وباقي رجاله ثقات. وقال الحافظ في الفتح 11/205 بعد أن ذكره من رواية أحمد: وسنده حسن. وأخرجه أحمد 5/415 عن إسحاق بن إبراهيم الرازي، عن سلمة بن الفضل، عن ابن إسحاق، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 5/420 عن أبي اليمان، حدثنا إسماعيل بن عياش، عن صفوان بن عمرو وفي الباب عن أبي عياش الزرقي عند أحمد 4/60، وأبي داؤد "5077"، ابن ماجة "3867"، والنسائي في عمل اليوم والليلة "27"، من طريق حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ اَبِيهِ، عن أبي عياش. وسنده قوي أيضًا على شرط مسلم. وعن أبي هريرة تقدم برقم "849"، وعن البراء بن عازب تقدم برقم "850". هو مكرر ما قبله.

www.islamicurdubooks.com

آدمی دس مرتبہ یہ کلمہ پڑھے تو ان کلمات کے عوض میں اس کے لئے دس نیکیاں نوٹ کی جائیں گی۔ اس کے دس گناہ ختم کئے جائیں گے۔ ان کلمات کی وجہ سے اس کے دس درجات بلند کئے جائیں گے اور یہ کلمات اس شخص کے لئے چار غلام آزاد کرنے کے برابر ہوں گے اور یہ کلمات اس کے لئے شام تک شیطان سے حفاظت کا ذریعہ ہوں گے' جو شخص مغرب کی نماز ادا کرنے کے بعد ان کلمات کو پڑھ لے' تو اسے صبح تک یہ خصوصیت حاصل رہے گی۔

2023/1 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، فِیْ عَقِبِهٖ، حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ الْمَدِیْنِیِّ، حَدَّثَنَا یَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ، حَدَّثَنَا اَبِیْ، عَنِ ابْنِ * اِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنِیْ یَزِیْدُ بْنُ یَزِیْدَ بْنِ جَابِرٍ، عَنْ مَكْحُوْلٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ یَعِیْشَ، عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَنْ قَالَ دُبُرَ صَلَاتِهٖ اِذَا صَلّٰی: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ، كُتِبَ لَهٗ بِهِنَّ عَشْرُ حَسَنَاتٍ، وَمُحِیَ عَنْهُ بِهِنَّ عَشْرُ سَیِّئَاتٍ، وَرُفِعَ لَهٗ بِهِنَّ عَشْرُ دَرَجَاتٍ، وَكُنَّ لَهٗ عِتْقَ عَشْرِ رِقَابٍ، وَكُنَّ لَهٗ حَرَسًا مِنَ الشَّیْطَانِ حَتّٰی یُمْسِیَ، وَمَنْ قَالَهُنَّ حِیْنَ یُمْسِیْ كَانَ لَهٗ مِثْلُ ذٰلِكَ حَتّٰی یُصْبِحَ .(1: 2)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: سَمِعَ هٰذَا الْخَبَرَ یَزِیْدُ بْنُ یَزِیْدَ بْنِ جَابِرٍ، عَنْ مَكْحُوْلٍ، وَالْقَاسِمِ بْنِ مُخَیْمِرَةَ، جَمِیْعًا وَهُمَا طَرِیْقَانِ مَحْفُوْظَانِ

✿✿ ایک اور سند کے ساتھ یہ روایت منقول ہے۔ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص نماز پڑھ لینے کے بعد یہ کلمہ پڑھ لے''۔

''اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے وہی ایک معبود ہے کوئی اس کا شریک نہیں ہے۔ بادشاہی اسی کے لئے مخصوص ہے۔ حمد اسی کے لئے مخصوص ہے اور وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے۔''

تو ان کلمات کی وجہ سے اس شخص کے لئے دس نیکیاں نوٹ کی جائیں گی ان کی وجہ سے اس کے دس گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ ان کی وجہ سے اس کے دس درجات بلند ہوں گے اور یہ کلمات اس کے لئے دس غلام آزاد کرنے کے برابر ہوں گے اور یہ کلمات اس کے لئے شیطان سے حفاظت کا ذریعہ ہوں گے' جو شخص شام کے وقت یہ کلمات پڑھ لے گا' تو صبح تک اسے یہ خصوصیت حاصل رہے گی۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یزید بن یزید نے یہ روایت مکحول اور قاسم بن مخیمرہ دونوں سے سنی ہے اور دونوں طریقے محفوظ ہیں۔

www.islamicurdubooks.com

ذِكْرُ مَا يَتَعَوَّذُ الْمَرْءُ بِاللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا مِنْهُ فِي عُقَيْبِ الصَّلَوَاتِ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کو نماز کے بعد کن چیزوں سے اللہ کی پناہ مانگنی چاہیے؟

2024 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْعِجْلِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسٰى، عَنْ شَيْبَانَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ، وَعَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ الْاَوْدِيِّ، قَالَا:

(متن حدیث): كَانَ سَعْدٌ يُعَلِّمُ بَنِيهِ هٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ كَمَا يُعَلِّمُ الْمُكْتِبُ الْغِلْمَانَ، يَقُولُ: اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَعَوَّذُ بِهِنَّ بَعْدَ كُلِّ صَلَاةٍ: اللّٰهُمَّ اِنِّي اَعُوذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ، وَاَعُوذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ، وَاَعُوذُ بِكَ مِنْ اَنْ اُرَدَّ اِلٰى اَرْذَلِ الْعُمُرِ، وَاَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا، وَاَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ. (5: 12)

❀❀ عبدالملک بن عمیر مصعب بن سعد اور عمرو بن میمون اودی کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ اپنے بچوں کو ان کلمات کی تعلیم یوں دیتے تھے جس طرح (مدرسے میں) استاد شاگردوں کو تعلیم دیتا ہے وہ یہ فرماتے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے بعد ان کلمات کے ذریعے پناہ مانگتے تھے۔

''اے اللہ! میں کنجوسی سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور میں بزدلی سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور میں اس بات سے تیری پناہ مانگتا ہوں مجھے سٹھیا جانے والی عمر تک لوٹا دیا جائے اور میں دنیا کی آزمائش سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور میں قبر کے عذاب سے تیری پناہ مانگتا ہوں''۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّسْاَلَ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا فِي عُقَيْبِ الصَّلَاةِ التَّفَضُّلَ عَلَيْهِ بِمَغْفِرَةِ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کیلئے یہ بات مستحب ہے کہ وہ نماز کے بعد اللہ تعالیٰ سے یہ دعا مانگے: اللہ تعالیٰ اس پر اپنا فضل کرے اور اس کے گزشتہ گناہوں کی مغفرت کردے

2025 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَمِّهِ الْمَاجِشُونِ بْنِ اَبِي سَلَمَةَ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي رَافِعٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا فَرَغَ مِنَ الصَّلَاةِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا

2024- إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله ثقات رجال الشيخين غير محمد ابن عثمان العجلي، فهو من رجال البخاري، وشيبان: هو ابن عبد الرحمٰن النحوي. وهو في صحيح ابن خزيمة برقم "746" وقد أورده المؤلف برقم "1004" في باب الاستعاذة، من طريق عَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عمير، بهذا الإسناد. وتقدم تخريجه من طرقه هناك، فانظره

www.islamicurdubooks.com

قَدَّمْتُ، وَمَا اَخَّرْتُ، وَمَا اَسْرَرْتُ، وَمَا اَعْلَنْتُ، وَمَا اَسْرَفْتُ، وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّی، اَنْتَ الْمُقَدِّمُ، وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ. (5: 12)

حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑھ کر فارغ ہوتے تھے تو آپ یہ پڑھتے تھے۔

''اے اللہ! جو میں نے پہلے کیا' اور جو بعد میں کروں گا اور جو میں نے پوشیدہ طور پر کیا جو اعلانیہ طور پر کیا' اور جو اسراف کیا' اور ہر وہ چیز جس کے بارے میں' تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے ان سب کے حوالے سے میری مغفرت کر دے' تو آگے کرنے والا ہے' تو پیچھے کرنے والا ہے تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے۔''

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّسْاَلَ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا صَلَاحَ دِيْنِهٖ وَدُنْيَاهُ فِیْ عُقَيْبِ صَلَاتِهٖ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کیلئے یہ بات مستحب ہے کہ وہ نماز کے بعد اپنے دین اور دنیا کی بہتری کیلئے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگے

2026 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِی السَّرِیِّ، قَالَ: قُرِئَ عَلٰى حَفْصِ بْنِ مَيْسَرَةَ، قَالَ: وَاَنَا اَسْمَعُ، قَالَ: حَدَّثَنِیْ مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِیْ مَرْوَانَ، عَنْ اَبِيْهِ،

(متن حدیث): اَنَّ كَعْبًا حَلَفَ لَهٗ بِالَّذِیْ فَلَقَ الْبَحْرَ لِمُوْسٰى، اَنَّا نَجِدُ فِی الْكِتَابِ اَنَّ دَاوٗدَ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَانَ اِذَا انْصَرَفَ مِنَ الصَّلَاةِ، قَالَ: اَللّٰهُمَّ اَصْلِحْ لِیْ دِيْنِیَ الَّذِیْ جَعَلْتَهٗ لِیْ عِصْمَةَ اَمْرِیْ، وَاَصْلِحْ لِیْ دُنْيَایَ الَّتِیْ جَعَلْتَ فِيْهَا مَعَاشِیْ، اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ، وَبِعَفْوِكَ مِنْ نِقْمَتِكَ، وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ، اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ، وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ، وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ وَحَدَّثَنِیْ كَعْبٌ، اَنَّ صُهَيْبًا حَدَّثَهٗ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُهُنَّ عِنْدَ انْصِرَافِهٖ مِنْ صَلَاتِهٖ. (5: 12)

عطاء بن ابومروان اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' کعب نے (شاید اس سے مراد کعب الاحبار ہیں) اس ذات

2025- إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه في صحيحه "771" "202" في صلاة المسافرين: باب الدعاء في صلاة الليل وقيامه، عن اسحاق بن إبراهيم، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 1/102 عن هاشم بن القاسم، بهذا الإسناد. وأخرجه الطيالسي "152"، وأحمد 1/94، 95 و103 مسلم "771" "202"، وأبو داؤد "1509" في الصلاة: باب ما يقول الرجل إذا سلم، والترمذي "3422" في الدعوات: باب ما جاء في الدعاء عند افتتاح الصلاة بالليل، وابن الجارود "79"، وأبو عوانة 2/101، 102، والدارقطني 1/296، 297، والبيهقي في السنن 2/32، من طرق عن عبد العزيز بن أبي سلمة، بهذا الإسناد. وتقدم برقم "1966" من طريق يوسف بن يعقوب الماجشون، عن أبيه، به، وتقدمت أطرافه برقم "1771" و "1772" و "1773" و "1774".

2026- وصححه ابن خزيمة "745" عن يونس بن عبد الأعلى. وأخرجه النسائي 3/73 في السهو: باب نوع آخر من الدعاء عند الانصراف من الصلاة، وفي اليوم والليلة "137" عن عمرو بن سواد، كلاهما عن ابن وهب، عن حفص بن ميسرة، بهذا الإسناد. وفي حديث المغيرة المتقدم برقم "2007" ما يشهد لبعضه.

www.islamicurdubooks.com

کی قسم اٹھائی جس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لئے دریا کو چیر دیا اور یہ بات بیان کی ہم نے کتاب (یعنی تورات) میں یہ بات پائی ہے اللہ کے نبی حضرت داؤد علیہ السلام جب نماز پڑھ کر فارغ ہوتے تھے تو یہ کلمات پڑھتے تھے:

''اے اللہ! تو میرے لئے میرے دین کو ٹھیک کر دے جس تو نے میرے انجام کا ذریعہ بنایا ہے اور میرے لئے میری دنیا کو ٹھیک کر دے جس میں تو نے میری زندگی رکھی ہے۔ اے اللہ! میں تیری ناراضگی کے مقابلے میں تیری رضامندی کی تیرے انتقام لینے کے مقابلے میں تیری معافی کی اور تیری ذات کے مقابلے میں تیری پناہ مانگتا ہوں۔ اے اللہ! جسے تو عطا کر دے اسے کوئی روکنے والا نہیں ہے اور جسے تو نہ دے اسے کوئی کچھ دینے والا نہیں ہے اور تیری ذات کے مقابلے میں کسی بھی صاحب حیثیت شخص کی حیثیت فائدہ نہیں دیتی۔''

راوی بیان کرتے ہیں: کعب الاحبار نے مجھے یہ بات بتائی حضرت صہیب رضی اللہ عنہ نے انہیں یہ بات بتائی تھی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی نماز سے فارغ ہونے کے بعد یہ کلمات پڑھا کرتے تھے۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّسْتَعِينَ بِاللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا فِيْ دُعَائِهِ فِيْ عُقَيْبِ الصَّلَاةِ عَلٰى قِتَالِ اَعْدَائِهِ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کے لئے یہ بات مستحب ہے کہ وہ نماز کے بعد دعا مانگتے ہوئے اپنے دشمنوں سے جنگ کرنے میں اللہ سے مدد مانگے

2027 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيلَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى، عَنْ صُهَيْبٍ،

(متنِ حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَانَ اَيَّامَ خَيْبَرَ يُحَرِّكُ شَفَتَيْهِ بِشَيْءٍ بَعْدَ صَلَاةِ الْفَجْرِ، فَقِيلَ لَهُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّكَ تُحَرِّكُ شَفَتَيْكَ بِشَيْءٍ مَا كُنْتَ تَفْعَلُهُ، فَمَا هٰذَا الَّذِيْ تَقُوْلُ؟ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَقُوْلُ: اللّٰهُمَّ بِكَ اُحَاوِلُ، وَبِكَ اُقَاتِلُ، وَبِكَ اُصَاوِلُ. (5: 12)

✿✿ حضرت صہیب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جنگ خیبر کے دوران نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی نماز کے بعد اپنے ہونٹوں کو حرکت دے کر کچھ پڑھ رہے تھے۔ آپ کی خدمت میں عرض کی گئی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ اپنے ہونٹوں کو حرکت دے کر کیا پڑھ رہے تھے؟ وہ کیا چیز ہے جو آپ کہہ رہے تھے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں یہ پڑھ رہا تھا۔

''اے اللہ! میں تیری مدد سے بچاؤ کرتا ہوں تیری مدد سے جنگ کرتا ہوں اور تیری مدد سے حملہ کرتا ہوں''۔

2027- إسناده صحيح. وأخرجه أحمد 4/322 عن وكيع، و 4/333 عن عفان بن مسلم، و 6/16 عن روح، والدارمي 2/216، عن حجاج بن منهال، والطبراني "7318" من طريق أبي عمر الضرير، خمستهم عن حماد بن سلمة، بهذا الإسناد. وقد تقدم برقم "1975" من طريق سليمان بن المغيرة، عن ثابت، به، فانظر تخريجه هناك. وسيرو ده المؤلف أيضًا في باب الخروج وكيفية الجهاد: ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْإِمَامِ اَنْ يَّسْتَعِيْنَ بِاللّٰهِ جل وعلا على قتال الأعداء.

www.islamicurdubooks.com

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ إِذَا صَلَّى الْغَدَاةَ أَنْ يَتَرَقَّبَ طُلُوعَ الشَّمْسِ بِالْقُعُوْدِ فِيْ مَوْضِعِهِ الَّذِي صَلَّى فِيهِ

اس بات کا تذکرہ آدمی کیلئے یہ بات مستحب ہے جب وہ صبح کی نماز ادا کرلے تو اپنی اسی جگہ پر بیٹھ کر سورج کے طلوع ہونے کا انتظار کرے جہاں اس نے نماز ادا کی تھی

2028 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا حَامِدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شُعَيْبٍ، حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ أَبِي مُزَاحِمٍ، حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِذَا صَلَّى الْفَجْرَ جَلَسَ فِي مَجْلِسِهِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ. (5: 47)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب فجر کی نماز پڑھ لیتے تھے تو سورج نکلنے تک اسی جگہ تشریف فرما رہتے تھے۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ أَنْ يَقْعُدَ بَعْدَ صَلَاةِ الْغَدَاةِ فِي مُصَلَّاهُ إِلَى طُلُوعِ الشَّمْسِ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کیلئے یہ بات مستحب ہے کہ وہ صبح کی نماز ادا کرنے کے بعد سورج نکلنے تک اپنی جائے نماز پر بیٹھا رہے

2029 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْجُنَيْدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، قَالَ:

2028- إسناده حسن، رجاله رجال الصحيح، إلا أن سماك بن حرب صدوق، لا يرقى حديثه إلى الصحة. أبو الأحوص: هو سلام بن سليم الحنفي مولاهم الكوفي. وأخرجه أحمد 5/97 عن خلف بن هشام البزار، ومسلم "670" "287" في المساجد: باب فضل الجلوس في مصلاه بعد الصبح، والطبراني "1982" من طريق أبي بكر بن أبي شيبة، والنسائي 3/80 في السهو: باب قعود الإمام في مصلاه بعد التسليم، والترمذي "585" في الصلاة: باب ما يستحب من الجلوس في المسجد بعد صلاة الصبح حتى تطلع الشمس، عن قتيبة بن سعيد، والطبراني "1982" أيضًا من طريق مسدد، كلهم عن أبي الأحوص، بهذا الإسناد. وأخرجه عبد الرزاق "3202"، وأحمد 5/91 و100 و101 و105 و107، ومسلم "670" "286" و "287"، وأبو داود "1294" في الصلاة: باب صلاة الضحى، وأبو الشيخ في أخلاق النبي ص 259، والبغوي في شرح السنة "709" و "711"، والطبراني في الكبير "1885" و "1888" و "1913" و "1927" و "1960" و "2006" و "2013" و "2019" و "2045"، وفي الصغير "1189"، والبيهقي في السنن 2/186، من طرق عن سماك بن حرب، به. وسيورده المؤلف في كتاب التاريخ: باب بدء الخلق، من طريق زهير بن معاوية، عن سماك، به.

2029- إسناده حسن، وهو مكرر ما قبله.

www.islamicurdubooks.com

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اِذَا صَلَّى الْفَجْرَ، قَعَدَ فِي مُصَلَّاهُ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ. (4:5)

❀❀ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب فجر کی نماز پڑھ لیتے تو آپ اپنی جائے نماز پر سورج نکلنے تک تشریف فرما رہتے تھے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَنِ الزَّجْرِ عَنِ السَّمَرِ بَعْدَ الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ الَّذِي يَكُوْنُ فِي غَيْرِ اَسْبَابِ الْاٰخِرَةِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے عشاء کی نماز کے بعد بات چیت سے ممانعت' اس بات چیت کے بارے میں ہے' جس کا آخرت سے کوئی تعلق نہ ہو

2030 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ:

(متن حدیث): اَنَّ اُسَيْدَ بْنَ حُضَيْرٍ، وَرَجُلًا آخَرَ مِنَ الْاَنْصَارِ، تَحَدَّثَا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لَيْلَةً حَتّٰى ذَهَبَ مِنَ اللَّيْلِ سَاعَةٌ، فِي لَيْلَةٍ شَدِيْدَةِ الظُّلْمَةِ، ثُمَّ خَرَجَا مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْقَلِبَانِ، وَبِيَدِ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَصَاهُ، فَاَضَائَتْ عَصًا اَحَدِهِمَا لَهُمَا حَتّٰى مَشَيَا فِي ضَوْئِهَا، حَتّٰى اِذَا افْتَرَقَتْ بِهِمَا الطَّرِيْقُ اَضَائَتْ بِالْآخَرِ عَصَاهُ، فَمَشٰى كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا فِي ضَوْئِهَا حَتّٰى بَلَغَ اَهْلَهُ. (3:2)

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت اُسید بن حضیر رضی اللہ عنہ اور ایک اور انصاری نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس رات گئے تک بیٹھے بات چیت کرتے رہے' یہاں تک کہ رات کا کچھ حصہ گزر گیا وہ رات انتہائی تاریک تھی۔ یہ دونوں حضرات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے اٹھ کر واپس جانے لگے' تو ان دونوں میں سے ہر ایک کے ہاتھ میں چھڑی تھی۔ ان میں سے ایک کی چھڑی ان کے لئے روشنی کرتی رہی' یہاں تک کہ یہ دونوں حضرات اس کی روشنی میں چلتے رہے۔ جب راستے میں یہ دونوں ایک

2030- إسناده صحيح على شرطهما . وأخرجه أحمد 3/ 137، 138، ومحمد بن نصر المروزي في قيام الليل ص50، والبيهقي في دلائل النبوة 6/77-78، والإسماعيلي في مستخرجه كما في تغليق التعليق 4/78 من طريق عبد الرزاق، بهذا الإسناد. وعلقه البخاري في صحيحه بإثر الحديث "3805" فقال: وقال معمر، عن ثابت، عن أنس ...وأخرجه البخاري "465" في الصلاة: باب 79، و "3639" في المناقب: باب 28، والبيهقي في الدلائل 6/77 من طريق هشام الدستوائي، والبخاري "3805" في مناقب الأنصار: باب منقبة أسيد بن حضير، وعباد بن بشر رضي الله عنهما، من طريق همام، كلاهما عن قتادة، عن أنس.

2031 - إسناده ضعيف . عطاء بن السائب قد اختلط، وهمام سمع منه بعد اختلاطه .وأخرجه ابن أبي شيبة 2/ 279، وابن خزيمة في صحيحه، "1340"، والبيهقي في السنن 1/452 من طريق محمد بن فضيل، وأحمد 1/410 من طريق خالد الواسطي، وابن خزيمة في صحيحه "1340" أيضا من طريق جرير، ثلاثتهم وهم ممن سمع عطاء بعد اختلاطه عن عطاء بن السائب، به . وهو حديث حسن بشواهده. وجدب تصحفت في سنن البيهقي إلى حدث.

www.islamicurdubooks.com

دوسرے سے جدا ہونے لگے تو دوسرے صاحب کی چھڑی بھی روشن ہوگئی اور ان میں سے ہر ایک اپنی چھڑی کی روشنی میں چلتا ہوا اپنے گھر تک پہنچ گیا۔

2031 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، قَالَ:

(متن حدیث): جَدَّبَ* لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (السَّمَرَ) بَعْدَ صَلَاةِ الْعَتَمَةِ. (2: 3)

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے لئے عشاء کی نماز کے بعد بات چیت کرنے کو ناپسند قرار دیا ہے۔

ذِكْرُ اسْمِ الْاَنْصَارِيِّ الَّذِي كَانَ مَعَ اُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ حَيْثُ اَضَائَتْ عَصَاهُمَا لَهُمَا

اس انصاری کے نام کا تذکرہ جو حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے اس وقت جب ان دونوں کے عصاء روشن ہوگئے تھے

2032 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ:

(متن حدیث): اَنَّ عَبَّادَ بْنَ بِشْرٍ، وَاُسَيْدَ بْنَ حُضَيْرٍ، خَرَجَا مِنْ عِنْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ لَيْلَةٍ ظَلْمَاءَ حِنْدِسٍ، فَكَانَ مَعَ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَصًا، فَاَضَائَتْ عَصَا اَحَدِهِمَا كَاَشَدِّ شَيْءٍ، فَلَمَّا تَفَرَّقَا اَضَائَتْ عَصَا كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا. (2: 30)

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت عباد بن بشر رضی اللہ عنہ اور حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت سے ایک تاریک رات میں اٹھے تو ان دونوں میں سے ہر ایک کے پاس اپنی لاٹھی تھی۔ ان دونوں میں سے ایک کی لاٹھی انتہائی روشن ہوگئی جب یہ دونوں (واپس جاتے ہوئے راستے میں) ایک دوسرے سے جدا ہونے لگے تو ان دونوں میں سے ہر ایک کی لاٹھی روشن ہوگئی۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يَدُلُّ عَلٰى اَنَّ الزَّجْرَ عَنِ السَّمَرِ بَعْدَ عِشَاءِ الْاٰخِرَةِ لَمْ يُرِدْ بِهِ السَّمَرَ الَّذِي يَكُوْنُ فِي الْعِلْمِ

2032– إسناده صحيح على شرط مسلم . وأخرجه الطيالسي "2035"، وأحمد 3/ 190 و272، والنسائي في فضائل الصحابة "141"، وابن سعد في الطبقات 3/606 من طريق عن حماد بن سلمة، بهذا الإسناد . وصححه الحاكم 3/288، وعلقه البخاري بإثر الحديث "3805" فقال: وقال حماد: أخبرنا ثابت عن أنس . وقد تقدم برقم "2030" من طريق معمر، عن ثابت، به، فانظره. والحندس: الشديدة الظلمة. وقد تحرفت في الإحسان إلى حدوس.

www.islamicurdubooks.com

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے عشاء کی نماز کے بعد بات چیت سے ممانعت سے مراد وہ بات چیت نہیں ہے جو (دینی) علم کے بارے میں ہو

2033 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الصَّبَّاحِ الْعَطَّارُ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَلِيٍّ الْحَنَفِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ، قَالَ:

(متن حدیث): اِنْتَظَرْنَا الْحَسَنَ، وَرَاثَ عَلَيْنَا حَتّٰى قَرُبْنَا مِنْ وَّقْتِ قِيَامِهٖ جَاءَ، فَقَالَ: دَعَانَا جِيرَانُنَا هٰؤُلَاءِ، ثُمَّ قَالَ: قَالَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ: اِنْتَظَرْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ، حَتّٰى كَانَ شَطْرُ اللَّيْلِ، فَجَاءَ، فَصَلّٰى لَنَا، ثُمَّ خَطَبَنَا فَقَالَ: اِنَّ النَّاسَ قَدْ صَلَّوا، وَرَقَدُوْا، وَاِنَّكُمْ لَنْ تَزَالُوْا فِيْ صَلَاةٍ مُذِ انْتَظَرْتُمُ الصَّلَاةَ قَالَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ: اِنَّ الْقَوْمَ لَا يَزَالُوْنَ بِخَيْرٍ مَا انْتَظَرُوْا الْخَيْرَ. (2: 30)

قرہ بن خالد بیان کرتے ہیں: ہم حسن بصری کا انتظار کر رہے تھے۔ وہ کافی دیر تک ہمارے پاس نہیں آئے' یہاں تک کہ جب ان کے اٹھنے کا وقت قریب آیا' تو وہ اس وقت تشریف لے آئے۔ انہوں نے فرمایا: ہمارے ان پڑوسیوں نے بلا لیا تھا' پھر انہوں نے یہ بات بتائی۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے۔ ایک رات ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا انتظار کرتے رہے' یہاں تک کہ نصف رات ہوگئی پھر آپ تشریف لائے آپ نے ہمیں نماز پڑھائی پھر خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

''لوگ نماز ادا کر کے سو بھی چکے ہیں اور تم لوگ جب سے نماز کا انتظار کر رہے تھے نماز کی حالت میں شمار ہو گے۔''

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو لوگ بھلائی کا جب تک انتظار کرتے رہتے ہیں وہ بھلائی کی حالت میں شمار ہوتے ہیں۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُصَرِّحِ بِاِبَاحَةِ السَّمَرِ بَعْدَ عِشَاءِ الْاٰخِرَةِ اِذَا كَانَ ذٰلِكَ مِمَّا يُجْدِي نَفْعُهٗ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات کی صراحت کرتی ہے کہ عشاء کی نماز کے بعد بات چیت کرنا مباح ہے جبکہ وہ بات چیت اس چیز کے بارے میں ہو جس سے مسلمانوں کو فائدہ ہو

2034 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، قَالَ:

2033- إسناده صحيح على شرطهما. وأخرجه البخاري "600" المواقيت: باب السمر في الفقه والخير بعد العشاء، عن عبد الله بن الصباح، بهذا الإسناد. وقد تحرف في الإحسان: السمر إلى السمير وفي صلاة إلى في صلاته، ولا يزالون إلى لا يزالوا، وما انتظروا إلى: ما انتظرا والتصويب من التقاسيم والأنواع /2لوحة 122. وأورده المؤلف برقم "1537" و "1750" من طريق عَنْ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسٍ، فانظر تخريجه عندهما.

www.islamicurdubooks.com

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزَالُ يَسْمُرُ عِنْدَ اَبِیْ بَكْرٍ اللَّيْلَةَ فِی الْاَمْرِ مِنْ اُمُوْرِ الْمُسْلِمِيْنَ وَاِنَّهُ سَمَرَ عِنْدَهُ ذَاتَ لَيْلَةٍ وَّاَنَا مَعَهُ .(3: 30)

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ہاں رات کے وقت مسلمانوں کے کسی معاملے سے متعلق بات چیت کرتے رہے۔ ایک مرتبہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں رات کے وقت بات چیت کرتے رہے۔ میں اس وقت ان کے ساتھ تھا۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّتَحَدَّثَ قَبْلَ الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ بِمَا يُجْدِیْ عَلَيْهِ نَفْعُهُ فِی الْعُقْبٰى، وَاَنْ تُؤَخِّرَ الصَّلَاةُ مِنْ اَجْلِهٖ

آدمی کیلئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ عشاء کی نماز سے پہلے ایسی بات چیت کرے جس کا اسے آخرت میں فائدہ ہو اور اس بات چیت کی وجہ سے نماز کو تاخیر سے ادا کرے

2035 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْجُنَيْدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ:

اُقِيْمَتِ الصَّلَاةُ ذَاتَ يَوْمٍ، فَعَرَضَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ، فَكَلَّمَهُ فِیْ حَاجَةٍ لَهُ هُوِيًّا مِنَ اللَّيْلِ حَتّٰى نَعَسَ بَعْضُ الْقَوْمِ .(4: 1)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دن نماز قائم ہوگئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص آیا اس نے پست آواز میں آپ کے ساتھ اپنی کسی ضرورت کے بارے میں بات چیت کی۔ یہ رات کے وقت کی بات ہے (یہ بات چیت اتنی طویل ہوگئی) حاضرین میں سے بعض لوگ سو گئے۔

2034- إسناده صحيح على شرطهما. وأخرجه ابن أبي شيبة 2/280، وأحمد 1/25، 26 و34، ومحمد بن نصر المروزی فی قيام الليل ص 50. والترمذی "169" فی الصلاة: باب ما جاء فی الرخصة فی السمر بعد العشاء، عن أحمد بن منيع، وابن خزيمة فی صحيحه "1341" عن محمد بن المثنى، خمستهم عن أبی معاوية، بهذا الإسناد.

2035- إسناده صحيح على شرطهما. وأخرجه أحمد 3/182 و205 و232، والبخاری "643" فی الأذان: باب الكلام إذا أقيمت الصلاة، والبغوی فی شرح السنة "443" من طريق عن حميد، بهذا الإسناد. وأخرجه عبد الرزاق "1931" ومن طريقه أحمد 3/161، والترمذی "518" فی الصلاة: باب ما جاء فی الكلام بعد نزول الإمام من المنبر، عن معمر، وأحمد 3/160 و268، ومسلم "376" "126" فی الحيض باب الدليل على أن نوم الجالس لا ينقض الوضوء، وأبو داوُد "201" فی الطهارة: باب فی الوضوء من النوم، من طريق حماد بن سلمة، كلاهما عن ثابت، عن أنس. وأخرجه ابن أبی شيبة 1/414، والنسائی 2/81 فی الإمامة: باب الإمام تعرض له الحاجة بعد الإقامة، من طريق ابن علية، والبخاری "642" فی الأذان: باب فی الإمام تعرض له الحاجة بعد الإقامة، والبيهقی فی السنن 2/22، من طريق عبد الوارث، والبخاری "6292" فی الاستئذان: باب طول النجوى، من طريق شعبة، ومسلم "376" "123" و "124" من طريق ابن علية، وشعبة، وعبد الوارث، كلهم عن عبد العزيز بن صهيب، عن أنس.

www.islamicurdubooks.com

بَابُ الْإِمَامَةِ وَالْجَمَاعَةِ

امامت اور جماعت (کے بارے میں روایات)

فَصْلٌ فِيْ فَضْلِ الْجَمَاعَةِ

فصل: جماعت کی فضیلت

ذِكْرُ كَتْبَةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا الصَّلَاةَ لِلْخَارِجِ إِلَى الْمَسْجِدِ يُرِيْدُ أَدَاءَ فَرْضِهِ مَا دَامَ يَمْشِي فِيْ طَرِيْقِهِ إِلَى الْمَسْجِدِ

اللہ تعالیٰ کا اس شخص کیلئے جماعت (کا اجروثواب) نوٹ کرنے کا تذکرہ جو فرض کی ادائیگی کیلئے مسجد کی طرف جانے کیلئے (گھر سے) نکلتا ہے جب تک وہ مسجد کے راستے پر چلتا ہے (اسے نماز کا ثواب ملتا رہتا ہے)

2036 - (سندحدیث): أَخْبَرَنَا أَبُوْ يَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا

2036- أبو ثمامة الحناط بفتح الحاء المهملة، والنون المشددة، وآخره طاء مهملة، نسبة إلى بيع الحنطة: روى عنه سعد بن إسحاق، وسعيد المقبرى، وقيل: أبو سعيد المقبرى، وأورده المؤلف فى "الثقات" 5/566، وقال الدارقطنى: لا يترك، وقال الحافظ فى التقريب: مجهول الحال . وباقى رجال السند ثقات رجال الصحيح غير سعد بن إسحاق، وهو ثقة. أبو عامر: هو عبد الملك بن عمرو العقدى. وأخرجه أبو داوُد "562" فى الصلاة: باب ما جاء فى الهدى فى المشى إلى الصلاة، ومن طريقه البغوى فى شرح السنة "475" عن محمد بن سليمان الأنبارى، عن أبى عامر العقدى، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 4/241، وابن خزيمة "441"، والطبرانى 19/ "332"، والبيهقى 3/230 من طريق داوُد بن قيس، به. وأخرجه الطبرانى 19/ "333" من طريق سعد بن إسحاق، عن أبى سعيد المقبرى، عن أبى ثمامة، به. وأخرجه الترمذى "386" فى الصلاة: باب ما جاء فى كراهية التشبيك بين الأصابع فى الصلاة، عن قتيبة، عن الليث، عن ابن عجلان، عن سعيد المقبرى، عن رجل، عن كعب بن عجرة. وجزم الحافظ فى التهذيب بأن الرجل المبهم هنا هو أبو ثمامة الحناط. وأخرجه الطبرانى 19/ "335" من طريق ابن عيينة، عن يزيد بن عبد الله بن قسيط، عن سعيد المقبرى، عن كعب. وأخرجه عبد الرزاق "3334"، وأحمد 4/242، 243، والدارمى 1/327، والطبرانى 19/ "334" و "335" و "336" من طرق عن ابن عجلان، عن سعيد المقبرى، عن كعب بن عجرة، قال ابن خزيمة: وقد وهم ابن عجلان فى الإسناد، وخلط فيه، فمرة يقول: عن أبى هريرة، ومرة يرسله "كما فى "مصنف" عبد الرزاق "3333"، ومرة يقول: عن سعيد، عن كعب. وأخرجه عبد الرزاق "3331"، ومن طريقه الطبرانى 19/ "337" عن أبى معشر، عن سعيد المقبرى، عن رجل من بنى سالم، عن أبيه، عن جده، عن كعب. وأخرجه أحمد 4/242 من طريق ابن أبى ذئب، عن سعيد المقبرى، عن رجل من بنى سالم، عن أبيه، عن جده، عن كعب أن النبى صلى الله عليه وسلم قال: " ... ولا يخالف أحدكم بين أصابع يديه فى الصلاة ."وأخرجه الطيالسى "1063"، ومن طريقه البيهقى 3/230 .

www.islamicurdubooks.com

دَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ، عَنْ سَعْدُ بْنُ اِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ اَبُوْ ثُمَامَةَ الْحَنَّاطُ،

(متن حدیث): اَنَّ كَعْبَ بْنَ عُجْرَةَ، اَدْرَكَهُ وَهُوَ يُرِيْدُ الْمَسْجِدَ، قَالَ: فَوَجَدَنِيْ وَاَنَا مُشَبِّكٌ يَدَيَّ اِحْدَاهُمَا بِالْاُخْرٰى، قَالَ: فَفَتَقَ يَدَيَّ وَنَهَانِيْ عَنْ ذٰلِكَ، وَقَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَا تَوَضَّاَ اَحَدُكُمْ، فَاَحْسَنَ وُضُوْئَهُ، ثُمَّ خَرَجَ عَامِدًا اِلَى الْمَسْجِدِ، فَلَا يُشَبِّكَنَّ يَدَهُ، فَاِنَّهُ فِيْ صَلَاةٍ . (2: 37)

ابوثمامہ حناط بیان کرتے ہیں: حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے ان کی ملاقات اس وقت ہوئی جب وہ مسجد میں جا رہے تھے۔ راوی کہتے ہیں: انہوں نے مجھے ایسی حالت میں پایا میں نے اپنے ہاتھ ایک دوسرے میں پھنسائے ہوئے تھے۔ انہوں نے میرے ہاتھ کھلوا دیئے اور مجھے ایسا کرنے سے منع کیا۔ انہوں نے یہ بات بتائی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے۔

''جب کوئی شخص وضو کرے تو اچھی طرح وضو کرے اور پھر مسجد کی طرف جانے کے ارادے سے نکلے' تو وہ اپنے ہاتھوں کو ایک دوسرے میں داخل نہ کرے کیونکہ وہ شخص نماز کی حالت میں شمار ہوتا ہے''۔

ذِكْرُ اِعْدَادِ اللّٰهِ الْمَنْزِلَ فِي الْجَنَّةِ لِلْغَادِىْ وَالرَّائِحِ اِلَى الصَّلَاةِ

اللہ تعالیٰ کا اس شخص کیلئے جنت میں مہمانی تیار کرنے کا تذکرہ جو صبح وشام نماز کیلئے (مسجد کی طرف) جاتا ہے

2037 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ، اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُطَرِّفٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَنْ غَدَا اِلَى الْمَسْجِدِ، اَوْ رَاحَ، اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُ نُزُلًا فِي الْجَنَّةِ كُلَّمَا غَدَا اَوْ رَاحَ . (1: 2)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص صبح کے وقت یا اور شام کے وقت مسجد جاتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں مہمانی تیار کرتا ہے' جب بھی وہ صبح کے وقت یا شام کے وقت جاتا ہے''۔

ذِكْرُ كَتْبَةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا الْخَارِجَ مِنْ بَيْتِهِ يُرِيْدُ الصَّلَاةَ مِنَ الْمُصَلِّيْنَ اِلٰى اَنْ يَّرْجِعَ اِلٰى بَيْتِهِ

2037- إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله رجال الشيخين غير عبيدة بن عبد الله، فإنه من رجال البخاري، وهو في "صحيح ابن خزيمة" برقم "1496" وأخرجه أحمد 2/508، 509، والبخاري "662" في الأذان: باب فضل من غدا إلى المسجد ومن راح، ومن طريقه البغوي "467" عن علي بن عبد الله، ومسلم "669" في المساجد: باب المشي إلى الصلاة تمحى به الخطايا، وترفع به الدرجات، عن ابن أبي شيبة وزهير بن حرب، وابن خزيمة "1496" أيضًا عن محمد بن يحيى، والبيهقي في السنن 3/62 من طريق إبراهيم بن عبد الله، والحسن بن مكرم، كلهم عن يزيد بن هارون، بهذا الإسناد.

www.islamicurdubooks.com

اللہ تعالیٰ کا اس شخص کیلئے (اجروثواب) نوٹ کرنے کا تذکرہ جو اپنے گھر سے نماز کی ادائیگی کیلئے نکلتا ہے (یہ اجروثواب) اس کے گھر واپس آنے تک نوٹ کیا جاتا ہے

2038 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، اَنَّ اَبَا عُشَّانَةَ، حَدَّثَهُ اَنَّهُ سَمِعَ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ، يُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اَلْقَاعِدُ عَلَى الصَّلَاةِ كَالْقَانِتِ، وَيُكْتَبُ مِنَ الْمُصَلِّيْنَ مِنْ حِيْنِ يَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهٖ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلٰى بَيْتِهٖ. (1: 2)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: اَبُوْ عُشَّانَةَ اسْمُهُ حَيُّ بْنُ يُؤْمِنَ الْمَعَافِرِيُّ، مِنْ ثِقَاتِ اَهْلِ مِصْرَ

✿✿ حضرت عقبہ بن عمرو رضی اللہ عنہ ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''نماز کا بیٹھ کر انتظار کرنے والا شخص نماز پڑھنے والے کی مانند ہے اور نمازی جب اپنے گھر سے نکلتا ہے' تو اس کے گھر واپس آنے تک اس کے لئے ثواب نوٹ کیا جاتا ہے۔''

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ابوعشانہ نامی راوی کا نام حیی بن عبداللہ مغافری ہے اور یہ مصر سے تعلق رکھنے والے ثقہ راوی ہیں۔

ذِكْرُ حَطِّ الْخَطَايَا وَرَفْعِ الدَّرَجَاتِ بِالْخُطٰى مَنْ اَتَى الصَّلَاةَ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلٰى بَيْتِهٖ

جو شخص نماز کیلئے (مسجد میں) آتا ہے اس کے گھر واپس جانے تک اس کے ہر قدم کے عوض میں اس کے گناہوں کو مٹا دیا جاتا ہے اور اس کے درجات کو بلند کر دیا جاتا ہے

2039 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، حَدَّثَنِیْ حُيَیُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمَعَافِرِيُّ، عَنْ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

2038- إسناده صحيح. حرملة بن يحيى: روى له مسلم، وباقي رجاله رجال الشيخين غير أبي عشانة، وهو ثقة. وأخرجه بأطول مما هنا الطبراني في الكبير /170 "831" من طريق أحمد بن صالح، عن ابن وهب، بهذا الإسناد. وصححه ابن خزيمة "1492" عن يونس بن عبد الأعلى، عن ابن وهب، به. وصححه الحاكم 1/112 من طريق الربيع بن سليمان، عن ابن وهب، به. ووافقه الذهبي. ومن طريق الحاكم أخرجه البيهقي 3/63. وأخرجه الطبراني أيضًا /17 "831" من طريق يحيى بن أيوب، عن عمرو بن الحارث، به. وأخرجه البغوي "474" من طريق ابن المبارك، عن ابن لهيعة، عن أبي قبيل، عن أبي عشانة، عن عقبة بن عامر، وهذا سند حسن، فإن عبد الله بن المبارك روى عن ابن لهيعة قبل احتراق كتبه. وأبو قبيل: هو حيي بن هانىء، صدوق. وأخرجه الطبراني /17 "842" من طريق عبد الله بن الحكم، عن ابن لهيعة، عن أبي عشانة، عن عقبة بن عامر.

www.islamicurdubooks.com

(متن حدیث): مَنْ رَاحَ اِلٰی مَسْجِدِ جَمَاعَةٍ، فَخُطْوَتَاهُ خُطْوَةٌ تَمْحُو سَيِّئَةً، وَخُطْوَةٌ تُكْتَبُ حَسَنَةً، ذَاهِبًا وَرَاجِعًا . (2:1)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْحَاتِمٍ: الْعَرَبُ تُضِيفُ الْفِعْلَ اِلَى الْاَمْرِ، كَمَا تُضِيفُ اِلَى الْفَاعِلِ، وَرُبَّمَا اَضَافَتِ الْفِعْلَ اِلَى الْفِعْلِ نَفْسِهِ كَمَا تُضِيفُهُ اِلَى الْاَمْرِ فَاِخْبَارُ ابْنِ عَمْرٍو اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَلَقَ رَاْسَهُ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ، اَرَادَ بِهِ اَنَّ الْحَالِقَ فَعَلَ ذٰلِكَ بِهِ لَا نَفْسُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاُضِيفَ الْفِعْلُ اِلَى الْاَمْرِ، كَمَا يُضَافُ ذٰلِكَ اِلَى الْفَاعِلِ، وَفِي خَبَرِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، الَّذِي ذَكَرْنَاهُ خُطْوَةٌ تَمْحُو سَيِّئَةً ، اَضَافَ الْفِعْلَ اِلَى الْفِعْلِ، لَا اَنَّ الْخُطْوَةَ تَمْحُو السَّيِّئَةَ نَفْسَهَا، وَلٰكِنَّ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا هُوَ الَّذِي يَتَفَضَّلُ عَلٰى عَبْدِهِ بِذٰلِكَ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص نماز با جماعت کے ساتھ والی مسجد میں جاتا ہے' تو اس کے دو قدموں میں سے ایک قدم کسی گناہ کو مٹاتا ہے اور ایک قدم نیکی کو نوٹ کرتا ہے۔ اس شخص کے جاتے ہوئے بھی اور واپس آتے ہوئے بھی ایسا ہوتا ہے۔''

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) با عرب بعض اوقات کسی فعل کی نسبت اصل معاملے کی طرف کر دیتے ہیں۔ جس طرح وہ اس کی نسبت فاعل کی طرف کرتے ہیں۔ اسی طرح بعض اوقات فعل کی نسبت نفس فعل کی طرف ہوتی ہے جس طرح اس کی نسبت امر کی طرف ہوتی ہے تو حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے اطلاع دی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر اپنا سر مونڈ لیا تھا کہ اس سے مراد یہ ہے کہ سر مونڈنے والے (حجام نے) نے ایسا کیا تھا یہ مراد نہیں ہے کہ خود نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کیا تھا۔ تو یہاں فعل کی نسبت امر کی طرف کی گئی ہے۔ جس طرح اس کی نسبت فاعل کی طرف کی جاتی ہے۔ جبکہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول وہ روایت جسے ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں کہ ایک قدم گناہ کو مٹا دیتا ہے تو یہاں فعل کی نسبت فعل کی طرف کی گئی ہے۔ کیونکہ وہ قدم گناہ کے وجود کو نہیں مٹاتا بلکہ اللہ تعالیٰ بندے پر یہ فضل کرتا ہے۔

ذِكْرُ اِعْطَاءِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا مَنْ بَعُدَ دَارُهُ عَنِ الْمَسْجِدِ مِنَ الْفَضْلِ مَا لَا يُعْطِي مَنْ قَرُبَ دَارُهُ مِنْهُ

اللہ تعالیٰ کا اس شخص کو فضیلت عطا کرنے کا تذکرہ جس کا گھر مسجد سے دور ہوتا ہے یہ فضیلت اس کو نہیں ملے گا جس کا گھر مسجد کے قریب ہوتا ہے

2040 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ التَّيْمِيِّ،

2039- إسناده حسن، رجاله رجال الصحيح غير حُيَيّ بن عبد الله المعافري، وثقة ابن معين وغيره، وضعفه أحمد وغيره، وقال ابن عدي: أرجو أنه لا بأس إذا روى عنه ثقة .وأخرجه أحمد 2/172 من طريق ابن لهيعة، عن حيي بن عبد الله، به. وذكره المنذري في الترغيب والترهيب 1/125، وقال: رواه أحمد بإسناد حسن، والطبراني، وابن حبان في صحيحه، وهو في مجمع الزوائد 2/29، وقال: رواه أحمد، والطبراني في الكبير ورجال الطبراني رجال الصحيح، ورجال الإمام أحمد فيهم ابن لهيعة.

www.islamicurdubooks.com

عَنْ اَبِیْ عُثْمَانَ، عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَجُلٌ لَا اَعْلَمُ اَحَدًا مِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ مِمَّنْ يُصَلِّي الْقِبْلَةَ يَشْهَدُ الصَّلَاةَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبْعَدَ جِوَارًا مِنَ الْمَسْجِدِ مِنْهُ، فَقِيلَ: لَوِ ابْتَعْتَ حِمَارًا تَرْكَبُهُ فِي الرَّمْضَاءِ، اَوِ الظَّلْمَاءِ، فَقَالَ: مَا يَسُرُّنِي اَنَّ مَنْزِلِي بِلِزْقِ الْمَسْجِدِ، فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَنْطَاكَ اللّٰهُ ذٰلِكَ كُلَّهُ، اَوْ اَعْطَاكَ اللّٰهُ مَا احْتَسَبْتَ. (3: 9)

❀❀ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص تھا میرے علم کے مطابق اہل مدینہ میں سے قبلہ کی طرف رُخ کر کے نماز ادا کرنے والوں میں سے جو لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں شامل ہوتے تھے۔ ان میں سے اس شخص سے زیادہ کسی اور کا گھر مسجد سے زیادہ دور نہیں تھا۔ اسے یہ کہا گیا اگر تم ایک گدھا خرید لو جس پر تم سوار ہو کر سردی اور گرمی کے موسم میں (مسجد) آیا کرو (تو یہ مناسب ہوگا) اس نے کہا: مجھے یہ بات پسند نہیں ہے میرا گھر مسجد کے بالکل ساتھ ہو۔ اس بات کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا گیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ یہ سب تمہیں عطا کرے گا (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) جس ثواب کی تم نے امید رکھی ہے اللہ تعالیٰ وہ تمہیں عطا کرے گا۔"

ذِكْرُ السَّبَبِ الَّذِي مِنْ اَجْلِهِ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْطَاكَ اللّٰهُ ذٰلِكَ

اس سبب کا تذکرہ جس کی وجہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی تھی: "اللہ تعالیٰ تم کو یہ چیز عطا کرے گا"

2041 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُو يَعْلَى، حَدَّثَنَا اَبُو خَيْثَمَةَ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِي عُثْمَانَ، عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، قَالَ:

2040- إسناده صحيح على شرط البخاري. التيمي: هو سليمان بن طرخان، وأبو عثمان: هو عبد الرحمٰن بن مل النهدي. وأخرجه أحمد 5/133 عن يحيى بن سعيد، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن أبي شيبة 2/207، 208، ومسلم "663" في المساجد: باب فضل كثرة الخطا إلى المساجد، وعبد الله بن أحمد في زوائده على المسند 5/133، وأبو داوُد "557" في الصلاة: باب ما جاء في فضل المشي إلى الصلاة، والدارمي 1/294، وابن خزيمة "1500"، وأبو عوانة 1/ 389، 390، والبيهقي في "السنن" 3/64، والبغوي في شرح السنة "887" من طرق عن سليمان التيمي، به. وأخرجه أحمد 5/ 133، ومسلم "663"، وعبد الله بن أحمد في زوائده على المسند 5/133، وابن ماجة في المساجد: باب الأبعد فالأبعد من المسجد أعظم أجرًا، وأبو عوانة 1/389، من طريقين، عن عاصم بن سليمان الأحول، عن أبي عثمان، به. و"أنطاك" لغة في "أعطاك"، وفي بحر أبي حيان 8/519: وقرأ الجمهور "أعطيناك" بالعين، وقرأ الحسن، وطلحة، وابن محيصن، والزعفراني: "أنطيناك"، وهي قراءة مروية عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، قال التبريزي: هي لغة للعرب العاربة من أولى قريش، ومن كلامه صلى الله عليه وسلم: "اليد العليا المنطية، واليد السفلى المنطاة." وأنطوا الثبجة "أي: أعطوا الوسط من الصدقة" ... وقال الأعشى: جيادك خير جياد الملوك ... تصان الجلال وتنطى الشعيرا

www.islamicurdubooks.com

(متن حدیث): كَانَ رَجُلٌ لَا اَعْلَمُ رَجُلًا مِنَ النَّاسِ مِنْ اَهْلِ الْمَدِينَةِ مِمَّنْ يُصَلِّي الْقِبْلَةَ اَبْعَدَ جِوَارًا مِنَ الْمَسْجِدِ مِنْ ذٰلِكَ الرَّجُلِ، قَالَ: قُلْتُ: لَوْ اَنَّكَ اشْتَرَيْتَ حِمَارًا تَرْكَبُهُ فِي الظَّلْمَاءِ، اَوِ الرَّمْضَاءِ؟ فَقَالَ: فَنَمَا الْحَدِيثُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَسَاَلَهُ، فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اَرَدْتُ اَنْ يُكْتَبَ لِي اِقْبَالِي اِذَا اَقْبَلْتُ اِلَى الْمَسْجِدِ وَرُجُوعِي اِذَا رَجَعْتُ قَالَ: فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَعْطَاكَ اللّٰهُ ذٰلِكَ اَجْمَعَ اَنْطَاكَ اللّٰهُ مَا احْتَسَبْتَ اَجْمَعَ. (3: 9)

❀❀ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک ایسا شخص تھا میرے علم کے مطابق قبلہ کی طرف رُخ کر کے نماز ادا کرنے والوں میں سے اور کسی شخص کا گھر مسجد سے اس شخص کے گھر سے زیادہ دور نہیں تھا۔ حضرت ابی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے اس کو کہا: تم ایک گدھا خرید لو جس پر سوار ہو کر تم تاریک رات میں' یا گرمی کے موسم میں آیا کرو (تو یہ مناسب ہوگا) راوی کہتے ہیں: یہ بات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچی۔ آپ نے اس شخص سے اس بارے میں دریافت کیا: تو اس نے عرض کیا: اے اللہ کے نبی! میں یہ چاہتا ہوں' جب میں مسجد کی طرف آؤں' تو میرا آنا اور جب میں واپس جاؤں' تو میرا واپس جانا نوٹ کیا جائے۔ (یعنی اس کا اجر و ثواب مجھے ملے) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ یہ ساری چیز تمہیں عطا کرے گا تم نے جو ثواب کی امید رکھی ہے' یہ سب اجر و ثواب اللہ تعالیٰ تمہیں عطا کرے گا۔"

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْاَبْعَدَ فَالْاَبْعَدَ فِي اِتْيَانِ الْمَسَاجِدِ اَعْظَمُ اَجْرًا مِنَ الْاَقْرَبِ فَالْاَقْرَبِ لِكَتْبَةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا آثَارَ مَنْ اَتَى الْمَسْجِدَ لِلصَّلَوَاتِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ جس شخص کا گھر مسجد سے جتنا زیادہ دور ہوگا اسے اتنا زیادہ اجر ملے گا

بہ نسبت اس شخص کے جس کا گھر مسجد سے قریب ہوگا اس کی وجہ یہ ہے کہ جو شخص نماز کیلئے مسجد کی طرف آتا رہا ہے اللہ تعالیٰ اس کے قدموں کے نشان نوٹ کرتا ہے

2042 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا حِبَّانُ، اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، اَخْبَرَنَا الْجُرَيْرِيُّ، عَنْ اَبِي نَضْرَةَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ:

(متن حدیث): اَرَدْنَا النُّقْلَةَ اِلَى الْمَسْجِدِ، وَالْبِقَاعُ حَوْلَ الْمَسْجِدِ خَالِيَةٌ، فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَانَا فِي دَارِنَا فَقَالَ: يَا بَنِي سَلِمَةَ، بَلَغَنِي اَنَّكُمْ تُرِيدُونَ النُّقْلَةَ اِلَى الْمَسْجِدِ، فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، بَعُدَ عَلَيْنَا الْمَسْجِدُ وَالْبِقَاعُ حَوْلَهُ خَالِيَةٌ فَقَالَ: يَا بَنِي سَلِمَةَ، دِيَارَكُمْ دِيَارَكُمْ تُكْتَبْ آثَارُكُمْ قَالَ: فَمَا وَدِدْنَا اَنَّا بِحَضْرَةِ الْمَسْجِدِ لَمَّا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَالَ. (1: 2)

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں۔ ہم نے مسجد کے قریب منتقل ہونے کا ارادہ کیا کیونکہ مسجد کے اردگرد کچھ جگہ خالی ہوئی تھی۔ اس کی اطلاع نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ملی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے محلے میں تشریف لائے اور آپ نے ارشاد فرمایا:

www.islamicurdubooks.com

اے بنوسلمہ! مجھ تک یہ اطلاع پہنچی ہے تم لوگ مسجد کے قریب منتقل ہونا چاہتے ہو۔ انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ (ﷺ)! ہم مسجد سے خاصے دور ہیں اور مسجد کے آس پاس کی جگہ خالی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے بنوسلمہ! تم اپنے علاقے میں رہو تم اپنے علاقے میں رہو تمہارے قدم نوٹ کئے جائیں گے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: پھر ہم نے یہ آرزو نہیں کی' ہم مسجد کے قریب رہیں کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی تھی۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ كَتْبَةَ الْاٰثَارِ لِمَنْ اَتَى الصَّلَوَاتِ اِنَّمَا هِيَ رَفْعُ الدَّرَجَاتِ وَحَطُّ الْخَطَايَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ مسجد کی طرف آنے والے شخص کے دو قدموں میں سے ایک قدم گناہوں کو مٹاتا ہے اور دوسرا قدم درجات کو بلند کرتا ہے

2043 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيْفَةَ الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدِ بْنِ مُسَرْبَلِ بْنِ مُغَرْبَلٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): صَلَاةُ الرَّجُلِ فِيْ جَمَاعَةٍ تَزِيْدُ عَلٰى صَلَاتِهٖ فِيْ بَيْتِهٖ، وَصَلَاتِهٖ فِيْ سُوْقِهٖ خَمْسًا وَعِشْرِيْنَ دَرَجَةً، وَذٰلِكَ اَنَّ اَحَدَهُمْ اِذَا تَوَضَّاَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ، ثُمَّ اَتَى الْمَسْجِدَ لَا يُرِيْدُ اِلَّا الصَّلَاةَ لَمْ يَخْطُ خُطْوَةً اِلَّا رَفَعَ اللّٰهُ لَهٗ بِهَا دَرَجَةً، وَحَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيْئَةً حَتّٰى يَدْخُلَ الْمَسْجِدَ، فَاِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ كَانَ فِيْ صَلَاةٍ مَا كَانَتِ الصَّلَاةُ تَحْبِسُهٗ. (2:1)

✿✿ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''آدمی کا باجماعت نماز ادا کرنا اس کا اپنے گھر میں نماز ادا کرنے یا اس کے بازار میں نماز ادا کرنے پر پچیس **[25]**

2043- إسناده صحيح على شرط البخاري. أبو معاوية: هو محمد بن خازم، والأعمش: سليمان بن مهران، وأبو صالح: هو ذكوان السمان. وأخرجه البخاري "477" في الصلاة: باب الصلاة في مسجد السوق، وأبو داوٗد "559" في الصلاة: باب ماجاء في فضل المشي إلى الصلاة، كلاهما عن مسدد بن مسرهد، بهٰذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/252، ومسلم "649" 1/459 في المساجد: باب فضل صلاة الجماعة وانتظار الصلاة، وابن ماجة "281" في الطهارة: باب ثواب الطهور، و "786" في المساجد: باب فضل الصلاة في جماعة، عن ابن أبي شيبة وأبي كريب، وأبو عوانة 1/388 و 2/4 عن علي بن حرب، والبيهقي 3/61 من طريق أحمد بن عبد الجبار، خمستهم عن أبي معاوية، بهٰذا الإسناد. وصححه ابن خزيمة "1490". وأخرجه الطيالسي "2412" و "2414"، والبخاري "647" في الأذان: باب فضل صلاة الجماعة، و "2119" في البيوع: باب ما ذكر في الأسواق، ومسلم 1/459 "649"، والترمذي "603" في الصلاة: باب ما ذكر في فضل المشي إلى المسجد وما يكتب له به من الأجر في خطاه، وأبو عوانة 2/4، من طرق، عن الأعمش، به. وصححه ابن خزيمة "1490" أيضًا. وسيرد قسم فضل صلاة الجماعة منه برقم "2051" من طريق أبي سلمة، وبرقم "2053" من طريق ابن المسيب، كلاهما عن أبي هريرة. انظر "1750" و "1751" و "1752".

www.islamicurdubooks.com

درجے زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔ اس کی صورت یوں ہے جب کوئی شخص وضو کرے تو اچھی طرح وضو کرے پھر وہ مسجد میں آئے اس کا ارادہ صرف نماز ادا کرنے کا ہو تو وہ شخص جو بھی قدم اٹھاتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے عوض میں اس کے درجے کو بلند کرتا ہے۔ اس کی وجہ سے اس کے گناہ کو معاف کرتا ہے یہاں تک کہ وہ شخص مسجد میں داخل ہو جاتا ہے تو جب وہ مسجد میں داخل ہوتا ہے تو وہ مسلسل نماز کی حالت میں شمار ہوتا ہے۔ جب تک وہ نماز کی وجہ سے مسجد میں رہتا ہے''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ اَحَدَ خُطُوَتَيِ الْجَائِي اِلَى الْمَسْجِدِ تَحُطُّ خَطِيئَةً وَالْاُخْرٰى تَرْفَعُ دَرَجَةً

اللہ تعالیٰ کا مسجد کی طرف آنے والے شخص پر یہ فضل کرنے کا تذکرہ کہ اس کے ہر اٹھے ہوئے قدم کے عوض میں اس کیلئے نیکیاں نوٹ کی جاتی ہیں

2044 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ عَاصِمٍ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو الرَّقِّيُّ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِيْ اُنَيْسَةَ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَنْ تَطَهَّرَ فِيْ بَيْتِهِ، ثُمَّ مَشٰى اِلٰى بَيْتٍ مِنْ بُيُوْتِ اللّٰهِ لِيَقْضِيَ فَرِيضَةً مِنْ فَرَائِضِ اللّٰهِ كَانَ خُطُوَتَاهُ اِحْدَاهُمَا تَحُطُّ خَطِيئَةً وَالْاُخْرٰى تَرْفَعُ دَرَجَةً. (1: 2)

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اپنے گھر میں وضو کرے پھر وہ اللہ کے کسی گھر کی طرف چل کر جائے اللہ تعالیٰ کے فرائض میں سے کوئی فرض ادا کرے تو اس کے دونوں قدموں میں سے ایک (قدم) گناہ کو مٹاتا ہے۔ دوسرا (قدم) درجے کو بلند کرتا ہے''۔

ذِكْرُ تَفَضُّلِ اللّٰهِ عَلَى الْجَائِي اِلَى الْمَسْجِدِ بِكَتْبِهِ الْحَسَنَاتِ لَهٗ بِكُلِّ خُطْوَةٍ يَخْطُوهَا

اللہ تعالیٰ کا مسجد کی طرف آنے والے شخص پر یہ فضل کرنے کا تذکرہ کہ اس کے اٹھائے ہر قدم کے عوض میں (اللہ تعالیٰ) اس کے لئے نیکیاں نوٹ کرتا ہے

2045 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ،

2044- إسناده صحيح. عبد الجبار بن عاصم، أبو طالب، وثقه ابن معين، والدارقطني، وذكره المؤلف في الثقات 8/418. وباقي رجاله ثقات رجال الشيخين. أبو حازم: هو سليمان الأشجعي. وأخرجه مسلم "666" في المساجد: باب المشي إلى الصلاة تمحى به الخطايا وترفع به الدرجات، وأبو عوانة 1/390، والبيهقي في السنن 3/62 من طريق زكريا بن عدى، وأبو عوانة 1/390، والبيهقي 3/62 من طريق العلاء بن هلال، كلاهما عن عبيد الله بن عمر، بهذا الإسناد.

2045- إسناده صحيح على شرط مسلم. وهو مكرر "2038".

www.islamicurdubooks.com

اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، اَنَّ اَبَا عُشَّانَةَ، حَدَّثَهُ، اَنَّهُ سَمِعَ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ، يُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ:

(متن حدیث):اِذَا تَطَهَّرَ الرَّجُلُ، ثُمَّ اَتَى الْمَسْجِدَ يَرْعَى الصَّلَاةَ كَتَبَ لَهُ كَاتِبَاهُ بِكُلِّ خُطْوَةٍ يَخْطُوهَا اِلَى الْمَسْجِدِ عَشْرَ حَسَنَاتٍ .(1: 2)

(توضیح مصنف):قَالَ اَبُوْحَاتِمٍ: اَبُوْ عُشَّانَةَ اسْمُهُ حَيُّ بْنُ يُؤْمِنَ مِنْ ثِقَاتِ اَهْلِ فُسْطَاطِ مِصْرَ

حضرت عقبہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب کوئی شخص وضو کرے پھر وہ نماز کی حفاظت کے لیے مسجد کی طرف آئے' تو اس کے دونوں کاتب فرشتے مسجد کی طرف جانے والے ہر قدم کے بدلے میں دس نیکیاں نوٹ کرتے ہیں''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ابوعشانہ نامی راوی کا نام حیی بن یومن ہے اور مصر کے شہر فسطاط سے تعلق رکھنے والے ثقہ راوی ہیں۔

ذِكْرُ تَفَضُّلِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا عَلَى الْمَاشِي فِي الظُّلَمِ اِلَى الْمَسَاجِدِ بِنُوْرٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَمْشِي بِهٖ فِيْ ذٰلِكَ الْجَمْعِ نَسْاَلُ اللّٰهَ بَرَكَةَ ذٰلِكَ الْجَمْعِ

تاریکی میں مساجد کی طرف آنے والے شخص پر اللہ تعالیٰ کے اس فضل کا تذکرہ کہ ان کو قیامت کے دن نور نصیب ہوگا جس کے ہمراہ وہ اس دن چلیں گے' ہم اللہ تعالیٰ سے اس دن کی برکت کا سوال کرتے ہیں

2046 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ مَعْشَرٍ اَبُوْ عَرُوبَةَ، بِحَرَّانَ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ زَيْدِ الْخَطَّابِيُّ، وَاَيُّوْبُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَزَّانُ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِيْ اُنَيْسَةَ، عَنْ جُنَادَةَ بْنِ اَبِيْ اُمَيَّةَ، عَنْ مَكْحُوْلٍ، عَنْ اَبِيْ اِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِيِّ، عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ:

(متن حدیث):مَنْ مَشَى فِيْ ظُلْمَةِ اللَّيْلِ اِلَى الْمَسَاجِدِ، آتَاهُ اللّٰهُ نُوْرًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ

(توضیح مصنف):قَالَ اَبُوْحَاتِمٍ: هٰكَذَا حَدَّثَنَا اَبُوْ عَرُوبَةَ، فَقَالَ جُنَادَةُ بْنُ اَبِيْ اُمَيَّةَ، وَاِنَّمَا هُوَ جُنَادَةُ بْنُ اَبِيْ

2046- صحيح بشواهده، جنادة بن أبي أمية: صوابه جنادة بن أبي خالد كما سينبه عليه المصنف، ذكره المؤلف في ثقاته 6/150، وأورده البخاري في تاريخه 2/234، وابن أبي حاتم 2/515، ولم يذكرا فيه جرحًا ولا تعديلًا، وقال الذهبي في الميزان: لا يعرف، وباقي رجاله ثقات .عبد الله بن جعفر: هو ابن غيلان الرقي، وقد تحرف في الإحسان إلى عبيد الله، وعبيد الله بن عمرو: هو ابن أبي الوليد الرقي، أبو وهب الأسدي، وقد تحرف في الإحسان إلى عبد الله .وأورده السيوطي في الجامع الكبير 2/838، ونسبه إلى ابن أبي شيبة، وأبي يعلى، والبيهقي في شعب الإيمان، وابن عساكر في تاريخه .وله شاهد من حديث بريدة عند أبي داؤد "561"، والترمذي ."223" وآخر من حديث أنس عند ابن ماجة "781"، والحاكم 1/212، والبيهقي .3/63

www.islamicurdubooks.com

خَالِدٍ، وَجُنَادَةُ بْنُ اَبِیْ اُمَيَّةَ مِنَ التَّابِعِينَ اَقْدَمُ مِنْ مَكْحُولٍ، وَجُنَادَةُ بْنُ اَبِیْ خَالِدٍ مِنْ اَتْبَاعِ التَّابِعِينَ وَهُمَا شَامِيَّانِ ثِقَتَانِ

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص تاریک رات میں مسجد کی طرف پیدل چل کر جاتا ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے نور عطا فرمائے گا۔''

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ابوعروبہ نے ہمیں یہ حدیث اسی طرح بیان کی ہے۔ انہوں نے یہ بات بیان کی ہے جنادہ بن ابوامیہ نامی راوی تابعین کے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں اور مکحول سے مقدم ہیں جبکہ جنادہ بن ابوخالد نامی راوی تبع تابعین کے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ یہ دونوں راوی شام کے رہنے والے ہیں۔ اور دونوں ثقہ ہیں۔

ذِكْرُ مَا يَقُولُ الْمَرْءُ عِنْدَ دُخُولِ الْمَسْجِدِ يُرِيدُ الصَّلَاةَ

اس بات کا تذکرہ جب آدمی نماز کے ارادے سے مسجد میں داخل ہو تو کیا پڑھے؟

2047 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ، حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اِذَا دَخَلَ اَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيُسَلِّمْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلْيَقُلِ: اللّٰهُمَّ افْتَحْ لِی اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ، وَاِذَا خَرَجَ فَلْيُسَلِّمْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ. (2:1)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

جب کوئی شخص مسجد میں داخل ہو وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے اور یہ پڑھے۔

''اے اللہ! میرے لئے اپنے رحمت کے دروازے کھول دے۔''

2047- إسناده قوى، على شرط مسلم، رجاله رجال الشيخين غير الضحاك بن عثمان، فإنه من رجال مسلم وحده. أبو بكر الحنفي: هو عبد الكبير بن عبد المجيد الحنفي. وأخرجه النسائي في عمل اليوم والليلة "90"، وابن ماجة "773" في المساجد: باب الدعاء عند دخول المسجد، عن ابندار محمد بن بشار، ابن السني "86" من طريق عمرو بن علي، والحاكم 1/207، ومن طريقه البيهقي 2/442 من طريق محمد بن سنان القزاز، ثلاثتهم عن أبي بكر الحنفي، بهذا الإسناد. وصححه الحاكم على شرط الشيخين، ووافقه الذهبي، وقال البوصيري في مصباح الزجاجة ورقة 52: إسناد صحيح، رجاله ثقات. وسيورده المصنف برقم "2050" عن ابن خزيمة، عن ابندار، به. وأخرجه ابن أبي شيبة 1/339 و10/406 عن أبي خالد الأحمر، وعبد الرزاق "1671" عن ابن عيينة، كلاهما عن ابن عجلان، عن سعيد المقبرى، عن أبي هريرة قال: قال لي كعب بن عجرة: إذا دخلت المسجد فسلم على النبي صلى الله عليه وسلم. وهكذا أخرجه عبد الرزاق "1670" من طريق أبي معشر المدني، عن سعيد المقبرى ... من قول كعب. وأخرجه النسائي في عمل اليوم والليلة "91" من طريق قتيبة بن سعيد، عن الليث، عن ابن عجلان، عن سعيد المقبرى، عن أبي هريرة أن كعب الأحبار قال: يا أبا هريرة احفظ مني اثنتين أوصيك بهما: إذا دخلت المسجد ...

www.islamicurdubooks.com

اور جب وہ شخص مسجد سے باہر آئے' تو نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجے اور وہ یہ کلمہ پڑھے۔
''اے اللہ! تو مجھے شیطان مردود سے پناہ میں رکھ۔''

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِسُؤَالِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا فَتْحَ اَبْوَابِ رَحْمَتِهٖ لِلدَّاخِلِ الْمَسْجِدَ
مسجد میں داخل ہونے والے شخص کو اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ کہ وہ اللہ تعالیٰ سے یہ دعا مانگے کہ وہ اپنی رحمت کے دروازے (اس کیلئے) کھول دے

2048 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ، عَنْ بِشْرِ بْنِ الْمُفَضَّلِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ غَزِيَّةَ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ اَبِى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سُوَيْدٍ الْاَنْصَارِيُّ، عَنْ اَبِىْ حُمَيْدٍ، اَوْ اَبِىْ اُسَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِذَا دَخَلَ اَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيُسَلِّمْ وَلْيَقُلْ: اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِىْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَاِذَا خَرَجَ فَلْيَقُلْ: اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْاَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ. (1: 104)

حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ یا شاید حضرت ابواسید ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کوئی شخص مسجد میں داخل ہو' تو وہ سلام کرے اور یہ پڑھے۔
''اے اللہ! تو میرے لئے اپنے رحمت کے دروازے کھول دے۔''
اور جب وہ (مسجد سے باہر) جائے' تو وہ یہ پڑھے۔
''اے اللہ! میں تجھ سے تیرے فضل کا سوال کرتا ہوں''۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِسُؤَالِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا مِنْ فَضْلِهٖ لِلْخَارِجِ مِنَ الْمَسْجِدِ
مسجد سے باہر نکلنے والے شخص کیلئے اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ کہ وہ اللہ سے اس کا فضل مانگے

2049 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ، قَالَ:

2048- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الصحيح. وأخرجه البيهقي في السنن 2/441 من طريق مسدد، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم "713" في صلاة المسافرين: باب ما يقول إذا دخل المسجد، عن حامد بن عمر البكراوي، عن بشر بن المفضل، به. وأخرجه أبو عوانة 1/414 من طريق يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ عمارة بن غازية، به. وأخرجه أبو داوُد "465" في الصلاة: باب فيما يقوله الرجل عند دخوله المسجد، ومن طريقه البيهقي في اليمن 2/442، عن محمد بن عثمان الدمشقي، والدارمي 1/324 عن يحيى بن حسان، وأبو عوانة من طريق 1/414 'عبد العزيز الأويسي، ثلاثتهم عن عبد العزيز الدراوردي، عن ربيعة بن أبي عبد الرحمٰن، به. وأخرجه عبد الرزاق "1665" عن إبراهيم بن محمد، وابن ماجة "772" في المساجد: باب الدعاء عند دخول المسجد. وسيورده المصنف بعده من طريق سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ اَبِىْ عبد الرحمٰن، به، فانظره.

www.islamicurdubooks.com

حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، عَنْ رَبِيعَةَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ سُوَيْدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا حُمَيْدٍ، وَاَبَا اُسَيْدٍ، يَقُوْلَانِ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِذَا جَاءَ اَحَدُكُمْ اِلَى الْمَسْجِدِ فَلْيَقُلْ: اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِي اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ، وَاِذَا خَرَجَ فَلْيَقُلْ: اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْاَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ. (1: 104)

❀❀ حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ یا شاید حضرت ابواسید ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کوئی شخص مسجد آئے' تو اسے یہ پڑھنا چاہئے۔

''اے اللہ! تو میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔''

اور جب وہ باہر جائے' تو اسے یہ پڑھنا چاہئے۔

''اے اللہ! میں تجھ سے تیرے فضل کا سوال کرتا ہوں۔''

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِالِاسْتِجَارَةِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ لِمَنْ خَرَجَ مِنَ الْمَسْجِدِ

جو شخص مسجد سے باہر نکلتا ہے اسے مردود شیطان سے پناہ مانگنے کا حکم ہونے کا تذکرہ

2050 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنِي سَعِيدٌ الْمَقْبُرِيُّ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اِذَا دَخَلَ اَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ، فَلْيُسَلِّمْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلْيَقُلْ: اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِي اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ، وَاِذَا خَرَجَ فَلْيُسَلِّمْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلْيَقُلْ: اَللّٰهُمَّ اَجِرْنِي مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ. (1: 104)

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب کوئی شخص مسجد میں داخل ہو' تو وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام بھیجے اور یہ پڑھے:

اے اللہ! تو میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے''۔

اور جب وہ باہر جائے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام بھیجے اور یہ پڑھے۔

2049- إسناده صحيح على شرط مسلم، عبد الله بن سعيد من رجال مسلم، وباقي السند ثقات من رجال الشيخين، وقد أخرجه أحمد 3/497 و5/425، والنسائي 2/53 في المساجد: باب القول عند دخول المسجد وعند الخروج منه، وفي اليوم والليلة "177" من طريق أبي عامر العقدي، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم "713" في صلاة المسافرين: باب ما يقول إذا دخل المسجد، والبيهقي في السنن 2/441، عن يحيى بن يحيى، والدارمي 2/293 عن عبد الله بن مسلمة، وأبو عوانة 1/414 من طريق ابن أبي مريم، ثلاثتهم عن سليمان بن بلال، به. إلا أنهما قالوا: عن أبي حميد أو أبي أسيد.

www.islamicurdubooks.com

''اے اللہ! تو مجھے شیطان مردود سے پناہ نصیب کر۔''

ذِكْرُ فَضْلِ صَلَاةِ الْجَمَاعَةِ عَلَى صَلَاةِ الْفَذِّ بِخَمْسٍ وَعِشْرِيْنَ دَرَجَةً

اس بات کا تذکرہ کہ جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنا تنہا نماز ادا کرنے پر پچیس درجے زیادہ فضیلت رکھتا ہے

2051 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِی السَّرِيِّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): فَضْلُ صَلَاةِ الْجَمِيْعِ عَلٰى صَلَاةِ الرَّجُلِ وَحْدَهُ خَمْسٌ وَعِشْرُوْنَ دَرَجَةً .(1: 2)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْحَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: هٰذَا الْخَبَرُ مِمَّا نَقُوْلُ فِیْ كُتُبِنَا بِاَنَّ الْعَرَبَ تَذْكُرُ الشَّیْءَ بِعَدَدٍ مَحْصُوْرٍ مَعْلُوْمٍ، وَلَا تُرِيْدُ بِذِكْرِهَا ذٰلِكَ الْعَدَدَ نَفْيًا عَمَّا وَرَائَهُ، وَلَمْ يُرِدْ بِقَوْلِهٖ هٰذَا اَنَّهٗ لَا يَكُوْنُ لِلْمُصَلِّیْ مِنَ الْاَجْرِ بِصَلَاتِهٖ اَكْثَرُ مِمَّا وُصِفَ فِیْ خَبَرِ اَبِیْ هُرَيْرَةَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''باجماعت نماز ادا کرنا آدمی کے تنہا نماز ادا کرنے پر پچیس گنا فضیلت رکھتا ہے۔''

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ وہ روایت ہے جس کے بارے میں ہم اپنی کتابوں میں یہ بات بیان کر چکے ہیں کہ عرب بعض اوقات کسی چیز کا تذکرہ کسی متعین محدود تعداد کے ہمراہ کرتے ہیں لیکن اس عدد کے ذکر کرنے سے مراد یہ نہیں ہوتی کہ اس کے علاوہ عدد کی نفی کر دی جائے۔ اس لیے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان سے یہ مراد نہیں ہے کہ نمازی کو اپنی نماز میں اس سے زیادہ اجر نہیں ملتا جو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایت میں بیان کیا گیا ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْفَضْلَ لِلْمُصَلِّیْ الْجَمَاعَةِ يَكُوْنُ اَكْثَرَ مِمَّا ذُكِرَ فِیْ خَبَرِ اَبِیْ هُرَيْرَةَ الَّذِیْ ذَكَرْنَاهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنے والے شخص کو اس سے زیادہ فضیلت حاصل ہوتی ہے جس کا تذکرہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول اس روایت سے ہے جس روایت کا ہم نے ذکر کیا ہے

2051- حديث صحيح، ابن أبي السرى وإن كان صاحب أوهام قد توبع عليه، وباقي السند ثقات رجال الشيخين . وهو في مصنف عبد الرزاق برقم "2001"، ومن طريقه أخرجه البخاري "4717" في التفسير: باب (إِنَّ قُرْآنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا) .وأخرجه مسلم "649" "246" في المساجد: باب فضل صلاة الجماعة وبيان التشديد في التخلف عنها، من طريق عبدالأعلى، عن معمر، به.وأخرجه البخاري "648" في الأذان: باب فضل صلاة الجماعة، ومسلم "649" "246" أيضًا، من طريق أبي اليمان، عن شعيب، عن الزهري، عن سعيد وأبي سلمة، عن أبي هريرة.وأخرجه ابن ابي شيبة 2/480 عن علي بن مسهر، عن محمد بن عمرو، عن أبي سلمة، به.وسيرد برقم "2053" من طريق مالك، عن الزهري، عن ابن المسيب، عن أبي هريرة، فانظره.وتقدم مطولًا برقم "2043" من طريق أبي صالح ذكوان، عن أبي هريرة.

www.islamicurdubooks.com

2052 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيسَ الْاَنْصَارِيُّ، اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): صَلَاةُ الْجَمَاعَةِ اَفْضَلُ مِنْ صَلَاةِ الْفَذِّ بِسَبْعٍ وَعِشْرِيْنَ دَرَجَةً. (2:1)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنا تنہا نماز ادا کرنے پر ستائیس [27] درجے فضیلت رکھتا ہے۔''

ذِكْرُ مَا فَضَّلَ صَلَاةَ الْجَمَاعَةِ عَلٰى صَلَاةِ الْمَرْءِ مُنْفَرِدًا

اس بات کا تذکرہ کہ باجماعت نماز ادا کرنے کو تنہا نماز ادا کرنے پر کیا فضیلت حاصل ہے؟

2053 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيسَ الْاَنْصَارِيُّ، اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): صَلَاةُ الْجَمَاعَةِ تَزِيدُ عَلٰى صَلَاةِ الْفَذِّ بِخَمْسٍ وَعِشْرِيْنَ دَرَجَةً. (3: 32)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنا تنہا نماز ادا کرنے پر پچیس [25] درجے فضیلت رکھتا ہے۔''

2052- إسناده صحيح على شرطهما. وأخرجه البغوى فى شرح السنة "784" من طريق أحمد بن أبى بكر، بهٰذا الإسناد. وهو فى الموطأ 1/129 فى الصلاة: باب فضل صلاة الجماعة، ومن طريق مالك أخرجه الشافعى فى مسنده 1/121 - 122، وأحمد 2/65 و112، والبخارى "645" فى الأذان: باب فضل صلاة الجماعة، ومسلم "650" فى المساجد: باب فضل صلاة الجماعة وبيان التشديد فى التخلف عنها، والنسائى 2/103 فى الإمامة: باب فضل الجماعة، وأبو عوانة 2/3، والطحاوى فى مشكل الآثار 2/29، والبيهقى فى السنن 3/59، والبغوى فى شرح السنة "785". وأخرجه البخارى "649" فى الأذان: باب فضل صلاة الفجر فى جماعة، من طريق شعيب، ومسلم "649" "248"، وأبو عوانة 2/3 من طريق أبى عبد الله ختن زيد بن زبان، والبيهقى فى السنن 3/59 من طريق أيوب بن أبى تميمة، ثلاثتهم عن نافع، به. وأخرجه ابن أبى شيبة 1/480، وأحمد 2/102، ومسلم "650" "250"، والترمذى "215" فى الصلاة: باب ما جاء فى فضل الجماعة، وابن ماجة "789" فى المساجد: باب فضل الصلاة فى جماعة، والدارمى 1/292-293، وأبو عوانة 2/3، وابن خزيمة "1471"، من طريق عبدى الله عمر، عن نافع، به.

2053- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وهو فى الموطأ 1/129 فى الصلاة: باب فضل الصلاة الجماعة، ومن طريق مالك أخرجه أحمد 2/486، ومسلم "649" فى المساجد: باب فضل صلاة الجماعة وبيان التشديد فى التخلف عنها، والترمذى "216" فى الصلاة: باب ما جاء فى فضل الجماعة، والنسائى 2/103 فى الإمامة: باب فضل الجماعة، وأبو عوانة 2/2، والبيهقى 3/60، والبغوى فى شرح السنة "786". وأخرجه ابن أبى شيبة 2/480 من طريق معمر، وأحمد 2/464، وأبو عوانة 2/2، من طريق إبراهيم بن سعد، و 2/396 من طريق أبى أويس، ثلاثتهم عن الزهرى، به. وأخرجه ابن أبى شيبة 2/480 أيضا، وابن خزيمة "1472"، والبيهقى 2/302 من طريق داوٗد بن أبى هند، عن سعيد بن المسيب، به. وأخرجه الشافعى فى مسنده 1/122 ومن طريقه البيهقى فى السنن 3/59 من طريق مَالِكٍ، عَنْ اَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِي هريرة. وأخرجه أحمد 2/328 و454 و525 من طريق الأشعث بن سليم، عن أبى الأحوص، عن أبى هريرة. وأخرجه أحمد 2/475، ومسلم "649" "247" فى المساجد: باب فضل الجماعة، وأبو عوانة 2/2، والبيهقى 3/61 من طريق اَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حزم، عن الأغر، عن أبى هريرة.

www.islamicurdubooks.com

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ هٰذَا الْعَدَدَ لَمْ يُرِدْ بِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفْيًا عَمَّا وَرَائَهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ اس عدد سے مراد نبی اکرم ﷺ کی یہ مراد نہیں ہے کہ اس کے علاوہ کی نفی کردی جائے

2054 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ سِنَانٍ، اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): صَلَاةُ الْجَمَاعَةِ اَفْضَلُ مِنْ صَلَاةِ الْفَذِّ بِسَبْعٍ وَعِشْرِيْنَ دَرَجَةً. (3: 32)

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنا تنہا نماز ادا کرنے پر ستائیس درجے فضیلت رکھتا ہے۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صَلَاةُ الْفَذِّ فِي الْخَبَرَيْنِ اللَّذَيْنِ ذَكَرْنَاهُمَا لَفْظَةٌ اُطْلِقَتْ عَلَى الْعُمُوْمِ مُرَادُهَا الْخُصُوْصُ دُوْنَ اسْتِعْمَالِهَا عَلٰى عُمُوْمِ مَا وَرَدَتْ فِيْهِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ''تنہا شخص کی نماز''

یہ ان دو روایات میں منقول ہے جن کا ہم نے ذکر کیا ہے اس لفظ کو عمومی طور پر استعمال کیا گیا ہے لیکن اس سے مراد مخصوص ہے اسے اس عموم کیلئے استعمال نہیں کیا جائے گا جس بارے میں یہ وارد ہوا ہے

2055 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ، عَنْ هِلَالِ بْنِ مَيْمُوْنٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَ اللَّيْثِيِّ، عَنْ اَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): صَلَاةُ الرَّجُلِ فِي جَمَاعَةٍ تَزِيْدُ عَلٰى صَلَاتِهٖ وَحْدَهٗ بِخَمْسٍ وَعِشْرِيْنَ دَرَجَةً، فَاِنْ صَلَّاهُ بِاَرْضٍ قِيٍّ فَاَتَمَّ رُكُوْعَهَا وَسُجُوْدَهَا بَلَغَتْ صَلَاتُهٗ بِخَمْسِيْنَ دَرَجَةً. (3: 32)

❁❁ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''آدمی کا جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنا اس کے تنہا نماز ادا کرنے پر پچیس [25] درجے فضیلت رکھتا ہے اور اگر وہ کسی بے آب وگیاہ جگہ پر نماز ادا کرتا ہے' رکوع اور سجود مکمل ادا کرتا ہے' تو اس کی نماز پچاس درجے تک پہنچ جاتی ہے''۔

2054– إسناده صحيح على شرطهما، وهو مكرر ."2052"

2055– إسناده قوي، وهو مكرر ."1749"

www.islamicurdubooks.com

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمَاْمُوْمِيْنَ كُلَّمَا كَثُرُوْا كَانَ ذٰلِكَ اَحَبَّ اِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ مقتدیوں کی تعداد جتنی زیادہ ہوگی تو یہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اتنی زیادہ پسندیدہ بات ہوگی

2056 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيْفَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ، اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَصِيْرٍ، عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، قَالَ:

(متن حدیث): صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّبْحَ فَقَالَ: اَشَاهِدٌ فُلَانٌ؟ قَالُوْا: لَا فَقَالَ: اَشَاهِدٌ فُلَانٌ؟ قَالُوْا: لَا، قَالَ: اِنَّ هَاتَيْنِ الصَّلَاتَيْنِ اَثْقَلُ الصَّلَوَاتِ عَلَى الْمُنَافِقِيْنَ وَلَوْ يَعْلَمُوْنَ فَضْلَ مَا فِيْهِمَا لَاَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا وَاِنَّ الصَّفَّ الْاَوَّلَ لَعَلٰى مِثْلِ صَفِّ الْمَلَائِكَةِ، وَلَوْ تَعْلَمُوْنَ فَضِيْلَتَهُ لَابْتَدَرْتُمُوْهُ، وَصَلَاةُ الرَّجُلِ مَعَ الرَّجُلَيْنِ اَزْكٰى مِنْ صَلَاتِهِ مَعَ رَجُلٍ وَكُلَّمَا كَثُرَ فَهُوَ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ. (1: 2)

❀❀ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں صبح کی نماز پڑھائی پھر آپ نے دریافت کیا: کیا فلاں شخص موجود ہے۔ لوگوں نے عرض کی: جی نہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا فلاں شخص موجود ہے۔ لوگوں نے عرض کی: جی نہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ دو نمازیں منافق کے لئے سب سے زیادہ بوجھل نمازیں ہیں اگر انہیں ان دونوں نمازوں کی فضیلت کا پتہ چل جائے تو وہ ان دونوں نمازوں میں ضرور شریک ہوا اگرچہ وہ گھسٹ کر چل کر آئیں اور پہلی صف فرشتوں کی صف کی مانند ہے اگر تمہیں اس کی فضیلت کا پتہ چل جائے' تو تم تیزی سے اس کی طرف لپکو اور آدمی کا دو آدمیوں کے ہمراہ نماز ادا کرنا اس کے ایک آدمی کے ہمراہ نماز ادا کرنے سے زیادہ پاکیزہ ہے اور جب بھی (جماعت میں شریک لوگوں) کی تعداد زیادہ ہوگی' تو یہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہوگا۔

2057 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيْفَةَ فِيْ عَقِبِهِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ الْحَجَبِيُّ، عَنْ خَالِدِ

2056- عبد الله بن أبي بصير: لا يعرف له راو غير أبي إسحاق، ولم يوثقه غير المؤلف 5/15، والعجلي ص 251، وباقي رجال السند من رجال الشيخين. محمد بن كثير: هو العبدي، وأبو إسحاق: هو عمرو بن عبد الله السبيعي. وأخرجه الطيالسي "554" ومن طريقه البيهقي في السنن 3/67، عن شعبة، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 5/140، وأبو داوُد "554" في الصلاة: باب في فضل صلاة الجماعة، والدارمي 1/291، وابن خزيمة "1477"، والحاكم 1/247-248، والبيهقي في السنن 3/67و68 من طرق عن شعبة، به. وأخرجه عبد الرزاق "2004"، وأحمد وابنه عبد الله 5/140و141، والبيهقي في السنن 3/61 من طرق عن أبي إسحاق، به. وانظر ما بعده.

2057- أبو بصير: هو العبدي الكوفي، يقال: اسمه حفص، لم يوثقه غير المؤلف. وأخرجه أحمد 5/104، والبيهقي في السنن 3/68، من طريق محمد بن أبي بكر المقدمي، والنسائي 2/104 في الإمامة: باب الجماعة إذا كانوا اثنين، عن إسماعيل بن مسعود، كلاهما عن خالد بن الحارث، بهذا الإسناد. وأخرجه الدارمي 1/291، وابن خزيمة "1476" من طريق زهير، والدارمي من طريق خالد بن ميمون، كلاهما عن أبي إسحاق، به. وأخرجه البيهقي في السنن 3/102 من طريق عن عبد الرحمن بن عبد الله، عن أبي إسحاق، عن أبي بصير، به.

www.islamicurdubooks.com

بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، اَنَّهُ اَخْبَرَهُمْ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي بَصِيرٍ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ شُعْبَةُ وَقَدْ قَالَ اَبُوْ اِسْحَاقَ سَمِعْتُهُ مِنْهُ، وَمِنْ اَبِيهِ ثُمَّ سَاقَهُ.

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

ذِكْرُ تَفَضُّلِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا بِكَتْبِهِ قِيَامَ اللَّيْلِ كُلِّهِ لِلْمُصَلِّي صَلَاةَ الْعِشَاءِ وَالْغَدَاةِ فِي جَمَاعَةٍ

اللہ تعالیٰ کے اس فضل کا تذکرہ کہ وہ اس نمازی کو رات بھر نوافل ادا کرنے کا ثواب عطا کرتا ہے جو عشاء اور فجر کی نماز باجماعت ادا کرتا ہے

2058 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيمٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي عَمْرَةَ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): مَنْ صَلَّى الْعِشَاءَ وَالْغَدَاةَ فِي جَمَاعَةٍ، فَكَاَنَّمَا قَامَ اللَّيْلَ. (2:1)

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص صبح اور عشاء کی نماز باجماعت ادا کرتا ہے گویا اس نے رات بھر نوافل ادا کئے۔''

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ تَفَرَّدَ بِهِ مُؤَمَّلُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے کہ اس روایت کو نقل کرنے میں مؤمل بن اسماعیل نامی راوی منفرد ہے

2059 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَحْمُودِ بْنِ عَدِيٍّ بِنَسَا، حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ زَنْجُوَيْهِ، حَدَّثَنَا اَبُو

2058– حديث صحيح . مؤمل بن إسماعيل: سيء الحفظ، لكنه توبع . وباقي رجاله ثقات رجال الصحيح .وأخرجه عبد الرزاق "2008"، ومن طريقه أحمد 1/58 ، ومسلم، "656" في المساجد: باب فضل صلاة العشاء والصبح في جماعة، والبيهقي في السنن 3/60، 61 عن سفيان الثوري، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 1/58 عن عبد الرحمٰن بن مهدي، ومسلم "656" من طريق محمد بن عبد الله الأسدي، وأحمد 1/68 ، ومن طريقه أبو داوُد "555" في الصلاة: باب في فضل صلاة الجماعة، عن إسحاق بن يوسف، والترمذي "221" في الصلاة: باب ما جاء في فضل العشاء والفجر في الجماعة، من طريق بشر بن السري، وأبو عوانة 2/4 من طريق عبد الصمد بن حسان، كلهم عن سفيان، به .وأخرجه الطبراني "148" من طريق قتادة بن الفضيل الرهاوي، عن عبد الله بن عبد الرحمٰن بن أبي عمرة، عن أبيه، عن عثمان .وأخرجه أحمد 1/58 ، عن أبي عامر العقدي، عن علي بن المبارك، عن يحيى بن أبي كثير، عن محمد بن إبراهيم، عن عثمان بن عفان .وسيرد بعده "2059" من طريق أبي نعيم، عن سفيان، به، وبرقم "2060" من طريق عبد الواحد بن زياد عن عثمان بن حكيم، به. فانظرهما.

www.islamicurdubooks.com

نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيمٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ عَمْرَةَ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث):مَنْ صَلَّى الْعِشَاءَ وَالْفَجْرَ فِیْ جَمَاعَةٍ كَانَ كَقِيَامِ لَيْلَةٍ .(1: 2)

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص صبح اور عشاء کی نماز باجماعت ادا کرتا ہے' تو یہ رات بھر نوافل ادا کرنے کی مانند ہے۔''

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ رَفْعَ هٰذَا الْخَبَرِ تَفَرَّدَ بِهٖ سُفْيَانُ الثَّوْرِیُّ وَحْدَهٗ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے: اس روایت کو مرفوع حدیث کے طور پر نقل کرنے میں سفیان ثوری نامی راوی منفرد ہے

2060 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِیُّ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، اَخْبَرَنَا الْمُغِيْرَةُ بْنُ سَلَمَةَ الْمَخْزُوْمِیُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيمٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِیْ عَمْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث):دَخَلَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ الْمَسْجِدَ بَعْدَ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ، فَقَعَدَ وَحْدَهٗ وَقَعَدْتُ اِلَيْهِ فَقَالَ: يَا ابْنَ اَخِی سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَنْ صَلَّى الْعِشَاءَ فِیْ جَمَاعَةٍ، فَكَاَنَّمَا قَامَ نِصْفَ اللَّيْلِ، وَمَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فِیْ جَمَاعَةٍ، فَكَاَنَّمَا صَلَّى اللَّيْلَ كُلَّهٗ .(1: 2)

عبدالرحمن بن ابوعمرہ بیان کرتے ہیں: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ مغرب کی نماز کے بعد مسجد میں داخل ہوئے اور تنہا بیٹھ گئے میں ان کے پاس آکر بیٹھا تو انہوں نے کہا: اے میرے بھتیجے میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔

''جو شخص عشاء کی نماز باجماعت ادا کرتا ہے گویا وہ نصف رات نوافل ادا کرتا رہتا ہے اور جو شخص صبح کی نماز بھی باجماعت ادا کرتا ہے گویا وہ رات بھر نوافل ادا کرتا رہتا ہے۔''

2059- إسناده صحيح. حميد بن زنجويه: هو حميد بن مخلد بن زنجويه، ثقة حافظ، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين غير عثمان بن حكيم، فإنه من رجال مسلم. أبو نعيم: هو الفضل بن دكين. وأخرجه البغوي في شرح السنة "385" من طريق حميد بن زنجويه، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن خزيمة "1473" وأبو عوانة 2/4، والبيهقي في السنن 1/464و3/60، 61، من طرق عن أبي نعيم، به. وتقدم قبله من طريق مؤمل بن إسماعيل، عن سفيان، به.

2060- إسناده صحيح على شرط مسلم، وهو في صحيحه "656" في المساجد: باب فضل صلاة العشاء والصبح في جماعة، عن إسحاق بن إبراهيم، بهذا الإسناد. وأخرجه أبو عوانة 2/4 من طريق ابن أبي عائشة، عن عبد الواحد بن زياد، به. وتقدم برقم "2058" و "2059" من طريق سفيان الثوري، عن عثمان بن حكيم، به.

www.islamicurdubooks.com

ذِكْرُ اسْتِغْفَارِ الْمَلَائِكَةِ لِمُصَلِّي صَلَاةِ الْعَصْرِ وَالْغَدَاةِ فِي الْجَمَاعَةِ

فرشتوں کے اس شخص کے لئے دعائے مغفرت کرنے کا تذکرہ جو فجر کی نماز باجماعت ادا کرتا ہے

2061 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): يَتَعَاقَبُوْنَ فِيْكُمْ اِذَا كَانَتْ صَلَاةُ الْفَجْرِ نَزَلَتْ مَلَائِكَةُ النَّهَارِ، فَشَهِدَتْ مَعَكُمُ الصَّلَاةَ جَمِيْعًا وَصَعِدَتْ مَلَائِكَةُ اللَّيْلِ وَمَكَثَتْ مَعَكُمْ مَلَائِكَةُ النَّهَارِ، فَيَسْاَلُهُمْ رَبُّهُمْ وَهُوَ اَعْلَمُ مَا تَرَكْتُمْ عِبَادِي يَصْنَعُوْنَ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: جِئْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ وَتَرَكْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ، (فَاِذَا كَانَ صَلَاةُ الْعَصْرِ نَزَلَتْ مَلَائِكَةُ اللَّيْلِ، فَشَهِدُوا مَعَكُمُ الصَّلَاةَ جَمِيْعًا، ثُمَّ صَعِدَتْ مَلَائِكَةُ النَّهَارِ وَمَكَثَتْ مَعَكُمْ مَلَائِكَةُ اللَّيْلِ، قَالَ: فَيَسْاَلُهُمْ رَبُّهُمْ وَهُوَ اَعْلَمُ بِهِمْ فَيَقُوْلُ: مَا تَرَكْتُمْ عِبَادِي يَصْنَعُوْنَ؟ قَالَ: فَيَقُوْلُوْنَ: جِئْنَا وَهُمْ يُصَلُّوْنَ وَتَرَكْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ) قَالَ: فَحَسِبْتُ اَنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ: فَاغْفِرْ لَهُمْ يَوْمَ الدِّيْنِ .(1: 2)

✿✿ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”فرشتے تمہارے درمیان آتے جاتے ہیں۔ فجر کی نماز ہوتی ہے تو دن کے فرشتے نیچے اترتے ہیں (رات اور دن کے) سارے فرشتے تمہارے ساتھ اس نماز میں شریک ہوتے ہیں پھر رات کے فرشتے اوپر چلے جاتے ہیں اور دن کے فرشتے تمہارے ساتھ رک جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان فرشتوں سے دریافت کرتا ہے حالانکہ وہ زیادہ علم رکھتا ہے تم نے میرے بندوں کو کیا کرتے ہوئے چھوڑا ہے۔ وہ عرض کرتے ہیں جب ہم ان کے پاس گئے تھے تو وہ نماز ادا کر رہے تھے جب ہم انہیں چھوڑ کے آئے تو بھی وہ نماز ادا کر رہے تھے۔ پھر جب عصر کی نماز ہوتی ہے تو رات کے فرشتے نیچے اتر جاتے ہیں اور وہ دن اور رات کے سارے فرشتے تمہارے ساتھ نماز میں شریک ہوتے ہیں پھر دن کے فرشتے اوپر چلے جاتے ہیں اور رات کے فرشتے تمہارے ساتھ ٹھہر جاتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان کا پروردگار ان سے دریافت کرتا ہے حالانکہ وہ ان سے زیادہ علم رکھتا ہے۔ وہ فرماتا ہے تم نے میرے بندوں کو کیا کرتے ہوئے چھوڑا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں وہ فرشتے عرض کرتے ہیں جب ہم ان کے پاس گئے تھے تو وہ نماز ادا کر رہے تھے جب ہم انہیں چھوڑ کر آئے تو بھی وہ نماز ادا کر رہے تھے“۔

راوی بیان کرتے ہیں: میرا خیال ہے (روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں)

”وہ فرشتے عرض کرتے ہیں تو قیامت کے دن ان لوگوں کی مغفرت کر دینا۔“

2061- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وأخرجه ابن خزيمة في صحيحه "321" عن يوسف بن موسى، عن جرير، بهذا الإسناد .وأخرجه ابن خزيمة أيضًا "322" من طريق أب عوانة، عن الأعمش، به، ولفظه: يجتمع ملائكة الليل وملائكة النهار في صلاة الفجر وصلاة العصر، فيجتمعون في صلاة الفجر، فتصعد ملائكة الليل، وتثبت ملائكة النهار، ويجتمعون في صلاة العصر، فتصعد ملائكة النهار، وتثبت ملائكة الليل، فيسألهم ربهم كيف تركتم عبادي؟ فيقولون: أتيناهم وهم يصلون، وتركناهم وهم يصلون، فاغفر لهم يوم الدين. وتقدم برقم "1736" من طريق همام بن منبه، و "1737" .

www.islamicurdubooks.com

بَابُ فَرْضِ الْجَمَاعَةِ، وَالْاَعْذَارِ الَّتِیْ تُبِیحُ تَرْكَهَا

باجماعت نماز کا فرض ہونا اوران عذروں کا تذکرہ جس کی وجہ سے جماعت کو ترک کرنا مباح ہوتا ہے

2062 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا حَامِدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شُعَيْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُوْنُسَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ حَفْصٍ الْاَبَّارُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُحَادَةَ، عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ، قَالَ:

(متن حدیث): رَاٰى اَبُوْ هُرَيْرَةَ رَجُلًا قَدْ خَرَجَ مِنَ الْمَسْجِدِ، وَقَدْ اَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ، فَقَالَ: اَمَّا هٰذَا فَقَدْ عَصَى اَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. (2: 24)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْحَاتِمٍ: اُضْمِرَ فِیْ هٰذَا الْخَبَرِ شَيْئَانِ، اَحَدُهُمَا وَقَدْ اَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ وَهُوَ مُتَوَضِّءٌ، وَالثَّانِیْ وَهُوَ غَيْرُ مُؤَدٍّ لِفَرْضِهِ، اَبُوْ صَالِحٍ هٰذَا مِنْ اَهْلِ الْبَصْرَةِ اسْمُهُ مِيزَانُ ثِقَةٌ

ابوصالح بیان کرتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو دیکھا جو موذن کے اذان دینے کے بعد مسجد سے باہر چلا گیا تھا تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس شخص نے حضرت ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی ہے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس روایت میں دو اشیاء کا تذکرہ محذوف ہے ایک یہ کہ موذن نے اذان دے دی تھی۔ یہ کہ وہ اس وقت وضو کر رہا تھا۔ اور دوسری یہ کہ وہ فرض کو ادا کرنے والا نہیں تھا۔

ابوصالح نامی راوی کا تعلق بصرہ سے ہے اور اس کا نام میزان ہے اور یہ ثقہ ہے۔

2062- إسناده قوی، أبو حفص: هو عمر بن عبد الرحمٰن بن قيس الأبار الحافظ، وثقه ابن معين، وابن سعد، والدارقطنی، وقال النسائی: ليس به بأس، وذكره المؤلف فی الثقات، وقال ابن أبی حاتم: سئل أبی وأبو زرعة عنه، فقالا: هو صدوق، وأبو صالح اسمه عند المؤلف: ميزان، وثقه المؤلف هنا، وفی الثقات 5/458، وقال ابن معين: ثقة مأمون .وأخرجه أحمد 2/471 عن وَكِيعٌ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، وهٰذا سند علی شرطهما. أبو صالح: هو ذكوان السمان.وأخرجه أحمد 2/410و416و471، ومسلم "655" "258" فی المساجد: باب النهی عن الخروج من المسجد إذا أذن المؤذن، وأبو داؤد "536" فی الصلاة: باب الخروج من المسجد بعد الأذان، والترمذی "204" فی الصلاة: باب ما جاء فی كراهية الخروج من المسجد بعد الأذان، وابن ماجه "733" فی الأذان، وابن ماجه "733" فی الأذان: باب إذا أذن وأنت فی المسجد وأبو عوانة 2/8، والبيهقی فی السنن 3/56 من طريق إبراهيم بن المهاجر، والنسائی ٢٩/٢ فی الأذان: باب التشديد فی الخروج من المسجد بعد الأذان، وأبو عوانة 2/8 من طريق أبی صخرة جامع بن شداد، الحميدی "977"، والطيالسی "2588"، وأحمد 2/506و537، ومسلم "655" "259"، والنسائی 2/29، وأبو عوانة 2/8، من طريق أشعث بن أبی الشعثاء، ثلاثتهم عن أبی الشعثاء، عن أبی هريرة. واسم أبی الشعثاء: سليم بن أسود المحاربی.

www.islamicurdubooks.com

2063 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْقُمِّيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ جَارِيَةَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ:

(متن حدیث): جَاءَ ابْنُ اُمِّ مَكْتُومٍ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اِنِّي مَكْفُوفُ الْبَصَرِ شَاسِعُ الدَّارِ، فَكَلَّمَهُ فِي الصَّلَاةِ اَنْ يُرَخِّصَ لَهُ اَنْ يُصَلِّيَ فِي مَنْزِلِهِ قَالَ: اَتَسْمَعُ الْاَذَانَ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: فَأْتِهَا وَلَوْ حَبْوًا. (1: 6)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُو حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: فِي سُؤَالِ ابْنِ اُمِّ مَكْتُومٍ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُرَخِّصَ لَهُ فِي تَرْكِ اِتْيَانِ الْجَمَاعَاتِ وَقَوْلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ائْتِهَا وَلَوْ حَبْوًا اَعْظَمُ الدَّلِيلِ عَلٰى اَنَّ هٰذَا اَمْرُ حَتْمٍ لَا نَدْبٍ، اِذْ لَوْ كَانَ اِتْيَانُ الْجَمَاعَاتِ عَلٰى مَنْ يَسْمَعُ النِّدَاءَ لَهَا غَيْرَ فَرْضٍ لَاَخْبَرَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالرُّخْصَةِ فِيهِ لِاَنَّ هٰذَا جَوَابٌ خَرَجَ عَلٰى سُؤَالٍ بِعَيْنِهِ وَمُحَالٌ اَنْ لَّا يُوجَدَ لِغَيْرِ الْفَرِيضَةِ رُخْصَةٌ

❁❁ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں۔ حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! میں نابینا شخص ہوں۔ میرا گھر دور ہے۔ انہوں نے نماز کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بات کی کہ آپ انہیں اجازت دیں' وہ اپنے گھر میں نماز ادا کرلیا کریں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تم اذان کو سنتے ہو۔ انہوں نے عرض کی: جی ہاں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر تم (اس باجماعت نماز) میں شریک ہواگرچہ تمہیں گھسٹ کر چل کر آنا پڑے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ درخواست کی تھی کہ آپ انہیں اس بات کی رخصت دیں کہ وہ جماعت میں شریک نہ ہوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ''تم اس میں شریک ہوخواہ تمہیں گھسٹ کر چل کر آنا پڑے'' یہ اس بات کی سب سے بڑی دلیل ہے کہ یہ حکم لازمی طور پر ہے استحباب کے طور پر نہیں ہے کیونکہ جو شخص اذان کی آواز سنتا ہے۔ اگر اس کا جماعت میں شریک ہونا فرض نہ ہوتا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کو بتادیتے کہ اس بارے میں اجازت ہے کیونکہ یہ جواب

2063- إسناده ضعيف. عيسى بن جارية: قال ابن معين: ليس بذاك، عنده مناكير، وقال أبو زرعة: لا بأس به، وذكره المؤلف في الثقات، وقال أبو داوٗد: منكر الحديث، وذكره الساجي، والعقيلي في الضعفاء، وقال ابن عدي: أحاديثه غير محفوظة، وفي التقريب: فيه لين. وهو في مسند أبي يعلى "1803"وأخرجه أحمد 3/367 من طريق إسماعيل بن أبان الوراق، عن يعقوب بن عبد الله القمي، به. وأورده الهيثم في مجمع الزوائد 2/42 وقال: رواه أحمد، وأبو يعلى، والطبراني في الأوسط، ورجال الطبراني موثقون. وأخرجه ابن أبي شيبة 1/345، 346، وأبو داوٗد "553"، والنسائي 2/110، وابن خزيمة "1478" من طرق عن سفيان، عن عبد الرحمٰن بن عابس، عن عبد الرحمٰن بن أبي ليلى، عن ابن أم مكتوم قال: يا رسول الله، إن المدينة كثيرة الهوام والسباع، فقال النبي صلى الله عليه وسلم: "أتسمع: حي على الصلاة، حي على الفلاح"؟ قال: نعم، قال: "فحي هلا". وصححه الحاكم 1/246-247، ووافقه الذهبي من طريق سفيان، عن عبد الرحمٰن بن عابس، عن ابن أم مكتوم، فأسقط من السند عبد الرحمٰن بن أبي ليلى، وقال: كأن ابن عابس سمع من ابن أم مكتوم. "وحي هلا": كلمتان جعلنا كلمة واحد، فحي بمعنى أقبل، وهلا بمعنى أسرع. وأخرجه أحمد 3/423، وأبو داوٗد "252"، وابن ماجه "792"، والحاكم 10/247، والبغوي "796" من طريق عاصم بن بهدلة، وفي الباب عن أبي هريرة عند مسلم "653"، وأبي عوانة 2/6، والنسائي 2/109، والبيهقي 3/57 .

www.islamicurdubooks.com

بھی انہی کی مانند سوال کے جواب میں آیا ہے تو یہ بات ناممکن ہے کہ جو چیز فرض ہو۔اس کی رخصت موجود نہ ہو۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ حَتْمٌ لَا نَدْبٌ

اس روایت کا تذکرہ جواس بات پر دلالت کرتی ہے کہ یہ حکم حتمی طور پر ہے استحباب کے طور پر نہیں ہے

2064 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيٰى، وَعَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ بَيَانٍ السُّكَّرِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَنْ سَمِعَ النِّدَاءَ فَلَمْ يُجِبْ، فَلَا صَلَاةَ لَهُ اِلَّا مِنْ عُذْرٍ . (1: 6)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْحَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: فِيْ هٰذَا الْخَبَرِ دَلِيْلٌ اَنَّ اَمْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاِتْيَانِ الْجَمَاعَاتِ اَمْرُ حَتْمٍ لَا نَدْبٍ، اِذْ لَوْ كَانَ الْقَصْدُ فِيْ قَوْلِهِ: فَلَا صَلَاةَ لَهُ اِلَّا مِنْ عُذْرٍ يُرِيْدُ بِهِ فِي الْفَضْلِ لَكَانَ الْمَعْذُوْرُ اِذَا صَلّٰى وَحْدَهُ كَانَ لَهُ فَضْلُ الْجَمَاعَةِ، فَلَمَّا اسْتَحَالَ هٰذَا وَبَطَلَ ثَبَتَ اَنَّ الْاَمْرَ بِاِتْيَانِ الْجَمَاعَةِ اَمْرُ اِيْجَابٍ لَا نَدْبٍ، وَاَمَّا الْعُذْرُ الَّذِيْ يَكُوْنُ الْمُتَخَلِّفُ عَنْ اِتْيَانِ الْجَمَاعَاتِ بِهِ مَعْذُوْرًا، فَقَدْ تَتَبَّعْتُهُ فِي السُّنَنِ كُلِّهَا فَوَجَدْتُهَا تَدُلُّ عَلٰى اَنَّ الْعُذْرَ عَشَرَةُ اَشْيَاءَ

2064- إسناده صحيح. زكريا بن يحيى: هو ابن صبيح الواسطي الملقب زحمويه، ترجمه ابن أبي حاتم في الجرح والتعديل 3/601، ولم يذكر فيه جرحا ولا تعديلا، وذكره المؤلف في الثقات 8/253، وقال: كان من المتقنين في الروايات، ونقل الحافظ في اللسان 2/484-485 توثيقه عن بحشل في تاريخ واسط، وعبد الحميد بن بيان السكري: صدوق من رجال مسلم، ومن فوقهما من رجال الشيخين، وقد صرح هشيم بالتحديث عند الحاكم، فانتفت شبهة تدليسه .وأخرجه البغوي في شرح السنة "794" من طريق الحسن بن سفيان، بهذا الإسناد .وأخرجه ابن ماجه "793" في المساجد: باب التغليظ في التخلف عن الجماعة، والدارقطني 1/420 عن علي بن عبد الله بن مبشر، كلاهما عن عبد الحميد بن بيان، به .وأخرجه الطبراني "12265" من طريق هشيم، به .وأخرجه الدارقطني 1/420، والبيهقي 3/57، والبغوي "795"، والحاكم 1/245 من طريق شعبة، به . قال الحاكم بإثره: هذا حديث قد أوقفه غندر وأكثر أصحاب شعبة، وهو صحيح على شرط الشيخين، ولم يخرجاه وهشيم وقراد أبو نوح هو عبد الرحمن بن غزوان ثقتان، فإذا وصلاه، فالقول فيه قولهما .وأخرجه أبو داود "551" في الصلاة: باب في التشديد في ترك الجماعة، والدارقطني 1/420-421، والطبراني "12266"، والحاكم 1/245-246، من طريق قتيبة بن سعيد، عن جرير، عن أبي جناب، عن مغراء العبدي، عن عدي بن ثابت، عن سعيد بن جبير، عن ابن عباس رفعه: من سمع المنادى فلم يمنعه من اتباعه عذر- قالوا: وما العذر؟ قال: خوف أو مرض"- لم تقبل منه الصلاة التي صلى." وأبو جناب واسمه يحيى بن أبي حية الكلبي: ضعفوه لكثرة تدليسه .وأخرجه ابن أبي شيبة 1/345 من طريق وكيع عن شعبة موقوفاً على ابن عباس .وأخرجه قاسم بن أصبغ في كتابه، كما في المحلى 4/190، وسنن البيهقي 3/174 من طرق إسماعيل بن إسحاق القاضي، حدثنا سليمان بن حرب، حدثنا شعبة، عن حبيب بن أبي ثابت، عن سعيد بن جبير، عن ابن عباس أن النبي صلى الله عليه وسلم قال: "من سمع النداء ، فلم يجب، فلا صلاة له إلا من عذر" وهذا سند صحيح .وأخرجه الحاكم 1/246، والبيهقي 3/174 من طريق إسماعيل القاضي، حدثنا احمد بن يونس، حدثنا أبو بكر بن عياش، عن أبي حصين، عن أبي بردة بن أبي موسى، عن أبيه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: من سمع النداء فارغاً صحيحاً، فلم يجب فلا صلاة له"، وقد تابع أبا بكر بن عياش مسعر بن كدام عند أبي نعيم في أخبار أصبهان 2/342، وقيس بن الربيع عند البزار كما في التلخيص 2/30، فصح الحديث.

www.islamicurdubooks.com

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''جو شخص اذان کو سنتا ہے اور اس کا جواب نہیں دیتا (یعنی باجماعت نماز میں شریک نہیں ہوتا) تو اس کی نماز نہیں ہوتی البتہ عذر کا حکم مختلف ہے''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس روایت میں اس بات کی دلیل موجود ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا جماعت میں شرکت کا حکم دینا ایک لازمی حکم ہے استحباب کے طور پر نہیں ہے۔ کیونکہ اگر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اس فرمان ''اس کی نماز نہیں ہوتی البتہ اس شخص کا حکم مختلف ہے جسے عذر لاحق ہو'' اگر اس سے مقصود یہ ہوتا کہ اس میں فضیلت پائی جاتی ہے تو معذور شخص جب تنہا نماز ادا کرتا۔ تو اسے جماعت کی فضیلت حاصل ہو جاتی۔ تو جب یہ بات ناممکن ہے تو یہ بات ثابت ہو جائے گی کہ جماعت کے لیے آنے کا حکم لازم قرار دینے کے طور پر ہے۔ استحباب کے طور پر نہیں ہے۔ جہاں تک اس عذر کا تعلق ہے جس کی وجہ سے آدمی جماعت میں شریک ہونے کے حوالے سے معذور شمار ہوتا ہے تو میں نے اس بارے میں تمام احادیث کی تحقیق کی ہے تو میں نے یہ بات پائی ہے کہ احادیث اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ یہ عذر دس مختلف چیزیں ہو سکتی ہیں۔

ذِكْرُ الْعُذْرِ الْاَوَّلِ، وَهُوَ الْمَرَضُ الَّذِي لَا يَقْدِرُ الْمَرْءُ مَعَهُ اَنْ يَاْتِيَ الْجَمَاعَاتِ

اس پہلے عذر کا تذکرہ اور وہ بیماری ہے جس کی وجہ سے آدمی باجماعت نماز میں شریک نہیں ہو سکتا

2065 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مِهْرَانَ السَّبَّاكُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ صُهَيْبٍ، عَنْ اَنَسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): لَمْ يَخْرُجْ اِلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثًا، فَاُقِيْمَتِ الصَّلَاةُ فَذَهَبَ اَبُوْ بَكْرٍ يَتَقَدَّمُ، وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحِجَابِ فَرَفَعَهُ، فَلَمَّا وَضَحَ لَنَا بَيَاضُ وَجْهِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا نَظَرْنَا مَنْظَرًا قَطُّ اَعْجَبَ اِلَيْنَا مِنْ وَّجْهِ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ وَضَحَ لَنَا، قَالَ:

2065- حديث صحيح، جعفر بن مهران وقد تحرف في الإحسان إلى بهران ذكره المؤلف في الثقات 8/160-161 فقال: جعفر بن مهران، أبو سلمة السباك من أهل البصرة، يروى عن عبد الوارث والفضيل بن عياض، حدثنا عنه الحسن بن سفيان، وأبو يعلى، مات في سنة إحدى أو اثنتين وثلاثين ومئتين، وقد قيل: إن كنيته أبو النضر. وأورده ابن أبي حاتم 2/491، وقال: روى عنه أبو زرعة، وأبو بكر بن أبي القاسم وغيره، وقال الذهبي في الميزان 1/418: موثق، له ما ينكر، وقد توبع عليه، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين. وأخرجه البخاري "681" في الأذان: باب أهل العلم والفضل أحق بالإمامة، عن أبي معمر، ومسلم "419" "100" في الصلاة: باب استخلاف الإمام إذا عرض له عذر من مرض وسفر وغيرهما من يصلي بالناس، من طريق عبد الصمد، كلاهما عن عبد الوارث، بهذا الإسناد. وأخرجه من طرق عن الزهري، عن أنس: الحميدي "1188"، وأحمد 3/110 و163 و196 و197 و202، والبخاري "680"، و "754" في الأذان: باب هل يلتفت لأمر ينزل به، و "1205" في العمل في الصلاة: باب من رجع القهقرى في صلاته أو تقدم بأمر ينزل به، و "4448" في المغازي: باب مرض النبي صلى الله عليه وسلم ووفاته، ومسلم "419"، والترمذي في الشمائل "367"، والنسائي 4/7 في الجنائز، وفي الوفاة في ذكر مرض رسول الله صلى الله عليه وسلم، والبيهقي 3/75، وابن سعد 2/216، والبغوي في شرح السنة "3824"، وصححه ابن خزيمة "1488"، وأبو عوانة 2/118 و119

www.islamicurdubooks.com

فَاَوْمَا نَبِیُّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِیَدِہٖ اِلٰی اَبِیْ بَکْرٍ اَنْ تَقَدَّمَ، قَالَ: وَاَرْخٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْحِجَابَ، فَلَمْ یَقْدِرْ عَلَیْہِ حَتّٰی مَاتَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ .(1: 6)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: تین دن تک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس (نماز پڑھانے کے لئے) تشریف نہیں لائے پھر نماز کے لئے اقامت کہی گئی۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آگے بڑھنے لگے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت پردے کو اٹھایا گیا' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک کی سفیدی ہمارے سامنے آئی تو ہم نے ایسا کوئی منظر نہیں دیکھا تھا جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے زیادہ ہمارے لئے محبوب ہو جب آپ ہمارے سامنے آئے تھے۔ راوی کہتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک کے ذریعے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو اشارہ کیا' وہ آگے ہو جائیں۔ راوی کہتے ہیں: پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پردہ نیچے کر دیا۔ اس کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے وصال تک (مسجد میں) تشریف نہیں لائے۔

ذِکْرُ الْعُذْرِ الثَّانِیْ وَھُوَ حُضُوْرُ الطَّعَامِ عِنْدَ صَلَاۃِ الْمَغْرِبِ

اس دوسرے عذر کا تذکرہ اور یہ عذر مغرب کی نماز کے وقت کھانا آجانے کا ہے

2066 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَۃُ بْنُ یَحْیٰی، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَھْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنِ ابْنِ شِھَابٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَا قُرِّبَ الْعَشَاءُ وَحَضَرَتِ الصَّلَاۃُ، فَابْدَءُوا بِہٖ قَبْلَ صَلَاۃِ الْمَغْرِبِ، وَلَا تَعْجَلُوْا عَنْ عَشَائِکُمْ .(1: 6)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب رات کا کھانا آجائے اور نماز کا وقت ہو جائے' تو مغرب کی نماز سے پہلے کھانا کھالو اور کھانا کھاتے ہوئے جلد

2066- إسناده صحيح على شرط مسلم. حرملة من رجال مسلم، ومن فوقه على شرطهما . وأخرجه مسلم "557" في المساجد: باب كراهة الصلاة بحضرة الطعام الذي يريد أكله في الحال، وأبو عوانة 2/14، والطحاوي في مشكل الآثار 2/401، 402، وابن الجارود في المنتقى "223"، والبيهقي في السنن 3/72، 73، من طرق عن ابن وهب، بهذا الإسناد .وأخرجه أبو عوانة 2/15 من طريق بكر بن مضر، عن عمرو بن الحارث، بهذا الإسناد.وأخرجه الشافعي 1/125، والحميدي "1181"، وابن أبي شيبة 2/420، وعبد الرزاق "2183"، وأحمد 3/110 و162، والبخاري "672" في الأذان: باب إذا حضر الطعام وأقيمت الصلاة، ومسلم "557"، والترمذي "353" في الصلاة: باب ما جاء إذا حضر العشاء وأقيمت الصلاة، والنسائي 2/111 في الإمامة: باب العذر في ترك الجماعة، وابن ماجة "933" في الإقامة: باب إذا حضرت الصلاة ووضع العشاء ، والدارمي 1/293، وأبو عوانة 2/14، وابن الجارود "223"، والطحاوي في مشكل الآثار 2/401، والبيهقي في السنن 3/72 و73، والبغوي في شرح السنة "800"، من طرق عن الزهري، به. وصححه ابن خزيمة "934" و ."1651"وأخرجه ابن أبي شيبة 2/420، وأحمد 3/100 و249، والبخاري "5463" في الأطعمة: باب إذا حضر العشاء فلا يعجل عن عشائه، والطحاوي في مشكل الآثار 2/401، والبيهقي في السنن /3 73 من طريق أيوب، عن أبي قلابة، عن أنس. وسقط من ابن أبي شيبة عن أنس .وأخرجه أحمد 3/283 من طريق حميد الطويل، عَنْ اَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسلم .وأخرجه ابن أبي شيبة 2/420، والبيهقي في السنن 3/74 من طريق حميد الطويل، عن أنس، لم يذكر النبي صلى الله عليه وسلم.

www.islamicurdubooks.com

بازی نہ کرو۔"

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَعْجَلُوْا عَنْ عَشَائِكُمْ اَرَادَ بِهِ اِذَا قُدِّمَ ذٰلِكَ عَلَى الْمَرْءِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم ﷺ کا فرمان "تم اپنے رات کے کھانے سے جلدی نہ کرو" اس سے مراد یہ ہے کہ جب وہ آدمی کے سامنے آجائے

2067 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ نَافِعٌ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ ابْنُ عُمَرَ اِذَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَتَبَيَّنَ لَهُ اللَّيْلُ، فَكَانَ اَحْيَانًا يُقَدِّمُ عَشَائَهُ وَهُوَ صَائِمٌ وَالْمُؤَذِّنُ يُؤَذِّنُ، ثُمَّ يُقِيْمُ وَهُوَ يَسْمَعُ فَلَا يَتْرُكُ عَشَائَهُ وَلَا يُعَجِّلُ حَتّٰى يَقْضِيَ عَشَائَهُ، ثُمَّ يَخْرُجُ فَيُصَلِّيْ، وَيَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَعْجَلُوْا عَنْ عَشَائِكُمْ اِذَا قُدِّمَ اِلَيْكُمْ. (1: 6)

نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ معمول تھا جب سورج غروب ہو جاتا اور رات ہو جاتی' تو بعض اوقات وہ کھانا پہلے کھا لیتے تھے۔ کیونکہ انہوں نے روزہ رکھا ہوا ہوتا تھا حالانکہ اس وقت مؤذن اذان دے رہا ہوتا تھا۔ وہ اقامت بھی کہہ دیتا تھا۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اس کو سن رہے ہوتے تھے لیکن وہ اپنے کھانے کو ترک نہیں کرتے تھے اور کھانا کھاتے ہوئے جلد بازی کا مظاہرہ بھی نہیں کرتے تھے' یہاں تک کہ جب وہ کھانا کھا لیتے تھے' تو تشریف لے جا کر نماز ادا کرتے تھے اور فرماتے تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

2067- حديث صحيح، وإسناده جيد. محمد بن بكر: هو البرساني، وثقه ابن معين وأبو داؤد والعجلي، وقال ابو حاتم: شيخ محله الصدق، وقال النسائي في كتاب المحاربة من سننه: ليس بالقوى، ليس له في البخاري سوى حديث واحد في كتاب المغازي، وروى له مسلم والباقون، وباقي السند على شرط الشيخين. وأخرجه عبد الرزاق "2189"، ومن طريقه أحمد 2/148، وأخرجه مسلم "559" في المساجد: باب كراهة الصلاة بحضرة الطعام الذي يريد أكله في الحال، وأبو عوانة 2/15 من طريق حماد بن مسعدة، وأبو عوانة 2/16 من طريق حجاج، ثلاثتهم عن ابن جريج، بهٰذا الإسناد. وأخرجه ابن أبي شيبة 2/420، وأحمد 2/20، والبخاري "673" في الأذان: باب إذا حضر الطعام وأقيمت الصلاة، ومسلم "559"، وأبو داؤد "3757" في الأطعمة: باب إذا حضرت الصلاة والعشاء، والترمذي "354" في الصلاة: باب إذا حضر العشاء وأقيمت الصلاة فابدؤوا بالعشاء، وأبو عوانة 2/ 15، والبيهقي في السنن 3/73، من طريق عبيد الله، عن نافع، به. وأخرجه البخاري "5463" في الأطعمة: باب إذا حضر العشاء فلا يعجل عن عشائه، ومسلم "559"، وابن ماجة "934" في الإقامة: باب إذا حضرت الصلاة ووضع العشاء، وابن خزيمة "935" من طريق أيوب، عن نافع، به. وعلقه البخاري "674" في الأذان: باب إذا حضر الطعام وأقيمت الصلاة، من طريق موسى بن عقبة، عن نافع، به، وأخرجه موصولًا مسلم "559"، وأبو عوانة 2/15، وابن خزيمة "936"، والبيهقي في السنن 3/74، من طرق عن موسى بن عقبة، عن نافع، به. وأخرجه مالك 2/971 عن نافع أن ابن عمر كان يقرب إليه عشاؤه فيسمع قراءة الإمام وهو في بيته، فلا يعجل عن طعامه حتى يقضي حاجته منه. وأخرجه عبد الرزاق في المصنف "2190"، والبخاري "5464" في الأطعمة، من طريق أيوب عن نافع، عن ابن عمر، بنحو رواية مالك.

www.islamicurdubooks.com

''جب کھانا تمہارے سامنے رکھ دیا جائے' تو تم کھانا کھاتے ہوئے جلد بازی نہ کرو۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ التَّخَلُّفَ عَنْ اِتْيَانِ الْجَمَاعَاتِ عِنْدَ حُضُوْرِ الْعَشَاءِ اِنَّمَا يَجِبُ ذٰلِكَ اِذَا كَانَ الْمَرْءُ صَائِمًا اَوْ تَاقَتْ نَفْسُهُ اِلَى الطَّعَامِ فَآذَتْهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ رات کا کھانا آجانے کی وجہ سے باجماعت نماز سے پیچھے رہ جانا لازم ہے جبکہ انسان روزے کی حالت میں ہو یا انسان کو کھانے کی شدید طلب ہو اور یہ بات اسے اذیت پہنچا رہی ہو

2068 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ اَبِي طَالِبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ وَاقِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اَعْيَنَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ اَنَسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِذَا اُقِيمَتِ الصَّلَاةُ وَاَحَدُكُمْ صَائِمٌ، فَلْيَبْدَاْ بِالْعَشَاءِ قَبْلَ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ، وَلَا تَعْجَلُوْا عَنْ عَشَائِكُمْ. (1: 6)

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب نماز کے لئے اقامت کہی جائے اور کسی شخص نے روزہ رکھا ہوا ہو' تو اسے مغرب کی نماز سے پہلے کھانا کھا لینا چاہئے اور تم کھانا کھاتے ہوئے جلد بازی کا مظاہرہ نہ کرو۔''

ذِكْرُ الْعُذْرِ الثَّالِثِ وَهُوَ النِّسْيَانُ الَّذِي يَعْرِضُ فِي بَعْضِ الْاَحْوَالِ

تیسرے عذر کا تذکرہ' اور یہ بھول جانا ہے جو بعض حالتوں میں عارض ہوتا ہے

2069 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، وَالْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَا: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ قَفَلَ مِنْ غَزْوَةِ حُنَيْنٍ سَارَ لَيْلَةً حَتّٰى اِذَا اَدْرَكَهُ الْكَرٰى عَرَّسَ، وَقَالَ لِبِلَالٍ: اكْلَاْ لَنَا اللَّيْلَ فَصَلّٰى بِلَالٌ مَا قُدِّرَ لَهُ، وَنَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُهُ، فَلَمَّا تَقَارَبَ الصُّبْحُ اسْتَنَدَ بِلَالٌ اِلٰى رَاحِلَتِهٖ يُوَاجِهُ الْفَجْرَ، فَغَلَبَتْ بِلَالًا عَيْنَاهُ، وَهُوَ مُسْتَنِدٌ اِلٰى رَاحِلَتِهٖ، فَلَمْ يَسْتَيْقِظْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا بِلَالٌ وَلَا اَحَدٌ مِّنْ اَصْحَابِهٖ حَتّٰى ضَرَبَتْهُمْ

2068– إسناده صحيح. العباس بن أبي طالب: هو العباس بن جعفر بن عبد الله، ثقة، ومن فوقه من رجال الصحيح. وأخرجه الشافعي 1/126، والطحاوي في مشكل الآثار 2/402 عن محمد بن علي بن داوُد، عن أحمد بن عبد الملك بن واقد، بهذا الإسناد. وتقدم برقم "2066" من طريق ابن وهب، عن عمرو بن الحارث، به، فانظره.

www.islamicurdubooks.com

الشَّمْسُ، فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوَّلَهُمُ اسْتِيقَاظًا، فَفَزِعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ: اَىْ بِلَالُ فَقَالَ بِلَالٌ: اَخَذَ بِنَفْسِي الَّذِى اَخَذَ بِنَفْسِكَ بِاَبِى اَنْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: اقْتَادُوا رَوَاحِلَكُمْ ثُمَّ تَوَضَّاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاَمَرَ بِلَالًا فَاَقَامَ الصَّلَاةَ وَقَالَ: مَنْ نَسِىَ الصَّلَاةَ اَوْ نَامَ عَنْهَا فَلْيُصَلِّهَا اِذَا ذَكَرَهَا، فَاِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى قَالَ: (اَقِمِ الصَّلَاةَ لِذِكْرِى) (طه: **14**) (**1**: **6**)

وَقَالَ يُوْنُسُ: وَكَانَ ابْنُ شِهَابٍ يَقْرَؤُهَا لِلذِّكْرٰى.

(توضیح مصنف):قَالَ اَبُوْحَاتِمٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ بِهٰذَا الْخَبَرِ، وَقَالَ فِيهِ خَيْبَرُ، وَاَبُوْ هُرَيْرَةَ لَمْ يَشْهَدْ خَيْبَرَ اِنَّمَا اَسْلَمَ وَقَدِمَ الْمَدِينَةَ وَالنَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخَيْبَرَ وَعَلَى الْمَدِينَةِ سِبَاعُ بْنُ عُرْفُطَةَ، فَاِنْ صَحَّ ذِكْرُ خَيْبَرَ فِى الْخَبَرِ فَقَدْ سَمِعَهُ اَبُوْ هُرَيْرَةَ مِنْ صَحَابِيٍّ غَيْرِهِ، فَاَرْسَلَهُ كَمَا يَفْعَلُ ذٰلِكَ الصَّحَابَةُ كَثِيرًا، وَاِنْ كَانَ ذٰلِكَ حُنَيْنَ لَا خَيْبَرَ، وَاَبُوْ هُرَيْرَةَ شَهِدَهَا وَشُهُوْدُهُ الْقِصَّةَ الَّتِى حَكَاهَا شُهُوْدُ صَحِيحٍ، وَالنَّفْسُ اِلٰى اَنَّهُ حُنَيْنٌ اَمْيَلُ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ حنین سے واپس تشریف لا رہے تھے‘ تو آپ رات بھر چلتے رہے‘ یہاں تک کہ جب آپ کو نیند آنے لگی‘ تو آپ نے پڑاؤ کرلیا۔ آپ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے فرمایا ہمارے لئے رات کا دھیان رکھنا حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے جو مقدر میں تھا وہ نماز ادا کرتے رہے۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب سو گئے۔ صبح صادق کا وقت قریب آیا‘ تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اپنی سواری کے ساتھ ٹیک لگائی اور صبح صادق والی طرف رُخ کر کے بیٹھ گئے۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی بھی آنکھ لگ گئی۔ وہ اپنی سواری کے ساتھ ٹیک لگائے ہوئے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت بلال رضی اللہ عنہ اور

2069- إسناده صحيح على شرط مسلم، وهو فى صحيحه "680" فى المساجد: باب قضاء الصلاة الفائتة واستحباب تعجيل قضائها، وابن ماجة "697" فى الصلاة: باب من نام عن الصلاة أو نسيها، كلاهما عن حرملة بن يحيى، بهٰذا الإسناد. وأخرجه البيهقى فى دلائل النبوة 4/272-273 من طريق محمد بن الحسن بن قتيبة، عن حرملة، به. وأخرجه أبو داوٗد "435" فى الصلاة: باب فى من نام عن الصلاة أو نسيها، ومن طريقه أبو عوانة 2/253، والبيهقى فى السنن 2/217، والدلائل عن أحمد بن صالح، والنسائى 2/296 من طريق عمرو بن سواد، كلاهما عن ابن وهب، به. وأخرجه أبو داوٗد "436" ومن طريقه أبو عوانة 2/253، والبيهقى فى السنن 218، من طريق أبان، والنسائى 2/296 فى المواقيت: باب إعادة من نام عن الصلاة لوقتها من الغد، من طريق ابن المبارك، كلاهما عن معمر، عن الزهرى، به. وأخرجه الترمذى "3163" فى التفسير: باب ومن سورة طه، من طريق النضر بن شميل، عن صالح بن أبى الأخضر، والنسائى 2/295 من طريق محمد بن إسحاق، كلاهما عن الزهرى، به. وأخرجه مالك فى "الموطأ" 1/13-14 فى وقوت الصلاة، ومن طريقه: الشافعى 1/53 و54، والبغوى "437" عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ اَنَّ رسول الله صلى الله عليه وسلم مرسلًا. قال الزرقانى فى شرح الموطأ 1/31: وهٰذا مرسل عند جميع رواة الموطأ، وقد تبين وصله، فأخرجه مسلم، وأبو داوٗد، وابن ماجة من طريق ابن وهب، عن يونس، عن ابن شهاب، عن سعيد بن المسيب، عن أبى هريرة ... ورواية الإرسال لا تضر فى رواية من وصله، لأن يونس من الثقات الحفاظ احتج به الأئمة الستة، وتابعه الأوزاعى، وابن إسحاق فى رواية ابن عبد البر فى التمهيد 6/386-387. وقد روى عن النبى صلى الله عليه وسلم فى نومه عن الصلاة فى السفر آثار كثيرة من وجوه شتى، رواها عنه جماعة من أصحابه، خرجها أبو عمر فى كتاب التمهيد 5/249-258. وانظر جامع الأصول 5/189- 200. وقد تقدم مختصرًا برقم "1459" من طريق يزيد بن كيسان، عن أبى حازم، عن أبى هريرة فانظره.

www.islamicurdubooks.com

نبی اکرم ﷺ کے اصحاب میں سے کوئی بھی شخص بیدار نہیں ہوا' یہاں تک کہ دھوپ نکل آئی۔ نبی اکرم ﷺ سب سے پہلے بیدار ہوئے نبی اکرم ﷺ پریشان ہو گئے۔ آپ نے فرمایا: اے بلال! حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ (ﷺ)! میرے والد آپ پر قربان ہوں' جس ذات نے آپ کو نیند عطا کی تھی۔ اس نے مجھے بھی نیند کا شکار کر دیا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اپنی سواریوں کو لے کر چل پڑو (کچھ آگے جانے کے بعد) نبی اکرم ﷺ نے وضو کیا۔ آپ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا۔ انہوں نے نماز کے لئے اقامت کہی (نماز سے فارغ ہونے کے بعد) نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص نماز کو بھول جائے یا نماز کے وقت سویا رہ جائے' تو جب وہ (نماز) اسے یاد آئے' تو وہ اسے ادا کر لے۔''

کیونکہ اللہ تعالیٰ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''میرے ذکر کے لئے نماز کو قائم کرو۔''

یونس نامی راوی بیان کرتے ہیں: ابن شہاب اس لفظ کو یوں تلاوت کرتے تھے: لِلذِّكْرٰى

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ابن قتیبہ نے ہمیں یہ حدیث بیان کی ہے اور اس میں انہوں نے یہ بات بیان کی ہے کہ یہ خیبر کا واقعہ ہے حالانکہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ غزوہ خیبر میں شریک نہیں ہوئے تھے جب انہوں نے اسلام قبول کیا۔ اور مدینہ منورہ آئے تو نبی اکرم ﷺ خیبر میں موجود تھے۔ اور مدینہ منورہ کے نگران حضرت سباع بن عرفطہ رضی اللہ عنہ تھے۔ اگر اس روایت میں خیبر کا تذکرہ درست ہو' تو پھر یہ ہو سکتا ہے کہ ابو ہریرہ نے کسی دوسرے صحابی سے یہ روایت سنی ہو اور اسے ''مرسل'' روایت کے طور پر نقل کر دیا ہو۔ جس طرح صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اکثر اس طرح کر دیا کرتے تھے۔ اور اگر اس سے مراد غزوہ حنین ہی ہو غزوہ خیبر مراد نہ ہو' تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اس میں شریک ہوئے ہیں۔ اور ان کے اس میں شریک ہونے کا واقعہ اور وہ واقعہ جو انہوں نے بیان کیا ہے یہ مستند طور پر ثابت ہے اور ذہن یہی کہتا ہے کہ یہ غزوہ حنین کا واقعہ ہوگا۔

ذِكْرُ الْعُذْرِ الرَّابِعِ وَهُوَ السِّمَنُ الْمُفْرِطُ الَّذِي يَمْنَعُ الْمَرْءَ مِنْ حُضُوْرِ الْجَمَاعَاتِ

چوتھے عذر کا تذکرہ اور یہ ایسا موٹاپا ہے جو آدمی کو جماعت میں شریک ہونے سے روکتا ہے

2070 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ اَنَسِ بْنِ سِيْرِيْنَ، قَالَ: سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ وَكَانَ ضَخْمًا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنِّيْ لَا اَسْتَطِيْعُ الصَّلَاةَ مَعَكَ، فَلَوْ اَتَيْتَ مَنْزِلِيْ فَصَلَّيْتَ فِيْهِ فَاَقْتَدِيَ بِكَ، فَصَنَعَ الرَّجُلُ لَهُ طَعَامًا وَدَعَاهُ اِلٰى بَيْتِهِ، فَبَسَطَ لَهُ طَرَفَ حَصِيْرٍ لَهُمْ، فَصَلّٰى عَلَيْهِ رَكْعَتَيْنِ قَالَ: فَقَالَ فُلَانُ بْنُ الْجَارُوْدِ لِاَنَسٍ: اَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ

2070- إسناده صحيح على شرط البخاري، علي بن الجعد: ثقة من رجال البخاري، ومن فوقه على شرطهما. وأخرجه البخاري "1179" في التهجد: باب صلاة الضحى في الحضر، عن علي بن الجعد، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/130، 131 و184 و291، والبخاري "670" في الأذان: باب هل يصلي الإمام بمن حضر، وأبو داوُد "657" في الصلاة: باب الصلاة على الحصير، من طرق عن شعبة، بهذا الإسناد.

www.islamicurdubooks.com

الضُّحَى؟ قَالَ: مَا رَأَيْتُهُ صَلَّاهَا غَيْرَ ذٰلِكَ الْيَوْمَ .(1: 6)

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انصار سے تعلق رکھنے والے ایک صاحب نے جو خوب بھاری بھرکم تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں انہوں نے عرض کی: میں آپ کی اقتداء میں نماز کے لئے حاضر ہونے کی استطاعت نہیں رکھتا اگر آپ میرے ہاں تشریف لائیں اور وہاں نماز ادا کریں' تو میں آپ کی پیروی کروں گا (یعنی اس جگہ نماز ادا کرلیا کروں گا) پھر ان صاحب نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے کھانا تیار کیا' اور آپ کو اپنے گھر میں بلوایا۔ انہوں نے اپنی چٹائی کا کنارہ آپ کے لئے بچھایا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر دو رکعات نماز ادا کی۔

راوی کہتے ہیں: فلاں بن جارود نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم چاشت کی نماز ادا کرتے تھے' تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے اس دن کے علاوہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ نماز ادا کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔

ذِكْرُ الْعُذْرِ الْخَامِسِ وَهُوَ وُجُودُ الْمَرْءِ حَاجَةَ الْإِنْسَانِ فِي نَفْسِهِ

پانچویں عذر کا تذکرہ اور یہ آدمی کو قضائے حاجت کی ضرورت درپیش ہونا ہے

2071 - (سندحدیث): أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِدْرِيسَ الْأَنْصَارِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ،

(متن حدیث): أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الْأَرْقَمِ، كَانَ يَؤُمُّ أَصْحَابَهُ فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ يَوْمًا، فَذَهَبَ لِحَاجَتِهِ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِذَا وَجَدَ أَحَدُ الْغَائِطَ، فَلْيَبْدَأْ بِهِ قَبْلَ الصَّلَاةِ .(1: 6)

❀❀ حضرت عبداللہ بن ارقم رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے وہ اپنے ساتھیوں کی امامت کیا کرتے تھے۔ ایک دن نماز کا وقت ہوا وہ قضائے حاجت کے لئے تشریف لے گئے پھر وہ واپس تشریف لائے اور انہوں نے بتایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔

''جب کسی شخص کو پاخانہ کی ضرورت محسوس ہو' تو نماز سے پہلے اسے وہ (حاجت پوری) کرلینا چاہئے''۔

2071- إسناده صحيح . وأخرجه البغوى فى شرح السنة "803" من طريق أحمد بن أبى بكر، بهذا الإسناد، بهذا الإسناد . وهو فى الموطأ 1/159 فى الصلاة باب النهى عن الصلاة والإنسان يريد حاجته، ومن طريق مالك أخرجه الشافعى 1/126، 127، والنسائى 2/110-111 فى الإمامة: باب العذر فى ترك الجماعة، والطحاوى فى مشكل الآثار 2/403 و404، والبيهقى فى السنن 3/72.وأخرجه الحميدى "872"، وعبد الرزاق "1759" و "1760"، وأبو داوُد "88" فى الطهارة: باب أيصلى الرجل وهو حاقن، والترمذى "142" فى الطهارة: باب ما جاء إذا أقيمت الصلاة ووجد أحدكم الخلاء فليبدأ بالخلاء ، وابن ماجة "616" فى الطهارة: باب ما جاء فى النهى للحاقن أى يصلى، والدارمى 1/332، وابن خزيمة "932" و "1652"، والطحاوى فى مشكل الآثار 2/403، والبيهقى 3/72 من طرق عن هشام بن عروة، به . وصححه الحاكم 1/168 و257 على شرط الشيخين، ووافقه الذهبى .وأخرجه أحمد 3/483 عن يحيى بن سعيد، و 4/35 عن عبد الله بن سعيد، وابن أبى شيبة 2/422 - 423 عن حفص. ثلاثتهم عن هشام بن عروة.

www.islamicurdubooks.com

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمَقْصَدَ فِيمَا وَصَفْنَا مِنْ حَاجَةِ الْإِنْسَانِ هُوَ اَنْ يَّشْغَلَهُ عَنِ الصَّلَاةِ دُوْنَ مَا لَا يَتَاَذّٰى بِهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ ہم نے جو چیز بیان کی ہے اس سے مراد انسان کو قضائے حاجت کی ایسی ضرورت ہے جو نماز میں توجہ منتشر کرنے کا باعث بنے وہ کیفیت مراد نہیں ہے جس سے آدمی کو اذیت نہیں ہوتی

2072 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ شِهَابٍ هُوَ عَبْدُ رَبِّهِ بْنُ نَافِعٍ، عَنْ اِدْرِيسَ بْنِ يَزِيْدَ الْاَوْدِيِّ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا يُصَلِّ اَحَدُكُمْ وَهُوَ يُدَافِعُهُ الْاَخْبَثَانِ. (1: 6)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''کوئی بھی شخص ایسی حالت میں نماز ادا نہ کرے جبکہ وہ پیشاب یا پاخانہ کو روکے ہوئے ہو''

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

2073 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الطَّاهِرِ بْنُ السَّرْحِ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ يَحْيَى بْنُ اَيُّوبَ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ مُجَاهِدٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَاهُ، اَنَّ عَائِشَةَ، حَدَّثَتْهُمَا قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): لَا يَقُوْمُ اَحَدُكُمْ اِلَى الصَّلَاةِ وَهُوَ بِحَضْرَةِ الطَّعَامِ وَلَا هُوَ يُدَافِعُهُ الْاَخْبَثَانِ الْغَائِطُ وَالْبَوْلُ. (6:1)

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔

2072- إسناده قوى. يزيد بن عبد الرحمٰن بن الأسود الأودى: ورى عنه جماعة، وذكره المؤلف فى الثقات 5/542، ووثقه العجلى، وباقى السند رجاله رجال الشيخين .وأخرجه ابن أبى شيبة 2/422، ومن طريقه ابن ماجة "618" عن أبى أسامة حماد بن أسامة، عن إدريس، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عليه وسلم قال: "لا يقوم أحدكم إلى الصلاة وبه أذى."وأخرج الطحاوى فى مشكل الآثار 2/405 م طريق محمد بن الصلت، عن عبد الله بن إدريس سمعت أبى يحدث عن جدى، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عليه وسلم قال: "لا يصل أحدكم وهو يجد شيئًا من الخبث." قال البيهقى: ورواه آدم بن أبى إياس، عن شعبة، فوقفه .وأخرجه أحمد 2/442 من طريق محمد بن عبيد، و 2/471 من طريق وكيع، كلاهما عن داؤد بْنِ يَزِيدَ الْاَوْدِيِّ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لا يقومن أحدكم إلى الصلاة وبه أذى من غائط أو بول ."وأخرجه أبو داؤد "91" فى الطهارة: باب أيصلى الرجل وهو حاقن، والحاكم 1/168، من طريق ثور بن يزيد.

www.islamicurdubooks.com

''کوئی بھی شخص ایسی حالت میں نماز کے لئے کھڑا نہ ہو اس کا کھانا آ چکا ہو یا جب وہ دوخبیث چیزوں پاخانہ یا پیشاب کو روکے ہوئے ہو''

2074 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ الشَّيْبَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَهْلٍ الْجَعْفَرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ اَبِي حَزْرَةَ الْمَدِينِيِّ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، قَالَ:

(متنِ حدیث): كَانَ بَيْنَ عَائِشَةَ وَبَيْنَ بَعْضِ بَنِي اَخِيهَا شَيْءٌ، فَدَخَلَ عَلَيْهَا فَلَمَّا جَلَسَ جِيءَ بِالطَّعَامِ، فَقَامَ اِلَى الْمَسْجِدِ فَقَالَتْ لَهُ: اجْلِسْ غُدَرُ، فَاِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَا يُصَلِّي اَحَدُكُمْ بِحَضْرَةِ الطَّعَامِ، وَلَا وَهُوَ يُدَافِعُهُ الْاَخْبَثَانِ .(2: 47)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُو حَاتِمٍ: الْمَرْءُ مَزْجُورٌ عَنِ الصَّلَاةِ عِنْدَ وُجُودِ الْبَوْلِ وَالْغَائِطِ، وَالْعِلَّةُ الْمُضْمَرَةُ فِي هٰذَا الزَّجْرِ هِيَ اَنْ يَسْتَعْجِلَهُ اَحَدُهُمَا حَتّٰى لَا يَتَهَيَّاَ لَهُ اَدَاءُ الصَّلَاةِ عَلٰى حَسْبِ مَا يَجِبُ مِنْ اَجْلِهِ، وَالدَّلِيلُ عَلٰى هٰذَا تَصْرِيحُ الْخِطَابِ وَلَا هُوَ يُدَافِعُهُ الْاَخْبَثَانِ وَلَمْ يَقُلْ وَلَا هُوَ يَجِدُ الْاَخْبَثَيْنِ، وَالْجَمْعُ بَيْنَ الْاَخْبَثَيْنِ قُصِدَ بِهِ وُجُودُهُمَا مَعًا وَانْفِرَادُ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا لَا اجْتِمَاعُهُمَا دُونَ الِانْفِرَادِ، اَبُو حَزْرَةَ يَعْقُوبُ بْنُ مُجَاهِدٍ

❀❀ قاسم بن محمد بیان کرتے ہیں: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور ان کے کسی بھانجے کے درمیان کوئی ناراضگی تھی۔ وہ بھانجے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے جب وہ بیٹھے تو کھانا آ گیا وہ اٹھ کر مسجد کی طرف جانے لگے تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان سے کہا: او نالائق بیٹھے رہو۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔

''کوئی بھی شخص کھانے کی موجودگی میں نماز ادا نہ کرے اور اس وقت نماز ادا نہ کرے جب وہ دوخبیث چیزوں یعنی پیشاب اور پاخانے کو روکے ہوئے ہو''

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) آدمی کو اس بات سے منع کیا گیا ہے کہ جب اسے پیشاب یا پاخانہ کی ضرورت محسوس ہو۔

2073– إسناده صحيح، رجاله رجال الصحيح . القاسم بن محمد: هو القاسم بن محمد بن أبي بكر الصديق، وعبد الله بن محمد: هو عبد الله بن محمد بن عبد الرحمٰن بن أبي بكر الصديق، المعروف باب أبي عتيق.وأخرجه الطحاوي في مشكل الآثار 2/404 –405 من طريق يونس، عن ابن وهب، بهذا الإسناد.وأخرجه أحمد 6/43 و54 و73، ومسلم "560" في المساجد: باب كراهة الصلاة بحضرة الطعام الذي يريد أكله في الحال، وأبو داوٗد "89" في الطهارة: باب أيصلي الرجل وهو حاقن، وأبو عوانة 3/16، والبيهقي 3/71 و72 و73، والبغوي "801" و "802" من طرق عن أبي حزرة يعقوب بن مجاهد، عن عبد الله بن أبي عتيق، عن عائشة. وصححه ابن خزيمة برقم "933"، والحاكم 1/168، ووافقه الذهبي.تنبيه: وقع في سنن أبي داوٗد عبد الله بن محمد، أخو القاسم، والمحفوظ: عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بن أبي بكر كما في التهذيب 6/7.

2074– الحسن بن سهل الجعفري: روى عنه الحسن بن سفيان وأبو زرعة وغيرهما، وذكره المؤلف في الثقات 8/177، وأورده ابن أبي حاتم 3/17، ولم يذكر فيه جرحًا ولا تعديلًا، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين غير أبي حزرة، فإنه من رجال مسلم وحده.وأخرجه ابن أبي شيبة 2/423، والطحاوي في مشكل الآثار 2/405 من طريق حسين بن علي الجعفي، بهذا الإسناد.وتقدم قبله من طريق يحيى بن أيوب، عن أبي حزرة، به، فانظر تخريجه ثمة.

www.islamicurdubooks.com

تو اس وقت اسے نماز ادا نہیں کرنی چاہئے۔ اس ممانعت میں پوشیدہ علت یہ ہے کہ اگر آدمی کو ان دونوں کے کرنے کی ضرورت درپیش ہو تو آدمی صحیح طریقے سے نماز ادا نہیں کر سکے گا۔ اور اس بات کی دلیل یہ ہے کہ روایت کے الفاظ میں اس بات کی صراحت موجود ہے کہ آدمی دو خبیث چیزوں کو روکنے کی کوشش نہ کر رہا ہو۔ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد نہیں فرمائی کہ وہ دو خبیث چیزوں کو محسوس نہ کر رہا ہو۔ اور یہاں دو خبیث چیزوں کو جمع کرنے سے مراد یہ ہے کہ ان دونوں کا وجود ایک ساتھ پایا جائے یا ان دونوں میں سے کوئی ایک پایا جائے۔ اس سے مراد یہ نہیں ہے کہ جب یہ دونوں اکٹھے ہوں تو یہ حکم رہے گا اور جب کوئی ایک ہو تو یہ حکم نہیں رہے گا۔

ابو جزرہ نامی راوی کا نام یعقوب بن مجاہد ہے۔

ذِكْرُ الْعُذْرِ السَّادِسِ: وَهُوَ خَوْفُ الْإِنْسَانِ عَلٰى نَفْسِهِ وَمَالِهِ فِيْ طَرِيْقِهِ إِلَى الْمَسْجِدِ

چھٹے عذر کا تذکرہ اور وہ انسان کا اپنی جان یا مال کے حوالے سے خوف ہے جو مسجد کے راستے میں پیش آتا ہے

2075 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا يُوْنُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَنَّ مَحْمُوْدَ بْنَ الرَّبِيْعِ الْأَنْصَارِيَّ، حَدَّثَهُ،

(متن حدیث): أَنَّ عِتْبَانَ بْنَ مَالِكٍ، مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا مِنَ الْأَنْصَارِ أَتَى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّيْ قَدْ أَنْكَرْتُ بَصَرِيْ وَأَنَا أُصَلِّيْ لِقَوْمِيْ، وَإِذَا كَانَ الْأَمْطَارُ سَالَ الْوَادِي الَّذِيْ بَيْنِيْ وَبَيْنَهُمْ وَلَمْ أَسْتَطِعْ أَنْ آتِيَ مَسْجِدَهُمْ فَأُصَلِّيَ بِهِمْ وَدِدْتُ أَنَّكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تَأْتِيْ فَتُصَلِّيْ فِيْ بَيْتِيْ حَتّٰى أَتَّخِذَهُ مُصَلًّى، قَالَ: فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سَأَفْعَلُ قَالَ عِتْبَانُ: فَغَدَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُوْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقُ حِيْنَ ارْتَفَعَ النَّهَارُ، فَاسْتَأْذَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَذِنْتُ لَهُ، فَلَمْ يَجْلِسْ حِيْنَ دَخَلَ الْبَيْتَ، ثُمَّ قَالَ: أَيْنَ تُحِبُّ أَنْ أُصَلِّيَ مِنْ بَيْتِكَ؟ قَالَ: فَأَشَرْتُ إِلٰى نَاحِيَةٍ مِنَ الْبَيْتِ، فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَكَبَّرَ فَقُمْنَا وَرَاءَهُ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ قَالَ: وَحَبَسْنَاهُ عَلٰى خَزِيْرَةٍ صَنَعْنَاهَا لَهُ.

✿✿ حضرت محمود بن ربیع انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ' جو غزوہ بدر میں شریک ہو چکے تھے۔ ان کا تعلق انصار سے تھا' وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ (ﷺ)! میری نگاہ

2075- إسناده صحيح على شرط مسلم . حرملة بن يحيى من رجال مسلم، ومن فوقه على شرطهما . وأوردت تخريجه من طرقه فيما تقدم برقم "223" فانظره . وانظر "1612" أيضًا . والخزيرة: قال ابن الأثير: هي لحم يقطع صغارًا ويصب عليه ماء كثير، فإذا نضج، ذر عليه الدقيق، فإن لم يكن فيه فهي عصيدة، وقيل: هي حساء من دقيق ودسم، وقيل: إذا كان من دقيق فهي حريرة، وإذا كان من نخالة، فهو خزيرة.

www.islamicurdubooks.com

کمزور ہو چکی ہے۔ میں اپنی قوم کی امامت کرتا ہوں جب بارش آتی ہے نشیبی علاقے میں پانی بھر جاتا ہے جو میرے اور ان لوگوں کے درمیان ہے تو میں ان کی مسجد تک نہیں آسکتا' تاکہ ان کو نماز پڑھاؤں۔ اس لئے میں یہ چاہتا ہوں' یارسول اللہ (ﷺ)! آپ تشریف لائیں میرے گھر میں نماز ادا کریں' تو میں اس جگہ کو جائے نماز بنالوں۔ راوی کہتے ہیں: تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں ایسا کروں گا۔ حضرت عتبان بیان کرتے ہیں: اگلے دن نبی اکرم ﷺ اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ دن چڑھ جانے کے بعد تشریف لائے نبی اکرم ﷺ نے اندر آنے کی اجازت طلب کی۔ میں نے آپ کی خدمت میں اجازت پیش کی گھر میں داخل ہونے کے بعد نبی اکرم ﷺ تشریف فرما نہیں ہوئے۔ آپ نے دریافت کیا: تم اپنے گھر میں کہاں یہ چاہتے ہو میں وہاں نماز ادا کروں۔ راوی کہتے ہیں: میں نے گھر کے ایک گوشے کی طرف اشارہ کیا' تو نبی اکرم ﷺ وہاں کھڑے ہوئے آپ نے وہاں تکبیر کہی۔ ہم آپ کے پیچھے کھڑے ہو گئے۔ نبی اکرم ﷺ نے دو رکعات ادا کرنے کے بعد سلام پھیر دیا۔ راوی کہتے ہیں: ہم نے آپ کو خزیرہ کھانے کے لئے روک لیا جو ہم نے آپ کے لئے تیار کیا تھا۔

ذِكْرُ الْعُذْرِ السَّابِعِ: وَهُوَ وُجُوْدِ الْبَرْدِ الشَّدِيْدِ الْمُؤْلِمِ

ساتویں عذر کا تذکرہ جو تکلیف دینے والی شدید سردی کا موجود ہونا ہے

2076 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوْسَى السُّلَمِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ هُوَ ابْنُ الْمُبَارَكِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

(متن حدیث): اَنَّهُ وَجَدَ ذَاتَ لَيْلَةٍ بَرْدًا شَدِيْدًا، فَاَذِنَ مَنْ مَعَهُ فَصَلُّوْا فِي رِحَالِهِمْ وَقَالَ: اِنِّي رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ مِثْلُ هٰذَا اَمَرَ النَّاسَ اَنْ يُصَلُّوْا فِي رِحَالِهِمْ. (1: 6)

✿✿ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے' (سفر کے دوران) ایک رات انہیں شدید سردی محسوس ہوئی تو انہوں نے اپنے ساتھیوں کو یہ اجازت دی' وہ اپنی رہائشی جگہ پر ہی نماز ادا کریں اور ہمیں یہ بات بتائی' میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا ہے' جب اس طرح کا معاملہ ہوتا تو آپ لوگوں کو یہ حکم دیتے تھے وہ اپنے رہائشی جگہ پر ہی نماز ادا کریں۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِالصَّلَاةِ فِي الرِّحَالِ عِنْدَ وُجُوْدِ الْبَرْدِ الشَّدِيْدِ

شدید سردی ہونے کی صورت میں رہائشی جگہ پر نماز ادا کرنے کا حکم ہونے کا تذکرہ

2077 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ،

2076- إسناده صحيح على شرطهما . وأخرجه ابن أبي شيبة 2/233 من طريق ابن أبي ليلى، وأبو داوٗد "1064" في الصلاة: باب التخلف عن الجماعة في الليلة الباردة، أو الليلة المطيرة، ومن طريقه البيهقي في "السنن" 3/71 من طريق محمد بن إسحاق، وأبو عوانة 2/18 من طريق عمر بن محمد، ثلاثتهم عن نافع بهذا الإسناد .وسيرده بعده "2077" من طريق أيوب، و "2078" من طريق مالك، و "2080" من طريق عبيد الله بن عمر، ثلاثتهم عن نافع، به. وانظر "2084".

www.islamicurdubooks.com

(متن حدیث): اَنَّ ابْنَ عُمَرَ نَزَلَ بِضَجْنَانَ لَيْلَةً بَارِدَةً، فَاَمَرَهُمْ اَنْ يُصَلُّوا فِي الرِّحَالِ، وَحَدَّثَنَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا نَزَلَ فِي مَوْضِعٍ فِي اللَّيْلَةِ الْبَارِدَةِ اَمَرَهُمْ اَنْ يُصَلُّوا فِي الرِّحَالِ. (1: 7)

نافع بیان کرتے ہیں: شدید سرد رات میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ضجنان کے مقام پر پڑاؤ کیا' اور لوگوں کو یہ ہدایت کی' وہ اپنی رہائش والی جگہ پر ہی نماز ادا کرلیں۔ انہوں نے ہمیں یہ بات بتائی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب سرد رات میں کسی جگہ پڑاؤ کرتے تھے' تو آپ لوگوں کو یہ حکم دیتے تھے وہ اپنی رہائشی جگہ پر ہی نماز ادا کرلیں۔

ذِكْرُ الْعُذْرِ الثَّامِنِ: وَهُوَ وُجُوْدُ الْمَطَرِ الْمُؤْذِي

آٹھواں عذر وہ تکلیف دینے والی بارش کی موجودگی ہے

2078 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيْسَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ الزُّهْرِيُّ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

(متن حدیث): اَنَّهُ اَذَّنَ بِالصَّلَاةِ فِي لَيْلَةٍ ذَاتِ بَرْدٍ وَرِيحٍ وَقَالَ: اَلَا صَلُّوا فِي الرِّحَالِ، ثُمَّ قَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَاْمُرُ الْمُؤَذِّنَ اِذَا كَانَتْ لَيْلَةٌ ذَاتُ بَرْدٍ وَمَطَرٍ يَقُوْلُ: اَلَا صَلُّوا فِي الرِّحَالِ (1: 6)

نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک سرد اور ہوا والی رات میں نماز کے لئے اذان دی اور یہ کہا: ''خبردار اپنی رہائشی جگہ پر ہی نماز ادا کرلو'' پھر انہوں نے یہ بات بتائی: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم موذن کو یہ حکم دیتے تھے' جب رات ٹھنڈی یا بارش والی ہو' تو وہ یہ کہے خبردار اپنی رہائشی جگہ پر ہی نماز ادا کرلو۔''

2077- إسناده صحيح على شرطهما . وأخرجه ابن أبي شيبة 2/233 من طريق ابن أبي ليلى، وأبو داوُد "1064" في الصلاة: باب التخلف عن الجماعة في الليلة الباردة، أو الليلة المطيرة، ومن طريقه البيهقي في "السنن" 3/71 من طريق محمد بن إسحاق، وأبو عوانة 2/18 من طريق عمر بن محمد، ثلاثتهم عن نافع بهذا الإسناد . وسيرده بعده "2077" من طريق أيوب، و "2078" من طريق مالك، و "2080" من طريق عبيد الله بن عمر، ثلاثتهم عن نافع، به . وانظر 2."2084" إسناده صحيح على شرطهما، أيوب هو السختياني، وأخرجه الدارمي 1/292 عن سليمان بن حرب، بهذا الإسناد . وأخرجه أبو داوُد "1060" في الصلاة: باب التخلف عن الجماعة في الليلة الباردة، ومن طريقه أبو عوانة 2/18، عن محمد بن عبيد، عن حماد بن زيد، به . وأخرجه الشافعي في الأم 1/155، والمسند 1/125، والحميدي "700" وأحمد 2/4 و10، وأبو داوُد "1061" وابن ماجه "937" في الإقامة: باب الجماعة في الليلة المطيرة، والبيهقي 3/70، 71، والبغوي في شرح السنة "799" من طرق عن أيوب، به . وصححه ابن خزيمة ."1655" وانظر "2076" و "2078" و ."2080"

2078- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وأخرجه البغوي في شرح السنة "797" من طريق أحمد بن أبي بكر، بهذا الإسناد . وهو في الموطأ 1/73 في الصلاة: باب النداء في السفر . ومن طريق مالك أخرجه: الشافعي في الأم 1/155، والمسند 1/124، 125، والبخاري "666" في الأذان: باب الرخصة في المطر، والعلة أن يصلي في رحله، ومسلم "697" في صلاة المسافرين: باب الصلاة في الرحال في المطر، وأبو داوُد "1063" في الصلاة: باب التخلف عن الجماعة في الليلة الباردة، والنسائي 2/15 في الأذان: باب الأذان في التخلف عن شهود الجماعة في الليلة المطيرة، وأبو عوانة 2/17، والبيهقي 3/70، وانظر الحديثين قبله و "2080" الآتي.

www.islamicurdubooks.com

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِالصَّلَاةِ فِي الرِّحَالِ عِنْدَ وُجُوْدِ الْمَطَرِ وَاِنْ لَّمْ يَكُنْ مُّؤْذِيًا

بارش کی موجودگی میں رہائشی جگہ پر نماز ادا کرنے کا حکم ہونے کا تذکرہ اگرچہ وہ (نقصان دہ) نہ ہو

2079 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا شَبَّابُ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ، اَخْبَرَنَا خَالِدٌ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ اَبِىْ قِلَابَةَ، عَنْ اَبِى الْمَلِيحِ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَمَنَ الْحُدَيْبِيَةِ وَاَصَابَنَا مَطَرٌ لَمْ يَبُلَّ اَسَافِلَ نِعَالِنَا، فَنَادٰى مُنَادِىْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ صَلُّوْا فِىْ رِحَالِكُمْ .(1: 7)

❁❁ ابوملیح اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حدیبیہ کے زمانہ میں ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھے۔ ہمیں بارش نے آلیا وہ اتنی بارش تھی، جس سے ہمارے جوتے کے نیچے والا حصہ بھی گیلا نہیں ہوا' لیکن نبی اکرم ﷺ کی طرف سے اعلان کرنے والے نے یہ اعلان کیا تم لوگ اپنی رہائشی جگہ پر ہی نماز ادا کرلو۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمَطَرَ وَالْبَرْدَ لَا حَرَجَ عَلَى الْمَرْءِ فِى التَّخَلُّفِ، عَنْ اِتْيَانِ الْجَمَاعَاتِ عِنْدَ انْفِرَادِ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا وَاِنْ لَّمْ يَجْتَمِعَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ بارش اور سردی میں باجماعت نماز میں شریک نہ ہونے پر آدمی کو کوئی حرج نہیں ہوگا اگرچہ ان دونوں میں سے کوئی ایک چیز موجود ہو' دونوں اکٹھی نہ ہوں

2080 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِىُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ:

2079- إسناده صحيح على شرط مسلم. وخالد الأول: هو خالد بن عبد الله الواسطي، والثاني: هو خالد بن مهران الحذاء، وأبو قلابة: هو عبد الله بن زيد الجرمي، وأبو المليح: هو أبو المليح بن أسامة بن عمير الهذلي. وأخرجه البخاري في التاريخ 2/12، وابن أبي شيبة 2/234، وعبد الرزاق "1924"، وأحمد 5/74، وأبو داوُد "1059" في الصلاة: باب الجمعة في اليوم المطير، وابن ماجه "936" في الإقامة: باب الجماعة في الليلة المطيرة، والطبراني "496" و "500" من طرق عن خالد الحذاء، بهذا الإسناد. وصححه ابن خزيمة برقم "1657" و. "1863" وأخرجه ابن أبي شيبة 2/233-234، والبخاري في التاريخ 2/21 من طريق خالد الحذاء، وابن سعد في الطبقات 7/44، والطبراني "498" من طريق سعيد بن زربي، والبيهقي 3/71، والطبراني "499" من طريق عامر بن عبيدة الباهلي، وأحمد 5/24 من طريق أبي بشر الحلبي، والبيهقي 3/71.

2080- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وأخرجه أحمد 2/53 و103، والبخاري "632" في الأذان: باب الأذان للمسافرين إذا كانوا جماعة والإقامة ... وقول المؤذن الصلاة في الرحال في الليلة الباردة أو المطيرة، ومسلم "697" "23" و "24" في صلاة المسافرين: باب الصلاة في الرحال في المطر، وأبو داوُد "1062" في الصلاة: باب التخلف عن الجماعة في الليلة الباردة أو الليلة المطيرة، وأبو عوانة 2/17 و18، والبيهقي في السنن 3/70، والبغوي في شرح السنة "798" من طرق عن عبيد الله بن عمر، به. وصححه ابن خزيمة. "1655" وتقدم برقم "2076" من طريق موسى بن عقبة و "2077" من طريق أيوب السختياني، و "2078" من طريق مالك، ثلاثتهم عن نافع، به، وورد تخريج كل طريق في موضعه.

www.islamicurdubooks.com

اَخْبَرَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

(متن حدیث): اَنَّهُ اَذَّنَ بِضَجْنَانَ فِي لَيْلَةٍ بَارِدَةٍ، وَقَالَ لِاَصْحَابِهِ: صَلُّوا فِي رِحَالِكُمْ، فَاِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَاْمُرُ الْمُؤَذِّنَ يُؤَذِّنُ فِي اللَّيْلَةِ الْمَطِيرَةِ اَوِ الْبَارِدَةِ وَيَاْمُرُ اَصْحَابَهُ اَنْ صَلُّوا فِي رِحَالِكُمْ. (1: 6)

نافع' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات بیان کرتے ہیں: ایک سرد رات میں انہوں نے ضجنان کے مقام پر اذان دی اور اپنے ساتھیوں سے یہ کہا' تم لوگ اپنی رہائشی جگہ پر ہی نماز ادا کرلو کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے موذن کو یہ ہدایت کرتے تھے' وہ بارش والی رات میں' یا سرد رات میں اذان دے اور آپ اپنے ساتھیوں کو یہ ہدایت کرتے تھے' تم لوگ اپنی رہائشی جگہ پر ہی نماز ادا کرلو۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ نَفٰى جَوَازَ قَبُولِ خَبَرِ الْوَاحِدِ

اس بات کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جس نے ''خبر واحد'' کو قبول کرنے کے جائز ہونے کی نفی ہے

2081 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السَّامِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَبِي الْمَلِيحِ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ:

(متن حدیث): اَصَابَنَا مَطَرٌ بِحُنَيْنٍ فَنَادٰى مُنَادِي رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَنْ صَلُّوا فِي الرِّحَالِ (6:1)

ابو ملیح اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' حنین میں ہمیں بارش نے آلیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے اعلان کرنے والے نے یہ اعلان کیا ''تم لوگ اپنی رہائشی جگہ پر ہی نماز ادا کرلو۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْاَمْرَ بِالصَّلَاةِ فِي الرِّحَالِ لِمَنْ وَّصَفْنَا اَمْرُ اِبَاحَةٍ لَا اَمْرُ عَزْمٍ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ رہائشی جگہ پر نماز ادا کرنے کا حکم' جس کا

2081- إسناده صحيح على شرط البخاري غير أن صحابيه لم يخرجا له ولا أحدهما. وأخرجه الطبراني "497" من طريق علي بن الجعد، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 5/74و75، والنسائي 2/111 في الإقامة: باب العذر في ترك الجماعة، وابن خزيمة "1658"، من طرق عن شعبة، به. وأخرجه أحمد 5/74و75، وأبو داوٗد "1057" في الصلاة: باب الجمعة في اليوم المطير، والطبراني "497"، وابن خزيمة "1658" أيضًا من طرق عن قتادة، به. وأخرجه الطبراني "501" من طريق الحسين بن السكن، عن عمران القطان، عن قتادة، وزياد بن ابي المليح، عن أبي المليح، عن أسامة بن عمير قال: شهدت رسول الله صلى الله عليه وسلم في يوم مطير يوم الجمعة أمر مناديًا، فنادى أن صلوا في رحالكم. وتقدم برقم "2079" من طريق أبي قلابة، عن أبي المليح، به، وسيعيده برقم "2083".

www.islamicurdubooks.com

ہم نے ذکر کیا ہے یہ اباحت کے طور پر ہے لازمی حکم نہیں ہے

2082 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ فِیْ عَقِبِهٖ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، عَنْ اَبِی الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ سَفَرٍ فَمُطِرْنَا فَقَالَ: لِيُصَلِّ مَنْ شَاءَ مِنْكُمْ فِیْ رَحْلِهٖ .(1: 6)

اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الذُّهْلِیُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ.

❁❁ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سفر کر رہے تھے بارش ہوگئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے جو شخص چاہے اپنی جگہ پر ہی نماز ادا کر لے۔

یہی روایت امام ابن خزیمہ نے بھی اپنی سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ حُكْمَ الْمَطَرِ الْقَلِيلِ وَاِنْ لَّمْ يَكُنْ مُّؤْذِيًا فِيمَا وَصَفْنَا حُكْمُ الْكَثِيرِ الْمُؤْذِی مِنْهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ تھوڑی بارش جب وہ تکلیف دہ نہ ہو اس کا حکم بھی وہی ہے جو زیادہ بارش کا ہے جو تکلیف دہ ہوتی ہے

2083 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوْسٰى، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ، قَتَادَةَ، عَنْ اَبِی الْمَلِيحِ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَمَنَ الْحُدَيْبِيَةِ، فَاَصَابَنَا سَمَاءٌ لَمْ تَبُلَّ اَسَافِلَ نِعَالِنَا، فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنَادِيَهُ: اَنْ صَلُّوْا فِیْ رِحَالِكُمْ .(1: 6)

❁❁ ابوملیح اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ حدیبیہ کے موقع پر ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ وہاں ہم پہ بارش ہو

2082– رجاله رجال الصحيح إلا أن أبا الزبير وهو محمد بن مسلم بن تدرس المكي– لم يصرح بالتحديث. أبو خليفة: هو المحدث الثقة الفضل بن الحباب الجمحي، وأبو الوليد: هو هشام بن عبد الملك الطيالسي البصري .وأخرجه الطيالسي "1736"، وأحمد 3/397، ومسلم "698" في صلاة المسافرين: باب الصلاة في الرحال في المطر، وأبو داوٗد "1065" في الصلاة: باب التخلف عن الجماعة في الليلة الباردة، والترمذي "409" في الصلاة: باب ما جاء إذا كان المطر فالصلاة في الرحال، وابن خزيمة "1659"، والبيهقي 3/71 من طرق عن زهير بن معاوية، بهذا الإسناد . وقال الترمذي: حسن صحيح 1. هو في صحيح ابن خزيمة برقم ."1659"

2083– إسناده صحيح. وهو مكرر "2079" و ."2081"

www.islamicurdubooks.com

گئی جو اتنی تھی' ہمارے جوتوں کا نیچے والا حصہ بھی مکمل طور پر گیلا نہیں ہوا تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے اپنے اعلان کرنے والے کو یہ حکم دیا (کہ وہ یہ اعلان کرے) ''تم لوگ اپنے رہائشی جگہ پر ہی نماز ادا کرلو۔''

ذِكْرُ الْعُذْرِ التَّاسِعِ: وَهُوَ وُجُوْدِ الْعِلَّةِ الَّتِي يَخَافُ الْمَرْءُ عَلَى نَفْسِهِ الْعَثْرَ مِنْهَا

نویں عذر کا تذکرہ' وہ علت کا پایا جانا ہے جس کی وجہ سے آدمی کو اپنی جان کے حوالے سے خرابی کا اندیشہ ہوتا ہے

2084 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ الْاَنْصَارِيِّ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنَّا اِذَا كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فَكَانَتْ لَيْلَةٌ ظَلْمَاءُ اَوْ لَيْلَةٌ مَطِيْرَةٌ اَذَّنَ مُؤَذِّنُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ نَادٰى مُنَادِيْهِ: اَنْ صَلُّوْا فِيْ رِحَالِكُمْ. (1: 6)

حضرت عبداللہ بن عمر ؓ بیان کرتے ہیں: جب ہم نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ سفر کر رہے ہوتے تھے اور رات انتہائی تاریک ہوتی تھی۔ یا رات کے وقت بارش ہو جاتی' تو نبی اکرم ﷺ کا موذن یہ اعلان کرتا تھا (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) نبی اکرم ﷺ کی طرف سے اعلان کرنے والا یہ اعلان کرتا تھا: ''تم لوگ اپنی رہائشی جگہ پر ہی نماز ادا کرلو۔''

ذِكْرُ الْعُذْرِ الْعَاشِرِ: وَهُوَ اَكْلُ الْاِنْسَانِ الثُّوْمَ وَالْبَصَلَ اِلٰى اَنْ يَّذْهَبَ رِيْحُهَا

دسویں عذر کا تذکرہ وہ آدمی کا لہسن یا پیاز کھانا ہے اس وقت تک جب تک ان کی بو ختم نہیں ہوتی

2085 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ بَكْرِ بْنِ سَوَادَةَ، اَنَّ اَبَا النَّجِيْبِ مَوْلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعْدٍ

2084- إسناده صحيح على شرطهما، وأخرجه ابن خزيمة "1656" عن يوسف بن موسى، عن جرير، بهذا الإسناد. وأخرجه الطبراني في الكبير "13102" و "13103" من طريق أبي الأحوص، عن يحيى بن سعيد، به. وانظر "2076" و "2077" و "2078" و "2080".

2085- أبو النجيب يقال: اسمه ظليم، روى عن ابن عمر وأبي سعيد، ولم يرو عنه غير بكر بن سوادة، وأورده المؤلف في الثقات 5/575. وأخرجه أبو داؤد "3823" في الأطعمة: باب في أكل الثوم، عن أحمد بن صالح، والدولابي في الكنى والأسماء 2/143 عن أبي الربيع سليمان الزهري، والبيهقي 3/77 من طريق محمد بن عبد الله بن عبد الحكم، كلهم عن ابن وهب، بهذا الإسناد. وصححه ابن خزيمة برقم "1669" عن يونس بن عبد الأعلى، عن ابن وهب، به. وأخرجه بنحوه أحمد 3/12، ومسلم "565" في المساجد: باب نهي من أكل ثومًا أو بصلًا أو كراثًا أو نحوها، والبغوي في شرح السنة "2733"، والبيهقي 3/77 من طرق عن إسماعيل بن علية، عن الجريري، عن أبي نضرة، عن أبي سعيد الخدري. وهذا سند صحيح، فإن ابن علية سمع من الجريري قبل الاختلاط، وصححه ابن خزيمة برقم "1667" وصححه ابن خزيمة "1667" أيضًا من طريق عبد الأعلى، عن الجريري، به.

www.islamicurdubooks.com

حَدَّثَهُ، اَنَّ اَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ،

(متن حدیث): حَدَّثَهُ اَنَّهُ ذُكِرَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الثُّوْمُ وَالْبَصَلُ، وَقِيلَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، وَاَشَدُّ ذٰلِكَ كُلِّهِ الثُّومُ اَفَنُحَرِّمُهُ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كُلُوْهُ وَمَنْ اَكَلَهُ مِنْكُمْ فَلَا يَقْرَبْ هٰذَا الْمَسْجِدَ حَتّٰى تَذْهَبَ رِيحُهُ. (1: 6)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں لہسن اور پیاز کا ذکر کیا گیا۔ عرض کیا گیا: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! لہسن ان میں زیادہ بودار ہے کیا ہم اسے حرام سمجھیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ اسے کھاؤ البتہ تم میں سے جو شخص اسے کھاتا ہے وہ ہماری اس مسجد کے قریب اس وقت تک نہ آئے جب تک اس کی بو ختم نہ ہو جائے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ حُكْمَ اَكْلِ الْكُرَّاثِ حُكْمُ اَكْلِ الثُّومِ وَالْبَصَلِ فِيمَا وَصَفْنَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ گندنا کھانے والے شخص کا بھی وہی حکم ہے جو ہم نے لہسن اور پیاز کھانے والے کا بیان کیا ہے

2086 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ الدَّسْتُوَائِيُّ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنَّا لَا نَاْكُلُ الْبَصَلَ وَالْكُرَّاثَ فَغَلَبَتْنَا الْحَاجَةُ، فَاَكَلْنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ اَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ الْمُنْتِنَةِ، فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا، فَاِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَتَاَذّٰى مِمَّا يَتَاَذّٰى بِهِ النَّاسُ (1: 6)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم پیاز اور گندنا نہیں کھایا کرتے تھے' پھر ہمیں اس کی ضرورت محسوس ہوئی تو ہم نے اسے کھالیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اس بودار درخت (کا پھل) کھاتا ہے وہ ہماری مسجد کے قریب ہرگز نہ آئے کیونکہ فرشتوں کو بھی اس چیز سے اذیت محسوس ہوتی ہے' جس سے انسانوں کو اذیت محسوس ہوتی ہے۔

2086- إسناده صحيح على شرط مسلم. رجاله ثقات رجال الشيخين غير أبي الزبير، فمن رجال مسلم، وقد صرح بالتحديث عند الحميدي. "1278" وأخرجه مسلم "564" في المساجد: باب نهي من أكل ثومًا أو بصلًا أو كراثًا أو نحوها، والبيهقي 3/76، وأبو يعلى "2226" من طرق عن هشام الدستوائي، بهٰذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/387 من طريق حماد بن سلمة، والحمدي "1299" من طريق إبراهيم بن إسماعيل بن محمع، وابن ماجه "3365" في الأطعمة: باب أكل الثوم والبصل والكراث، من طريق عبد الرحمٰن بن نمران الحجري، والطحاوي في شرح معاني الآثار 4/240 من طريق ابن جريج، وابن خزيمة "1668" من طريق يزيد بن إبراهيم التستري، وأبو يعلى "2321" من طريق أيوب كلهم عن أبي الزبير، به. وسيرد بعده من طريق داؤد بن أبي هند، عن أبي الزبير، به. وأخرجه الطبراني في الصغير "37" من طريق يحيى بن راشد، عن هشام بن حسان القردوسي، عن أبي الزبير، عن جابر بلفظ: من اكل من هذه الخضروات: الثوم، والبصل، والكراث، والفجل، فلا يقربن مسجدنا، فإن الملائكة تتأذى مما يتأذى منه بنو آدم. قال الهيثمي في المجمع 2/17: هو في الصحيح خلا قوله: والفجل، ويحيى بن راشد: ضعيف، ووثقه ابن حبان، وقال: يخطء ويخالف، وبقية رجاله ثقات. وضعفه أيضًا الحافظ في الفتح 2/344 بيحيى بن راشد. وقد ألحق بعض أهل العلم بذٰلك من كان بفيه بخر، أو به جرح له رائحة، وزاد بعضهم، فألح أصحاب الصنائع كالسماك، والعاهات كالمجذوم، ومن يؤذي الناس بلسانه.

www.islamicurdubooks.com

ذِكْرُ زَجْرِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَكْلِ هَاتَيْنِ الشَّجَرَتَيْنِ لِلْعِلَّةِ الَّتِي وَصَفْنَاهَا

نبی اکرم ﷺ کا ان دو درختوں کا (پھل) کھانے سے منع کرنا اس علت کی وجہ سے ہے جس کا ہم نے ذکر کیا ہے

2087 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ الْمَرْوَزِيُّ بِالْبَصْرَةِ بِخَبَرٍ غَرِيبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ الْحَسَّانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِي هِنْدٍ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ:

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْهَى عَنْ اَكْلِ الْكُرَّاثِ وَالْبَصَلِ. (1: 6)

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے گندنا اور پیاز کھانے سے منع کیا ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ حُكْمَ مَسْجِدِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَسْجِدِ غَيْرِهِ فِيمَا وَصَفْنَا سَوَاءٌ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ ہم نے جو چیز ذکر کی ہے اس بارے میں نبی اکرم ﷺ کی مسجد اور تمام مساجد کا حکم برابر ہے

2088 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُو يَعْلٰى، وَالْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ النَّرْسِيُّ،

2087- أحمد بن محمد بن سعيد المروزى شيخ ابن حبان مترجم فى تاريخ بغداد 5/13، وهو معدود فى جملة الثقات، وباقى رجاله ثقات رجال الصحيح غير محمد بن إسماعيل الحسانى، وهو ثقه . وأخرجه الطبرانى فى الصغير "148" عن أحمد بن محمد المروزى، بهٰذا الإسناد . وزاد فى آخره عند دخول المسجد وقال: لم يروه عن داؤد إلا يزيد، تفرد به محمد بن إسماعيل الأحمسى، وانظر ما قبله و ."2089"

2088- أحمد بن محمد بن سعيد المروزى شيخ ابن حبان مترجم فى تاريخ بغداد 5/13، وهو معدود فى جملة الثقات، وباقى رجاله ثقات رجال الصحيح غير محمد بن إسماعيل الحسّانى، وهو ثقه . وأخرجه الطبرانى فى الصغير "148" عن أحمد بن محمد المروزى، بهٰذا الإسناد . وزاد فى آخره عند دخول المسجد وقال: لم يروه عن داؤد إلا يزيد، تفرد به محمد بن إسماعيل الأحمسى، وانظر ما قبله و ."2089" 2 إسناده صحيح على شرط الشيخين. وأخرجه أحمد 2/13و20، 21، والبخارى "853" فى الأذان: باب ما جاء فى الثوم النيء، والبصل والكراث، ومسلم "561" فى المساجد: باب نهى من أكل ثومًا أو بصلًا، أو كراثًا، وأبو داؤد "3825" فى الأطعمة: باب فى أكل الثوم، والبيهقى 3/75 من طريق يحيى القطان، بهٰذا الإسناد . وصححه ابن خزيمة "1661". وأخرجه ابن أبى شيبة 2/510و8/302، والبخارى "4215" فى المغازى: باب غزوة خيبر، ومسلم "561" "69"، وابن ماجه "1016" فى الإقامة: باب من أكل الثوم فلا يقرب المسجد، والطحاوى فى شرح معانى الآثار 4/237، والبيهقى 3/75، من طرق، عن عبيد الله بن عمر، بهٰذا الإسناد

www.islamicurdubooks.com

قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى الْقَطَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: اَخْبَرَنِي نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): مَنْ اَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ، فَلَا يَاْتِيَنَّ الْمَسْجِدَ .(1: 6)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اس درخت (کا پھل) کھالے وہ مسجد میں ہرگز نہ آئے۔''

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِاَنَّ الزَّجْرَ وَقَعَ عَنْ اِتْيَانِ الْمَسَاجِدِ كُلِّهَا دُوْنَ مَسْجِدِ الْمَدِيْنَةِ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو اس بات کی صراحت کرتی ہے کہ (لہسن و پیاز وغیرہ کھا کر) مسجد میں آنے کی ممانعت کا حکم تمام مساجد کے لئے ہے صرف مسجد نبوی کیلئے نہیں ہے

2089 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي عَطَاءٌ، اَنَّهٗ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَنْ اَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الْبَقْلَةِ، فَلَا يَغْشَنَا فِيْ مَسَاجِدِنَا .(1: 6)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اس سبزی کو کھالے وہ ہماری مساجد میں ہمارے پاس نہ آئے۔''

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِيْ مِنْ اَجْلِهَا نُهِيَ عَنْ اِتْيَانِ الْجَمَاعَةِ آكِلُ الشَّجَرَةِ الْخَبِيْثَةِ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے بدبودار پھل کو کھا کر جماعت کے لئے جانے سے منع کیا گیا ہے

2090 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ الدَّسْتُوَائِيُّ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَنْ اَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ الْمُنْتِنَةِ فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا، فَاِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَتَاَذّٰى مِمَّا يَتَاَذّٰى مِنْهُ النَّاسُ .(1: 6)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

2089- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وأورده المؤلف برقم "1644" في باب المساجد، من طريق يحيى القطان، عن ابن جريج، به، وتقدم تخريجه هناك.

2090- إسناده صحيح على شرط مسلم، وهو مكرر ."2086"

www.islamicurdubooks.com

''جو شخص اس بودار درخت (کا پھل) کھالے وہ ہماری مسجد کے قریب ہرگز نہ آئے کیونکہ فرشتوں کو اس چیز سے اذیت محسوس ہوتی ہے، جس سے انسانوں کو اذیت محسوس ہوتی ہے''۔

ذِكْرُ اِخْرَاجِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْبَقِيعِ مَنْ وَّجَدَ مِنْهُ رَائِحَةَ الْبَصَلِ وَالثُّومِ

نبی اکرم ﷺ کا اس شخص کو بقیع کی طرف نکال دینے کا تذکرہ جس سے پیاز اور لہسن کی بو آ رہی تھی

2091 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ النُّكْرِيُّ هُوَ الدَّوْرَقِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ، عَنْ مَعْدَانَ بْنِ اَبِي طَلْحَةَ الْيَعْمُرِيِّ، قَالَ:

(متن حدیث): خَطَبَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، فَقَالَ: رَاَيْتُ كَاَنَّ دِيكًا اَحْمَرَ نَقَرَنِيْ نَقْرَةً اَوْ نَقْرَتَيْنِ، وَلَا اُرٰى ذٰلِكَ اِلَّا لِحُضُوْرِ اَجَلِي، فَاِنْ عَجِلَ بِيْ اَمْرٌ، فَاِنَّ الشُّوْرٰى اِلٰى هٰؤُلَاءِ الرَّهْطِ السِّتَّةِ الَّذِيْنَ تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ عَنْهُمْ رَاضٍ، وَاِنِّيْ اَعْلَمُ اَنَّ نَاسًا سَيَطْعَنُوْنَ فِيْ هٰذَا الْاَمْرِ، اَنَا قَاتَلْتُهُمْ بِيَدِيْ هٰذِهِ عَلَى الْاِسْلَامِ، فَاِنْ فَعَلُوا، فَاُولٰئِكَ اَعْدَاءُ اللّٰهِ، الْكُفَّارُ الضُّلَّالُ، وَاِنِّيْ اُشْهِدُ عَلٰى اُمَرَاءِ الْاَمْصَارِ، فَاِنِّيْ اِنَّمَا بَعَثْتُهُمْ لِيُعَلِّمُوا النَّاسَ دِيْنَهُمْ وَسُنَّةَ نَبِيِّهِمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَقْسِمُوْا فِيْهِمْ فَيْاَهُمْ، وَمَا اَغْلَظَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ شَيْءٍ اَوْ مَا نَازَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ شَيْءٍ مِثْلَ آيَةِ الْكَلَالَةِ حَتّٰى ضَرَبَ صَدْرِيْ وَقَالَ: يَكْفِيكَ آيَةُ الصَّيْفِ الَّتِيْ اُنْزِلَتْ فِيْ آخِرِ سُوْرَةِ النِّسَاءِ (يَسْتَفْتُوْنَكَ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِي الْكَلَالَةِ) (النساء: 176) وَسَاَقْضِيْ فِيْهَا بِقَضَاءٍ يَعْلَمُهُ مَنْ يَقْرَاُ (وَمَنْ لَّا يَقْرَاُ) هُوَ مَا خَلَا الْاَبَ (وَكَذَا اَحْسَبُ) اَلَا اِنَّكُمْ اَيُّهَا النَّاسُ تَاْكُلُوْنَ مِنْ شَجَرَتَيْنِ لَا اَرَاهُمَا اِلَّا خَبِيْثَتَيْنِ الْبَصَلِ وَالثُّوْمِ، وَاِنْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْمُرُ بِالرَّجُلِ يُوْجَدُ مِنْهُ رِيْحُهَا فَيَخْرُجُ اِلَى الْبَقِيْعِ، فَمَنْ كَانَ لَا بُدَّ آكِلَهُمَا فَلْيُمِتْهُمَا طَبْخًا.(1: 6)

2091- إسناده صحيح على شرط مسلم، وهو في مسند أبي يعلى "256"، وما بين حاصرتين منه. وأخرجه مسلم "567" في المساجد: باب نهي من أكل ثومًا أو بصلًا أو كراثًا أو نحوها، و "1617" في الفرائض: باب ميراث الكلالة، والطبري في جامع البيان "10877"، والبيهقي 6/224، والنسائي في الوليمة كما في التحفة 8/109 من طريق شبابة بن سوار، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن أبي شيبة 2/510، 511و8/304، والطيالسي ص 11، وابن سعد في الطبقات 3/335، 336، وأحمد 1/15 و26و48، 49، ومسلم "567" "78"، والنسائي 2/43 في المساجد: باب من يخرج من المسجد، وفي التفسير من الكبرى كما في التحفة 8/109، وابن ماجه "1014" في الإقامة: باب من أكل الثوم فلا يقربن المسجد، و "3363" في الأطعمة: باب أكل الثوم والبصل والكراث، والطحاوي في شرح معاني الآثار 4/238، والطبري "10884" و "10885" و "10887" والبيهقي في السنن 3/78 من طرق عن قتادة، به. وصححه ابن خزيمة برقم "1666".

www.islamicurdubooks.com

معدان بن ابوطلحہ یعمری بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:
میں نے خواب میں دیکھا ہے ایک سرخ رنگ کا مرغ ہے جس نے مجھے ایک مرتبہ یا شاید دو مرتبہ ٹھونگا مارا ہے۔ میرا خیال ہے اس کا مطلب یہ ہے میری موت کا وقت قریب آ گیا ہے اگر میں جلد انتقال کر گیا تو شوریٰ کا معاملہ ان چھ افراد کے سپرد ہو گا جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس دنیا سے رخصت ہوئے تھے تو آپ ان حضرات سے راضی تھے اور مجھے اس بات کا علم ہے کچھ لوگ اس حوالے سے پیچیدگی پیدا کرنے کی کوشش کریں گے۔ میں اپنے اس ہاتھ کے ذریعے اسلام پر ان لوگوں کے ساتھ جنگ کروں گا۔ اگر وہ پھر بھی ایسا کریں گے تو وہ اللہ کے دشمن ہیں۔ وہ کفار اور گمراہ لوگ ہیں اور میں مختلف علاقوں کے گورنروں کے بارے میں گواہی دیتا ہوں میں نے ان کو اس لیے بھجوایا تھا تاکہ وہ لوگوں کو دین کی تعلیم دیں اور ان کے نبی کی سنت کی تعلیم دیں اور ان کا مال ان کے درمیان تقسیم کریں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی بھی چیز کے بارے میں اتنی زیادہ تاکید نہیں کی (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی بھی معاملے میں اتنے زیادہ اہتمام کے ساتھ دریافت نہیں کیا جتنا کلالہ سے متعلق آیت کے بارے میں دریافت کیا: یہاں تک کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سینے پر ہاتھ مارا اور ارشاد فرمایا: تمہارے لئے گرمی میں نازل ہونے والی وہ آیت کافی ہے جو سورہ النساء کے آخر میں نازل ہوئی تھی۔

''لوگ تم سے دریافت کرتے ہیں: تم فرما دو! اللہ تعالیٰ کلالہ کے بارے میں تمہیں یہ حکم دیتا ہے۔''

(حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا) عنقریب میں اس بارے میں ایسا فیصلہ دوں گا جسے وہ شخص جان لے گا جو پڑھ سکتا ہے اور جو نہیں پڑھ سکتا اور وہ (فیصلہ) باپ کے علاوہ (کے لیے) ہو گا۔ اسی طرح میں یہ گمان کرتا ہوں۔

خبردار اے لوگو! تم لوگ ان دو درختوں (کا پھل) کھاتے ہو۔ میں یہ سمجھتا ہوں یہ دونوں خبیث ہیں پیاز اور لہسن اگر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی شخص سے اس کی بو محسوس ہوتی تھی تو اس شخص کو بقیع کی طرف بھیج دیا جاتا تھا جس شخص نے ان دونوں کو ضرور کھانا ہو وہ انہی کو پکا کر اس کی بو کو ختم کر دے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ آكِلَ هٰذِهِ الْاَشْيَاءِ اِذَا كَانَتْ مَطْبُوخَةً لَا حَرَجَ عَلَيْهِ فِيْ اِتْيَانِ الْجَمَاعَةِ وَاِنْ اَكَلَهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ جب یہ چیزیں پکی ہوئی ہوں تو ان چیزوں کو کھانے والے شخص کے باجماعت نماز میں شریک ہونے میں کوئی حرج نہیں ہے

2092 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ بَكْرِ بْنِ سَوَادَةَ، اَنَّ سُفْيَانَ بْنَ وَهْبٍ، حَدَّثَهٗ، عَنْ اَبِیْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْسَلَ اِلَيْهِ بِطَعَامٍ مَعَ خُضَرٍ فِيْهِ بَصَلٌ اَوْ كُرَّاثٌ، فَلَمْ يَرَ فِيْهِ اَثَرَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَبٰى اَنْ يَّاْكُلَهٗ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا

www.islamicurdubooks.com

مَنَعَكَ اَنْ تَاْكُلَ؟ قَالَ: لَمْ اَرَ اَثَرَكَ فِيهِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَسْتَحْيِي مِنْ مَلَائِكَةِ اللّٰهِ وَلَيْسَ بِمُحَرَّمٍ (1: 6)

❀❀ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی طرف کچھ کھانا واپس بھیجا جس میں کچھ سبزیاں تھیں جس میں پیاز اور گندنا بھی تھا۔ حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کھانے میں سے (اس کو) کھانے کا نشان نہیں دیکھا تو انہوں نے خود اس کو کھانے سے انکار کر دیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے دریافت کیا: تم اس کو کیوں نہیں کھاتے ہو۔ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! مجھے اس میں آپ کے کھانے کا نشان نظر نہیں آیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے اللہ کے فرشتوں سے حیا آتی ہے۔ ویسے یہ حرام نہیں ہے۔

ذِكْرُ مَا خَصَّ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفَرَّقَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ اُمَّتِهِ فِي اَكْلِ مَا وَصَفْنَاهُ مَطْبُوخًا

اس بات کا تذکرہ کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو یہ خصوصیت عطا کی ہے اور اس چیز کو پکی ہوئی کھانے کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے درمیان فرق کیا ہے' جس چیز کا تذکرہ ہم نے کیا ہے

2093 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو قُدَامَةَ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِي يَزِيدَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اُمِّ اَيُّوبَ، قَالَتْ:

2092- إسناده صحيح. سفيان بن وهب: هو الخولاني، قَالَ اَبُو حَاتِمٍ فيما نقله عنه ابنه 4/217: له صحبة، وروى البخاري في تاريخه 4/87-88 من طريق غياث الحبراني، قال: مر بنا سفيان بن وهب، وكانت له صحبة، فسلم علينا، وقال ابن يونس: وفد على النبي صلى الله عليه وسلم، وشهد فتح مصر، وولي إمرة إفريقية في زمن عبد العزيز بن مروان، ومات سنة اثنين وثمانين. وذكره الحافظ في القسم الأول من الإصابة 2/506، وقال في تعجيل المنفعة ص 155: له صحبة ورواية عنه صلى الله عليه وسلم، وعن عمر بن الخطاب، والزبير بن العوام، وعمرو بن العاص، وأبي أيوب الأنصاري وغيرهم ... وروى عنه أبو عشانة المعافري، وأبو الخير اليزني، والمغيرة بن زياد، وبكر بن سوادة وغيرهم، وذكره المؤلف في الثقات 3/183 في قسم الصحابة، وجزم بصحبته، ثم تناقض، فقال في التابعين 4/319: من زعم أن له صحبة، فقد وهم. وأخرجه الطبراني في الكبير "39" و "4077" من طريق أصبغ بن الفرج وأحمد بن صالح، والطحاوي في شرح معاني الآثار 4/239، وابن خزيمة في صحيحه "1670" عن يونس بن عبد الأعلى، ثلاثتهم عن ابن وهب، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 5/415، ومسلم "2053" "171" في الأشربة: باب إباحة أكل الثوم، والطبراني "3984" من طريقين عن ثابت أبي زيد، عن عاصم، عن عبد الله بن الحارث، عن أفلح مولى أبي أيوب، عن أبي أيوب. وعاصم: هو ابن سليمان الأحول، وقد جاء في المطبوع من صحيح مسلم: عن عاصم بن عبد الله بن الحارث، وهو خطأ. وأخرجه أحمد 5/420، وابن أبي شيبة 8/305 من طريق يونس بن محمد، والطحاوي 4/239 من طريق شعيب بن الليث، كلاهما عن اللَّيْثِ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِي حَبِيبٍ، عَنْ اَبِي الْخَيْرِ، عن أبي رهم السماعي، عن أبي أيوب. وأخرجه أحمد 5/414 من طريق بقية، عن بحير بْنِ سَعْدٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نفير، عن أبي أيوب. وسيورده المؤلف برقم "2094" من طريق جابر بن سمرة، عن أبي أيوب، فانظر تخريجه هناك

www.islamicurdubooks.com

(متن حدیث): نَزَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَكَلَّفْنَا لَهُ طَعَامًا فِيهِ بَعْضُ الْبُقُولِ، فَقَالَ لِاَصْحَابِهِ: كُلُوا فَاِنِّي لَسْتُ كَاَحَدٍ مِنْكُمْ اِنِّي اَخَافُ اَنْ اُوْذِيَ صَاحِبِي. (1: 6)

سیّدہ ام ایوب رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں مہمان کے طور پر ٹھہرے ہم نے آپ کے لئے کھانا تیار کیا جس میں یہ سبزیاں بھی تھیں، تو آپ نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا تم لوگ اسے کھالو کیونکہ میں تمہاری مانند نہیں ہوں مجھے یہ اندیشہ ہے (اسے کھا کر) میں اپنے ساتھی (فرشتے) کو اذیت پہنچاؤں گا۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

2094 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ:

(متن حدیث): اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِيَ بِقَصْعَةٍ مِنْ ثَرِيدٍ فِيهَا ثُومٌ، فَلَمْ يَاْكُلْ مِنْهَا وَاَرْسَلَ اِلَى اَبِي اَيُّوبَ وَكَانَ اَبُو اَيُّوبَ يَضَعُ يَدَهُ حَيْثُ يَرَى يَدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضَعَ يَدَهُ، فَلَمَّا لَمْ يَرَ اَثَرَ يَدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَاْكُلْ، فَاَتَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ لَهُ: اِنِّي لَمْ اَرَ اَثَرَ يَدِكَ فِيهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فِيهَا رِيحُ الثُّومِ وَمَعِي مَلَكٌ. (1: 6)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ثرید کا پیالہ لایا گیا جس میں لہسن بھی تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو نہیں کھایا۔ آپ نے اس کو حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کی طرف بھجوا دیا۔ حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ اپنا ہاتھ

2093.- إسناده حسن في الشواهد. أبو يزيد الراوي عن أم أيوب: هو المكي حليف بني زهرة، لم يرو عنه سوى ابنه عبيد الله، وذكره المؤلف في الثقات، وقال العجلي: مكي تابعي ثقة، وباقي رجال السند ثقات رجال الشيخين، فهو يتقوى بالحديث السابق. هو ابن عيينة، وهو في صحيح ابن خزيمة برقم "1671" وأخرجه ابن أبي شيبة 2/511 و8/301، والحميدي "339"، وأحمد 6/433 و462، والترمذي "1810" في الأطعمة: باب ما جاء في الرخصة في الثوم مطبوخًا، وابن ماجه "3364" في الأطعمة: باب أكل الثوم والبصل، والطحاوي في شرح معاني الآثار 4/239، والطبراني في الكبير 25/329 من طرق عن سفيان، بهذا الإسناد

2094- إسناده حسن على شرط مسلم. سماك بن حرب: صدوق لا يرقى حديثه إلى الصحة، وأخرجه الطيالسي "589" عن حماد بن سلمة، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 5/95، 96 عن إبراهيم بن الحجاج الناجي، والطبراني "1972" من طريق حجاج بن المنهال وسهل بن بكار، ثلاثتهم عن حماد، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 5/95 و416، ومسلم "2053" في الأشربة: باب إباحة أكل الثوم، والترمذي "1807" في الأطعمة: باب ما جاء في كراهية أكل الثوم والبصل، والنسائي في الوليمة من الكبرى كما في التحفة 3/89، والطبراني "1889"، والطحاوي 4/239، والبيهقي 3/77، والطيالسي "589" أيضًا من طريق شعبة، والطبراني "1940" من طريق زهير، و "1986" من طريق أبي الأحوص، و "2047" من طريق عمرو بن أبي قيس، كلهم عن سماك بن حرب، بهذا الإسناد. وتقدم برقم "2092" من طريق سفيان بن وهب، عن أبي أيوب، به، فانظره.

www.islamicurdubooks.com

اس جگہ رکھتے تھے' جہاں انہیں یہ نظر آتا تھا' یہاں نبی اکرم ﷺ کے دست مبارک کا نشان ہے' جب انہوں نے نبی اکرم ﷺ کے دست مبارک کا نشان نہیں دیکھا تو انہوں نے بھی اسے نہیں کھایا پھر وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کی: میں نے آپ کے دست مبارک کا نشان اس میں نہیں دیکھا۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس میں لہسن کی بو تھی اور میرے ساتھ فرشتہ ہوتا ہے۔

ذِكْرُ اِسْقَاطِ الْحَرَجِ، عَنْ آكِلِ مَا وَصَفْنَا نَيِّئًا مَعَ شُهُودِهِ الْجَمَاعَةَ اِذَا كَانَ مَعْذُوْرًا مِنْ عِلَّةٍ يُدَاوِى بِهَا

اس بات کا تذکرہ کہ ہم نے جن چیزوں کا تذکرہ کیا ہے ان کو کچی (حالت میں) کھا کر جماعت میں شریک ہونے والے شخص سے حرج اس وقت ساقط ہو جاتا ہے جب وہ شخص معذور ہو اس نے کسی علت کی وجہ سے دوا کے طور پر انہیں استعمال کیا ہو

2095 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ الْعَدَوِيِّ، عَنْ اَبِىْ بُرْدَةَ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): اَكَلْتُ ثُوْمًا ثُمَّ اَتَيْتُ مُصَلَّى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدْتُهُ قَدْ سَبَقَنِىْ بِرَكْعَةٍ، فَلَمَّا قُمْتُ اَقْضِىْ وَجَدَ رِيحَ الثُّومِ فَقَالَ: مَنْ اَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الْبَقْلَةِ، فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا حَتّٰى يَذْهَبَ رِيحُهَا قَالَ الْمُغِيرَةُ: فَلَمَّا قَضَيْتُ الصَّلَاةَ اَتَيْتُهُ فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّ لِىْ عُذْرًا فَنَاوِلْنِىْ يَدَكَ فَنَاوَلَنِىْ فَوَجَدْتُهُ وَاللّٰهِ سَهْلًا فَاَدْخَلْتُهَا فِىْ كُمِّىْ اِلٰى صَدْرِىْ فَوَجَدَهُ مَعْصُوبًا، فَقَالَ: اِنَّ لَكَ عُذْرًا . (1: 6)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْحَاتِمٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ: هٰذِهِ الْاَشْيَاءُ الَّتِىْ وَصَفْنَاهَا هِىَ الْعُذْرُ الَّذِىْ فِىْ خَبَرِ ابْنِ عَبَّاسٍ الَّذِىْ لَا حَرَجَ عَلٰى مَنْ بِهٖ حَالَةٌ مِّنْهَا فِىْ تُخَلُّفِهٖ، عَنْ اَدَاءِ فَرْضِهٖ جَمَاعَةً، وَعَلَيْهِ اِثْمُ تَرْكِ اِتْيَانِ الْجَمَاعَةِ، لِاَنَّهُمَا فَرْضَانِ اثْنَانِ: الْجَمَاعَةُ، وَاَدَاءُ الْفَرْضِ، فَمَنْ اَدَّى الْفَرْضَ وَهُوَ يَسْمَعُ النِّدَاءَ، فَقَدْ سَقَطَ عَنْهُ فَرْضُ اَدَاءِ الصَّلَاةِ، وَعَلَيْهِ اِثْمُ تَرْكِ اِتْيَانِ الْجَمَاعَةِ، وَقَوْلُهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ سَمِعَ النِّدَاءَ، فَلَمْ

2095- إسناده صحيح على شرط الشيخين. أبو بردة: هو ابن أبي موسى الأشعري، قيل: اسمه عامر. وقيل: الحارث، وهو في المصنف لابن أبي شيبة 2/510 و8/303 وأخرجه أحمد 4/252، وابن خزيمة في صحيحه "1672"، من طريق وكيع، بهذا الإسناد. وأخرجه البيهقي 3/77 من طريق يزيد بن هارون، عن سليمان بن المغيرة، به. وأخرجه أبو داود "3826" في الأطعمة: باب في أكل الثوم، والطحاوي 4/238، والطبراني 20/ "1003"، والبيهقي 3/77، من طرق عن أبي هلال الراسبي، عن حميد بن هلال، به. وأخرجه الطبراني 20/ "1004" من طريق حماد بن زيد، عن أيوب، وعمرو بن صالح، وحميد بن هلال، ثلاثتهم عن أبي بردة، به.

www.islamicurdubooks.com

يُجِبْ فَلَا صَلَاةَ لَهُ اِلَّا مِنْ عُذْرٍ[1] اَرَادَ بِهِ: فَلَا صَلَاةَ لَهُ مِنْ غَيْرِ اِثْمٍ يَرْتَكِبُهُ فِيْ تُخَلُّفِهِ عَنْ اِتْيَانِ الْجَمَاعَةِ اِذَا كَانَ الْقَصْدُ فِيْهِ ارْتِكَابُ النَّهْيِ، لَا اَنَّ صَلَاتَهُ غَيْرُ مُجْزِئَةٍ، وَاِنْ لَّمْ يَكُنْ بِمَعْذُوْرٍ اِذَا لَمْ يُجِبْ دَاعِيَ اللّٰهِ، وَهٰذَا كَقَوْلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ لَّغَا فَلَا جُمُعَةَ لَهُ يُرِيْدُ بِهِ: فَلَا جُمُعَةَ لَهُ[2] مِنْ غَيْرِ اِثْمٍ يَرْتَكِبُهُ بِلَغْوِهِ

✿✿ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے لہسن کھایا پھر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی جائے نماز پر آیا' تو میں نے آپ کو پایا' آپ ایک رکعت ادا کر چکے ہیں جب میں باقی رہ جانے والی ایک رکعت ادا کرنے کے لئے کھڑا ہوا' تو آپ کو لہسن کی بومحسوس ہوئی۔ آپ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اس سبزی کو کھاتا ہے وہ ہماری مسجد کے قریب ہرگز نہ آئے جب تک اس سبزی کی بو ختم نہیں ہو جاتی۔

حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب میں نے نماز مکمل کی تو میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! میری طرف سے معذرت قبول کیجئے اور اپنا دست مبارک میری طرف بڑھائیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک میری طرف بڑھایا تو اللہ کی قسم! میں نے اسے نرم پایا۔ میں نے اسے اپنی آستین میں سے سینے تک داخل کیا' تو آپ کو اس میں پٹی بندھی ہوئی محسوس ہوئی تو آپ نے ارشاد فرمایا: تمہارا عذر (قابل قبول ہے)

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ وہ اشیاء ہیں جن کا ہم نے ذکر کیا ہے کہ وہ عذر ہیں جن کا تذکرہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول روایت میں ہے۔ یہ وہ عذر ہیں کہ جب کسی شخص کو ان میں سے کوئی ایک عذ لاحق ہو۔ تو اگر وہ جماعت کے ساتھ اپنے فرض کی ادائیگی میں شریک نہیں ہوتا تو اسے کوئی گناہ نہیں ہوگا البتہ اسے جماعت کی طرف آنے کو ترک کرنے کا گناہ ہو گا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ دو فرض ہیں۔ جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنا اور فرض (نماز) کو ادا کرنا۔ تو جو شخص فرض ادا کر لیتا ہے۔ حالانکہ وہ اذان کی آواز سنتا ہے۔ تو اس سے نماز کی ادائیگی کا فرض ساقط ہو جائے گا۔ لیکن جماعت میں شریک نہ ہونے کا گناہ اس پر ہوگا۔ کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے ''جو شخص اذان سنتا ہے۔ اس کا جواب نہیں دیتا تو اس کی نماز نہیں ہوتی۔ البتہ عذر کا حکم مختلف ہے'' تو اس سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد یہ ہے کہ اس شخص کی نماز گناہ کے بغیر نہیں ہوتی جس کا اس نے جماعت میں شریک نہ ہو کر ارتکاب کیا ہے۔ جبکہ اس سے مراد ''نہی'' کا ارتکاب ہو۔ اس سے یہ مراد نہیں ہے کہ ایسے شخص کی نماز سرے سے ہوتی ہی نہیں ہے۔ اگرچہ وہ معذور نہ بھی ہو۔ اس وقت جب وہ اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دینے والے شخص کی دعوت کا جواب نہیں دیتا۔ تو

1۔ تقدم برقم "2055" من حديث ابن عباس.

2۔ أخرج مالك 1/103، والبخاري "934" في الجمعة: باب الإنصات يوم الجمعة، ومسلم "851"، وأبو داؤد "1112" في الصلاة: باب الكلام والإمام يخطب، والترمذي "512" في الصلاة: باب ما جاء في كراهية الكلام والإمام يخطب، والنسائي 3/103 و104 في الجمعة، من حديث اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عليه وسلم قال: إذا قلت لصاحبك يوم الجمعة أنصت والإمام يخطب، فقد لغوت . ولأبي داؤد "347" بسند حسن من حديث عبد الله بن عمرو بن العاص مرفوعًا: "... ومن لغا وتخطى رقاب الناس، كانت له ظهرًا." وصححه ابن خزيمة ."1810" ولأحمد 1/93 عن علي رفعه "من قال: صه، فقد تكلم، ومن تكلم فلا جمعة له" وفي سنده مجهولة، وفي تاريخ واسط لبحشل ص125 من حديث ابن عباس ... ومن لغا فلا جمعة له" وفي سنده مجالد بن سعيد، وهو ليس بالقوى.

www.islamicurdubooks.com

اس کی مثال نبی اکرم ﷺ کے اس فرمان کی طرح ہوگی ''جو شخص لغو حرکت کرتا ہے اس کا جمعہ نہیں ہوتا'' تو اس کے ذریعے نبی اکرم ﷺ کی مراد یہ ہے کہ اس کا جمعہ اس گناہ کے بغیر نہیں ہوتا۔ جس لغو حرکت کا ارتکاب اس نے کیا ہے۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا اَرَادَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتِعْمَالَ التَّغْلِيظِ عَلٰى مَنْ تَخَلَّفَ عَنْ حُضُوْرِهٖ صَلَاةَ الْعِشَاءِ وَالْغَدَاةِ فِيْ جَمَاعَةٍ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ کہ نبی اکرم ﷺ نے باجماعت نماز میں شریک نہ ہونے والے کیلئے جو شدید مذمت کا اظہار کیا ہے وہ عشاء اور فجر کی نمازوں کے بارے میں ہے

2096 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ، اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ اَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ، لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ آمُرَ بِحَطَبٍ فَيُحْطَبَ، ثُمَّ آمُرَ بِالصَّلَاةِ فَيُؤَذَّنَ لَهَا، ثُمَّ آمُرَ رَجُلًا فَيَؤُمَّ النَّاسَ، ثُمَّ اُخَالِفَ اِلٰى رِجَالٍ فَاُحَرِّقَ عَلَيْهِمْ بُيُوْتَهُمْ، وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ، لَوْ يَعْلَمُ اَحَدُهُمْ اَنَّهٗ يَجِدُ عَظْمًا سَمِيْنًا اَوْ مِرْمَاتَيْنِ حَسَنَتَيْنِ لَشَهِدَ الْعِشَاءَ. (3: 34)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ میں نے یہ ارادہ کیا' میں لکڑیوں کے بارے میں حکم دوں انہیں اکٹھا کیا جائے پھر میں نماز کے لئے حکم دوں۔ اس کے لئے اذان دی جائے پھر میں کسی شخص کو یہ حکم دوں' وہ

2096- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وأخرجه البغوي في شرح السنة "791" من طريق أحمد بن أبي بكر، بهذا الإسناد. وهو في الموطأ 1/129-130 في الصلاة: باب فضل صلاة الجماعة على صلاة الفذ. ومن طريق مالك أخرجه: الشافعي في المسند 1/123-124، والبخاري "644" في الأذان: باب وجوب صلاة الجماعة، و "7224" في الأحكام: باب إخراج الخصوم وأهل الريب من البيوت بعد المعرفة، والنسائي 2/107 في الإمامة: باب التشديد في التخليف عن الجماعة، وأبو عوانة 2/6، والبغوي في شرح السنة "791"، والبيهقي 3/55. وأخرجه الحميدي "956"، وأحمد 2/244، وابن الجارود "304"، ومسلم "651" "251" في المساجد: باب فضل صلاة الجماعة وبيان التشديد في التخلف عنها. وأبو عوانة 2/6، من طريق ابن عيينة، عن أبي الزناد، به. وصححه ابن خزيمة "1481". وأخرجه البخاري "2420" في الخصومات: باب إخراج أهل المعاصي والخصوم من البيوت بعد المعرفة، من طريق سعد بن إبراهيم، عن حميد بن عبد الرحمن، عن أبي هريرة. وأخرجه أحمد 2/292 و319 من طريق ابن أبي ذئب، و 2/376، والدارمي 1/292 من طريق محمد بن عجلان، كلاهما عن عجلان، عن أبي هريرة. وصححه ابن خزيمة "1481" وأخرجه عبد الرزاق "1985" و "1986"، وأحمد 2/472 و539، ومسلم "651" "253"، والترمذي "217" في الصلاة: باب ما جاء فيمن يسمع النداء فلا يجيب، وأبو داوٗد "549" في الصلاة: باب في التشديد في ترك الجماعة، وأبو عوانة 2/6 و7، والبيهقي 3/55، 56 من طرق عن يزيد بن الأصم، عن أبي هريرة. وأخرجه أحمد 2/367 من طريق أبي معشر، عن سعيد المقبري، عن أبي هريرة. وسيورده المؤلف برقم "2097" من طريق شعبة، و "2098" من طريق أبي معاوية، كلاهما عن الأعمش، عن أبي صالح، عن أبي هريرة.

www.islamicurdubooks.com

لوگوں کی امامت کرے اور پھر میں ان لوگوں کی طرف جاؤں اور انہیں ان کے گھر سمیت آگ لگا دوں (جو با جماعت نماز شریک نہیں ہوئے) اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اگر ان میں سے کسی ایک کو یہ پتہ چل جائے' اسے ایک گوشت والی ہڈی ملے گی یا دو اچھے پائے ملیں گے تو وہ عشاء کی نماز میں ضرور شریک ہو''۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ الْعِلَّةَ فِيْ هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ اَرَادَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّفْعَلَ بِهِمْ مَا وَصَفْنَا لَمْ يَكُنْ لِلتَّخَلُّفِ عَنْ حُضُوْرِ الْعِشَاءِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے

کہ ان لوگوں کے بارے میں وہ علت' جس کے بارے میں نبی اکرم ﷺ نے یہ ارادہ کیا تھا کہ ان کے ساتھ وہ سلوک کریں جس کا ہم نے ذکر کیا ہے' یہ عشاء کی نماز میں شریک نہ ہونے کی وجہ سے نہیں تھا

2097 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَرُوْبَةَ بِحَرَّانَ، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ ذَكْوَانَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ آمُرَ رَجُلًا يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ، ثُمَّ آتِيَ اَقْوَامًا يَتَخَلَّفُوْنَ عَنْهَا فَاُحَرِّقَ عَلَيْهِمْ يَعْنِي الصَّلَاتَيْنِ الْعِشَاءَ وَالْغَدَاةَ. (3: 34)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''میں نے یہ ارادہ کیا' میں کسی شخص کو یہ ہدایت کروں' وہ لوگوں کو نماز پڑھائے پھر میں ان لوگوں کی طرف جاؤں جو نماز (باجماعت) میں شریک نہیں ہوئے۔ میں ان لوگوں کو آگ لگا دوں۔ (راوی کہتے ہیں: یعنی جو عشاء اور صبح کی نمازوں میں شریک نہیں ہوئے)''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ هَاتَيْنِ الصَّلَاتَيْنِ اَثْقَلُ الصَّلَاةِ عَلَى الْمُنَافِقِيْنَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ یہ دونوں نمازیں منافقین کیلئے سب سے زیادہ مشکل ہوتی ہیں

2098 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ، عَنِ

2097- إسناده صحيح على شرطهما، وأخرجه أحمد 2/479، 480 عن محمد بن جعفر، بهٰذا الإسناد. وأخرجه عبد الرزاق "1987" عن معمر، وأحمد 2/531 من طريق زائدة، والبخاري "657" في الأذان: باب فضل العشاء في جماعة، من طريق حفص بن غياث، وأحمد 2/424، ومسلم "651" "252" في المساجد: باب فضل الجماعة، وأبو عوانة 2/5، وابن خزيمة "1484" من طريق ابن نمير، وأبو عوانة 2/5 أيضًا، والبغوي في شرح السنة "792" من طريق محمد بن عبيد، أربعتهم عن الأعمش، به. وأخرجه أحمد 2/377 و416 من طريق عاصم بن بهدلة، عن أبي صالح، به. وسيرد بعده من طريق أبي معاوية، عن الأعمش، به. فانظره.

www.islamicurdubooks.com

الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِنَّ اَثْقَلَ الصَّلَاةِ عَلَى الْمُنَافِقِيْنَ صَلَاةُ الْعِشَاءِ وَصَلَاةُ الْفَجْرِ، وَلَوْ يَعْلَمُوْنَ مَا فِيْهِمَا لَاَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا، وَلَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ آمُرَ بِالصَّلَاةِ فَتُقَامَ ثُمَّ آمُرَ رَجُلًا فَيُصَلِّيَ بِالنَّاسِ، ثُمَّ اَنْطَلِقَ مَعِيْ بِرِجَالٍ مَعَهُمْ حِزَمُ حَطَبٍ اِلٰى قَوْمٍ لَا يَشْهَدُوْنَ الصَّلَاةَ فَاُحَرِّقَ عَلَيْهِمْ بُيُوْتَهُمْ بِالنَّارِ. (3: 34)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''منافقین کے لئے سب سے زیادہ بوجھل عشاء اور فجر کی نمازیں ہیں اگر ان لوگوں کو پتہ چل جائے' ان دونوں میں کتنا اجر اور ثواب ہے' تو تم ان دونوں میں ضرور شریک ہوں اگرچہ انہیں گھسٹ کر چل کر آنا پڑے۔ میں نے یہ ارادہ کیا' میں نماز کے بارے میں حکم دوں کسی شخص کو ہدایت کروں وہ لوگوں کو نماز پڑھائے پھر میں اپنے ساتھ کچھ لوگ لے کر جاؤں جن کے ہمراہ لکڑیوں کے گٹھے ہوں اور ان لوگوں کی طرف جاؤں جو اس نماز میں شریک نہیں ہوئے اور ان لوگوں سمیت ان کے گھروں کو آگ لگا دوں''۔

ذِكْرُ مَا كَانَ يُتَخَوَّفُ عَلٰى مَنْ تَخَلَّفَ عَنِ الْجَمَاعَةِ فِيْ اَيَّامِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس بات کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں باجماعت نماز میں شریک نہ ہونے والے لوگوں کے بارے میں کس بات کا اندیشہ ہوا کرتا تھا؟

2099 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَرُوْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ:

2098- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير سلم بن جنادة، فلم يخرجا له ولا واحد منهما. وأخرجه ابن خزيمة "1484" عن سلم بن جنادة، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/424، وابن أبي شيبة 1/332 و 2/191، ومن طريقه مسلم "651" "252" في المساجد: باب فضل الجماعة، وابن ماجة "791" في المساجد: باب التغليظ في التخلف عن الجماعة، و "797": باب صلاة العشاء والفجر في جماعة، وأخرجه أبو داود "548" في الصلاة: باب في التشديد في ترك الجماعة، عن عثمان بن أبي شيبة، والبيهقي في السنن 3/55 من طريق أحمد بن عبد الجبار، وأبو عوانة، 5/2 عن علي بن حرب، خمستهم عن أبي معاوية، بهذا الإسناد. وتقدم قبله "2097" من طريق شعبة، عن الأعمش، به، و "2096" من طريق أبي الزناد، عن الأعرج، عن أبي هريرة.

2099- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير عبد الجبار بن العلاء، فإنه من رجال مسلم وحده. وأخرجه ابن أبي شيبة 1/332، والحاكم 1/211، وابن خزيمة في صحيحه "1485"، والبزار "463"، والبيهقي 3/59، من طرق عن يحيى بن سعيد، بهذا الإسناد. وصححه الحاكم على شرط الشيخين، ووافقه الذهبي، وقال الهيثمي في مجمع الزوائد 2/40: رواه البزار ورجاله ثقات. وأخرجه البزار "462" من طريق خالد بن يوسف، عن أبيه، عن محمد بن عجلان، عن نافع، به. وأخرجه الطبراني في الكبير "13085" من طريق سفيان، عن يحيى بن سعيد، عن سعيد بن المسيب، عن ابن عمر. قال الهيثمي في المجمع 2/40: رواه الطبراني في الكبير والبزار، ورجال الطبراني موثقون.

www.islamicurdubooks.com

(متن حدیث): كُنَّا اِذَا فَقَدْنَا الْاِنْسَانَ فِیْ صَلَاةِ الصُّبْحِ وَالْعِشَاءِ اَسَانَا بِهِ الظَّنَّ .(3: 50)

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ہم جب کسی شخص کو صبح یا عشاء کی نماز میں غیر موجود پاتے تھے' تو اس کے بارے میں بدگمانی اختیار کرتے تھے۔

ذِكْرُ وَصْفِ الشَّیْءِ الَّذِی مِنْ اَجْلِهِ كَانُوْا يُسِيئُوْنَ الظَّنَّ بِمَنْ وَّصَفْنَا نَعْتَهُ

اس چیز کی صفت کا تذکرہ جس وجہ سے لوگ اس شخص کے بارے میں برا گمان رکھتے تھے جس کی صفت کا ہم نے ذکر کیا ہے

2100 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ اَبِیْ زَائِدَةَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ اَبِی الْاَحْوَصِ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ:

(متن حدیث): لَقَدْ رَاَيْتُنَا وَمَا يَتَخَلَّفُ عَنِ الصَّلَاةِ اِلَّا مُنَافِقٌ قَدْ عُلِمَ نِفَاقُهُ اَوْ مَرِيضٌ، وَاِنْ كَانَ الْمَرِيضُ لَيَمُرُّ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ حَتّٰى يَاْتِیَ الصَّلَاةَ وَقَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَّمَنَا سُنَنَ الْهُدٰى وَمِنْ سُنَنِ الْهُدَى الصَّلَاةُ فِی الْمَسْجِدِ الَّذِی يُؤَذَّنُ فِيْهِ .(3: 58)

❀❀ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: مجھے اپنے بارے میں یہ بات یاد ہے' نماز (باجماعت) سے پیچھے صرف وہی شخص رہتا تھا جو منافق ہوتا تھا اور اس کا نفاق معلوم ہوتا تھا' یا پھر بیمار شریک نہیں ہوتا تھا۔ اگر کسی بیمار کو دو آدمیوں کے درمیان چل کر آنا ممکن ہوتا تو وہ نماز (باجماعت) میں شریک ہوا کرتا تھا۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ہدایت کے طریقوں کی تعلیم دی اور ہدایت کے طریقوں میں ایک اس مسجد میں نماز ادا کرنا ہے جہاں اذان دی جاتی ہے۔

ذِكْرُ اسْتِحْوَاذِ الشَّيْطَانِ عَلَى الثَّلَاثَةِ اِذَا كَانُوْا فِیْ بَدْوٍ اَوْ قَرْيَةٍ وَلَمْ يَجْمَعُوا الصَّلَاةَ

2100- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله رجال الشيخين غير أبي الأحوص واسمه عوف بن مالك الجشمي فإنه من رجال مسلم.وأخرجه مسلم "654" "256" في المساجد: باب صلاة الجماعة من سنن الهدى، وأبو عوانة 2/7 عن أبي بكر بن أبي شيبة، بهذا الإسناد.وأخرجه الطبراني "8608" من طريق يحيى بن زكريا بن أبي زائدة، عن أبيه، به.وأخرجه الطبراني "8609" من طريق شريك، عن عبد الملك بن عمير، به.وأخرجه الطيالسي "313"، وعبد الرزاق "1979"، وأحمد 1/382 و415 و419 و455، ومسلم "654" "257"، وأبو داوُد "550" في الصلاة: باب في التشديد في ترك الجماعة، والنسائي 2/108-109 في الإمامة: باب المحافظة على الصلوات حيث ينادى بهن، وابن ماجة "777" في المساجد: باب المشي إلى الصلاة، وأبو عوانة 2/7، والطبراني "8596" و "8597" و "9598" و "8599" و "8600" و "8601" و "8602" و "8603" و "8604" و "8605"، والبيهقي في السنن 3/58، 59 من طريق علي بن الأقمر، وإبراهيم بن مسلم الهجري، عن أبي الأحوص، به. وصححه ابن خزيمة "1483" وأخرجه الطبراني "8606" من طريق الحكم، و "8607" من طريق أبي إسحاق، كلاهما عن أبي الأحوص، به.

www.islamicurdubooks.com

شیطان کے تین آدمیوں پر غالب آ جانے کا تذکرہ جب وہ کسی دیہات یا گاؤں میں رہتے ہوں اور نماز باجماعت کیلئے اکٹھے نہ ہوں

2101 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارِ بْنِ الرَّيَّانِ الْبَغْدَادِيُّ، حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، عَنْ زَائِدَةَ بْنِ قُدَامَةَ، عَنِ السَّائِبِ بْنِ حُبَيْشٍ، عَنْ مَعْدَانَ بْنِ اَبِىْ طَلْحَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): سَاَلَنِىْ اَبُو الدَّرْدَاءِ اَيْنَ مَسْكَنُكَ؟ قُلْتُ: فِىْ قَرْيَةٍ دُوْنَ حِمْصٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَا مِنْ ثَلَاثَةٍ فِىْ قَرْيَةٍ وَلَا بَدْوٍ لَا تُقَامُ فِيْهِمُ الصَّلَاةُ اِلَّا اسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطَانُ، فَعَلَيْكَ بِالْجَمَاعَةِ، فَاِنَّمَا يَاْكُلُ الذِّئْبُ الْقَاصِيَةَ.

قَالَ السَّائِبُ: اِنَّمَا يَعْنِىْ بِالْجَمَاعَةِ جَمَاعَةَ الصَّلَاةِ. (1: 78)

معدان بن ابوطلحہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے مجھ سے دریافت کیا: تمہاری رہائش کہاں ہے؟ میں نے جواب دیا: حمص کے قریب ایک گاؤں میں انہوں نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔

''جس بھی گاؤں یا دیہات میں تین آدمی موجود ہوں اور وہاں نماز قائم نہ جاتی ہو تو شیطان ان پر غالب آ جاتا ہے''۔

تم پر جماعت کو اختیار کرنا لازم ہے کیونکہ علیحدہ ہونے والی بکری کو بھیڑیا کھا جاتا ہے۔

سائب نامی راوی کہتے ہیں: یہاں جماعت سے مراد باجماعت نماز ہے۔

2101- إسناده حسن. السائب بن حبيش: صدوق صالح الحديث، وباقى رجاله ثقات رجال الصحيح. وأخرجه أحمد 5/196 و6/446، وأبو داؤد "547" فى الصلاة: باب فى التشديد فى ترك الجماعة، والنسائى 2/106-107 فى الإمامة: باب التشديد فى ترك الجماعة، والبغوى فى شرح السنة "793"، والحاكم 1/211، والبيهقى فى السنن 3/54 من طرق عن زائدة بن قدامة، بهذا الإسناد. وصححه ابن خزيمة 1476.

www.islamicurdubooks.com

بَابُ فَرْضِ مُتَابَعَةِ الْإِمَامِ

باب: امام کی متابعت کا فرض ہونا

2102 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، وَاَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَنَسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): سَقَطَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فَرَسٍ فَجُحِشَ شِقُّهُ الْاَيْمَنُ فَحَضَرَتْ صَلَاةٌ فَصَلّٰى بِنَا قَاعِدًا، فَلَمَّا قَضٰى صَلَاتَهُ قَالَ: اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ، فَاِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوْا، وَاِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوْا، وَاِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوْا، وَاِذَا قَالَ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُوْلُوْا: رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ وَاِذَا صَلّٰى قَاعِدًا فَصَلُّوْا قُعُوْدًا اَجْمَعِيْنَ .

(5:1)

✿✿ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم گھوڑے سے گر گئے۔ آپ کا دایاں پہلو زخمی ہو گیا۔ نماز کا وقت ہوا' تو آپ نے ہمیں بیٹھ کر نماز پڑھائی جب آپ نے نماز مکمل کی تو آپ نے ارشاد فرمایا:

''امام کو اس لئے مقرر کیا گیا ہے' تا کہ اس کی پیروی کی جائے۔ جب وہ تکبیر کہے' تو تم بھی تکبیر کہو جب وہ رکوع میں جائے' تو تم بھی رکوع میں جاؤ جب وہ (رکوع سے) اٹھے تو تم بھی اٹھو اور جب وہ سمع اللہ لمن حمدہ پڑھے تم ربنا ولک الحمد پڑھو جب وہ بیٹھ کر نماز ادا کرے تو تم سب بھی بیٹھ کر نماز ادا کرو۔

2102- إسناده صحيح على شرطهما، وهو في المصنف 2/325 لابن أبي شيبة. ومن طريقه أخرجه مسلم "411" "77" في الصلاة: باب ائتمام المأموم بالإمام. وأخرجه الحميدي "1189"، وابن أبي شيبة 2/325، وأحمد 3/110، والبخاري "805" في الأذان: باب يهوي بالتكبير حين يسجد، و "1114" في تقصير الصلاة: باب صلاة القاعد، ومسلم "411" "77"، والنسائي 2/195-196 في التطبيق: باب ما يقول المأموم، وابن ماجة "1238" في الإقامة: باب ماجاء في إنما جعل الإمام ليؤتم به، وأبو عوانة 2/105 و106، وابن الجارود "229"، والبيهقي في السنن 3/78، والبغوي "850" من طرق عن سفيان بن عيينة، به. وأخرجه عبد الرزاق "4078"، ومن طريقه أحمد 3/162، ومسلم "411" "81"، وأبو عوانة 2/106، عن معمر، وعبد الرزاق "4079" ومن طريقه أبو عوانة 2/106، عن ابن جريج، ومسلم "411" "79"، وأبو عوانة 2/106، والطحاوي في شرح معاني الآثار 1/403 من طريق يونس، ثلاثتهم برقم عن الزهري، به. وسيورده المؤلف برقم "2103" من طريق مالك، و "2108" من طريق شعيب، و "2113" من طريق الليث، ثلاثتهم عن الزهري، به، وبرقم "2111" من طريق حميد الطويل، عن أنس. وفي الباب عن عائشة سيرد برقم "2104"، وعن أبي هريرة سيرد برقم "2107" و "2115"، وعن ابن عمر سيرد برقم "2109"، وعن جابر برقم "2112" و "2114" و "2122" و "2123".

www.islamicurdubooks.com

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْقَوْمَ صَلَّوْا خَلْفَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ هٰذِهِ الصَّلَاةِ قُعُوْدًا اِتِّبَاعًا لَهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ ان لوگوں نے اس نماز میں نبی اکرم ﷺ کے پیچھے جو بیٹھ کر نماز ادا کی تھی، وہ نبی اکرم ﷺ کی پیروی کرتے ہوئے کی تھی

2103 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَسْمَاءَ، قَالَ: حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ بْنُ اَسْمَاءَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ اَنَسٍ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكِبَ فَرَسًا فَصُرِعَ يَعْنِىْ فَجُحِشَ شِقُّهُ الْاَيْمَنُ، فَصَلّٰى صَلَاةً مِنَ الصَّلَوَاتِ وَهُوَ قَاعِدٌ فَصَلَّيْنَا وَرَائَهُ قُعُوْدًا فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ، فَاِذَا صَلّٰى قَائِمًا فَصَلُّوْا قِيَامًا، وَاِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوْا، وَاِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوْا، وَاِذَا قَالَ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُوْلُوْا: رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ وَاِذَا صَلّٰى جَالِسًا فَصَلُّوْا جُلُوْسًا اَجْمَعُوْنَ. (1: 5)

✿✿ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ گھوڑے پر سوار ہوئے تو اس سے گر گئے۔ آپ کا دایاں پہلو زخمی ہو گیا۔ آپ نے کچھ نمازیں بیٹھ کر ادا کیں۔ ہم نے بھی آپ کے پیچھے بیٹھ کر نماز ادا کی جب آپ نماز پڑھ کر فارغ ہوئے، تو آپ نے ارشاد فرمایا:

''امام کو اس لئے مقرر کیا گیا ہے' تا کہ اس کی پیروی کی جائے جب وہ کھڑا ہو کر نماز ادا کرے تو تم لوگ کھڑے ہو کر نماز ادا کرو جب وہ رکوع میں جائے' تو تم بھی رکوع میں جاؤ جب وہ (رکوع سے) اٹھے تو تم بھی اٹھو جب وہ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ پڑھے تو تم رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ پڑھو اور جب وہ بیٹھ کر نماز ادا کرے تو تم سب بھی بیٹھ کر نماز ادا کرو''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْقَوْمَ اِنَّمَا صَلَّوْا خَلْفَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ هٰذِهِ الصَّلَاةِ قُعُوْدًا بِاَمْرِهِ حَيْثُ اَمَرَهُمْ بِهِ

2103- إسناده صحيح على شرطهما، وهو فى الموطأ 1/135 فى الصلاة: باب صلاة الإمام وهو جالس، ومن طريق مالك أخرجه الشافعي فى الأم 1/171، وفى المسند 1/141-142، والبخارى "689" فى الأذان: باب إنما جعل الإمام ليؤتم به، ومسلم "411" "80" فى الصلاة: باب ائتمام المأموم بالإمام، وأبو داوُد "601" فى الصلاة: باب الإمام يصلى من قعود، والنسائى 2/98 فى الإمامة: باب الائتمام بالإمام يصلى قاعدًا، وأبو عوانة 2/107، والدارمى 1/286، والطحاوى فى شرح معانى الآثار 1/403، والبيهقى 3/79، والبغوى فى شرح السنة "850". وتقدم قبله من طريق سفيان بن عيينة، عن الزهرى، به. وأوردت ذكر طرقه فى الكتاب هناك.

www.islamicurdubooks.com

اس بات کے بیان کا تذکرہ ان لوگوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے جب یہ نماز بیٹھ کرادا کی تھی تو یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے مطابق ادا کی تھی کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو یہ حکم دیا تھا

2104 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، اَنَّهَا قَالَتْ:

(متن حدیث): صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِهِ وَهُوَ شَاكٍ فَصَلَّى جَالِسًا وَصَلَّى وَرَائَهُ قَوْمٌ قِيَامًا فَاَشَارَ اِلَيْهِمْ اَنِ اجْلِسُوا فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ فَاِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا، وَاِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوا، وَاِذَا صَلَّى جَالِسًا فَصَلُّوا جُلُوسًا .(1: 5)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْحَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: هٰذِهِ السُّنَّةُ رَوَاهَا عَنِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ وَعَائِشَةُ، وَاَبُو هُرَيْرَةَ[1]، وَجَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ[2]، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ[3]، وَاَبُو اُمَامَةَ الْبَاهِلِيُّ. وَهُوَ قَوْلُ اُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ[4]، وَقَيْسِ بْنِ قَهْدٍ[5]، وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ[6]، وَاَبِي هُرَيْرَةَ[7]، وَبِهِ قَالَ جَابِرُ بْنُ

2104- إسناده صحيح على شرطهما، وأخرجه البغوى في شرح السنة "851" من طريق أحمد بن أبي بكر، بهذا الإسناد. وهو في الموطأ 1/135 في الصلاة: باب صلاة الإمام وهو جالس، ومن طريق مالك أخرجه: الشافعي في مسنده 1/142، وأحمد 6/148، والبخارى "688" في الأذان: باب إنما جعل الإمام ليؤتم به، و "1113" في تقصير الصلاة: باب صلاة القاعد، و "1236" في السهو: باب الإشارة في الصلاة، وأبو داوُد "605" في الصلاة: باب الإمام يصلي من قعود، وأبو عوانة 2/108، والطحاوى في شرح معاني الآثار 1/404، والبيهقي 3/79. وأخرجه ابن أبي شيبة 2/325، وأحمد 6/51 و57 و68 و194، والبخارى "5658" في المرضى: باب إذا عاد مريضًا فحضرت الصلاة فصلى بهم جماعة، ومسلم "412" في الصلاة: باب ائتمام المأموم بالإمام

[1] سيرد حديثه برقمي "2107" و "2115".

[2] سيرد حديثه بالأرقام "2112" و "2114" و "2122" و "2123".

[3] سيرد حديث برقم "2109".

[4] رواه ابن أبي شيبة 2/326 عن يزيد بن هارون، عن يحيى بن سعيد، عن عبد الله بن هبيرة أن أسيد بن حضير كان يؤم بني عبد الأشهل وأنه اشتكى، فخرج إليهم بعد شكواه، فقالوا له: تقدم، قال: لا أستطيع أن أصلي، قالوا: لا يؤمنا أحد غيرك ما دمت، فقال: اجلسوا، فصلى جاوسًا. وإسناده صحيح. ونسبه الحافظ في الفتح 2/176 إلى ابن المنذر، وصحح إسناده. ورواه عبد الرزاق "4085" عن ابن عيينة، عن هشام بن عروة، عن أبيه أن أسيد بن حضير اشتكى، وكان يؤم قومه جالسا.

[5] رواه عبد الرزاق "4084" عن ابن عيينة، وابن أبي شيبة 2/327 عن وكيع، كلاهما عن إسماعيل بن أبي خالد، عن قيس بن أبي حازم، قال: أخبرني قيس بن فهد الأنصارى أن إمامهم اشتكى على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: فكان يؤمنا جالسًا ونحن جلوس. وإسناده صحيح.

[6] رواه ابن أبي شيبة 2/326 عن عبد الوهاب الثقفي، عن يحيى بن سعيد، قال: أخبرني أبو الزبير أن جابرًا اشتكى عندهم بمكة، فلما أن تماثل خرج، وإنهم خرجوا معه يتبعونه، حتى إذا بلغوا بعض الطريق حضرت صلاة من الصلوات، فصلى بهم جالسًا، وصلوا معه جلوسًا. وإسناده صحيح.

[7] رواه ابن أبي شيبة 2/326 عن وكيع، عن إسماعيل، عن قيس، عن أبي هريرة قال: الإمام أمير، فإن صلى قائمًا، فصلوا قياماً، وإن صلى قاعدًا، فصلوا قعودًا. وإسناده صحيح.

www.islamicurdubooks.com

زَيْدٍ، وَالْاَوْزَاعِيُّ، وَمَالِكُ بْنُ اَنَسٍ، وَاَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، وَاِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، وَاَبُوْ اَيُّوْبَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْهَاشِمِيُّ، وَاَبُوْ خَيْثَمَةَ، وَابْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ وَمَنْ تَبِعَهُمْ مِنْ اَصْحَابِ الْحَدِيْثِ مِثْلَ مُحَمَّدِ بْنِ نَصْرٍ، وَمُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے گھر میں نماز ادا کی۔ آپ بیمار تھے آپ نے بیٹھ کر نماز ادا کی۔ آپ کے پیچھے لوگوں نے کھڑے ہو کر نماز ادا کرنا شروع کی تو آپ نے انہیں اشارہ کیا تم لوگ بیٹھ جاؤ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز مکمل کی تو آپ نے ارشاد فرمایا:

''امام کو اس لئے مقرر کیا گیا ہے' تاکہ اس کی پیروی کی جائے جب وہ رکوع میں جائے تم بھی رکوع میں جاؤ جب وہ رکوع سے اٹھ جائے' تو تم بھی اٹھ جاؤ اور جب وہ بیٹھ کر نماز ادا کرے تو تم لوگ بھی بیٹھ کر نماز ادا کرو''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ وہ سنت ہے جسے حضرت انس رضی اللہ عنہ، سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے روایت کیا ہے۔

حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ، حضرت قیس بن قہد رضی اللہ عنہ، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اسی بات کے قائل ہیں۔

جابر بن زید، امام اوزاعی، امام مالک، امام احمد بن حنبل، امام اسحاق، ابوایوب سلیمان بن داؤد ہاشمی، ابوخیثمہ، ابن ابی شیبہ، محمد بن اسماعیل (امام بخاری) اور ان کے پیروکار محدثین جیسے امام محمد بن نصر اور امام ابن خزیمہ نے بھی اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ مِنَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمْرُ فَرِيضَةٍ وَاِيجَابٍ لَا اَمْرُ فَضِيلَةٍ وَاِرْشَادٍ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ملنے والا یہ حکم ایک فرض اور لازمی حکم تھا یہ فضیلت اور رہنمائی کیلئے نہیں تھا

2105 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): ذَرُوْنِيْ مَا تَرَكْتُكُمْ، فَاِنَّمَا هَلَكَ مَنْ قَبْلَكُمْ بِسُؤَالِهِمْ وَاخْتِلَافِهِمْ عَلٰى اَنْبِيَائِهِمْ، فَاِذَا نَهَيْتُكُمْ عَنْ شَيْءٍ فَاجْتَنِبُوْهُ، وَاِذَا اَمَرْتُكُمْ بِالْاَمْرِ فَاْتُوْا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ. (1: 5)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

2105 - إسناده قوي على شرط مسلم، وتقدم برقم 18، فانظر تخريجه ثمت 2. إسناده قوي أبو صالح السمان. هو ذكوان.

www.islamicurdubooks.com

''جن معاملات میں' میں تمہیں رہنے دوں تم بھی مجھے رہنے دو کیونکہ تم سے پہلے کے لوگ اپنے انبیاء سے بکثرت (غیرضروری) سوالات کرنے اوراختلاف رکھنے کی وجہ سے ہلاکت کا شکار ہوئے تھے جب میں تمہیں کسی چیز سے منع کردوں' تو تم لوگ اس سے اجتناب کرواور جب میں تمہیں کوئی کام کرنے کا حکم دوں تم اپنی استطاعت کے مطابق اس کو بجالاؤ''۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا اَوْمَانَا اِلَيْهِ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو اس بات کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے جس کی طرف ہم نے اشارہ کیا ہے

2106 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي اَبِي، عَنْ جَدِّي، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): ذَرُوْنِي مَا تَرَكْتُكُمْ، فَاِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِسُؤَالِهِمْ وَاخْتِلَافِهِمْ عَلٰى اَنْبِيَائِهِمْ فَمَا، اُمِرْتُمْ فَاْتُوْا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَمَا نُهِيتُ، عَنْهُ فَانْتَهُوا.

قَالَ ابْنُ عَجْلَانَ: حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ، عَنْ اَبِي صَالِحِ السَّمَّانِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَزَادَ فِيهِ: وَمَا اَخْبَرْتُكُمْ اَنَّهُ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ فَهُوَ الَّذِي لَا شَكَّ فِيهِ. (1: 5)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: فِي هٰذَا الْخَبَرِ بَيَانٌ وَاضِحٌ اَنَّ النَّوَاهِيَ عَنِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلَّهَا عَلَى الْحَتْمِ وَالْاِيجَابِ حَتّٰى تَقُوْمَ الدَّلَالَةُ عَلٰى نُدْبِيَّتِهَا، وَاَنَّ اَوَامِرَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَسْبِ الطَّاقَةِ وَالْوُسْعِ عَلَى الْاِيجَابِ حَتّٰى تَقُوْمَ الدَّلَالَةُ عَلٰى نُدْبِيَّتِهَا، قَالَ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا: (وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا) (الحشر: 7)، ثُمَّ نَفَى الْاِيمَانَ، عَنْ مَنْ لَمْ يُحَكِّمْ رَسُوْلَهُ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ مِنْ حَيْثُ لَا يَجِدُوا فِي اَنْفُسِهِمْ مِمَّا قَضٰى وَحَكَمَ حَرَجًا وَيُسَلِّمُوْا لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْلِيمًا بِتَرْكِ الْآرَاءِ الْمَعْكُوْسَةِ وَالْمُقَايَسَاتِ الْمَنْكُوْسَةِ، فَقَالَ: (فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِي اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيمًا) (النساء: 65)

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جن معاملات میں' میں تمہیں رہنے دوں تم بھی مجھے رہنے دو تم سے پہلے والے لوگ اپنے انبیاء سے (غیرضروری) سوالات کرنے اوراختلاف رکھنے کی وجہ سے ہلاکت کا شکار ہوئے تھے جس چیز کا میں تمہیں حکم دوں تم اپنی استطاعت کے مطابق اس پر عمل کرو جس چیز سے میں تمہیں منع کردوں اس سے بعض آجاؤ۔

ابن عجلان نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے یہ روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے' جس میں یہ الفاظ زائد ہیں۔

www.islamicurdubooks.com

''جس چیز کے بارے میں، میں تمہیں اطلاع دوں کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے، تو وہ اس کے بارے میں کوئی شک نہیں ہوگا۔''

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ روایت اس بات کا واضح بیان موجود ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے منقول نہی کی تمام روایات حتمی اور لازم قرار دینے کے طور پر ہیں جب تک ان کے مستحب ہونے کے بارے میں دلیل ثابت نہیں ہو جاتی اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام احکام پر عمل کرنا اپنی طاقت اور وسعت کے مطابق لازم ہے۔ جب تک ان کے مستحب ہونے پر دلیل قائم نہیں ہو جاتی۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''رسول تمہیں جو دیں اسے حاصل کرلو اور جس چیز سے تمہیں منع کر دیں اس سے باز آجاؤ۔''

پھر اللہ تعالیٰ نے اس شخص سے ایمان کی نفی کردی ہے جو اس کے رسول کو آپس کے اختلافی معاملات میں ثالث تسلیم نہیں کرتا۔ اور رسول نے جو فیصلہ دیا ہوا ہو۔ اس کے بارے میں اپنے ذہن میں کوئی الجھن محسوس کرتا ہے۔ اور وہ (اپنے معاملات کو) اللہ اور اس کے رسول کو مکمل طور پر سونپ نہیں دیتا ہے اور معکوس آراء کو ترک نہیں کر دیتا اور منحوس قیاس کو ترک نہیں کر دیتا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

''تمہارے پروردگار کی قسم یہ لوگ اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتے جب تک آپس کے اختلافی معاملات میں تم کو ثالث نہ بنائیں اور پھر وہ اس چیز کے بارے میں اپنے ذہن میں کوئی حرج محسوس نہ کریں جو تم نے فیصلہ دیا ہے۔ اور وہ اسے مکمل طور پر تسلیم کرلیں۔''

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَالِثٍ يَدُلُّ عَلٰى اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ هُوَ اَمْرُ حَتْمٍ لَا نَدْبٍ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ یہ حکم لازمی تھا استحباب کے طور پر نہیں تھا

2107 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيسَ الْاَنْصَارِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِىْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ اَبِى الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهٖ فَلَا تَخْتَلِفُوا عَلَيْهِ، فَاِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوْا، وَاِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا، وَاِذَا قَالَ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُوْلُوْا: اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ وَاِذَا صَلّٰى قَاعِدًا فَصَلُّوْا قُعُوْدًا اَجْمَعُوْنَ . (1: 5)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْحَاتِمٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ: قَدْ زَجَرَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ هٰذَا الْخَبَرِ الْمَامُوْمِيْنَ عَنِ الِاخْتِلَافِ عَلٰى اِمَامِهِمْ اِذَا صَلّٰى قَاعِدًا وَهُوَ مِنَ الضَّرْبِ الَّذِىْ ذَكَرْتُ فِىْ غَيْرِ مَوْضِعٍ مِنْ كُتُبِنَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ يَزْجُرُ عَنِ الشَّىْءِ بِلَفْظِ الْعُمُوْمِ، ثُمَّ يَسْتَثْنِىْ بَعْضَ ذٰلِكَ الشَّىْءِ الْمَزْجُوْرِ عَنْهُ فَيُبِيحُهٗ لِعِلَّةٍ مَعْلُوْمَةٍ كَمَا نَهٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُزَابَنَةِ بِلَفْظٍ مُطْلَقٍ، ثُمَّ اسْتَثْنٰى بَعْضَهَا وَهُوَ الْعَرِيَّةُ فَاَبَاحَهَا بِشَرْطٍ مَعْلُوْمٍ لِعِلَّةٍ مَعْلُوْمَةٍ وَكَذٰلِكَ يَاْمُرُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاَمْرَ بِلَفْظِ الْعُمُوْمِ، ثُمَّ

يَسْتَثْنِىْ بَعْضَ ذٰلِكَ الْعُمُوْمِ فَيَحْظُرُهُ لِعِلَّةٍ مَعْلُوْمَةٍ كَمَا اَمَرَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَاْمُوْمِيْنَ وَالْاَئِمَّةَ جَمِيْعًا اَنْ يُصَلُّوْا قِيَامًا اِلَّا عِنْدَ الْعَجْزِ عَنْهُ، ثُمَّ اسْتَثْنٰى بَعْضَ هٰذَا الْعُمُوْمِ وَهُوَ اِذَا صَلّٰى اِمَامُهُمْ قَاعِدًا فَزَجَرَهُمْ، عَنِ اسْتِعْمَالِهٖ مُسْتَثْنًى مِنْ جُمْلَةِ الْاَمْرِ الْمُطْلَقِ وَلِهٰذَا نَظَائِرُ كَثِيْرَةٌ مِّنَ السُّنَنِ سَنَذْكُرُهَا فِىْ مَوَاضِعِهَا مِنْ هٰذَا الْكِتَابِ اِنْ قَضَى اللّٰهُ ذٰلِكَ وَشَائَهُ

✿✿ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''امام کو اس لئے مقرر کیا گیا ہے' تاکہ اس کی پیروی کی جائے تم اس سے اختلاف نہ کرو جب وہ تکبیر کہے' تو تم بھی تکبیر کہو جب وہ رکوع میں جائے' تو تم بھی رکوع میں جاؤ اور جب وہ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ پڑھے تو تم لوگ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ پڑھو جب وہ بیٹھ کر نماز ادا کرے تو تم سب بھی بیٹھ کر نماز ادا کرو''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس روایت میں ان لوگوں کو منع کیا ہے جو اپنے امام سے مختلف طور پر نماز ادا کرتے ہیں۔ اس وقت جب امام بیٹھ کر نماز ادا کر رہا ہو۔ یہ وہ قسم ہے جس کا ذکر میں نے اپنی کتاب میں دوسری جگہوں پر کیا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بعض اوقات لفظ کے عموم کے ذریعے کسی چیز سے منع کرتے ہیں اور پھر اس میں سے کچھ حصے کو مستثنیٰ کر لیتے ہیں جس سے منع کیا گیا ہے۔ اور کسی متعین علت کی وجہ سے اس حصے کو مباح قرار دیتے ہیں۔ جس طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مطلق لفظ کے ذریعے بیع مزابنہ سے منع کیا ہے۔ لیکن پھر آپ نے اس کے کچھ حصے کا استثنیٰ کر دیا۔ اور وہ حصہ عریہ ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے متعین علت کی وجہ سے متعین شرط کے ہمراہ اسے مباح قرار دیا ہے۔ اسی طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم لفظ کے عموم کے ذریعے کوئی حکم دیتے ہیں۔ پھر اس عموم کے کچھ حصے کا استثنیٰ کر لیتے ہیں۔ اور کسی متعین علت کی وجہ سے اسے ممنوع قرار دے دیتے ہیں۔ اس طرح

2107– إسناده صحيح على شرط الشيخين. وأخرجه الحميدى "958"، والبخارى "734" فى الأذان: باب إيجاب التكبير وافتتاح الصلاة، ومسلم "414" فى الصلاة: باب ائتمام المأموم بالإمام، وأبو عوانة 2/109، والبيهقى 3/79 من طرق عن أبى الزناد، بهٰذا الإسناد. وصححه ابن خزيمة "1613" وأخرجه ابن أبى شيبة 2/326، وأحمد 2/341، ومسلم "415" فى الصلاة: باب النهى عن مبادرة الإمام بالتكبير وغيره، وأبو داوُد "603" و "604" فى الصلاة: باب الإمام يصلى من قعود، والنسائى 2/141و142 فى الافتتاح: باب تأويل قوله عزو جل: (وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ)، وابن ماجه "846" فى الإقامة: باب إذا قرأ الإمام فأنصتوا، والطحاوى فى شرح معانى الآثار 1/404، وأبو عوانة 2/110، من طرق عن أبى صالح، عن أبى هريرة. وأخرجه عبد الرزاق "4082" ومن طريقه أحمد 2/314، والبخارى "722" فى الأذان: باب إقامة الصف من تمام الصلاة، ومسلم "414"، والبغوى فى شرح السنة "852" عن معمر، عن همام، عن أبى هريرة. وأخرجه أحمد 2/230و411و475، والطحاوى 1/404، وابن ماجه "1239" فى الإقامة: باب ما جاء فى إنما جعل الإمام ليؤتم به، من طريق أبى سلمة، عن أبى هريرة. وأخرجه أحمد 2/376 من طريق مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِىْ هريرة. وأخرجه الطحاوى 1/404، وأبو عوانة 2/109، من طريق يعلى بن عطاء، عن أبى علقمة، عن أبى هريرة بنحوه. وأخرجه الحميدى "959"، وعبد الرزاق "4083" كلاهما عن سفيان بن عيينة، عن إسماعيل بن أبى خالد، عن قيس بن أبى حازم، عن أبى هريرة قال: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: "الإمام أمير، فإن صلى قاعدًا، فصلوا قعودًا، وإن صلى قائمًا، فصلوا قيامًا." وسيورده المؤلف برقم "2115" من طريق أبى يونس مولى أبى هريرة، عن أبى هريرة.

www.islamicurdubooks.com

نبی اکرم ﷺ نے مقتدیوں اور آئمہ سب کو حکم دیا ہے کہ وہ کھڑے ہو کر نماز ادا کریں۔ البتہ اگر کوئی شخص قیام سے عاجز ہو تو اس کا حکم مختلف ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے اس کے عموم کے بعض حصے کا استثنٰی کیا اور وہ صورت یہ ہے کہ اگر امام بیٹھ کر نماز ادا کر رہا ہو تو آپ نے لوگوں کو اس سے منع کر دیا کہ (وہ کھڑے ہو کر نماز ادا کریں) تو یہ حکم اس عمومی مطلق حکم سے مستثنٰی ہو گیا۔ اس کی مثالیں احادیث میں بہت ساری ہیں۔ جن کو ہم ان کے مخصوص مقام پر اس کتاب میں ذکر کریں گے اگر اللہ تعالیٰ نے یہ چاہا۔

ذِكْرُ خَبَرٍ رَابِعٍ يَدُلُّ عَلَى اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ اَمْرُ فَرِيضَةٍ وَاِيجَابٍ عَلٰى مَا ذَكَرْنَاهُ قَبْلُ

اس چوتھی روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ یہ حکم فرض اور وجوب کے طور پر تھا جیسا کہ ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں

2108 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا اَبِي، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اَبِي حَمْزَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: اَخْبَرَنِي اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكِبَ فَرَسًا فَصُرِعَ عَنْهُ فَجُحِشَ شِقُّهُ الْاَيْمَنُ، قَالَ اَنَسٌ: فَصَلّٰى لَنَا يَوْمَئِذٍ صَلَاةً مِنَ الصَّلَوَاتِ وَهُوَ قَاعِدٌ فَصَلَّيْنَا وَرَائَهُ قُعُودًا، ثُمَّ قَالَ حِينَ سَلَّمَ: اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ، فَاِذَا صَلَّى الْاِمَامُ قَائِمًا فَصَلُّوا قِيَامًا، وَاِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا، وَاِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوا، وَاِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوا، وَاِذَا قَالَ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا: رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ، وَاِذَا صَلَّى قَاعِدًا فَصَلُّوا قُعُودًا اَجْمَعُونَ. (5 :1)

✿✿ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ گھوڑے پر سوار ہوئے آپ اس سے گر گئے۔ آپ کا دایاں پہلو زخمی ہو گیا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اس دن نبی اکرم ﷺ نے ہمیں ایک نماز بیٹھ کر پڑھائی۔ ہم نے آپ کے پیچھے بیٹھ کر نماز ادا کی جب آپ نے سلام پھیرا تو ارشاد فرمایا:

''امام کو اس لئے مقرر کیا گیا ہے' تا کہ اس کی پیروی کی جائے۔ جب امام کھڑا ہو کر نماز ادا کرے تم لوگ بھی کھڑے ہو کر نماز ادا کرو جب وہ رکوع میں جائے' تو تم بھی رکوع میں جاؤ جب وہ رکوع سے سر اٹھائے' تو تم بھی اٹھاؤ جب وہ سجدے میں جائے' تو تم بھی سجدے میں جاؤ جب وہ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ پڑھے تم رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ پڑھو جب وہ بیٹھ کر نماز ادا کرے تو تم سب بھی بیٹھ کر نماز ادا کرو''۔

ذِكْرُ خَبَرٍ خَامِسٍ يَدُلُّ عَلَى اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ اَمْرُ فَرِيضَةٍ لَا فَضِيلَةٍ

2108– إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير عمرو بن عثمان وأبيه، وهما ثقتان. وأخرجه البخاري "732" في الأذان: باب إيجاب التكبير وافتتاح الصلاة، وأبو عوانة 2/107، من طريق أبي اليمان، عن شعيب، بهذا الإسناد. وتقدم برقم "2102" من طريق سفيان، عن الزهري، به، وذكرت طرقه في الكتاب هناك.

www.islamicurdubooks.com

اس پانچویں روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ یہ حکم فرض کے طور پر تھا فضیلت کے طور پر نہیں تھا

2109 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا حَوْثَرَةُ بْنُ اَشْرَسَ الْعَدَوِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ اَبِى الصَّهْبَاءِ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ اَبِيْهِ؛

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِىْ نَفَرٍ مِنْ اَصْحَابِهٖ فَقَالَ: اَلَسْتُمْ تَعْلَمُوْنَ اَنِّىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ؟ قَالُوْا: بَلٰى نَشْهَدُ اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ: اَلَسْتُمْ تَعْلَمُوْنَ اَنَّهٗ مَنْ اَطَاعَنِىْ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ وَمِنْ طَاعَةِ اللّٰهِ طَاعَتِىْ؟ قَالُوْا: بَلٰى نَشْهَدُ اَنَّهٗ مَنْ اَطَاعَكَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ وَمِنْ طَاعَةِ اللّٰهِ طَاعَتُكَ، قَالَ: فَاِنَّ مِنْ طَاعَةِ اللّٰهِ اَنْ تُطِيْعُوْنِىْ، وَمِنْ طَاعَتِىْ اَنْ تُطِيْعُوْا اُمَرَائَكُمْ، وَاِنْ صَلُّوْا قُعُوْدًا فَصَلُّوْا قُعُوْدًا. (1: 5)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کچھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے درمیان موجود تھے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: ''کیا تم لوگ یہ بات نہیں جانتے ہو؟ میں تمہاری طرف اللہ کا رسول ہوں ان لوگوں نے عرض کی: جی ہاں۔ ہم اس بات کی گواہی دیتے ہیں' آپ اللہ کے رسول ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تم لوگ یہ بات نہیں جانتے ہو جو شخص میری اطاعت کرتا ہے وہ اللہ کی اطاعت کرتا ہے اور میری اطاعت اللہ تعالیٰ کی اطاعت کا حصہ ہے۔ ان لوگوں نے عرض کی: جی ہاں ہم اس بات کی گواہی دیتے ہیں' جو شخص آپ کی اطاعت کرتا ہے وہ اللہ کی اطاعت کرتا ہے اور آپ کی فرمانبرداری کرنا اللہ تعالیٰ کی اطاعت کا حصہ ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں یہ بات شامل ہے' تم میری اطاعت کرو اور میری اطاعت میں یہ بات شامل ہے' تم امراء کی اطاعت کرو اگر وہ بیٹھ کر نماز ادا کرتے ہیں' تو تم لوگ بھی بیٹھ کر نماز ادا کرو''۔

2110 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَوْثَرَةُ، بِاِسْنَادِهٖ نَحْوَهٗ اِلَّا اَنَّهٗ قَالَ:

(متن حدیث): وَمِنْ طَاعَتِىْ اَنْ تُطِيْعُوْا اَئِمَّتَكُمْ

اَخْبَرَنَاهُ اَبُوْ يَعْلَى الْمَوْصِلِىُّ قَالَ: سَاَلْتُ يَحْيَى بْنَ مَعِيْنٍ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ اَبِى الصَّهْبَاءِ فَقَالَ: ثِقَةٌ.

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْحَاتِمٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ: فِىْ هٰذَا الْخَبَرِ بَيَانٌ وَاضِحٌ اَنَّ صَلَاةَ الْمَاْمُوْمِيْنَ قُعُوْدًا اِذَا صَلّٰى اِمَامُهُمْ قَاعِدًا مِنْ طَاعَةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا الَّتِىْ اَمَرَ عِبَادَهٗ وَهُوَ عِنْدِىْ ضَرْبٌ مِّنَ الْاِجْمَاعِ الَّذِىْ اَجْمَعُوْا عَلٰى اِجَازَتِهٖ؛ لِاَنَّ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعَةٌ اَفْتَوْا بِهٖ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، وَاَبُوْ هُرَيْرَةَ، وَاُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ، وَقَيْسُ بْنُ قَهْدٍ، وَالْاِجْمَاعُ عِنْدَنَا اِجْمَاعُ الصَّحَابَةِ الَّذِيْنَ شَهِدُوْا هُبُوْطَ الْوَحْىِ

2109- إسناده حسن. حوثرة بن أشرس: روى عنه جمع، وذكره المؤلف في الثقات 8/215، وأورده ابن أبي حاتم 3/283 فلم يذكر فيه جرحا ولا تعديلا، وقد توبع، وباقي رجاله ثقات. وأخرجه أحمد 2/93، والطبراني في الكبير "13238"، والطحاوي في شرح معاني الآثار 1/404، من طرق عن عقبة بن أبي الصهباء، بهذا الإسناد. وأورده الهيثمي في المجمع 2/67، وقال: رواه أحمد والطبراني في الكبير، ورجاله ثقات2. هو مكرر ما قبله.

www.islamicurdubooks.com

وَالتَّنْزِيلِ وَأُعِيذُوا مِنَ التَّحْرِيفِ وَالتَّبْدِيلِ حَتّٰى حَفِظَ اللّٰهُ بِهِمُ الدِّينَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ وَصَانَهُ عَنْ ثَلْمِ الْقَادِحِينَ،

وَلَمْ يُرْوَ عَنْ اَحَدٍ مِنَ الصَّحَابَةِ خِلَافٌ لِهٰؤُلَاءِ الْاَرْبَعَةِ لَا بِإِسْنَادٍ مُتَّصِلٍ وَلَا مُنْقَطِعٍ، فَكَاَنَّ الصَّحَابَةَ اَجْمَعُوْا عَلٰى اَنَّ الْإِمَامَ إِذَا صَلّٰى قَاعِدًا كَانَ عَلَى الْمَامُومِينَ اَنْ يُصَلُّوْا قُعُوْدًا وَقَدْ اَفْتٰى بِهِ مِنَ التَّابِعِينَ جَابِرُ بْنُ زَيْدٍ اَبُو الشَّعْثَاءِ

وَلَمْ يُرْوَ عَنْ اَحَدٍ مِنَ التَّابِعِينَ اَصْلًا بِخِلَافِهِ لَا بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ وَلَا وَاهٍ فَكَاَنَّ التَّابِعِينَ اَجْمَعُوْا عَلٰى اَجَازَتِهِ،

وَاَوَّلُ مَنْ اَبْطَلَ فِي هٰذِهِ الْاُمَّةِ صَلَاةَ الْمَامُومِ قَاعِدًا إِذَا صَلّٰى إِمَامُهُ جَالِسًا الْمُغِيرَةُ بْنُ مِقْسَمٍ صَاحِبُ النَّخَعِيِّ وَاَخَذَ عَنْهُ حَمَّادُ بْنُ اَبِي سُلَيْمَانَ، ثُمَّ اَخَذَ عَنْ حَمَّادٍ اَبُوْ حَنِيفَةَ وَتَبِعَهُ عَلَيْهِ مَنْ بَعْدَهُ مِنْ اَصْحَابِهِ

وَاَعْلٰى شَيْءٍ احْتَجُّوا بِهِ فِيهِ شَيْءٌ رَوَاهُ جَابِرٌ الْجُعْفِيُّ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

لَا يَؤُمَّنَّ اَحَدٌ بَعْدِي جَالِسًا وَهٰذَا لَوْ صَحَّ إِسْنَادُهُ لَكَانَ مُرْسَلًا

وَالْمُرْسَلُ مِنَ الْخَبَرِ وَمَا لَمْ يُرْوَ سِيَّانِ فِي الْحُكْمِ عِنْدَنَا؛ لِاَنَّا لَوْ قَبِلْنَا إِرْسَالَ تَابِعِيٍّ وَإِنْ كَانَ ثِقَةً فَاضِلًا عَلٰى حُسْنِ الظَّنِّ لَزِمَنَا قَبُوْلُ مِثْلِهِ عَنْ اَتْبَاعِ التَّابِعِينَ وَمَتٰى قَبِلْنَا ذٰلِكَ لَزِمَنَا قَبُوْلُ مِثْلِهِ عَنْ تَبَعِ الْاَتْبَاعِ، وَمَتٰى قَبِلْنَا ذٰلِكَ لَزِمَنَا قَبُوْلُ مِثْلِ ذٰلِكَ عَنْ تُبَّاعِ التَّبَعِ، وَمَتٰى قَبِلْنَا ذٰلِكَ لَزِمَنَا اَنْ نَقْبَلَ مِنْ كُلِّ إِنْسَانٍ إِذَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

وَفِي هٰذَا نَقْضُ الشَّرِيعَةِ، وَالْعَجَبُ مِمَّنْ يَحْتَجُّ بِمِثْلِ هٰذَا الْمُرْسَلِ وَقَدْ قَدَحَ فِي رِوَايَتِهِ زَعِيمُهُمْ فِيمَا اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ الْقَطَّانُ بِالرَّقَّةِ قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي الْحَوَارِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا يَحْيَى الْحِمَّانِيَّ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا حَنِيفَةَ يَقُوْلُ: مَا رَاَيْتُ فِيمَنْ لَقِيتُ اَفْضَلَ مِنْ عَطَاءٍ وَلَا لَقِيتُ فِيمَنْ لَقِيتُ اَكْذَبَ مِنْ جَابِرٍ الْجُعْفِيِّ مَا اَتَيْتُهُ بِشَيْءٍ قَطُّ مِنْ رَاْيٍ إِلَّا جَائَنِي فِيهِ بِحَدِيثٍ وَزَعَمَ اَنَّ عِنْدَهُ كَذَا وَكَذَا اَلْفَ حَدِيثٍ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَنْطِقْ بِهَا، فَهٰذَا اَبُوْ حَنِيفَةَ يُجَرِّحُ جَابِرًا الْجُعْفِيَّ وَيُكَذِّبُهُ ضِدَّ قَوْلِ مَنِ انْتَحَلَ مِنْ اَصْحَابِهِ مَذْهَبَهُ وَزَعَمَ اَنَّ قَوْلَ اَئِمَّتِنَا فِي كُتُبِهِمْ: فُلَانٌ ضَعِيفٌ غِيبَةٌ، ثُمَّ لَمَّا اضْطَرَّهُ الْاَمْرُ جَعَلَ يَحْتَجُّ بِمَنْ كَذَّبَهُ شَيْخُهُ فِي شَيْءٍ يَدْفَعُ بِهِ سُنَّةً مِنْ سُنَنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَّا جَابِرٌ الْجُعْفِيُّ فَقَدْ ذَكَرْنَا قِصَّتَهُ فِي كِتَابِ الْمَجْرُوحِينَ مِنَ الْمُحَدِّثِينَ بِالْبَرَاهِينِ الْوَاضِحَةِ الَّتِي لَا يَخْفٰى عَلٰى ذِي لُبٍّ صِحَّتُهَا فَاَغْنٰى ذٰلِكَ عَنْ تِكْرَارِهَا فِي هٰذَا.

❀❀ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں:

www.islamicurdubooks.com

''میری اطاعت میں یہ بات شامل ہے' تم اپنی آئمہ کی اطاعت کرو۔''

یہ روایت امام ابویعلیٰ نے نقل کی ہے وہ کہتے ہیں میں نے یحییٰ بن معین سے عقبہ نامی راوی کے بارے میں دریافت کیا: تو انہوں نے فرمایا: یہ ثقہ ہے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس روایت میں اس بات کا واضح بیان موجود ہے کہ جب امام بیٹھ کر نماز ادا کر رہا ہو۔تو مقتدیوں کا بیٹھ کر نماز ادا کرنا اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کا حصہ ہے جس کا اس نے اپنے بندوں کو حکم دیا ہے اور میرے نزدیک یہ اس اجماع کی ایک قسم ہے۔ جس کو جائز قرار دینے پر سب کا اتفاق ہے۔ کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے چار حضرات نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ اور حضرت قیس بن قہد رضی اللہ عنہ۔

ہمارے نزدیک اصل اجماع صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا اجماع ہوتا ہے جنہوں نے وحی کے نزول کا مشاہدہ کیا اور انہیں تحریف اور تبدیلی سے بچالیا گیا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے ذریعے مسلمانوں کے لیے ان کے دین کو محفوظ کر لیا۔ اور انہیں تنقید کرنے والوں کی خرابی سے بچالیا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں کسی ایک حوالے سے بھی ان چار حضرات کے خلاف رائے نقل نہیں کی گئی نہ کسی متصل سند کے ذریعے اور نہ ہی کسی منقطع سند کے ذریعے' تو گویا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا اس بات پر اتفاق ہو گیا کہ جب امام بیٹھ کر نماز ادا کر رہا ہو' تو مقتدیوں پر یہ بات لازم ہو گی کہ وہ بیٹھ کر نماز ادا کریں۔

تابعین نے بھی اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے جن میں جابر بن زید، ابوشعثاء شامل ہیں۔ اور تابعین میں سے بھی کسی ایک تابعی کے حوالے سے بھی اس کے برخلاف رائے منقول نہیں ہے۔ نہ ہی کسی صحیح سند کے ہمراہ منقول ہے اور نہ ہی کسی واہی سند کے ہمراہ منقول ہے۔ گویا تابعین کا بھی اس کو جائز قرار دینے پر اتفاق ہو گیا۔

مقتدی کے بیٹھ کر نماز ادا کرنے کو' جبکہ امام بیٹھ کر نماز ادا کر رہا ہو۔ سب سے پہلے اس امت میں مغیرہ بن مقسم نے غلط قرار دیا ہے۔ یہ ابراہیم نخعی کے شاگرد ہیں۔ ان سے یہ حکم حماد بن ابوسلیمان نے حاصل کیا (جو امام ابوحنیفہ کے استاد ہیں) پھر حماد سے یہ حکم امام ابوحنیفہ نے اور ان کے بعد ان کے پیروکار اصحاب نے یہ حاصل کیا۔

یہ حضرات اس بارے میں جو دلیل پیش کرتے ہیں ان میں سے سب سے بلند دلیل وہ روایت ہے جسے جابر جعفی نے امام شعبی کے حوالے سے نقل کیا ہے اور وہ بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

''میرے بعد کوئی بھی شخص بیٹھ کر امامت نہ کرے''

اس روایت کی سند کو اگر مستند بھی تسلیم کر لیا جائے تو یہ روایت مرسل ہے۔ اور وہ روایت جو مرسل ہو۔ اور وہ روایت جو نقل نہیں ہوئی۔ ہمارے نزدیک حکم میں برابر ہوں گی' اس کی وجہ یہ ہے کہ اگر ہم کسی تابعی کی مرسل روایت کو قبول کر لیں۔ اگرچہ وہ تابعی ثقہ اور فاضل ہو۔ اور ہم حسن ظن کی وجہ سے ایسا کر لیں تو ہم پر یہ بات لازم آئے گی کہ ہم اس کی مانند کسی تبع تابعی سے بھی (منقول مرسل روایت کو) قبول کر لیں۔ اور جب ہم اس کو قبول کریں گے تو ہم پر یہ بات لازم آئے گی ہم اس طرح کی روایت تبع تابعی

www.islamicurdubooks.com

سے بھی قبول کرلیں۔ جب ہم اسے قبول کرلیں گے تو ہم پر یہ بات لازم آئے گی کہ ہم اسے تبع تابعین کے شاگردوں سے بھی اسے قبول کرلیں۔ اور جب ہم اسے قبول کرلیں گے۔ تو ہمارے لیے یہ بات ضروری ہوگی کہ ہم ہر شخص سے (مرسل روایت) قبول کر لیں۔

جب بھی وہ شخص یہ بات بیان کرے کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے۔

تو اس صورت میں شریعت کالعدم ہو جائے گی اور حیرانگی اس شخص پر ہوتی ہے۔ جو اس طرح کی مرسل روایت کو دلیل کے طور پر پیش کرتا ہے حالانکہ اس روایت کے بارے میں ان کے بڑوں نے اعتراضات کیے ہیں۔ حسین بن عبداللہ نے اپنی سند کے ساتھ یہ بات بیان کی ہے۔ ابو یحییٰ حمانی بیان کرتے ہیں میں نے امام ابوحنیفہ کو یہ بات بیان کرتے ہوئے سنا ہے۔ میری جن لوگوں سے بھی ملاقات ہوئی ہے۔ ان میں سے عطاء بن ابی رباح سے زیادہ فضیلت والا کوئی شخص نہیں دیکھا اور میری جن لوگوں سے بھی ملاقات ہوئی ہے میں نے ان میں سے جابر جعفی سے زیادہ بڑا جھوٹا اور کوئی نہیں دیکھا جب بھی میں اس کے پاس اپنی رائے سے کوئی مسئلہ لے کر آیا۔ تو اس نے اس بارے میں کوئی حدیث سنا دی۔ اور اس نے یہ بات بھی بیان کی کہ اس کے پاس اتنے' اتنے ہزار احادیث ہیں۔ جو نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے منقول ہیں۔ جن کو ابھی اس نے بیان ہی نہیں کیا۔

امام ابن حبان کہتے ہیں: تو یہ امام ابوحنیفہ ہیں جو جابر جعفی پر تنقید کر رہے اور جھوٹا قرار دے رہے ہیں' تو یہ بات اس شخص کے موقف کے برخلاف ہے۔ جو خود کو امام ابوحنیفہ کے مسلک کا پیروکار ظاہر کرتا ہے۔ اور اس بات کا قائل ہے کہ ہمارے آئمہ کا اپنی کتابوں میں یہ بات کہنا کہ فلاں راوی ضعیف ہے۔ یہ چیز غیبت ہوتی ہے۔ لیکن جب خود اسے ضرورت پیش آئی۔ تو اس نے اس شخص سے استدلال کرنا شروع کر دیا جسے اس کے شیخ نے جھوٹا قرار دیا ہے۔ اور اس نے اس شخص سے استدلال ایک ایسی چیز کے بارے میں کیا۔ جس کے ذریعے نبی اکرم ﷺ کی سنت پر عمل ترک ہو رہا ہے۔ جہاں تک جابر جعفی کا تعلق ہے۔ تو ہم نے اس کا واقعہ کتاب المجروحین میں واضح براہین کے ہمراہ ذکر کر دیا ہے۔ جس کا مستند ہونا کسی بھی سمجھدار سے مخفی نہیں ہوگا۔ تو یہاں اس کو دوبارہ ذکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ أَوْهَمَ عَالِمًا مِنَ النَّاسِ أَنَّ هٰذَا الْأَمْرَ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ أَمْرُ فَضِيلَةٍ لَا فَرِيضَةٍ

اس روایت کا تذکرہ جس نے ایک شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا کہ یہ حکم' جو ہم نے ذکر کیا ہے' فضیلت کے طور پر تھا فرض کے طور پر نہیں تھا

2111 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بُجَيْرٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى،

2111- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير محمد بن عبد الأعلى، فإنه من رجال مسلم وحده. وأخرجه أحمد 3/200، والبخاري "378" في الصلاة: باب الصلاة في السطوح والمنبر والخشب، من طريق يزيد بن هارون، والطحاوي في شرح معاني الآثار 1/404 من طريق هشيم، كلاهما عن حميد، بهذا الإسناد. وورد برقم "2102" و "2103" و "2108" و "2113" من طريق الزهري، عن أنس، فانظرها.

www.islamicurdubooks.com

قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ، قَالَ: حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ، عَنْ أَنَسٍ،

(متن حدیث): أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَاهُ الْقَوْمُ وَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ، فَصَلَّى بِهِمْ قَاعِدًا وَهُمْ قِيَامٌ، فَلَمَّا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ الْأُخْرَى ذَهَبُوا يَقُومُونَ فَقَالَ: ائْتَمُّوا بِإِمَامِكُمْ، وَإِنْ صَلَّى قَاعِدًا فَصَلُّوا قُعُودًا، وَإِنْ صَلَّى قَائِمًا فَصَلُّوا قِيَامًا. (1: 5)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: کچھ لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے نماز کا وقت ہو گیا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو بیٹھ کر نماز پڑھانا شروع کی۔ وہ لوگ کھڑے رہے جب اگلی نماز کا وقت آیا تو وہ لوگ کھڑے ہونے لگے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''تم اپنے امام کی پیروی کرو اگر وہ بیٹھ کر نماز ادا کرے تو تم لوگ بھی بیٹھ کر نماز ادا کرو اگر وہ کھڑا ہو کر نماز ادا کرے تو تم لوگ بھی کھڑے ہو کر نماز ادا کرو''۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ تَأْوِيلَ هٰذَا الْمُتَأَوِّلِ لِهٰذِهِ اللَّفْظَةِ الَّتِي فِي خَبَرِ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کی بیان کی ہوئی تاویل کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس الفاظ کے بارے میں ہے جو حمید طویل کی نقل کردہ روایت میں مذکور ہیں

2112 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ:

(متن حدیث): رَكِبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا بِالْمَدِينَةِ فَصَرَعَهُ عَلَى جِذْعِ نَخْلَةٍ، فَانْفَكَّتْ قَدَمُهُ فَأَتَيْنَاهُ نَعُودُهُ فَوَجَدْنَاهُ فِي مَشْرُبَةٍ لِعَائِشَةَ يُسَبِّحُ جَالِسًا فَقُمْنَا خَلْفَهُ فَتَنَكَّبَ عَنَّا، ثُمَّ أَتَيْنَاهُ مَرَّةً أُخْرَى فَوَجَدْنَاهُ يُصَلِّي الْمَكْتُوبَةَ، فَقُمْنَا خَلْفَهُ فَأَشَارَ إِلَيْنَا فَقَعَدْنَا، فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ قَالَ: إِذَا صَلَّى الْإِمَامُ جَالِسًا فَصَلُّوا جُلُوسًا، وَإِذَا صَلَّى قَائِمًا فَصَلُّوا قِيَامًا وَلَا تَفْعَلُوا كَمَا يَفْعَلُ أَهْلُ فَارِسَ بِعُظَمَائِهَا. (1: 5)

2112- إسناده قوي على شرط مسلم. أبو سفيان: هو طلحة بن نافع الواسطي، ويقال: المكي صاحب جابر، قال أحمد، والنسائي: ليس به بأس. ابن أبي خيثمة عن ابن معين: ليس بشيء، وقال ابوحاتم: أبو الزبير أحب إلي منه، وقال ابن عدي: أحاديث الأعمش عنه مستقيمة، وقال ابن عيينة: حديثه عن جابر صحيفة، وقال الشعبة: لم يسمع من جابر إلا أربعة أحاديث، وكذا قال ابن المديني في العلل عن معلى بن منصور، عن ابن أبي زائدة مثله، أخرج له البخاري أربعة أحاديث، وهو مقرون فيها عنده بغيره، واحتج به الباقون، وقال في التقريب: صدوق. وأخرجه أبو داوٗد "602" في الصلاة: باب الإمام يصلي من قعود، عن عثمان بن أبي شيبة، وابن خزيمة "1615" عن يوسف بن موسى، كلاهما عن وكيع وجرير، بهذا الإسناد. وأخرجه البيهقي في السنن 3/79، 80 من طريق جعفربن عون، عن الأعمش، بهذا الإسناد. وسيورده المؤلف برقم "2114" من طريق وكيع، عن الأعمش، به، وبرقم "2122" من طريق الليث، وبرقم "2123" من طريق عبد الرحمٰن الرؤاسي، كلاهما عن أبي الزبير، عن جابر، فانظر تخريجها ثمة.

www.islamicurdubooks.com

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْحَاتِمٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: فِیْ هٰذَا الْخَبَرِ بَیَانٌ وَاضِحٌ اَنَّ اللَّفْظَةَ الَّتِیْ فِیْ خَبَرِ حُمَیْدٍ حَیْثُ صَلّٰی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِهِمْ قَاعِدًا وَهُمْ قِیَامٌ اِنَّمَا کَانَتْ تِلْكَ سُبْحَةً، فَلَمَّا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ الْفَرِیْضَةُ اَمَرَهُمْ اَنْ یُصَلُّوْا قُعُوْدًا کَمَا صَلّٰی هُوَ فَفِیْ هٰذَا اَوْکَدُ الْاَشْیَاءِ اَنَّ الْاَمْرَ مِنْهُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِمَا وَصَفْنَا اَمْرُ فَرِیْضَةٍ لَا فَضِیْلَةٍ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں گھوڑے پر سوار ہوئے آپ اس سے ایک کھجور کے تنے پر گر گئے جس کی وجہ سے آپ کے پاؤں میں موچ آ گئی ہم آپ کی عیادت کے لئے آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے ہم نے آپ کو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے بالا خانہ میں پایا' آپ بیٹھ کر نوافل ادا کر رہے تھے ہم آپ کے پیچھے کھڑے ہو گئے' تو آپ ہم سے ہٹ گئے پھر ہم دوسری مرتبہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے' تو آپ کو فرض نماز پڑھتے ہوئے پایا۔ ہم آپ کے پیچھے کھڑے ہوئے' تو آپ نے ہماری طرف اشارہ کیا' تو ہم بیٹھ گئے' جب آپ نے نماز مکمل کی تو ارشاد فرمایا:

''جب امام بیٹھ کر نماز ادا کرے تو تم بھی بیٹھ کر نماز ادا کرو۔ جب وہ کھڑے ہو کر نماز ادا کرے تو تم بھی کھڑے ہو کر نماز ادا کرو تم لوگ اس طرح نہ کرو جس طرح' اہل فارس اپنے بادشاہوں کے لئے کرتے ہیں''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس روایت میں اس بات کا واضح بیان موجود ہے کہ حمید کے حوالے سے منقول روایت کے وہ الفاظ کہ اس میں یہ مذکور ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو بیٹھ کر نماز پڑھائی' اور وہ لوگ کھڑے ہوئے تھے۔ یہ نفل نماز تھی۔ جب فرض نماز کا وقت ہوا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو یہ ہدایت کی کہ وہ بیٹھ کر نماز ادا کریں۔ جس طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا کی تھی۔ تو یہ چیز سب سے زیادہ تاکید والی ہو جائے گی۔ (اور اس بات کو ثابت کر دے گی) کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ حکم جس کا ہم نے ذکر کیا ہے لازم قرار دینے کے طور پر حکم ہے۔ فضیلت کے اظہار کا حکم نہیں تھا۔

ذِکْرُ خَبَرٍ تَاَوَّلَهٗ بَعْضُ النَّاسِ بِمَا یَنْطِقُ عُمُوْمُ الْخَبَرِ بِضِدِّهٖ

اس روایت کا تذکرہ جس کی تاویل بعض لوگوں نے یوں کی ہے کہ روایت کا عموم اس کے متضاد پر دلالت کرتا

2113 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَیْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ مَوْهَبٍ، قَالَ: حَدَّثَنِی اللَّیْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ:

2113- إسناده صحيح، رجاله رجال الشيخين غير يزيد بن موهب، وهو يزيد بن خالد بن يزيد بن عبد الله بن موهب، فإنه لم يخرجا له ولا أحدهما، وهو ثقة. وأخرجه البخاري "773" في الأذان: باب إيجاب التكبير وافتتاح الصلاة، ومسلم "411" "78" في الصلاة: باب ائتمام المأموم بالإمام، والترمذي "361" في الصلاة: باب ما جاء إذا صلى الإمام قاعدًا فصلوا قعودًا، والطحاوي في شرح معاني الآثار 1/403، وأبو عوانة 2/106 و 107" من طرق عن الليث بن سعد، بهذا الإسناد. وأوردت ذكر طرقه فيما تقدم في تخريج الحديث "2102" فانظره.

www.islamicurdubooks.com

(متن حدیث): خَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ فَرَسٍ فَجُحِشَ، فَصَلّٰى لَنَا قَاعِدًا فَصَلَّيْنَا مَعَهٗ قُعُوْدًا، ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ: اِنَّمَا الْاِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهٖ، فَاِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوْا، وَاِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا، وَاِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوا، وَاِذَا قَالَ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُوْلُوْا: رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ، وَاِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوا، وَاِذَا صَلّٰى قَاعِدًا فَصَلُّوْا قُعُوْدًا اَجْمَعُوْنَ. (1: 5)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْحَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: زَعَمَ بَعْضُ الْعِرَاقِيِّيْنَ مِمَّنْ كَانَ يَنْتَحِلُ مَذْهَبَ الْكُوْفِيِّيْنَ اَنَّ قَوْلَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَاِذَا صَلّٰى قَاعِدًا فَصَلُّوْا قُعُوْدًا اَرَادَ بِهٖ، وَاِذَا تَشَهَّدَ قَاعِدًا فَتَشَهَّدُوا قُعُوْدًا اَجْمَعُوْنَ فَحَرَّفَ الْخَبَرَ عَنْ عُمُوْمِ مَا وَرَدَ الْخَبَرُ فِيْهِ بِغَيْرِ دَلِيْلٍ يَثْبُتُ لَهٗ عَلٰى تَاْوِيْلِهٖ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم گھوڑے سے گر کر زخمی ہو گئے۔ آپ نے ہمیں بیٹھ کر نماز پڑھائی۔ ہم نے آپ کی اقتداء میں بیٹھ کر نماز ادا کی جب آپ نے نماز مکمل کی تو آپ نے ارشاد فرمایا: امام کو اس لئے مقرر کیا گیا ہے' تا کہ اس کی پیروی کی جائے جب وہ تکبیر کہے' تو تم بھی تکبیر کہو جب وہ رکوع میں جائے' تو تم بھی رکوع میں جاؤ جب وہ (رکوع سے سر) اٹھائے' تو تم بھی اٹھاؤ جب وہ سمع اللہ لمن حمدہ پڑھے تم لوگ ربنا ولك الحمد پڑھو جب وہ سجدے میں جائے' تو تم بھی سجدے میں جاؤ جب وہ بیٹھ کر نماز ادا کرے تو تم سب بھی بیٹھ کر نماز ادا کرو۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) بعض اہل عراق جو اہل کوفہ کے مسلک کے قائل ہیں۔ وہ یہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ''جب وہ بیٹھ کر نماز ادا کرے تو تم لوگ بھی بیٹھ کر نماز ادا کرو'' اس سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد یہ ہے کہ جب وہ بیٹھ کر تشہد پڑھے تو تم لوگ بھی بیٹھ کر تشہد پڑھو۔ تو اس شخص نے اس روایت کو اس کے اس عمومی مفہوم سے پھیر دیا ہے۔ جس کے بارے میں وہ روایت منقول ہوئی تھی۔ اور اس نے کسی دلیل کے بغیر ایسا کیا ہے جس دلیل سے اس کی بیان کردہ تاویل ثابت ہوتی ہو۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ تَاْوِيْلَ هٰذَا الْمُتَاَوِّلِ لِهٰذَا الْاَمْرِ الْمُطْلَقِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس تاویل بیان کرنے والے کی تاویل کو غلط ثابت کرتی ہے جس نے اس مطلق حکم کی تاویل کی ہے

2114 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ، عَنْ اَبِيْ سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ:

(متن حدیث): صُرِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ فَرَسٍ لَهٗ فَوَقَعَ عَلٰى جِذْعِ نَخْلَةٍ، فَانْفَكَّتْ قَدَمُهٗ فَدَخَلْنَا عَلَيْهِ نَعُوْدُهٗ وَهُوَ يُصَلِّيْ فِيْ مَشْرُبَةٍ لِعَائِشَةَ جَالِسًا فَصَلَّيْنَا بِصَلَاتِهٖ وَنَحْنُ قِيَامٌ، ثُمَّ دَخَلْنَا عَلَيْهِ مَرَّةً

2114- إسناده قوي على شرط مسلم، وهو في مصنف ابن أبي شيبة 2/325-326 وأخرجه أحمد 3/300، وأبو داود "602" من طريق وكيع، بهذا الإسناد. وتقدم برقم "2112" من طريق جرير، عن الأعمش، به. وانظر ما سيرد برقم "2122" و "2123". والمشربة- بضم الراء وفتحها: الغرفة، أو العلية، أو الصفة.

www.islamicurdubooks.com

أُخْرٰى وَهُوَ يُصَلِّي جَالِسًا فَصَلَّيْنَا بِصَلَاتِهِ وَنَحْنُ قِيَامٌ فَاَوْمَا اِلَيْنَا اَنِ اجْلِسُوا فَلَمَّا صَلّٰى قَالَ: اِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ، فَإِذَا صَلّٰى قَائِمًا فَصَلُّوْا قِيَامًا، وَاِنْ صَلّٰى جَالِسًا فَصَلُّوْا جُلُوْسًا وَلَا تَقُوْمُوْا وَهُوَ جَالِسٌ كَمَا يَصْنَعُ اَهْلُ فَارِسٍ بِعُظَمَائِهَا.(1: 5)

(توضیح مصنف):قَالَ اَبُوْحَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: فِيْ قَوْلِ جَابِرٍ: فَصَلَّيْنَا بِصَلَاتِهِ وَنَحْنُ قِيَامٌ، بَيَانٌ وَاضِحٌ عَلٰى دَحْضِ قَوْلِ هٰذَا الْمُتَاَوِّلِ اِذِ الْقَوْمُ لَمْ يَتَشَهَّدُوا خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُمْ قِيَامٌ وَكَذٰلِكَ قَوْلُهُ فِي الصَّلَاةِ الْاُخْرٰى فَصَلَّيْنَا بِصَلَاتِهِ وَنَحْنُ قِيَامٌ فَاَوْمَا اِلَيْنَا اَنِ اجْلِسُوا اَرَادَ بِهِ الْقِيَامَ الَّذِيْ هُوَ فَرْضُ الصَّلَاةِ لَا التَّشَهُّدَ

✿✿ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم گھوڑے سے گر گئے۔ آپ کھجور کے تنے پر گرے تھے جس کی وجہ سے آپ کے پاؤں پر چوٹ آئی ہم آپ کی عیادت کے لئے آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ اس وقت سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے بالا خانہ میں بیٹھ کر نماز ادا کر رہے تھے۔ ہم نے آپ کی نماز کی پیروی شروع کی ہم کھڑے ہوئے تھے' پھر جب ہم دوبارہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے' تو آپ بیٹھ کر نماز ادا کر رہے تھے۔ ہم نے آپ کی نماز کی پیروی کی ہم اس وقت بھی کھڑے ہوئے' تو آپ نے ہمیں اشارہ کیا کہ تم لوگ بیٹھ جاؤ جب آپ نے نماز مکمل کر لی' تو آپ نے ارشاد فرمایا: امام کو اس لئے مقرر کیا گیا ہے' تاکہ اس کی پیروی کی جائے جب وہ کھڑا ہو کر نماز ادا کرے تو تم لوگ بھی کھڑے ہو کر نماز ادا کرو اور اگر وہ بیٹھ کر نماز ادا کرے تو تم لوگ بھی بیٹھ کر نماز ادا کرو۔ وہ بیٹھا ہوا ہو' تو تم لوگ کھڑے نہ ہو' جس طرح اہل فارس اپنے بادشاہوں کے لئے کرتے ہیں۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا یہ کہنا کہ ہم نے آپ کی نماز کی پیروی کی اور ہم اس وقت کھڑے ہوئے تھے۔ اس بات کا واضح بیان موجود ہے۔ جو تاویل کرنے والے شخص کے موقف کو پرے کر دیتا ہے۔ کیونکہ ان لوگوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے قیام کی حالت میں تشہد نہیں پڑھا تھا۔ اس طرح دوسری نماز کے بارے میں راوی کا یہ کہنا کہ ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کی پیروی میں نماز ادا کی اور ہم کھڑے ہوئے تھے۔ تو آپ نے ہمیں اشارہ کیا کہ تم لوگ بیٹھ جاؤ اس کے ذریعے ان کی مراد وہ قیام ہے جو نماز میں فرض ہے اس سے مراد تشہد نہیں ہے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يَدُلُّ عَلٰى فَسَادِ تَاْوِيْلِ هٰذَا الْمُتَاَوِّلِ لِهٰذَا الْخَبَرِ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو اس شخص کی اس روایت کی بیان کردہ تاویل کے فاسد ہونے پر دلالت کرتی ہے

2115 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، بِبَيْتِ الْمَقْدِسِ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ اَبِيْ يُوْنُسَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ

2115– إسناده قوي على شرط مسلم. أبو يونس: اسمه سليم بن جبير وهو مولى أبي هريرة. وتقدم برقم "2107" من طريق مَالِكٍ، عَنْ اَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِيْ هريرة، وأوردت تخريجه من طرقه هناك فانظره.

www.islamicurdubooks.com

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): إِنَّمَا الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ، فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوْا، وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا، وَإِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوا، وَإِذَا قَالَ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُوْلُوْا: اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ، وَإِذَا صَلَّى قَائِمًا فَصَلُّوْا قِيَامًا، وَإِذَا صَلَّى قَاعِدًا فَصَلُّوْا قُعُوْدًا اَجْمَعُوْنَ. (1: 5)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْحَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: فِيْ تَقْرِيْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاَمْرَ لِلْمَأْمُوْمِيْنَ اَنْ يُصَلُّوْا قِيَامًا اِذَا صَلَّى اِمَامُهُمْ قَائِمًا بِالْاَمْرِ بِالصَّلَاةِ قُعُوْدًا اِذَا صَلَّى اِمَامُهُمْ جَالِسًا اَعْظَمُ الْبَيَانِ اَنَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُرِدْ بِهِ التَّشَهُّدَ فِي الْاَمْرَيْنِ جَمِيْعًا وَاِنَّمَا اَرَادَ الْقِيَامَ الَّذِيْ هُوَ فَرْضُ الصَّلَاةِ اَنْ يُؤْتَى بِهِ كَمَا يَأْتِي الْإِمَامُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''امام کو اس لئے مقرر کیا گیا ہے' تاکہ اس کی پیروی کی جائے جب وہ تکبیر کہے' تو تم بھی تکبیر کہو جب وہ رکوع میں جائے' تو تم بھی رکوع میں جاؤ جب وہ (رکوع سے سر) کو اٹھائے' تو تم بھی اٹھاؤ جب وہ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ پڑھے تم اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ پڑھو جب وہ کھڑا ہو کر نماز ادا کرے تو تم لوگ کھڑے ہو کر نماز ادا کرو جب وہ بیٹھ کر نماز ادا کرے تو تم سب بھی بیٹھ کر نماز ادا کرو۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا مقتدیوں کے لیے حکم کو پختہ کر دینا کہ جب ان کا امام کھڑا ہو کر نماز ادا کر رہا ہو۔ تو وہ کھڑے ہو کر نماز ادا کریں۔ اور جب ان کا امام بیٹھ کر نماز ادا کر رہا ہو۔ تو وہ بیٹھ کر نماز ادا کریں۔ اس بات کا سب سے بڑا بیان ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں احکام میں تشہد مراد نہیں لیا بلکہ آپ نے وہ قیام مراد لیا ہے۔ جو نماز میں فرض ہے کہ آدمی اسے اسی طرح بجالائے گا۔ جس طرح امام اسے ادا کرتا ہے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ اَوْهَمَ بَعْضَ اَئِمَّتِنَا اَنَّهُ نَاسِخٌ لِاَمْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَأْمُوْمِيْنَ بِالصَّلَاةِ قُعُوْدًا اِذَا صَلَّى اِمَامُهُمْ جَالِسًا

اس روایت کا تذکرہ جس نے بعض آئمہ کو اس غلط فہمی کا شکار کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مقتدیوں کو بیٹھ کر نماز ادا کرنے کا جو حکم دیا تھا کہ جب امام بیٹھ کر نماز ادا کر رہا ہو (تو وہ بھی بیٹھ کر نماز ادا کریں) یہ روایت اس کی ناسخ ہے

2116 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ زَائِدَةَ، عَنْ مُوْسَى بْنِ اَبِيْ عَائِشَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): دَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ فَقُلْتُ لَهَا: اَلَا تُحَدِّثِيْنِيْ عَنْ مَرَضِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَتْ: بَلٰى، ثَقُلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اَصَلَّى النَّاسُ؟ فَقُلْتُ: لَا هُمْ يَنْتَظِرُوْنَكَ يَا

رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ: ضَعُوْا لِي مَاءً فِي الْمِخْضَبِ قَالَتْ: فَفَعَلْنَا فَاغْتَسَلَ، ثُمَّ ذَهَبَ لِيَنُوْءَ فَأُغْمِيَ عَلَيْهِ، ثُمَّ أَفَاقَ، فَقَالَ: أَصَلَّى النَّاسُ؟ فَقُلْتُ: لَا هُمْ يَنْتَظِرُوْنَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَالنَّاسُ عُكُوْفٌ فِي الْمَسْجِدِ يَنْتَظِرُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِصَلَاةِ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ، قَالَتْ: فَأَرْسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ أَنْ صَلِّ بِالنَّاسِ فَأَتَاهُ الرَّسُوْلُ فَقَالَ: إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُكَ أَنْ تُصَلِّيَ بِالنَّاسِ فَقَالَ أَبُوْ بَكْرٍ وَكَانَ رَجُلًا رَقِيْقًا: يَا عُمَرُ صَلِّ بِالنَّاسِ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: أَنْتَ أَحَقُّ بِذٰلِكَ، قَالَ: فَصَلّٰى بِهِمْ أَبُوْ بَكْرٍ تِلْكَ الْأَيَّامَ، قَالَتْ: ثُمَّ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدَ مِنْ نَفْسِهِ خِفَّةً فَخَرَجَ بَيْنَ رَجُلَيْنِ لِصَلَاةِ الظُّهْرِ وَأَبُوْ بَكْرٍ يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ، قَالَتْ: فَلَمَّا رَآهُ أَبُوْ بَكْرٍ ذَهَبَ لِيَتَأَخَّرَ، فَأَوْمَأَ إِلَيْهِ أَنْ لَا يَتَأَخَّرَ، وَقَالَ لَهُمَا: أَجْلِسَانِيْ إِلٰى جَنْبِهِ فَأَجْلَسَاهُ إِلٰى جَنْبِ أَبِيْ بَكْرٍ فَجَعَلَ أَبُوْ بَكْرٍ يُصَلِّيْ وَهُوَ قَائِمٌ بِصَلَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ يُصَلُّوْنَ بِصَلَاةِ أَبِيْ بَكْرٍ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدٌ قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ: فَدَخَلْتُ عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ فَقُلْتُ: أَلَا أَعْرِضُ عَلَيْكَ مَا حَدَّثَتْنِيْ عَائِشَةُ، عَنْ مَرَضِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقَالَ: هَاتِ فَعَرَضْتُ حَدِيْثَهَا عَلَيْهِ، فَمَا أَنْكَرَ مِنْهُ شَيْئًا.(1: 5)

❀❀ عبیداللہ بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: میں سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے ان سے گزارش کی' آپ مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماری کے بارے میں نہیں بتائیں گی؟ انہوں نے فرمایا: جی ہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طبیعت خراب ہوگئی۔ آپ نے دریافت کیا: کیا لوگوں نے نماز ادا کر لی ہے؟ میں نے عرض کی: جی نہیں' یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! وہ آپ کا انتظار کر رہے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے لئے کسی ٹب میں پانی رکھو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہے ہم نے ایسا ہی کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل

2116- إسناده صحيح على شرطهما. زائدة: هو ابن قدامة. وهو في مصنف ابن أبي شيبة 2/332. وأخرجه أحمد 6/251، والنسائي 101، 102 في الإمامة: باب الائتمام بالإمام يصلي قاعدًا، من طريق ابن مهدي، والبخاري "687" في الأذان: باب إنما جعل الإمام ليؤتم، به، ومسلم "418" في الصلاة: باب استخلاف الإمام إذا عرض له عذر من مرض وسفر وغيرهما من يصلي بالناس، وأبو عوانة 2/111، والدارمي 1/287، والطحاوي في شرح معاني الآثار 1/405، والبيهقي 3/80 في السنن و 7/190 في الدلائل من طريق أحمد بن يونس، وأبو عوانة 2/111 من طريق معاوية بن عمرو الأزدي وخلف بن تميم، كلهم عن زائدة بن قدامة، به. وأخرجه مختصرًا الحميدي "233"، وعبد الرزاق "9754"، وأحمد 6/228، والبخاري "198" في الوضوء: باب الغسل والوضوء في المخضب والقدح والخشب والحجارة، و "665" في الأذان: باب حد المريض أن يشهد الجماعة، و "2588" في الهبة: باب هبة الرجل لامرأته والمرأة لزوجها، و "4442" في المغازي: بَابُ مَرَضِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ووفاته، و "5714" في الطب: باب 22، ومسلم "418" "91" و "92" و "93"، وابن ماجه "1618" في الجنائز، وأبو عوانة 2/113 و114، من طريق الزهري، وأبو عوانة 2/114 من طريق يونس، كلاهما عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بن مسعود، بهٰذا الإسناد. وأخرجه أحمد 6/231، والبخاري "679" في الأذان: باب أهل العلم الفضل أحق بالإمامة، و "683": باب من قام إلى جنب الإمام لعلة، و "716" باب إذا بكى الإمام في الصلاة، و "7303" في الاعتصام: باب ما يكره من التعمق والتنازع والغلو في الدين والبدع، ومسلم "418" "97"، وأبو عوانة 2/117، والبيهقي في السنن 3/82، وفي الدلائل 7/188، من طريق هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ. وأخرجه مسلم "418" "94"، وأبو عوانة 2/114، والبيهقي في الدلائل 7/187، من طريق عبد الرزاق، عن معمر، عن الزهري، عن حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عن عائشة

www.islamicurdubooks.com

کیا' پھر آپ اٹھنے لگے' تو آپ پر بے ہوشی طاری ہوگئی جب آپ کو ہوش آیا' تو آپ نے دریافت کیا: کیا لوگوں نے نماز ادا کرلی۔ میں نے عرض کی: جی نہیں' یا رسول اللہ (ﷺ)! وہ آپ کا انتظار کررہے ہیں۔ لوگ اس وقت مسجد میں بیٹھے ہوئے عشاء کی نماز کے لئے نبی اکرم ﷺ کا انتظار کررہے تھے۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو پیغام بھجوایا' تم لوگوں کو نماز پڑھادو' پیغام رساں شخص حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا۔ اللہ کے رسول نے آپ کو حکم دیا ہے' آپ لوگوں کو نماز پڑھادیں' تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ جو ایک نرم دل آدمی تھے۔ انہوں نے فرمایا: اے عمر! تم لوگوں کو نماز پڑھاؤ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: آپ اس کے زیادہ حق دار ہیں۔ راوی بیان کرتے ہیں: ان دنوں میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو نماز پڑھائی۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ کو اپنی طبیعت میں بہتری محسوس ہوئی تو آپ دو آدمیوں کے درمیان چلتے ہوئے ظہر کی نماز کے لئے تشریف لے گئے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اس وقت لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آپ کو دیکھا تو پیچھے ہٹنے لگے۔ نبی اکرم ﷺ نے انہیں اشارہ کیا کہ وہ آپ پیچھے نہ ہٹیں۔ نبی اکرم ﷺ نے ان دونوں صاحبان سے فرمایا مجھے اس کے پہلو میں بٹھا دو۔ ان دونوں حضرات نے آپ کو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پہلو میں بٹھا دیا' پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نماز ادا کرنے لگے وہ کھڑے ہوکر نبی اکرم ﷺ کی نماز کی پیروی کررہے تھے اور لوگ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی نماز کی پیروی کررہے تھے حالانکہ نبی اکرم ﷺ اس وقت بیٹھے ہوئے تھے۔

عبیداللہ نامی راوی کہتے ہیں: میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے کہا: کیا میں آپ کے سامنے وہ حدیث پیش کروں جو نبی اکرم ﷺ کی بیماری کے بارے میں سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے مجھے بیان کی ہے۔ انہوں نے فرمایا: پیش کرو۔ میں نے وہ حدیث ان کے سامنے بیان کی تو انہوں نے اس کی کسی بھی بات کا انکار نہیں کیا۔

ذِكْرُ خَبَرٍ يُعَارِضُ الْخَبَرَ الَّذِي تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لَهُ فِي الظَّاهِرِ

اس روایت کا تذکرہ جو بظاہر ہماری پہلے ذکر کردہ روایت کے معارض ہے

2117 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا بَدَلُ بْنُ الْمُحَبَّرِ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مُوسَى بْنِ اَبِي عَائِشَةَ، عَنْ، عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ عَائِشَةَ:

(متن حدیث): اَنَّ اَبَا بَكْرٍ صَلّٰى بِالنَّاسِ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّفِّ خَلْفَهُ. (1: 5)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْحَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: خَالَفَ شُعْبَةُ بْنُ الْحَجَّاجِ زَائِدَةَ بْنَ قُدَامَةَ فِي مَتْنِ هٰذَا الْخَبَرِ، عَنْ مُوسَى بْنِ اَبِي عَائِشَةَ فَجَعَلَ شُعْبَةُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاْمُومًا حَيْثُ صَلّٰى قَاعِدًا وَالْقَوْمُ

2117– إسناده صحيح على شرط البخاری . وهو فی صحيح ابن خزيمة برقم "1621" وأخرجه أحمد 6/249، والنسائی 2/83–84 فی الإقامة: باب الائتمام بمن يأتم بالإمام، وأبو عوانه 2/112، 113، من طريق أبی داؤد الطيالسی، عن شعبة، بهذا الإسناد. ولفظه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم أمر أبا بكر أن يصلی بالناس فی مرضه الذی مات فيه، فكان رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ يدی أبی بكر، يصلی بالناس قاعدًا، وأبو بكر يصلی بالناس، والناس خلفه. لفظ أحمد.

www.islamicurdubooks.com

قِيَامٌ وَجَعَلَ زَائِدَةُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِمَامًا حَيْثُ صَلَّى قَاعِدًا وَالْقَوْمُ قِيَامٌ وَهُمَا مُتْقِنَانِ حَافِظَانِ فَكَيْفَ يَجُوزُ اَنْ تُجْعَلَ اِحْدَى الرِّوَايَتَيْنِ اللَّتَيْنِ تَضَادَّتَا فِي الظَّاهِرِ فِيْ فِعْلٍ وَاحِدٍ نَاسِخًا لِاَمْرٍ مُطْلَقٍ مُتَقَدِّمٍ، فَمَنْ جَعَلَ اَحَدَ الْخَبَرَيْنِ نَاسِخًا لِمَا تَقَدَّمَ مِنْ اَمْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَرَكَ الْاٰخَرَ مِنْ غَيْرِ دَلِيْلٍ يُثْبِتُ لَهُ عَلٰى صِحَّتِهٖ سَوَّغَ لِخَصْمِهٖ اَخْذَ مَا تَرَكَ مِنَ الْخَبَرَيْنِ وَتَرْكَ مَا اَخَذَ مِنْهُمَا، وَنَظِيْرُ هٰذَا النَّوْعِ مِنَ السُّنَنِ خَبَرُ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَكَحَ مَيْمُوْنَةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ[1] وَخَبَرُ اَبِيْ رَافِعٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَكَحَهَا وَهُمَا حَلَالَانِ[2] فَتَضَادَّ الْخَبَرَانِ فِيْ فِعْلٍ وَاحِدٍ فِي الظَّاهِرِ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَّكُوْنَ بَيْنَهُمَا تَضَادٌّ عِنْدَنَا فَجَعَلَ جَمَاعَةٌ مِّنْ اَصْحَابِ الْحَدِيْثِ الْخَبَرَيْنِ اللَّذَيْنِ رُوِيَا فِيْ نِكَاحِ مَيْمُوْنَةَ مُتَعَارِضَيْنِ وَذَهَبُوْا اِلٰى خَبَرِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَنْكِحُ الْمُحْرِمُ وَلَا يُنْكِحُ[3] فَاَخَذُوْا بِهٖ اِذْ هُوَ يُوَافِقُ اِحْدَى الرِّوَايَتَيْنِ اللَّتَيْنِ رُوِيَتَا فِيْ نِكَاحِ مَيْمُوْنَةَ وَتَرَكُوْا خَبَرَ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَكَحَهَا وَهُوَ مُحْرِمٌ.

فَمَنْ فَعَلَ هٰذَا لَزِمَهُ اَنْ يَّقُوْلَ تَضَادَّ الْخَبَرَانِ فِيْ صَلَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ عِلَّتِهٖ عَلٰى حَسْبِ مَا ذَكَرْنَاهُ قَبْلُ فَيَجِبُ اَنْ نَجِيْءَ اِلَى الْخَبَرِ الَّذِيْ فِيْهِ الْاَمْرُ بِصَلَاةِ الْمَاْمُوْمِيْنَ قُعُوْدًا اِذَا صَلّٰى اِمَامُهُمْ قَاعِدًا فَنَاْخُذُ بِهٖ اِذْ هُوَ يُوَافِقُ اِحْدَى الرِّوَايَتَيْنِ اللَّتَيْنِ رُوِيَتَا فِيْ صَلَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ عِلَّتِهٖ وَنَتْرُكَ الْخَبَرَ الْمُنْفَرِدَ عَنْهُمَا كَمَا فَعَلَ ذٰلِكَ فِيْ نِكَاحِ مَيْمُوْنَةَ وَلَيْسَ عِنْدَنَا بَيْنَ هٰذِهِ الْاَخْبَارِ تَضَادٌّ وَلَا تَهَاتُرٌ وَلَا نَاسِخٌ وَلَا مَنْسُوْخٌ بَلْ مِنْهَا مُخْتَصَرٌ وَمُتَقَصًّى وَمُجْمَلٌ وَمُفَسَّرٌ اِذَا ضُمَّ بَعْضُهَا اِلٰى بَعْضٍ بَطَلَ التَّضَادُّ بَيْنَهُمَا وَاسْتُعْمِلَ كُلُّ خَبَرٍ فِيْ مَوْضِعِهٖ عَلٰى مَا سَنُبَيِّنُهٗ اِنْ قَضَى اللّٰهُ ذٰلِكَ وَشَآئَهُ

✿✿ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو نماز پڑھائی جبکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پیچھے صف میں موجود تھے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) شعبہ بن حجاج نے اس روایت کا متن نقل کرنے میں زائدہ بن قدامہ کی مخالفت کی ہے انہوں نے اسے موسیٰ بن ابوعائشہ کے حوالے سے نقل کیا ہے۔ تو شعبہ نے اپنی روایت میں یہ بات نقل کی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب بیٹھ کر نماز ادا کر رہے تھے۔ تو آپ مقتدی کے طور پر شریک ہوئے تھے اور لوگ کھڑے ہوئے تھے۔ جبکہ زائدہ نامی راوی نے اپنی روایت میں یہ بات نقل کی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب بیٹھ کر نماز ادا کر رہے تھے تو آپ امام کے طور پر نماز ادا کر رہے تھے اور لوگ کھڑے ہو کر نماز ادا کر رہے تھے۔

---

1. أخرجه البخاری "1837" و "4258" و "4259" و "5114"، ومسلم "1410"، وسیرد عند المصنف.

2. أخرجه أحمد 6/393، والترمذی "841"، والدارمی 2/38، والطحاوی 2/270، والبغوی "1982" من طریق حماد بْنُ زَیْدٍ، عَنْ مَطَرٍ الْوَرَّاقِ، عَنْ رَبِیعَةَ، عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ یَسَارٍ، عَنْ اَبِیْ رَافِعٍ ... وقال الترمذی: حدیث حسن، كذا قال مع أن مطرًا الوراق كثیر الخطأ، وخالفه الإمام مالك، فرواه 1/348 مرسلًا، وسلیمان بن یسار لا یمكن سماعه من أبی رافع.

3. رواه مالك فی الموطأ 1/348-349، ومن طریقه مسلم "1409"، وسیرد عند المصنف.

www.islamicurdubooks.com

یہ دونوں راوی متقی ہیں اور دونوں حافظ ہیں تو یہ بات کیسے جائز ہو سکتی ہے کہ ان دونوں میں سے کسی ایک کی نقل کردہ روایت کو قبول کر لیا جائے حالانکہ یہ دونوں روایات ایک ہی فعل کے بارے میں منقول ہیں۔ اور بظاہر ایک دوسرے کی متضاد ہیں۔ اور یہ پہلے موجود مطلق حکم کو ناسخ قرار دینے والی روایت بنتی ہیں تو جو شخص ان دونوں روایات میں سے کسی ایک کو نبی اکرم ﷺ کے پہلے موجود حکم کی ناسخ قرار دیتا ہے اور دوسری روایت کو ترک کر دیتا ہے اور کسی دلیل کے بغیر ایسا کرتا ہے جو دلیل اس کے صحیح ہونے کو ثابت کرتی ہو۔ تو وہ اپنے مدمقابل کو اس طرف جانے پر مجبور کرتا ہے کہ وہ اس دوسری روایت کو قبول کر لے جس روایت کو اس نے ان دونوں روایات میں سے ترک کیا ہے۔ اور اس کا مدمقابل اس روایت کو ترک کر دے جسے اس نے قبول کیا ہے۔

احادیث میں اس نوعیت کی ایک مثال حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایت ہے۔ جس میں یہ مذکور ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے احرام کی حالت میں سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ نکاح کیا تھا۔ جبکہ حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ نے یہ بات نقل کی ہے کہ جب نبی اکرم ﷺ نے اس خاتون کے ساتھ نکاح کیا تھا۔ اس وقت آپ دونوں حالت احرام میں نہیں تھے۔

تو یہ دونوں روایات ایک ہی فعل کے بارے میں ایک دوسرے کے متضاد ہیں۔ حالانکہ ہمارے نزدیک بھی ان دونوں کے درمیان کوئی بھی تضاد نہیں ہے۔ محدثین کی ایک جماعت نے سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے نکاح کے بارے میں منقول ان دونوں روایات کو ایک دوسرے کے متعارض قرار دیا ہے۔ اور ان لوگوں نے اس روایت کے مطابق فتویٰ دیا ہے جو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے۔

''احرام والا شخص نہ تو نکاح کر سکتا ہے اور نہ ہی کسی کا نکاح پڑھوا سکتا ہے''

محدثین نے اس روایت کو قبول کر لیا کیونکہ یہ ان دونوں روایات میں سے ایک روایت کے موافق ہے جو سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ نکاح کے بارے میں نقل کی گئی ہیں اور محدثین نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول اس روایت کو ترک کر دیا۔ جس میں یہ مذکور ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے جب سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ نکاح کیا تھا۔ آپ اس وقت حالت احرام میں تھے۔

جو شخص ایسا کرتا ہے۔ اس کے لیے یہ بات ضروری ہوگی کہ وہ یہ کہے کہ نبی اکرم ﷺ کے نماز ادا کرنے کے بارے میں اس کی علت کے حوالے سے یہ دونوں روایات ایک دوسرے کی متضاد ہیں۔ جیسا کہ ہم نے پہلے ذکر کیا ہے۔ تو اب یہ بات ضروری ہوگی۔ کہ ہم اس روایت کی طرف رجوع کریں۔ جس میں مقتدیوں کو اس وقت بیٹھ کر نماز ادا کرنے کا حکم دیا گیا ہے جب ان کا امام بیٹھ کر نماز ادا کر رہا ہو۔ تو اب ہم اس روایت کے مطابق فتویٰ دے دیں گے۔ کیونکہ یہ ان دو روایات میں سے ایک روایت کے موافق ہے۔ جو نبی اکرم ﷺ کی نماز کے بارے میں نقل کی گئی ہیں۔ جس میں اس کی علت کا تذکرہ ہے اور ہم اس روایت کو ترک کر دیں جو ان دونوں میں سے منفرد ہیں۔ جس طرح سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کے بارے میں روایت کے بارے میں کیا گیا ہے۔

ہمارے نزدیک ان روایات میں کوئی تضاد اور اختلاف نہیں ہے اور نہ کوئی روایت ان میں سے ناسخ ہے۔ اور نہ ہی منسوخ ہے۔ بلکہ ان میں سے ایک روایت مختصر ہے۔ اور دوسری تفصیلی ہے۔ ایک مجمل ہے۔ اور دوسری وضاحتی ہے۔ جب اس کے ایک حصے کو دوسرے کے ساتھ ملایا جائے گا۔ تو ان دونوں کے درمیان موجود تضاد ختم ہو جائے گا۔ اور ان میں سے ہر ایک روایت کو اس

www.islamicurdubooks.com

کے مخصوص موقع ومحل پر محمول کرلیا جائے گا۔ جیسا کہ ہم عنقریب آگے چل کر یہ بات بیان کریں گے۔ اگر اللہ نے چاہا۔

ذِكْرُ طَرِيقٍ آخَرَ بِخَبَرِ عَائِشَةَ أَوْهَمَ جَمَاعَةً مِنْ أَصْحَابِ الْحَدِيثِ أَنَّهُ نَاسِخٌ لِلْأَمْرِ الْمُتَقَدِّمِ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے منقول روایت کی دوسری سند کا تذکرہ جس نے بہت سے محدثین کو اس غلط فہمی کا شکار کیا کہ یہ پہلے ذکر شدہ حکم کی ناسخ ہے

2118 – (سندحدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ مَوْلَى ثَقِيفٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ الْعَبْسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ زَائِدَةَ، عَنْ عَاصِمٍ *، عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): أُغْمِيَ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ أَفَاقَ فَقَالَ: أَصَلَّى النَّاسُ؟ قُلْنَا: لَا قَالَ: مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ؟ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ رَجُلٌ أَسِيفٌ إِذَا قَامَ مَقَامَكَ لَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ، - قَالَ عَاصِمٌ: وَالْأَسِيفُ الرَّقِيقُ الرَّحِيمُ - قَالَ: مُرُوا أَبَا بَكْرٍ أَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ قَالَ ذٰلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ كُلُّ ذٰلِكَ أَرُدُّ عَلَيْهِ قَالَتْ: فَصَلَّى أَبُو بَكْرٍ بِالنَّاسِ، ثُمَّ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدَ خِفَّةً مِنْ نَفْسِهِ فَخَرَجَ بَيْنَ بَرِيرَةَ وَنُوبَةَ إِنِّي لَأَنْظُرُ إِلَى نَعْلَيْهِ تَخُطَّانِ فِي الْحَصَا وَأَنْظُرُ إِلَى بُطُونِ قَدَمَيْهِ، فَقَالَ لَهُمَا: أَجْلِسَانِي إِلَى جَنْبِ أَبِي بَكْرٍ فَلَمَّا رَآهُ أَبُو بَكْرٍ ذَهَبَ يَتَأَخَّرُ، فَأَوْمَأَ إِلَيْهِ أَنِ اثْبُتْ مَكَانَكَ فَأَجْلَسَاهُ إِلَى جَنْبِ أَبِي بَكْرٍ، قَالَتْ: فَكَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي وَهُوَ جَالِسٌ وَأَبُو بَكْرٍ قَائِمٌ يُصَلِّي بِصَلَاةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ يُصَلُّونَ بِصَلَاةِ أَبِي بَكْرٍ. (1: 5)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر بے ہوشی طاری ہوگئی جب آپ کو ہوش آیا' تو آپ نے دریافت کیا: کیا لوگوں نے نماز ادا کر لی ہے؟ میں نے عرض کی: جی نہیں آپ نے فرمایا: ابوبکر سے کہو وہ لوگوں کو نماز پڑھا دے۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ایک نرم دل آدمی ہیں جب وہ آپ کی جگہ پر کھڑے ہوں گے تو وہ لوگوں کو نماز نہیں پڑھا سکیں گے۔

2118– إسناده حسن. عاصم: هو ابن بهدلة، حسن الحديث، أخرجا له في الصحيحين مقرونًا، وباقي السند رجاله رجال الشيخين غير زائدة وهو ابن قدامة الثقفي - فإنه من رجال البخاري. وأخرجه أبو بكر بن أبي شيبة 2/331 عن حسين بن علي، بهذا الإسناد. وسيرد بعده "2119" و "2124" من طريق نعيم بن أبي هند عن شقيق، به. وبرقم "2120" و "2121" من طريق الأسود، عن عائشة. وفي الباب عن سالم بن عبيد، أخرجه ابن خزيمة "1624" من طرق، عن سلمة بن نبيط، عن نعيم بن أبي هند، عن نبيط بن شريط، عن سالم بن عبيد. وأخرجه الترمذي في الشمائل 378، وابن ماجه "1234" من طريق نصر بن علي الجهضمي، عن عبد الله بن داود، عن سلمة بن نبيط، به. قال البوصيري في مصباح الزجاجة ورقة 78: هذا إسناد صحيح رجاله ثقات.

www.islamicurdubooks.com

عاصم نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے۔ روایت کے متن میں استعمال ہونے والے لفظ ''اسیف'' سے مراد نرم دل اور مہربان ہونا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ابوبکر سے کہو لوگوں کو نماز پڑھا دے یہ بات نبی اکرم ﷺ نے تین مرتبہ کہی اور ہر مرتبہ میں نے بھی وہی جواب دیا: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو نماز پڑھائی پھر نبی اکرم ﷺ کو طبیعت میں بہتری محسوس ہوئی تو آپ بریرہ اور نوبہ (نامی کنیزوں) کے درمیان (یعنی ان کے ساتھ ٹیک لگا کر چلتے ہوئے) تشریف لے گئے یہ منظر آج بھی میری نگاہ میں ہے۔ آپ کے نعلین شریفین کنکریوں پر لکیر بنا رہے تھے اور میں آپ کے پاؤں کے تلوے کو دیکھ رہی تھی۔ نبی اکرم ﷺ نے ان دونوں سے فرمایا: تم مجھے ابوبکر کے پہلو میں بٹھا دو جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آپ کو دیکھا تو وہ پیچھے ہٹنے لگے نبی اکرم ﷺ نے انہیں اشارہ کیا' اپنی جگہ پر رہو اور ان دونوں نے آپ کو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پہلو میں بٹھا دیا۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ بیٹھ کر نماز ادا کرتے رہے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کھڑے ہو کر نبی اکرم ﷺ کی نماز کی پیروی میں نماز ادا کرتے رہے اور لوگ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی نماز کی پیروی میں نماز ادا کرتے رہے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ يُعَارِضُ فِي الظَّاهِرِ خَبَرَ اَبِيْ وَائِلٍ الَّذِیْ ذَكَرْنَاهُ

اس روایت کا تذکرہ جو بظاہر ابووائل کے حوالے سے منقول روایت کی معارض ہے جس کا ہم ذکر کر چکے ہیں

2119 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا شَبَابَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ نُعَيْمِ بْنِ اَبِیْ هِنْدَ، عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ، عَنْ مَسْرُوْقٍ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ مَرَضِهِ الَّذِیْ مَاتَ فِيْهِ خَلْفَ اَبِیْ بَكْرٍ قَاعِدًا.

(5:1)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: خَالَفَ نُعَيْمُ بْنُ اَبِیْ هِنْدَ، عَاصِمَ بْنَ اَبِی النَّجُوْدِ فِیْ مَتْنِ هٰذَا الْخَبَرِ فَجَعَلَ عَاصِمٌ اَبَا بَكْرٍ مَاْمُوْمًا وَجَعَلَ نُعَيْمُ بْنُ اَبِیْ هِنْدَ اَبَا بَكْرٍ اِمَامًا وَهُمَا ثِقَتَانِ حَافِظَانِ مُتْقِنَانِ، فَكَيْفَ يَجُوْزُ اَنْ يُجْعَلَ خَبَرُ اَحَدِهِمَا نَاسِخًا لِاَمْرٍ مُتَقَدِّمٍ، وَقَدْ عَارَضَهُ فِی الظَّاهِرِ مِثْلُهُ؟ وَنَحْنُ نَقُوْلُ بِمَشِيْئَةِ اللّٰهِ وَتَوْفِيْقِهِ: اِنَّ هٰذِهِ الْاَخْبَارَ كُلَّهَا صِحَاحٌ وَلَيْسَ شَیْءٌ مِنْهَا يُعَارِضُ الْاٰخَرَ وَلٰكِنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى فِیْ عِلَّتِهِ صَلَاتَيْنِ فِی الْمَسْجِدِ جَمَاعَةً لَا صَلَاةً وَاحِدَةً فِیْ اِحْدَاهُمَا كَانَ مَاْمُوْمًا وَفِی الْاُخْرٰى كَانَ اِمَامًا وَالدَّلِيْلُ عَلٰى اَنَّهُمَا كَانَتَا صَلَاتَيْنِ لَا صَلَاةً وَاحِدَةً اَنَّ فِیْ خَبَرِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ

2119– إسناده صحيح. رجاله ثقات رجال الشيخين غير نعيم بن أبي هند، فإنه من رجال مسلم وحده . وهو في مصنف ابن أبي شيبة 2/332، ومن طريقه أخرجه الطحاوي في شرح معاني الآثار 1/406. وأخرجه أحمد 6/159، والترمذي "362" في الصلاة، والبيهقي في السنن 3/83، وفي دلائل النبوة 7/191 من طرق عن شبابة، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 6/159، والنسائي 2/79 في الإمامة: باب صلاة الإمام خلف رجل من رعيته، وابن خزيمة في صحيحه "1620" من طريق بكر بن عيسى، عن شعبة، به. وأخرجه أحمد 6/159 عن شبابة، عن شُعْبَةَ، عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ، عَنْ عُرْوَةَ بن الزبير، عن عائشة، وانظر ما قبله و "2124" وانظر أيضًا "2120" و "2121"

www.islamicurdubooks.com

النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ بَيْنَ رَجُلَيْنِ يُرِيْدُ اَحَدُهُمَا الْعَبَّاسَ وَالْاٰخَرَ عَلِيًّا وَفِي خَبَرِ مَسْرُوْقٍ، عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ بَيْنَ بَرِيْرَةَ وَنُوْبَةَ فَهٰذَا يَدُلُّكَ عَلٰى اَنَّهَا كَانَتْ صَلَاتَيْنِ لَا صَلَاةً وَاحِدَةً

❀❀ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اس بیماری کے دوران حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے بیٹھ کر نماز ادا کی جس بیماری کے دوران آپ کا وصال ہوا۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نعیم بن ابو ہند نامی راوی نے اس روایت کے متن میں عاصم بن ابونجود سے مختلف رائے نقل کی ہے۔ عاصم نے یہ بات نقل کی ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ مقتدی تھے جبکہ نعیم نے یہ بات نقل کی ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ امام تھے۔ یہ دونوں راوی ثقہ ہیں حافظ ہیں اور ''متقن'' ہیں۔

تو یہ بات کیسے جائز ہوسکتی ہے کہ ان دونوں میں سے کسی ایک خبر کو پہلے سے موجود حکم کی ناسخ بنا دیا جائے۔ جبکہ اسی کی مانند ایک روایت بظاہر اس کے مقابلے میں موجود ہے۔ تو اللہ تعالیٰ کی مشیت اور اس کی توفیق کے ہمراہ ہم یہ کہتے ہیں کہ یہ تمام روایات مستند ہیں اور ان میں ایسی کوئی چیز نہیں ہے جو دوسری کے مدمقابل ہو۔ حقیقت یہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیماری کے دوران مسجد میں جماعت کے ساتھ دو مرتبہ نماز ادا کی۔ ایک نماز ادا نہیں کی تھی۔ ان دو میں سے ایک مرتبہ آپ مقتدی کے طور پر شریک ہوئے تھے اور دوسری مرتبہ میں آپ امام کے طور پر شریک ہوئے تھے۔ اور اس کی دلیل یہ ہے کہ آپ نے دو نمازوں میں شرکت کی تھی۔ ایک نماز میں نہیں کی تھی۔ ایک یہ روایت ہے کہ عبید اللہ بن عبد اللہ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دو آدمیوں کے درمیان چلتے ہوئے تشریف لے گئے تھے۔ جن میں سے ایک حضرت عباس رضی اللہ عنہ تھے اور دوسرے حضرت علی رضی اللہ عنہ تھے۔ جبکہ مسروق نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بریرہ اور نوبہ (نامی کنیزوں) کے درمیان چلتے ہوئے تشریف لے گئے تھے۔ تو یہ بات آپ کی رہنمائی اس چیز کی طرف کرے گی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو نمازیں ادا کی تھیں ایک نماز ادا نہیں کی تھی۔

ذِكْرُ الصَّلَاةِ الَّتِي رُوِيَتْ فِيهَا الْاَخْبَارُ الْمُخْتَصَرَةُ الْمُجْمَلَةُ الَّذِي تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لَهَا

اس نماز کا تذکرہ جس کے بارے میں یہ مختصر اور مجمل روایت نقل کی گئی ہے جس کا ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں

2120 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، وَعُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بُجَيْرٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا

2120- إسناده صحيح، رجاله رجال الشيخين غير سلم بن جنادة، وهو ثقة. وهو في صحيح ابن خزيمة برقم "1616". وأخرجه ابن أبي شيبة 2/329، وأحمد 6/210، ومسلم "418" "95" في الصلاة: باب استخلاف الإمام إذا عرض له عذر، وابن ماجه 1 "1232" في الإقامة: باب ما جاء في صلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم في مرضه، والبيهقي في السنن 3/81، من طريق وكيع، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري "664" في الأذان: باب حد المريض أن يشهد الجماعة، وأبو عوانة 2/116، من طريق حفص بن غياث، والبخاري "712" في الأذان: باب من أسمع الناس تكبير الإمام، من طريق عبد الله بن داوُد، ومسلم "418" "96"، وأبو عوانة 2/115 من طريق علي بن مسهر، ومسلم "418" "96" أيضًا من طريق عيسى بن يونس، والبيهقي في السنن 3/82 من طريق شعبة، كلهم عن الأعمش، به. وسيرد بعده "2121" من طريق أبي معاوية، عن الأعمش، به، فانظره.

www.islamicurdubooks.com

سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْاَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): لَمَّا مَرِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَضَهُ الَّذِي مَاتَ فِيهِ جَائَهُ بِلَالٌ يُؤْذِنُهُ بِالصَّلَاةِ، فَقَالَ: مُرُوْا اَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ قُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّ اَبَا بَكْرٍ رَجُلٌ اَسِيفٌ وَمَتَى يَقُمْ مَقَامَكَ يَبْكِ فَلَوْ اَمَرْتَ عُمَرَ اَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ قَالَ: مُرُوْا اَبَا بَكْرٍ لِيُصَلِّيَ بِالنَّاسِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، فَاِنَّكُنَّ صَوَاحِبَاتُ يُوسُفَ، قَالَتْ: فَاَرْسَلْنَا اِلَى اَبِي بَكْرٍ فَصَلَّى بِالنَّاسِ فَوَجَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نَفْسِهِ خِفَّةً فَخَرَجَ يُهَادَى بَيْنَ رَجُلَيْنِ وَرِجْلَاهُ تَخُطَّانِ فِي الْاَرْضِ، فَلَمَّا حَسَّ * بِهِ اَبُوْ بَكْرٍ ذَهَبَ يَتَاَخَّرُ، فَاَوْمَا اِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ مَكَانَكَ قَالَ: فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَلَسَ اِلَى جَنْبِ اَبِي بَكْرٍ فَكَانَ اَبُوْ بَكْرٍ يَاْتَمُّ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ يَاْتَمُّونَ بِاَبِي بَكْرٍ. (1: 5)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: هٰذَا خَبَرٌ مُخْتَصَرٌ مُجْمَلٌ فَاَمَّا اخْتِصَارُهُ، فَلَيْسَ فِيهِ ذِكْرُ الْمَوْضِعِ الَّذِي جَلَسَ فِيهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعَلٰى يَمِينِ اَبِي بَكْرٍ اَوْ عَنْ يَسَارِهِ؟

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس بیماری میں مبتلا ہوئے جس میں آپ کا وصال ہوا تھا تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ آپ کو نماز کے لئے بلانے کے لئے آئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابوبکر سے کہو لوگوں کو نماز پڑھا دے۔ ہم نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ایک نرم دل آدمی ہیں۔ وہ آپ کی جگہ پر کھڑے ہو گئے تو رونے لگ جائیں گے اگر آپ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ ہدایت کریں، وہ لوگوں کو نماز پڑھا دیں (تو یہ مناسب ہو گا)۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابوبکر سے کہو لوگوں کو نماز پڑھا دے یہ بات آپ نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی پھر فرمایا: تم حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانے کی خواتین کی طرح ہو۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہے۔ ہم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو پیغام بھجوایا۔ انہوں نے لوگوں کو نماز پڑھانا شروع کی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی طبیعت میں بہتری محسوس ہوئی تو آپ دو آدمیوں کے درمیان ٹیک لگا کر تشریف لے گئے۔ آپ کے پاؤں زمین پر لکیر بنا رہے تھے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو آپ کی آہٹ محسوس ہوئی تو وہ پیچھے ہٹنے لگے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اشارہ کیا کہ اپنی جگہ پر رہو۔

راوی بیان کرتے ہیں: پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پہلو میں بیٹھ گئے، تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء کرتے رہے اور لوگ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی اقتداء کرتے رہے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ روایت مختصر اور مجمل ہے جہاں تک اس کے مختصر ہونے کا تعلق ہے تو اس میں اس مقام کا ذکر نہیں ہے جہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے تھے۔ کہ کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے دائیں طرف بیٹھے تھے یا بائیں طرف بیٹھے تھے۔

www.islamicurdubooks.com

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُتَقَصِّي لِلَّفْظَةِ الْمُخْتَصَرَةِ الَّتِي ذَكَرْنَاهَا

اس راویت کا تذکرہ جس نے ہماری ذکر کردہ مختصر روایت کے الفاظ کی وضاحت کی ہے

2121 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْاَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): لَمَّا وَجَدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نَفْسِهِ خِفَّةً جَاءَ حَتّٰى جَلَسَ عَنْ يَّسَارِ اَبِيْ بَكْرٍ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ قَاعِدًا وَاَبُوْ بَكْرٍ قَائِمًا .(1: 5).

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: وَاَمَّا اِجْمَالُ الْخَبَرِ فَاِنَّ عَائِشَةَ حَكَتْ هٰذِهِ الصَّلَاةَ اِلٰى هٰذَا الْمَوْضِعِ وَآخِرُ الْقِصَّةِ عِنْدَ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اِذِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَهُمْ بِالْقُعُوْدِ اَيْضًا فِيْ هٰذِهِ الصَّلَاةِ كَمَا اَمَرَهُمْ بِهٖ عِنْدَ سُقُوْطِهٖ عَنْ فَرَسِهٖ عَلٰى حَسْبِ مَا ذَكَرْنَاهُ قَبْلُ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی طبیعت میں بہتری محسوس ہوئی تو آپ تشریف لائے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بائیں طرف آ کر بیٹھ گئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ کر لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کھڑے ہو کر (نماز پڑھا رہے تھے)

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) جہاں تک اس روایت کے مجمل ہونے کا تعلق ہے۔ تو اس میں اجمال یہ ہے کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس نماز کا تذکرہ کیا ہے۔ جو اس مقام کے بارے میں ہے جبکہ دوسرا واقعہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے جس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو بیٹھنے کا حکم دیا تھا۔ وہ بھی اسی نماز کے بارے میں ہے جس طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اس وقت حکم دیا تھا۔ جب آپ گھوڑے سے گر گئے تھے۔ جیسا کہ ہم اس سے پہلے اس روایت کو ذکر کر چکے ہیں۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُفَسِّرِ لِلْاَلْفَاظِ الْمُجْمَلَةِ الَّتِي تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لَهَا فِيْ خَبَرِ عَائِشَةَ

اس روایت کا تذکرہ جو ہماری ذکر کردہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے منقول روایت کے مجمل الفاظ کی وضاحت کرتی ہے

2122 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ مَوْهَبٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ:

2121- إسناده صحيح على شرطهما، وأخرجه بأطول مما هنا: البخاري "713" في الأذان: باب الرجل يأتم بالإمام ويأتم بالمأموم. عن قتيبة بن سعيد، ومسلم "418" "95" في الصلاة: باب استخلاف الإمام إذا عرض له عذر، وابن ماجه "1232" في الإقامة: باب ما جاء في صلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم في مرضه، والبيهقي في السنن 3/81 عن أبي بكر بن أبي شيبة، والنسائي 2/99 100 في الإمامة: باب الائتمام بالإمام يصلي قاعدًا، عن محمد بن العلاء ، وابن خزيمة في صحيحه "1616" عن سلم بن جنادة، وأحمد 6/224. خمستهم عن أبي معاوية، بهذا الإسناد .وتقدم قبله مطولًا من طريق وكيع، عن الأعمش، به، فانظره.

www.islamicurdubooks.com

(متن حدیث): اشْتَكَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّيْنَا وَرَائَهُ وَهُوَ قَاعِدٌ وَاَبُوْ بَكْرٍ يُكَبِّرُ يُسْمِعُ النَّاسَ تَكْبِيرَهُ قَالَ: فَالْتَفَتَ اِلَيْنَا فَرَآنَا قِيَامًا، فَاَشَارَ اِلَيْنَا فَقَعَدْنَا فَصَلَّيْنَا بِصَلَاتِهِ قُعُوْدًا، فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ: كِدْتُمْ اَنْ تَفْعَلُوْا فِعْلَ فَارِسَ وَالرُّوْمِ يَقُوْمُوْنَ عَلٰى مُلُوْكِهِمْ وَهُمْ قُعُوْدٌ فَلَا تَفْعَلُوْا ائْتَمُّوْا بِاَمَامِكُمْ اِنْ صَلّٰى قَائِمًا فَصَلُّوْا قِيَامًا، وَاِنْ صَلّٰى قَاعِدًا فَصَلُّوْا قُعُوْدًا .(1: 5)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْحَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: فِيْ هٰذَا الْخَبَرِ الْمُفَسَّرِ بَيَانٌ وَاضِحٌ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَعَدَ عَنْ يَسَارِ اَبِيْ بَكْرٍ وَتَحَوَّلَ اَبُوْ بَكْرٍ مَاْمُوْمًا يَقْتَدِيْ بِصَلَاتِهِ، وَيُكَبِّرُ يُسْمِعُ النَّاسَ التَّكْبِيرَ لِيَقْتَدُوْا بِصَلَاتِهِ اَمَرَهُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَئِذٍ بِالْقُعُوْدِ حِيْنَ رَآهُمْ قِيَامًا وَلَمَّا فَرَغَ مِنْ صَلَاتِهِ اَمَرَهُمْ اَيْضًا بِالْقُعُوْدِ اِذَا صَلّٰى اِمَامُهُمْ قَاعِدًا وَقَدْ شَهِدَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ صَلَاتَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيْثُ سَقَطَ عَنْ فَرَسِهِ فَجُحِشَ شِقُّهُ الْاَيْمَنُ وَكَانَ سُقُوْطُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَنِ الْفَرَسِ فِيْ شَهْرِ ذِي الْحِجَّةِ آخِرَ سَنَةِ خَمْسٍ مِنَ الْهِجْرَةِ وَشَهِدَ هٰذِهِ الصَّلَاةَ فِيْ عِلَّتِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَدّٰى كُلَّ خَبَرٍ بِلَفْظِهِ، اَلَا تَرَاهُ يَذْكُرُ فِيْ هٰذِهِ الصَّلَاةِ رَفَعَ اَبِيْ بَكْرٍ صَوْتَهُ بِالتَّكْبِيرِ لِيَقْتَدِيَ النَّاسُ بِهِ وَتِلْكَ الصَّلَاةُ الَّتِيْ صَلَّاهَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَيْتِهِ عِنْدَ سُقُوْطِهِ عَنْ فَرَسِهِ لَمْ يَحْتَجْ اَبُوْ بَكْرٍ اِلٰى اَنْ يَرْفَعَ صَوْتَهُ بِالتَّكْبِيرِ لِيُسْمِعَ النَّاسَ تَكْبِيرَهُ عَلٰى صِغَرِ حُجْرَةِ عَائِشَةَ وَاِنَّمَا رَفَعَهُ بِالصَّوْتِ بِالتَّكْبِيرِ فِي الْمَسْجِدِ الْاَعْظَمِ الَّذِيْ صَلّٰى فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ عِلَّتِهِ، فَلَمَّا صَحَّ مَا وَصَفْنَا لَمْ يَجُزْ اَنْ يُجْعَلَ بَعْضُ هٰذِهِ الْاَخْبَارِ نَاسِخًا لِمَا تَقَدَّمَ عَلٰى حَسَبِ مَا وَصَفْنَاهُ.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہو گئے۔ ہم نے آپ کے پیچھے نماز ادا کی آپ بیٹھ کر نماز ادا کر رہے تھے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ کی تکبیر کی آواز لوگوں تک پہنچا رہے تھے۔ راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری طرف توجہ کی تو آپ نے ہمیں کھڑے ہوئے ملاحظہ کیا آپ نے اشارہ کیا' تو ہم بیٹھ گئے اور ہم نے بیٹھ کر وہ نماز ادا کی آپ نے سلام پھیرا اور ارشاد فرمایا: قریب تھا کہ تم وہ عمل کرتے جو اہل فارس اور اہل روم کرتے ہیں۔ وہ لوگ اپنے بادشاہوں کے سامنے کھڑے رہتے ہیں اور بادشاہ بیٹھے رہتے ہیں تم ایسا نہ کرو تم اپنے امام کی پیروی کرو اگر وہ کھڑا ہو کر نماز ادا کرے تو تم بھی کھڑے ہو کر نماز ادا کرو اگر وہ بیٹھ کر نماز ادا کرے تو تم بھی بیٹھ کر نماز ادا کرو۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ وضاحتی روایت اس بات کا واضح بیان ہے کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ

2122– إسناده صحيح، يزيد بن موهب ثقة، وباقي السند من رجال الشيخين غير أبي الزبير، فمن رجال مسلم، وأخرجه أبو داوٗد "606" في الصلاة: باب الإمام يصلي من قعود، عن يزيد بن موهب، بهٰذا الإسناد. مختصرًا. وأخرجه أحمد 3/334، ومسلم "413" في الصلاة: باب ائتمام المأموم بالإمام، وأبو داوٗد "606" أيضًا، والنسائي 3/9 في السهو: باب الرخصة في الالتفات يمينًا وشمالًا، وابن ماجه "1240" في الإقامة: باب ما جاء في إنما جعل الإمام ليؤتم به، وأبو عوانة 2/108، والبيهقي 3/79 من طرق عن الليث بن سعد، بهٰذا الإسناد.

www.islamicurdubooks.com

کے بائیں طرف بیٹھے تھے۔ تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ مقتدی بن گئے تھے۔ اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کی پیروی کر رہے تھے۔ وہ تکبیر کہتے ہوئے تکبیر کی آواز لوگوں تک پہنچا رہے تھے۔ تاکہ لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کی پیروی کریں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں قیام کی حالت میں دیکھا تو آپ نے ان کو بیٹھنے کا حکم دیا تھا۔ جب آپ نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو پھر آپ نے ان کو یہی حکم دیا کہ جب ان کا امام بیٹھ کر نماز ادا کر رہا ہو تو وہ بھی بیٹھ کر نماز ادا کریں۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس نماز میں شریک ہوئے تھے۔ جب آپ اپنے گھوڑے سے گر کر زخمی ہو گئے تھے اور آپ کا دایاں پہلو زخمی ہوا تھا۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا گھوڑے سے گرنے کا واقعہ ذی الحج کے مہینے میں پیش آیا تھا۔ جو سن پانچ ہجری کے آخر میں پیش آیا تھا۔ اور حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماری کے دوران ادا کی جانے والی نماز میں بھی شریک ہوئے تھے۔ تو انہوں نے دونوں میں سے ہر ایک روایت اپنے لفظوں میں بیان کر دی۔ کیا آپ نے یہ بات نوٹ نہیں کی کہ انہوں نے اس نماز کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بلند آواز میں تکبیر کہہ رہے تھے۔ تاکہ لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی میں نماز ادا کریں جہاں تک اس نماز کا تعلق ہے جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے گھوڑے سے گرنے کے بعد اپنے گھر میں ادا کی تھی۔ تو اس میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بلند آواز میں تکبیر کہنے کی ضرورت نہیں تھی۔ تاکہ لوگوں تک اپنی تکبیر کی آواز پہنچائیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا حجرہ چھوٹا تھا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بلند آواز میں تکبیر مسجد میں کہی تھی جو بڑی تھی۔ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیماری کے دوران نماز ادا کی تھی تو ہم نے جو چیز ذکر کی ہے۔ اس سے وہ بات مستند طور پر ثابت ہو گئی ہے اب یہ بات جائز نہیں ہو گی۔ کہ ان روایات میں سے کسی ایک کو پہلے سے موجود حکم کی ناسخ قرار دیا جائے جیسا کہ ہم نے یہ بات ذکر کی ہے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يَدُلُّ عَلَى صِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ قَبْلُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے پر دلالت کرتی ہے

2123 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَهْلٍ الْجَعْفَرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حُمَيْدٍ اَبُوْ عَوْفٍ الرُّؤَاسِيُّ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ:

(متن حدیث): صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الظُّهْرِ وَهُوَ جَالِسٌ وَاَبُوْ بَكْرٍ خَلْفَهُ، فَاِذَا كَبَّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبَّرَ اَبُوْ بَكْرٍ يُسْمِعُنَا، قَالَ: فَنَظَرَنَا قِيَامًا فَقَالَ: اجْلِسُوا اَوْمَا بِذٰلِكَ اِلَيْهِمْ قَالَ: فَجَلَسْنَا فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ قَالَ: كِدْتُمْ تَفْعَلُوْا فِعْلَ فَارِسَ وَالرُّوْمِ بِعُظَمَائِهِمِ ائْتَمُّوْا بِاَئِمَّتِكُمْ، فَاِنْ

2123– الحسن بن سهل الجعفري: روى عنه الحسن بن سفيان، وأبو زرعة وغيرهما، وذكره ابن أبي حاتم 3/17 فلم يذكر فيه جرحا ولا تعديلًا، وأورده المؤلف في الثقات 8/177، ونسبه الجعفي، ويغلب على الظن أنه تحريف من النساخ، وباقي رجال الصحيح .وأخرجه مسلم "413" "85" في الصلاة: باب ائتمام المأموم بالإمام، والطحاوي في شرح معاني الآثار 1/403، والبيهقي 3/79 من طريق يحيى بن يحيى، والطحاوي 1/403 أيضًا، وأبو عوانة 2/109، من طريق محمد بن سعيد، كلاهما عن حميد بن عبد الرحمٰن، بهذا الإسناد .وتقدم قبله "2122" من طريق الليث، عن أبي الزبير، به، و "2112" و "2124" من طريق الأعمش، عن أبي سفيان، عن جابر.

www.islamicurdubooks.com

صَلُّوا جُلُوسًا فَصَلُّوا جُلُوسًا، وَإِنْ صَلُّوا قِيَامًا فَصَلُّوا قِيَامًا .(1: 5)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ظہر کی نماز پڑھائی۔ آپ نے بیٹھ کر نماز پڑھائی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ کے پیچھے تھے۔ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر کہی تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بلند آواز میں تکبیر کہی تاکہ ہم تک آواز آئے۔ راوی کہتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں کھڑا ہوا دیکھا تو فرمایا تم لوگ بیٹھ جاؤ۔ آپ نے لوگوں کی طرف اس کا اشارہ کیا (کہ تم لوگ بیٹھ جاؤ) راوی کہتے ہیں: ہم بیٹھ گئے' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز مکمل کی تو آپ نے ارشاد فرمایا: تم ایسا طرزِ عمل اختیار کرنے لگے تھے جو اہل فارس اور اہل روم اپنے بادشاہوں کے ساتھ کرتے ہیں تم لوگ اپنے آئمہ کی پیروی کرو اگر وہ بیٹھ کر نماز ادا کریں' تو تم بھی بیٹھ کر نماز ادا کرو اگر وہ کھڑے ہو کر نماز ادا کریں تو تم بھی کھڑے ہو کر نماز ادا کرو۔

ذِكْرُ الصَّلَاةِ الْأُخْرَى الَّتِي تُوهِمُ أَكْثَرَ النَّاسِ أَنَّهَا مُعَارِضَةٌ الْأَخْبَارَ الْأُخَرَ الَّتِي ذَكَرْنَاهَا

اس دوسری نماز کا تذکرہ جس نے بہت سے لوگوں کو غلط فہمی کا شکار کیا کہ یہ ان دیگر روایات کے معارض ہے جن کا ہم ذکر کر چکے ہیں

2124 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذِ بْنِ مُعَاذٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا نُعَيْمُ بْنُ أَبِي هِنْدَ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، أَحْسَبُهُ عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّهَا قَالَتْ:

(متن حدیث): أُغْمِيَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا أَفَاقَ قَالَ: هَلْ نُودِيَ بِالصَّلَاةِ؟ فَقُلْنَا: لَا فَقَالَ: مُرِي بِلَالًا فَلْيُبَادِرْ بِالصَّلَاةِ وَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ أَبُو بَكْرٍ قَالَتْ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ رَجُلٌ أَسِيفٌ لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَقُومَ مَقَامَكَ قَالَتْ: فَنَظَرَ إِلَيَّ حِينَ فَرَغَ مِنْ كَلَامِهِ، ثُمَّ أُغْمِيَ عَلَيْهِ فَلَمَّا أَفَاقَ قَالَ: هَلْ نُودِيَ بِالصَّلَاةِ؟ قَالَتْ: فَقُلْتُ: لَا قَالَ: مُرِي بِلَالًا فَلْيُنَادِ بِالصَّلَاةِ وَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ أَبُو بَكْرٍ قَالَتْ: فَأَوْمَأَتْ إِلَى حَفْصَةَ فَقَالَتْ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ رَجُلٌ رَقِيقٌ لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَقْرَأَ إِلَّا يَبْكِي قَالَ: فَنَظَرَ إِلَيْهَا حِينَ فَرَغَتْ مِنْ كَلَامِهَا، ثُمَّ أُغْمِيَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا أَفَاقَ قَالَ: هَلْ نُودِيَ بِالصَّلَاةِ؟ قَالَتْ: فَقُلْتُ: لَا فَقَالَ: مُرِي بِلَالًا فَلْيُنَادِ بِالصَّلَاةِ وَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ أَبُو بَكْرٍ، فَإِنَّكُنَّ صَوَاحِبَاتُ يُوسُفَ، ثُمَّ أُغْمِيَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ: فَأَقَامَ بِلَالٌ الصَّلَاةَ وَصَلَّى بِالنَّاسِ أَبُو بَكْرٍ، ثُمَّ أَفَاقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ بِنُوبَةَ، وَبَرِيرَةَ فَاحْتَمَلَاهُ قَالَتْ عَائِشَةُ: فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى أَصَابِعِ قَدَمَيْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

2124- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله رجال الشيخين غير نعيم بن أبي هند، فإنه من رجال مسلم وحده. وأخرجه البيهقي 3/82 من طريق يعقوب بن سفيان، عن عبيد الله بن معاذن بهذا الإسناد. وانظر "2119"

www.islamicurdubooks.com

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَخُطُّ فِي الْاَرْضِ قَالَتْ: فَلَمَّا اَحَسَّ اَبُوْ بَكْرٍ بِمَجِيءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرَادَ اَنْ يَّسْتَاْخِرَ فَاَوْمَا اِلَيْهِ اَنْ يَّثْبُتَ قَالَتْ: وَجِيءَ بِنَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوُضِعَ بِحِذَاءِ اَبِي بَكْرٍ فِي الصَّفِّ. (1: 5)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْحَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: هٰذَا خَبَرٌ يُوهِمُ مَنْ لَّمْ يُحْكِمْ صِنَاعَةَ الْاَخْبَارِ وَلَا يَفْقَهُ فِي صَحِيحِ الْاٰثَارِ اَنَّهُ يُضَادُّ سَائِرَ الْاَخْبَارِ الَّتِي تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لَهَا وَلَيْسَ بَيْنَ اَخْبَارِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَضَادٌّ وَلَا تَهَاتُرٌ وَلَا يُكَذِّبُ بَعْضُهَا بَعْضًا وَلَا يُنْسَخُ بِشَيْءٍ مِنْهَا الْقُرْاٰنُ بَلْ يُفَسِّرُ عَنْ مُّجْمَلِ الْكِتَابِ وَمُبْهَمِهٖ وَيُبَيِّنُ عَنْ مُّخْتَصَرِهٖ وَمُشْكِلِهٖ وَقَدْ دَلَّلْنَا بِحَمْدِ اللّٰهِ وَمَنِّهٖ عَلٰى اَنَّ هٰذِهِ الْاَخْبَارَ الَّتِي رُوِيَتْ كَانَتْ فِي صَلَاتَيْنِ لَا فِي صَلَاةٍ وَاحِدَةٍ عَلٰى حَسَبِ مَا وَصَفْنَاهُ، فَاَمَّا الصَّلَاةُ الْاُوْلٰى فَكَانَ خُرُوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَيْهَا بَيْنَ رَجُلَيْنِ وَكَانَ فِيْهَا اِمَامًا وَصَلّٰى بِهِمْ قَاعِدًا وَاَمَرَهُمْ بِالْقُعُوْدِ فِي تِلْكَ الصَّلَاةِ، وَهٰذِهِ الصَّلَاةُ كَانَ خُرُوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَيْهَا بَيْنَ بَرِيْرَةَ وَنُوْبَةَ وَكَانَ فِيْهَا مَاْمُوْمًا وَصَلّٰى قَاعِدًا فِي الصَّفِّ خَلْفَ اَبِي بَكْرٍ

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر بے ہوشی طاری ہوگئی۔ جب آپ کو ہوش آیا' تو آپ نے دریافت کیا: کیا نماز کے لئے اذان دے دی گئی ہے۔ ہم نے عرض کی: جی نہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بلال سے کہو وہ نماز کے لئے جلدی کرے اور ابوبکر لوگوں کو نماز پڑھا دے۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ہم نے عرض کی: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ایک نرم دل آدمی ہیں وہ آپ کی جگہ پر کھڑے نہیں ہو سکیں گے۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میری طرف دیکھا جب آپ کلام کر کے فارغ ہوئے تو' پھر آپ پر بے ہوشی طاری ہوگئی جب آپ کو ہوش آیا' تو آپ نے دریافت کیا: کیا نماز کے لئے اذان ہوگئی ہے۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں۔ میں نے عرض کی: جی نہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بلال سے کہو نماز کے لئے اذان دے اور ابوبکر لوگوں کو نماز پڑھا دے۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں۔ میں نے حفصہ کی طرف اشارہ کیا' تو انہوں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ایک نرم دل آدمی ہیں۔ وہ قرأت نہیں کر سکیں گے اور روتے رہیں گے۔ راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی بات ختم ہونے پر ان کی طرف دیکھا پھر آپ پر بے ہوشی طاری ہوگئی جب آپ کو ہوش آیا' تو آپ نے دریافت کیا: کیا نماز کے لئے اذان دے دی گئی ہے۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں۔ میں نے عرض کی: جی نہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بلال سے کہو نماز کے لئے اذان دے اور ابوبکر لوگوں کو نماز پڑھا دے تم حضرت یوسف کے زمانے کی خواتین کی طرح ہو پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر بے ہوشی طاری ہوگئی۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اذان کے لئے اقامت کہی پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو نماز پڑھانا شروع کی جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہوش آیا' تو آپ نوبہ اور بریرہ کے ساتھ تشریف لے گئے۔ ان دونوں نے آپ کو ٹیک دی ہوئی تھی۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں پاؤں کی انگلیوں کا منظر آج بھی میری نگاہ میں ہے' وہ زمین پر نشان بنا رہی تھی۔

www.islamicurdubooks.com

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد محسوس ہوئی تو انہوں نے پیچھے ہٹنے کا ارادہ کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اشارہ کیا کہ وہ اپنی جگہ پر رہیں۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو لا کر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ صف میں بٹھادیا گیا۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ روایت اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کرتی ہے۔ جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا اور مستند روایات کا فہم نہیں رکھتا اور وہ اس بات کا قائل ہے کہ یہ دیگر تمام روایات کے برخلاف ہے۔ جو اس سے پہلے ہم ذکر کر چکے ہیں۔ حالانکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول روایات میں کوئی تضاد اور کوئی اختلاف نہیں ہوتا۔ اور نہ ان میں سے کوئی ایک کسی دوسری کی تکذیب کرتی ہے۔ اور نہ ہی ان میں سے کسی ایک روایت کے ذریعے قرآن کے حکم کو منسوخ قرار دیا جاسکتا ہے بلکہ اس کے ذریعے کتاب کے مجمل اور مبہم حکم کی وضاحت کی جاتی ہے۔ اور اس کے مشکل اور مختصر حکم کو بیان کیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کے تحت ہم اس بات کی طرف رہنمائی کر چکے ہیں کہ یہ تمام روایات جو نقل کی گئی ہیں۔ یہ دو نمازوں کے بارے میں ہے۔ ایک نماز کے بارے میں نہیں جیسا کہ ہم نے پہلے یہ بات نقل کی ہے۔ جہاں تک پہلی نماز کا تعلق ہے۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس نماز کی ادائیگی کے لیے دو صاحبان کے درمیان چلتے ہوئے تشریف لے گئے تھے۔ اور آپ امام کے طور پر اس نماز میں شامل ہوئے تھے۔ آپ نے بیٹھ کر لوگوں کو نماز پڑھائی تھی۔ اور آپ نے اس نماز میں بھی لوگوں کو بیٹھ کر نماز ادا کرنے کا حکم دیا ہے اور یہ وہ نماز ہے جس کے لیے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سیّدہ بریرہ رضی اللہ عنہا اور سیّدہ نوبہ رضی اللہ عنہا (نامی کنیزوں کے درمیان چلتے ہوئے) تشریف لے گئے تھے۔ آپ اس میں مقتدی کے طور پر شریک ہوئے تھے۔ اور آپ نے اس میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے صف میں بیٹھ کر نماز ادا کی تھی۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ هٰذِهِ الصَّلَاةَ كَانَتْ آخِرَ الصَّلَاتَيْنِ اللَّتَيْنِ وَصَفْنَاهُمَا قَبْلُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ یہ نماز ان دو نمازوں میں سے آخری نماز ہے جس کا ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں

2125 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ سُوَيْدٍ الرَّمْلِيُّ *، قَالَ: حَدَّثَنَا اَيُّوبُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنِي اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي اُوَيْسٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ، عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ:

(متن حدیث): آخِرُ صَلَاةٍ صَلَّاهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ الْقَوْمِ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ مُتَوَشِّحًا

2125– إسناده صحيح. إسحاق بن إبراهيم بن سويد الرملي، ثقة، روى له أبو داوٗد والنسائي، ومن فوقه من رجال الشيخين، وأبو بكر بن أبي أويس: هو عبد الحميد بن عبد الله الأصبحي . وأخرجه الترمذي "363" في الصلاة، والطحاوي في شرح معاني الآثار 1/406، والبيهقي في دلائل النبوة 7/192 من طرق عن حميد، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/159 و216 و243 و262، والنسائي 2/79 في الإمامة: باب صلاة الإمام خلف رجل من رعيته، والبيهقي في الدلائل 7/192 من طريق حميد، عن أنس. لم يذكر ثابت، وفي رواية البيهقي تصريح حميد بسماعه من أنس.

www.islamicurdubooks.com

بِهٖ يُرِيْدُ قَاعِدًا خَلْفَ اَبِيْ بَكْرٍ .(1: 5)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْحَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: هٰذَا الْخَبَرُ يَنْفِي الْاِرْتِيَابَ عَنِ الْقُلُوْبِ اَنَّ شَيْئًا مِنْ هٰذِهِ الْاَخْبَارِ يُضَادُّ مَا عَارَضَهَا فِي الظَّاهِرِ وَلَا يَتَوَهَّمَنَّ مُتَوَهِّمٌ اَنَّ الْجَمْعَ بَيْنَ الْاَخْبَارِ عَلٰى حَسْبِ مَا جَمَعْنَا بَيْنَهَا فِيْ هٰذَا النَّوْعِ مِنْ اَنْوَاعِ السُّنَنِ يُضَادُّ قَوْلَ الشَّافِعِيِّ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَرِضْوَانُهُ عَلَيْهِ وَذٰلِكَ اَنَّ كُلَّ اَصْلٍ تَكَلَّمْنَا عَلَيْهِ فِيْ كُتُبِنَا اَوْ فَرْعٍ اسْتَنْبَطْنَاهُ مِنَ السُّنَنِ فِيْ مُصَنَّفَاتِنَا هِيَ كُلُّهَا قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَهُوَ رَاجِعٌ عَمَّا فِيْ كُتُبِهٖ وَاِنْ كَانَ ذٰلِكَ الْمَشْهُوْرَ مِنْ قَوْلِهٖ وَذَاكَ اَنِّيْ سَمِعْتُ ابْنَ خُزَيْمَةَ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ الْمُزَنِيَّ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ الشَّافِعِيَّ يَقُوْلُ: اِذَا صَحَّ لَكُمُ الْحَدِيْثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخُذُوْا بِهٖ وَدَعُوْا قَوْلِيْ، وَلِلشَّافِعِيِّ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ فِيْ كَثْرَةِ عِنَايَتِهٖ بِالسُّنَنِ وَجَمْعِهٖ لَهَا وَتَفَقُّهِهٖ فِيْهَا وَذَبِّهٖ عَنْ حَرِيْمِهَا وَقَمْعِهٖ مَنْ خَالَفَهَا زَعَمَ اَنَّ الْخَبَرَ اِذَا صَحَّ فَهُوَ قَائِلٌ بِهٖ رَاجِعٌ عَمَّا تَقَدَّمَ مِنْ قَوْلِهٖ فِيْ كُتُبِهٖ وَهٰذَا مِمَّا ذَكَرْنَاهُ فِيْ كِتَابِ الْمُبَيِّنِ اَنَّ لِلشَّافِعِيِّ رَحْمَةُ اللّٰهُ ثَلَاثُ كَلِمَاتٍ مَا تَكَلَّمَ بِهَا اَحَدٌ فِي الْاِسْلَامِ قَبْلَهٗ وَلَا تَفَوَّهَ بِهَا اَحَدٌ بَعْدَهٗ اِلَّا وَالْمَاخَذُ فِيْهَا كَانَ عَنْهُ، اِحْدَاهَا مَا وَصَفْتُ وَالثَّانِيَةُ، اَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْذِرِ بْنِ سَعِيْدٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الصَّبَّاحِ الزَّعْفَرَانِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ الشَّافِعِيَّ يَقُوْلُ: مَا نَاظَرْتُ اَحَدًا قَطُّ فَاَحْبَبْتُ اَنْ يُخْطِءَ، وَالثَّالِثَةُ سَمِعْتُ مُوْسَى بْنَ مُحَمَّدٍ الدَّيْلَمِيَّ بِاَنْطَاكِيَّةَ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ الرَّبِيْعَ بْنَ سُلَيْمَانَ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ الشَّافِعِيَّ يَقُوْلُ: وَدِدْتُ اَنَّ النَّاسَ تَعَلَّمُوْا هٰذِهِ الْكُتُبَ وَلَمْ يَنْسِبُوْهَا اِلَيَّ

❁❁ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کے ساتھ جو آخری نماز ادا کی تھی وہ آپ نے ایک کپڑے میں ادا کی تھی جسے آپ نے توشیح کے طور پر اوڑھا ہوا تھا۔ آپ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے بیٹھ کر نماز ادا کی تھی۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ روایت دلوں سے شک کو ختم کر دیتی ہے کہ ان روایات میں بظاہر کوئی تضاد پایا جاتا ہے اور کوئی بھی شخص اس غلط فہمی کا شکار نہ ہو کہ ہم نے ان روایات کے درمیان جو تطبیق دی ہے وہ امام شافعی کے اس قول کے برخلاف ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ہر وہ بنیادی اصول جس کے بارے میں ہم نے اپنی کتابوں میں کلام کیا۔ اور ہر وہ فروعی مسئلہ جس کے بارے میں ہم نے احادیث سے استنباط کیا اور ان سب کو اپنی تصنیفات میں ذکر کیا۔ وہ سارے کے سارے امام شافعی کے اقوال ہی ہوں گے۔ اور وہ اس بارے میں اس چیز کی طرف لوٹیں گے۔ جو ان کی کتابوں میں مذکور ہیں۔ اگرچہ یہ بات ان کے مشہور قول کے طور پر ہی کیوں نہ ہو۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ میں نے امام ابن خزیمہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ میں نے امام مزنی کو یہ بات بیان کرتے ہوئے سنا کہ وہ کہتے ہیں کہ میں نے امام شافعی کو یہ بیان فرماتے ہوئے سنا:

''جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے کوئی مستند حدیث تمہارے سامنے ثابت ہو جائے تو تم اس کو اختیار کرلو اور میرے قول کو چھوڑ دو۔''

www.islamicurdubooks.com

امام شافعی رضی اللہ عنہ نے احادیث کے بارے میں بڑی کوشش کی انہیں جمع کیا اور ان کا فہم حاصل کیا اور جس شخص نے ان کے خلاف رائے پیش کی اس کی بھرپور مخالفت کی وہ یہ کہتے ہیں۔ اگر کوئی روایت مستند طور پر ثابت ہو جائے وہ بھی اس حدیث کے مطابق مسئلے کے قائل ہوں گے اور اس چیز سے رجوع کرنے والے شمار ہونگے۔ جو (حدیث میں مذکور مسئلے کے خلاف ہو) اور اس سے پہلے ان کی کتابوں میں تحریر ہو چکا ہو۔ ہم اس سے پہلے کتاب ''المبین'' میں یہ بات بیان کر چکے ہیں کہ امام شافعیؒ کے تین کلمات ایسے ہیں۔ جو ان سے پہلے اسلام میں کسی بھی شخص نے بیان نہیں کیے اور نہ ہی ان کے بعد کسی شخص نے کہے ہیں۔ اگر بعد میں بھی کسی نے بیان کیے ہوں۔ تو اس کا ماخذ امام شافعیؒ ہی ہوں گے۔

ان میں سے ایک قول وہ ہے جو میں بیان کر چکا ہوں۔

دوسرا قول وہ ہے جسے محمد بن مندر نے حسن بن محمد کے حوالے سے بیان کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ امام شافعیؒ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے میں نے جب بھی کسی کے ساتھ بحث کی تو میں نے کبھی یہ نہیں سوچا کہ وہ غلطی کر جائے۔

تیسرا قول وہ ہے جو موسیٰ بن محمد نے ربیع بن سلیمان کے حوالے سے نقل کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے امام شافعیؒ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے۔

''میری یہ خواہش ہے کہ لوگ ان کتابوں کا علم حاصل کریں لیکن ان کو میری طرف منسوب نہ کریں''۔

ذِكْرُ اسْتِحْقَاقِ الْإِمَامَةِ بِالْازْدِيَادِ مِنْ حِفْظِ الْقُرْآنِ عَلَى الْقَوْمِ وَإِنْ كَانَ فِيهِمْ مَنْ هُوَ أَحْسَبُ وَأَشْرَفُ مِنْهُ

اس شخص کے امامت کا مستحق ہونے کا تذکرہ، جس کو باقی لوگوں سے زیادہ قرآن یاد ہو اگرچہ ان میں ایسے لوگ بھی ہوں جو حسب کے اعتبار سے اس سے بہتر ہوں یا اس سے زیادہ معزز ہوں

2126 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمَّارٍ، حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسَى، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيْدِ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ عَطَاءٍ، مَوْلَى اَبِيْ اَحْمَدَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ:

2126- عطاء مولى أبي أحمد أو ابن أبي أحمد: لَمْ يُوَثِّقْهُ غير المؤلِّف، ولم يَرْوِ عنه غير سعيد المقبري، وقال الإمام الذهبي في "الميزان" و"المغني": لا يعرف. وباقي رجاله رجال الشيخين غير عبد الحميد بن جعفر، فهو من رجال مسلم وحده. أبو عمار: هو الحسين بن حريث، وقد تحرف في المطبوع من "صحيح ابن خزيمة" إلى "الحسين." وهو في "صحيح ابن خزيمة" برقم "1509".وأخرجه الترمذي "2876" في فضائل القرآن: باب ما جاء في فضل سورة البقرة وآية الكرسي، عن الحسن الحلواني، عن أبي أسامة، عن عبد الحميد بن جعفر، بهٰذا الإسناد. وقال: هٰذا حديث حسن. وأخرجه النسائي في السير كما في "التحفة" 10/280 من طريق المعافى بن عمران، عن عبد الحميد بن جعفر، به. وأخرجه ابن ماجة "217" في المقدمة: باب فضل من تعلم القرآن وعلمه، مختصرا من طريق أبي أسامة، عن عبد الحميد بن جعفر، به. وأخرجه الترمذي باثر الحديث "2876" عن قتيبة بن سعيد، عن الليث بن سعد، عن سعيد المقبري، عن عطاء مولى أبي أحمد، عن النبي صلى الله عليه وسلم مرسلا، لم يذكر فيه عن أبي هريرة.

www.islamicurdubooks.com

(متن حدیث): بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْثًا وَهُمْ نَفَرٌ فَدَعَاهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: مَاذَا مَعَكُمْ مِنَ الْقُرْآنِ؟ فَاسْتَقْرَاَهُمْ حَتّٰى مَرَّ عَلٰى رَجُلٍ مِنْهُمْ هُوَ مِنْ اَحْدَثِهِمْ سِنًّا فَقَالَ: مَاذَا مَعَكَ يَا فُلَانُ؟ قَالَ مَعِي كَذَا وَكَذَا وَسُوْرَةُ الْبَقَرَةِ قَالَ: مَعَكَ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: اذْهَبْ فَاَنْتَ اَمِيْرُهُمْ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ اَشْرَفِهِمْ وَالَّذِي كَذَا وَكَذَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا يَمْنَعُنِي اَنْ اَتَعَلَّمَ الْقُرْآنَ اِلَّا خَشْيَةَ اَنْ لَّا اَقُوْمَ بِهِ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَعَلَّمِ الْقُرْآنَ وَاقْرَاْهُ وَارْقُدْ، فَاِنَّ مَثَلَ الْقُرْآنِ لِمَنْ تَعَلَّمَهُ فَقَرَاَهُ وَقَامَ بِهِ كَمَثَلِ جِرَابٍ مَحْشُوٍّ مِسْكًا يَفُوْحُ رِيْحُهُ عَلٰى كُلِّ مَكَانٍ، وَمَنْ تَعَلَّمَهُ فَرَقَدَ وَهُوَ فِي جَوْفِهِ كَمَثَلِ جِرَابٍ وُكِيَ عَلٰى مِسْكٍ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہم روانہ کی وہ کچھ افراد تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بلایا اور دریافت کیا: تمہیں کتنا قرآن آتا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے تلاوت سنی یہاں تک کہ آپ ایسے شخص کے پاس سے گزرے جوان میں سب سے کم سن تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: اے فلاں تمہیں کتنا قرآن آتا ہے۔ اس نے جواب دیا: مجھے فلاں اور فلاں سورۃ اور سورۃ البقرہ بھی آتی ہے آپ نے دریافت کیا: کیا تمہیں سورۃ البقرہ آتی ہے؟ اس نے عرض کی: جی ہاں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم جاؤ تم ان لوگوں کے امیر ہو تو اس گروہ کے معزز افراد میں سے ایک آدمی نے عرض کی: اس ذات کی قسم جس میں یہ یہ خوبی ہے۔ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! میں نے قرآن کا علم صرف اس لئے حاصل نہیں کیا' مجھے یہ اندیشہ تھا' میں نوافل میں اس کی تلاوت نہیں کروں گا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم قرآن کا علم حاصل کرو اور اس کی تلاوت کرو اور سو بھی جایا کرو جو شخص قرآن کا علم حاصل کر کے اس کی تلاوت کرتا ہے اسے نوافل میں ادا کرتا ہے۔ اس کی مثال ایک ایسی تھیلی کی مانند ہے' جس میں مشک موجود ہو اور اس کا منہ کھلا ہوا ہو۔ اس کی خوشبو ہر جگہ پھیل رہی ہو اور جو شخص قرآن کا علم حاصل کر کے سویا رہتا ہے' لیکن وہ قرآن اس کے ذہن میں ہوتا ہے اس کی مثال ایسی تھیلی کی مانند ہے' جس میں مشک موجود ہو اور اس کا منہ بند ہو۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْقَوْمَ اِذَا اسْتَوَوْا فِي الْقِرَائَةِ يَجِبُ اَنْ يَّؤُمَّهُمْ مَنْ كَانَ اَعْلَمَ بِالسُّنَّةِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ جب لوگ قرأت کے حوالے سے برابر ہوں' تو یہ بات لازم ہے کہ ان کی امامت وہ شخص کرے جو سنت کا زیادہ علم رکھتا ہو

2127 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْهَاشِمِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْمُوْنِ بْنِ الرَّمَّاحِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ رَجَاءٍ، عَنْ اَوْسِ بْنِ ضَمْعَجٍ، عَنْ اَبِي مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(متن حدیث): يَؤُمُّ الْقَوْمَ اَقْرَؤُهُمْ لِكِتَابِ اللّٰهِ، فَاِنْ كَانُوْا فِي الْقِرَائَةِ سَوَاءً فَاَعْلَمُهُمْ بِالسُّنَّةِ، فَاِنْ كَانُوْا فِي السُّنَّةِ سَوَاءً فَاَقْدَمُهُمْ هِجْرَةً، فَاِنْ كَانُوْا فِي الْهِجْرَةِ سَوَاءً فَاَكْبَرُهُمْ سِنًّا، وَلَا يَؤُمَّ الرَّجُلُ فِي سُلْطَانِهِ وَلَا

www.islamicurdubooks.com

يُجْلَسَ عَلٰى تَكْرِمَتِهٖ فِيْ بَيْتِهٖ حَتّٰى يَأْذَنَ لَهٗ .(2: 3)

حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''لوگوں کی امامت وہ شخص کرے جوان میں سے اللہ کی کتاب کا سب سے زیادہ علم رکھتا ہوا گروہ لوگ قرأت کی حوالے سے برابر ہوں' تو وہ شخص کرے جوسنت کا زیادہ علم رکھتا ہوا گروہ سنت کے علم کے حوالے سے برابر ہوں' تو وہ شخص کرے جس نے پہلے ہجرت کی ہوا گروہ ہجرت کے حوالے سے برابر ہوں' تو وہ شخص کرے جس کی عمر زیادہ ہو۔ کسی شخص کی سربراہی کی جگہ پر امامت نہ کی جائے اور اس کے گھر میں اس کی مخصوص جگہ پر نہ بیٹھا جائے جب تک وہ شخص اس کی اجازت نہیں دیتا''۔

2128 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا شَبَّابُ بْنُ صَالِحٍ الْمُعَدِّلُ، بِوَاسِطٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ، عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ، قَالَ:

(متن حدیث): اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا وَصَاحِبٌ لِيْ فَقَالَ: اِذَا صَلَّيْتُمَا فَاَذِّنَا وَاَقِيْمَا وَلْيَؤُمَّكُمَا اَكْبَرُكُمَا

قَالَ: وَكَانَا مُتَقَارِبَيْنِ.(1: 14)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: قَوْلُهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَاَذِّنَا وَاَقِيْمَا اَرَادَ بِهٖ اَحَدَهُمَا لَا كِلَيْهِمَا

2127- إسناده صحيح. عبد الله بن عمر بن ميمون: ذكره ابن أبي حاتم 5/111، ولم يذكر فيه جرحا ولا تعديلا، وذكره المؤلف في "ثقاته" 8/357، وقال: مستقيم الحديث إذا حدث عن الثقات، وقال الإمام الذهبي في "السير" 11/12-13: كان صاحب سمة، وصدع بالحق، ووثّقه الذهلي، وباقي رجال السند ثقات رجال الصحيح. وأخرجه أحمد 5/272، ومسلم "673" في المساجد: باب من أحق بالإمامة، عن أبي كريب، والترمذي "235" في الصلاة: باب ما جاء من أحق بالإمامة، و "2772" في الأدب، عن هناد ومحمود بن غيلان، وابن خزيمة "1507" عن يعقوب الدورقي، والطبراني في "الكبير" /17 "609" من طريق عبد الله بن يوسف، كلهم عن أبي معاوية، بهذا الإسناد. وأخرجه عبد الرزاق "3808" و "3809"، والحميدي "457"، ومسلم "673"، وأبو داوُد "584" في الصلاة: باب من أحق بالإمامة، والترمذي "235" أيضا، والنسائي 2/76 في الإمامة: باب من أحق بالإمامة، وابن جارود "308"، والدارقطني 1/280، وأبو عوانة 2/35 و36، والطبراني في "الكبير" /17 "600" و "601" و "602" و "603" و "604" و "605" و "606" و "607" و "608" و "610" و "612"، والبيهقي في "السنن" 3/90 و119، والبغوي في "شرح السنة" "832"، من طرق عن الأعمش، به. وصححه ابن خزيمة "1507" أيضا، والحاكم 1/243، ووافقه الذهبي. وأخرجه الدارقطني 1/279-280، والطبراني /17 "614" و "615" و "617" و "619" و "621"، والبغوي "833" من طرق عن إسماعيل بن رجاء، به. وصححه الحاكم 1/243. وسيورده المؤلف برقم "2133" من طريق أبي خالد الأحمر، عن الأعمش، به، وبرقم "2144" من طريق شعبة، عن إسماعيل بن رجاء، به، ويرد تخريج كل طريق في موضعه.

2128- إسناده صحيح على شرط مسلم. وهب بن بقية: ثقة من رجال مسلم، ومن فوقه من رجال الشيخين. خالد الحذاء: هو خالد بن مهران، وأبو قلابة: هو عبد الله بن زيد الجرمي. وأورده المؤلف برقم "1658" في باب الأذان، من طريق أيوب، عن أبي قلابة، به، وتقدم تفصيل طرقه في تخريجه هناك، فانظره.

www.islamicurdubooks.com

حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا میرے ساتھ میرا ایک دوست بھی تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم دونوں نماز ادا کرو تو اذان دو اور اقامت کہو تم دونوں میں سے جو بڑی عمر کا ہو وہ امامت کرے۔

راوی کہتے ہیں: وہ دونوں ہم عمر تھے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ''کہ تم دونوں اذان دینا اور تم دونوں اقامت کرنا'' اس سے مراد یہ ہے کہ ان دونوں میں سے کوئی شخص ایسا کرے ایسا نہیں کہ وہ دونوں ایسا کریں۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَهُ وَكَانَا مُتَقَارِبَيْنِ اِنَّمَا هُوَ كَلَامُ اَبِيْ قِلَابَةَ اَدْرَجَهُ خَالِدُ الطَّحَّانُ فِي الْخَبَرِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ روایت کے یہ الفاظ ''دونوں برابر کی حیثیت رکھتے ہوں'' یہ الفاظ ابو قلابہ نامی راوی کے ہیں جنہیں خالد طحان نامی راوی نے روایت میں درج کیا ہے

2129 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ، عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ الْحَذَّاءُ، عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ، عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ وَلِصَاحِبٍ لَهُ: اِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَاَذِّنَا ثُمَّ اَقِيْمَا، ثُمَّ لِيَؤُمَّكُمَا اَكْبَرُكُمَا.

قَالَ خَالِدٌ: فَقُلْتُ لِاَبِيْ قِلَابَةَ: فَاَيْنَ الْقِرَائَةُ؟ قَالَ: اِنَّهُمَا كَانَا مُتَقَارِبَيْنِ. (1: 14)

حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے اور ان کے ساتھی فرمایا ''جب نماز کا وقت ہو تو تم دونوں اذان دو اور تم دونوں اقامت کہو پھر تم دونوں میں سے جو عمر میں بڑا ہو وہ امامت کرے۔

خالد نامی راوی کہتے ہیں: میں نے ابوقلابہ نامی راوی سے دریافت کیا: قرأت کا حکم کہاں گیا تو اس نے جواب دیا: وہ دونوں اس حوالے سے برابر کی حیثیت رکھتے تھے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَذِّنَا وَاَقِيْمَا اَرَادَ بِهِ اَحَدَهُمَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان: ''تم دونوں اذان دینا' تم دونوں اقامت کہنا'' اس سے مراد یہ ہے کہ ان دونوں میں سے کوئی ایک ایسا کرے

2129- إسناده صحيح على شرط البخاري. مسدد بن مسرهد: من رجال البخاري، ومن فوقه من رجال الشيخين. وانظر "1658".

www.islamicurdubooks.com

2130 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰی، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الدُّولَابِیُّ، مُنْذُ ثَمَانِیْنَ سَنَةً، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِیْلُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ، عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَیْرِثِ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِیْ وَلِصَاحِبٍ لِیْ: اِذَا خَرَجْتُمَا فَلْیُؤَذِّنْ اَحَدُكُمَا وَلْیُقِمْ وَلْیَؤُمَّكُمَا اَكْبَرُكُمَا. (1: 14)

❀❀ حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے اور میرے ساتھی سے فرمایا:

''جب تم روانہ ہو جاؤ تو تم دونوں میں سے کوئی ایک شخص اذان دے اور وہ اقامت کہے اور تم دونوں میں سے جو شخص عمر میں بڑا ہو وہ تمہاری امامت کرے''۔

2131 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِیْفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ، عَنْ اِسْمَاعِیْلَ بْنِ اِبْرَاهِیْمَ، عَنْ اَیُّوْبَ، عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ، عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَیْرِثِ، قَالَ:

(متن حدیث): اَتَیْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ شَبَبَةٌ مُتَقَارِبُوْنَ فَاَقَمْنَا عِنْدَهُ عِشْرِیْنَ لَیْلَةً فَظَنَّ اَنَّا قَدِ اشْتَقْنَا اِلٰی اَهْلِیْنَا سَاَلَنَا عَمَّنْ تَرَكْنَا فِیْ اَهْلِنَا فَاَخْبَرْنَاهُ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَحِیْمًا رَفِیْقًا فَقَالَ: اِرْجِعُوْا اِلٰی اَهْلِیْكُمْ فَعَلِّمُوْهُمْ وَمُرُوْهُمْ وَصَلُّوْا كَمَا رَاَیْتُمُوْنِیْ اُصَلِّیْ، فَاِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَلْیُؤَذِّنْ اَحَدُكُمْ وَلْیَؤُمَّكُمْ اَكْبَرُكُمْ.

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْحَاتِمٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: قَوْلُهُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: صَلُّوْا كَمَا رَاَیْتُمُوْنِیْ اُصَلِّیْ لَفْظَةُ اَمْرٍ تَشْتَمِلُ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ كَانَ یَسْتَعْمِلُهُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ صَلَاتِهِ، فَمَا كَانَ مِنْ تِلْكَ الْاَشْیَاءِ خَصَّهُ الْاِجْمَاعُ اَوِ الْخَبَرُ بِالنَّقْلِ فَهُوَ لَا حَرَجَ عَلٰی تَارِكِهِ فِیْ صَلَاتِهِ وَمَا لَمْ یَخُصَّهُ الْاِجْمَاعُ اَوِ الْخَبَرُ بِالنَّقْلِ فَهُوَ اَمْرٌ حَتْمٌ عَلَی الْمُخَاطَبِیْنَ كَافَّةً لَا یَجُوْزُ تَرْكُهُ بِحَالٍ

❀❀ حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت حاضر ہوئے ہم نوجوان ہم عمر لوگ تھے۔ ہم نے آپ کے پاس بیس دن قیام کیا جب آپ کو یہ اندازہ ہو گیا' ہمارے لئے ہمارے گھر والوں سے علیحدگی دشواری کا باعث ہو رہی ہے' تو آپ نے ہم سے اس بارے میں دریافت کیا: ہم اپنے گھر والوں کے لیے کیا چھوڑ کے آئے ہیں۔ ہم نے آپ کو اس بارے میں بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بڑے مہربان اور نرم دل تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اپنے گھر والوں کے پاس واپس چلے جاؤ۔ انہیں تعلیم دو انہیں حکم دو اور تم اسی طرح نماز ادا کرو جس طرح تم نے مجھے نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے' جب نماز کا وقت آ جائے' تو تم میں سے ایک شخص اذان دے اور جو شخص عمر میں بڑا ہو وہ تمہاری امامت کرے''۔

2130– إسناده صحيح على شرطهما. وانظر "1658"

2131– إسناده صحيح على شرط البخاري، وهو مكرر "1658"

www.islamicurdubooks.com

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان "تم لوگ اس طرح نماز ادا کرو جس طرح تم نے مجھے نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے" یہ لفظی طور پر امر کا صیغہ ہے جو ہر اس چیز پر مشتمل ہے جس پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی نماز کے دوران عمل کیا کرتے تھے اور ان میں سے دو چیزیں ایسی ہیں۔ جن کو اجماع نے خاص کر دیا ہے۔ یا روایت نقل ہونے کے حوالے سے وہ خاص ہو گئی ہیں تو نماز کے دوران اسے ترک کرنے والے شخص کو کوئی حرج نہیں ہوگا: اور جسے اجماع نے یا کسی منقول حدیث نے خاص نہیں کیا۔ تو وہ لازمی حکم ہوگا جو تمام مخاطب لوگوں کے لیے ضروری ہوگا اور اسے ترک کرنا کسی بھی حالت میں جائز نہیں ہوگا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ حُكْمَ الثَّلَاثَةِ وَاَكْثَرَ فِي الْإِمَامَةِ حُكْمُ الِاثْنَيْنِ سَوَاءً

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ امامت کے بارے میں تین یا اس سے زیادہ آدمیوں اور دو آدمیوں کا حکم برابر ہے

2132 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ الضَّرِيرُ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، وَهِشَامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَبِي نَضْرَةَ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِذَا كُنْتُمْ ثَلَاثَةً فِي سَفَرٍ فَلْيَؤُمَّكُمْ اَحَدُكُمْ وَاَحَقُّكُمْ بِالْإِمَامَةِ اَقْرَؤُكُمْ. (1: 14)

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"جب تم تین آدمی سفر کر رہے ہو، تو تم میں سے کوئی ایک شخص تمہاری امامت کرے اور تم میں سے امامت کا زیادہ حق دار وہ شخص ہوگا، جو زیادہ تلاوت جانتا ہو"۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَمَّنْ يَّسْتَحِقُّ الْإِمَامَةَ لِلنَّاسِ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ کہ لوگوں کی امامت کا مستحق کون ہے؟

2133 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا اَبُو خَالِدٍ الْاَحْمَرُ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ رَجَاءٍ، عَنْ اَوْسِ بْنِ ضَمْعَجٍ، عَنْ اَبِي مَسْعُودٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

2132– إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير أبي نضرة –واسمه المنذر بن مالك– فإنه من رجال مسلم. وأخرجه أحمد 3/24 عن يحيى بن سعيد، عن شعبة وهشام، بهذا الإسناد، وصححه ابن خزيمة "1508" وأخرجه الطيالسي "2152"، ومسلم "672" في المساجد: باب من أحق بالإمامة، والنسائي 3/119 في الإمامة: باب اجتماع القوم في موضع هم فيه سواء، والبيهقي في "السنن" 3/119 من طريق هشام، به. وأخرجه أحمد 3/34، وابن أبي شيبة 1/343، ومسلم "672"، والنسائي 2/103–104: باب الجماعة إذا كانوا ثلاثة، والدارمي 1/286، والبغوي "836"، والبيهقي 3/119 من طرق عن قتادة، به. وأخرجه أحمد 3/48، ومسلم "672" من طريق أبي نضرة، به.

www.islamicurdubooks.com

(متن حدیث): يَؤُمُّ الْقَوْمَ اَقْرَؤُهُمْ لِكِتَابِ اللّٰهِ، فَاِنْ كَانُوا فِي الْقِرَائَةِ سَوَاءً فَاَعْلَمُهُمْ بِالسُّنَّةِ، فَاِنْ كَانُوا فِي السُّنَّةِ سَوَاءً فَاَقْدَمُهُمْ هِجْرَةً، فَاِنْ كَانُوا فِي الْهِجْرَةِ سَوَاءً فَاَقْدَمُهُمْ سِنًّا وَلَا يَؤُمَّنَّ الرَّجُلُ الرَّجُلَ فِي سُلْطَانِهِ وَلَا يَقْعُدُ عَلٰى تَكْرِمَتِهِ اِلَّا بِاِذْنِهٖ. (3: 10)

حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"لوگوں کی امامت وہ شخص کرے جو اللہ کی کتاب کا زیادہ علم رکھتا ہو اگر وہ لوگ قرأت کے حوالے سے برابر کی حیثیت رکھتے ہوں تو وہ شخص کرے جو سنت کا زیادہ علم رکھتا ہو اگر وہ لوگ سنت کے حوالے سے برابر کی حیثیت رکھتے ہوں تو وہ شخص کرے جس نے پہلے ہجرت کی ہو اگر وہ ہجرت کے حوالے سے بھی برابر ہوں تو وہ شخص کرے جس کی عمر زیادہ ہو اور کوئی بھی شخص کسی دوسرے کی سربراہی کی جگہ پر اس کی امامت نہ کرے اور اس کے بیٹھنے کی مخصوص جگہ پر نہ بیٹھے۔ البتہ اس کی اجازت ہو تو حکم مختلف ہے۔

ذِكْرُ جَوَازِ اِمَامَةِ الْاَعْمٰى بِالْمَامُومِينَ اِذَا لَمْ يَكُونُوا عُمَاةً

نابینا شخص کیلئے لوگوں کی امامت کے جائز ہونے کا تذکرہ جبکہ وہ لوگ نابینا نہ ہوں

2134 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَبِيبٌ الْمُعَلِّمُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ:

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَخْلَفَ ابْنَ اُمِّ مَكْتُومٍ عَلَى الْمَدِينَةِ يُصَلِّي بِالنَّاسِ (5: 10)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کو مدینہ منورہ میں نائب مقرر کیا تھا وہ لوگوں کو نماز پڑھاتے رہے تھے۔

2133- إسناده حسن. أبو خالد الأحمر: هو سليمان بن حيان، روى له جماعة، إلا أن البخارى روى له متابعة، وهو صدوق يخطء، كما فى "التقريب"، وقد تابعه أبو معاوية عند المؤلف برقم "2127" وغيره. وهو فى "مصنف بن أبى شيبة" 1/343، ومن طريقه أخرجه مسلم "673" فى المساجد: باب من أحق بالإمامة، والبيهقى فى "السنن" 3/125. وقد تقدم برقم "2118" "2127" من طريق أبى معاوية، عن الأعمش، به، وسيرد برقم "2144" من طريق شعبة، عن إسناعيل بن رجاء، به، فانظره 2134. - إسناده صحيح على شرطهما. وأورده الهيثمى فى "المجمع" 2/65، وقال: رواه أبو يعلى والطبرانى فى "الأوسط" وقال: استخلف ابن أم مكتوم على المدينة مرتين يصلى بالناس. ورجال أبى يعلى رجال الصحيح. وفى الباب عن أنس رضى الله عنه عند أبى داؤد "595" فى الصلاة: باب إمامة الأعمى، و "2931" فى الخراج والإمارة: باب فى الضرير يولى، وابن الجارود "310"، والبيهقى 3/88، من طريق عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ عِمْرَانَ الْقَطَّانِ، عن قتادة، عن أنس. وهٰذا إسناد حسن من أجل عمران بن داؤد، فإنه صدوق يهم. وهو فى "المسند" 3/192 من طريق بهز، عن أبى العوام القطان، عن أبيه عمران، به. وأخرجه عبد الرزاق "3828" عن سفيان الثورى، عن أبى خالد وجابر، عن الشعبى أن النبى صلى الله عليه وسلم كان إذا سافر استخلف ابن أم مكتوم على المدينة. وفيه "3830" عن ابن جريج قال: أخبرنى من أصدق أن النبى صلى الله عليه وسلم خرج مخرجا، فأمر عبد الله بن أم مكتوم أن يؤم أصحابه، ومن تخلف عن النبى صلى الله عليه وسلم من الزمناء، ومن لا يستطيع خروجا.

www.islamicurdubooks.com

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْإِمَامِ أَنْ يَّؤُمَّ بِالنَّاسِ وَهُوَ أَعْمَى إِذَا كَانَ لَهُ مَنْ يَّتَعَاهَدُهُ

امام کیلئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ لوگوں کی امامت کرے جبکہ وہ نابینا ہو لیکن شرط یہ ہے کہ اس کو نماز کے اوقات کے بارے میں کوئی بتانے والا ہو

2135 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَبِيبٌ الْمُعَلِّمُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ:

(متن حدیث): أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَخْلَفَ ابْنَ أُمِّ مَكْتُومٍ عَلَى الْمَدِينَةِ يُصَلِّي بِالنَّاسِ (1:4)

۞۞ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کو مدینہ منورہ میں اپنا نائب مقرر کیا تھا وہ لوگوں کو نماز پڑھاتے رہے تھے۔

ذِكْرُ الْأَمْرِ لِمَنْ أَمَّ النَّاسَ بِالتَّخْفِيفِ لِوُجُودِ أَصْحَابِ الْعِلَلِ خَلْفَهُ

جو شخص لوگوں کی امامت کرتا ہے اسے مختصر نماز پڑھانے کا حکم ہونے کا تذکرہ کیونکہ اس کے پیچھے بیمار لوگ بھی موجود ہوتے ہیں

2136 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ بِالنَّاسِ فَلْيُخَفِّفْ، فَإِنَّ فِي النَّاسِ الضَّعِيفَ وَالسَّقِيمَ وَذَا الْحَاجَةِ (1: 95)

۞۞ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کوئی شخص لوگوں کو نماز پڑھائے' تو اسے مختصر نماز پڑھانی چاہئے' کیونکہ لوگوں میں کمزور' بیمار اور کام کاج والے لوگ بھی ہوتے ہیں۔''

2135- هو مكرر ما قبله.

2136- إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه مسلم، وأخرجه البيهقي في "السنن" 3/115-116 من طريق محمد بن الحسن بن قتيبة، بهٰذا الإسناد. وأخرجه مسلم "467" "185" في الصلاة: باب أمر الأئمة بتخفيف الصلاة في تمام، عن حرملة بن يحيى، بهٰذا الإسناد. وأخرجه عبد الرزاق "3713" عن معمر، عن الزهري، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هريرة، ومن طريق عبد الرزاق أخرجه أحمد 2/271، وأبو داوٗد "795" في الصلاة: باب في تخفيف الصلاة. وأخرجه أحمد 2/502 عن يزيد بن هارون، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ، عَنْ أبي سلمة، به. وأورده المؤلف برقم "1760" من طريق مالك، عن أبي الزناد، عن الأعرج، عن أبي هريرة، وتقدم تخريجه هناك.

www.islamicurdubooks.com

ذِكْرُ السَّبَبِ الَّذِي مِنْ اَجْلِهِ اَمَرَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا الْاَمْرِ

اس سبب کا تذکرہ جس کی وجہ سے نبی اکرم ﷺ نے یہ حکم دیا تھا

2137 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِيْ خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِيْ حَازِمٍ، عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ، قَالَ:

(متن حدیث): جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ لَاَتَاَخَّرُ عَنْ صَلَاةِ الْغَدَاةِ مِمَّا يُطِيلُ بِنَا فُلَانٌ، فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا رَاَيْتُهُ فِيْ مَوْعِظَةٍ اَشَدَّ غَضَبًا مِنْهُ يَوْمَئِذٍ فَقَالَ: اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ مِنْكُمْ مُنَفِّرِيْنَ فَاَيُّكُمْ مَا صَلّٰى بِالنَّاسِ فَلْيَتَجَوَّزْ، فَاِنَّ فِيْهِمُ الضَّعِيفَ وَالْكَبِيرَ وَذَا الْحَاجَةِ. (1: 95)

حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یارسول اللہ (ﷺ)! میں صبح کی نماز میں اس لئے شریک نہیں ہوتا' کیونکہ فلاں صاحب ہمیں طویل نماز پڑھاتے ہیں تو نبی اکرم ﷺ کھڑے ہو گئے (راوی کہتے ہیں) وعظ کرتے ہوئے میں نے نبی اکرم ﷺ کو اس دن سے زیادہ شدید غصے میں کبھی نہیں دیکھا۔ آپ نے ارشاد فرمایا:

''اے لوگو! تم میں سے کچھ لوگ (دوسروں کو) متنفر کرتے ہیں تم میں سے جو بھی شخص لوگوں کو نماز پڑھائے اسے مختصر نماز پڑھانی چاہئے کیونکہ لوگوں میں کمزور عمر رسیدہ اور بوسیدہ اور کام کاج والے لوگ بھی ہوتے ہیں۔''

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْاِمَامِ اَنْ تَكُوْنَ صَلَاتُهُ بِالْقَوْمِ خَفِيفَةً فِيْ تَمَامٍ

اس بات کا تذکرہ کہ امام کیلئے یہ بات مستحب ہے کہ لوگوں کو پڑھانے والی اس کی نماز مختصر لیکن مکمل ہو

2138 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ،

2137- إسناده صحيح على شرطهما . وأخرجه ابن أبي شيبة 2/54-55، من طريقه مسلم "466" في الصلاة: باب أمر الأئمة بتخفيف الصلاة، عن وكيع، بهذا الإسناد. وأخرجه الشافعي في "مسنده" 1/131، 132، والحميدي "453"، والطيالسي "607"، وعبد الرزاق "3726"، وأحمد 4/118، 119 و5/273، والبخاري "90" في العلم: باب الغضب في الموعظة والتعليم إذا رأى ما يكره، و "702" في الأذان: باب تخفيف الإمام في القيام وإتمام الركوع والسجود، و "704": باب من شكا إمامه إذا طول، و "6110" في الأدب: باب ما يجوز من الغضب والشدة لأمر الله تعالى، و "7159" في الأحكام: باب هل يقضي القاضي أو يفتي وهو غضبان، ومسلم "466"، والنسائي في العلم كما في "التحفة" 7/338، وابن ماجه "984" في الإقامة: باب من أم قوما فليخفف، والدارمي 1/288، وابن الجارود "326"، والطبراني في "الكبير" 17/ "555" و "556" و "557" و "558" و "559" و "560" و "561" و "562" و "563"، والبيهقي في "السنن" 3/115، والبغوي في "شرح السنة" "844"

2138- إسناده على شرطهما. سعيد: هو ابن أبي عروبة، وهو من أثبت الناس في قتادة . وأخرجه مسلم "470" "192" في الصلاة: باب أمر الأئمة بتخفيف

www.islamicurdubooks.com

قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ، عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ، اَنَّهٗ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، يَقُوْلُ:
(متن حدیث): مَا صَلَّيْتُ خَلْفَ اِمَامٍ قَطُّ اَخَفَّ صَلَاةً وَّلَا اَتَمَّ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (5: 4)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے کبھی کسی ایسے امام کے پیچھے نماز ادا نہیں کی جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ مختصر اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ مکمل نماز ادا کرتا ہو۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَنْ يُّخَفِّفَ صَلَاتَهٗ اِذَا عَلِمَ اَنَّ خَلْفَهٗ مَنْ لَّهٗ شُغْلٌ يَّحْتَاجُ اَنْ يَّرْجِعَ اِلَيْهِ

آدمی کیلئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ مختصر نماز ادا کرے جب اسے علم ہو کہ اس کے پیچھے ایسے لوگ موجود ہوں گے جن کی مصروفیت ہوتی ہے انہوں نے واپس جانا ہوتا ہے

2139 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ الضَّرِيْرُ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:
(متن حدیث): اِنِّيْ لَاَدْخُلُ فِي الصَّلَاةِ اُرِيْدُ اَنْ اُطِيْلَهَا فَاَسْمَعُ بُكَاءَ الصَّبِيِّ، فَاُخَفِّفُ مِمَّا اَعْلَمُ مِنْ شِدَّةِ وَجْدِ اُمِّهٖ بِهٖ. (1:4)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''جب میں نماز شروع کرتا ہوں تو بعض اوقات میرا ارادہ ہوتا ہے' میں طویل نماز ادا کروں گا لیکن پھر میں کسی بچے کی رونے کی آواز سن لیتا ہوں' تو نماز کو مختصر کر دیتا ہوں کیونکہ مجھے پتہ ہے' اس کی وجہ سے اس کی والدہ کو کتنی پریشانی ہوتی ہے''۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْاِمَامِ اَنْ يُّطَوِّلَ الْاُوْلَيَيْنِ مِنْ صَلَاتِهٖ وَيُقَصِّرَ فِي الْاُخْرَيَيْنِ مِنْهَا

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کیلئے یہ بات مستحب ہے کہ وہ اپنی نماز کی پہلی دو رکعات

2139- إسناده على شرطهما. سعيد: هو ابن أبي عروبة، وهو من أثبت الناس في قتادة. وأخرجه مسلم "470" "192" في الصلاة: باب أمر الأئمة بتخفيف الصلاة في تمام، والبيهقي في "السنن" 2/393 عن محمد بن المنهال الضرير، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري "709" في الأذان: باب من أخف الصلاة عند بكاء الصبي، والبيهقي 2/393 من طريق يزيد بن زريع، به. وأخرجه أحمد 3/109، والبخاري "710"، وابن ماجة "989" في الإقامة: باب الإمام يخفف الصلاة إذا حدث أمر، والبغوي "845"، والبيهقي 2/393 من طرق عن سعيد، به. وصححه ابن خزيمة "1610". وأخرجه البيهقي 3/118 من طريق أبان عن قتادة. وأخرجه ابن أبي شيبة 2/57، والترمذي "376" في الصلاة: باب ما جاء اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إني لأسمع بكاء الصبي في الصلاة فأخفف"، والبغوي "846" من طريقين عن حميد، عن أنس.

www.islamicurdubooks.com

طویل ادا کرے اور آخری دو رکعات مختصر ادا کرے

2140 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيْفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ اَبِىْ عَوْنٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ عُمَرُ لِسَعْدٍ: قَدْ شَكَاكَ اَهْلُ الْكُوفَةِ فِىْ كُلِّ شَىْءٍ حَتّٰى فِى الصَّلَاةِ، فَقَالَ: اُطِيْلُ الْاُوْلَيَيْنِ وَاَحْذِمُ فِى الْاُخْرَيَيْنِ وَمَا آلُوْ مِنْ صَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: ذَاكَ الظَّنُّ بِكَ.

اَبُوْ عَوْنٍ اسْمُهُ مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ. (5: 8)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے کہا: اہل کوفہ نے ہر معاملے میں آپ کی شکایت کی ہے یہاں تک کہ نماز کے بارے میں بھی کی ہے تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: میں پہلی دو رکعات طویل ادا کرتا ہوں اور آخری دو رکعات مختصر ادا کرتا ہوں اور میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نماز کے طریقے کے حوالے سے کوئی کوتاہی نہیں کرتا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ کے بارے میں یہی گمان تھا۔

ابوعون نامی راوی کا نام محمد بن عبیداللہ ہے۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَنْ يُصَلِّىَ بِغَيْرِهِ وَيُطَوِّلَ صَلَاتَهُ

آدمی کیلئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ جب وہ دوسرے کو نماز پڑھا رہا ہو تو نماز کو طول دے

2141 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِىْ وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ:

(متن حدیث): صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَطَالَ حَتّٰى هَمَمْتُ بِاَمْرِ سُوْءٍ قَالَ: قِيْلَ: وَمَا هَمَمْتَ بِهِ؟ قَالَ: هَمَمْتُ اَنْ اَجْلِسَ وَاَدَعَهُ. (1: 4)

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز ادا کی۔ آپ نے طویل نماز ادا کی یہاں تک کہ میں نے ایک برا خیال دل میں سوچ لیا۔ راوی کہتے ہیں: ان سے دریافت کیا گیا: آپ نے کیا ارادہ کیا تھا؟ انہوں نے کہا: میں نے یہ ارادہ کیا تھا میں بیٹھ جاتا ہوں اور آپ کو نماز ادا کرنے دیتا ہوں۔

2140- إسناده صحيح على شرطهما، وهو مكرر "1937" وانظر "1859".

2141- إسناده صحيح على شرطهما. أبو خيثمة: هو زهير بن حرب، وجرير: هو ابن عبد الحميد. وأخرجه مسلم "773" في صلاة المسافرين: باب استحباب تطويل القراءة في صلاة الليل، والترمذي في الشمائل "272"، وابن خزيمة "1135"، من طرق عن جرير، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 1/385 و396 و415 و440، والبخاري "1135" في التهجد: باب طول القيام في الصلوات، من طرق عن الأعمش، به. وصححه ابن خزيمة "1154" أيضا.

www.islamicurdubooks.com

ذِكْرُ جَوَازِ صَلَاةِ الْإِمَامِ عَلَى مَكَانٍ اَرْفَعَ مِنَ الْمَامُومِينَ إِذَا أَرَادَ تَعْلِيمَ الْقَوْمِ الصَّلَاةَ

امام کی ایسی نماز کے جائز ہونے کا تذکرہ، جس میں امام مقتدیوں سے بلند مقام پر نماز ادا کرے اور اس کا ارادہ یہ ہو کہ لوگوں کو نماز کا طریقہ تعلیم دے

2142 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ، مَوْلَى ثَقِيفٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، قَالَ: حَدَّثَنِي اَبُو حَازِمٍ،

(متن حدیث): اَنَّ رِجَالًا اَتَوْا سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ وَقَدِ امْتَرَوْا فِي الْمِنْبَرِ مِمَّ عُودُهُ؟ فَسَاَلُوهُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ: وَاللّٰهِ لَاَعْرِفُ مِمَّ هُوَ، وَلَقَدْ رَاَيْتُ اَوَّلَ يَوْمٍ جَلَسَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْسَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى فُلَانَةَ - امْرَاَةٌ سَمَّاهَا سَهْلٌ - اَنْ مُرِي غُلَامَكِ النَّجَّارَ اَنْ يَعْمَلَ لِي اَعْوَادًا اَجْلِسُ عَلَيْهَا اِذَا كَلَّمْتُ النَّاسَ، فَاَمَرَتْهُ فَعَمِلَهَا مِنْ طَرْفَاءِ الْغَابَةِ، ثُمَّ جَاءَ بِهَا فَاَرْسَلَتْ اِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَمَرَ بِهَا فَوُضِعَتْ هَاهُنَا، ثُمَّ رَاَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى عَلَيْهَا وَكَبَّرَ وَهُوَ عَلَيْهَا وَرَكَعَ وَهُوَ عَلَيْهَا وَرَفَعَ وَهُوَ عَلَيْهَا وَتَوَلَّى الْقَهْقَرٰى فَسَجَدَ وَرَقِيَ عَلَى الْمِنْبَرِ، ثُمَّ عَادَ فَلَمَّا فَرَغَ اَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ: يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّمَا صَنَعْتُ هٰذَا لِتَاْتَمُّوا وَلِتَعَلَّمُوا صَلَاتِي. (5: 8)

❀❀ ابوحازم بیان کرتے ہیں: کچھ لوگ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ان کے درمیان منبر کے بارے میں بحث ہوگئی تھی کہ وہ کون سی لکڑی سے بنایا گیا تھا۔ ان لوگوں نے اس بارے میں حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: تو انہوں نے فرمایا: اللہ کی قسم! میں یہ بات جانتا ہوں' یہ کون سی لکڑی سے بنایا گیا تھا اور میں اس دن دیکھ رہا تھا جب آپ پہلی مرتبہ منبر پر تشریف فرما ہوئے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فلاں خاتون کی طرف پیغام بھجوایا تھا۔ حضرت سہل نے اس خاتون کا نام بھی بیان کیا تھا۔ (بعد کا کوئی راوی اس کا نام بھول گیا) پیغام یہ تھا' تم اپنے بڑے لڑکے سے کہو وہ ہمارے لئے لکڑیوں سے کوئی

2142- إسناده صحيح على شرطهما. أبو حازم: هو سلمة بن دينار. وأخرجه البخاري "917" في الجمعة: باب الخطبة على المنبر، ومسلم "544" "45" في الصلاة: باب جواز الخطوة والخطوتين في الصلاة، وأبو داوٗد "1080" في الصلاة: باب اتخاذ المنبر، والنسائي 2/57 في المساجد: باب الصلاة على المنبر، والبيهقي 3/108 في "سننه"، و2/554 في "دلائل النبوة"، والطبراني "5992" من طريق قتيبة بن سعيد، بهذا الإسناد. وأخرجه الشافعي في "المسند" 1/138، والحميدي "926"، وأحمد 5/339، والبخاري "377" في الصلاة: باب الصلاة في السطوح والمنبر والخشب، و "448": باب الاستعانة بالنجار والصناع في أعواد المنبر والمسجد، و "2094" في البيوع: باب النجار، و "2569" في الهبة: باب من استوهب من أصحابه شيئا، ومسلم "544" "44" و "45"، وابن ماجة "1416" في الإقامة: باب ما جاء في بدء شأن المنبر، وابن جارود "311" و "312"، والطبراني "5752" و "5790" و "5881" و "5977"، والبيهقي في "السنن" 3/108، وفي "دلائل النبوة" 2/554-555، والبغوي في "شرح السنة" "497" من طرق عن أبي حازم، به. وصححه ابن خزيمة "1779".

www.islamicurdubooks.com

چیز بنادے جس پر میں بیٹھ جایا کروں۔اس وقت جب میں نے لوگوں سے کلام کرنا ہوتا ہے' تو اس خاتون نے اس لڑکے کو یہ ہدایت کی' اس نے جنگل کی لکڑیوں سے اسے بنادیا' پھر وہ اس کو لے کر آیا۔اس خاتون نے یہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں بھجوایا۔نبی اکرم ﷺ کے حکم کے تحت اسے وہاں رکھا گیا پھر میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا' آپ نے اس پر نماز ادا کی۔آپ نے تکبیر کہی۔آپ اس وقت اس پر موجود تھے جب آپ رکوع میں گئے' تو آپ اس پر موجود تھے جب آپ نے رکوع سے سر اٹھایا' تو آپ اس پر موجود تھے' پھر آپ الٹے قدموں پیچھے ہٹے اور آپ نے (زمین پر) سجدہ کیا' پھر آپ منبر پر چڑھ گئے پھر آپ نے اسی طرح کیا' اور نماز پڑھ کر فارغ ہوئے' تو آپ لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے پھر آپ نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! میں نے ایسا اس لئے کیا ہے' تاکہ تم میری پیروی کرو اور تم میری نماز (کے طریقے) کے بارے میں جان لو۔

ذِكْرُ خَبَرٍ قَدْ يُوهِمُ غَيْرَ الْمُتَبَحِّرِ فِي صِنَاعَةِ الْعِلْمِ اَنَّ صَلَاةَ الْإِمَامِ عَلٰى مَوْضِعٍ اَرْفَعَ مِنَ الْمَأْمُومِينَ غَيْرُ جَائِزَةٍ

اس روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا (اور وہ اس بات کا قائل ہے) کہ امام کا مقتدیوں سے بلند مقام پر کھڑا ہونا جائز نہیں ہے

2143 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنِ الشَّافِعِيِّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ هَمَّامٍ، قَالَ:

(متن حدیث): صَلّٰى بِنَا حُذَيْفَةُ عَلٰى دُكَّانٍ مُرْتَفِعٍ فَسَجَدَ عَلَيْهِ فَجَبَذَهُ اَبُو مَسْعُودٍ فَتَابَعَهُ حُذَيْفَةُ، فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ، قَالَ اَبُو مَسْعُودٍ: اَلَيْسَ قَدْ نُهِيَ عَنْ هٰذَا؟ فَقَالَ لَهُ حُذَيْفَةُ: اَلَمْ تَرَنِي قَدْ تَابَعْتُكَ؟ .(5: 8)

2143– إسناده صحيح على شرط مسلم. إبراهيم: هو ابن يزيد النخعي، وهمام: هو ابن الحارث النخعي . وهو في "الصحيح ابن خزيمة" "1523"، وفي "مسند" الشافعي 1/137–138، ومن طريق الربيع بن سليمان عن الشافعي أخرجه البيهقي 3/108، والبغوي "831".وأخرجه أبو داوُد "597" في الصلاة: باب الإمام يقوم مكانا أرفع من مكان القوم، وابن الجارود "313" من طريقين عن الأعمش، به . وصححه الحاكم 1/210 على شرط الشيخين، ووافقه الذهبي .وفي "مصنف ابن أبي شيبة" 2/262 عن أبي معاوية، عن الأعمش، عن إبراهيم، عن همام قال: صلى حذيفة على دكان وهم أسفل منه، قال: فجذبه سلمان حتى أنزله، فلما انصرف قال له: أما علمت أن أصحابك كانوا يكرهون أن يصلي الإمام على الشيء، وهم أسفل منه، فقال حذيفة: بلى قد ذكرت حين مددتني. وأخرجه البيهقي 3/108 من طريق يعلى بن عبيد، عن الأعمش، به . إلا أنه قال: فجبذ أبو مسعود . وأخرجه بنحوه عبد الرزاق "3905" من طريق معمر، عن الأعمش، عن مجاهد أو غيره –شك أبو بكر– أن ابن مسعود أو قال: أبا مسعود –أنا أشك– وسليمان وحذيفة صلى بهم أحدهم، فذهب يصلي على دكان، فجبذه صاحباه، وقالا: انزل عنه .وفي ابن أبي شيبة 2/263 من طريق وكيع، عن ابن عون، عن إبراهيم قال: صلى حذيفة على دكان بالمدائن أرفع من أصحابه، فمده أبو مسعود، قال له: أما علمت أن هذا يكره، قال: ألم تر أنك لما ذكرتني ذكرت .وفي "المصنف" "3904" عن الثوري، عن حماد، عن مجاهد قال: رأى سليمان حذيفة يؤمهم على دكان من جص، فقال: تأخر، فإنما أنت رجل من القوم، فلا ترفع نفسك عليهم، فقال: صدقت . وانظر "سنن البيهقي" 3/109.

www.islamicurdubooks.com

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْحَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اِذَا كَانَ الْمَرْءُ اِمَامًا وَاَرَادَ اَنْ يُصَلِّيَ بِقَوْمٍ حَدِيْثٍ عَهْدُهُمْ بِالْاِسْلَامِ، ثُمَّ قَامَ عَلٰى مَوْضِعٍ مُرْتَفِعٍ مِنَ الْمَامُوْمِيْنَ لِيُعَلِّمَهُمْ اَحْكَامَ الصَّلَاةِ عِيَانًا كَانَ ذٰلِكَ جَائِزًا عَلٰى مَا فِيْ خَبَرِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، وَاِذَا كَانَتْ هٰذِهِ الْعِلَّةُ مَعْدُوْمَةً لَمْ يُصَلِّ عَلٰى مَقَامٍ اَرْفَعَ مِنْ مَقَامِ الْمَامُوْمِيْنَ عَلٰى مَا فِيْ خَبَرِ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ حَتّٰى لَا يَكُوْنَ بَيْنَ الْخَبَرَيْنِ تَضَادٌّ وَلَا تَهَاتُرٌ

ہمام بیان کرتے ہیں: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے ہمیں نماز ایک بلند چبوترے پر پڑھائی۔ انہوں نے اس پر سجدہ کیا حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ نے انہیں کھینچ لیا۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے ان کی بات مان لی اور نماز مکمل کی جب انہوں نے نماز مکمل کی تو حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا اس سے منع نہیں کیا گیا؟ تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: آپ نے مجھے دیکھا نہیں' میں نے آپ کی بات مان لی ہے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) جب آدمی امام ہو اور وہ لوگوں کو نماز پڑھانے کا ارادہ کرے وہ لوگ جنہوں نے نیا نیا اسلام قبول کیا ہو۔ پھر وہ شخص کسی ایسی جگہ پر کھڑا ہو جائے جو مقتدیوں سے بلند ہو۔ اور اس کا مقصد یہ ہو کہ لوگوں کو واضح طور پر نماز کے احکام کی تعلیم دے۔ تو یہ بات جائز ہوگی۔ جیسا کہ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے منقول روایت میں یہ بات مذکور ہے۔ لیکن جب یہ علت معدوم ہو' تو پھر امام مقتدیوں کی جگہ سے بلند جگہ پر کھڑا ہو کر نماز ادا نہیں کرے گا۔ جیسا کہ حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایت میں یہ بات مذکور ہے۔ اس طرح ان دونوں روایات کے درمیان کوئی تضاد اور اختلاف باقی نہیں ہوگا۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اَنْ يَّؤُمَّ الزَّائِرُ الْمَزُوْرَ فِيْ بَيْتِهٖ اِلَّا بِاِذْنِهٖ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ مہمان' میزبان کے گھر میں اس کی امامت کرے البتہ اس کی اجازت سے ایسا کر سکتا ہے

2144 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ، وَابْنُ كَثِيْرٍ وَالْحَوْضِيُّ، قَالُوْا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ رَجَاءٍ، عَنْ اَوْسِ بْنِ ضَمْعَجٍ، عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ الْبَدْرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): يَؤُمُّ الْقَوْمَ اَقْرَؤُهُمْ لِكِتَابِ اللّٰهِ، فَاِنْ كَانَتْ قِرَائَتُهُمْ سَوَاءً فَلْيَؤُمَّهُمْ اَقْدَمُهُمْ هِجْرَةً، فَاِنْ

2144- إسناده صحيح على شرط مسلم، أبو الوليد: هو هشام بن عبد الملك الطيالسي، وابن كثير: هو حفص بن عمر. وأخرجه الطبراني في "الكبير" /17 "613" عن أبي خليفة الفضل بن الحباب، بهذا الإسناد. وأخرجه أبو داؤد "582" في الصلاة: باب من أحق بالإمامة، عن أبي الوليد الطيالسي، بهذا الإسناد. وأخرجه الطيالسي "618"، وأحمد 4/118 و121-122، ومسلم "673" "291" في المساجد: باب من أحق بالإمامة، وأبو داؤد "583"، والنسائي 2/77 في الإمامة: باب اجتماع القوم وفيهم الوالي، وابن ماجة "980" في الإقامة: باب من أحق بالإمامة، والطبراني /17 "613"، وأبو عوانة 2/36، والبيهقي 3/125، من طرق عن شعبة، به. وصححه ابن خزيمة "1516" وتقدم برقم "2127" من طريق أبي معاوية، وبرقم "2133" من طريق أبي خالد الأحمر، كلاهما عن الأعمش، به. فانظرهما.

www.islamicurdubooks.com

كَانُوا فِي الْهِجْرَةِ سَوَاءً فَلْيَؤُمَّهُمْ اَكْبَرُهُمْ سِنًّا وَلَا يَؤُمُّ الرَّجُلُ الرَّجُلَ فِي بَيْتِهٖ وَلَا فِي فُسْطَاطِهٖ وَلَا يَقْعُدُ عَلٰى تَكْرِمَتِهٖ اِلَّا بِاِذْنِهٖ.

قَالَ شُعْبَةُ: فَقُلْتُ لِاِسْمَاعِيلَ بْنِ رَجَاءٍ: مَا تَكْرِمَتُهُ؟ قَالَ: فِرَاشُهُ، وَلَمْ يَذْكُرْهُ الْحَوْضِيُّ: فَقُلْتُ لِاِسْمَاعِيلَ. (2: 3)

حضرت ابومسعود بدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''لوگوں کی امامت وہ شخص کرے جو اللہ کی کتاب کا سب سے زیادہ علم رکھتا ہو اگر وہ لوگ قرأت کے حوالے سے برابر ہوں تو ان کی امامت وہ شخص کرے جس نے پہلے ہجرت کی ہو اگر وہ ہجرت کے حوالے سے بھی برابر ہو تو اس کی امامت وہ شخص کرے جو عمر میں زیادہ ہو اور کوئی بھی شخص کسی دوسرے کے گھر میں یا خیمے میں اس کی امامت نہ کرے اور اس کے بیٹھنے کی مخصوص جگہ پر نہ بیٹھے البتہ اس کی اجازت کا حکم مختلف ہیں''۔

شعبہ کہتے ہیں اسماعیل سے دریافت کیا: لفظ تقرمہ سے مراد کیا ہے۔ انہوں نے جواب دیا: اس کا بچھونا حوضی نامی راوی نے یہ بات نقل نہیں کی ہے، میں نے اسماعیل سے دریافت کیا ہے۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِالسَّكِيْنَةِ لِمَنْ اَتَى الْمَسْجِدَ لِلصَّلَاةِ وَقَضَاءِ مَا فَاتَهُ مِنْهَا

جو شخص نماز کیلئے مسجد میں جاتا ہے اس کیلئے سکون کے ساتھ چل کر آنے کا تذکرہ اور جو نماز پہلے گزر جائے اسے بعد میں مکمل کرنے کے حکم کا تذکرہ

2145 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اِذَا اَتَيْتُمُ الصَّلَاةَ، فَلَا تَاْتُوْهَا تَسْعَوْنَ وَاْتُوْهَا وَعَلَيْكُمُ السَّكِيْنَةُ، فَمَا اَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوْا وَمَا فَاتَكُمْ فَاقْضُوْا. (1: 78)

2145- إسناده صحيح على شرطهما . وأخرجه ابن أبي شيبة 2/358، والحميدي "935"، وأحمد 2/238، ومسلم "602" "151" في المساجد: باب استحباب إتيان الصلاة بوقار وسكينة والنهي عن إتيانها سعيا، والترمذي "329" في الصلاة: باب ما جاء في المشي إلى المسجد، والنسائي 2/114-115 في الإمامة: باب السعي إلى الصلاة، وابن الجارود "305"، والطحاوي في "السنن" 2/297 من طرق عن سفيان، بهذا الإسناد. وأخرجه عبد الرزاق "3404"، ون طريقه أحمد 2/270، والترمذي "328"، وابن الجارود "306"، والبغوي "441" عن معمر، عن الزهري، به . وأخرجه عبد الرزاق "3402"، ومن طريقه: أحمد 2/318، ومسلم "602" "153"، وأبو عوانة 1/413 و2/83، والبيهقي 2/295 و298 عن معمر، عن همام، عن أبي هريرة . وأحرجه أحمد 2/427، ومسلم "602" "154"، والطحاوي 1/396، وأبو عوانة 2/83، والبيهقي 2/298 من طريق ابن سيرين، وأحمد 2/489 من طريق أبي رافع، كلاهما عن أبي هريرة . وأخرجه مسلم "602" "152"، والطحاوي 1/396، والبيهقي 2/298، والبغوي 442"، من طريق العلاء بن عبد الرحمٰن، عن أبيه، عن أبي هريرة. وانظر ما بعده.

www.islamicurdubooks.com

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
''جب تم نماز کے لئے آؤ تو دوڑتے ہوئے اس کی طرف نہ آؤ بلکہ تم اس حالت میں آؤ' تم پُر سکون ہو جتنی نماز تمہیں ملے اتنی ادا کر لو اور جو گزر چکی ہو اس کو بعد میں پوری کر لو''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا فَاتَكُمْ فَاقْضُوْا اَرَادَ بِهٖ فَاقْضُوا عَلَى الْإِتْمَامِ لَا عَلَى التَّعْكِيسِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ''جو گزر جائے اس کو مکمل کر لو' اس سے آپ کی مراد یہ ہے کہ اسے مکمل ادا کرو' اس کے برعکس مراد نہیں ہے

2146 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، اَخْبَرَنَا عُثْمَانُ

2146- إسناده صحيح على شرطهما . وأخرجه الشافعي في "المسند" 1/145-146، وأحمد 2/532، والبخاري "636" في الأذان: باب لا يسعى إلى الصلاة وليأت بالسكينة والوقار، و "908" في الجمعة: باب المشي إلى الجمعة، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/396 من طرق عن ابن أبي ذئب، بهذا الإسناد . وأخرجه مسلم "602" "151" في المساجد: باب استحباب إتيان الصلاة بوقار والسكينة، وابن ماجة "775" في المساجد: باب المشي إلى الصلاة، وأبو عوانة 2/83، والبيهقي في "السنن" 2/297 من طريق إبراهيم بن سعد، وأبو داؤد "572" في الصلاة: باب السعي إلى الصلاة، من طريق يونس، كلاهما عن الزهري، به . وأخرجه أحمد 2/239 و452، والبخاري "908" أيضا، ومسلم "602" أيضا، والترمذي "327" في الصلاة: باب ما جاء في المشي إلى المسجد، والبيهقي في "السنن" 2/297 من طرق عن الزهري، عن أبي سلمة، به . وأخرجه الطيالسي "2350"، وأحمد 2/386، وأبو داؤد "573"، والطحاوي 1/396 من طريق سعد بن إبراهيم، والطحاوي 1/396، والبيهقي 2/297 من طريق محمد بن عمرو، كلاهما عن أبي سلمة، به .وأخرجه عبد الرزاق "3405"، وابن أبي شيبة 2/358، وأحمد 2/282 و472، من طريق سعد بن إبراهيم، عن عمر بن أبي سلمة، عن أبيه، عن أبي هريرة . وسقط من سند إحدى روايات أحمد مدينة وكورة واسعة بما وراء النهر متاخمة لبلاد تركستان بينها وبين سمرقند خمسون فرسخا، وتقع اليوم في تركستان الروسية على نهر سرداريا في الاتحاد السوفيتي، قدم أصبهان، وحدث ببغداد، ثم سكن دمشق، وتوفي بها سنة 306 هـ، وثقه الخطيب، وقال الدارقطني: ليس به بأس. مترجم في "سير أعلام النبلاء " 14/258-259، وأحمد بن عبد الرحمٰن: صدوق، ومن فوقه من رجال الشيخين، وقد توبع الوليد بن مسلم عليه .وأخرجه ابن أبي شيبة 1/379 عن عبيد الله بن موسى، وأحمد 4/128، والدارمي 1/290 من طريق الحسن بن موسى، والطبراني في "الكبير" /18 "637" من طريق آدم بن أبي إياس، ثلاثتهم عن شيبان النحوي، بهذا الإسناد، وهذا سند صحيح .وأخرجه النسائي 2/92-93 في الإمامة: باب فضل الصف الأول على الثاني، والبيهقي 3/102 من طريق بقية بن الوليد، والطبراني /18 "637" من طريق إسماعيل بن عياش،، كلاهما عن بحير بن سعد "وقد تحرف في المطبوع من الطبراني والبيهقي إلى يحيى بن سعيد "، عن خالد بن معدان، به . وهذا سند قوي .وأخرجه الطيالسي "1163"، وأحمد 4/126 و127، وابن ماجة "996" في الإقامة: باب فضل الصف المقدم، والدارمي 1/290، والطبراني /18 "639"، وابن خزيمة "1558"، والحاكم 1/214 و217، والبيهقي 3/102-103 من طرق عن هشام الدستوائي، عن يحيى بن أبي كثير، عن محمد بن إبراهيم، عن خالد بن معدان، عن العرباض .قال الطبراني بإثره: ولم يذكر هشام في الإسناد جبير بن نفير .قلت: في المطبوع من سنن ابن ماجة لم يذكر جبير بن نفير، لكن ذكره المزي في "تحفة الأشراف" 7/287 من رواية ابن ماجة، بإثبات ابن نفير .وقال البيهقي في "سننه" 3/102

www.islamicurdubooks.com

بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ ذِئْبٍ، عَنِ الزُّهْرِیِّ، عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ، وَاَبِیْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اِذَا اُقِیْمَتِ الصَّلَاةُ فَاْتُوْهَا وَعَلَیْكُمُ السَّكِیْنَةُ فَصَلُّوْا مَا اَدْرَكْتُمْ وَمَا سُبِقْتُمْ فَاَتِمُّوْا. (1: 78)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب نماز کھڑی ہو جائے' تو تم سکون سے اس کی طرف چلتے ہوئے آؤ جتنی نماز تمہیں ملے اُسے ادا کرلو اور جو پہلے گزر چکی ہو اسے (بعد) میں مکمل کرلو''۔

ذِكْرُ السَّبَبِ الَّذِیْ مِنْ اَجْلِهٖ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا الْقَوْلَ

اس سبب کا تذکرہ جس کی وجہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی تھی

2147 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ یَعْلٰى، حَدَّثَنَا اَبُوْ خَیْثَمَةَ، حَدَّثَنَا حُسَیْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا شَیْبَانُ، عَنْ یَحْیَى بْنِ اَبِیْ كَثِیْرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ قَتَادَةَ، عَنْ اَبِیْهِ، قَالَ:

(متن حدیث): بَیْنَمَا نَحْنُ نُصَلِّیْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذْ سَمِعَ جَلَبَةَ رِجَالٍ، فَلَمَّا صَلّٰى دَعَاهُمْ فَقَالَ: مَا شَاْنُكُمْ؟ قَالُوْا: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اسْتَعْجَلْنَا اِلَى الصَّلَاةِ قَالَ: لَا تَسْتَعْجِلُوْا اِذَا اَتَیْتُمُ الصَّلَاةَ فَعَلَیْكُمُ السَّكِیْنَةُ، فَمَا اَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوْا وَمَا سُبِقْتُمْ فَاَتِمُّوْا.* (1: 78)

عبداللہ بن ابوقتادہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' ایک مرتبہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کر رہے تھے۔ اسی دوران آپ نے کچھ لوگوں کی تیز آہٹ سنی جب آپ نے نماز مکمل کی تو آپ نے انہیں بلوایا اور دریافت کیا: تمہیں کیا ہوا تھا۔ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! ہم نماز کی طرف جلدی آنا چاہ رہے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ جلد بازی کا مظاہرہ نہ کرو تم نماز کی طرف آؤ تو سکون سے چلتے ہوئے آؤ جتنی نماز تمہیں ملے اسے ادا کرلو اور جو پہلے گزر چکی ہو اسے (بعد) میں مکمل کرلو۔

2148 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِیُّ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ

2147- إسناده صحيح على شرطهما . حسين بن محمد "وقد تحرف في "الإحسان" و"التقاسيم" إلى "خير بن محمد"": هو ابن بهرام التميمي المؤدب، أبو محمد المروذي، وشيبان: هو ابن عبد الرحمٰن النحوي . وأخرجه أحمد 5/306 عن حسين بن محمد، بهٰذا الإسناد. وأخرجه أحمد 5/306، وأبو عوانة 2/83 عن حسن بن موسى، والبخاري "635" في الأذان: باب قول الرجل: فاتتنا الصلاة، وأبو عوانة 2/83 عن أبي نعيم، ومسلم "603" في المساجد: باب استحباب إتيان الصلاة بسكينة ووقار، من طريق معاوية بن هشام، والبيهقي 2/298 من طريق أبي نعيم، ثلاثتهم عن شيبان، به .وأخرجه مسلم "603" من طريق معاوية بن سلام، عن يحيى بن أبي كثير، به. وانظر "1755".

2148- إسناده صحيح على شرط مسلم، وهو في "الموطأ" 1/68-69 في الصلاة: باب ما جاء في النداء للصلاة، ومن طريق مالك أخرجه: الشافعي في "مسنده" 1/122، وأحمد 2/237 و460 و532، وأبو عوانة 1/413، والبغوي في "شرح السنة" "442"، والبيهقي في "السنن" 2/298. وأخرجه مسلم "602" "152" في المساجد: باب استحباب إتيان الصلاة بوقار وسكينة، من طريق إسماعيل بن جعفر، وأبو عانة 1/413 و2/83 من طريق مالك، كلاهما عن العلاء بن عبد الرحمٰن، عن أبيه، عن أبي هريرة. وانظر "2145" و "2146".

www.islamicurdubooks.com

الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِيْهِ، وَاِسْحَاقِ اَبِي عَبْدِ اللّٰهِ، اَنَّهُمَا اَخْبَرَاهُ اَنَّهُمَا سَمِعَا اَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِذَا ثُوِّبَ بِالصَّلَاةِ، فَلَا تَاْتُوْهَا وَاَنْتُمْ تَسْعَوْنَ وَاْتُوْهَا وَعَلَيْكُمُ السَّكِيْنَةُ، فَمَا اَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوْا وَمَا فَاتَكُمْ فَاَتِمُّوْا، فَاِنَّ اَحَدَكُمْ فِيْ صَلَاةٍ مَا كَانَ يَعْمِدُ اِلَى الصَّلَاةِ. (2: 94)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: قَالَ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا: (اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلَاةِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ) (الجمعة: 9) وَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَلَا تَاْتُوْهَا وَاَنْتُمْ تَسْعَوْنَ فَالسَّعْيُ الَّذِيْ اَمَرَ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا بِهِ هُوَ الْمَشْيُ اِلَى الصَّلَاةِ عَلٰى هَيْنَةِ الْاِنْسَانِ، وَالسَّعْيُ الَّذِيْ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُ هُوَ الْاِسْتِعْجَالُ فِي الْمَشْيِ، لِاَنَّ الْمَرْءَ تُكْتَبُ لَهُ بِكُلِّ خُطْوَةٍ يَخْطُوْهَا اِلَى الصَّلَاةِ حَسَنَةٌ فَذٰلِكَ مَا وَصَفْتُ، يَعْنِيْ فِيْ تَرْجَمَةِ نَوْعِ هٰذَا الْحَدِيْثِ عَلٰى اَنَّ الْعَرَبَ تُوْقِعُ فِيْ لُغَتِهَا الْاِسْمَ الْوَاحِدَ عَلَى الشَّيْئَيْنِ الْمُخْتَلِفِي الْمَعْنٰى فَيَكُوْنُ اَحَدُهُمَا مَاْمُوْرًا بِهِ وَالْاٰخَرُ مَزْجُوْرًا عَنْهُ.

اِسْحَاقُ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مَوْلٰى زَائِدَةَ مِنَ التَّابِعِيْنَ قَالَهُ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب نماز کے لئے اقامت کہی جائے' تو تم دوڑتے ہوئے اس کی طرف نہ آؤ بلکہ سکون سے چلتے ہوئے آؤ جتنی نماز تمہیں مل جائے اسے ادا کرلو اور جو گزر چکی ہو اسے (بعد) میں مکمل کرلو کیونکہ جب کوئی شخص نماز کی طرف جاتا ہے' تو وہ نماز کی حالت میں شمار ہوتا ہے۔''

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ''جب جمعہ کے دن نماز کے لیے اذان دی جائے تو اللہ کے ذکر کی طرف تیزی سے جاؤ۔''

جبکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے۔ کہ تم لوگ دوڑتے ہوئے اس کی طرف نہ آؤ تو وہ تیزی جس سے حکم اللہ نے دیا ہے۔ اس سے مراد آدمی کا سکون کی حالت میں نماز کی طرف چل کر جانا ہے اور وہ تیزی جس کا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے۔ اس سے مراد تیز رفتاری سے چلنا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ آدمی کے ہر ایک قدم کے عوض میں اس کے لیے نیکیاں نوٹ کی جاتی ہیں۔ جیسا کہ میں نے پہلے ذکر کیا ہے یعنی اس نوعیت کی احادیث کی وضاحت میں یہ بات ذکر کی ہے۔ کہ جب عرب اپنی زبان میں کسی ایک اسم کو دو مختلف چیزوں کے لیے استعمال کریں۔ تو ان دونوں میں سے کوئی ایک مامور بہ بھی ہو سکتا اور دوسرا ممنوع ہو سکتا ہے۔

اسحاق ابوعبداللہ جو زائدہ کا غلام ہے وہ تابعین سے تعلق رکھتا ہے یہ بات امام ابوحاتم نے بیان کی ہے۔

2149 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هَاشِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ،

2149- إسناده حسن. ابن عجلان -واسمه محمد-: صدوق روى له مسلم متابعة، وباقي رجاله على شرط مسلم. وهو في "صحيح ابن خزيمة" برقم "440" وبسطت تخريجه من طرقه فيما تقدم برقم "2036" فانظره. وانظر ما بعده.

www.islamicurdubooks.com

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِكَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ: اِذَا تَوَضَّاْتَ ثُمَّ دَخَلْتَ الْمَسْجِدَ، فَلَا تُشَبِّكَنَّ بَيْنَ اَصَابِعِكَ .(2: 7)

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

''جب تم وضو کر کے مسجد میں داخل ہو جاؤ تو تم اپنی انگلیوں کو ایک دوسرے میں پیوست نہ کرو۔''

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ مَا رَوَاهُ اِلَّا سَعِيْدٌ الْمَقْبُرِيُّ، وَقَدِ اخْتُلِفَ عَلَيْهِ فِيْهِ فِيْمَا زَعَمَ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے کہ اس روایت کو صرف سعید مقبری نے نقل کیا ہے اور اس شخص کے گمان کے مطابق اس راوی سے اس روایت کو نقل کرنے میں اختلاف کیا گیا ہے

2150 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَرُوْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْدَانَ الْحَرَّانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِيْ اُنَيْسَةَ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى، عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ: يَا كَعْبُ بْنَ عُجْرَةَ اِذَا تَوَضَّاْتَ فَاَحْسَنْتَ الْوُضُوْءَ، ثُمَّ خَرَجْتَ اِلَى الْمَسْجِدِ، فَلَا تُشَبِّكْ بَيْنَ اَصَابِعِكَ فَاِنَّكَ فِيْ صَلَاةٍ .(2: 37)

❀❀ حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا:

''اے کعب بن عجرہ! جب تم وضو کرو تو اچھی طرح وضو کرو اور پھر تم مسجد کی طرف جاؤ اور (اس دوران) تم اپنی انگلیوں کو ایک دوسرے میں داخل نہ کرو کیونکہ تم نماز کی حالت میں شمار ہو گے۔''

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْاِمَامِ اَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ جَمَاعَةً فِيْ فَضَاءٍ اِلٰى غَيْرِ جِدَارٍ

امام کیلئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ کھلی جگہ پر کسی دیوار کی طرف رخ کیے بغیر لوگوں کو باجماعت نماز پڑھائے

2151 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّهُ قَالَ:

2150– إسناده حسن. سليمان بن عبيد الله: هو أبو أيوب الرقي الحطّاب، ذكره المؤلف في "الثقات"، وسمع منه أبو حاتم، وقال: صدوق، ما رأيت إلا خيرا، وقال النسائي: ليس بالقوي، وقال أبو داؤد عن ابن معين: ليس بشيء، وقد تابعه عمرو بن قسيط عند البيهقي 3/230–231، وباقي رجاله ثقات رجال الشيخين غير محمد بن معدان، وهو ثقة. وقد تقدم تخريجه برقم "2036".

www.islamicurdubooks.com

(متن حدیث): اَقْبَلْتُ رَاكِبًا عَلٰى اَتَانٍ وَاَنَا يَوْمَئِذٍ قَدْ نَاهَزْتُ الِاحْتِلَامَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ بِمِنًى، فَمَرَرْتُ بَيْنَ يَدَىْ بَعْضِ الصَّفِّ، فَنَزَلْتُ وَاَرْسَلْتُ الْاَتَانَ تَرْتَعُ وَدَخَلْتُ فِي الصَّفِّ وَلَمْ يُنْكِرْ ذٰلِكَ عَلَيَّ. (4: 5)

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں ایک گدھی پر سوار ہو کر آیا۔ میں اس وقت قریب البلوغ تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم منیٰ میں لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے۔ میں ایک صف کے کچھ حصے کے آگے سے گزرا پھر میں اس سے اترا اور میں نے اس گدھی کو چرنے کے لئے چھوڑ دیا اور خود صف میں آ کر شامل ہو گیا تو کسی نے میری (اس حرکت پر) اعتراض نہیں کیا۔

ذِكْرُ اسْتِحْبَابِ الصَّلَاةِ لِلْمُصَلِّيْ اِلَى الْاُسْطُوَانَةِ فِيْ مَسَاجِدِ الْجَمَاعَاتِ

باجماعت نماز والی مسجد میں نمازی کیلئے ستون کی طرف رخ کر کے نماز ادا کرنے کے مستحب ہونے کا تذکرہ

2152 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، قَالَا: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُغِيْرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ يَزِيْدُ بْنُ اَبِيْ عُبَيْدٍ،

(متن حدیث): اَنَّهٗ كَانَ يَاْتِيْ مَعَ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ اِلٰى سُبْحَةِ الضُّحٰى فَيَعْمِدُ اِلَى الْاُسْطُوَانَةِ، فَيُصَلِّيْ قَرِيْبًا مِنْهَا فَاَقُوْلُ لَهٗ: لَا تُصَلِّ هَا هُنَا وَاُشِيْرُ لَهٗ اِلٰى بَعْضِ نَوَاحِي الْمَسْجِدِ فَيَقُوْلُ: اِنِّيْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلّٰى

2151– إسناده صحيح على شرطهما، وأخرجه البغوى فى "شرح السنة" "548" من طريق أحمد بن أبى بكر، بهذا الإسناد. وهو فى "الموطأ" 1/155–156 فى الصلاة: باب الرخصة فى المرور بين يدى المصلى، ومن طريق مالك أخرجه الشافعى فى "المسند" 1/68 وأحمد، 1/342، والبخارى "76" فى العلم: باب متى يصح سماع الصبى، و "493" فى الصلاة: باب سترة الإمام سترة من خلفه، و "861" فى الأذان: باب وضوء الصبيان ومتى يجب عليهم الغسل والطهور وحضورهم الجماعة والعيدين والجنائز وصفوفهم، و "4412" فى المغازى: باب حجة الوداع، ومسلم "504" "254" فى الصلاة: باب سترة المصلى، وأبو داوُد "715" فى الصلاة: باب من قال: الحمار لا يقطع الصلاة، وأبو عوانة 2/55، والبيهقى فى "السنن" 2/273 و277، وصححه ابن خزيمة "834". وأخرجه الشافعى 1/68، وابن أبى شيبة 1/278 و280، والحميدى "475"، وعبد الرزاق "2359"، وأحمد 1/219 و264 و365، والبخارى "1857" فى جزاء الصيد: باب حج الصبيان، و "4412" فى المغازى: باب حجة الوداع، ومسلم "504" "255" و "256" و "257"، وأبو داوُد "715" أيضا، والترمذى "337" فى الصلاة: باب ما جاء لا يقطع الصلاة شىء، والنسائى 2/64 فى القبلة: باب ذكر ما يقطع الصلاة وما لا يقطع إذا لم يكن بين يدى المصلى سترة، وابن ماجه "947" فى الإقامة: باب ما يقطع الصلاة، وابن الجارود "168"، وأبو عوانة 2/54 و55، والبيهقى فى "السنن" 2/276، 277 من طرق عن الزهرى، به. وصححه ابن خزيمة "833" وسيعيده المؤلف فى آخر باب ما يكره للمصلى وما لا يكره. وقوله: "ناهزت الاحتلام" أى: قاربت البلوغ. وروى البخارى "5036" فى فضائل القرآن، عن ابن عباس قال: توفى رسول الله صلى الله عليه وسلم وأنا ابن عشر سنين وقد قرأت المحكم ...وروى أيضا "6299" فى الاستئذان من وجه آخر أن ابن عباس سئل: مثل من أنت حين قبض النبى صلى الله عليه وسلم؟ قال: أنا يومئذ مختون، قال: وكانوا لا يختتنون الرجل حتى يدرك. وعنه أيضا أنه كان عند موت النبى صلى الله عليه وسلم ابن خمس عشرة سنة. وانظر فى الجمع بين هذه الروايات "الفتح" 9/84.

2152– إسناده صحيح على شرط مسلم. أحمد بن عبدة من شرط مسلم وحده، ومن فوقه من رجال الشيخين. وهو مكرر "1763" فانظر تخريجه هناك.

www.islamicurdubooks.com

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَتَحَرّٰی ھٰذَا الْمَقَامَ . (61 :3)

یزید بن ابوعبید بیان کرتے ہیں: وہ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کے ہمراہ چاشت کی نماز ادا کرنے کے لئے جایا کرتے تھے' تو حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ بطور خاص ایک مخصوص ستون کی طرف جاتے تھے اور اس کے قریب نماز ادا کرتے تھے۔ میں نے ان سے کہا: آپ یہاں نماز ادا نہ کریں۔ میں نے مسجد کے دوسرے گوشوں کی طرف اشارہ کر کے کہا (کہ آپ وہاں نماز ادا کرلیں) توانہوں نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے' آپ اہتمام کے ساتھ اس جگہ (نماز ادا کرتے تھے)

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِالْمُبَادَرَةِ فِي اللُّحُوقِ بِالصَّفِّ الْاَوَّلِ فِي الصَّلَاةِ وَالتَّهْجِيرِ وَالْمُوَاظَبَةِ عَلَى الصُّبْحِ وَالْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ

نماز کی پہلی صف میں شامل ہونے کیلئے لپکنے کا حکم ہونے کا تذکرہ (نماز کیلئے) جلدی جانا اور صبح وعشاء کی نماز باقاعدگی سے ادا کرنا

2153 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيسَ الْاَنْصَارِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ سُمَيٍّ، عَنْ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي النِّدَاءِ وَالصَّفِّ الْاَوَّلِ، ثُمَّ لَمْ يَجِدُوا اِلَّا اَنْ يَّسْتَهِمُوا عَلَيْهِ لَاسْتَهَمُوا وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي التَّهْجِيرِ لَاسْتَبَقُوا اِلَيْهِ، وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي الْعَتَمَةِ وَالصُّبْحِ لَاَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا .

(83:1)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اگر لوگوں کو یہ پتہ چل جائے' اذان دینے اور پہلی صف (میں نماز ادا کرنے) میں کیا اجروثواب ہے اور پھر انہیں صرف قرعہ اندازی کے ذریعے اس کا موقع ملے' تو وہ اس کے لئے قرعہ اندازی کرلیں گے اور اگر انہیں نماز کے لئے جلد جانے (کے اجروثواب) کا پتہ چل جائے' تو وہ اس کی طرف سبقت لے جائیں اور اگر انہیں یہ پتہ چل جائے' عشاء اور صبح کی نماز (باجماعت ادا کرنے) میں کیا فضیلت ہے' تو وہ اس میں ضرور شریک ہوں اگرچہ انہیں گھسٹ کر چل آنا پڑے''۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِاِتْمَامِ الصَّفِّ الْاَوَّلِ ثُمَّ الَّذِي يَلِيهِ اِذِ اسْتِعْمَالُ ذٰلِكَ اسْتِعْمَالُ الْمَلَائِكَةِ مِثْلَهُ

2153– إسناده صحيح على شرطهما . وقد تقدم برقم "1659" في باب الأذان. والنداء : هو الأذان . والاستهام: الاقتراع . والتهجير: التبكير إلى الصلوات، أي صلاة كانت، وخصها بعضهم بصلاة الظهر لأن التهجير مشتق من الهاجرة، وهو شدة الحر نصف النهار، وهو أول وقت الظهر. والعتمة: العشاء . وحبوا: أي: مشيا على اليدين والركبتين، أو على مقعدته.

www.islamicurdubooks.com

پہلی صف کو مکمل کرنے کا حکم ہونے کا تذکرہ پھر اس کی بعد والی کو (مکمل کرنا) کیونکہ یہ عمل کرنا فرشتوں کے عمل کرنے کے مانند ہوگا

2154 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْمَرْوَزِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ، عَنْ تَمِيمِ بْنِ طَرَفَةَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْجِدَ فَقَالَ: اَلَا تَصُفُّوْنَ كَمَا تَصُفُّ الْمَلَائِكَةُ عِنْدَ رَبِّهِمْ؟ قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، وَكَيْفَ تَصُفُّ الْمَلَائِكَةُ عِنْدَ رَبِّهِمْ؟ قَالَ: يُتِمُّوْنَ الصُّفُوْفَ الْاُوَلَ وَيَتَرَاصُّوْنَ فِي الصَّفِّ. (1: 84)

❀❀ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف لائے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ اس طرح صف کیوں نہیں بناتے ہو؟ جس طرح فرشتے اپنے پروردگار کی بارگاہ میں صف بناتے ہیں۔ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! فرشتے اپنے پروردگار کی بارگاہ میں کیسے صف بناتے ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پہلے وہ پہلی صف کو مکمل کرتے ہیں اور پھر باقی صف کے درمیان خلا نہیں رہنے دیتے۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِاِتْمَامِ الصَّفِّ الْمُقَدَّمِ ثُمَّ الْوُقُوفُ فِي الَّذِي يَلِيهِ

آگے والی صف کو مکمل کرنے کا حکم ہونے کا تذکرہ پھر اس کے بعد والی میں وقوف کیا جائے گا

2155 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عَدِيٍّ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسٍ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

2154– إسناده صحيح على شرط مسلم. جرير: هو ابن عبد الحميد. وأخرجه عبد الرزاق "2432" عن سفيان الثوري، وأحمد 5/101، وابن خزيمة في "صحيحه" "1544"، وابن أبي شيبة 1/353، ومن طريقه مسلم "430" في الصلاة: باب الأمر بالسكون في الصلاة ... وإتمام الصفوف الأول والتراص فيها، من طريق أبي معاوية، ومسلم "430" أيضا، وابن ماجة "992" في الإقامة: باب إقامة الصفوف، وابن خزيمة "1544"، من طريق وكيع، والنسائي 2/92 في الإمامة: باب حث الإمام على رص الصفوف والمقاربة بينها، وفي التفسير من الكبرى كما في "التحفة" 2/146 من طريق الفضيل بن عياض، وأبو عوانة 2/39 من طريق محاضر وابن نمير، ومسلم "430"، وابن خزيمة "1544" من طريق عيسى بن يونس، وابن خزيمة "1544" أيضا من طريق يحيى بن سعيد، كلهم عن الأعمش، بهذا الإسناد وسيورده المؤلف برقم "2162" من طريق زهير بن معاوية، عن الأعمش، به، فانظره.

2155– رجاله ثقات رجال الشيخين، وابن أبي عدى –واسمه محمد– وإن كان سماعه من سعيد –وهو ابن أبي عروبة– بعد الاختلاط، فقد رواه غير واحد من الثقات ممن سمعوا منه قبل الاختلاط، فالحديث صحيح. وهو في "مسند أبي يعلى" /155 ب. وأخرجه ابن خزيمة في "صحيحه" "1546" عن أبي موسى محمد بن المثنى، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/132 و215 من طريق محمد بن بكر البرساني، وأحمد 3/233، وأبو داؤد "671" في الصلاة: باب تسوية الصفوف، والبيهقي 3/102، والبغوي "820" من طريق عبد الوهاب بن عطاء، والنسائي 2/93 في الإمامة: باب الصف المؤخر من طريق خالد بن الحارث، ثلاثتهم عن سعيد بن أبي عروبة، بهذا الإسناد.

www.islamicurdubooks.com

(متن حدیث):اَتِمُّوا الصَّفَّ الْمُقَدَّمَ، فَاِنْ كَانَ نُقْصَانٌ فَلْيَكُنْ فِى الْمُؤَخَّرِ .(1: 78)

حضرت انس رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''پہلی صف کو مکمل کرو اگر کوئی کمی ہو' تو وہ سب سے پیچھے والی صف میں ہونی چاہئے۔''

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ تَخَلُّفِ الْمَرْءِ عَنِ الصَّفِّ الْاَوَّلِ فِى الصَّلَاةِ

نماز میں پہلی صف سے آدمی کے پیچھے رہ جانے کی ممانعت کا تذکرہ

2156 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مَهْدِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِى كَثِيرٍ، عَنْ اَبِى سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث):لَا يَزَالُ قَوْمٌ يَتَخَلَّفُونَ عَنِ الصَّفِّ الْاَوَّلِ حَتّٰى يُخَلِّفَهُمُ اللّٰهُ فِى النَّارِ .(2: 62)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: لوگ پہلی صف سے پیچھے رہنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں' یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ جہنم میں انہیں پیچھے کر دے گا۔

ذِكْرُ مَغْفِرَةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا مَعَ اسْتِغْفَارِ الْمَلَائِكَةِ لِلْمُصَلِّى فِى الصَّفِّ الْاَوَّلِ

اللہ تعالیٰ کا پہلی صف میں نماز ادا کرنے والے شخص کی مغفرت کرنے کا تذکرہ

اور فرشتوں کا اس کیلئے دعائے مغفرت کرنا

2157 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ، حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ

2156- حسين بن مهدى: صدوق، ومن فوقه ثقات إلا أن عكرمة بن عمار فى روايته عن يحيى بن أبى كثير اضطراب، وهو فى "مصنف عبد الرزاق" "2453"، و"صحيح ابن خزيمة" "1559"ومن طريق عبد الرزاق أخرجه أبو داوُد "679" فى الصلاة: باب مقام الصبيان من الصف، والبيهقى 3/103 .وله شاهد من حديث أبى سعيد الخدرى عند مسلم "438"، وابو داوُد "680"، والنسائى 2/83، وأبو عوانة 2/42، والبغوى "814"، والبيهقى 3/103، بلفظ: رأى رسول الله صلى الله عليه وسلم فى ناسا فى مؤخر المسجد، فقال: " لا يزال قوم يتأخرون حتى يؤخرهم الله، ادنوا منى، فأتموا بى، وليأتم بكم من بعدكم " لفظ أبى عوانة. وصححه ابن خزيمة "1560". وانظر ما يأتى.

2157- إسناده صحيح، رجاله رجال الصحيح غير عبد الرحمٰن بن عوسجة، وهو ثقة، روى له أصحاب السنن .وأخرجه الطيالسى "741"، وأحمد "4/304"، وابن مادة "997" فى الإقامة: باب فضل الصف المقدم، والدارمى 1/289، وابن الجارود "316"، وابن خزيمة فى "صحيحه" "1551"، والبيهقى 3/103 من طريق شعبة، وابن أبى شيبة 1/378 من طريق ابن فضيل، والبغوى فى "شرح السنة" "817"، ثلاثتهم عن طلحة بن مصرف، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 4/297، وابن أبى شيبة 1/378، وابن خزيمة "1552"، من طريقين عن أبى إسحاق الهمدانى، عن عبد الرحمٰن بن عوسجة، به .وسيورده المؤلف برقم "2161" من طريق منصور، عن طلحة بن مصرف، به، فانظره.

www.islamicurdubooks.com

حَازِمٍ، سَمِعْتُ زُبَيْدًا الْإِيَامِيَّ، يُحَدِّثُ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْسَجَةَ، عَنِ الْبَرَاءِ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِيْنَا فَيَمْسَحُ عَوَاتِقَنَا وَصُدُوْرَنَا وَيَقُوْلُ: لَا تَخْتَلِفُ صُفُوْفُكُمْ فَتَخْتَلِفَ قُلُوْبُكُمْ إِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلَى الصَّفِّ الْأَوَّلِ. (2:1)

❀❀ حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لاتے تھے۔ آپ ہماری گردنوں اور ہمارے سینوں پر ہاتھ پھیرتے تھے اور یہ ارشاد فرماتے تھے۔

"اپنی صفوں میں اختلاف نہ رکھو ورنہ تمہارے دلوں میں اختلاف آجائے گا۔ بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے پہلی صف والوں پر رحمت نازل کرتے ہیں۔"

ذِكْرُ دُعَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَغْفِرَةِ ثَلَاثًا لِلْمُصَلِّيْ فِي الصَّفِّ الْأَوَّلِ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا پہلی صف میں نماز ادا کرنے والے کیلئے تین مرتبہ دعائے مغفرت کرنے کا تذکرہ

2158 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا حَاجِبُ بْنُ أَرْكِيْنَ الْحَافِظُ الْفُرْغَانِيُّ، بِدِمَشْقَ، حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ بَكَّارٍ، حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ شَيْبَانَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِيْ كَثِيْرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ، عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(متن حدیث): أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّيْ عَلَى الصَّفِّ الْأَوَّلِ الْمُقَدَّمِ ثَلَاثًا وَعَلَى الثَّانِيْ مَرَّةً. (2:1)

❀❀ حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پہلی صف والوں کے لئے تین مرتبہ اور دوسری صف والوں کے لئے ایک مرتبہ دعائے رحمت کیا کرتے تھے۔

2158- حديث صحيح. وحاجب بن أركين: هو المحدث الثقة، أبو العباس، حاجب بن مالك الفرغاني نزيل دمشق، أصله من فرغانة -وهي مدينة وكورة واسعة بما وراء النهر متاخمة لبلاد تركستان بينها وبين سمرقند خمسون فرسخا، وتقع اليوم في تركستان الروسية على نهر سرداريا في الاتحاد السوفيتي، قدم أصبهان، وحدث ببغداد، ثم سكن دمشق، وتوفي بها سنة 306 هـ، مترجم في "سير أعلام النبلاء " 14/258-259، وأحمد بن عبد الرحمٰن: صدوق، وثقه الخطيب، وقال الدارقطني: ليس به بأس. ومن فوقه من رجال الشيخين، وقد توبع الوليد بن مسلم عليه. وأخرجه ابن أبي شيبة 1/379 عن عبيد الله بن موسى، وأحمد 4/128، والدارمي 1/290 من طريق الحسن بن موسى، والطبراني في "الكبير" /18 "637" من طريق آدم بن أبي إياس، ثلاثتهم عن شيبان النحوي، بهٰذا الإسناد، وهٰذا سند صحيح. وأخرجه النسائي 2/92-93 في الإمامة: باب فضل الصف الأول على الثاني، والبيهقي 3/102 من طريق بقية بن الوليد، والطبراني /18 "637" من طريق إسماعيل بن عياش،، كلاهما عن بحير بن سعد "وقد تحرف في المطبوع من الطبراني والبيهقي إلى يحيى بن سعيد "، عن خالد بن معدان، به. وهٰذا سند قوي. وأخرجه الطيالسي "1163"، وأحمد 4/126 و127، وابن ماجة "996" في الإقامة: باب فضل الصف المقدم، والدارمي 1/290، والطبراني /18 "639"، وابن خزيمة "1558"، والحاكم 1/214 و217، والبيهقي 3/102-103 من طرق عن هشام الدستوائي، عن يحيى بن أبي كثير، عن محمد بن إبراهيم، عن خالد بن معدان، عن العرباض. قال الطبراني بإثره: ولم يذكر هشام في الإسناد جبير بن نفير.

www.islamicurdubooks.com

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ اِبْرَاهِيْمَ لَمْ يَسْمَعْ هٰذَا الْخَبَرَ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس گمان کا شکار ہے کہ محمد بن ابراہیم نے یہ روایت خالد بن معدان سے نہیں سنی ہے

2159 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُبَارَكِ الْعَابِدُ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْعِجْلِيُّ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى، عَنْ شَيْبَانَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِىْ كَثِيْرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ الْحَارِثِ، اَنَّ خَالِدَ بْنَ مَعْدَانَ، حَدَّثَهُ، اَنَّ جُبَيْرَ بْنَ نُفَيْرٍ، حَدَّثَهُ، اَنَّ الْعِرْبَاضَ بْنَ سَارِيَةَ، حَدَّثَهُ - وَكَانَ الْعِرْبَاضُ، مِنْ اَهْلِ الصُّفَّةِ - قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ عَلَى الصَّفِّ الْمُقَدَّمِ ثَلَاثًا وَعَلَى الثَّانِيْ وَاحِدَةً. (1: 2)

❁❁ حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: یہ حضرت عرباض رضی اللہ عنہ اہل صفہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ یہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پہلی صف والوں کے لئے تین مرتبہ اور دوسری صف والوں کے لئے ایک مرتبہ دعاء رحمت کیا کرتے تھے۔

ذِكْرُ مَغْفِرَةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا وَاسْتِغْفَارِ الْمَلَائِكَةِ لِلْمُصَلِّيْ عَلٰى مَيَامِنِ الصُّفُوْفِ

صف میں دائیں طرف کھڑے ہونے والے نمازی کیلئے اللہ تعالیٰ کی مغفرت کرنے اور فرشتوں کے دعائے مغفرت کرنے کا تذکرہ

2160 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ

2159- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الصحيح. محمد بن عثمان العجلي: هو محمد بن عثمان بن كرامة العجلي مولاهم الكوفي، وهو مكرر ما قبله. وأخرجه ابن أبي شيبة 1/379 عن عبيد الله بن موسى، بهٰذا الإسناد.

2160- إسناده حسن كما قال الحافظ في "الفتح" 2/213. أسامة بن زيد: هو الليثي مولاهم أبو زيد المدني، استشهد به البخاري ومسلم، وهو مختلف فيه، وأعدل الأقوال فيه أنه حسن الحديث. وأخرجه ابن ماجة "1005" في الإقامة: باب فضل ميمنة الصف، وأبو داوٗد "676" في الصلاة: باب من يستحب أن يلي الإمام في الصف و كراهية التأخير، ومن طريقه البيهقي في "السنن" 3/103، والبغوي في "شرح السنة" "819"، كلاهما عن عثمان بن أبي شيبة، بهٰذا الإسناد. لكن المحفوظ بهٰذا الإسناد عن النبي صلى الله عليه وسلم بلفظ: "إن اللّٰه وملائكته يصلون على الذين يصلون الصفوف" كما سيرد عند المؤلف برقم "2163". انظر "سنن البيهقي" 3/103. وأخرج أبو داوٗد "615" في الصلاة: باب الإمام ينحرف بعد التسليم، والنسائي 2/94 في الإمامة: باب المكان الذي يستحب من الصف من حديث البراء قال: كنا إذا صلينا خلف رسول الله صلى الله عليه وسلم، أحببنا أن نكون عن يمينه. وإسناده صحيح كما قال الحافظ في "الفتح" 2/213.

www.islamicurdubooks.com

بْنُ هِشَامٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلٰى مَيَامِنِ الصُّفُوْفِ. (1: 2)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے صف میں دائیں طرف والوں پر رحمت نازل کرتے ہیں۔''

ذِكْرُ مَغْفِرَةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا مَعَ اسْتِغْفَارِ الْمَلَائِكَةِ عَلَى الصُّفُوْفِ الْمُبْتَرَةِ اِذَا كَانَتْ مُقَدَّمَةً

صف جب سیدھی ہو اور پہلی ہو تو اللہ تعالیٰ کا ان کی مغفرت کرنے اور فرشتوں کا ان کیلئے دعائے مغفرت کرنے کا تذکرہ

2161 - (سندحدیث): حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْجُنَيْدِ اِمْلَاءً، حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ طَلْحَةَ الْاِيَامِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْسَجَةَ، عَنِ الْبَرَاءِ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ مَنَاكِبَنَا وَصُدُوْرَنَا وَيَقُوْلُ: لَا تَخْتَلِفُوْا فَتَخْتَلِفَ قُلُوْبُكُمْ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلَى الصُّفُوْفِ الْمُقَدَّمَةِ. (1: 2)

حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے کندھوں اور سینوں پر ہاتھ پھیرتے تھے اور یہ ارشاد فرماتے تھے۔

''(صف بنانے میں) تم آپس میں اختلاف نہ کرو ورنہ تمہارے دلوں میں اختلاف آجائے گا۔ بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے آگے کی صفوں پر رحمت نازل کرتے ہیں۔''

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَمَّا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ مِنْ اِتْمَامِ الصُّفُوْفِ فِي الصَّلَوَاتِ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ کہ آدمی کیلئے یہ بات مستحب ہے کہ نماز میں صفوں کو مکمل کرے

2162 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي مَعْشَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَمْرٍو

2161- إسناده صحيح، رجاله رجال الشيخين غير عبد الرحمٰن بن عوسجة وهو ثقة . أبو الأحوص: هو سلام بن سليم، ومنصور: هو ابن المعتمر، وطلحة الإيامي: هو طلحة بن مصرف. وأخرجه النسائي 2/89، 90 في الإمامة: باب كيف يقوم الإمام الصفوف، عن قتيبة بن سعيد، بهذا الإسناد. وأخرجه أبو داؤد "664" في الصلاة: باب تسوية الصفوف، ومن طريقه البغوي في "شرح السنة" "818"، عن هناد بن السري وأبي عاصم بن جواس الحنفي، عن أبي الأحوص، بهذا الإسناد. وأخرجه عبد الرزاق "2449" عن معمر، وابن خزيمة في "صحيحه" "1556" من طريق جرير، كلاهما عن منصور، بهذا الإسناد. وأورده المؤلف برقم "2157" من طريق زبيد اليامي، عن منصور، به، فانظره.

www.islamicurdubooks.com

الْبَجَلِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، قَالَ: سَأَلْتُ الْأَعْمَشَ، عَنْ حَدِيْثِ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ فِي الصُّفُوفِ الْمُقَدَّمَةِ فَحَدَّثَنَا، عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ، عَنْ تَمِيْمِ بْنِ طَرَفَةَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): أَلَا تَصُفُّوْنَ كَمَا تَصُفُّ الْمَلَائِكَةُ عِنْدَ رَبِّهَا؟ قَالَ: قُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، وَكَيْفَ يَصُفُّوْنَ الْمَلَائِكَةُ عِنْدَ رَبِّهِمْ؟ قَالَ: يُتِمُّوْنَ الصُّفُوفَ الْمُقَدَّمَةَ وَيَتَرَاصُّوْنَ فِي الصَّفِّ. (3: 53)

زہیر بن معاویہ بیان کرتے ہیں: میں نے اعمش سے اس حدیث کے بارے میں دریافت کیا: جو پہلی صفوں کے بارے میں حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے' تو انہوں نے اپنی سند کے ساتھ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا:

''تم لوگ اس طرح صفیں کیوں نہیں بناتے ہو' جس طرح فرشتے اپنے پروردگار کی بارگاہ میں صف بناتے ہیں۔ راوی کہتے ہیں: ہم نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! فرشتے اپنے رب کی بارگاہ میں کیسے صف بناتے ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ آگے کی صفوں کو مکمل کرتے ہیں اور پیچھے کی صفوں میں کشادگی رکھتے ہیں۔''

ذِكْرُ مَغْفِرَةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا مَعَ اسْتِغْفَارِ الْمَلَائِكَةِ لِمَنْ يَّصِلُ الصُّفُوفَ الْمُبْتَرَةَ

جو شخص منتشر صف کو ملاتا ہے اللہ تعالیٰ کا اس کی مغفرت کرنے اور فرشتوں کا ان کیلئے دعائے مغفرت کرنے کا تذکرہ

2163 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ بِعَسْقَلَانَ، حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِيْ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): إِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلَى الَّذِيْنَ يَصِلُوْنَ الصُّفُوفَ. (1: 2)

(توضیح مصنف): قَالَ أَبُوْ حَاتِمٍ: أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ هٰذَا هُوَ اللَّيْثِيُّ مَوْلًى لَهُمْ مِنْ أَهْلِ الْمَدِيْنَةِ مُسْتَقِيْمُ الْأَمْرِ

2162- إسناده حسن. عبد الرحمٰن بن عمرو البجلي، سئل عنه أبو زرعة كما في "الجرح والتعديل" 5/267، فقال: شيخ، وذكره المؤلف في "ثقاته" 8/380، وأرخ وفاته سنة 230 هـ، وقد توبع عليه، ومن فوقه ثقات من رجال الصحيح. وأخرجه أبو داؤد "661" في الصلاة: باب تسوية الصفوف، ومن طريقه البغوي في "شرح السنة" "809" عن عبد الله بن محمد النفيلي، عن زهير بن معاوية، بهٰذا الإسناد. وتقدم برقم "2154" من طريق جرير، عن الأعمش، به، وسبق تخريجه من طرقه هناك، فانظره.

2163- إسناده حسن. وأخرجه ابن خزيمة في "صحيحه" "1550"، والحاكم 1/214 ومن طريقه البيهقي في "السنن" 1/101 من طريق الربيع بن سليمان المرادي، والبيهقي 1/101 أيضا من طريق بحر بن نصر، كلاهما عن عبد الله بن وهب، بهٰذا الإسناد. وأورده المؤلف برقم "2160" من طريق سفيان الثوري، عن أسامة بن زيد، به، لكن بلفظ "إِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلٰى مَيَامِنِ الصُّفُوْفِ." وانظر ما بعده.

www.islamicurdubooks.com

صَحِیحُ الْکِتَابِ، وَاُسَامَةُ بْنُ زَیْدِ بْنِ اَسْلَمَ مَدَنِیٌّ وَاهٍ وَكَانَا فِی زَمَنٍ وَاحِدٍ اِلَّا اَنَّ اللَّیْثِیَّ اَقْدَمُ

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں:

''بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے ان لوگوں پر رحمت نازل کرتے ہیں جو صفوں کو ملاتے ہیں۔''

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اسامہ بن زید نامی راوی لیثی ہے یہ ان کا آزاد کردہ غلام ہے۔ جو اہل مدینہ سے تعلق رکھتا ہے مستقیم الامر ہے۔ اس کی روایات مستند ہیں۔ جبکہ اسامہ بن زید بن اسلم مدینہ منورہ کا رہنے والا ہے لیکن وہ واہی ہے۔ یہ دونوں ایک ہی زمانے سے تعلق رکھتے ہیں۔ لیکن لیثی نامی راوی کی عمر زیادہ ہے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ مَا رَوَاهُ اِلَّا اُسَامَةُ بْنُ زَیْدٍ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے کہ اس روایت کو صرف اسامہ بن زید نامی راوی نے نقل کیا ہے

2164 - حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ الْمُقْرِءُ اَبُو الْقَاسِمِ بِالرَّیِّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عُمَرَ رُسْتَةُ، حَدَّثَنَا حُسَیْنُ بْنُ حَفْصٍ، عَنْ سُفْیَانَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِیهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ یُصَلُّونَ عَلَی الَّذِینَ یَصِلُونَ الصُّفُوفَ. (1: 2)

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے ان لوگوں پر رحمت نازل کرتے ہیں جو صفوں کو ملاتے ہیں۔''

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِتَسْوِیَةِ الصُّفُوفِ حَذَرَ مُخَالَفَةِ الْوُجُوهِ عِنْدَ تَرْكِهِ

صفوں کو درست رکھنے کا حکم ہونے کا تذکرہ تاکہ اس کے ترک کی وجہ سے آپس میں پیدا ہونے والے اختلاف سے بچا جا سکے

2165 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِیُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، اَنَّهُ سَمِعَ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِیرٍ، یَقُولُ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُسَوِّی الصَّفَّ حَتّٰی یَجْعَلَهُ مِثْلَ الْقِدْحِ اَوِ الرُّمْحِ

2164- إسناده قوی. عبد الرحمٰن بن عمر: هو ابن یزید بن كثیر الزهری، أبو الحسن الأصبهانی الأزرق المعروف برستة، قَالَ اَبُو حَاتِمٍ: صدوق، وذكره المؤلف فی "الثقات" 8/381-382، ومن فوقه من رجال الشیخین غیر حسین بن حفص، فإنه من رجال مسلم وحده. وأخرجه ابن ماجة "995" فی الإقامة: باب إقامة الصفوف، عن هشام بن عمار، عن إسماعیل بن عیاش، عن هشام بن عروة، بهٰذا الإسناد. وأخرجه البیهقی 3/103

www.islamicurdubooks.com

فَرَاَی صَدْرَ رَجُلٍ نَاتِئًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عِبَادَ اللّٰهِ سَوُّوا صُفُوفَكُمْ اَوْ لَيُخَالِفَنَّ اللّٰهُ بَيْنَ وُجُوْهِكُمْ. (1: 73)

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صف کو درست کیا کرتے تھے' یہاں تک کہ آپ اسے تیر یا نیزے کی مانند بنا دیتے تھے۔ جب آپ کسی شخص کے سینے کو آگے نکلا ہوا دیکھتے تھے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے تھے۔ اللہ کے بندو! اپنی صفوں کو درست رکھو' ورنہ اللہ تعالیٰ تمہارے درمیان اختلاف پیدا کر دے گا۔"

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِي مِنْ اَجْلِهَا اَمَرَ بِهٰذَا الْاَمْرِ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے یہ حکم دیا گیا

2166 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْاَزْهَرِ السِّجْزِيُّ، حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا اَبَانُ، وَشُعْبَةُ، قَالَا: حَدَّثَنَا، قَتَادَةُ، عَنْ اَنَسٍ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

2165- إسناده حسن من أجل سماك بن حرب، فإنه صدوق، وهو من رجال مسلم، وباقي رجاله رجال الشيخين. محمد: هو ابن جعفر الملقب بغندر. وأخرجه ابن ماجة "994" في الإقامة: باب إقامة الصفوف، عن محمد بن بشار، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 4/277 عن محمد بن جعفر، به. وأخرجه علي بن الجعد في "المسند" "581"، ومن طريقه البغوي "806"، وأخرجه الطيالسي "791"، وأحمد 4/277، وأبو عوانة 2/41، من طرق عن شعبة، به. وأخرجه ابن أبي شيبة 1/351، ومسلم "436" "128" في الصلاة: باب تسوية الصفوف وإقامتها، والبيهقي في "السنن" 3/100، والنسائي 2/89 في الإمامة: باب كيف يقوم الإمام الصفوف، من طريق أبي الأحوص، وعبد الرزاق "2429"، وأحمد 4/276، وأبو عوانة 2/40، من طريق سفيان الثوري، ومسلم "436" "128"، والبيهقي في "السنن" 2/21، من طريق أبي خيثمة، والطيالسي "791"، وأبو داود "663" في الصلاة: باب تسوية الصفوف، من طريق حماد بن سلمة، ومسلم "436"، والترمذي "227" في الصلاة: باب ما جاء في إقامة الصفوف من طريق أبي عوانة، وأحمد 4/272 من طريق زائدة، وأبو داود "665" ومن طريقه البغوي في "شرح السنة" "810" من طريق حاتم بن أبي صغيرة، كلهم عن سماك بن حرب، بهذا الإسناد. وأخرجه مختصرا أحمد 4/277، والبخاري "717" في الأذان: باب تسوية الصفوف عند الإقامة وبعدها، ومسلم "436" "127"، وأبو عوانة 2/40، والبيهقي 3/100 من طرق عن شعبة، عن عمرو بن مرة، عن سالم بن أبي الجعد، عن النعمان بن بشير. وسيرد برقم "2175" من طريق معاذ بن معاذ، عن شعبة، به، وبرقم "2176" من طريق أبي القاسم الجدلي، عن النعمان بن بشيير.

2166- محمد بن عبد الرحمٰن شيخ ابن حبان: هو الحافظ المجود شيخ خرسان، أبو العباس مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عبد الله السرخسي الدغولي أحد أئمة عصره بخراسان في اللغة والفقه والرواية. مترجم في "السير" 14/557-562. وشيخه محمد بن الأزهر: لم أتبينه، وجاء في "ثقات المؤلف" 9/123 في هذه الطبقة محمد بن الأزهر، شيخ من أهل الجوزجان ... ، يروي عن يحيى القطان، وابن مهدي، روى عنه أحمد بن سيار، كثير الحديث، يتعاطى الحفظ من جلساء أحمد، وقد توبع عليه، وباقي رجاله ثقات رجال الشيخين. أبان: هو ابن يزيد العطار. وأخرجه أبو داود "667" في الصلاة: باب تسوية الصفوف، ومن طريقه البغوي في "شرح السنة" "813"، والبيهقي 3/100 عن مسلم بن إبراهيم، بهذا الإسناد، وصححه ابن خزيمة "1454". وأخرجه أحمد 3/260 و283، والنسائي 2/92 في الإمامة: باب حث الإمام على رص الصفوف والمقاربة بينها، من طرق عن أبان، به.

www.islamicurdubooks.com

(متن حدیث): رُصُّوا صُفُوفَكُمْ وَقَارِبُوا بَيْنَهَا وَحَاذُوا بِالْاَكْتَافِ، فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ اِنِّي لَارَى الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ مِنْ خَلَلِ الصَّفِّ كَاَنَّهَا الْحَذَفُ .(1: 73)

حضرت انس رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تم اپنی صفوں کو درست رکھو۔ ایک دوسرے کے قریب رہو اور اپنے کندھوں کو برابر رکھو۔ اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے۔ میں شیطان کو دیکھا ہوں' وہ صف کے درمیان خالی جگہ میں یوں داخل ہوتا ہے' جیسے وہ بکری کا بچہ ہو۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِتَسْوِيَةِ الصُّفُوْفِ وَاِقَامَتِهَا عِنْدَ الْقِيَامِ اِلَى الصَّلَاةِ

نماز کیلئے کھڑے ہوتے وقت صفوں کو درست رکھنے اور انہیں قائم رکھنے کا حکم ہونے کا تذکرہ

2167 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِيُّ، حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ، حَدَّثَنَا يَحْيٰى، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ يُوْنُسَ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الرَّقَاشِيِّ،

(متن حدیث): اَنَّ الْاَشْعَرِيَّ صَلّٰى بِاَصْحَابِهٖ، فَلَمَّا جَلَسَ فِيْ صَلَاتِهٖ قَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ: اُقِرَّتِ الصَّلَاةُ بِالْبِرِّ وَالزَّكَاةِ؟ فَلَمَّا قَضَى الْاَشْعَرِيُّ صَلَاتَهٗ اَقْبَلَ عَلَى الْقَوْمِ فَقَالَ: اَيُّكُمُ الْقَائِلُ كَلِمَةَ كَذَا كَذَا؟ فَاَرَمَّ الْقَوْمُ فَقَالَ: لَعَلَّكَ يَا حِطَّانُ قُلْتُهَا قَالَ: وَاللّٰهِ مَا قُلْتُهَا وَلَقَدْ خِفْتُ اَنْ تَبْكَعَنِيْ بِهَا، فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ: اَنَا قُلْتُهَا وَمَا اَرَدْتُ بِهَا اِلَّا الْخَيْرَ، فَقَالَ الْاَشْعَرِيُّ: اَمَا تَعْلَمُوْنَ مَا تَقُوْلُوْنَ فِيْ صَلَاتِكُمْ؟ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَنَا فَعَلَّمَنَا سُنَّتَنَا وَبَيَّنَ لَنَا صَلَاتَنَا فَقَالَ: اِذَا اُقِيْمَتِ الصَّلَاةُ فَاَقِيْمُوْا صُفُوْفَكُمْ وَلْيَؤُمَّكُمْ اَحَدُكُمْ، فَاِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوْا، وَاِذَا قَالَ: (وَلَا الضَّالِّيْنَ) (الفاتحة: 7) فَقُوْلُوْا: آمِيْنَ يُجِبْكُمُ اللّٰهُ، ثُمَّ اِذَا كَبَّرَ فَرَكَعَ فَكَبِّرُوْا وَارْكَعُوْا، فَاِنَّ الْاِمَامَ يَرْكَعُ قَبْلَكُمْ وَيَرْفَعُ قَبْلَكُمْ قَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَتِلْكَ بِتِلْكَ، وَاِذَا قَالَ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُوْلُوْا: اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ فَاِنَّ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا قَالَ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

2167- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الصحيح . يحيى: هو ابن سعيد القطان، وهشام: هو ابن عبد الله الدستوائي. وأخرجه أحمد 4/409، ومن طريقه أبو داؤد "972" في الصلاة: باب التشهد، وأخرجه النسائي 2/241-242 في التطبيق: باب نوع آخر من التشهد، عن عبيد الله بن سعيد، و 3/41، 42 في السهو: باب نوع آخر من التشهد، عن محمد بن بشار، ومحمد بن المثنى، أربعتهم عن يحيى بن سعيد، بهذا الإسناد. وصححه ابن خزيمة "1584" مختصرا. وأخرجه الطيالسي "517"، ومن طريقه أبو عوانة 2/128، والبيهقي في "السنن" 2/141، وأخرجه مسلم "404" "63" في الصلاة: باب التشهد في الصلاة، من طريق معاذ بن هشام، وابن ماجة "901" في الإقامة: باب ما جاء في التشهد، من طريق ابن أبي عدى، ثلاثتهم عن هشام الدستوائي، به. وأخرجه ابن أبي شيبة 1/252، 253 و293 و352، وعبد الرزاق "3065"، ومسلم "404" "62" و "63"، وأبو داؤد "972" و "973"، والنسائي 2/96، 97 في الإمامة: باب مبادرة الإمام، و 2/196، 197 في التطبيق: باب قوله: ربنا ولك الحمد، و 2/242: باب نوع آخر من التشهد، وابن ماجة "901"، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/264 و265، والدارمي 1/315، وأبو عوانة 2/129 و132 و133، والبيهقي 2/96 و140، 141 و377 من طرق عن قتادة، بهذا الإسناد.

www.islamicurdubooks.com

وَسَلَّمَ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، ثُمَّ إِذَا كَبَّرَ وَسَجَدَ فَكَبِّرُوْا وَاسْجُدُوا، فَإِنَّ الْإِمَامَ يَسْجُدُ قَبْلَكُمْ وَيَرْفَعُ قَبْلَكُمْ قَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَتِلْكَ بِتِلْكَ، فَإِذَا كَانَ عِنْدَ الْقَعْدَةِ فَلْيَكُنْ مِنْ قَوْلِ أَحَدِكُمُ التَّحِيَّاتُ الصَّلَوَاتُ لِلّٰهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ. (1: 78)

❁❁ حطان بن عبداللہ رقاشی بیان کرتے ہیں: اشعری نے اپنے ساتھیوں کو نماز پڑھائی جب وہ نماز میں بیٹھے تو حاضرین میں سے ایک صاحب نے کہا: نماز کو نیکی اور زکوٰۃ کے ہمراہ قرار دیا گیا ہے‘ جب اشعری نے اپنی نماز مکمل کی تو وہ ان کی طرف متوجہ ہوئے اور دریافت کیا: فلاں بات تم میں سے کس نے کہی ہے‘ تو لوگ خاموش رہے۔ اشعری نے کہا: اے حطان شاید تم نے یہ بات کہی ہے۔ حطان نے کہا: اللہ کی قسم! میں نے یہ بات نہیں کہی لیکن مجھے اندیشہ تھا‘ آپ اس حوالے سے مجھے مجرم قرار دیں گے۔ حاضرین میں سے ایک صاحب بولے: میں نے یہ بات کہی ہے۔ میں نے اس کے ذریعے صرف بھلائی کا ارادہ کیا تھا تو اشعری نے کہا: کیا تم لوگ یہ بات نہیں جانتے؟ تمہیں اپنی نماز کے درمیان کیا پڑھنا چاہئے۔ بے شک اللہ کے رسول نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے سنت کی تعلیم دی اور آپ نے نماز کا طریقہ ہمارے سامنے بیان کیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا: جب نماز قائم کی جائے‘ تو تم اپنی صفوں کو درست کرو اور تم میں سے کوئی ایک شخص تمہاری امامت کرے جب وہ تکبیر کہے‘ تو تم بھی تکبیر کہو جب وہ ولا الضالین کہے‘ تو تم آمین کہو اللہ تعالیٰ تمہاری دعا کو قبول کرے گا پھر جب وہ تکبیر کہے اور رکوع میں جائے‘ تو تم بھی تکبیر کہتے ہوئے رکوع میں جاؤ۔ امام کو تم سے پہلے رکوع میں جانا چاہئے اور تم سے پہلے (رکوع سے سر کو) اٹھانا چاہئے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ یوں ہو جائے گا‘ جب وہ سمع الله لمن حمده پڑھے تو تم لوگ اللهم ربنا ولك الحمد پڑھو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے نبی کی زبانی یہ بات ارشاد فرمائی ہے‘ پھر جو شخص اس کی حمد بیان کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو سن لیتا ہے‘ پھر جب امام تکبیر کہتے ہوئے سجدے میں جائے‘ تو تم بھی تکبیر کہتے ہوئے سجدے میں جاؤ امام کو تم سے پہلے سجدے میں جانا چاہئے اور تم سے پہلے اٹھنا چاہئے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ یوں ہو جائے گا‘ پھر جب قعدہ آئے‘ تو تم یہ پڑھو۔

"تمام زبانی اور جسمانی عبادتیں اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہیں۔ اے نبی آپ پر سلام ہو اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور اس کی برکتیں نازل ہوں‘ ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے تمام نیک بندوں پر سلام ہو میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں‘ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور بے شک حضرت محمد اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔"

2168– إسناده ضعيف. مصعب بن ثابت: ضعفه أحمد، وابن معين، وأبو حاتم، والنسائي، وقال المؤلف في "المجروحين" 3/29: منكر الحديث، ممن ينفرد بالمناكير عن المشاهير، فلما كثر ذلك منه، استحق مجانبة حديثه، ولما ذكره في "الثقات" 7/478 قال: وقد أدخلته في الضعفاء، وهو ممن استخرت الله فيه. ومحمد بن مسلم بن السائب بن خباب المدني: روى عنه اثنان، وذكره المؤلف في "الثقات" 5/373. وأخرجه أبو داؤد "670" في الصلاة: باب تسوية الصفوف، ومن طريقه البغوي في "شرح السنة" "811"، والبيهقي في "السنن" 2/22 عن مسدد بن مسرهد، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/254، وأبو داؤد "669"، والبغوي "811"، والبيهقي 2/22 من طريق حاتم بن إسماعيل، عن مصعب بن ثابت، به. وسيعيده المؤلف برقم "2170" من طريق بشر بن السري، عن مصعب بن ثابت، به.

www.islamicurdubooks.com

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْإِمَامِ اَنْ يَّأْمُرَ الْمَأْمُومِينَ بِتَسْوِيَةِ الصُّفُوفِ عِنْدَ قِيَامِهِمِ اِلَى الصَّلَاةِ

اس بات کا تذکرہ کہ امام کیلئے یہ بات مستحب ہے کہ جب لوگ نماز کیلئے کھڑے ہوں تو وہ مقتدیوں کو صفیں درست کرنے کی ہدایت کرے

2168 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ، وَعَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ، قَالَا: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ الْاَسْوَدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُصْعَبُ بْنُ ثَابِتِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، قَالَ: جِئْتُ فَقَعَدْتُ فَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمِ بْنِ خَبَّابٍ:

(متن حدیث): جَاءَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ فَقَعَدَ مَكَانَكَ هٰذَا فَقَالَ: تَدْرُونَ مَا هٰذَا الْعُودُ؟ قُلْنَا: لَا قَالَ: اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا قَامَ اِلَى الصَّلَاةِ اَخَذَ بِيَمِينِهِ، ثُمَّ الْتَفَتَ فَقَالَ: اعْتَدِلُوا سَوُّوا صُفُوفَكُمْ ثُمَّ اَخَذَ بِيَسَارِهِ، ثُمَّ قَالَ: اعْتَدِلُوا سَوُّوا صُفُوفَكُمْ فَلَمَّا هُدِمَ الْمَسْجِدُ فُقِدَ فَالْتَمَسَهُ عُمَرُ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِ، فَوَجَدَهُ قَدْ اَخَذَهُ بَنُو عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ فَجَعَلُوهُ فِي مَسْجِدِهِمْ فَانْتَزَعَهُ فَاَعَادَهُ (5: 8)

۞۞ مصعب بن ثابت بیان کرتے ہیں: میں آیا اور آ کر بیٹھ گیا تو محمد بن مسلم نے بتایا: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور تمہاری اس جگہ پر آ کر بیٹھ گئے انہوں نے فرمایا: کیا تم لوگ یہ بات جانتے ہو' یہ لکڑی کیا ہے ہم نے جواب دیا: جی نہیں' تو انہوں نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لئے کھڑے ہوئے تھے' تو آپ اپنے دست مبارک کے ذریعے اسے پکڑ لیتے تھے' پھر آپ متوجہ ہوتے اور ارشاد فرماتے: اعتدال اختیار کرو اور اپنی صفوں کو درست کرو پھر آپ اسے اپنے بائیں ہاتھ میں پکڑ لیتے اور ارشاد فرماتے: اعتدال اختیار کرو اور اپنی صفوں کو درست کرو' پھر جب مسجد منہدم ہو گئی تو یہ لکڑی گم ہو گئی۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو تلاش کیا' تو انہیں یہ لکڑی مل گئی۔ یہ لکڑی بنو عمرو بن عوف نے حاصل کر لی تھی اور انہوں نے اسے اپنی مسجد میں رکھ لیا تھا۔ حضرت عمر نے اسے وہاں سے واپس لا کر اس کی (پہلے والی مخصوص) جگہ پر رکھ دیا۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

2169 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ سُلَيْمَانَ، بِالْفُسْطَاطِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هِشَامِ بْنِ اَبِي خِيَرَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مِسْعَرُ بْنُ كِدَامٍ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَوِّي الصُّفُوفَ كَاَنَّمَا بِهَا الْقِدَاحُ. (5: 8)

۞۞ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صفیں یوں درست کرتے تھے جیسے تیر ہو۔

2169- إسناده حسن، وقد تقدم برقم "2165"، وسيرد برقم "2175". وانظر "2176".

www.islamicurdubooks.com

ذِكْرُ الِاسْتِحْبَابِ لِلْإِمَامِ اَنْ يَّأْمُرَ الْمَأْمُومِينَ بِتَسْوِيَةِ الصُّفُوفِ وَاعْتِدَالِهَا عِنْدَ قِيَامِهِ اِلَى الصَّلَاةِ

امام کیلئے یہ بات مستحب ہونے کا تذکرہ کہ وہ نماز کیلئے کھڑے ہوتے وقت مقتدیوں کو صفیں درست کرنے اور انہیں سیدھا رکھنے کی ہدایت کرے

2170 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ، حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ السَّرِيِّ، حَدَّثَنَا مُصْعَبُ بْنُ ثَابِتِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمِ بْنِ خَبَّابٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ،

(متن حدیث): اَنَّ عُمَرَ، لَمَّا زَادَ فِي الْمَسْجِدِ غَفَلُوا عَنِ الْعُودِ الَّذِي كَانَ فِي الْقِبْلَةِ قَالَ اَنَسٌ: اَتَدْرُونَ لِاَيِّ شَيْءٍ جُعِلَ ذٰلِكَ الْعُودُ؟ فَقَالُوا: لَا فَقَالَ: اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اُقِيمَتِ الصَّلَاةُ اَخَذَ الْعُودَ بِيَدِهِ الْيُمْنٰى، ثُمَّ الْتَفَتَ فَقَالَ: اعْدِلُوا صُفُوفَكُمْ وَاسْتَوُوا ثُمَّ اَخَذَ بِيَدِهِ الْيُسْرٰى ثُمَّ الْتَفَتَ فَقَالَ: اعْدِلُوا صُفُوفَكُمْ . (1: 78)

✿✿ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مسجد نبوی میں توسیع کی تو لوگ اس لکڑی سے غافل ہوگئے جو قبلہ کی سمت میں موجود تھی۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: کیا تم لوگ یہ بات جانتے ہو اس لکڑی کو کیوں رکھا گیا تھا؟ لوگوں نے جواب دیا: جی نہیں تو انہوں نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لئے اقامت کہے جانے کے بعد اس لکڑی کو اپنے دائیں دست اقدس میں لیتے تھے اور پھر (دائیں طرف) متوجہ ہوکر ارشاد فرماتے تھے: تم اپنی صفوں کو ٹھیک اور برابر کرو پھر آپ اسے اپنے بائیں دست اقدس میں لے کر (پھر بائیں طرف) متوجہ ہوکر ارشاد فرماتے تھے: تم اپنی صفوں کو ٹھیک کرو۔

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِي مِنْ اَجْلِهَا اُمِرَ بِتَسْوِيَةِ الصُّفُوفِ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے صفوں کو درست رکھنے کا حکم دیا گیا ہے

2171 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ

2170- إسناده ضعيف، وهو مكرر "22168"

2171- إسناده صحيح على شرط مسلم . محمد بن عبد الأعلى: من رجال مسلم، ومن فوقه من رجال الشيخين . وأخرجه ابن خزيمة "1543" عن محمد بن عبد الأعلى الصنعاني، بهذا الإسناد. وأخرجه الطيالسي "1982"، وابن أبي شيبة 1/351، وأحمد 3/177 و 254 و 274 و 279 و 291، ومسلم "433" في الصلاة: باب تسوية الصفوف وإقامتها، وابن ماجة "933" في الإقامة: باب إقامة الصفوف، وأبو عوانة 2/38، والدارمي 1/289، وأبو يعلى "2997"، و "3055" و "3137" و "3212"، والبغوي في "شرح السنة" "812"، والبيهقي 3/99-100، وابن خزيمة "1543" أيضا، من طرق عن شعبة، به. وأخرجه عبد الرزاق "2426"، ومن طريقه أبو يعلى "3188" عن معمر، عن قتادة، به. وسيرد برقم "2174" من طريق أبي الوليد الطيالسي، عن شعبة، به، فانظره. وفي الباب عن أبي هريرة سيرد برقم . "2177"

www.islamicurdubooks.com

الْحَارِثِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:
(متن حدیث): اَتِمُّوا صُفُوفَكُمْ، فَإِنَّ تَسْوِيَةَ الصَّفِّ مِنْ تَمَامِ الصَّلَاةِ. (1: 78)

✿✿ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''تم اپنی صفوں کو مکمل کرو کیونکہ صفوں کو درست کرنا نماز کی تکمیل کا حصہ ہے۔''

ذِكْرُ الْاسْتِحْبَابِ لِلْإِمَامِ بِمَسْحِ مَنَاكِبِ الْمُؤْمِنِينَ قَبْلَ إِقَامَةِ الصَّلَاةِ

امام کیلئے یہ بات مستحب ہونے کا تذکرہ کہ وہ نماز قائم ہونے سے پہلے اہل ایمان کے کندھوں پر ہاتھ پھیرے

2172 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَوْنٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَمَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ اللَّيْثِيِّ، عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ، قَالَ:
(متن حدیث): كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ مَنَاكِبَنَا فِي الصَّلَاةِ وَيَقُولُ: اسْتَوُوا وَلَا تَخْتَلِفُوا فَتَخْتَلِفَ قُلُوبُكُمْ لِيَلِيَنِّي مِنْكُمْ أُولُو الْأَحْلَامِ وَالنُّهَى، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ قَالَ أَبُو مَسْعُودٍ: وَأَنْتُمُ الْيَوْمَ أَشَدُّ اخْتِلَافًا. (1: 102)

✿✿ حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز (شروع کرنے سے) پہلے ہمارے کندھوں پر ہاتھ پھیرتے تھے اور ارشاد فرماتے تھے: تم (صفوں کو) درست رکھو اور آپس میں اختلاف نہ رکھو ورنہ تمہارے دلوں میں اختلاف آ جائے گا اور تم میں سے سمجھدار اور تجربہ کار لوگ میرے قریب کھڑے ہوں پھر اس کے بعد ان کے بعد کے مرتبے کے لوگ ہوں اور پھر اس کے بعد ان کے بعد کے مرتبے کے لوگ ہوں۔

حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: آج تمہارے درمیان شدید اختلاف پائے جاتے ہیں۔

2172- إسناده صحيح على شرط الشيخين. أبو عمار: هو حسين بن حريث الخزاعي المروزي، وأبو معمر: هو عبد الله بن سخبرة الأزدي. وأخرجه أحمد 4/122، وأبو عوانة 2/41، وابن خزيمة "1542"، وابن أبي شيبة 1/351، ومن طريقه مسلم "432" في الصلاة: باب تسوية الصفوف وإقامتها، والطبراني 17/ "596"، أربعتهم من طريق وكيع، بهذا الإسناد. وأخرجه الطيالسي "612"، وابن أبي شيبة 1/351، وأحمد 4/122، ومسلم "432"، والنسائي 2/87-88 في الإمامة إذا تقدم في تسوية الصفوف، وابن الجارود "315"، والطبراني في "الكبير" 17/ "587" و "589" و "590" و "592" و "593" و "595" و "596"، وأبو عوانة 2/41، والبيهقي 3/97 من طريق أبي معاوية وابن إدريس وجرير وشعبة ومحمد بن عبيد عن الأعمش، به. وأخرجه بنحوه الطبراني 17/ "597" من طريق حبيب بن أبي ثابت، عن عمارة بن عمير، به. وصححه الحاكم 1/219. وأخرجه الطبراني 17/ "598" من طريق عمرو بن مرة، عن أبي معمر، به. وسيورده المصنف برقم "2178" من طريق سفيان الثوري، عن الأعمش، به. فانظره.

www.islamicurdubooks.com

ذِكْرُ مَا يَأْمُرُ الْإِمَامُ الْمَأْمُومِينَ بِإِقَامَةِ الصُّفُوفِ قَبْلَ ابْتِدَاءِ الصَّلَاةِ

اس بات کا تذکرہ کہ امام نماز سے پہلے صفوں کو قائم کرنے کیلئے مقتدیوں کو کیا ہدایت کرے گا

2173 - (سندحدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السَّامِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ الْمَقَابِرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي حُمَيْدٌ الطَّوِيلُ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ:

(متن حدیث): أَقْبَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَجْهِهِ حِينَ قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ قَبْلَ أَنْ يُكَبِّرَ فَقَالَ: أَقِيمُوا صُفُوفَكُمْ وَتَرَاصُّوا، فَإِنِّي أَرَاكُمْ مِنْ وَرَاءِ ظَهْرِي. (5: 24)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز ادا کرنے کے لئے کھڑے ہوتے تھے تو آپ تکبیر کہنے سے پہلے ہماری طرف رُخ کرتے تھے اور ارشاد فرماتے تھے: صفیں قائم کرو اور ان کے درمیان خلا نہ چھوڑو کیونکہ میں تمہیں اپنے پیچھے بھی دیکھ لیتا ہوں۔

ذِكْرُ الْأَمْرِ بِتَسْوِيَةِ الصُّفُوفِ لِلْمَأْمُومِينَ إِذِ اسْتِعْمَالُهُ مِنْ تَمَامِ الصَّلَاةِ

مقتدیوں کو صفیں درست کرنے کا حکم ہونے کا تذکرہ کیونکہ یہ عمل نماز کی تکمیل کا حصہ ہے

2174 - (سندحدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ

2173- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله رجال الشيخين غير يحيى بن أيوب، فإنه من رجال مسلم. وأخرجه النسائي 2/92 في الإمامة: باب حث الإمام على رص الصفوف والمقاربة بينها، عن علي بن حجر، عن إسماعيل بن جعفر، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن أبي شيبة 1/351 عن هشيم، والشافعي 1/138 عن عبد الوهاب الثقفي، وعبد الرزاق "2462" عن عبد الله بن عمر، وأحمد 3/103 من طريق ابن أبي عدي، و3/125 و229 من طريق أبي خالد الأحمر سليمان بن حيان، و3/182 من طريق يحيى بن سعيد، و3/263 من طريق عبد الله بن بكر، و3/286، وأبو عوانة 2/39 من طريق حماد، وأحمد 3/263، والبخاري "719" في الأذان: باب إقبال الإمام على الناس عند تسوية الصفوف، والبيهقي في "السنن" 2/21 من طريق زائدة بن قدامة، والبخاري "725": باب إلزاق المنكب بالمنكب والقدم بالقدم في الصف، من طريق زهير، والبيهقي 2/21 أيضا، والبغوي في "شرح السنة" "807" من طريق يزيد بن هارون، كلهم عن حميد الطويل، بهذا الإسناد. وزاد البخاري وغيره: وكان أحدنا يلزق منكب بمنكب صاحبه، وقدمه بقدمه. وأخرجه عبد الرزاق "2427" و"2463" عن معمر، وأحمد 3/286، والنسائي 2/91 في الإمامة: باب كم مرة يقول استووا، وأبو عوانة 2/39، والبغوي في "شرح السنة" "808"، من طريق حماد بن سلمة، كلاهما عن ثابت، عن أنس. وأخرجه البخاري "718" في الأذان: باب تسوية الصفوف عند الإقامة وبعدها، ومسلم "434" "125" في الصلاة: باب تسوية الصفوف وإقامتها، وأبو عوانة 2/39، والبيهقي 3/100 من طرق عن عبد الوارث، عن عبد العزيز بن صهيب، عن أنس. 2174- إسناده صحيح على شرط الشيخين. أبو الوليد: هو هشام بن عبد الملك الباهلي مولاهم. وأخرجه البخاري "723" في الأذان: باب إقامة الصف من تمام الصلاة، وأبو داود "668" في الصلاة: باب تسوية الصفوف ومن طريقه البيهقي في "السنن" 3/99، وأخرجه البيهقي 3/100 أيضا من طريق عثمان بن سعيد، ثلاثتهم عن أبي الوليد الطيالسي، بهذا الإسناد. وأخرجه أبو داود "668" أيضا، ومن طريقه البيهقي 3/99، 100 عن سليمان بن حرب، عن شعبة، به. وتقدم برقم "2171" من طريق خالد بن الحارث، عن شعبة، به. فانظره.

www.islamicurdubooks.com

قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

سَوُّوا صُفُوفَكُمْ، فَإِنَّ تَسْوِيَةَ الصَّفِّ مِنْ تَمَامِ الصَّلَاةِ. (1: 95)

حضرت انس رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''صفوں کو درست کرو کیونکہ صفیں درست کرنا نماز کی تکمیل کا حصہ ہے۔''

ذِكْرُ مَا يُتَوَقَّعُ فِي الْمَأْمُومِينَ عِنْدَ تَرْكِهِمْ لِتَسْوِيَةِ الصُّفُوفِ فِي الصَّلَاةِ

اس بات کا تذکرہ کہ اگر مقتدی نماز کے دوران صفوں کو درست کرنا ترک کرتے ہیں تو پھر ان کے بارے میں کیا توقع کی جاتی ہے

2175 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ الْمِنْهَالِ بْنِ اَخِي الْحَجَّاجِ الْعَطَّارُ، بِالْبَصْرَةِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذِ بْنِ مُعَاذٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِي، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا سِمَاكٌ، قَالَ: سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ، وَهُوَ يَخْطُبُ وَيَقُولُ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَوِّي الصَّفَّ حَتّٰى يَدَعَهُ مِثْلَ الْقِدْحِ اَوِ الرُّمْحِ، فَرَاٰى صَدْرَ رَجُلٍ نَاتِئًا مِنَ الصَّفِّ فَقَالَ: عِبَادَ اللّٰهِ لَتُسَوُّنَّ صُفُوفَكُمْ اَوْ لَيُخَالِفَنَّ اللّٰهُ بَيْنَ وُجُوهِكُمْ. (1: 95)

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ' نے خطبہ دیتے ہوئے یہ بات بیان کی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صف درست کروایا کرتے تھے' یہاں تک کہ آپ اسے تیر یا نیزے کی مانند کر دیتے تھے۔ ایک مرتبہ آپ نے ایک شخص کے سینے کو صف سے آگے نکلا ہوا دیکھا تو ارشاد فرمایا: اے اللہ کے بندو! تم لوگ یا تو صفیں درست رکھو گے یا اللہ تعالیٰ تمہارے درمیان اختلاف پیدا کر دے گا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَيْنَ وُجُوهِكُمْ اَرَادَ بِهِ بَيْنَ قُلُوبِكُمْ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد: ''تمہارے چہروں کے درمیان'' اس سے مراد یہ ہے: تمہارے دلوں کے درمیان

2176 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ اِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي غَنِيَّةَ، عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ اَبِي زَائِدَةَ، عَنْ اَبِي الْقَاسِمِ الْجَدَلِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ، يَقُولُ:

(متن حدیث): اَقْبَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَجْهِهِ فَقَالَ: اَقِيمُوا صُفُوفَكُمْ - ثَلَاثًا -

---

2175- إسناده حسن. سماك: هو ابن حرب: صدوق من رجال مسلم، وباقي رجاله ثقات رجال الشيخين. وتقدم برقم "2165" من طريق محمد بن جعفر، عن شعبة، به، وبرقم "2169" من طريق مسعر بن كدام، عن سماك، به مختصرا، فانظرهما.

www.islamicurdubooks.com

وَاللّٰهِ لَتُقِيمُنَّ صُفُوفَكُمْ اَوْ لَيُخَالِفَنَّ اللّٰهُ بَيْنَ قُلُوبِكُمْ قَالَ: فَرَاَيْتُ الرَّجُلَ يُلْزِقُ كَعْبَهُ بِكَعْبِ صَاحِبِهِ وَمَنْكِبَهُ بِمَنْكِبِ صَاحِبِهِ. (1: 95)

اَبُو الْقَاسِمِ الْجَدَلِيُّ هٰذَا اسْمُهُ حُسَيْنُ بْنُ الْحَارِثِ مِنْ جَدِيلَةَ قَيْسٍ مِنْ ثِقَاتِ الْكُوفِيِّينَ

❀❀ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہماری طرف رُخ کرتے اور ارشاد فرماتے: اپنی صفیں درست کرو۔ یہ بات آپ تین مرتبہ ارشاد فرماتے (پھر فرماتے:) یا تو تم اپنی صفیں درست رکھو گے یا پھر اللہ تعالیٰ تمہارے درمیان اختلاف پیدا کردے گا۔

راوی کہتے ہیں: میں نے دیکھا' ہر شخص ساتھ والے کے ٹخنے کے ساتھ اپنے ٹخنے کو ملاتا تھا اور اپنے کندھے کو اپنے ساتھی کے کندھے کے ساتھ ملاتا تھا۔ ابوالقاسم الجدلی نامی راوی کا نام حسین بن حارث ہے۔ یہ جدیلہ قیس سے تعلق رکھتے ہیں اور کوفہ سے تعلق رکھنے والے ثقہ راوی ہیں۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ اِقَامَةَ الصُّفُوفِ لِلصَّلَاةِ مِنْ حُسْنِ الصَّلَاةِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نماز کے دوران صف کو قائم کرنا نماز کی خوبصورتی کا حصہ ہے

2177 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي السَّرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اَقِيمُوا الصَّفَّ فِي الصَّلَاةِ، فَاِنَّ اِقَامَةَ الصَّفِّ مِنْ حُسْنِ الصَّلَاةِ. (1: 95)

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم نماز میں اپنی صفوں کو درست رکھو کیونکہ صف کو درست رکھنا نماز کی خوبصورتی کا حصہ ہے۔''

2176- إسناده قوي. ابن أبي غنية: هو عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ اَبِي غَنِيَّةَ، وأبو القاسم الجدلي: هو حسين بن الحارث. وأخرجه أبو داوُد "662" في الصلاة: باب تسوية الصفوف، ومن طريقه البيهقي 3/100-101 من طريق وكيع، والدارقطني 1، 282-283 من طريق يحيى بن سعيد الأموي، والدولابي في "الكنى والأسماء" 2/86 من طريق يعلى بن عبيد، ثلاثتهم عن زكريا بن أبي زائدة، بهذا الإسناد. وعلقه البخاري في الأذان: باب إلزاق المنكب بالمنكب والقدم بالقدم في الصف، فقال: وقال النعمان بن بشير: رأيت الرجل منا يلزق كعبه بكعب صاحبه، ووصله الحافظ في "تغليق التعليق" 2/302 من طريق الدارقطني، ونسبه إلى أبي داوُد، وابن خزيمة، وحسن إسناده، وقال: وأصل الحديث دون الزيادة في آخره من حديث النعمان في "صحيح مسلم" "436"، وغيره من هذا الوجه. وانظر ما قبله و "2165".

2177- حديث صحيح. ابن أبي السري: متابع، ومن فوقه من رجال الشيخين. وهو في "مصنف عبد الرزاق" برقم "2424"، ومن طريقه أخرجه أحمد 2/314، والبخاري "722" في الأذان: باب إقامة الصف من تمام الصلاة، ومسلم "435" في الصلاة: باب تسوية الصفوف وإقامتها، والبيهقي في "السنن" 3/99، وأبو عوانة 2/39. وتقدم طرفه برقم "2107".

www.islamicurdubooks.com

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ اخْتِلَافِ الْمَأْمُومِ فِي صَلَاتِهٖ عَلٰى اِمَامِهٖ

مقتدی کا نماز کے بارے میں اپنے امام سے اختلاف کرنے کی ممانعت کا تذکرہ

2178 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ الْعَبْدِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ اَبِيْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِيْ *مَسْعُوْدٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ مَنَاكِبَنَا فِي الصَّلَاةِ وَيَقُوْلُ: لَا تَخْتَلِفُوا فَتَخْتَلِفَ قُلُوْبُكُمْ وَلْيَلِيَنِيْ مِنْكُمْ اُولُو الْاَحْلَامِ وَالنُّهٰى، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ. (2: 43)

حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (نماز شروع کرنے سے پہلے) ہمارے کندھوں پر ہاتھ پھیرتے تھے اور یہ ارشاد فرماتے تھے: (صف سیدھی کرنے میں) ایک دوسرے سے اختلاف نہ کرو ورنہ تمہارے دلوں میں اختلاف آجائے گا اور تم میں سے میرے قریب سمجھدار اور تجربہ کار لوگ کھڑے ہوں پھر اس کے بعد ان کے بعد کے مرتبے کے لوگ ہوں اس کے بعد ان کے بعد کے مرتبے کے لوگ ہوں''۔

ذِكْرُ وَصْفِ خَيْرِ صُفُوْفِ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ وَشَرِّهَا

مردوں اور خواتین کی سب سے بہتر صف اور سب سے کم بہتر صف کی صفت کا تذکرہ

2179 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيْفَةَ، حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ

2178- إسناده صحيح على شرط الشيخين . وأخرجه أبو داؤد "674" في الصلاة: باب من يستحب أن يلي الإمام في الصف، عن محمد بن كثير العبدي، بهٰذا الإسناد. وأخرجه عبد الرزاق "2430"، ومن طريقه الطبراني /17 "586" و "591" عن سفيان الثوري، به. وأخرجه الحميدي "456"، ومن طريقه الطبراني "17" "588" و "594"، وأخرجه الدارمي 1/290 عن محمد بن يوسف، كلاهما عن سفيان، عن الأعمش، به . وأخرجه مسلم "432"، وابن ماجة "976" في الإقامة: باب من يستحب أن يلي الإمام، من طريق ابن عيينة، عن الأعمش، به. وقد تحرف في "الإحسان" "أبو مسعود" إلى "ابن مسعود." وأورده المؤلف برقم "2172" من طريق وكيع، عن الأعمش، به، فانظره.

2179- إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه ابن ماجة "1000" في الإقامة: باب صفوف النساء، وابن خزيمة في "صحيحه" "1561" كلاهما عن أحمد بن عبدة، عن عبد العزيز بن محمد الدراوردي، بهٰذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/485 عن عبد الرحمٰن بن مهدي وأبي عامر العقدي، عن زهير بن محمد الخراساني، عن العلاء، به . وأخرجه الطيالسي "2408"، وابن أبي شيبة 2/385، وأحمد 2/336 و354 و367، ومسلم "440" في الصلاة: باب تسوية الصفوف وإقامتها، وأبو داؤد "678" في الصلاة: باب وصف النساء وكراهية التأخر عن الصف الأول، والترمذي "224" في الصلاة: باب ما جاء في فضل الصف الأول، والنسائي 2/93-94 في الإمامة: باب ذكر خير صفوف النساء، وشر صفوف الرجال، وابن ماجة "1000"، وأبو عوانة 2/37، والبغوي في "شرح السنة" "815"، والبيهقي في "السنن" 3/97 من طريق سهيل بن أبي صالح، عن أبيه، عن أبي هريرة. وأخرجه ابن أبي شيبة 2/385، 386، والحميدي "1001"، وأحمد 2/340، والدارمي 1/291، والبيهقي 3/98 من طريق محمد بن عجلان، عن أبيه، عن أبي هريرة. وأخرجه أحمد 2/247 عن سفيان، عن ابن عجلان، عن سعيد المقبري، عن أبي هريرة. وأخرجه الشافعي في "المسند" 1/139، والحميدي "1000"، من طريق سفيان، عن ابن عجلان، عن أبيه أو عن سعيد المقبري، عن أبي هريرة.

www.islamicurdubooks.com

اَبِيهِ، عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اَحْسِنُوا اِقَامَةَ الصُّفُوفِ فِى الصَّلَاةِ، وَخَيْرُ صُفُوفِ الْقَوْمِ فِى الصَّلَاةِ اَوَّلُهَا وَشَرُّهَا آخِرُهَا، وَخَيْرُ صُفُوفِ النِّسَاءِ فِى الصَّلَاةِ آخِرُهَا وَشَرُّهَا اَوَّلُهَا. (1: 78)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''نماز میں صف قائم کرنے میں خوبصورتی کو اختیار کرو اور نماز میں لوگوں کی سب سے بہترین صف پہلے والی ہوتی ہے اور سب سے کم بہترین آخری ہوتی ہے اور خواتین کی صفوں میں سے سب سے بہتر صف' سب سے آخر والی ہوتی ہے اور سب سے کم بہتر صف پہلے والی ہوتی ہے''۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ لِلْمَامُوْمِيْنَ اَنْ يَّقِفَ مِنْهُمْ وَرَاءَ الْاِمَامِ اُولُو الْاَحْلَامِ وَالنُّهٰى

مقتدیوں کو اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ کہ ان میں سے سمجھدار اور تجربہ کار لوگ امام کے پیچھے کھڑے ہوں گے

2180 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زُهَيْرٍ اَبُوْ يَعْلٰى بِالْاُبُلَّةِ، قَالَ: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ نَصْرٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ، عَنْ اَبِى مَعْشَرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): لِيَلِيَنِّى مِنْكُمْ اُولُو الْاَحْلَامِ وَالنُّهٰى، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ، وَلَا تَخْتَلِفُوا فَتَخْتَلِفَ قُلُوبُكُمْ وَاِيَّاكُمْ وَهَيْشَاتِ الْاَسْوَاقِ. (1: 95)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَبُوْ مَعْشَرٍ هٰذَا زِيَادُ بْنُ كُلَيْبٍ كُوفِىٌّ ثِقَةٌ وَلَيْسَ هٰذَا بِاَبِى مَعْشَرٍ السِّنْدِيِّ، فَاِنَّهُ مِنْ ضُعَفَاءِ الْبَغْدَادِيِّينَ.

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تم میں سے سمجھدار اور تجربہ کار لوگ میرے قریب کھڑے ہوں اس کے بعد ان کے بعد والے مرتبے کے لوگ ہوں پھر اس کے بعد ان کے بعد کے مرتبے کے لوگ ہوں (تم لوگ صف سیدھی کرنے میں) آپس میں اختلاف نہ کرو'

2180- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير أبى معشر -واسمه زياد بن كليب- فإنه من رجال مسلم وحده. خالد الحذاء: هو خالد بن مهران، وإبراهيم: هو ابن يزيد النخعى. وأخرجه الترمذى "228" فى الصلاة: باب ما جاء ليلينى منكم أولو الأحلام والنهى، وابن خزيمة فى "صحيحه" "1572"، والبغوى فى "شرح السنة" "821" من طريق نصر بن على الجهضمى، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 1/475، ومسلم "432" "123" فى الصلاة: باب تسوية الصفوف وإقامتها، وأبو داؤد "675" فى الصلاة: باب من يستحب أنيلى الإمام فى الصف، والدارمى 1/290، وأبو عوانة 2/42، وابن خزيمة "1572" أيضا، والطبرانى "10041"، والبيهقى 3/96-97 من طرق، عن يزيد بن زريع، به.

www.islamicurdubooks.com

ورنہ تمہارے دلوں میں اختلاف آ جائے گا اور بازاروں کے شوروغوغا سے بچنے کی کوشش کرو۔"

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ابومعشر نامی یہ راوی زیاد بن کلیب ہے جو کوفہ کا رہنے والا ہے اور "ثقہ" ہے۔ یہ ابومعشر سندی نہیں ہے کیونکہ وہ بغداد سے تعلق رکھنے والا "ضعیف" راوی ہے۔

ذِكْرُ اِبَاحَةِ تَاْخِيْرِ الْاَحْدَاثِ عَنِ الصَّفِّ الْاَوَّلِ عِنْدَ حُضُوْرِ اُولِي الْاَحْلَامِ وَالنُّهٰى

سمجھدار اور تجربہ کار لوگوں کی موجودگی میں کمسن لوگوں کا پہلی صف سے پیچھے ہونے کے مباح ہونے کا تذکرہ

2181 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ عَلِيِّ بْنِ عَطَاءِ بْنِ مُقَدَّمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ يَعْقُوْبَ السَّدُوْسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ، عَنْ اَبِي مِجْلَزٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ عَبَّادٍ، قَالَ:

(متن حدیث): بَيْنَمَا اَنَا بِالْمَدِيْنَةِ فِي الْمَسْجِدِ فِي الصَّفِّ الْمُقَدَّمِ قَائِمٌ اُصَلِّي فَجَذَبَنِي رَجُلٌ مِّنْ خَلْفِي جَذْبَةً فَنَحَّانِي وَقَامَ (مَقَامِي) فَوَاللّٰهِ مَا عَقَلْتُ صَلَاتِي، فَلَمَّا انْصَرَفَ فَاِذَا هُوَ اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ، قَالَ: يَا ابْنَ اَخِي لَا يَسُؤْكَ اللّٰهُ اِنَّ هٰذَا عَهْدٌ مِّنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَيْنَا اَنْ نَلِيَهُ ثُمَّ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ، وَقَالَ: هَلَكَ اَهْلُ الْعَهْدِ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ ثَلَاثًا، ثُمَّ قَالَ: وَاللّٰهِ مَا عَلَيْهِمْ آسٰى وَلٰكِنْ آسٰى عَلٰى مَنْ اَضَلُّوْا قَالَ: قُلْتُ: مَنْ يَعْنِي بِهٰذَا؟ قَالَ: الْاُمَرَاءَ. (4: 16)

قیس بن عباد بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں مدینہ منورہ میں ایک مسجد میں پہلی صف میں موجود تھا اور کھڑا ہوا نماز ادا کر رہا تھا۔ میرے پیچھے سے موجود ایک شخص نے مجھے کھینچا اور مجھے ایک طرف ہٹا کر میری جگہ پر کھڑا ہو گیا۔ اللہ کی قسم! مجھے اپنی نماز

2181- إسناده صحيح . محمد بن عمر: أخرج له أصحاب السنن وهو ثقة، ومن فوقه من رجال الشيخين غير يوسف بن يعقوب السدوسي، فإنه من رجال البخاري. أبو مجلز: هو لاحق بن حميد السدوسي . وهو في "صحيح ابن خزيمة" برقم "1573". وأخرجه النسائي 2/88 في الإمامة: باب من يلي الإمام ثم الذي يليه، عن مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ عَلِيِّ بْنِ عَطَاءِ بن مقدم، بهذا الإسناد . وأخرجه عبد الرزاق "2460" عن محمد بن راشد، عن خالد، عن قيس بن عباد، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 5/140 عن سليمان بن داوُد، ووهب بن جرير، والطيالسي "555"، ثلاثتهم عن شعبة، عن أبي حمزة، عن إياس بن قتادة، عن قيس بن عباد، به 2182.- إسناده صحيح على شرط البخاري . وأخرجه البيهقي في "السنن" 2/432 من طريق سليمان بن شعيب الكيساني، عن بشر بن بكر، بهذا الإسناد . وأخرجه أبو داوُد "655" في الصلاة: باب المصلي إذا خلع نعليه أين يضعهما، ومن طريقه البغوي في "شرح السنة "301"، وأخرجه الحاكم 1/260، كلاهما من طريق عبد الوهاب بن نجدة الحوطي، حدثنا بقية وشعيب بن إسحاق، عن الأوزاعي. بهذا الإسناد . وصححه الحاكم ووافقه الذهبي . وأخرجه ابن أبي شيبة 2/418 من طريقين عن ابن أبي ذئب، عن سعيد المقبري. بهذا الإسناد . وسيورده المؤلف بعده "2183" و "2187" من طريق عياض بن عبد الله، عن سعيد المقبري، عن أبي هريرة، وبرقم "2188" من طريق يوسف بن ماهك، عن أبي هريرة، به . فانظره . وله طريقان أخران ضعيفان عند ابن ماجة "1432" في الإقامة: باب ما جاء في أين توضع النعل إذا خلعت في الصلاة، والطبراني في "الصغير" "783".

www.islamicurdubooks.com

کا خیال ہی نہیں رہا۔ پھر جب اس نے نماز مکمل کی تو وہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ تھے۔ انہوں نے فرمایا: اے میرے بھتیجے! اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ برا نہ کرے یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ہمارے ساتھ عہد ہے ہم آپ کے (یعنی امام کے قریب) کھڑے ہوں۔

پھر انہوں نے قبلہ کی طرف رُخ کیا' اور ارشاد فرمایا: عہد والے لوگ رب کعبہ کی قسم ہلاکت کا شکار ہو گئے۔ یہ بات انہوں نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی پھر انہوں نے فرمایا: اللہ کی قسم! ان لوگوں پر افسوس نہیں ہے۔ افسوس ان لوگوں پر ہے جنہوں نے انہیں گمراہ کیا۔ راوی کہتے ہیں: میں نے دریافت کیا: اس سے مراد کون لوگ ہیں' تو انہوں نے جواب دیا: حکمران۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِالصَّلَاةِ فِي النَّعْلَيْنِ اَوْ خَلْعِهِمَا وَوَضْعِهِمَا بَيْنَ رِجْلَيِ الْمُصَلِّي اِذَا صَلّٰى

جوتے پہن کر یا نماز کے دوران جوتے اتار کر انہیں دونوں پاؤں کے درمیان رکھ کر نماز ادا کرنے کا حکم ہونے کا تذکرہ

2182 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ سَلْمٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ، حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ، حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيْدِ الزُّبَيْدِيُّ، عَنْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ فَخَلَعَ نَعْلَيْهِ فَلَا يُؤْذِ بِهِمَا اَحَدًا وَلْيَجْعَلْهُمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ اَوْ لِيُصَلِّ فِيْهِمَا.

(26:1)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب کوئی شخص نماز ادا کرتے ہوئے اپنے جوتے اتار دے تو وہ اس کے ذریعے کسی کو تکلیف نہ دے بلکہ انہیں اپنے دونوں پاؤں کے درمیان رکھ لے یا پھر انہیں پہن کر نماز ادا کر لے۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمَرْءَ مُخَيَّرٌ بَيْنَ الصَّلَاةِ فِيْ نَعْلَيْهِ وَبَيْنَ خَلْعِهِمَا وَوَضْعِهِمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ آدمی کو اس بات کا اختیار ہے کہ وہ جوتے پہن کر نماز ادا کرے' یا اتار کر یا انہیں دونوں پاؤں کے درمیان رکھ کر نماز ادا کرے

2183 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ، حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِيْ عِيَاضُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْقُرَشِيُّ، وَغَيْرُهُ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

2183- إسناده صحيح على شرط مسلم، وهو في "صحيح ابن خزيمة" برقم "1009" وأخرجه الحاكم 1/259 من طريق بحر بن نصر الخولاني، عن عبد الله بن وهب، بهذا الإسناد. وصححه على شرط مسلم، ووافقه الذهبي. وأخرجه عبد الرزاق "1519" من طريق عبد بن زياد بن سمعان، أخبرني سعيد المقبري، به. وانظر ما قبله و "2187" و "2188".

www.islamicurdubooks.com

وَسَلَّمَ قَالَ:

اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ فَلْيَلْبَسْ نَعْلَيْهِ اَوْ لِيَخْلَعْهُمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ وَلَا يُؤْذِ بِهِمَا غَيْرَهُ. (1: 78)

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جب کوئی شخص نماز ادا کرے تو یا تو جوتے پہن کر رکھے یا انہیں اتار کر دونوں پاؤں کے درمیان رکھے وہ اس کے ذریعے کسی دوسرے کو تکلیف نہ پہنچائے۔"

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَنْ يُصَلِّيَ الصَّلَاةَ فِيْ نَعْلَيْهِ مَا لَمْ يَعْلَمْ فِيْهِمَا اَذًى

آدمی کیلئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ جوتے پہن کر نماز ادا کرے جبکہ اسے جوتوں میں کسی گندگی کا علم نہ ہو

2184 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ الصَّيْرَفِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ طَالُوتَ بْنِ عَبَّادٍ الْجَحْدَرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: حَدَّثَنَا كَهْمَسُ بْنُ الْحَسَنِ، عَنْ اَبِي الْعَلَاءِ، عَنْ اَبِيْهِ، (متن حدیث): اَنَّهُ رَاَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ وَعَلَيْهِ نَعْلٌ مَخْصُوفَةٌ. (1:4)

❀❀ ابوالعلاء اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا۔ آپ پیوند لگا ہوا جوتا پہنے ہوئے تھے۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ لِمَنْ اَتَى الْمَسْجِدَ لِلصَّلَاةِ اَنْ يَّنْظُرَ فِيْ نَعْلَيْهِ وَيَمْسَحَ الْاَذٰى عَنْهُمَا اِنْ كَانَ بِهِمَا

جو شخص نماز ادا کرنے کیلئے مسجد آتا ہے اس کو اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ کہ وہ اپنے جوتوں کا

2184- حديث صحيح، عثمان بن طالوت بن عباد: ذكره المؤلف في "ثقاته" 8/454، فقال: عثمان بن طالوت بن عباد الجحدري من أهل البصرة يروي عن عبد الوهاب الثقفي، وأبي عاصم وأهل بلده، وكان أحفظ من أبيه، حدثنا عنه مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الصَّيْرَفِيُّ غُلَامُ طَالُوتَ بْنِ عباد، مات وهو شاب ولم يتمتع بعلمه في سنة أربع وثلاثين ومائتين. قلت: وأبوه طالوت محدث ثقة، له ترجمة في "السير" 11/25، وباقي رجاله ثقات رجال الشيخين، غير أن صحابيه لم يخرج له البخاري، أبو العلاء: هو يزيد بن عبد الله بن الشخير. وأخرجه عبد الرزاق "1500"، ومن طريقه أحمد 4/25، عن معمر، عن سعيد الجريري، عن أبي العلاء يزيد بن عبد الله بن الشخير، به. وهذا إسناد صحيح على شرطهما، ومعمر روى عن سعيد الجريري قبل الاختلاط. وأخرجه البزار "603" من طريق يزيد بن زريع "وهو ممن سمع من سعيد قبل الاختلاط أيضا" عن سعيد الجريري بلفظ: رأيت النبي صلى الله عليه وسلم صلى في نعليه، ثم بزق، ثم دلكها بنعله. وأخرجه أبو الشيخ في "أخلاق النبي صلى الله عليه وسلم" ص 135 من طريق شعبة، عن حميد بن هلال، عن مطرف بن عبد الله بن الشخير، عن أبيه، به. وفي الباب عن عمرو بن حريث عند عبد الرزاق "1505"، وابن أبي شيبة 2/415، وغيره، انظر مصنف ابن أبي شيبة 2/415-417، وعبد الرزاق 1/384-387.

www.islamicurdubooks.com

جائزہ لے اور اگر ان پر گندگی لگی ہو تو اس کو صاف کرے

2185 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ الطَّيَالِسِيُّ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي نَعَامَةَ السَّعْدِيِّ، عَنْ اَبِي نَضْرَةَ، عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ:

(متن حدیث): صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا صَلّٰى خَلَعَ نَعْلَيْهِ فَوَضَعَهُمَا عَنْ يَسَارِهِ فَخَلَعَ الْقَوْمُ نِعَالَهُمْ، فَلَمَّا قَضٰى صَلَاتَهُ قَالَ: مَا لَكُمْ خَلَعْتُمْ نِعَالَكُمْ؟ قَالُوْا: رَاَيْنَاكَ خَلَعْتَ فَخَلَعْنَا، قَالَ: اِنِّي لَمْ اَخْلَعْهُمَا مِنْ بَاْسٍ وَلٰكِنَّ جِبْرِيلَ اَخْبَرَنِي اَنَّ فِيهِمَا قَذَرًا، فَاِذَا اَتٰى اَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيَنْظُرْ فِي نَعْلَيْهِ، فَاِنْ كَانَ فِيهِمَا اَذًى فَلْيَمْسَحْهُ. (1: 78)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھائی جب آپ نے نماز ادا کی تو اپنے جوتے اتار کر اپنے بائیں طرف رکھ لیے۔ حاضرین نے بھی اپنے جوتے اتار لئے جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز مکمل کی تو آپ نے دریافت کیا: تم نے جوتے کیوں اتارے ہیں' تو لوگوں نے عرض کی: ہم نے آپ کو دیکھا' آپ نے جوتے اتار دیئے' تو ہم نے بھی اتار دیے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے کسی خرابی کی وجہ سے انہیں نہیں اتارا بلکہ جبرائیل نے مجھے بتایا تھا' ان پر گندگی لگی ہوئی ہے' جب کوئی شخص مسجد میں آئے' تو وہ اپنے جوتوں کا جائزہ لے اگر اس میں گندگی لگی ہوئی ہو' تو وہ اسے صاف کر لے۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِالصَّلَاةِ فِي الْخِفَافِ وَالنِّعَالِ اِذْ اَهْلُ الْكِتَابِ لَا يَفْعَلُوْنَهُ

موزے اور جوتے پہن کر نماز ادا کرنے کا حکم کیونکہ اہل کتاب ایسا نہیں کرتے ہیں

2186 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قَحْطَبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبَانَ الْقُرَشِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ

2185-- إسناده صحيح على شرط مسلم، أبو نعامة السعدي: اسمه عبد ربه، وقيل: عمرو، وأبو نضرة: اسمه المنذر بن مالك قَطعَةَ العبدي البصري. وأخرجه ابن خزيمة في "صحيحه" "1017" عن محمد بن يحيى، عن أبي الوليد الطيالسي، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن أبي شيبة 2/417، والطيالسي "2154"، وأحمد 3/20 و92، وأبو داؤد "650" في الصلاة: باب الصلاة في النعل، والدارمي 1/320، والبيهقي 2/431، وأبو يعلى "1194"، وابن خزيمة "1017" أيضا، من طرق عن حماد بن سلمة، بهذا الإسناد. "وما وقع في بعض النسخ أبي داؤد أنه حماد بن زيد، فهو خطأ من النساخ." وصحّحه الحاكم 1/260 على شرطِ مُسلمٍ، ووافقه الذهبي. وأخرجه عبد الرزاق "1516" عن معمر، عن أيوب، عن رجل حدثه عن أبي سعيد الخدري ...

2186- حديث صحيح، أحمد بن أبان: ذكره المؤلف في "ثقاته" 32/*، فقال: أحمد بن أبان القرشي من ولد خالد بن أسيد من أهل البصرة، يروي عن سفيان بن عيينة، حدثنا عنه بن قحطبة وغيره، مات سنة خمسين ومئتين، وفي "الوافي بالوفيات" للصفدي 6/197: أحمد بن أبان: أصله بصري، كان ببغداد، حدث عن عبد العزيز الدراوردي، وإبراهيم بن سعد الزهري، مات سنة اثنتين وأربعين ومئتين. قال محب الدين بن النجار: ذكره محمد بن إسحاق بن مندة الأصبهاني في تاريخه. وقد توبع، وباقي رجاله ثقات. وأخرجه أبو داؤد "652" في الصلاة: باب الصلاة في النعل، ومن طريقه البغوي في "شرح السنة" "534"، وأخرجه الحاكم 1/260، ومن طريقه البيهقي 2/432، من طريق محمد بن شاذان، كلاهما عن قتيبة بن سعيد، عن مروان بن معاوية، بهذا الإسناد. وهذا سند حسن. وصححه الحاكم، ووافقه الذهبي. ولفظه عندهم: "خالفوا اليهود، فإنهم لا يصلون في خفافهم ولا نعالهم" ولم يرد عندهم لفظ: "والنصارى" وقد انفرد بها المؤلف. وأخرجه الطبراني في "الكبير" "7165".

www.islamicurdubooks.com

مُعَاوِيَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ مَيْمُونٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ ثَابِتٍ يَعْلَى بْنُ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): خَالِفُوا الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى فَاِنَّهُمْ لَا يُصَلُّوْنَ فِيْ خِفَافِهِمْ وَلَا فِيْ نِعَالِهِمْ.

ابوثابت یعلیٰ بن شداد اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے۔

"یہودیوں اور عیسائیوں کے برخلاف کرو، وہ لوگ موزوں اور جوتوں میں نماز ادا نہیں کرتے ہیں۔"

ذِكْرُ الْاَمْرِ لِلْمَاْمُوْمِ عِنْدَ خَلْعِهِ نَعْلَيْهِ بِوَضْعِهِمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ

مقتدی کو اس بات کے حکم کا تذکرہ کہ جب وہ جوتے اتارے تو اپنے دونوں پاؤں کے درمیان رکھے

2187 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِيَاضُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ وَخَلَعَ نَعْلَيْهِ، فَلْيَجْعَلْهُمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ وَلَا يُؤْذِ بِهِمَا غَيْرَهُ (1: 95)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جب کوئی شخص نماز ادا کرتے ہوئے جوتے اتارے تو انہیں اپنے دونوں پاؤں کے درمیان رکھ لے اور اسے ان کے ذریعے کسی دوسرے کو تکلیف نہیں پہنچانی چاہیے۔"

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ وَّضْعِ الْمَاْمُوْمِ نَعْلَهُ عَنْ يَّمِيْنِهِ فِيْ صَلَاتِهِ اَوْ عَنْ يَّسَارِهِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ مقتدی اپنے جوتے کو نماز کے دوران اپنے دائیں یا بائیں طرف رکھے

2188 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ زُهَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْخَزَّازُ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ يُوْسُفَ بْنِ مَاهَكَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

2187- إسناده صحيح على شرط مسلم. وهو مكرر "2183".

2188- إسناده حسن في الشواهد. أبو عامر الخزاز -واسمه صالح بن رستم- وإن كان من رجال مسلم فهو كثير الخطأ. وأخرجه ابن خزيمة في "صحيحه" "1016" عن محمد بن بشار، بهذا الإسناد. وأخرجه أبو داؤد "654" في الصلاة: باب المصلي إذا خلع نعليه أين يضعهما، وممن طريقه البيهقي في "السنن" 2/432، والبغوي في "شرح السنة" "302"، عن الحسن بن علي، وأخرجه الحاكم 1/259 ومن طريقه البيهقي 2/432 أيضا من طريق الحسن بن مكرم، وابن خزيمة "1016" أيضا عن يعقوب بن إبراهيم الدورقي، ثلاثتهم عن عثمان بن عمر، بهذا الإسناد. وتقدم برقم "2182" من طريق سعيد المقبري، عن أبيه، عن أبي هريرة، وبرقم "2183" و "2187" من طريق سعيد المقبري، عن أبي هريرة.

www.islamicurdubooks.com

(متن حدیث): إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ، فَلَا يَضَعْ نَعْلَهُ عَنْ يَمِينِهِ وَلَا عَنْ يَسَارِهِ، فَيَكُونُ عَنْ يَمِينِ غَيْرِهِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ عَنْ يَسَارِهِ أَحَدٌ وَلْيَضَعْهُمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ .(2: 43)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب کوئی شخص نماز ادا کرے تو وہ اپنے جوتے کو اپنے دائیں طرف یا اپنے بائیں طرف نہ رکھے ورنہ وہ کسی دوسرے شخص کے دائیں طرف ہو جائے گا البتہ اگر اس کے بائیں طرف کوئی شخص موجود نہ ہو' تو پھر (وہ اس طرف رکھ سکتا ہے) یا پھر اسے (جوتوں کو) اپنے دونوں پاؤں کے درمیان رکھ لینا چاہئے۔''

ذِكْرُ وَضْعِ الْمُصَلِّي نَعْلَيْهِ إِذَا أَرَادَ الصَّلَاةَ

نمازی جب نماز ادا کرنے لگے تو اس کا جوتے رکھنے کا تذکرہ

2189 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هَوْذَةُ بْنُ خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ، حَدِيثًا يَرْفَعُهُ إِلَى أَبِي سَلَمَةَ بْنِ سُفْيَانَ، وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ السَّائِبِ، قَالَ:

(متن حدیث): حَضَرْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ وَصَلَّى فِي الْكَعْبَةِ فَخَلَعَ نَعْلَيْهِ فَوَضَعَهُمَا عَنْ يَسَارِهِ، ثُمَّ افْتَتَحَ سُورَةَ الْمُؤْمِنِينَ، فَلَمَّا بَلَغَ ذِكْرَ عِيسَى أَوْ مُوسَى أَخَذَتْهُ سَعْلَةٌ فَرَكَعَ .(5: 8)

حضرت عبداللہ بن سائب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: فتح مکہ کے موقع پر میں بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھا۔ آپ نے خانہ کعبہ میں نماز ادا کی۔ آپ نے اپنے جوتے اتارے اور انہیں اپنے بائیں طرف رکھ لیا پھر آپ نے سورہ مومنون کی تلاوت شروع کی' جب آپ حضرت عیسیٰ یا شاید حضرت موسیٰ کے ذکر تک پہنچے تو آپ کو کھانسی آ گئی تو آپ رکوع میں چلے گئے۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ إِنْشَاءِ الْمَرْءِ الصَّلَاةَ عِنْدَ ابْتِدَاءِ الْمُؤَذِّنِ فِي الْإِقَامَةِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ جب مؤذن اقامت شروع کر دے تو آدمی نماز شروع کرے

2190 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ، وَعُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، وَغَيْرُهُمَا، قَالُوا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ

2190- زياد بن عبد الله: هو ابن الطفيل العامرى البكائى، أبو محمد الكوفى، صاحب ابن إسحاق، وأثبت الناس فيه، مختلف فيه، روى له البخارى حديثا واحدا مقرونا بغيره، واحتج به مسلم. وقال ابن عدى: وما أرى بروايته بأسا. وباقى رجال السند رجال الشيخين غير محمد بن عبد الله فإنه من رجال مسلم . وأخرجه أبو عوانة 2/33، 34 من طرق عن زياد بن عبد الله البكائى، بهذا الإسناد، بلفظ: "إذا أقيمت الصلاة ... " وبهذا اللفظ سيورده المؤلف برقم "2193" من طريق زَكَرِيَّا بْنُ إِسْحَاقَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، به، فانظر تخريجه هناك. 2191- إسناده صحيح. عبد الله بن معاوية لم يخرجا له، وهو ثقة، ون فوقه من رجال الشيخين غير صحابيه، فإنه من رجال مسلم. وأخرجه أحمد 5/83، ومسلم "712" فى صلاة المسافرين: باب كراهة الشروع فى نافلة بعد شروع المؤذن، وأبو داؤد "1265" فى الصلاة: باب إذا أدرك الإمام ولم يصل ركعتى الفجر، والنسائى 2/117 .

www.islamicurdubooks.com

بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَزِيعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُحَادَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِذَا اَخَذَ الْمُؤَذِّنُ فِي الْاِقَامَةِ فَلَا صَلَاةَ اِلَّا الْمَكْتُوبَةَ . (2: 89)

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب مؤذن اقامت کہنا شروع کرے تو (اس کے بعد) صرف فرض نماز ادا کی جا سکتی ہے۔''

2191 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا بَكْرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْوَهَّابِ الْقَزَّازُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْجُمَحِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ يَزِيدَ، عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَرْجِسَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَجُلًا دَخَلَ الْمَسْجِدَ بَعْدَمَا اُقِيمَتِ الصَّلَاةُ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ دَخَلَ الصَّفَّ، فَلَمَّا انْصَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: بِاَيَّتِهِمَا اعْتَدَدْتَ، اَوْ بِاَيَّتِهِمَا احْتَسَبْتَ؟ اَلَّتِي صَلَّيْتَ مَعَنَا اَوِ الَّتِي صَلَّيْتَ وَحْدَكَ؟ . (2: 89)

❀❀ حضرت عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص اقامت ہو جانے کے بعد مسجد میں داخل ہوا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا کر رہے تھے۔ اس شخص نے دو رکعات ادا کی پھر اس کے بعد صف میں شامل ہوا جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا کر لی' تو آپ نے دریافت کیا: تم نے ان دونوں میں سے کس کو شمار کیا ہے۔ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) ان دونوں میں سے کس کے ذریعے ثواب کی امید رکھی ہے۔ وہ نماز جو تم نے ہمارے ساتھ ادا کی ہے یا وہ نماز جو تم نے تنہا ادا کی ہے۔

ذِكْرُ وَصْفِ هٰذِهِ الصَّلَاةِ الَّتِي كَانَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي

اس نماز کی صفت کا تذکرہ جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ادا کیا کرتے تھے

2192 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُو خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ شَبِيبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَرْجِسَ،

(متن حدیث): وَكَانَ قَدْ اَدْرَكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الْفَجْرَ فَجَاءَ رَجُلٌ، فَصَلَّى خَلْفَهُ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ، ثُمَّ دَخَلَ مَعَ الْقَوْمِ، فَلَمَّا قَضَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاتَهُ قَالَ لِلرَّجُلِ: اَيُّهُمَا جَعَلْتَ صَلَاتَكَ الَّتِي صَلَّيْتَ وَحْدَكَ اَوِ الَّتِي صَلَّيْتَ مَعَنَا؟ . (2: 89)

❀❀ حضرت عبداللہ بن سرجس جنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا ہے۔ انہوں نے یہ بات بیان کی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی نماز پڑھا رہے تھے۔ اسی دوران ایک شخص آیا اس نے آپ کے پیچھے دو رکعت ادا کی پھر وہ حاضرین کے ساتھ (باجماعت نماز) میں شامل ہو گیا جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی نماز مکمل کی تو آپ نے اس سے فرمایا: تم نے کون سی نماز کو اپنی نماز قرار دیا ہے۔ وہ نماز جو تم نے تنہا ادا کی تھی یا وہ نماز جو تم نے ہمارے ساتھ ادا کی ہے۔

www.islamicurdubooks.com

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ حُكْمَ صَلَاةِ الْفَجْرِ وَحُكْمَ غَيْرِهَا مِنَ الصَّلَوَاتِ فِي هٰذَا الزَّجْرِ سَوَاءٌ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ فجر کی نماز کا حکم اور دیگر نمازوں کا حکم اس ممانعت کے بارے میں برابر ہے

2193 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوسٰى، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ اِسْحَاقَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِذَا اُقِيمَتِ الصَّلَاةُ، فَلَا صَلَاةَ اِلَّا الْمَكْتُوبَةَ. (2: 89)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب نماز کے لئے اقامت کہہ دی جائے' تو صرف فرض نماز ادا کی جا سکتی ہے۔''

ذِكْرُ الرُّخْصَةِ لِلدَّاخِلِ الْمَسْجِدَ وَالْاِمَامُ رَاكِعٌ اَنْ يَّبْتَدِءَ صَلَاتَهُ مُنْفَرِدًا ثُمَّ يَلْحَقَ بِالصَّفِّ عِنْدَ الرُّكُوعِ فَيَتَّصِلَ بِهِ

2193- إسناده صحيح على شرط الشيخين. عبد الله: هو ابن المبارك. وأخرجه النسائي 2/116 في الإمامة: باب ما يكره من الصلاة عند الإقامة، عن نصر بن سويد، عن عبد الله بن مبارك، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/517، ومسلم "710" "64" في صلاة المسافرين: باب كراهة الشروع في نافلة بعد شروع المؤذن، والترمذي "421" في الصلاة: باب ما جاء إذا أقيمت الصلاة فلا صلاة إلا المكتوبة، وابن ماجة "1151" في الإقامة: باب ما جاء إذا أقيمت الصلاة فلا صلاة إلا المكتوبة، وأبو عوانة 1/32، والبيهقي 2/482، من طريق روح بن عبادة، وأحمد 2/531، وابن ماجة "1151" من طريق أزهر بن القاسم، ومسلم "710" "64"، وأبو داود "1266" في الصلاة: باب إذا أدرك الإمام ولم يصل ركعتي الفجر، والبيهقي 2/482 من طريق عبد الرزاق، والدارمي 1/337، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/371 من طريق أبي عاصم، كلهم عن زكريا بن إسحاق، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/331 و455، ومسلم "710"، وأبو عوانة 2:32-33، وأبو داود "1266"، والنسائي 2/116، 117، والدارمي 1/338، والبيهقي 2/482، والبغوي في "شرح السنة" "804"، والطبراني في "الصغير" "21" و"529"، والخطيب في "تاريخ بغداد" 5/197 و7/195 و12/213 و13/59 من طرق عن عمرو بن دينار، به. وصححه ابن خزيمة برقم "1123" وأخرجه عبد الرزاق "3987" عن ابن جريج، والثوري، عن عمرو بن دينار، أن عطاء بن يسار أخبره أنه سمع أبا هريرة يقول: إذا أقيمت الصلاة، فلا صلاة إلا المكتوبة. وأخرجه ابن أبي شيبة 2/77، ومسلم من طريق ابن عيينة، وأيوب، عن عمرو بن دينار، عن عطاء بن يسار، عن أبي هريرة موقوفا عليه. قلت: والمرفوع أصح كما قال الترمذي، لأنه زيادة، وهي مقبولة من الثقات، ويعضد المرفوع طريق آخر عن أبي هريرة، أخرجه أحمد 2/352، والطحاوي 1/372 من طريقين عن عياش بن عباس القتباني، عن أبي تميم الزهري، عن أبي هريرة مرفوعا: "إذا أقيمت الصلاة، فلا صلاة إلا التي أقيمت." وأبو تميم الزهري: لا يعرف. وتقدم برقم "2190" من طريق مُحَمَّدِ بْنِ جُحَادَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، به، بلفظ: "إذا أخذ المؤذن في الإقامة ... فانظره.

www.islamicurdubooks.com

مسجد میں داخل ہونے والے شخص کیلئے اس بات کی رخصت کا تذکرہ کہ جب امام رکوع کی حالت میں ہو تو وہ انفرادی طور پر نماز کا آغاز کرے اور پھر رکوع کی حالت میں صف کے پاس آ کر اس میں شامل ہو جائے

2194 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْاَحْمَرِ الصَّيْرَفِيُّ، بِالْبَصْرَةِ قَالَ: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيْدِ النَّرْسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا وُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ، عَنْ عَنْبَسَةَ الْاَعْوَرِ، عَنِ الْحَسَنِ،

(متن حدیث):اَنَّ اَبَا بَكْرَةَ، دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاكِعٌ فَرَكَعَ، ثُمَّ مَشَى حَتّٰى لَحِقَ بِالصَّفِّ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: زَادَكَ اللّٰهُ حِرْصًا وَلَا تَعُدْ.

حسن بیان کرتے ہیں: حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ مسجد میں داخل ہوئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت رکوع میں تھے، تو وہ بھی رکوع میں چلے گئے اور پھر چلتے ہوئے آ کر صف میں شامل ہو گئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہاری حرص میں اضافہ کرے دوبارہ ایسا نہ کرنا۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ تَفَرَّدَ بِهٖ عَنْبَسَةُ عَنِ الْحَسَنِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے اس روایت کو حسن کے حوالے سے نقل کرنے میں عنبسہ نامی راوی منفرد ہے

2195 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ قَحْطَبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ الْعِجْلِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا

2194- عنبسة الأعور: هو عنبسة بن أبي رائطة الغنوي، ذكره المؤلف في "ثقاته" 7/290، وقال ابن أبي حاتم 6/400: سألت أبي عن عنبسة الأعور، فقال: هو عنبسة بن أبي رائطة الأعور، وهو عنبسة الغنوي، شيخ روى عنه عبد الوهاب الثقفي أحاديث حسانا، وروى عنه وهيب، وليس بحديثه بأس. وترجم له البخاري في "تاريخه" 7/38، فلم يذكر فيه جرحا ولا تعديلا، وأما علي ابن المديني، فقد ضعفه في "العلل" ص 86، وقد تابعه عليه زياد الأعلم في الرواية الآتية عند المصنف. وباقي رجاله ثقات رجال الشيخين. وأخرجه الطبراني في "الصغير" "1030" من طريق العباس بن الوليد النرسي، بهٰذا الإسناد. وقوله: "ولا تعد" قال الحافظ في "الفتح": أي: إلى ما صنعت من السعي الشديد، ثم الركوع دون الصف، ثم من المشي إلى الصف. وانظر تمام كلامه فيه.

2195- إسناده صحيح على شرط البخاري. يزيد بن زريع سمع من ابن أبي عروبة قبل الاختلاط. زياد الأعلم: هو زياد بن حسان بن قرة الباهلي، وقد صرح الحسن بالتحديث في رواية النسائي وأبي داوٗد وغيرهما. وأخرجه أبو داوٗد "683" في الصلاة: باب الرجل يركع دون الصف، ومن طريقه البيهقي في "السنن" 3/106 وأخرجه النسائي 2/118 في الإمامة: باب الركوع دون الصف، من طريق حميد بن مسعدة، وأخرجه الطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/395 من طريق يحيى بن عبد الحميد الحماني، كلاهما عن يزيد بن زريع، بهٰذا الإسناد. وأخرجه أحمد 5/39 و45، والبخاري "783" في الأذان: باب إذا ركع دون الصف، وأبو داوٗد "684"، وابن الجارود "318"، والطحاوي 1/395، والبغوي في "شرح السنة" "822" و "823"، والبيهقي 3/106 من طرق عن زياد الأعلم، به. وأخرجه الطيالسي "876" عن أبي حرة، وعبد الرزاق "3376"، ومن طريقه أحمد 5/46، من طريق قتادة، كلاهما عن الحسن، به. وأخرجه أحمد 5/42 و50 من طريق عبد الرحمٰن بن أبي بكرة، عن أبيه ...

www.islamicurdubooks.com

يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ اَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ زِيَادٍ الْاَعْلَمِ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ اَبِي بَكْرَةَ،

(متن حدیث): اَنَّهُ دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاكِعٌ، قَالَ: فَرَكَعْتُ دُوْنَ الصَّفِّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: زَادَكَ اللّٰهُ حِرْصًا وَلَا تَعُدْ .(1: 33)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْحَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: هٰذَا الْخَبَرُ مِنَ الضَّرْبِ الَّذِي ذَكَرْتُ فِي كِتَابِ فُصُولِ السُّنَنِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ يَنْهٰى عَنْ شَيْءٍ فِي فِعْلٍ مَعْلُومٍ وَيَكُونُ مُرْتَكِبُ ذٰلِكَ الشَّيْءِ الْمَنْهِيِّ عَنْهُ مَاْثُومًا بِفِعْلِهِ ذٰلِكَ اِذَا كَانَ عَالِمًا بِنَهْيِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُ، وَالْفِعْلُ جَائِزٌ عَلٰى مَا فَعَلَهُ كَنَهْيِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَنْ يَّخْطُبَ الرَّجُلُ عَلٰى خِطْبَةِ اَخِيهِ اَوْ يَسْتَامَ عَلٰى سَوْمِ اَخِيهِ، فَاِنْ خَطَبَ امْرُؤٌ عَلٰى خِطْبَةِ اَخِيهِ بَعْدَ عِلْمِهِ بِالنَّهْيِ عَنْهُ كَانَ مَاْثُومًا، وَالنِّكَاحُ صَحِيحٌ، فَكَذٰلِكَ قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَبِي بَكْرَةَ: زَادَكَ اللّٰهُ حِرْصًا وَلَا تَعُدْ ، فَاِنْ عَادَ رَجُلٌ فِي هٰذَا الْفِعْلِ الْمَنْهِيِّ عَنْهُ وَكَانَ عَالِمًا بِذٰلِكَ النَّهْيِ كَانَ مَاْثُومًا فِي ارْتِكَابِهِ الْمَنْهِيَّ، وَصَلَاتُهُ جَائِزَةٌ؛ وَلِاَنَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبَاحَ هٰذَا الْقَدْرَ لِاَبِي بَكْرَةَ مُسْتَثْنًى مِنْ جُمْلَةِ مَا نَهَاهُ عَنْهُ فِي خَبَرِ وَابِصَةَ[1] كَالْمُزَابَنَةِ وَالْعَرِيَّةِ وَلَوْ لَمْ تَجْزِ الصَّلَاةُ بِهٰذَا الْوَصْفِ لِاَبِي بَكْرَةَ لَاَمَرَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاِعَادَةِ الصَّلَاةِ، وَقَوْلُهُ: وَلَا تَعُدْ اَرَادَ بِهِ لَا تَعُدْ فِي اِبْطَاءِ الْمَجِيءِ اِلَى الصَّلَاةِ[2] لَا اَنَّهُ اَرَادَ بِهِ اَنْ لَّا تَعُوْدَ بَعْدَ تَكْبِيرِكَ فِي اللُّحُوقِ بِالصَّفِّ

۞۞ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے وہ مسجد میں داخل ہوئے، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت رکوع کی حالت میں تھے۔ راوی بیان کرتے ہیں: میں صف سے پیچھے ہی رکوع میں چلا گیا (اور پھر صف میں آ کر شامل ہوا) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہاری حرص میں اضافہ کرے دوبارہ ایسا نہ کرنا۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ روایت اس قسم سے تعلق رکھتی ہے جس کے بارے میں نے کتاب اصول سنن میں یہ بات ذکر کی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بعض اوقات کسی متعین فعل کے حوالے سے کسی چیز سے منع کرتے ہیں۔ اور اس ممنوعہ فعل کا مرتکب

---

1 سيورده المصنف بالأرقام "2198" و "2199" و "2200" و . "2201"

2 قال الإمام الشافعي فيما نقله عنه البيهقي في "السنن" 2/90: قوله: "ولا تعد": يشبه قوله: لا تأتوا للصلاة تسعون . يعني -والله أعلم: ليس عليك أن تركع حتى تصل إلى موقفك لما في ذلك من التعب، كما ليس عليك أن تسعى إذا سمعت الإقامة . وقال الإمام الطحاوي في "شرح مشكل الآثار" 1/396 : فإن قال قائل: ما معنى قوله: "ولا تعد"؟ قيل له: ذلك عندنا يحتمل معنيين: يحتمل: ولا تعد أن تركع دون الصف حتى تقوم في الصف، كما قد روى عنه أبو هريرة: حدثنا ابن أبي داؤد قال: حدثنا المقدمي، قال: حدثني عمر بن علي، قال: حدثنا ابن عجلان، عن الأعرج، عن أبي هريرة قال: قال النبي صلى الله عليه وسلم: "إذا أتى أحدكم الصلاة، فلا يركع دون الصف حتى يأخذ مكانه من الصف". "قلت: وأخرجه ابن أبي شيبة 1/256-257 من طريق أبي خالد الأحمر، عن محمد بن عجلان، به موقوفا بلفظ: "لا تكبر حتى تأخذ مقامك من الصف ."" وأخرجه أيضا 1/257 من طريق يحيى بن سعيد، عن ابن عجلان، به. بلفظ: " لا تكبر حتى تأخذ مقامك من الصف."" ويحتمل قوله: "ولا تعد" أي: ولا تعد أن تسعى إلى الصلاة سعيا يحفزك فيه النفس كما قد جاء عنه في غير هٰذا الحديث . ثم ذكر حديث أبي هريرة مرفوعا: " إذا أقيمت الصلاة، فلا تأتوها تسعون، وائتوها وأنتم تمشون وعليكم السكينة، فما أدركتم فصلوا، وما فاتكم فأتموا."

www.islamicurdubooks.com

شخص اس کے سرانجام دینے پر گناہگار شمار ہوتا ہے۔ جبکہ وہ شخص نبی اکرم ﷺ کی ممانعت سے واقف ہو۔ لیکن آدمی کا کیا ہوا وہ فعل جائز ہوتا ہے۔ جس طرح نبی اکرم ﷺ نے اس بات سے منع کیا ہے کہ کوئی شخص اپنے بھائی کے پیغام نکاح پر نکاح کا پیغام بھیج دے۔ یا اپنے بھائی کی بولی پر بولی لگا دے۔ تو جو شخص نبی اکرم ﷺ کی اس حوالے سے ممانعت کا علم ہونے کے باوجود اپنے بھائی کے پیغام نکاح پر نکاح کا پیغام بھیج دیتا ہے تو وہ گناہگار ہوتا ہے۔ لیکن (اس پیغام کے نتیجے میں کیا جانے والا) نکاح درست شمار ہو گا۔ اسی طرح نبی اکرم ﷺ کا حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے یہ کہنا۔

''اللہ تعالیٰ تمہاری حرص میں اضافہ کرے تو تم دوبارہ ایسا نہ کرنا'' تو اگر کوئی شخص دوبارہ اس ممنوعہ فعل کا مرتکب ہوتا ہے اور وہ اس کی ممانعت سے واقف بھی ہو تو وہ اس ممنوعہ فعل کے ارتکاب پر گناہگار شمار ہو گا۔ لیکن اس کی نماز جائز ہو گی۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے اتنی مقدار کو حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ کے لیے مباح قرار دیا تھا کہ یہ اس عمومی حکم سے مستثنیٰ ہو جائے گا جو نبی اکرم ﷺ نے اس سے منع کیا تھا۔ جس کا ذکر حضرت وابصہ رضی اللہ عنہ کی نقل کردہ روایت میں ہے۔ اس کی مثال مزابنہ اور عریہ کی مانند ہو جائے گی۔ اگر حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ کے لیے اس صفت کے ہمراہ نماز ادا کرنا جائز نہ ہوتا۔ تو نبی اکرم ﷺ ان کو نماز دہرانے کا حکم دیتے تاہم نبی اکرم ﷺ کا یہ حکم ''تم دوبارہ ایسا نہ کرنا'' اس سے آپ کی مراد یہ ہے کہ نماز کے لیے آتے ہوئے تم دوبارہ تیزی نہ دکھانا۔ اس سے یہ مراد نہیں ہے کہ نبی اکرم ﷺ یہ کہنا چاہتے ہوں کہ تم تکبیر کہنے کے بعد صف میں آ کر شامل نہ ہونا۔

ذِكْرُ الْمَوْضِعِ الَّذِي يَقِفُ فِيهِ الْمَأْمُومُ إِذَا كَانَ وَحْدَهُ مِنَ الْإِمَامِ فِي صَلَاتِهِ

اس جگہ کا تذکرہ جہاں نماز ادا کرنے کے دوران مقتدی کھڑا ہو گا جب وہ امام کے پیچھے کھڑا ہو

2196 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، مَوْلَى ثَقِيفٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَشْعَثِ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ:

(متن حدیث): بِتُّ عِنْدَ خَالَتِي مَيْمُونَةَ، فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فَقُمْتُ أُصَلِّي فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ فَأَخَذَ بِرَأْسِي فَأَقَامَنِي عَنْ يَمِينِهِ. (5: 8)

2196– إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله ثقات رجال الشيخين غير أبي الأشعث –واسمه أحمد بن المقدام– فإنه من رجال البخاري. أيوب: هو ابن أبي تميمة السختياني. وأخرجه البخاري "699" في الأذان: باب إذا لم ينو الإمام أن يؤم ثم جاء قوم فأمهم، ومن طريقه البغوي في "شرح السنة" "826" عن مسدد، والنسائي 2/87 في الإمامة: باب موقف الإمام والمأموم صبي، عن يعقوب بن إبراهيم، كلاهما عن إسماعيل بن علية، بهذا الإسناد. وأخرجه أبو داوُد "611" في الصلاة: باب الرجلين يؤم أحدهما صاحبه كيف يقوما، عن عمرو بن عون، عن هشيم، عن أبي بشر، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/308 من طريق الحكم، كلاهما عن سعيد بن جبير، به. وأخرجه مسلم "763" "192" و "193" في صلاة المسافرين: باب الدعاء في صلاة الليل وقيامه، وأبو داوُد "610" في الصلاة: باب الرجلين يؤم أحدهما صاحبه، وأبو عوانة 2/76، والبيهقي في "السنن" 3/99، من طرق عن عطاء بن أبي رباح، عن ابن عباس. وأخرجه الترمذي "232" في الصلاة: باب ما جاء في الرجل يصلي ومعه رجل، من طريق عمرو بن دينار، عن كريب، عن ابن عباس. وتقدم مطولا برقم "1190" من طريق سالم بن أبي الجعد، ومختصرا برقم "1445" من طريق سلمة بن كهيل، كلاهما عن كريب، عن ابن عباس، فانظر تخريجهما ثمة.

www.islamicurdubooks.com

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: انہوں نے اپنی خالہ سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے ہاں رات بسر کی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اٹھ کر نماز ادا کرنے لگے تو میں بھی نماز ادا کرنے کے لئے اٹھا میں آپ کی بائیں طرف آ کر کھڑا ہوا تو آپ نے میرے سر کو پکڑا اور مجھے اپنی دائیں طرف کھڑا کر لیا۔

ذِكْرُ وَصْفِ قِيَامِ الْمَأْمُومِ مِنَ الْإِمَامِ إِذَا أَرَادَ الصَّلَاةَ جَمَاعَةً

مقتدی کا امام کے ہمراہ کھڑے ہونے کے طریقے کا تذکرہ جب وہ باجماعت نماز ادا کرنے کا ارادہ کرے

2197 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ مُجَاهِدٍ أَبُو حَزْرَةَ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الْوَلِيدِ بْنِ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ:

(متن حدیث): سِرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِذَا كُنَّا عَشِيَّةً وَدَنَوْنَا مِنْ مِيَاهِ الْعَرَبِ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ رَجُلٌ يَتَقَدَّمُنَا فَيَرِدُ الْحَوْضَ فَيَشْرَبُ وَيَسْقِينَا؟ قَالَ جَابِرٌ: فَقُمْتُ فَقُلْتُ: هَذَا رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَيُّ رَجُلٍ مَعَ جَابِرٍ؟ فَقَامَ جَبَّارُ بْنُ صَخْرٍ، فَانْطَلَقْنَا إِلَى الْبِئْرِ فَنَزَعْنَا فِي الْحَوْضِ سَجْلًا أَوْ سَجْلَيْنِ، ثُمَّ مَدَرْنَاهُ، ثُمَّ نَزَعْنَا فِيهِ حَتَّى أَفْهَقْنَاهُ، فَكَانَ أَوَّلَ طَالِعٍ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: أَتَأْذَنَانِ؟ قُلْنَا: نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَأَشْرَعَ نَاقَتَهُ فَشَرِبَتْ، ثُمَّ شَنَقَ لَهَا فَبَالَتْ، ثُمَّ عَدَلَ بِهَا فَأَنَاخَهَا، ثُمَّ جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْحَوْضِ فَتَوَضَّأَ مِنْهُ، ثُمَّ قُمْتُ فَتَوَضَّأْتُ مِنْ مُتَوَضَّأِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَهَبَ جَبَّارُ بْنُ صَخْرٍ يَقْضِي حَاجَتَهُ، وَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي وَكَانَتْ عَلَيَّ بُرْدَةٌ، وَكُنْتُ أُخَالِفُ بَيْنَ طَرَفَيْهَا فَلَمْ تَبْلُغْ لِي وَكَانَتْ لَهَا ذَبَاذِبُ فَنَكَّسْتُهَا ثُمَّ خَالَفْتُ بَيْنَ طَرَفَيْهَا فَجِئْتُ حَتَّى قُمْتُ عَنْ يَسَارِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذَ بِيَدِي، فَأَدَارَنِي حَتَّى أَقَامَنِي عَنْ يَمِينِهِ، وَجَاءَ جَبَّارُ بْنُ صَخْرٍ فَتَوَضَّأَ، ثُمَّ جَاءَ فَقَامَ عَنْ يَسَارِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذَنَا بِيَدَيْهِ جَمِيعًا فَدَفَعَنَا حَتَّى أَقَامَنَا مِنْ خَلْفِهِ وَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْمُقُنِي وَأَنَا لَا أَشْعُرُ، ثُمَّ فَطِنْتُ فَقَالَ: هَكَذَا وَأَشَارَ بِيَدِهِ شُدَّ. فَلَمَّا فَرَغَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَا جَابِرُ قُلْتُ: لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: إِذَا كَانَ ثَوْبُكَ وَاسِعًا فَخَالِفْ بَيْنَ طَرَفَيْهِ، وَإِنْ كَانَ ضَيِّقًا فَاشْدُدْهُ عَلَى حَقْوِكَ. (5: 8)

2197- إسناده صحيح على شرط مسلم، وهو "صحيحه" "3010" في الزهد: باب حديث جابر الطويل، وقصة أبي اليسر، عن هارون بن معروف ومحمد بن عباد قالا: حدثنا حاتم بن إسماعيل، بهذا الإسناد. وأخرجه أبو داوُد "643" في الصلاة: باب إذا كان الثوب ضيقا يتزر به، وابن الجارود في "المنتقى" "172"، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/307، والبيهقي في "السنن" 2/239، والبغوي في "شرح السنة" "827"، والحاكم 1/254 من طرق عن حاتم بن إسماعيل، به. وأخرجه مسلم "766" "196" في صلاة المسافرين: باب الدعاء في صلاة الليل وقيامه، وأبو عوانة 2/76 من طريق ورقاء، عن محمد بن المنكدر، عن جابر.

www.islamicurdubooks.com

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سفر کر رہے تھے یہاں تک کہ جب شام کا وقت ہوا تو ہم پانی کے علاقے کے قریب پہنچے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کون شخص ہم سے آگے جا کر حوض پر پہنچے گا اور خود بھی پانی پیئے گا اور ہمیں بھی پلائے گا۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں کھڑا ہوا۔ میں نے عرض کی: یہ شخص یا رسول اللہ۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جابر کے ساتھ کون شخص ہوگا‘ تو حضرت جبار بن صخر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے پھر ہم دونوں چلتے ہوئے کنویں کے پاس آئے آپ نے اس میں سے ایک یا شاید دو ڈول نکالے پھر ہم نے اسے بھر دیا‘ پھر ہم نے اس میں سے پانی نکالا‘ یہاں تک کہ ہم نے اسے بھر دیا۔ سب سے پہلے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے سامنے آئے آپ نے دریافت کیا: کیا تم دونوں اجازت دیتے ہو ہم نے عرض کی: جی ہاں‘ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اونٹنی کو پانی پلانا شروع کیا۔ اس نے پانی پی لیا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے موقع دیا‘ تو اس نے پیشاب کیا‘ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے باندھ دیا‘ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حوض کے پاس تشریف لائے۔ آپ نے اس سے وضو کیا‘ پھر میں کھڑا ہوا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کے پانی سے میں نے بھی وضو کیا‘ پھر حضرت جبار بن صخر رضی اللہ عنہ قضائے حاجت کے لئے تشریف لے گئے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور نماز ادا کرنے لگے مجھ پر ایک چادر تھی جسے میں نے مخالف سمت میں اوڑھا ہوا تھا وہ مجھے پوری نہیں آتی تھی۔ اس کے کچھ کنارے تھے جنہیں میں نے باندھ لیا مخالف سمت میں اوڑھ لیا۔ پھر میں آیا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بائیں طرف کھڑا ہوا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑا مجھے گھما کر اپنی دائیں طرف کھڑا کر لیا پھر حضرت جبار بن صخر آئے۔ انہوں نے وضو کیا‘ پھر وہ آئے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بائیں طرف کھڑے ہو گئے‘ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم دونوں کو دونوں ہاتھوں کے ذریعے پکڑا اور ہمیں اپنے پیچھے کھڑا کر دیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارا جائزہ لیتے رہے مجھے اس کا اندازہ نہیں ہو سکا پھر مجھے اندازہ ہو گیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا: اس طرح آپ نے اشارہ کر کے بتایا‘ اسے باندھ لو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ کر فارغ ہوئے۔ آپ نے فرمایا: اے جابر! میں نے عرض کی: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! میں حاضر ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تمہارا کپڑا کشادہ ہو‘ تو تم اسے مخالف سمت میں اوڑھ لو لیکن جب وہ تنگ ہو‘ تو پھر اسے تہبند کے طور پر باندھ لو۔“

2198 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ الْقَطَّانُ، بِالرَّقَّةِ وَالرَّافِقَةِ جَمِيعًا، قَالَ: حَدَّثَنَا حَكِيمُ بْنُ سَيْفٍ الرَّقِّيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِي اُنَيْسَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ الْاَشْجَعِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ رَاشِدٍ، عَنْ وَّابِصَةَ بْنِ مَعْبَدِ بْنِ الْحَارِثِ الْاَسَدِيِّ:

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى رَجُلًا يُصَلِّيْ وَحْدَهُ خَلْفَ الصُّفُوْفِ، فَاَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّعِيْدَ الصَّلَاةَ . (1: 33)

2198– إسناده حسن . حكيم بن سيف: صدوق، ومن فوقه من رجال الصحيح غير عمرو بن راشد الكوفي، فقد ذكره المؤلف في "الثقات"، وروى عنه اثنان، وتابعه عليه زياد بن أبي الجعد عند المؤلف "2200"، وقول ابن حزم في "المحلى" 4/54: وثقه أحمد بن حنبل وغيره وهم منه. وأخرجه الطبراني في "الكبير" /22 "372" من طريق عبيد الله بن عمرو، بهذا الإسناد. وأخرجه أيضا /22 "373" من طريق عمرو بن مرة، به. وأخرجه أحمد 4/228، والطبراني /22 "383" من طريق شمر بن عطية، عن هلال بن يساف، عن وابصة. وأخرجه الطبراني /22 "388" و "390" و "391" من طريق سالم بن أبي الجعد، و "392" و "393" و "398" من طريق حنش بن المعتمر، ثلاثتهم عن وابصة، به.

www.islamicurdubooks.com

حضرت وابصہ بن معبد اسدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا جو صفوں کے پیچھے اکیلا کھڑا ہو کر نماز ادا کر رہا تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ہدایت کی وہ دوبارہ نماز ادا کرے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ هٰذَا الْمُصَلِّيَ الْمُنْفَرِدَ خَلْفَ الصُّفُوفِ اَعَادَ صَلَاتَهُ بِاَمْرِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِيَّاهُ بِذٰلِكَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ صفوں کے پیچھے تنہا کھڑے ہو کر نماز ادا کرنے والے شخص نے اپنی نماز کو دہرایا تھا کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو ایسا کرنے کا حکم دیا تھا

2199 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِي عَوْنٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو قُدَيْدٍ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ فَضَالَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ رَاشِدٍ، عَنْ وَابِصَةَ بْنِ مَعْبَدٍ:

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاَى رَجُلًا يُصَلِّي خَلْفَ الصَّفِّ وَحْدَهُ فَاَمَرَهُ فَاَعَادَ الصَّلَاةَ . (1: 33)

حضرت وابصہ بن معبد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو صف کے پیچھے تنہا کھڑے ہو کر نماز ادا کرتے دیکھا تو آپ نے اسے حکم دیا وہ دوبارہ نماز ادا کرے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا اَمَرَ هٰذَا الرَّجُلَ بِاِعَادَةِ الصَّلَاةِ؛ لِاَنَّهُ لَمْ يَتَّصِلْ بِمُصَلٍّ مِثْلِهِ حَيْثُ كَانَ مَاْمُوْمًا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کو دوبارہ نماز ادا کرنے کا حکم اس لیے دیا تھا کیونکہ جب وہ مقتدی تھا تو اس نے اپنے جیسے کسی نمازی کے ساتھ کھڑے ہو کر نماز ادا نہیں کی تھی

2200 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُو يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ، قَالَ:

(متن حدیث): اَخَذَ بِيَدِي زِيَادُ بْنُ اَبِي الْجَعْدِ وَنَحْنُ بِالرَّقَّةِ، فَاَقَامَنِي عَلٰى شَيْخٍ مِنْ بَنِي اَسَدٍ، يُقَالُ لَهُ

2199– إسناده كالذى قبله. وأخرجه الطيالسى "1201"، وأحمد 4/228، وأبو داؤد "682" فى الصلاة: باب الرجل يصلى وحده خلف الصف، والترمذى "231" فى الصلاة: باب ما جاء فى الصلاة خلف الصف وحده، والطحاوى فى "شرح معانى الآثار" 1/393، والطبرانى /22 "371"، والبيهقى 3/104، والبغوى فى "شرح السنة" "824" من طرق عن شعبة، بهذا الإسناد. وانظر ما قبله وما بعده.

www.islamicurdubooks.com

وَابِصَةُ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ: حَدَّثَنِيْ هٰذَا الشَّيْخُ اَنَّ رَجُلًا صَلّٰى خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحْدَهٗ لَمْ يَتَّصِلْ بِاَحَدٍ فَاَمَرَهٗ اَنْ يُعِيْدَ الصَّلَاةَ. (1: 33)

(توضیح مصنف) :قَالَ اَبُوْحَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: سَمِعَ هٰذَا الْخَبَرَ هِلَالُ بْنُ يَسَافٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ رَاشِدٍ، عَنْ وَّابِصَةَ بْنِ مَعْبَدٍ وَسَمِعَهٗ مِنْ زِيَادِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ، عَنْ وَّابِصَةَ وَالطَّرِيْقَانِ جَمِيْعًا مَحْفُوْظَانِ.

✿✿ ہلال بن یساف بیان کرتے ہیں: زیاد بن ابوجعد نے میرا ہاتھ پکڑا ہم اس وقت ''رقہ'' میں موجود تھے۔انہوں نے مجھے بنواسد سے تعلق رکھنے والے ایک عمر رسیدہ شخص کے پاس لا کر کھڑا کیا۔ان کا نام حضرت وابصہ بن معبد تھا۔زیاد نے یہ بتایا' اس بزرگ نے مجھے یہ حدیث سنائی ہے۔ایک شخص نے نبی اکرم ﷺ کے پیچھے اکیلے کھڑے ہو کر نماز ادا کی وہ کسی دوسرے کے ساتھ (صف میں) کھڑا نہیں ہوا تھا تو نبی اکرم ﷺ نے اسے نماز دوبارہ ادا کرنے کا حکم دیا۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ روایت ہلال بن یساف نے عمرو بن راشد کے حوالے سے وابصہ بن معبد سے سنی ہے۔ اور انہوں نے یہ روایت زیاد کے حوالے سے حضرت وابصہ رضی اللہ عنہ سے سنی ہے۔تو اس کے دونوں طرق محفوظ ہیں۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ تَفَرَّدَ بِهٖ هِلَالُ بْنُ يَسَافٍ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے کہ اس روایت کو نقل کرنے میں ہلال بن یساف نامی راوی منفرد ہے

2201 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا

2200- إسناده حسن في الشواهد، رجاله ثقات غير زياد بن أبي الجعد، فقد ذكره المؤلف في "الثقات"، وروى عنه اثنان، وحصين: هو ابن عبد الرحمٰن السلمي .وأخرجه الحميدي "884"، وابن أبي شيبة 2/192، 193، وأحمد 4/228، والترمذي "230" في الصلاة: باب ما جاء في الصلاة خلف الصف وحده، وابن ماجة "1004" في الإقامة: باب صلاة الرجل خلف الصف وحده، والدارمي 1/294، والطبراني في "الكبير" /22 "376" و "377" و "378" و "379" و "380" و "381"، والبيهقي 3/104-105 من طرق عن حصين، بهٰذا الإسناد .وأخرجه عبد الرزاق "2482"، ومن طريقه ابن الجارود "319"، والطبراني /22 "375" عن الثَّوْرِيِّ عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ، بهٰذا الإسناد . وانظر ما بعده .وعند الترمذي وغيره بعد قوله: "وحده": "والشيخ يسمع"، قال الشيخ أحمد شاكر -رحمه الله- في تعليقه على "سنن الترمذي" 1/445: قوله: "والشيخ يسمع" جملة معترضة. يريد به هلال أن زيادا حدثه بالحديث عن وابصة بن معبد بحضرته وسماعه، فلن ينكره عليه، فيكون من باب القراء ة على العالم، وكأن هلالا سمعه من وابصة، ولذلك كان هلال يرويه في بعض أحيانه عن وابصة بدون ذكر زياد، وهي رواية متصلة، ليس فيها تدليس، وإلى هذا يشير قول الترمذي ... : وفي حديث حصين ما يدل على أن هلالا قد أدرك وابصة.

2201- رجاله ثقات غير زياد بن أبي الجعد، فلم يوثقه غير المؤلف كما مر .وأخرجه الطبراني في "الكبير" /22 "374" عن محمد بن إسحاق بن إبراهيم، عن أبيه، بهٰذا الإسناد.وأخرجه أحمد 4/228 عن وكيع، بهٰذا الإسناد .وأخرجه الدارمي 1/295، والبيهقي 3/105 من طريق عبد الله بن داوٗد، والطبراني في "الكبير" "384" من طريق محمد بن ربيعة الكلابي، كلاهما عن يزيد بن زياد، بهٰذا الإسناد.وأخرجه الطبراني /22 "385" و "386" من طريقين عن عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ زِيَادٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ عبيد بن أبي الجعد، به.

www.islamicurdubooks.com

وَكِيعٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زِيَادِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ، عَنْ عَمِّهِ عُبَيْدِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ، عَنْ اَبِيهِ زِيَادِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ، عَنْ وَّابِصَةَ بْنِ مَعْبَدٍ،

(متن حدیث):اَنَّ رَجُلًا صَلَّى خَلْفَ الصَّفِّ وَحْدَهُ، فَاَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُعِيدَ الصَّلَاةَ.

(33:1)

حضرت وابصہ بن معبد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے صف کے پیچھے اکیلے کھڑے ہو کر نماز ادا کی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے حکم دیا' وہ دوبارہ نماز ادا کرے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ تَاْوِيلَ مَنْ حَرَّفَ هٰذَا الْخَبَرَ عَنْ جِهَتِهٖ

وَزَعَمَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا اَمَرَ هٰذَا الْمُصَلِّيَ بِاِعَادَةِ الصَّلَاةِ لِشَيْءٍ عَلِمَهُ مِنْهُ مَا لَا نَعْلَمُهُ نَحْنُ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کی تاویل کو غلط ثابت کرتی ہے جس نے اس روایت کے حقیقی مفہوم

کو غلط بیان کیا ہے اور وہ اس بات کا قائل ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس نمازی کو نماز دوبارہ ادا کرنے کا حکم (کسی دوسری خرابی کی وجہ سے) دیا تھا' جس خرابی کا علم آپ کو ہوا تھا اور ہم کو نہیں ہو سکا

2202 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُلَازِمُ بْنُ عَمْرٍو، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَدْرٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ شَيْبَانَ، عَنْ اَبِيهِ، وَكَانَ اَحَدَ الْوَفْدِ قَالَ:

(متن حدیث):قَدِمْنَا عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَصَلَّيْنَا خَلْفَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا قَضَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاتَهُ اِذَا رَجُلٌ فَرْدٌ فَوَقَفَ عَلَيْهِ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى قَضَى الرَّجُلُ صَلَاتَهُ، ثُمَّ قَالَ لَهُ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اسْتَقْبِلْ صَلَاتَكَ؛ فَاِنَّهُ لَا صَلَاةَ لِفَرْدٍ خَلْفَ الصَّفِّ. (1: 33)

عبدالرحمٰن بن علی بن شیبان اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' جو وفد میں شامل تھے۔ وہ فرماتے ہیں ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز ادا کی جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز مکمل کی تو ایک شخص نے تنہا کھڑے ہو کر نماز ادا کی تھی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس ٹھہر گئے اس شخص نے اپنی نماز مکمل کی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا: تم نئے سرے سے نماز پڑھو کیونکہ صف کے پیچھے اکیلے کھڑے ہونے والے شخص کی نماز نہیں ہوتی۔

ذِكْرُ التَّاْكِيدِ فِي الْاَمْرِ الَّذِي وَصَفْنَاهُ

2202- إسناده صحيح، رجاله ثقات كما قال البوصيري في "مصباح الزجاجة" ورقة 19. وأخرجه ابن سعد 5/551، وابن أبي شيبة 2/193، وأحمد 4/23، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/394، وابن ماجة "1003" في الإقامة: باب صلاة الرجل خلف الصف وحده، والبيهقي 3/105 من طرق عن ملازم بن عمرو، بهذا الإسناد. وصححه ابن خزيمة برقم "1569". وهو شاهد قوي لحديث وابصة بن معبد.

www.islamicurdubooks.com

اس معاملے کے بارے میں تاکید کا تذکرہ جس کا ہم نے ذکر کیا ہے

2203 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي السَّرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُلَازِمُ بْنُ عَمْرٍو، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَدْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَلِيِّ بْنِ شَيْبَانَ الْحَنَفِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِي عَلِيُّ بْنُ شَيْبَانَ وَكَانَ اَحَدَ الْوَفْدِ الَّذِيْنَ وَفَدُوا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَنِيْ حَنِيفَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): صَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاتَهُ نَظَرَ اِلٰى رَجُلٍ خَلْفَ الصَّفِّ وَحْدَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هٰكَذَا صَلَّيْتَ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَاَعِدْ صَلَاتَكَ، فَاِنَّهُ لَا صَلَاةَ لِفَرْدٍ خَلْفَ الصَّفِّ وَحْدَهُ .(1: 33)

❀❀ حضرت علی بن شیبان رضی اللہ عنہ جو اس وفد میں شامل تھے جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بنوحنیفہ کی طرف سے حاضر ہوا تھا۔ وہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز ادا کی جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز مکمل کی تو آپ نے ایک شخص کو دیکھا جو صف کے پیچھے اکیلا کھڑا ہو کر نماز پڑھ رہا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے دریافت کیا: تم نے اسی طرح نماز پڑھی ہے۔ اس نے عرض کی: جی ہاں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنی نماز کو دہراؤ کیونکہ صف کے پیچھے اکیلے کھڑے ہو کر نماز ادا کرنے والے کی نماز نہیں ہوتی۔

ذِكْرُ وَصْفِ مَقَامِ الْمَرْاَةِ خَلْفَ الصَّفِّ

صف کے پیچھے عورت کے کھڑے ہونے کے طریقے کا تذکرہ

2204 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّغُوْلِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرِ بْنِ الْحَكَمِ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: اَخْبَرَنِيْ زِيَادُ بْنُ سَعْدٍ، اَنَّ قَزَعَةَ، مَوْلًى لِعَبْدِ الْقَيْسِ، اَخْبَرَهُ اَنَّهُ سَمِعَ عِكْرِمَةَ، يَقُوْلُ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ:

(متن حدیث): صَلَّيْتُ اِلٰى جَنْبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَائِشَةُ خَلْفَنَا تُصَلِّيْ مَعَنَا، وَاَنَا اِلٰى جَنْبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُصَلِّيْ مَعَهُ .(1: 33)

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں کھڑے ہو کر نماز ادا کی۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا ہمارے پیچھے کھڑے ہو کر نماز ادا کرتی رہیں اور میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں کھڑا ہو کر آپ کی اقتداء میں نماز ادا کرتا رہا۔

2203– هو مكرر ما قبله، وابن أبي السرى متابع، وباقي رجاله ثقات.

2204– إسناده صحيح. قزعة مولى عبد القيس، وثقه أبو زرعة، والمؤلف 7/347، وباقي السند ثقات من رجال الشيخين. وأخرجه أحمد 1/302 عن حجاج، بهذا الإسناد. وأخرجه النسائي 2/86 في الإمامة: باب موقف الإمام إذا كان معه صبي وامرأة عن محمد بن إسماعيل بن إبراهيم، والبيهقي 3/107 من طريق محمد بن إسحاق وعباس الدوري، ثلاثتهم عن حجاج، بهذا الإسناد. وصححه ابن خزيمة برقم "1537".

www.islamicurdubooks.com

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمَرْاَةَ اِذَا كَانَتْ وَحْدَهَا لَهَا اَنْ تَنْفَرِدَ بِالصَّلَاةِ خَلْفَ صُفُوفِ الرِّجَالِ تَقْتَدِى بِاِمَامِهَا لَا تَقَدُّمَ لَهَا مِنْ ذٰلِكَ الْمَوْضِعِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ عورت جب تنہا ہو تو اسے اس بات کی اجازت ہے کہ وہ مردوں کی صف کے پیچھے کھڑی ہو کر اکیلی نماز ادا کرے اور اپنے امام کی اقتداء کرے وہ اپنی جگہ سے آگے نہ بڑھے

2205 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِىْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ طَلْحَةَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ،

(متن حدیث): اَنَّ جَدَّتَهُ مُلَيْكَةَ دَعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِطَعَامٍ صَنَعَتْهُ فَاَكَلَ مِنْهُ ثُمَّ قَالَ: قُوْمُوْا فَلِاُصَلِّىَ لَكُمْ قَالَ اَنَسٌ: فَقُمْتُ اِلَى حَصِيْرٍ لِىْ قَدِ اسْوَدَّ مِنْ طُوْلِ مَا لُبِسَ فَنَضَحْتُهُ بِمَاءٍ، فَقَامَ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَفَفْتُ اَنَا وَالْيَتِيْمُ وَرَائَهُ، وَالْعَجُوْزُ مِنْ وَّرَائِنَا فَصَلّٰى لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ انْصَرَفَ. (1: 33)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ان کی نانی سیّدہ ملیکہ رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کی اس کھانے کے لئے جو انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے تیار کیا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کھالیا پھر آپ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ اٹھو تاکہ میں تمہیں نماز پڑھاؤں۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں اٹھ کر چٹائی کی طرف گیا جو زیادہ استعمال کی وجہ سے سیاہ ہو چکی تھی۔ میں نے اسے پانی کے ساتھ دھویا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس پر کھڑے ہوئے میں نے اور دوسرے لڑکے نے آپ کے پیچھے صف بنائی اور بوڑھی خاتون ہمارے پیچھے کھڑی ہوئی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں دو رکعات نماز پڑھانے کے بعد نماز ختم کر دی۔

ذِكْرُ خَبَرٍ اَوْهَمَ بَعْضَ اَئِمَّتِنَا اَنَّ الْعَجُوْزَ فِىْ هٰذِهِ الصَّلَاةِ لَمْ تَكُنْ مُّنْفَرِدَةً وَكَانَ مَعَهَا امْرَاَةٌ اُخْرٰى

2205- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وأخرجه البغوى فى "شرح السنة" "828" من طريق أحمد بن أبى بكر، بهذا الإسناد. وهو فى "الموطأ" 1/153 فى الصلاة: باب جامع سبحة الضحى، ومن طريق مالك أخرجه الشافعى فى "المسند" 1/137، وأحمد 3/131 و149 و164، والبخارى "380" فى الصلاة: باب الصلاة على الحصير، و "860" فى الأذان: باب وضوء الصبيان، و "1164" فى التهجد: باب ما جاء فى التطوع مثنى مثنى، ومسلم "658" فى المساجد: باب جواز الجماعة فى النافلة، وأبو داؤد "612" فى الصلاة: باب إذا كانوا ثلاثة كيف يقفومون، والترمذى "234" فى الصلاة: باب ما جاء فى الرجل يصلى ومعه الرجال والنساء، والنسائى 2/85، 86 فى الإمامة: باب إذا كانوا ثلاثة وامرأة، والدارمى 1/295، والطحاوى فى "شرح معانى الآثار" 1/307، والبيهقى فى "السنن" 3/96. وأخرجه الحميدى "1194"، والبخارى "727" فى الأذان: باب المرأة وحدها تكون صفا، و "871" و "874": باب صلاة النساء خلف الرجال، وأبو عوانة 2/75، والبيهقى 3/106، والبغوى فى "شرح السنة" "829"، من طرق عن سفيان، عن إسحاق بن عبد الله، به. وصححه ابن خزيمة برقم "1539" و "1540".

www.islamicurdubooks.com

اس روایت کا تذکرہ جس نے ہمارے بعض آئمہ کو اس غلط فہمی کا شکار کیا کہ اس نماز میں شرکت کرنے والی بوڑھی خاتون نہیں تھی بلکہ ان کے ساتھ ایک دوسری خاتون بھی تھی

2206 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الْمُخْتَارِ، يُحَدِّثُ، عَنْ مُوسَى بْنِ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ:

(متن حدیث): اَنَّهُ كَانَ هُوَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاُمُّهُ وَخَالَتُهُ فَصَلّٰى بِهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ اَنَسًا عَنْ يَّمِيْنِهِ وَاُمَّهُ وَخَالَتَهُ خَلْفَهُمَا .(1: 33)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْحَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: قَدْ جَعَلَ بَعْضُ اَئِمَّتِنَا رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ خَبَرَ اِسْحَاقَ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ، عَنْ اَنَسٍ خَبَرًا مُخْتَصَرًا، وَخَبَرَ مُوْسَى بْنِ اَنَسٍ هٰذَا مُتَقَصًّى لَهُ، وَزَعَمَ اَنَّ اُمَّ سُلَيْمٍ كَانَ مَعَهَا مِثْلُهَا خَالَةُ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، وَلَيْسَ عِنْدَنَا كَذٰلِكَ؛ لِاَنَّهُمَا صَلَاتَانِ فِيْ مَوْضِعَيْنِ مُتَبَايِنَيْنِ لَا صَلَاةٌ وَاحِدَةٌ

❁❁ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت انس رضی اللہ عنہ کی والدہ اوران کی خالہ موجود تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو نماز پڑھائی تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دائیں طرف کھڑے ہو گئے اور حضرت انس رضی اللہ عنہ کی والدہ اور خالہ ان دونوں کے پیچھے کھڑی ہوئیں۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ہمارے بعض آئمہ نے اسحاق بن ابوطلحہ کی حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایت کو مختصر روایت قرار دیا ہے اور موسیٰ بن انس کی روایت اس کی وضاحت کرتی ہے۔ وہ اس بات کے قائل ہیں کہ اس موقع پر سیدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا کے ہمراہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی خالہ بھی موجود تھیں۔ لیکن ہمارے نزدیک ایسا نہیں ہے کیونکہ یہ دو مختلف نمازیں ہیں۔ جو مختلف موقعوں پر ادا کی گئیں یہ ایک ہی نماز کا واقعہ نہیں۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ هٰذِهِ الصَّلَاةَ الَّتِيْ كَانَتْ اُمُّ اَنَسٍ وَخَالَتُهُ اصْطَفَّتَا خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

صَلَاةٌ اُخْرٰى غَيْرُ تِلْكَ الصَّلَاةِ الَّتِيْ كَانَتْ اُمُّ سُلَيْمٍ وَحْدَهَا تُصَلِّيْ

2206- إسناده صحيح على شرط مسلم. وأخرجه النسائي 2/86 في الإمامة: باب إذا كانوا رجلين وامرأتين، عن محمد بن بشار، بهٰذا الإسناد .وأخرجه أحمد 3/258، ومسلم "660" "269" في المساجد: باب جواز الجماعة في نافلة، وأبو داوٗد "609" في الصلاة: باب الرجلين يؤم أحدهما صاحبه كيف يقومان، والنسائي 2/86 في الإمامة: باب موقف الإمام إذا كان معه صبي وامرأة، وابن ماجة "975" في الإقامة: باب الاثنان جماعة، وأبو عوانة 2/75، والبيهقي 3/106-107 من طرق عن شعبة، بهٰذا الإسناد. وصححه ابن خزيمة ."1537"

www.islamicurdubooks.com

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ یہ نماز جس میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کی والدہ اور خالہ موجود تھیں

اورانہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے صف قائم کی تھی یہ دوسری نماز تھی اور یہ اس نماز کے علاوہ تھی جس میں صرف سیّدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے کھڑے ہوکر نماز ادا کی تھی

2207 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مُوسَى الْحَادِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، وَحَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسٍ، قَالَ: صَلَّى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى بِسَاطٍ فَاَقَامَنِي، عَنْ يَمِيْنِهِ، وَقَامَتْ اُمُّ سُلَيْمٍ، وَاُمُّ حَرَامٍ خَلْفَنَا. (1: 33)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْحَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: فِيْ هٰذَا الْخَبَرِ بَيَانٌ وَاضِحٌ اَنَّ هٰذِهِ الصَّلَاةَ خِلَافُ الصَّلَاةِ الَّتِيْ حَكَاهَا اِسْحَاقُ بْنُ اَبِيْ طَلْحَةَ، عَنْ اَنَسٍ، لِاَنَّ فِيْ تِلْكَ الصَّلَاةِ قَامَ اَنَسٌ وَالْيَتِيْمُ مَعَهُ خَلْفَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْعَجُوْزُ وَحْدَهَا وَرَائَهُمْ وَكَانَتْ صَلَاتُهُمْ تِلْكَ عَلٰى حَصِيْرٍ وَهٰذِهِ الصَّلَاةُ قَامَ اَنَسٌ عَنْ يَمِيْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاُمُّ سُلَيْمٍ وَاُمُّ حَرَامٍ خَلْفَهُمَا وَكَانَتْ صَلَاتُهُمْ عَلٰى بِسَاطٍ فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى اَنَّهُمَا صَلَاتَانِ لَا صَلَاةٌ وَاحِدَةٌ

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں چٹائی پر نماز پڑھائی تھی۔ آپ نے مجھے اپنے دائیں طرف کھڑا کرلیا اور سیّدہ اُمّ سلیم رضی اللہ عنہا اور سیّدہ اُمّ حرام رضی اللہ عنہا ہمارے پیچھے کھڑی ہوگئیں۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس روایت میں اس بات کا واضح بیان موجود ہے۔ کہ یہ اس نماز سے مختلف تھی۔ جس کا تذکرہ اسحاق بن ابوطلحہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے کیا ہے کیونکہ اس نماز میں حضرت انس رضی اللہ عنہ اور یتیم لڑکا حضرت انس رضی اللہ عنہ کے ہمراہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے کھڑے ہوئے تھے۔ جبکہ بوڑھی خاتون اکیلی ان حضرات کے پیچھے کھڑی ہوئی تھی۔ اور ان لوگوں نے چٹائی پر نماز ادا کی تھی۔ جبکہ یہ نماز جس میں حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دائیں طرف کھڑے تھے۔ جبکہ سیّدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا اور سیّدہ ام حرام رضی اللہ عنہا ان دونوں کے پیچھے کھڑی ہوئی تھیں یہ نماز بچھونے پر ادا کی گئی تھی۔ تو یہ چیز اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ یہ دو مختلف موقعوں پر ادا کی جانے والی نمازیں تھیں یہ ایک ہی نماز کا واقعہ نہیں ہے۔

2208 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَبِيْ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

2207- حديث صحيح . إسناده ضعيف . عمر بن موسى الحادى: ذكره المؤلف فى "ثقاته" 8/445-446، وقال: ربما أخطأ، وقال ابن عدى فى "الكامل" 5/1710: ضعيف يسرق الحديث، ويخالف فى الأسانيد، وقال ابن نقطة فى "الاستدراك" 1/96/2 : بصرى يُعَدُّ فى الضعفاء . ولم ينفرد به، فقد تابعه عليه موسى بن إسماعيل عند أبى داوٗد "608" فى الصلاة: باب الرجلين يؤم أحدهما صاحبه كيف يقومان، عن حماد، به . وهٰذا سند صحيح . وأخرجه الطيالسى "2027"، ومن طريقه أبو عوانة 2/76، 77، وأخرجه مسلم "660" فى المساجد: باب جواز الجماعة فى النافلة، من طريق هاشم بن القاسم، والنسائى 2/86 فى الإمامة: باب إذا كانوا رجلين وامرأتين، من طريق عبد الله بن المبارك، ثلاثتهم عن سليمان بن المغيرة، عن ثابت، به.

www.islamicurdubooks.com

(متن حدیث): إِذَا اسْتَأْذَنَكُمُ النِّسَاءُ إِلَى الْمَسَاجِدِ فَأْذَنُوا لَهُنَّ . (1: 62)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب خواتین تم سے مسجد میں جانے کی اجازت مانگیں تو تم انہیں اجازت دے دو۔''

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ مَنْعِ النِّسَاءِ عَنْ إِتْيَانِ الْمَسَاجِدِ لِلصَّلَاةِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ خواتین کو نماز کیلئے مسجد میں آنے سے منع کیا جائے

2209 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ النَّرْسِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى الْقَطَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ، أَخْبَرَنِي نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

(متن حدیث): أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تَمْنَعُوا إِمَاءَ اللَّهِ مَسَاجِدَ اللَّهِ . (1: 62)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

2208– إسناده صحيح على شرطهما . وأخرجه أحمد 2/151 عن عبد الرزاق، عن معمر، وأبو داوُد "566" في الصلاة: باب ما جاء في خروج النساء إلى المسجد، ومن طريقه أبو عوانة 2/59 عن سليمان بن حرب، عن حماد، وابن خزيمة في "صحيحه" "1678" عن نصر بن علي، عن أبيه، عن شعبة، كلهم عن أيوب بهٰذا الإسناد .وأخرجه الطبراني في "الكبير" "1335" من طريق عبد الله بن سعيد، عن نافع، به.وأخرجه عبد الرزاق "5107" و "5122"، والشافعي في "المسند" 1/127، والجميدي "612"، وأحمد 2/7 و9 و151، والبخاري "873" في الأذان: باب استئذان المرأة زوجها بالخروج إلى المسجد، و "5238" في النكاح: باب استئذان المرأة زوجها في الخروج إلى المسجد، ومسلم "442" "134" و "135" في الصلاة: باب خروج النساء إلى المساجد إذا لم يترتب عليه فتنة وأنها لا تخرج مطيبة، وابن ماجة "16" في المقدمة: باب تعظيم حديث رسول الله صلى الله عليه وسلم والتغليظ على من عارضه، والدارمي 1/293، وأبو عوانة 2/56 و57، والبيهقي في "السنن" 3/132، وابن خزيمة "1677" من طريق الزهري، وابن أبي شيبة 2/383، وأحمد 2/143 و156، والبخاري "865" في الأذان: باب خروج النساء إلى المساجد بالليل والغلس، ومسلم "442" "137"، وأبو عوانة 2/58، 59، والبيهقي 3/132، والبغوي في "شرح السنة" "862" من طريق حنظلة بن أبي سفيان، كلاهما عن سالم بن عبد الله، عن ابن عمر .وأخرجه أحمد 2/76، 77، وأبو داوُد "567" في الصلاة: باب ما جاء في خروج النساء إلى المسجد، وابن خزيمة "1684"، والبيهقي 3/131، والبغوي "864" من طرق عن العوام بن حوشب، عن حبيب بن أبي ثابت، عن ابن عمر، وزاد في آخره: "وبيوتهن خير لهن ."وأخرجه الطيالسي "1903"، ومن طريقه أبو عوانة 2/58 عن هشام الدستوائي، عن عمرو بن دينار، عن ابن عمر .وأخرجه أحمد 2/90، وأبو عوانة 2/58، ومسلم "442" "140"، من طريق بلال بن عبد الله بن عمر، عن أبيه.وأخرجه الطبراني "13255" من طريق محمد بن علي بن الحسين، عن ابن عمر .وسيورده المؤلف برقم "2209" من طريق عبيد الله بن عمر، عن نافع، به، وبرقم "2210" من طريق مجاهد، وبرقم "2213" من طريق عبيد الله بن عبد الله بن عمر، كلاهما عن ابن عمر .وفي الباب عن أبي هريرة سيرد برقم "2114"، وعن زيد بن خالد سيرد برقم "2211".

2209– إسناده صحيح على شرطهما. وأخرجه أحمد 2/16 عن يحيى القطان، بهٰذا الإسناد.وأخرجه ابن أبي شيبة 2/383 عن عبدة، و 2/383 أيضا، والبخاري "900" في الأذان، والبيهقي 3/137 من طريق أبي أسامة، ومسلم "442" "136" في الصلاة: باب خروج النساء إلى المساجد إذا لم يترتب عليه فتنة، من طريق ابن نمير، وابن إدريس، أربعتهم عن عبيد الله بن عمر، به . وانظر ما قبله و "2210" و "2213". 2 تحرف في "الإحسان" إلى: "عن."

www.islamicurdubooks.com

''اللہ کی کنیزوں کو اللہ کی مساجد میں جانے سے نہ روکو۔''

ذِكْرُ اَحَدِ الشَّرْطَيْنِ الَّذِي اُبِيحَ هٰذَا الْفِعْلُ بِهِمَا

جن دو شرائط کی وجہ سے اس فعل کو مباح قرار دیا گیا ہے ان میں سے ایک کا تذکرہ

2210 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، اَخْبَرَنَا جَرِيْرٌ، وَعِيسَى بْنُ يُوْنُسَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ مُّجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متنِ حدیث): ائْذَنُوا لِلنِّسَاءِ اِلَى الْمَسَاجِدِ بِاللَّيْلِ فَقَالَ بَعْضُ بَنِيهِ: لَا تَاْذَنْ لَّهُنَّ فَيَتَّخِذْنَهٗ دَغَلًا، قَالَ: فَعَلَ اللّٰهُ بِكَ وَفَعَلَ اَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَقُوْلُ لَا تَاْذَنْ . (1: 62)

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''خواتین کو رات کے وقت مساجد کی طرف جانے کی اجازت دو۔''

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے ایک صاحب زادے نے کہا: آپ ان عورتوں کو اجازت نہ دیں ورنہ وہ اس کو خرابی کا ذریعہ بنا دیں گی۔ تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ یہ کرے اور وہ کرے میں یہ کہہ رہا ہوں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: اور تم یہ کہتے ہو آپ اجازت نہ دیں۔

ذِكْرُ الشَّرْطِ الثَّانِي الَّذِي اُبِيحَ هٰذَا الْفِعْلُ بِهٖ

اس دوسری شرط کا تذکرہ جس کی وجہ سے اس فعل کو مباح قرار دیا گیا ہے

2211 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، عَنْ بِشْرِ بْنِ الْمُفَضَّلِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اِسْحَاقَ، عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

2210- إسناده صحيح على شرط الشيخين . جرير: هو ابن عبد الحميد . وأخرجه أبو داوٗد "568" في الصلاة: باب ما جاء في خروج النساء إلى المسجد، ومن طريقه أبو عوانة 2/58، عن عثمان بن أبي شيبة، عن جرير، بهٰذا الإسناد. وأخرجه مسلم "442" "138" في الصلاة: باب خروج النساء إلى المساجد إذا لم يترتب عليه فتنة، عن علي بن خشرم، والترمذي "570" في الصلاة: باب ما جاء في خروج النساء إلى المساجد، عن نصر بن علي، كلاهما عن عيسى بن يونس، بهٰذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/49، وعبد الرزاق "5108"، ومن طريقه أحمد 2/145، وأبو عوانة 2/57، 58، والطبراني في "الكبير" "13471"، من طريق سفيان الثوري، ومسلم "442" "138"، وأبو داوٗد "568" من طريق أبي معاوية، والطبراني "13472"، والطيالسي "1894"، ومن طريقه أبو عوانة 2/58، والبيهقي في "السنن" 3/132 عن شعبة، وأحمد 2/127 من طريق زائدة، و 2/143 من طريق ابن نمير، كلهم عن الأعمش، به . وأخرجه أحمد 2/49، وعبد الرزاق "5108"، ومن طريقه أحمد 2/145، والطبراني "13471" من طريق ليث، والطيالسي "1862"، وأحمد "899" في الأذان، ومسلم "442" "139"، والطبراني "13570" من طريق عمرو بن دينار، ثلاثتهم عن مجاهد، به. وانظر "2207" و "2209" و . "2213"

www.islamicurdubooks.com

(متن حدیث): لَا تَمْنَعُوْا اِمَاءَ اللّٰهِ مَسَاجِدَ اللّٰهِ وَلْيَخْرُجْنَ تَفِلَاتٍ . (1: 62)

حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اللہ کی کنیزوں کو اللہ کی مساجد میں جانے سے منع نہ کرو وہ خوشبو لگائے بغیر (اپنے گھر سے) نکلیں گی''۔

ذِكْرُ الشَّرْطِ الثَّالِثِ الَّذِي أُبِيحَ مَجِيءُ النِّسَاءِ إِلَى الْمَسَاجِدِ بِاللَّيْلِ بِهِ

اس تیسری شرط کا تذکرہ جس کی وجہ سے رات کے وقت خواتین کے مسجد میں آنے کو مباح قرار دیا گیا ہے

2212 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ اَبِي مُزَاحِمٍ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ هِشَامٍ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَشَجِّ، عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ زَيْنَبَ الثَّقَفِيَّةِ، امْرَاَةِ ابْنِ مَسْعُودٍ

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا: اِذَا خَرَجْتِ اِلَى الْعِشَاءِ فَلَا تَمَسِّينَ طِيبًا .

(62:1)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: الْاِسْنَادَانِ جَمِيعًا مَحْفُوظَانِ وَهُمَا طَرِيقَانِ اثْنَانِ مَتْنَاهُمَا مُخْتَلِفَانِ

سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا جو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی اہلیہ ہیں، وہ بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے یہ فرمایا تھا

2211- إسناده حسن كما قال الهيثمي في "المجمع" 2/32-33، رجاله رجال الصحيح غير محمد بن عبد الله بن عمرو بن عثمان، وهو صدوق. وأخرجه الطبراني "5239" عن معاذ بن المثنى، عن مسدد، بهٰذا الإسناد. وأخرجه البزار "445" من طريق عمر بن علي، والطبراني "5239" من طريق غسان بن المفضل الغلابي، كلاهما عن بشر بن المفضل، به. وأخرجه أحمد 5/192 و193 من طريق إسماعيل، وربعي بن إبراهيم، والطبراني "5240" من طريق خالد بن عبد الله الأسدي، ثلاثتهم عن عبد الرحمٰن بن إسحاق، به.

2212- إسناده حسن. محمد بن عبد الله بن عمرو بن هشام: روى عنه جمع، وذكره ابن أبي حاتم 7/301 فلم يذكر فيه جرحا ولا تعديلا، وذكره المؤلف في "الثقات" 9/23، وقد توبع عليه، وباقي رجال السند ثقات رجال الشيخين غير منصور بن أبي مزاحم، فإنه من رجال مسلم. وأخرجه النسائي 8/155 في الزينة: باب النهي للمرأة أن تشهد الصلاة إذا أصابت من البخور، عن أبي بكر بن علي، عن منصور بن أبي مزاحم، بهٰذا الإسناد. وأخرجه الطيالسي "1652"، ومن طريقه النسائي 8/155، وأخرجه الطبراني 24/ "722" من طريق يعقوب بن حميد، كلاهما عن إبراهيم بن سعد، عن محمد بن عبد الله بن عمرو، به، ولم يذكرا فيه "عن أبيه." وأخرجه أحمد 6/363، وأبو عوانة 2/16 من طريق يعقوب بن إبراهيم بن سعد، وسعد بن إبراهيم بن سعد، عن أبيهما إبراهيم بن سعد، عن صالح بن كيسان، عن محمد بن عبد الله بن عمرو، به. وأخرجه الطبراني 24/ "721" من طريق إبراهيم بن سعد، عن عبد الله بن مسلم أخي الزهري، عن بكير بن الأشج، به. وأخرجه مسلم "443" في الصلاة: باب خروج النساء إلى المساجد إذا لم يترتب عليه فتنة، من طريق مخرمة بن بكير بن عبد الله بن الأشج، والنسائي 8/155 من طريق الليث، والطبراني 24/ "717" من طريق ابن جريج، ثلاثتهم عن بكير، به. وأخرجه الطبراني أيضا 24/ "723"، وأبو عوانة 2/59، من طريق الليث، عن عبيد بن أبي جعفر، عن بكير، به. وأخرجه النسائي 8/154 من طريق يعقوب بن عبد الله بن عبد الله الأشج، والطبراني 24/ "724" من طريق الحارث بن عبد الرحمٰن بن أبي ذباب، كلاهما عن بسر بن سعيد، به. وسيورده المؤلف برقم "2215" من طريق ابن عجلان، عن بكير، به، فانظره.

www.islamicurdubooks.com

"جب تم عشاء کی نماز کے لئے (اپنے گھر سے) نکلو تو اس وقت تم نے خوشبو نہ لگائی ہوئی ہو"

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس کی دونوں سندیں محفوظ ہیں اور اس کے دونوں طرق کے متن ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ مَنْعِ الْمَرْءِ امْرَاَتَهُ عَنْ شُهُودِ الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ فِي الْمَسَاجِدِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ آدمی اپنی بیوی کو عشاء کی نماز باجماعت میں شریک ہونے سے منع کرے

2213 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنِ ابْنِ نُمَيْرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ، قَالَ: اَخْبَرَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، اَنَّ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، اَخْبَرَهُ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَاهُ، يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِذَا اسْتَاْذَنَتْ اَحَدَكُمُ امْرَاَتُهُ اِلَى الْمَسْجِدِ فَلَا يَمْنَعْهَا قَالَ بِلَالُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ: وَاللّٰهِ لَنَمْنَعُهُنَّ، قَالَ: فَسَبَّهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ اَسْوَاَ مَا سَمِعْتُهُ سَبَّهُ قَطُّ، وَقَالَ: سَمِعْتَنِي قُلْتُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا اسْتَاْذَنَتْ اَحَدَكُمُ امْرَاَتُهُ اِلَى الْمَسْجِدِ فَلَا يَمْنَعْهَا قُلْتَ: وَاللّٰهِ لَنَمْنَعُهُنَّ؟ (5 :2) ا.

❁❁ عبید اللہ بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: وہ کہتے ہیں انہوں نے اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے جب کسی شخص کی بیوی اس سے مسجد میں جانے کی اجازت مانگے تو وہ شخص اس کو منع نہ کرے۔

اس پر بلال بن عبداللہ بن عمر نے کہا: اللہ کی قسم! ہم تو ان خواتین کو ضرور منع کریں گے۔ راوی کہتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اسے برا کہا میں نے انہیں کبھی بھی کسی کو اس سے زیادہ برا کہتے ہوئے نہیں سنا پھر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ارشاد فرمایا: تم نے مجھے سنا ہے میں نے یہ کہا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے جب کسی شخص کی بیوی اس سے مسجد جانے کی اجازت مانگے تو وہ شخص اس کو منع نہ کرے اور تم پھر بھی یہ کہہ رہے ہو اللہ کی قسم! ہم تو انہیں ضرور منع کریں گے۔

ذِكْرُ وَصْفِ خُرُوجِ الْمَرْاَةِ الَّتِي اُبِيحَ لَهَا شُهُودُ الْعِشَاءِ فِي الْجَمَاعَةِ

2212- ابن نمير -وقد تحرف في "الإحسان" إلى نمر: هو الوليد بن نمير بن أوس الأشعري الشامي، لا يعرف بجرح ولا تعديل، مترجم في "التاريخ الكبير" 8/156، و"الجرح والتعديل" 9/19، وذكره المؤلف في "الثقات" 7/555، وباقي رجاله ثقات رجال الشيخين غير عبد الرحمٰن بن إبراهيم -وهو الملقب بدحيم- فإنه من رجال البخاري وحده .وقوله: "فسبه عبد الله بن عمر أسوأ ما سمعته سبه ...": قال الحافظ في "الفتح" 2/348: وفسر عبد الله بن هبيرة في رواية الطبراني السب المذكور باللعن ثلاث مرات، وفي رواية زائدة عن الأعمش، فانتهره، وقال: أف لك، وله عن ابن نمير، عن الأعمش: فعل الله بك وفعل، ومثله للترمذي من رواية عيسى بن يونس، ولمسلم من رواية أبي معاوية: فزبره، ولأبي داوُد من رواية جرير: فسبه وغضب عليه .قال الحافظ: وأخذ من إنكار عبد الله على ولده تأديب المعترض على السنن برأيه، وعلى العالم بهواه، وتأديب الرجل ولده وإن كان كبيرا إذا تكلم بما لا ينبغي له. وقد تقدم برقم "2210".

www.islamicurdubooks.com

اس عورت کے (گھر سے) نکلنے کی حالت کا تذکرہ جس کے لئے عشاء کی نماز باجماعت میں شریک ہونے کو مباح قرار دیا گیا ہے

2214 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيِّ بْنِ بَحْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى الْقَطَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): لَا تَمْنَعُوْا اِمَاءَ اللّٰهِ مَسَاجِدَ اللّٰهِ وَلْيَخْرُجْنَ تَفِلَاتٍ . (2: 5)

✿✿ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اللہ کی کنیزوں کو اللہ کی مساجد میں جانے سے نہ روکو البتہ وہ خواتین خوشبو لگائے بغیر (اپنے گھروں سے) نکلیں''۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ مَسِّ الْمَرْاَةِ الطِّيبَ اِذَا اَرَادَتْ شُهُوْدَ الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ فِي الْجَمَاعَةِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ جب عورت عشاء کی نماز باجماعت ادا کرنے کی غرض سے نکلے تو وہ خوشبو لگائے

2215 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى الْقَطَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عَجْلَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا بُكَيْرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَشَجِّ، عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ زَيْنَبَ، امْرَاَةِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ، اَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): اِذَا شَهِدَتْ اِحْدَاكُنَّ الْعِشَاءَ فَلَا تَمَسَّ طِيبًا . (2: 5)

✿✿ سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا جو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ' کی اہلیہ ہیں' وہ بیان کرتی ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ

2214- وأخرجه ابن خزيمة "1679" عن ابندار، وأحمد 2/438 و475، كلاهما عن يحيى القطان، بهذا الإسناد. وأخرجه الشافعي 1/127، وعبد الرزاق "5121"، والحميدي "978"، والبغوي "760" من طريق سفيان، وابن أبي شيبة 2/383 من طريق عبدة بن سليمان، وأحمد 2/528 من طريق محمد بن عبيد، وأبو داوٗد "565" في الصلاة: باب ما جاء في خروج النساء إلى المسجد، وأبو داوٗد "565" في الصلاة: باب ما جاء في خروج النساء إلى المسجد، من طريق حماد، والدارمي 1/293 من طريق يزيد بن هارون، وابن خزيمة "1679" أيضا من طريق ابن إدريس، وابن الجارود "332" من طريق عيسى بن يونس، والبيهقي 3/134 من طريق معاذ العنبري، كلهم عن محمد بن عمرو، به. وفي الباب عن زيد بن خالد تقدم برقم. "2211"

2215- إسناده حسن. ابن عجلان -واسمه محمد-: صدوق روى له مسلم متابعة، وباقي رجاله رجال الشيخين غير يحيى بن حكيم، وهو ثقة حافظ. وقد تصحف "بسر" في "الإحسان" إلى "بشر". وهو في "صحيح ابن خزيمة" برقم. "1680" وأخرجه مسلم "443" "142" في الصلاة: باب خروج النساء إلى المساجد إذا لم يترتب عليه فتنة، والبيهقي 3/133، والطبراني 24/ "720" من طريق أبي بكر بن أبي شيبة، وأبو عوانة 2/59 عن يزيد بن سنان، وأحمد 6/363، ثلاثتهم عن يحيى القطان، بهذا الإسناد. وأخرجه الطبراني 24/ "718" و "719"، والبيهقي 3/133 من طرق عن محمد بن عجلان، به. وأورده المؤلف برقم "2212" من طريق محمد بن عبد الله بن عمرو بن هشام، عن بكير، به، فانظره.

www.islamicurdubooks.com

ارشاد بیان کرتے ہوئے سنا ہے:

''جب تم خواتین میں سے کوئی عورت عشاء کی نماز میں شریک ہو تو اس نے خوشبو نہ لگائی ہو۔''

ذِكْرُ الزَّجْرِ لِمَنْ شَهِدَتِ الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ فِي الْجَمَاعَةِ اَنْ تَرْفَعَ رَاْسَهَا قَبْلَ اَخْذِ الرِّجَالِ مَقَاعِدَهُمْ اِذَا كَانَ فِي ثِيَابِهِمْ قِلَّةٌ

جو عورت عشاء کی باجماعت نماز میں شریک ہوتی ہے اس کیلئے اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ وہ مردوں کے اپنی جگہ پر بیٹھ جانے سے پہلے (سجدے سے) سر اٹھائے جبکہ مردوں کے پاس کپڑے کم ہوں

2216 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا الْقَوَارِيْرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنَّ النِّسَاءُ يُؤْمَرْنَ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّلَاةِ اَنْ لَّا يَرْفَعْنَ رُءُوسَهُنَّ حَتّٰى يَاْخُذَ الرِّجَالُ مَقَاعِدَهُمْ مِنَ الْاَرْضِ مِنْ ضِيقِ الثِّيَابِ.

قَالَ بِشْرٌ: وَقَدْ سَمِعْتُهُ مِنْ اَبِيْ حَازِمٍ. (2:7)

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں خواتین کو نماز کے بارے میں یہ حکم دیا جاتا تھا' وہ اپنے سر (سجدے سے) اس وقت تک نہ اٹھائیں جب تک مرد اپنی جگہ پر بیٹھ نہیں جاتے۔ اس کی وجہ یہ ہے ان مردوں کے کپڑے تنگ ہوتے تھے۔''

بشر نامی راوی کہتے ہیں: میں نے یہ روایت ابو حازم سے بھی سنی ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ صَلَاةَ الْمَرْاَةِ كُلَّمَا كَانَتْ اَسْتَرَ كَانَ اَعْظَمَ لِاَجْرِهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ عورت کی جو نماز زیادہ پردے میں ہوگی وہ اس کیلئے زیادہ اجر کا باعث ہوگی

2217 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ مَعْرُوْفٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ،

2216- إسناده صحيح على شرط مسلم. وأخرجه ابن خزيمة "1695" عن بشر بن معاذ، والطبراني "5763" من طريق مسدد، كلاهما عن بشر بن المفضل، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن أبي شيبة 2/53، 54، وأحمد 3/433 و 5/331، والبخاري "362" في الصلاة: باب إذا كان الثوب ضيقا، و "814" في الأذان: باب عقد الثياب وشدها، و "1215" في العمل في الصلاة: باب إذا قيل للمصلي: تقدم أو انتظر فانتظر فلا بأس، ومسلم "441" في الصلاة: باب أمر النساء المصليات وراء الرجال أن لا يرفعن رؤوسهن من السجود حتى يرفع الرجال، وأبو داوُد "630" في الصلاة: باب الرجل يعقد الثوب في قفاه ثم يصلي، والنسائي 2/70 في القبلة: باب الصلاة في الإزار، وأبو عوانة 2/60، 61، والبيهقي 2/241 من طرق عن سفيان، عن أبي حازم،

www.islamicurdubooks.com

حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سُوَيْدٍ الْاَنْصَارِيِّ، عَنْ عَمَّتِهِ اُمِّ حُمَيْدٍ، امْرَاَةِ اَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ

(متن حدیث): اَنَّهَا جَائَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنِّي اُحِبُّ الصَّلَاةَ مَعَكَ قَالَ: قَدْ عَلِمْتُ اَنَّكِ تُحِبِّيْنَ الصَّلَاةَ مَعِي، وَصَلَاتُكِ فِي بَيْتِكِ خَيْرٌ مِّنْ صَلَاتِكِ فِي حُجْرَتِكِ، وَصَلَاتُكِ فِي حُجْرَتِكِ خَيْرٌ مِّنْ صَلَاتِكِ فِي دَارِكِ، وَصَلَاتُكِ فِي دَارِكِ خَيْرٌ مِّنْ صَلَاتِكِ فِي مَسْجِدِ قَوْمِكِ، وَصَلَاتُكِ فِي مَسْجِدِ قَوْمِكِ خَيْرٌ مِّنْ صَلَاتِكِ فِي مَسْجِدِي قَالَ: فَاَمَرَتْ فَبُنِيَ لَهَا مَسْجِدٌ فِي اَقْصَى شَيْءٍ مِنْ بَيْتِهَا وَاَظْلَمِهِ وَكَانَتْ تُصَلِّي فِيهِ حَتّٰى لَقِيَتِ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا. (1: 2)

✿✿ عبداللہ بن سوید انصاری اپنی پھوپھی سیّدہ ام حمید کے حوالے سے نقل کرتے ہیں۔ یہ حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ کی اہلیہ ہیں وہ بیان کرتی ہیں: وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! مجھے آپ کی اقتداء میں نماز ادا کرنا پسند ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے اس بات کا پتہ ہے تم میری اقتداء میں نماز ادا کرنے کو پسند کرتی ہو تاہم تمہارا گھر (کے اندرونی حصے) میں نماز ادا کرنا تمہارے اپنے حجرے (باہر کے قریب والے کمرے) میں نماز ادا کرنے سے بہتر ہے اور تمہارے اپنی بیٹھک میں نماز ادا کرنا تمہارا اپنی بیٹھک میں نماز ادا کرنے سے بہتر ہے اور تمہارا اپنے محلے میں نماز ادا کرنا تمہاری اپنی قوم کی مسجد میں نماز ادا کرنے سے بہتر ہے اور تمہارا اپنی قوم کی مسجد میں نماز ادا کرنا تمہارا میری مسجد میں نماز ادا کرنے سے بہتر ہے۔

راوی کہتے ہیں: اس خاتون کی ہدایت کے تحت اس کے لئے گھر کے سب سے دور دراز کے اور تاریک ترین کونے میں نماز کے لئے جگہ مخصوص کی گئی اور وہ خاتون زندگی بھر اسی جگہ پر نماز ادا کرتی رہی۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ الصَّلَاةِ بَيْنَ السَّوَارِي جَمَاعَةً

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ ستونوں کے درمیان باجماعت نماز ادا کی جائے

2218 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ هَانِئٍ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيْدِ بْنِ مَحْمُوْدٍ، قَالَ:

(متن حدیث): صَلَّيْتُ اِلٰى جَنْبِ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ بَيْنَ السَّوَارِي، فَقَالَ: كُنَّا نَتَّقِي هٰذَا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. (2: 96)

2217– خديث قوى. عبد الله بن سويد الأنصارى ترجمة البخارى 5/109، فلم يذكر فيه جرحا ولا تعديلا، ذكره المؤلف فى "الثقات" 5/95، وقد توبع، وباقى السند رجاله ثقات رجال الصحيح. وأخرجه أحمد 6/371 عن هارون بن معروف، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن خزيمة فى "صحيحه" "1689" عن عيسى بن إبراهيم، عن ابن وهب، بهذا الإناد. وقال الهيثمى فى "المجمع" 2/33، 34: رواه أحمد ورجاله رجال الصحيح غير عبد الله بن سويد الأنصارى، وثقه ابن حبان. وأخرجه ابن أبى شيبة 2/384–385، والطبرانى 25/ "356"، والبيهقى 3/132–133 من طريقين عن عبد الحميد بن المنذر بن حميد الساعدى، عن أبيه، عن جدته أم حميد.

www.islamicurdubooks.com

عبدالحمید بن محمود بیان کرتے ہیں۔ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پہلو میں ستونوں کے درمیان نماز ادا کی تو انہوں نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں ہم اس چیز سے بچا کرتے تھے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِهٰذَا الزَّجْرِ الْمُطْلَقِ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو اس مطلق ممانعت کی صراحت کرتی ہے

2219 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو قُتَيْبَةَ، وَيَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ، عَنْ هَارُوْنَ اَبِي مُسْلِمٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنَّا نُنْهٰى عَنِ الصَّلَاةِ بَيْنَ السَّوَارِي وَنُطْرَدُ عَنْهَا طَرْدًا. (2: 96)

معاویہ بن قرہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔

''ہمیں ستونوں کے درمیان نماز ادا کرنے سے منع کیا جاتا تھا ہمیں ان سے پرے کیا جاتا تھا''۔

ذِكْرُ اسْتِعْمَالِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفِعْلَ الْمُضَادَّ لَهُ فِي الظَّاهِرِ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اس فعل پر عمل کرنا جو بظاہر اس روایت کے متضاد ہے

2220 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ:

(متن حدیث): سَاَلْتُ بِلَالًا: اَيْنَ صَلَّى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ دَخَلَ الْكَعْبَةَ؟ قَالَ: بَيْنَ الْعَمُوْدَيْنِ الْمُتَقَدِّمَيْنِ، قَالَ: وَنَسِيتُ اَنْ اَسْاَلَهُ كَمْ صَلَّى. (1: 96)

2218- إسناده صحيح. بندار: هو محمد بن بشار، ويحيى بن هانء: هو ابن عروة المرادي، وعبد الحميد بن محمود: هو المعولي. وأخرجه ابن خزيمة في "صحيحه" "1568" عن ابندار، عن ابن مهدي، عن سفيان، به. وأخرجه أحمد "673" في الصلاة: باب الصفوف بين السواري، عن ابندار، عن ابن مهدي، عن سفيان، به. وأخرجه أحمد 3: 131 عن عبد الرحمن بن مهدي، وابن أبي شيبة 2/369، والترمذي "229" في الصلاة: باب ما جاء في كراهية الصف بين السواري، من طريق وكيع، والنسائي 2/94 في الإمامة: باب الصف بين السواري، من طريق أبي نعيم، والبيهقي 3/104 من طريق قبيصة بن عقبة، وعبد الرزاق "2489"، كلهم عن سفيان، به. وصححه الحاكم 1/210 و218 من طريق أبي حذيفة، عن سفيان، به، ووافقه الذهبي.

2219- إسناده حسن. هارون أبو مسلم: هو ابن مسلم، وأبو مسلم كنيته، روى عنه جمع، وذكره المؤلف في "ثقاته" 7/581، وباقي رجاله ثقات. أبو قتيبة: هو سلم بن قتيبة الشعيري الخراساني الفريابي وقد تحرف في الطبراني "39" إلى مسلم، وهو في "صحيح ابن خزيمة" برقم "1567" وأخرجه ابن ماجة "1002" في الإقامة: باب الصلاة بين السواري في الصف، عن زيد بن أخزم، والطبراني 19/ "39"، والحاكم 1/218، من طريق عقبة بن مكرم، كلاهما عن أبي قتيبة، بهذا الإسناد. وأخرجه الطيالسي "1073"، ومن طريقه ابن ماجة "1002" أيضا، والبيهقي 3/104، والدولابي 2/113، عن هارون أبي مسلم، بهذا الإسناد. وأخرجه الطبراني 19/ "39" و "40" من طريق يحيى بن حماد، عن هارون أبي مسلم، به. وقد تحرف فيه "هارون بن مسلم" إلى: "هارون بن إبراهيم"، ووافقه الذهبي.

www.islamicurdubooks.com

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْحَاتِمٍ : هٰذَا الْفِعْلُ يُنْهٰى عَنْهُ بَيْنَ السَّوَارِى جَمَاعَةً، وَاَمَّا اسْتِعْمَالُ الْمَرْءِ مِثْلَهٗ مُنْفَرِدًا فَجَائِزٌ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب خانہ کعبہ کے اندر تشریف لے گئے تھے تو آپ نے کہاں نماز پڑھی تھی؟ تو انہوں نے بتایا: سامنے والے دوستونوں کے درمیان۔

راوی کہتے ہیں: مجھے یہ خیال نہیں رہا' میں ان سے یہ سوال کرتا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنی رکعات ادا کی تھیں؟

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) وہ فعل یہ ہے کہ ستونوں کے درمیان باجماعت نماز ادا کرنے سے منع کیا گیا ہے جہاں تک آدمی کے انفرادی طور پر ستونوں کے درمیان نماز ادا کرنے کا تعلق ہے۔ تو یہ جائز ہے۔

ذِكْرُ وَصْفِ الْإِمَامَةِ الَّتِي تَكُوْنُ لِلْمَامُوْمِ وَالْإِمَامِ مَعًا

امامت کی اس صفت کا تذکرہ جس میں مقتدی اور امام ساتھ ہوتے ہیں

2221 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَرْمَلَةَ، عَنْ اَبِىْ عَلِيٍّ الْهَمْدَانِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

2220- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير إبراهيم بن بشار، وهو الرمادى، وهو مع كونه حافظا له أوهام، لكنه توبع . وأخرجه الحميدى "692"، ومسلم "1329" "390" فى الحج: باب استحباب دخول الكعبة للحج وغيره، من طريق سفيان، بهذا الإسناد .وأخرجه مسلم "1329" "389" من طرق عن حماد بن زيد، عن أيوب السختيانى، به .وأخرجه مالك 1/354 فى الحج: باب الصلاة فى البيت وقصر الصلاة وتعجيل الخطبة بعرفة، ومن طريقه الشافعى فى "المسند" 1/65، والبخارى "505" فى الصلاة: باب الصلاة بين السوارى فى غير جماعة، ومسلم "1329" "388"، وأبو داوٗد "2023" و "2024" فى المناسك: باب الصلاة فى الكعبة، والنسائى 2/63 فى القبلة: باب مقدار ذلك "يعنى الدنو من السترة "، والبيهقى 2/326 و327 عن نافع، به .وأخرجه الطيالسى "1849"، وأحمد 2/33 و55، والبخارى "504"، ومسلم "1329" "391" و "392"، وأبو داوٗد "2025"، والبيهقى 2/327، من طرق عن نافع، به .وأخرجه مسلم "1329" "393" و "394"، والنسائى 2/33، 34 فى المساجد: باب الصلاة فى الكعبة، والبيهقى 2/328 من طريق الزهرى عن سالم، عن ابن عمر.

2221- إسناده حسن على شرط مسلم. يحيى بن أيوب: هو أبو العباس الغافقى فيه كلام ينزل به رتبة الصحيح، وكذا شيخه عبد الرحمٰن بن حرملة . أبو على الهمدانى: هو ثمامة بن شفى، وهو فى "صحيح ابن خزيمة" برقم ."1513"وأخرجه الطحاوى فى "شرح مشكل الآثار" 3/54 من طريق يونس بن عبد الأعلى، بهٰذا الإسناد .وأخرجه أبو داوٗد "580" فى الصلاة: باب فى جماع الإمامة وفضلها، عن سليمان بن داوٗد المهرى، والحاكم 1/210 من طريق حرملة بن يحيى، كلاهما عن ابن وهب، به . وصححه الحاكم على شرط البخارى، ووافقه الذهبى .وأخرجه الطبرانى /17 "910"، والبيهقى 3/127 من طريق سعيد بن أبى مريم، عن يحيى بن أيوب، به .وأخرجه أحمد 4/145 و201، وابن ماجة "983" فى الإقامة: باب ما يجب على الإمام، والطبرانى /17 "909" و "910" من طرق عن عبد الرحمٰن بن حرملة الأسلمى، به .وأخرجه الطبرانى /17 "907" و "908" من طريق عبد الله بن عامر الأسلمى، عن أبى على الهمدانى، به .وأخرجه الطيالسى "1004" من طريق الفرج بن فضالة، عن رجل عن أبى على الهمدانى، به .

www.islamicurdubooks.com

(متن حدیث):مَنْ اَمَّ النَّاسَ فَاَصَابَ الْوَقْتَ وَاَتَمَّ الصَّلَاةَ فَلَهُ وَلَهُمْ، وَمَنِ انْتَقَصَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَعَلَيْهِ وَلَا عَلَيْهِمْ . (3: 16)

حضرت عقبہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص لوگوں کی امامت کرے اور وقت پر نماز ادا کرے اور مکمل نماز ادا کرے تو اسے بھی ثواب ملے گا اور لوگوں کو بھی ثواب ملے گا اگر اس میں سے وہ کوئی کمی کرے تو اس شخص پر اس کا وبال ہوگا۔ لوگوں پر اس کا وبال نہیں ہوگا''۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ قِيَامِ الْمَأْمُومِينَ اِلَى الصَّلَاةِ حَتّٰى يَرَوْا اِمَامَهُمْ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ مقتدی نماز کیلئے کھڑے ہوں جب تک وہ اپنے امام کو دیکھ نہیں لیتے

2222 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيٰى، عَنْ حَجَّاجٍ الصَّوَّافِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ قَتَادَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث):اِذَا اُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا تَقُوْمُوا حَتّٰى تَرَوْنِيْ . (2: 9)

عبداللہ بن ابوقتادہ اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں۔

''جب نماز کے لئے اقامت کہہ دی جائے' تو تم لوگ اس وقت تک کھڑے نہ ہو جب تک مجھے دیکھ نہیں لیتے''۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُسْتَقْصِي لِلَفْظَةِ الْمُخْتَصَرَةِ الَّتِيْ ذَكَرْنَاهَا

اس روایت کا تذکرہ جو ان مختصر الفاظ کی وضاحت کرتی ہے جن کا ہم نے ذکر کیا ہے

2223 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مُحَمَّدٍ الدَّغُوْلِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

2222- إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله ثقات رجال الشيخين غير مسدد، فإنه من رجال البخاري . يحيى: هو ابن سعيد القطان .وأخرجه مسلم "604" في المساجد: باب متى يقوم الناس للصلاة، عن محمد بن حاتم، وعبيد الله بن سعيد، وابن خزيمة في "صحيحه" "1526" من طريق بندار، وأحمد بن سنان الواسطي، أربعتهم عن يحيى بن سعيد القطان، بهٰذا الإسناد . وأخرجه أحمد 5/304، ومسلم "604"، والدولابي في "الكنى" 1/49، وأبو نعيم في "الحلية" 8/ 391، من طرق عن حجاج الصواف، بهٰذا الإسناد .وأخرجه الدولابي 1/49، وابن خزيمة "1526" من طريق حجاج الصواف، عن يحيى بن أبي كثير، عن أبي سلمة، وعبد الله بن أبي قتادة، به.وتقدم برقم "1755" .

2223- إسناده صحيح. محمد بن مشكان: ترجمه المؤلف في "ثقاته" 9/127، فقال: محمد بن مشكان السرخسي يروى عن يزيد بن هارون وعبد الرزاق، حدثنا عنه محمد بن عبد الرحمٰن الدغولي وغيره، مات سنة تسع وخمسين وثلاثمائة مئة، وكان ابن حنبل -رحمه الله- يكاتبه، ومن فوقه من رجال الشيخين . وهو في "مصنف عبد الرزاق " "1932"، ومن طريقه أخرجه مسلم "604" في المساجد، والبيهقي في "السنن" 2/20، .21وأخرجه الحميدي "427"، وابن أبي شيبة 1/405، وأبو داوٗد "540" في الصلاة: باب في الصلاة تقام ولم يأت الإمام ينتظرونه قعودا، والترمذي "592" في الصلاة: باب كراهية أن ينتظر الناس الإمام وهم قيام عند افتتاح الصلاة، والنسائي 2/31 في الصلاة: باب إقامة المؤذن عند خروج الإمام، والبغوي في "شرح السنة" "440" من طرق عن معمر، بهٰذا الإسناد.وتقدم قبله من طريق حجاج الصواف، وبرقم "1755" .

www.islamicurdubooks.com

مُشْكَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِىْ كَثِيْرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ قَتَادَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِذَا اُقِيْمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا تَقُوْمُوْا حَتّٰى تَرَوْنِىْ قَدْ خَرَجْتُ اِلَيْكُمْ . (2: 9)

عبداللہ بن ابوقتادہ اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں۔

''جب نماز کے لئے اقامت کہہ دی جائے' تو تم لوگ اس وقت تک کھڑے نہ ہو جب تک مجھے دیکھ نہیں لیتے کہ میں تمہاری طرف آ گیا ہوں۔''

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ اِذَا لَمْ يَنْتَظِرْهُ الْمُؤَذِّنُ وَالْقَوْمُ عِنْدَ اِتْيَانِهِ الصَّلَاةَ اَنْ لَّا يَجِدَ فِىْ نَفْسِهِ عَلَيْهِمْ وَاِنْ كَانَ اَفْضَلَهُمْ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کیلئے یہ بات مستحب ہے کہ جب مؤذن اور دیگر لوگ اس کے نماز کیلئے آنے کا انتظار نہیں کرتے تو اس حوالے سے ان کے خلاف ناگواری محسوس نہ کرے اگرچہ وہ ان سب لوگوں سے افضل ہو

2224 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِىْ، عَبَّادُ بْنُ زِيَادٍ، اَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، اَخْبَرَهُ اَنَّهُ، سَمِعَ اَبَاهُ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): عَدَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا مَعَهُ فِىْ غَزْوَةِ تَبُوكَ قَبْلَ الْفَجْرِ فَعَدَلْتُ مَعَهُ، فَاَنَاخَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَرَّزَ ثُمَّ جَائَنِىْ فَسَكَبْتُ عَلٰى يَدَيْهِ مِنَ الْاِدَاوَةِ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ، ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ، ثُمَّ حَسَرَ عَنْ ذِرَاعَيْهِ فَضَاقَ كُمُّ جُبَّتِهٖ فَاَدْخَلَ يَدَيْهِ فَاَخْرَجَهُمَا مِنْ تَحْتِ الْجُبَّةِ، فَغَسَلَهُمَا اِلَى الْمِرْفَقِ وَمَسَحَ بِرَاْسِهٖ، ثُمَّ تَوَضَّاَ عَلٰى خُفَّيْهِ، ثُمَّ رَكِبَ فَاَقْبَلْنَا نَسِيْرُ حَتّٰى نَجِدَ النَّاسَ فِى الصَّلَاةِ قَدَّمُوْا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ فَصَلّٰى بِهِمْ حِيْنَ كَانَ وَقْتُ الصَّلَاةِ وَوَجَدْنَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ قَدْ رَكَعَ بِهِمْ رَكْعَةً مِنْ صَلَاةِ الْفَجْرِ، فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ الْمُسْلِمِيْنَ وَرَاءَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ فَصَلَّى الرَّكْعَةَ الثَّانِيَةَ مِنْ صَلَاةِ الْفَجْرِ، ثُمَّ سَلَّمَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُتِمُّ صَلَاتَهُ فَفَزِعَ الْمُسْلِمُوْنَ وَاَكْثَرُوا التَّسْبِيْحَ لِاَنَّهُمْ سَبَقُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا سَلَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُمْ:

2224- إسناده صحيح على شرط مسلم . وأخرجه أبو داود "149" في الطهارة: باب المسح على الخفين، عن أحمد بن صالح، عن عبد الله بن وهب، بهذا الإسناد .وأخرجه الشافعي في "المسند" 1/144، وعبد الرزاق "748"، ومن طريقه أحمد 4/251، وأبو عوانة 2/215، والطبراني 20/ "880"، والبيهقي 1/274 و2/295-296 عن ابن جريج، وأحمد 4/249، وأبو عوانة 2/215، من طريق صالح بن كيسان، كلاهما عن الزهري، به. وأورد المؤلف طرفا من الحديث في باب المسح على الخفين برقم "1326"، وتقدم استقصاء تخريجه هناك، فانظره.

www.islamicurdubooks.com

اَحْسَنْتُمْ اَوْ قَدْ اَصَبْتُمْ . (5: 4)

عروہ بن مغیرہ بیان کرتے ہیں۔ انہوں نے اپنے والد (حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ) کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک کے موقع پر فجر سے پہلے راستے سے ہٹ گئے۔ آپ کے ہمراہ میں بھی ہٹ گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی سواری کو بٹھایا اور آپ قضائے حاجت کے لئے تشریف لے گئے پھر آپ میرے پاس تشریف لائے۔ میں نے آپ کے دونوں ہاتھوں پر برتن سے پانی انڈیلا آپ نے دونوں ہاتھوں کو دھویا پھر آپ نے اپنے چہرے کو دھویا پھر آپ نے اپنی کلائی کو باہر نکالنے کی کوشش کی لیکن جبے کی آستین تنگ تھی' تو آپ نے اپنے دونوں ہاتھ اندر داخل کئے اور جبے کے نیچے سے باہر نکالے پھر آپ نے انہیں کہنیوں تک دھویا۔ آپ نے اپنے سر کا مسح کیا' پھر آپ نے اپنے موزوں پر وضو کیا (یعنی مسح کیا) پھر آپ سوار ہوئے کچھ ہی دور چلنے کے بعد ہم لوگوں تک پہنچ گئے جو نماز ادا کر رہے تھے۔ انہوں نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کو آگے کیا تھا اور وہ انہیں نماز پڑھا رہے تھے۔ اس وقت جب نماز کا وقت ہو چکا تھا۔ ہم نے حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ کو ایسی حالت میں پایا' وہ ان لوگوں کو فجر کی نماز کی ایک رکعت پڑھا چکے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسلمانوں کے ساتھ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کے پیچھے کھڑے ہو گئے۔ آپ نے فجر کی نماز کی دوسری رکعت ادا کی جب حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے سلام پھیرا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی نماز مکمل کرنے کے لئے کھڑے ہو گئے۔ مسلمان اس پر گھبرا گئے انہوں نے بکثرت سبحان اللہ کہنا شروع کر دیا کیونکہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے آگے نکلنے کی کوشش کی تھی جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیرا تو آپ نے ان سے ارشاد فرمایا: تم لوگوں نے اچھا کیا ہے۔ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) تم لوگوں نے ٹھیک کیا ہے۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ لِلْقَوْمِ اِذَا احْتَبَسَ عَنْهُمْ اِمَامُهُمْ اَنْ يُقَدِّمُوْا رَجُلًا يُصَلِّي بِهِمْ

لوگوں کو اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ کہ جب ان کا امام نہ آسکے تو وہ اپنے میں سے کسی شخص کو آگے کریں تاکہ وہ ان کو نماز پڑھا دے

2225 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ، اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ حَمْزَةَ، وَعُرْوَةَ، ابْنَيِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، عَنْ اَبِيْهِمَا الْمُغِيْرَةِ، قَالَ:

(متن حدیث): تَبَرَّزَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ جَاءَ فَاَفْرَغْتُ عَلَيْهِ مِنَ الْاِدَاوَةِ فَغَسَلَ وَجْهَهُ، ثُمَّ ذَهَبَ يَحْسِرُ عَنْ ذِرَاعَيْهِ فَضَاقَ كُمُّ جُبَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ صُوْفٌ رُوْمِيَّةٌ فَاَدْخَلَ يَدَهُ فِيْ فُرُوْجٍ كَانَ فِيْ خَصْرِهَا فَغَسَلَهُمَا اِلَى الْمِرْفَقَيْنِ وَمَسَحَ بِرَاْسِهِ وَمَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ، ثُمَّ اَقْبَلَ وَاَنَا مَعَهُ فَوَجَدَ

2225- حديث صحيح، رجاله ثقات إلا أن جعفر بن برقان -وإن كان ثقة- يضطرب في روايته عن الزهري، ويختلف فيه، وسيذكر المؤلف بإثر الحديث أنه قصر في سند هذا الخبر، فلم يذكر عباد بن زياد مع أن الزهري رواه عنه، عن حمزة وعروة. وانظر ما قبله و "1326".

النَّاسَ فِي الصَّلَاةِ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّفِّ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ يَؤُمُّهُمْ فَادْرَكْنَاهُ وَقَدْ صَلّٰى رَكْعَةً فَصَلَّيْنَا مَعَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الثَّانِيَةَ، فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَمَّ صَلَاتَهُ فَفَزِعَ النَّاسُ لِذٰلِكَ، فَلَمَّا قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاتَهُ قَالَ: قَدْ اَصَبْتُمْ وَاَحْسَنْتُمْ اِذَا احْتَبَسَ اِمَامُكُمْ وَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَقَدِّمُوْا رَجُلًا يَؤُمُّكُمْ. (1: 78)

قَصَّرَ جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ فِي سَنَدِ هٰذَا الْخَبَرِ وَلَمْ يَذْكُرْ عَبَّادَ بْنَ زِيَادٍ فِيْهِ؛ لِاَنَّ الزُّهْرِيَّ سَمِعَ هٰذَا الْخَبَرَ مِنْ عَبَّادِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، وَسَمِعَهُ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ الْمُغِيْرَةِ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَهُ: اَبُوْحَاتِمٍ

❀❀ حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قضائے حاجت کے لئے تشریف لے گئے پھر آپ تشریف لائے' تو میں نے برتن میں سے آپ پر پانی انڈیلا۔ آپ نے اپنے چہرے کو دھویا پھر آپ اپنی کلائیاں باہر نکالنے لگے' تو جبے کی آستین تنگ تھی۔ وہ اون کا بنا ہوا رومی جبہ تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک اس جگہ سے باہر نکالا جو کھلی تھی اور آپ کے پہلو کے پاس تھی۔ آپ نے دونوں بازو کہنیوں تک دھوئے آپ نے اپنے سر کا مسح کیا' اور دونوں موزوں پر مسح کیا' پھر آپ تشریف لائے میں آپ کے ساتھ تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو نماز کی حالت میں پایا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی صف میں کھڑے ہو گئے۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ ان لوگوں کی امامت کر رہے تھے۔ہم نے انہیں ایسی حالت میں پایا' وہ ایک رکعت پڑھا چکے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں دوسری رکعت ادا کی جب انہوں نے سلام پھیرا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور اپنی نماز مکمل کی تو لوگ اس بات سے گھبرا گئے' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی نماز مکمل کی تو آپ نے ارشاد فرمایا: تم لوگوں نے ٹھیک کیا ہے۔تم نے اچھا کیا ہے' جب تمہارا امام نہ آسکے اور نماز کا وقت ہو جائے' تو تم کسی شخص کو آگے کر دو جو تمہیں نماز پڑھائے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) جعفر بن برقان نے اس روایت کی سند کو مختصر نقل کیا ہے۔انہوں نے اس کی سند میں عباس بن زیاد کا تذکرہ نہیں کیا۔اس کی وجہ یہ ہے کہ زہری نے یہ روایت عباس بن زیاد رضی اللہ عنہ کے حوالے سے عروہ بن مغیرہ کے حوالے سے سنی ہے اور انہوں نے یہ روایت حمزہ بن مغیرہ کے حوالے سے ان کے والد سے بھی سنی ہے۔ یہ بہت امام ابوحاتم نے بیان کی ہے۔

ذِكْرُ مَا يَجِبُ عَلَى الْمَأْمُوْمِ وَهُوَ قَائِمٌ انْتِظَارُ سُجُوْدِ اِمَامِهٖ ثُمَّ يَتْبَعُهُ بِالسُّجُوْدِ بَعْدَهُ

اس بات کا تذکرہ کہ مقتدی پر یہ بات لازم ہے کہ جب وہ قیام کی حالت میں ہو' تو امام کے سجدے میں جانے کا انتظار کرے اور پھر اس کے بعد اس کی پیروی کرتے ہوئے سجدے میں جائے

2226 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيْفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ الطَّيَالِسِيُّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ الْعَبْدِيُّ، وَحَفْصُ بْنُ عُمَرَ الْحَوْضِيُّ، قَالُوْا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ اَبُوْ اِسْحَاقَ: اَخْبَرَنِيْ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ يَزِيْدَ،

www.islamicurdubooks.com

يَقُوْلُ:

(متن حدیث): حَدَّثَنَا الْبَرَاءُ وَكَانَ غَيْرَ كَذُوْبٍ اَنَّهُمْ كَانُوْا اِذَا صَلَّوْا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامُوْا قِيَامًا حَتّٰى يَرَوْهُ قَدْ سَجَدَ، ثُمَّ يَسْجُدُوْنَ .(4: 50)

حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اور انہوں نے غلط بیانی نہیں کی وہ کہتے ہیں' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز ادا کرتے تھے (تو رکوع) سے سر اٹھانے کے بعد کھڑے رہتے تھے' یہاں تک کہ جب وہ آپ کو دیکھتے' آپ سجدے میں چلے گئے ہیں' تو پھر وہ لوگ سجدے میں جاتے تھے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اور اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

2227 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحَجَّاجِ السَّامِيُّ، وَكَامِلُ بْنُ طَلْحَةَ الْجَحْدَرِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْبَرَاءُ ، وَهُوَ غَيْرُ كَذُوْبٍ قَالَ:

(متن حدیث): كُنَّا اِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ نَزَلْ قِيَامًا حَتّٰى نَرَاهُ قَدْ سَجَدَ، ثُمَّ نَسْجُدُ .(4: 50)

حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے جب نماز ادا کرتے تھے' تو (رکوع سے سر اٹھانے) کے بعد اس وقت تک کھڑے رہتے تھے جب تک آپ کو سجدے میں گیا ہوا نہیں دیکھ لیتے تھے' پھر ہم سجدے میں جاتے تھے۔

2226- إسناده صحيح على شرطهما . أبو إسحاق هو السبيعي، وشعبة سمع منه قديما، وقد تحرف "ابن يزيد" في "الإحسان" إلى: "ابن مرثد." وعبد الله بن يزيد هذا: هو ابن يزيد بن حصين الأنصاري الخطمي، صحابي صغير، ولي الكوفة لابن الزبير، روى له الستة. وأخرجه أبو داؤد "620" في الصلاة: باب ما يؤمر به المأموم من اتباع الإمام، عن حفص بن عمر، بهذا الإسناد. وأخرجه الطيالسي "718"، وأحمد 4/284 عن محمد بن جعفر، و 4/285 عن عفان، و 4/285، 286، والنسائي 2/96 في الإمامة: باب مبادرة الإمام، من طريق ابن علية، والبخاري "747" في الأذان: باب رفع البصر إلى الإمام في الصلاة، عن حجاج، كلهم عن شعبة، بهذا الإسناد. وسيورده المؤلف بعده من طريق حماد بن سلمة، عن شعبة، به. وأخرجه البخاري "690" في الأذان: باب متى يسجد من خلف الإمام، ومسلم "474" "198" في الصلاة: باب متابعة الإمام والعمل بعده، والترمذي "281" في الصلاة: باب ما جاء في كراهية أن يبادر الإمام بالركوع والسجود، من طريق سفيان، والبخاري "811" في الأذان: باب السجود على سبعة أعظم، ومن طريقه البغوي "847" من طريق إسرائيل، ومسلم "474" "197"، والبيهقي 2/92 من طريق أبي خيثمة، وزهير، أربعتهم عن أبي إسحاق، به. وأخرجه بنحوه مسلم "474" "199"، وأبو داؤد "622"، والبيهقي 2/92، من طريق أبي إسحاق الشيباني، عن محارب بن دثار، عن عبد الله بن زيد، عن البراء.

2227- إسناده صحيح، وتقدم قبله "2226" من طريق أبي الوليد الطيالسي، ومحمد بن كثير العبدي، وحفص بن عمر الحوضي، قالوا: حدثنا شعبة، بهذا الإسناد. فانظره.

www.islamicurdubooks.com

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنَ الْاِقْتِدَاءِ بِصَلَاةِ إِمَامِهٖ وَإِنْ كَانَ مُقَصِّرًا فِي بَعْضِ حَقَائِقِهَا

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ وہ اپنے امام کی نماز کی پیروی کرے اگرچہ وہ امام نماز کے بعض حقائق میں کوتاہی کرنے والا ہو

2228 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ اَبَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ اَبِي اَيُّوبَ الْاِفْرِيقِيِّ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): سَيَاْتِي اَقْوَامٌ اَوْ يَكُونُ اَقْوَامٌ يُصَلُّونَ الصَّلَاةَ، فَاِنْ اَتَمُّوا فَلَكُمْ وَلَهُمْ، وَاِنْ نَقَصُوا فَعَلَيْهِمْ وَلَكُمْ. (3: 66)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُو حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَبُو اَيُّوبَ الْاِفْرِيقِيُّ اسْمُهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَلِيٍّ مِنْ ثِقَاتِ اَهْلِ الْكُوفَةِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''عنقریب ایسے لوگ آئیں گے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہے) ایسے لوگ ہوں گے' جو نماز ادا کریں گے اگر وہ نماز کو مکمل ادا کریں گے تو تمہیں بھی ثواب ملے گا انہیں بھی ملے گا اور اگر وہ اس میں کمی کریں گے تو اس کا وبال ان پر ہو گا اور تمہیں ثواب مل جائے گا''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ابوایوب افریقی نامی راوی کا نام عبداللہ بن علی ہے اور یہ کوفہ سے تعلق رکھنے والے ثقہ راوی ہیں۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اَنْ يُبَادِرَ الْمَاْمُومُ الْاِمَامَ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ مقتدی شخص امام سے پہلے رکوع اور سجود میں چلا جائے

2229 - حَدَّثَنَا اَبُو يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنِي اَبِي، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عَجْلَانَ، قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ حِبَّانَ، عَنِ ابْنِ مُحَيْرِيزٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ اَبِي سُفْيَانَ، قَالَ: قَالَ

2228- إسناده حسن. أبو أيوب: هو عبد الله بن على الأزرق، مختلف، وقال الحافظ: صدوق يخطء، وباقى رجال السند ثقات رجال الشيخين غير عبد الله بن عمر بن أبان، فإنه من رجال مسلم وحده. وأخرجه أحمد 2/355 و536، 537، والبخارى "693" فى الأذان: باب إذا لم يتم الإمام وأتم من خلفه، والبيهقى 3/127، والبغوى فى "شرح السنة" "839" من طريق حسن بن موسى الأشيب، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دينار، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ.

www.islamicurdubooks.com

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا تُبَادِرُوْنِيْ بِالرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ؛ فَاِنِّيْ مَهْمَا اَسْبِقُكُمْ بِهٖ اِذَا رَكَعْتُ تُدْرِكُوْنِيْ بِهٖ اِذَا سَجَدْتُ وَمَهْمَا اَسْبِقُكُمْ بِهٖ اِذَا سَجَدْتُ تُدْرِكُوْنِيْ بِهٖ اِذَا رَفَعْتُ اِنِّيْ قَدْ بَدَّنْتُ. (2: 43)

حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم لوگ مجھ سے پہلے رکوع یا سجدے میں جانے کی کوشش نہ کرو کیونکہ میں تم سے پہلے جتنی دیر کے لئے رکوع میں جاؤں گا تم مجھے اس وقت اس حالت میں پا لو گے جب میں سجدے میں جاؤں گا اور تم سے پہلے سجدے میں جتنی دیر پہلے جاؤں گا' تو تم مجھے اس وقت پا لو گے جب میں سر اٹھاؤں گا۔ اس کی وجہ یہ ہے' میرا وزن زیادہ ہو چکا ہے''۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ مُّبَادَرَةِ الْمَامُوْمِ بِالرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ مقتدی شخص رکوع اور سجود میں پہلے چلا جائے

2230 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيْفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ الطَّيَالِسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ يَحْيٰى، عَنِ ابْنِ مُحَيْرِيْزٍ، سَمِعَ مُعَاوِيَةَ، عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا تَسْبِقُوْنِيْ بِالرُّكُوْعِ وَلَا بِالسُّجُوْدِ، فَاِنِّيْ قَدْ بَدَّنْتُ وَاِنِّيْ مَهْمَا اَسْبِقُكُمْ بِهٖ حِيْنَ اَرْكَعُ تُدْرِكُوْنِيْ بِهٖ حِيْنَ اَرْفَعُ وَمَا سَبَقْتُكُمْ بِهٖ حِيْنَ اَسْجُدُ تُدْرِكُوْنِيْ بِهٖ حِيْنَ اَرْفَعُ. (2: 3)

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے منبر پر یہ بات بیان کی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''تم لوگ مجھ سے پہلے رکوع یا سجدے میں جانے کی کوشش نہ کرو کیونکہ میرا وزن زیادہ ہو گیا ہے۔ رکوع میں جاتے ہوئے میں تم سے پہلے جاؤں گا' تو تم مجھے اس وقت پا لو گے جب میں رکوع سے سر اٹھاؤں گا اور تم سے پہلے' جب میں سجدے میں جاؤں گا' تو تم مجھے اس وقت پا لو گے۔ جب میں (سجدے سے سر کو) اٹھاؤں گا''۔

2229– إسناده حسن. ابن محيريز: اسمه عبد الله. وأخرجه أحمد 4/92، وأبو داود "619" في الصلاة: باب ما يؤمر به المأموم من اتباع الإمام، وابن ماجة "963" في الإقامة: باب النهي أن يسبق الإمام بالركوع والسجود، وابن الجارود "324"، والبغوي "848" من طريق يحيى بن سعيد، بهذا الإسناد. وصححه ابن خزيمة "1594". وأخرجه الحميدي "603"، وأحمد 4/94، وابن ماجة "963" أيضا من طريق سفيان، والطبراني 19/ "862" من طريق سليمان بن بلال ووهيب وبكر بن مضر، أربعتهم عن ابن عجلان، به. وسيورده المؤلف بعده "2230" من طريق ليث بن سعد، عن ابن عجلان، به. وأخرجه الطبراني 19/ "863" من طريق أسامة بن زيد، عن محمد بن يحيى بن حبان، به.

2230– إسناده حسن، رجاله ثقات رجال الشيخين غير ابن عجلان، فقد روى له مسلم في المتابعات، وهو صدوق. وأخرجه الدارمي 1/301، 302 عن أبي الوليد الطيالسي، بهذا الإسناد. وأخرجه البيهقي 2/92 من طريق عاصم بن علي، عن الليث، به. وتقدم قبله من طريق يحيى القطان، عن ابن عجلان، به.

www.islamicurdubooks.com

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ تَفَرَّدَ بِهِ ابْنُ مُحَيْرِيزٍ، عَنْ مُّعَاوِيَةَ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کے غلط ثابت کرتی ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اس روایت کو نقل کرنے میں ابن محیریز نامی راوی منفرد ہے

2231 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ، حَدَّثَنَا عَمِّي، حَدَّثَنَا اَبِي، عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ اَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): اَيُّهَا النَّاسُ، اِنِّي قَدْ بَدَّنْتُ اَوْ بَدُنْتُ فَلَا تَسْبِقُوْنِي بِالرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ وَلٰكِنِّي اَسْبِقُكُمْ، اِنَّكُمْ تُدْرِكُوْنَ مَا فَاتَكُمْ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اے لوگو! میرا وزن زیادہ ہو گیا ہے' تو تم لوگ مجھ سے پہلے رکوع یا سجدے میں نہ جاؤ بلکہ میں تم سے پہلے جاؤں گا تم لوگ وہاں تک پہنچ جاؤ گے' جو پہلے گزر جائے گا''۔

ذِكْرُ اِبَاحَةِ تَكْبِيْرِ الْمَاْمُوْمِيْنَ عِنْدَ فَرَاغِ الْاِمَامِ مِنَ الصَّلَاةِ

امام کے نماز سے فارغ ہونے کے بعد متقدیوں کے تکبیر کہنے کے مباح ہونے کا تذکرہ

2232 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، قَالَ:

2231– إسناده قوى، فقد صرح ابن إسحاق بالتحديث . عبد الله بن سعد: ذكره المؤلف فى "القات"، وروى عنه جمع، وقال ابوحاتم الرازى: يكتب حديثه، ووثقه الخطيب، وذكره ابن عدى فى شيوخ البخارى، والذى ذكره الكلاباذى وغيره: عبيد الله بن سعد، وهو أخو عبد الله، وقال ابن عساكر: فى نسختي بالجامع فى موضع عبد الله، وفي موضع عبيد الله، فيحتمل أن يكون روى عنهما جميعا. عم عبد الله بن سعد: هو يعقوب بن إبراهيم بن سعد، وأبو الزناد: هو عبد الله بن ذكوان، والأعرج: عبد الرحمٰن بن هرمز. وأخرجه البيهقى 2/93 من طريق يعقوب بن إبراهيم بن سعد، عم عبد الله بن سعد، بهذا الإسناد.

2232– إسناده قوى، فقد صرح ابن إسحاق بالتحديث . عبد الله بن سعد: ذكره المؤلف فى "القات"، وروى عنه جمع، وقال ابوحاتم الرازى: يكتب حديثه، ووثقه الخطيب، وذكره ابن عدى فى شيوخ البخارى، والذى ذكره الكلاباذى وغيره: عبيد الله بن سعد، وهو أخو عبد الله، وقال ابن عساكر: فى نسختي بالجامع فى موضع عبد الله، وفي موضع عبيد الله، فيحتمل أن يكون روى عنهما جميعا. عم عبد الله بن سعد: هو يعقوب بن إبراهيم بن سعد، وأبو الزناد: هو عبد الله بن ذكوان، والأعرج: عبد الرحمٰن بن هرمز. وأخرجه البيهقى 2/93 من طريق يعقوب بن إبراهيم بن سعد، عم عبد الله بن سعد، بهذا الإسناد. 2 إسناده صحيح على شرط مسلم . أبو معبد: هو نافذ مولى ابن عباس . وأخرجه الشافعى فى "المسند" 1/94، والحميدى "480"، وأحمد 1/222، والبخارى "842" فى الأذان: باب الذكر بعد الصلاة، ومسلم "583" "120" و "121" فى المساجد: باب الذكر بعد الصلاة، وأبو داؤد "1002" فى الصلاة: باب التكبير بعد الصلاة، والنسائى 3/67 فى السهو: باب التكبير بعد تسليم الإمام، وأبو عوانة 2/243، والطبرانى فى "الكبير" "12200"، والبيهقى فى "السنن" 2/184، والبغوى فى "شرح السنة" "712"

www.islamicurdubooks.com

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِی اَبُو مَعْبَدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنْتُ اَعْرِفُ انْقِضَاءَ صَلَاةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالتَّكْبِيرِ .

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: مجھے تکبیر (کی آواز) کے ذریعے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز ختم ہونے کا پتہ چل جاتا تھا۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْاِمَامِ اِذَا فَرَغَ مِنَ الصَّلَاةِ وَخَلْفَهُ الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ اَنْ يَّلْبَثَ فِي مَقَامِهِ لِيَنْصَرِفَ النِّسَاءُ قَبْلَ الرِّجَالِ اِلٰى بُيُوتِهِنَّ

اس بات کا تذکرہ کہ امام کیلئے یہ بات مستحب ہے کہ جب وہ نماز سے فارغ ہو جائے اور اس کے پیچھے مرد اور خواتین موجود ہوں' تو وہ اپنی جگہ پر بیٹھا رہے تاکہ خواتین اپنے گھروں کو چلی جائیں

2233 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: اَخْبَرَتْنِي هِنْدُ بِنْتُ الْحَارِثِ الْفِرَاسِيَّةُ،

(متن حدیث): اَنَّ اُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرَتْهَا اَنَّ النِّسَاءَ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنَّ اِذَا سَلَّمْنَ مِنَ الصَّلَاةِ قُمْنَ وَثَبَتَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ صَلّٰى مَعَهُ مِنَ الرِّجَالِ مَا شَاءَ اللّٰهُ، فَاِذَا قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ الرِّجَالُ . (5: 94)

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ ہیں وہ بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں خواتین سلام پھیرنے کے ساتھ ہی اٹھ جاتی تھیں جبکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی اقتداء میں نماز ادا کرنے والے مرد حضرات' جب تک اللہ کو منظور ہوتا تھا' بیٹھے رہتے تھے پھر جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اٹھتے تھے' تو مرد حضرات بھی اٹھتے تھے۔

ذِكْرُ مَا يَجِبُ عَلَى الرِّجَالِ اِذَا سَلَّمَ اِمَامُهُمُ التَّرَبُّصُ لِانْصِرَافِ النِّسَاءِ ثُمَّ يَقُومُونَ لِحَوَائِجِهِمْ

2233- إسناده صحيح على شرط الصحيح، رجاله ثقات رجال الصحيح . وأخرجه النسائى 3/67 فى السهو: باب جلسة الإمام بين التسليم والانصراف، عن محمد بن سلمة، عن ابن وهب، بهٰذا الإسناد. وأخرجه عبد الرزاق "3227"، ومن طريقه أحمد 6/310، وأبو داؤد "1040" فى الصلاة: باب انصراف النساء قبل الرجال من الصلاة، والبيهقى فى "السنن" 2/183 عن معمر، والشافعى فى "المسند" 1/92، 93، والطيالسى "1604"، والبخارى "837" فى الأذان: باب التسليم، و "849": باب مكث الإمام فى مصلاه بعد التسليم، و "870": باب صلاة النساء خلف للرجال، وابن ماجة "932" فى الإقامة: باب الانصراف من الصلاة، وابن خزيمة فى "صحيحه" "1719"، والبيهقى 2/182، 183، من طريق إبراهيم بن سعد، والبخارى "850" باب مكث الإمام فى مصلاه بعد التسليم، من طريق جعفر بن ربيعة، ثلاثتهم عن الزهرى، به. وسيورده بعده من طريق عثمان بن عمر، عن يونس بن يزيد، به، فانظره.

www.islamicurdubooks.com

اس بات کا تذکرہ کہ مردوں پر یہ بات لازم ہے کہ جب ان کا امام سلام پھیر لے تو وہ خواتین کے جانے تک ٹھہرے رہیں پھر اپنے کام کاج کیلئے اٹھیں

2234 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ بْنُ يَزِيْدَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ هِنْدَ بِنْتِ الْحَارِثِ، عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): كُنَّ النِّسَاءُ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَلَّمَ مِنَ الْمَكْتُوْبَةِ قُمْنَ وَثَبَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ صَلّٰى خَلْفَهُ مِنَ الرِّجَالِ، فَاِذَا قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ الرِّجَالُ . (5:4)

۞ سیدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں خواتین اس وقت اٹھ جاتی تھیں جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرض نماز کا سلام پھیرتے تھے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے پیچھے نماز ادا کرنے والے مرد حضرات بیٹھے رہتے تھے' پھر جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اٹھتے تھے' تو مرد حضرات بھی اٹھ جاتے تھے۔

2234– إسناده صحيح على شرط البخاري. وأخرجه أحمد 6/316، والبخاري "866" في الأذان: باب انتظار الناس قيام الإمام العالم، وابن خزيمة في "صحيحه" "1718"، والبيهقي 2/192 من طريق عثمان بن عمر، بهذا الإسناد.

www.islamicurdubooks.com

بَابُ الْحَدَثِ فِي الصَّلَاةِ

نماز کے دوران حدث لاحق ہونا

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْإِمَامِ إِذَا أَحْدَثَ أَنْ يَّتْرُكَ تَوْلِيَةَ الْإِمَامَةِ لِغَيْرِهِ عِنْدَ إِرَادَتِهِ الطَّهَارَةَ لِحَدَثِهِ

امام کیلئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ جب وہ (نماز کے دوران) بے وضو ہو جائے تو وہ وضو کیلئے جاتے وقت کسی دوسرے کو امامت کا نگران مقرر نہ کرے

2235 - (سندحدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ زِيَادٍ الْأَعْلَمِ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ،

(متن حدیث): أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبَّرَ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ يَوْمًا، ثُمَّ أَوْمَأَ إِلَيْهِمْ، ثُمَّ انْطَلَقَ فَاغْتَسَلَ، فَجَاءَ وَرَأْسُهُ يَقْطُرُ فَصَلَّى بِهِمْ.

(توضیح مصنف): قَالَ أَبُو حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: قَوْلُ أَبِي بَكْرَةَ: فَصَلَّى بِهِمْ، أَرَادَ يَبْدَأُ بِتَكْبِيرٍ مُحْدَثٍ، لَا أَنَّهُ رَجَعَ فَبَنَى عَلَى صَلَاتِهِ، إِذْ مُحَالٌ أَنْ يَّذْهَبَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَغْتَسِلَ وَيَبْقَى النَّاسُ كُلُّهُمْ قِيَامًا عَلَى حَالَتِهِمْ مِنْ غَيْرِ إِمَامٍ لَهُمْ إِلَى أَنْ يَّرْجِعَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَمَنِ احْتَجَّ بِهٰذَا الْخَبَرِ فِي إِبَاحَةِ الْبِنَاءِ عَلَى الصَّلَاةِ، لَزِمَهُ أَنْ لَّا يُفْسِدَ وُقُوفَ الْمَأْمُومِ بِلَا إِمَامٍ مِقْدَارَ مَا ذَهَبَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاغْتَسَلَ إِلَى أَنْ رَجَعَ مِنْ غَيْرِ قِرَاءَةٍ تَكُوْنُ مِنْهُمْ، وَلَمَّا صَحَّ نَفْيُهُمْ جَوَازَ مَا وَصَفْنَا صَحَّ أَنَّ الْبِنَاءَ غَيْرُ جَائِزٍ فِي الصَّلَاةِ، وَيَلْزَمُهُمْ مِنْ جِهَةٍ أُخْرَى أَنْ يُوجِبُوا الْقِرَاءَةَ خَلْفَ الْإِمَامِ، لِأَنَّهُ لَا بُدَّ مِنْ أَحَدِ الْأَمْرَيْنِ: إِمَّا أَنْ يُجِيزُوا وُقُوفَ الْمَأْمُومِينَ فِي

2235- حديث صحيح بطرقه وشواهده، رجاله ثقات رجال الصحيح، إلا ان فيه عنعنة الحسن وهو البصرى، وأخرج البخارى فى "صحيحه" عدة أحاديث من رواية الحسن عن أبى بكرة . أبو خليفة شيخ المؤلف: هو الفضل بن الحباب، وأبو الوليد الطيالسى: هو هشام بن عبد الملك. وأخرجه البيهقى فى "معرفة السنن والآثار" /1 لوحة 264 من طريق أبى خليفة، بهٰذا الإسناد. وقال: هٰذا إسناد صحيح. وأخرجه الشافعى فى "الأم" 1/167 فى إمامة الجنب، وأحمد /5 41و 45، وأبو داوٗد "233" و "234" فى الطهارة: باب فى الجنب يصلى بالقوم وهو ناس، والطحاوى فى "مشكل الآثار" /1 257- 258، والبيهقى فى "السنن" 2/397و 3/94، وفى "المعرفة" /1لوحة 264 من طرق عن حماد بن سلمة، بهٰذا الإسناد، وصححه ابن خزيمة ."1629"إلى: سعيد، والتصويب من "التقاسيم" /4 لوحة 245.

www.islamicurdubooks.com

صَلَاتِهِمْ بِلَا قِرَائَةٍ وَلَا اِمَامٍ مُدَّةَ مَا وَصَفْنَا، اَوْ لِيُسَوِّغُوا لِلْمَامُومِينَ الَّذِينَ وَصَفْنَا نَعْتَهُمُ الْقِرَائَةَ خَلْفَ الْإِمَامِ، وَإِنْ لَّمْ يَكُنْ قُدَّامَهُمْ إِمَامٌ قَائِمٌ . (5: 8)

❀❀ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن فجر کی نماز میں تکبیر کہی پھر آپ نے لوگوں کی طرف اشارہ کیا (کہ وہ ٹھہرے رہیں) پھر آپ تشریف لے گئے۔ آپ نے غسل کیا۔ آپ تشریف لائے' تو آپ کے سر سے قطرے ٹپک رہے تھے۔ آپ نے لوگوں کو نماز پڑھائی۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ کا یہ کہنا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں نماز پڑھائی اس سے مراد یہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نئے سرے سے تکبیر کہہ کر ایسا کیا۔ اس سے یہ مراد نہیں ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے واپس تشریف لا کر پہلے والی نماز پر بناء قائم کی کیونکہ یہ بات ناممکن ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے جا کر غسل کریں۔ اور لوگ سارے کے سارے اپنی حالت میں کسی امام کے بغیر قیام کی حالت میں کھڑے رہیں یہاں تک کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم واپس آ جائیں۔ جس شخص نے اس روایت کے ذریعے یہ استدلال کیا ہے کہ نماز پر بناء قائم کرنا مباح ہے۔ اس کے لیے یہ بات ضروری ہے کہ وہ امام کے بغیر مقتدی کے کھڑے ہونے کو فاسد قرار نہ دے۔ جس کی مقدار اتنی ہو۔ جتنی دیر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے تھے آپ نے غسل کیا تھا۔ یہاں تک کہ آپ واپس تشریف لے آئے تھے اور اس دوران مقتدیوں نے قرأت بھی نہ کی ہو۔ تو جب اس کا ہماری ذکر کردہ چیز کے جائز ہونے کی نفی کرنا درست ہوگا تو یہ بات بھی ثابت ہو جائے گی کہ نماز کے دوران بناء قائم کرنا جائز نہیں ہے۔ اور ان لوگوں پر نئے سرے سے یہ بات لازم ہوگی کہ وہ امام کے پیچھے قرأت کو لازم قرار دیں۔ کیونکہ ان دونوں میں سے کوئی ایک معاملہ ضروری ہوگا۔ یا تو وہ مقتدیوں کے نماز کے دوران کسی قرأت اور امام کے بغیر کھڑے رہنے کو جائز قرار دیں گے۔ جس کی مدت اتنی ہو۔ جتنی ہم نے ذکر کی ہے۔ یا پھر ایسا ہے کہ ان مقتدیوں کو وہ اس طرف لے کر جائیں گے۔ جس کا ہم نے ذکر کیا ہے کہ انہیں امام کے پیچھے قرأت کرنی پڑے گی۔ اگرچہ ان کے آگے امام کھڑا نہ ہو۔

ذِكْرُ خَبَرٍ قَدْ يُوهِمُ عَالِمًا مِنَ النَّاسِ اَنَّهُ مُضَادٌّ لِخَبَرِ اَبِي بَكْرَةَ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ

اس روایت کا تذکرہ جس نے ایک عالم کو اس غلط فہمی کا شکار کیا کہ یہ اس روایت کی متضاد ہے جو حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے جس کا ہم نے ذکر کیا ہے

2236 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُو يَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِي، عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي اَبُو سَلَمَةَ، اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ اُقِيمَتِ الصَّلَاةُ وَعُدِّلَتِ الصُّفُوفُ، حَتّٰى اِذَا قَامَ فِي مُصَلَّاهُ، وَانْتَظَرْنَا اَنْ يُكَبِّرَ انْصَرَفَ، وَقَالَ: عَلٰى مَكَانِكُمْ ، وَدَخَلَ بَيْتَهُ، وَمَكَثْنَا عَلٰى هَيْئَتِنَا حَتّٰى خَرَجَ اِلَيْنَا يَنْطِفُ رَاْسُهُ وَقَدِ اغْتَسَلَ.

www.islamicurdubooks.com

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْحَاتِمٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ: هٰذَانِ فِعْلَانِ فِىْ مَوْضِعَيْنِ مُتَبَايِنَيْنِ، خَرَجَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّةً فَكَبَّرَ، ثُمَّ ذَكَرَ اَنَّهُ جُنُبٌ فَانْصَرَفَ فَاغْتَسَلَ، ثُمَّ جَاءَ فَاسْتَاْنَفَ بِهِمُ الصَّلَاةَ، وَجَاءَ مَرَّةً اُخْرٰى فَلَمَّا وَقَفَ لِيُكَبِّرَ ذَكَرَ اَنَّهُ جُنُبٌ قَبْلَ اَنْ يُكَبِّرَ فَذَهَبَ فَاغْتَسَلَ، ثُمَّ رَجَعَ فَاَقَامَ بِهِمُ الصَّلَاةَ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَكُوْنَ بَيْنَ الْخَبَرَيْنِ تَضَادٌّ وَلَا تَهَاتُرٌ. (5: 8)

❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے نماز کے لئے اقامت کہی جا چکی تھی۔ صفیں درست ہو چکی تھیں' یہاں تک کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی جائے نماز پر کھڑے ہوئے اور ہم آپ کے تکبیر کہنے کے منتظر تھے' تو آپ واپس تشریف لے گئے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: تم اپنی جگہ پر ٹھہرے رہو پھر آپ گھر میں تشریف لے گئے کچھ دیر وہیں ٹھہرے رہے' پھر آپ ہمارے پاس تشریف لائے' تو آپ کے سر سے پانی ٹپک رہا تھا۔ آپ نے غسل کیا تھا۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ دونوں فعل دو مختلف مواقع پر سرانجام پائے تھے۔ ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے تھے۔ آپ نے تکبیر کہہ دی تھی۔ پھر آپ کو یہ یاد آیا کہ آپ جنابت کی حالت میں ہیں۔ پھر آپ باہر چلے گئے پھر آپ نے غسل کیا۔ پھر آپ تشریف لائے۔ اور آپ نے نئے سرے سے ان کو نماز پڑھائی۔ جبکہ دوسری مرتبہ آپ تشریف لائے۔ جب آپ تکبیر کہنے کے لیے کھڑے ہوئے۔ تو آپ کو یہ بات یاد آئی کہ آپ جنابت کی حالت میں ہیں یہ آپ کو تکبیر کہنے سے پہلے یاد آیا تھا آپ تشریف لے گئے تھے۔ آپ نے غسل کیا۔ پھر آپ واپس تشریف لائے۔ اور آپ نے ان لوگوں کو نماز پڑھائی۔ اس صورت میں ان دونوں روایات کے درمیان کوئی تضاد اور کوئی اختلاف باقی نہیں رہے گا۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ لِمَنْ اَحْدَثَ فِىْ صَلَاتِهٖ مُتَعَمِّدًا اَوْ سَاهِيًا بِاِعَادَةِ الْوُضُوْءِ، وَاسْتِقْبَالِ الصَّلَاةِ ضِدَّ قَوْلِ مَنْ اَمَرَ بِالْبِنَاءِ عَلَيْهِ

اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ کہ جس شخص کو نماز کے دوران حدث لاحق ہو جائے

خواہ وہ جان بوجھ کر ہو یا بھول کر ہو وہ دوبارہ وضو کرے گا اور قبلہ کی طرف رخ کرے گا یہ بات اس شخص کے موقف کے خلاف ہے جس نے بنا کرنے کا حکم دیا ہے

2237 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، حَدَّثَنَا جَرِيْرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيْدِ، عَنْ عَاصِمٍ

2236- إسناده صحيح على شرطهما . أبو خيثمة: اسمه زهير بن حرب، وصالح: هو ابن كيسان . وأخرجه البخاري "639" في الأذان: باب هل يخرج من المسجد لعلة؟ من طريق إبراهيم بن سعد، بهذا الإسناد.وأخرجه أحمد 2/ 518، والبخاري "275" في الغسل: باب إذا ذكر في المسجد أنه جنب خرج كما هو ولا يتيمم، و "640" في الأذان: باب إذا قال الإمام: مكانكم، حتى رجع انتظروه، وأبو داود "235" في الطهارة: باب في الجنب يصلي بالقوم وهو ناس، ومسلم "605" في المساجد: باب متى يقوم الناس للصلاة، والنسائي 2/ 81- 82 في الإمامة: باب الإمام يذكر بعد قيامه في مصلاه أنه على غير طهارة، و2/ 89 باب إقامة الصفوف قبل خروج الإمام، والطحاوي في "مشكل الآثار" 1/258 و 259، والبيهقي 2/398 من طرق عن ابن شهاب الزهري، بهذا الإسناد، وصححه ابن خزيمة "1628".

www.islamicurdubooks.com

الْاَحْوَلِ، عَنْ عِيسَى بْنِ حِطَّانَ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ سَلَّامٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ طَلْقٍ الْحَنَفِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِذَا فَسَا اَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ فَلْيَنْصَرِفْ، ثُمَّ لِيَتَوَضَّأْ، وَلْيُعِدْ صَلَاتَهُ، وَلَا تَاْتُوا النِّسَاءَ فِي اَدْبَارِهِنَّ.

(توضیح مصنف): لَمْ يَقُلْ: وَلْيُعِدْ صَلَاتَهُ اِلَّا جَرِيْرٌ، قَالَهُ اَبُوْ حَاتِمٍ: وَفِيهِ دَلِيْلٌ عَلَى اَنَّ الْبِنَاءَ عَلَى الصَّلَاةِ لِلْمُحْدِثِ غَيْرُ جَائِزٍ (1: 78)

حضرت علی بن طلق حنفی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کسی شخص کی نماز کے دوران ہوا خارج ہو جائے' تو وہ واپس جائے پھر وضو کرے اور دوبارہ نماز ادا کرے اور تم خواتین کے ساتھ ان کی پچھلی شرم گاہ میں صحبت نہ کرو''۔

راوی نے یہ الفاظ نقل نہیں کیے کہ ''پھر وہ اپنی نماز کو دہرائے'' صرف جلیل نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں۔ یہ بات امام ابوحاتم نے بیان کی ہے۔ اور اس میں اس بات کی دلیل موجود ہے کہ بے وضو ہونے والے شخص کے لیے نماز پر بناء قائم کرنا جائز نہیں ہے۔

ذِكْرُ وَصْفِ انْصِرَافِ الْمُحْدِثِ عَنْ صَلَاتِهِ اِذَا كَانَ اِمَامًا اَوْ مَأْمُومًا

(نماز کے دوران) بے وضو ہو جانے والے شخص کے اپنی نماز سے اٹھ کر جانے کے طریقے کا تذکرہ جبکہ وہ امام ہو یا مقتدی ہو

2238 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ بِنَصِيبِينَ، حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ شَبَّةَ، حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ الْمُقَدَّمِيُّ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

2237- إسناده ضعيف، مسلم بن سلام لم يرو عنه غير عيسى بن حطان، ولم يوثقه غير المؤلف، وباقي رجاله ثقات. وهو في "ثقات المؤلف" /3 262- 263 بإسناده ومتنه، وقال ابن القطان فيما نقله عنه صاحب "نصب الراية" /2 62: وهٰذا حديث لا يصح، فإن مسلم بن سلام الحنفي أبا عبد الملك مجهول الحال. وأخرجه أبو داؤد "205" في الطهارة: باب من يحدث في الصلاة، و"1005" في الصلاة: باب إذا أحدث في صلاته يستقبل، والدارقطني /1 153، والبيهقي /2 255، والبغوي في "شرح السنة" "752" من طريق جرير بن عبد الحميد، بهٰذا الإسناد. وأخرجه الترمذي "1164" في الرضاع: باب ما جاء في كراهية إتيان النساء في أدبارهن، وحسنه، من طريق أبي معاوية، والدارمي /1 260 من طريق عبد الواحد بن زياد، كلاهما عن عاصم الأحول، به. وأخرجه أحمد /1 86، والترمذي "1166" من طريق وكيع، عن عبد الملك بن مسلم بن سلام، عن أبيه، عن علي، به. وعلى هٰذا: هو ابن طلق كما قال الترمذي بإثره، وأخطأ الإمام أحمد رحمه الله فجعله من مسند علي بن أبي طالب، نبه على ذلك الحافظ ابن كثير في "تفسير" /1 385 "طبعة دار الشعب". وأخرجه كذلك عبد الرزاق في "المصنف" "529" عن معمر، عن عاصم بن سليمان، عن مسلم بن سلام، عن عيس بن حطان، عن قيس بن طلق، بهٰذا الحديث. ولعل هٰذا من خطأ النساخ، وأن صوابه "عيسى بن حطان، عن مسلم بن سلام، عن علي بن طلق"، وأورده السيوطي في "الجامع الكبير" لوحة 73 من مسند قيس بن طلق، والله أعلم.

www.islamicurdubooks.com

(متن حدیث):اِذَا اَحْدَثَ اَحَدُكُمْ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ، فَلْيَاْخُذْ عَلَى اَنْفِهِ، ثُمَّ لِيَنْصَرِفْ .(1: 78)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کسی شخص کا وضو نماز کے دوران ٹوٹ جائے' تو اسے اپنی ناک کو پکڑ لینا چاہئے اور پلٹ آنا چاہئے''۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ مَا رَفَعَهُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ اِلَّا الْمُقَدَّمِيُّ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے کہ اس روایت کو ہشام بن عروہ کے حوالے سے مرفوع حدیث کے طور پر صرف مقدمی نامی راوی نے نقل کیا ہے

2239 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ، حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسٰى، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ:

(متن حدیث):اِذَا اَحْدَثَ اَحَدُكُمْ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ، فَلْيَاْخُذْ عَلَى اَنْفِهِ، ثُمَّ لِيَنْصَرِفْ .(1: 87)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں:

''جب کسی شخص کا وضو نماز کے دوران ٹوٹ جائے' تو اسے اپنی ناک پکڑ لینی چاہئے اور پھر واپس جانا چاہئے''۔

2238- إسناده صحيح، عمر بن شبة ثقة صاحب تصانيف، روى له ابن ماجه، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين، وعمر بن علي قد صرح بسماعه عند الدارقطني، فانتفت شبهة تدليسه، وقد توبع عليه عند المؤلف وغيره .وأخرجه ابن ماجه "1222" في إقامة الصلاة: باب ما جاء فيمن أحدث في الصلاة كيف ينصرف، والدارقطني /1 157 من طريق عمر بن شبة، بهذا الإسناد، وصححه ابن خزيمة "1018"، وقال البوصيري في "مصباح الزجاجة" ورقة: إسناده صحيح رجاله ثقات .وأخرجه أبو داؤد "1114" في الصلاة: باب استئذان المحدث الإمام، والدارقطني /1 158 من طريق ابن جريج، أخبرني هشام، به، وصححه الحاكم /1 184 على شرطهما، ووافقه الذهبي .وأخرجه ابن ماجه بإثر الحديث "1222" من طريق عمر بن قيس -وهو ضعيف- والدارقطني /1 158 من طريق محمد بن بشر العبدي، كلاهما عن هشام، به.

2239- إسناده صحيح على شرطهما .وأخرجه ابن الجارود في "المنتقى" "222"، والدارقطني /1 158، والبيهقي /2 254 من طرق عن الفضل بن موسى، بهذا الإسناد، وصححه الحاكم /1 184و 260 على شرطهما ووافقه الذهبي.

www.islamicurdubooks.com

بَابُ مَا يُكْرَهُ لِلْمُصَلِّي، وَمَا لَا يُكْرَهُ

باب: نمازی کیلئے کیا بات مکروہ ہے اور کیا چیز مکروہ نہیں ہے

2240 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الذُّهْلِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ كَثِيرٍ الْكَاهِلِيِّ، عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ يَزِيدَ الْاَسَدِيِّ، قَالَ:

(متن حدیث):شَهِدْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الصَّلَاةِ، فَتَرَكَ شَيْئًا لَمْ يَقْرَأْهُ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، تَرَكْتَ آيَةَ كَذَا وَكَذَا، قَالَ: فَهَلَّا اَذْكَرْتُمُوْنِيهَا.

❁❁ حضرت مسور بن یزید اسدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں اس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھا جب آپ نماز کے دوران تلاوت کر رہے تھے۔ آپ نے درمیان میں سے کچھ حصہ چھوڑ دیا جس کی آپ نے تلاوت نہیں کی۔ (نماز کے بعد) ایک صاحب نے آپ کی خدمت میں عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ نے فلاں فلاں آیت کو چھوڑ دیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تم نے اسے مجھے یاد کیوں نہیں کروایا۔

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِي مِنْ اَجْلِهَا لَمْ يَذْكُرْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ الْآيَةَ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ آیت یاد نہیں آئی تھی

2241 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ كَثِيرٍ الْكُوفِيُّ - شَيْخٌ لَهُ قَدِيمٌ -، قَالَ: حَدَّثَنِي الْمِسْوَرُ بْنُ يَزِيدَ، قَالَ:

(متن حدیث):شَهِدْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَاَ فِي الصَّلَاةِ، فَتَعَايَى فِي آيَةٍ، فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّكَ تَرَكْتَ آيَةً، قَالَ: فَهَلَّا اَذْكَرْتَنِيهَا، قَالَ: ظَنَنْتُ اَنَّهَا قَدْ نُسِخَتْ، قَالَ: فَاِنَّهَا لَمْ تُنْسَخْ. (84:1)

2240- إسناده ضعيف، يحيى بن كثير الكاهلي ضعفه النسائي، وقال الحافظ في "التقريب": لين الحديث، وباقي رجاله ثقات، ويتقوى بحديث ابن عمر الآتي وبغيره. وأخرجه الطبراني في "الكبير" /20 "34"، والبيهقي /3 211 من طريق الحميدي، بهذا الإسناد. وأخرجه ابو داود "907" في الصلاة: باب الفتح على الإمام في الصلاة، وعبد الله بن أحمد في "زوائد المسند" /4 74 من طريق مروان بن معاوية، به.

www.islamicurdubooks.com

حضرت مسور بن یزید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں اس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھا جب آپ نے نماز کے دوران قرأت کرتے ہوئے ایک آیت کو چھوڑ دیا (نماز کے بعد) ایک صاحب نے عرض کی: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ نے ایک آیت کو چھوڑ دیا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے مجھے یاد کیوں نہیں کروایا۔ اس نے عرض کی: میں نے یہ گمان کیا' شاید یہ منسوخ ہوگئی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ منسوخ نہیں ہوئی ہے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُصَرِّحِ بِمَعْنٰى مَا اَشَرْنَا اِلَيْهِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس مفہوم کی صراحت کرتی ہے جس کی طرف ہم نے اشارہ کیا ہے

2242 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بَحْرِ بْنِ مُعَاذٍ الْبَزَّازُ بِنَسَا، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ شَابُورَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ زَبْرٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ اَبِيْهِ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى صَلَاةً فَالْتُبِسَ عَلَيْهِ، فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ لِاَبِىْ: اَشَهِدْتَ مَعَنَا؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَمَا مَنَعَكَ اَنْ تَفْتَحَهَا عَلَيَّ؟ (1: 84)

سالم بن عبداللہ اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک نماز ادا کر رہے۔ اس دوران آپ کو شبہ لاحق ہوا جب آپ نماز پڑھ کر فارغ ہوئے' تو آپ نے میرے والد سے فرمایا کیا تم ہمارے ساتھ (نماز میں) شریک تھے۔ انہوں نے عرض کی: جی ہاں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر تم نے مجھے لقمہ کیوں نہیں دیا؟

2243 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ اَبِىْ وَائِلٍ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ:

(متن حدیث): كُنَّا نُسَلِّمُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَيَرُدُّ عَلَيْنَا - يَعْنِىْ فِى الصَّلَاةِ - فَلَمَّا اَنْ جِئْنَا مِنْ اَرْضِ الْحَبَشَةِ، سَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ، فَاَخَذَنِىْ مَا قَرُبَ وَ (مَا) بَعُدَ، فَجَلَسْتُ حَتّٰى قَضَى الصَّلَاةَ،

2243- إسناده حسن من أجل عاصم وهو ابن أبي النجود. وأخرجه الشافعي في "سننه" /1 119 بترتيب السندي، وأحمد /1 377، وابن أبي شيبة /2 73، والحميدي "94"، وعبد الرزاق "3594"، والنسائي /3 19 في السهو: باب الكلام في الصلاة، والطبراني في "الكبير" "10122"، والبيهقي /2 356، والبغوي في "شرح السنة" "723"، من طريق سفيان بن عيينة، به. وأخرجه أحمد /1 435و 463، والطيالسي "245"، وابو داوٗد "924" في الصلاة: باب رد السلام في الصلاة، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" /1 455، والطبراني "10120" و "10121" و "10123"، والبيهقي /2 248 من طرق عن عاصم، به. وعلقه البخاري جزمًا عن ابن مسعود في "صحيحه" /13 496 في التوحيد: باب قول الله تعالى: (كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِيْ شَاْنٍ). وأخرجه أحمد /1 376و 409و 415، وابن أبي شيبة /2 73- 74، وعبد الرزاق "3591" و "3592" و "3593"، والبخاري "1199" و "1216" و "3875"، ومسلم "538"، وأبو داوٗد "923"، والنسائي /3 19، والطحاوي /1 455، والطبراني "10124" و "10125" و "10126" و "10127" و "10128" و "10129" و "10130" و "10131" و "10545"، وابن خزيمة في "صحيحه" "855" و "858"، والدارقطني /1 341، والبيهقي /2 248 و 356، والبغوي "724"، من طرق عن ابن مسعود بألفاظ مختلفة.

www.islamicurdubooks.com

قُلْتُ لَهُ: إِنَّكَ كُنْتَ تَرُدُّ عَلَيْنَا، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ اللّٰهَ يُحْدِثُ (مِنْ أَمْرِهِ) مَا شَاءَ، وَقَدْ أَحْدَثَ مِنْ أَمْرِهِ قَضَاءً أَنْ لَّا تَكَلَّمُوْا فِي الصَّلَاةِ.

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: پہلے ہم لوگ (نماز کے دوران) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کرتے تھے' تو آپ ہمیں سلام کا جواب دیا کرتے تھے۔ راوی کہتے ہیں: یعنی نماز کے دوران ایسا ہوتا تھا' پھر جب ہم حبشہ کی سرزمین سے (مدینہ منورہ) آئے' تو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو (آپ کے نماز پڑھنے کے دوران) سلام کیا' تو آپ نے مجھے جواب نہیں دیا۔ مجھے طرح طرح کے اندیشے آنے لگے۔ میں بیٹھ گیا یہاں تک کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز مکمل کی تو میں نے آپ کی خدمت میں عرض کی: پہلے تو آپ ہمیں سلام کا جواب دے دیتے تھے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ جو چاہے نیا فیصلہ دے سکتا ہے اور اس نے اس بارے میں نیا فیصلہ یہ دیا ہے' تم لوگ نماز کے دوران کلام نہ کرو۔''

2244 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ بَشَّارٍ الرَّمَادِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ أَبِي النَّجُوْدِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنَّا نُسَلِّمُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ فَيَرُدُّ عَلَيْنَا قَبْلَ أَنْ نَأْتِيَ أَرْضَ الْحَبَشَةِ، فَلَمَّا رَجَعْنَا مِنْ عِنْدِ النَّجَاشِيِّ، أَتَيْتُهُ وَهُوَ يُصَلِّي فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ السَّلَامَ، فَأَخَذَنِي مَا قَرُبَ وَمَا بَعُدَ، فَجَلَسْتُ أَنْتَظِرُهُ، فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ، قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، سَلَّمْتُ عَلَيْكَ وَأَنْتَ تُصَلِّي فَلَمْ تَرُدَّ عَلَيَّ السَّلَامَ (وَفِي رِوَايَةٍ: إِنَّكَ كُنْتَ تَرُدُّ عَلَيْنَا) *، فَقَالَ: إِنَّ اللّٰهَ يُحْدِثُ مِنْ أَمْرِهِ مَا يَشَاءُ، وَقَدْ أَحْدَثَ أَنْ لَّا نَتَكَلَّمَ فِي الصَّلَاةِ

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: پہلے ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کرتے تھے۔ اس وقت جب آپ نماز پڑھ رہے ہوتے تھے' تو آپ ہمیں سلام کا جواب دے دیا کرتے تھے یہ ہمارے حبشہ کی سرزمین سے (مدینہ منورہ) آنے سے پہلے کی بات ہے۔ جب ہم نجاشی کی طرف سے واپس آئے' تو میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ اس وقت نماز پڑھ رہے تھے میں نے آپ کو سلام کیا' تو آپ نے مجھے سلام کا جواب نہیں دیا۔ مجھے طرح طرح کے اندیشے آنے لگے۔ میں آپ کے انتظار میں بیٹھ گیا جب آپ نے نماز مکمل کی تو میں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! میں نے آپ کو سلام کیا تھا۔ آپ اس وقت نماز پڑھ رہے تھے لیکن آپ نے مجھے سلام کا جواب نہیں دیا۔ (ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں) پہلے آپ سلام کا جواب دیا کرتے تھے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ جو چاہے نیا فیصلہ دے سکتا ہے اور اس نے نیا حکم یہ دیا ہے' ہم نماز کے دوران کلام نہیں کریں گے۔''

2244– رجاله ثقات. وأخرجه الطبراني في "الكبير" "13216"، والبيهقي 2/ 212 3، من طريق هشام بن عمار، بهٰذا الإسناد.
وأخرجه أبو داوٗد "907" في الصلاة: باب الفتح على الإمام في الصلاة، ومن طريقه البغوي "665" عن يزيد بن محمد الدمشقي، عن هشام بن إسماعيل الحنفي الفقيه، عن محمد بن شعيب، به.

www.islamicurdubooks.com

ذِكْرُ خبرٍ قَدْ يُوهِمُ غَيْرَ الْمُتَبَحِّرِ فِي صِنَاعَةِ الْعِلْمِ اَنَّ نَسْخَ الْكَلَامِ فِي الصَّلَاةِ كَانَ ذٰلِكَ بِالْمَدِينَةِ لَا بِمَكَّةَ

اس روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا (اور وہ اس بات کا قائل ہے) نماز کے دوران کلام کا منسوخ ہونا مدینہ منورہ میں ہوا تھا مکہ میں نہیں ہوا تھا

2245 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوسٰى، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِي خَالِدٍ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ شُبَيْلٍ، عَنْ اَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنَّا فِي عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَلِّمُ اَحَدُنَا صَاحِبَهُ فِي الصَّلَاةِ فِي حَاجَتِهِ، حَتّٰى نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ: (حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطٰى وَقُومُوا لِلّٰهِ قَانِتِينَ) (البقرة: 238)، فَاُمِرْنَا حِينَئِذٍ بِالسُّكُوتِ.

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُو حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: هٰذِهِ اللَّفْظَةُ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ: كُنَّا فِي عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَلِّمُ اَحَدُنَا صَاحِبَهُ فِي الصَّلَاةِ، قَدْ تُوهِمُ عَالِمًا مِنَ النَّاسِ اَنَّ نَسْخَ الْكَلَامِ فِي الصَّلَاةِ كَانَ بِالْمَدِينَةِ، لِاَنَّ زَيْدَ بْنَ اَرْقَمَ مِنَ الْاَنْصَارِ، وَلَيْسَ كَذٰلِكَ، لِاَنَّ نَسْخَ الْكَلَامِ فِي الصَّلَاةِ كَانَ بِمَكَّةَ عِنْدَ رُجُوعِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَاَصْحَابِهِ مِنْ اَرْضِ الْحَبَشَةِ وَلِخَبَرِ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ مَعْنَيَانِ اَحَدُهُمَا: اَنَّهُ الْمُحْتَمِلُ اَنَّ زَيْدَ بْنَ اَرْقَمَ حَكٰى اِسْلَامَ الْاَنْصَارِ قَبْلَ قُدُومِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ حَيْثُ كَانَ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ يُعَلِّمُهُمُ الْقُرْآنَ وَاَحْكَامَ الدِّينِ، وَحِينَئِذٍ كَانَ الْكَلَامُ مُبَاحًا فِي الصَّلَاةِ بِمَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ سَوَاءٌ"، فَكَانَ بِالْمَدِينَةِ مَنْ اَسْلَمَ مِنَ الْاَنْصَارِ قَبْلَ قُدُومِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ يُكَلِّمُ اَحَدُهُمْ صَاحِبَهُ فِي الصَّلَاةِ قَبْلَ نَسْخِ الْكَلَامِ فِيهَا، فَحَكٰى زَيْدُ بْنُ اَرْقَمَ صَلَاتَهُمْ فِي تِلْكَ الْاَيَّامِ، لَا اَنَّ نَسْخَ الْكَلَامِ فِي الصَّلَاةِ كَانَ بِالْمَدِينَةِ، وَالْمَعْنَى الثَّانِي: اَنَّهُ اَرَادَ بِهٰذِهِ اللَّفْظَةِ الْاَنْصَارَ وَغَيْرَهُمُ الَّذِينَ كَانُوا يَفْعَلُونَ ذٰلِكَ قَبْلَ نَسْخِ الْكَلَامِ فِي الصَّلَاةِ عَلٰى مَا يَقُولُ الْقَائِلُ فِي لُغَتِهِ، فَقُلْنَا: كَذَا يُرِيدُ بِهِ بَعْضَ الْقَوْمِ الَّذِينَ فَعَلُوا لَا الْكُلَّ. (5: 19)

2245- إسناده صحيح على شرطهما. أبو عمرو الشيباني: اسمه سعد بن إياس، وعبد الله: هو ابن المبارك. وأخرجه أحمد 4/368، ومسلم "539" في المساجد: باب تحريم الكلام في الصلاة ونسخ ما كان من إباحة، وأبو داوٗد "949" في الصلاة: باب النهي عن الكلام في الصلاة، والترمذي "405" في الصلاة: باب ما جاء في نسخ الكلام في الصلاة، و"2986" في التفسير: باب ومن سورة البقرة، والطبري في "تفسيره" "5524"، والطبرني في "الكبير" "5063" و"5064"، والبيهقي 2/ 248، والخطابي في "غريب الحديث" 1/691، والبغوي "722"، من طرق عن إسماعيل بن أبي خالد، به. وصححه ابن خزيمة "856"، وسيرد عند المصنف برقم "2246" و."2250"وانظر "نيل الأوطار" 2/361- .363 والإعتبار ص 142- .149 وانظر الجوهر النقي 2/360 وما بعدها.

www.islamicurdubooks.com

❁❁ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں پہلے ہم میں سے کوئی ایک شخص نماز کے دوران اپنے ساتھی کے ساتھ اپنی کسی ضرورت کے بارے میں بات چیت کر لیتا تھا' یہاں تک کہ یہ آیت نازل ہوئی:

''نمازوں کی اور بالخصوص درمیانی نماز کی حفاظت کرو اور اللہ کی بارگاہ میں فرمانبرداری کے ساتھ کھڑے رہو''۔

تو ہمیں (نماز کے دوران) خاموش رہنے کا حکم دیا گیا۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے منقول یہ الفاظ ''ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں یوں ہوتے تھے کہ ہم میں سے کوئی ایک شخص نماز کے دوران اپنے ساتھی سے بات چیت کر لیتا تھا'' اس نے ایک عالم کو اس غلط فہمی کا شکار کیا کہ نماز کے دوران کلام کے منسوخ ہونے کا واقعہ مدینہ منورہ میں پیش آیا تھا۔ کیونکہ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ انصار سے تعلق رکھتے ہیں حالانکہ ایسا نہیں ہے نماز کے دوران بات چیت کے منسوخ ہونے کا واقعہ مکہ میں پیش آیا تھا اس وقت جب حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھی حبشہ سے واپس آئے تھے۔

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے منقول روایت کہ دو مفہوم ہو سکتے ہیں ایک یہ ہوسکتا ہے کہ اس میں اس بات کا احتمال موجود ہو کہ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینہ منورہ تشریف لانے سے پہلے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے اسلام کا ذکر کیا ہو۔ جب حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ ان لوگوں کو قرآن اور دینی احکام کی تعلیم دیا کرتے تھے۔ اس وقت مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ دونوں جگہوں پر نماز کے دوران بات چیت کرنا مباح تھی۔ تو اس وقت مدینہ منورہ میں کچھ انصار اسلام قبول کر چکے تھے۔ یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینہ منورہ تشریف لانے سے پہلے کی بات ہے اس وقت ان میں سے کوئی ایک شخص اپنے ساتھی کے ساتھ نماز کے دوران بات چیت کر لیتا تھا۔ یہ نماز کے دوران بات چیت کے منسوخ ہونے سے پہلے کی بات ہے تو حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے ان ایام کے دوران ان لوگوں کی نماز کا واقعہ ذکر کیا۔ اس سے یہ مراد نہ ہو کہ نماز کے دوران کلام کرنے کے منسوخ ہونے کا واقعہ مدینہ منورہ میں پیش آیا تھا۔ اس کا دوسرا احتمال یہ ہوسکتا ہے کہ ان الفاظ کے ذریعے ان کی مراد انصار اور دیگر حضرات ہوں۔ جو نماز کے دوران کلام منسوخ ہونے سے پہلے اس طرح کیا کرتے تھے۔ جیسا کہ کوئی شخص اپنی زبان میں یہ کہتا ہے کہ تو ہم نے یہ کیا حالانکہ اس سے مراد یہ ہوتی ہے کہ بعض لوگوں نے ایسا کیا تھا۔ سب لوگوں نے ایسا نہیں کیا تھا۔

ذِكْرُ خَبَرٍ قَدْ يُفَصِّلُ بِهِ اِشْكَالُ اللَّفْظَةِ الَّتِي ذَكَرْنَاهَا فِي خَبَرِ ابْنِ الْمُبَارَكِ

اس روایت کا تذکرہ جن کے ذریعے ان الفاظ کے اشکال کی وضاحت ہو جاتی ہے جن الفاظ کا تذکرہ ہم نے ابن مبارک کے حوالے سے منقول روایت میں کیا ہے

2246 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ، عَنْ يَحْيَى الْقَطَّانِ، عَنْ

2246- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير مسدد فمن رجال البخاري. وأخرجه البخاري "4534" في التفسير: باب (وَقُومُوا لِلّٰهِ قَانِتِينَ) أي: مطيعين، عن مسدد، بهذا الإسناد. وأخرجه النسائي 3/18 في السهو: باب الكلام في الصلاة، من طريق يحيى القطان، بهذا الإسناد. وصححه ابن خزيمة برقم "856"

www.islamicurdubooks.com

اِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِیْ خَالِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنِی الْحَارِثُ بْنُ شُبَيْلٍ، عَنْ اَبِیْ عَمْرٍو الشَّيْبَانِیِّ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ الرَّجُلُ يُكَلِّمُ صَاحِبَهُ فِی الصَّلَاةِ بِالْحَاجَةِ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حَتّٰى نَزَلَتْ: (حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ) (البقرة: 238) الآيَة. (5: 19)

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں پہلے کوئی شخص نماز کے دوران اپنے ساتھی کے ساتھ اپنے کسی کام کے سلسلے میں بات چیت کرلیا کرتا تھا یہاں تک کہ یہ آیت نازل ہوئی۔

''نماز کی حفاظت کرو۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ نَسْخَ الْكَلَامِ فِی الصَّلَاةِ اِنَّمَا نُسِخَ مِنْهُ مَا كَانَ مِنْهُ مِنْ مُّخَاطَبَةِ الْاٰدَمِيِّيْنَ دُوْنَ مُخَاطَبَةِ الْعَبْدِ رَبَّهُ فِيْهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نماز کے دوران کلام کا منسوخ ہونا اس حوالے سے منسوخ ہوا تھا کہ آدمی دوسرے لوگوں کو مخاطب نہ کرے اس سے مراد یہ نہیں ہے کہ آدمی نماز کے دوران اپنے پروردگار کو مخاطب نہیں کرسکتا

2247 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِیُّ، قَالَ: حَدَّثَنِیْ يَحْيَى بْنُ اَبِیْ كَثِيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِیْ هِلَالُ بْنُ اَبِیْ مَيْمُوْنَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِیْ عَطَاءُ بْنُ يَسَارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ الْحَكَمِ السُّلَمِیُّ، قَالَ:

(متن حدیث): قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّا كُنَّا حَدِيْثَ عَهْدٍ بِجَاهِلِيَّةٍ فَجَاءَ اللّٰهُ بِالْاِسْلَامِ، وَاِنَّ رِجَالًا مِنَّا يَتَطَيَّرُوْنَ، قَالَ: ذٰلِكَ شَیْءٌ يَجِدُوْنَهُ فِیْ صُدُوْرِهِمْ، وَلَا يَضُرُّهُمْ قُلْتُ: وَرِجَالًا مِنَّا يَاْتُوْنَ الْكَهَنَةَ؟ قَالَ: فَلَا تَاْتُوْهُمْ.

قُلْتُ: وَرِجَالًا مِنَّا يَخُطُّوْنَ؟ قَالَ: قَدْ كَانَ نَبِیٌّ مِّنَ الْاَنْبِيَاءِ يَخُطُّ، فَمَنْ وَّافَقَ خَطَّهُ فَذَاكَ قَالَ: ثُمَّ بَيْنَا اَنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِی الصَّلَاةِ، اِذْ عَطَسَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ، فَقُلْتُ: يَرْحَمُكَ اللّٰهُ، فَحَدَّقَنِی الْقَوْمُ بِاَبْصَارِهِمْ، فَقُلْتُ: وَاثُكْلَ اُمَّاهُ، مَا لَكُمْ تَنْظُرُوْنَ اِلَیَّ؟ قَالَ: فَضَرَبَ الْقَوْمُ بِاَيْدِيْهِمْ عَلٰى اَفْخَاذِهِمْ، قَالَ: فَلَمَّا رَاَيْتُهُمْ يُسَكِّتُوْنِیْ سَكَتُّ، فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ صَلَاتِهٖ دَعَانِیْ، فَبِاَبِیْ هُوَ وَاُمِّیْ مَا رَاَيْتُ مُعَلِّمًا قَبْلَهُ، وَلَا بَعْدَهُ اَحْسَنَ تَعْلِيْمًا مِنْهُ، وَاللّٰهِ مَا ضَرَبَنِیْ، وَلَا كَهَرَنِیْ، وَلَا سَبَّنِیْ، وَلٰكِنْ قَالَ

2247- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير عبد الرحمٰن بن إبراهيم -ولقبه: دحيم- فمن رجال البخاری، وغير صحابی الحديث فقد خرج حديثه مسلم، ولم يخرج له البخاری. وقد تقدم هذا الحديث عند المؤلف فی الجزء الأول برقم "165"وأزيد هنا أنه أخرجه مسلم 4/1749، وابن أبی شيبه 8/33، والطحاوی فی "شرح معانی الآثار" 1/446، والبيهقی 2/249 و250 من طرق عن يحيى بن أبی كثير، به. مطولًا ومختصرًا. وأخرجه مسلم "1748" 4/"121" من طرق عن ابن شهاب، عن أبی سلمة، عن معاوية بن الحكم، بقصة الكهانة. وأخرجه من طرق مالك، عن الزهری، به، بقصة الطيرة.

www.islamicurdubooks.com

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ صَلَاتَنَا هٰذِهٖ لَا يَصْلُحُ فِيْهَا شَيْءٌ مِّنْ كَلَامِ النَّاسِ، اِنَّمَا هُوَ التَّسْبِيحُ وَالتَّكْبِيرُ وَتِلَاوَةُ الْقُرْآنِ

قَالَ: وَاَطْلَقْتُ غُنَيْمَةً لِّي تَرْعَاهَا جَارِيَةٌ لِّي قِبَلَ اُحُدٍ وَالْجَوَّانِيَّةِ، فَوَجَدْتُ الذِّئْبَ قَدْ ذَهَبَ مِنْهَا بِشَاةٍ، وَاَنَا رَجُلٌ مِّنْ بَنِي آدَمَ آسَفُ كَمَا يَاْسَفُونَ، وَاَغْضَبُ كَمَا يَغْضَبُونَ، فَصَكَكْتُهَا صَكَّةً، فَاَخْبَرْتُ بِذٰلِكَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَعَظَّمَ عَلَيَّ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، لَوْ اَعْلَمُ اَنَّهَا مُؤْمِنَةٌ لَاَعْتَقْتُهَا، قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ائْتِنِي بِهَا، فَجِئْتُ بِهَا، فَقَالَ: اَيْنَ اللّٰهُ؟ قَالَتْ: فِي السَّمَاءِ، قَالَ: مَنْ اَنَا؟ قَالَتْ: اَنْتَ رَسُولُ اللّٰهِ، قَالَ: اِنَّهَا مُؤْمِنَةٌ، فَاَعْتِقْهَا. (5: 19)

حضرت معاویہ بن حکم سلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! ہم لوگ زمانہ جاہلیت سے زیادہ دور نہیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ اسلام کو لے آیا ہم میں سے کچھ لوگ فال نکالا کرتے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: یہ ایک ایسی چیز ہے' جو صرف ان کا گمان ہے یہ انہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتی میں نے عرض کی: ہم میں سے کچھ کاہنوں کے پاس جایا کرتے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ان کے پاس نہ جاؤ۔ میں نے عرض کی: ہم میں سے کچھ لوگ رمل کا عمل کرتے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انبیاء میں سے ایک صاحب یہ علم جانتے تھے' تو (ہمارے زمانے میں) جس شخص کی لکیر اس کے مطابق ہو جائے' تو وہ (بات درست ثابت ہوتی ہے)

راوی بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز ادا کر رہا تھا۔ اسی دوران حاضرین میں سے کسی صاحب کو چھینک آ گئی تو میں نے کہا: اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے تو لوگوں نے مجھے گھور کر دیکھا۔ میں نے کہا: تم لوگوں کا ستیاناس ہو تم میری طرف گھور کر کیوں دیکھ رہے ہو' تو کچھ لوگوں نے اپنے ہاتھ اپنے زانوں پر مارے۔ راوی کہتے ہیں: جب میں نے ان لوگوں کو دیکھا' وہ مجھے خاموش کروانے کی کوشش کر رہے ہیں' تو میں خاموش ہو گیا جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز مکمل کر لی' تو آپ نے مجھے بلوایا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں میں نے آپ سے پہلے یا آپ کے بعد آپ جتنا معلم نہیں دیکھا۔ اللہ کی قسم! نہ آپ نے مجھے ڈانٹا نہ جھڑکا نہ برا کہا بلکہ آپ نے ارشاد فرمایا: ہماری اس نماز کے دوران لوگوں کے کلام میں سے کوئی چیز مناسب نہیں ہے۔ یہ (نماز) تسبیح و تکبیر اور قرآن کی تلاوت (پر مشتمل ہوتی ہے)''

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے اپنی کچھ بکریاں کھلی چھوڑیں جنہیں ایک کنیز اور پہاڑ اور جوانیہ کی طرف چرا رہی تھی۔ میں نے یہ صورت حال پائی' کوئی بھیڑیا ان میں سے ایک بکری کو لے گیا ہے۔ میں بھی آخر ایک انسان ہوں۔ مجھے بھی اسی طرح افسوس ہوتا ہے' جس طرح دوسروں کو ہوتا ہے۔ مجھے بھی اسی طرح غصہ آتا ہے' جس طرح دوسروں کو آتا ہے۔ میں نے اس کنیز کو مکا رسید کیا' پھر میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بارے میں بتایا: تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر ناراضگی کا اظہار کیا۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! اگر مجھے یہ پتہ چل جائے' یہ کنیز مومن ہے' تو میں اسے آزاد کر دوں گا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اسے لے کر میرے پاس آؤ میں اسے لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا آپ نے دریافت کیا۔ اللہ تعالیٰ کہاں ہے؟ اس نے جواب دیا: آسمان

www.islamicurdubooks.com

میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: میں کون ہوں؟ اس نے عرض کی: آپ اللہ کے رسول ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ مومن ہے تم اسے آزاد کر دو۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْكَلَامَ الَّذِي زُجِرَ عَنْهُ فِي الصَّلَاةِ اِنَّمَا هُوَ مُخَاطَبَةُ الْاٰدَمِيِّيْنَ وَكَلَامِ بَعْضِهِمْ بَعْضًا دُوْنَ مَا يُخَاطِبُ الْعَبْدُ رَبَّهُ فِي صَلَاتِهِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ جس کلام سے نماز کے دوران منع کیا گیا ہے

اس سے مراد انسانوں کا ایک دوسرے کو مخاطب کرنا ہے کہ وہ ایک دوسرے کو بلائیں' اس سے یہ مراد نہیں ہے کہ آدمی نماز کے دوران اپنے پروردگار کو مخاطب کرے

2248 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ، وَاَبُو خَلِيفَةَ، قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى الْقَطَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ الصَّوَّافُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ، عَنْ هِلَالِ بْنِ اَبِي مَيْمُونَةَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ السُّلَمِيِّ، قَالَ:

(متن حدیث): قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اِنَّا كُنَّا حَدِيثَ عَهْدٍ بِجَاهِلِيَّةٍ، فَجَاءَ اللّٰهُ بِالْاِسْلَامِ، وَاِنَّ رِجَالًا مِنَّا يَتَطَيَّرُونَ، قَالَ: ذٰلِكَ شَيْءٌ يَجِدُونَهُ فِي صُدُورِهِمْ، فَلَا يَضُرُّهُمْ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، مِنَّا رِجَالٌ يَاْتُونَ الْكَهَنَةَ، قَالَ: فَلَا تَاْتُوهُمْ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، رِجَالٌ مِنَّا يَخُطُّونَ، قَالَ: كَانَ نَبِيٌّ مِنَ الْاَنْبِيَاءِ يَخُطُّ، فَمَنْ وَافَقَ خَطَّهُ فَذَاكَ قَالَ: وَبَيْنَا اَنَا اُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ عَطَسَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ، فَقُلْتُ لَهُ: يَرْحَمُكَ اللّٰهُ، فَحَدَّقَنِي الْقَوْمُ بِاَبْصَارِهِمْ، فَقُلْتُ: وَاثُكْلَ اُمِّيَاهُ، مَا لَكُمْ تَنْظُرُونَ اِلَيَّ؟ فَضَرَبَ الْقَوْمُ بِاَيْدِيهِمْ عَلَى اَفْخَاذِهِمْ، فَلَمَّا رَاَيْتُهُمْ يُصَمِّتُونَنِي لِكَيْ اَسْكُتَ سَكَتُّ، فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَانِي، فَبِاَبِي هُوَ وَاُمِّي، مَا رَاَيْتُ مُعَلِّمًا قَطُّ قَبْلَهُ، وَلَا بَعْدَهُ اَحْسَنَ تَعْلِيمًا مِنْهُ، وَاللّٰهِ مَا ضَرَبَنِي، وَلَا كَهَرَنِي، وَلَا شَتَمَنِي، وَلٰكِنْ قَالَ: اِنَّ صَلَاتَنَا هٰذِهِ لَا يَصْلُحُ فِيهَا شَيْءٌ مِنْ كَلَامِ النَّاسِ، اِنَّمَا هِيَ التَّكْبِيرُ، وَالتَّسْبِيحُ، وَتِلَاوَةُ الْقُرْآنِ. (2: 101)

✿✿ حضرت معاویہ بن حکم سلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! ہم لوگ زمانہ جاہلیت سے زیادہ دور نہیں ہیں پھر اللہ تعالیٰ اسلام کو لے آیا ہم میں سے کچھ لوگ فال نکالتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ ایک ایسی چیز ہے جسے وہ اپنے سینوں میں پاتے ہیں۔ یہ انہیں کوئی نقصان نہیں دیتی۔ راوی کہتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! ہم میں سے کچھ لوگ کاہنوں کے پاس جاتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ان کے پاس نہ جاؤ۔ راوی کہتے ہیں: میں نے عرض کی:

2248- إسناده صحيح على شرط مسلم. ابن خزيمة: هو محمد بن إسحاق، وأبو خليفة: هو الفضل بن الحباب، ويحيى القطان: هو يحيى بن سعيد بن فروخ، وحجاج الصواف: اسمه حجاج بن أبي عثمان الصواف. وانظر ما قبله.

www.islamicurdubooks.com

ہم میں سے کچھ لوگ لکیریں لگاتے ہیں (یعنی علم رمل کا عمل کرتے ہیں)۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ایک نبی لکیریں لگایا کرتے تھے، تو (ہمارے زمانے میں) جس شخص کی لکیر اس کے موافق ہو (اس کی بات درست ثابت ہوتی ہے)

راوی کہتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں نماز ادا کر رہا تھا۔ حاضرین میں سے کسی صاحب کو چھینک آ گئی تو میں نے ان سے کہا: اللہ تعالیٰ آپ پر رحم کرے تو لوگوں نے مجھے گھور کے دیکھا میں نے کہا: تمہارا ستیاناس ہو تم لوگ میری طرف اس طرح کیوں دیکھ رہے ہو، تو لوگوں نے اپنے ہاتھ اپنے زانو پر مارے جب میں نے انہیں دیکھا، وہ لوگ مجھے خاموش کروانے کی کوشش کر رہے ہیں، تو میں خاموش ہو گیا جب نبی اکرم ﷺ نے نماز مکمل کی تو آپ نے مجھے بلایا۔ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔ میں نے آپ سے پہلے اور آپ کے بعد آپ سے اچھا معلم اور کوئی نہیں دیکھا۔ اللہ کی قسم! نہ آپ نے مجھے مارا نہ جھڑکا نہ برا کہا بلکہ یہ ارشاد فرمایا:

''ہماری اس نماز میں لوگوں کے کلام کی مانند بات چیت کرنا مناسب نہیں ہے۔ یہ تکبیر تسبیح اور قرآن کی تلاوت (پر مشتمل ہوتی ہے)''

ذِكْرُ خَبَرٍ يَحْتَجُّ بِهِ مَنْ جَهِلَ صِنَاعَةَ الْحَدِيْثِ وَزَعَمَ اَنَّهُ مَنْسُوْخٌ نَسَخَهُ نَسْخُ الْكَلَامِ فِي الصَّلَاةِ

اس روایت کا تذکرہ جس کے ذریعے اس شخص نے استدلال کیا جو علم حدیث سے ناواقف ہے

اور وہ اس بات کا قائل ہے کہ یہ روایت منسوخ ہے، جسے نماز کے دوران کلام کرنے کے منسوخ ہونے والی روایت نے منسوخ کیا ہے

2249 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ اَيُّوْبَ بْنِ اَبِيْ تَمِيْمَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَلَّمَ مِنَ اثْنَتَيْنِ مِنْ صَلَاةِ الْعَشِيِّ، فَقَامَ اِلَيْهِ ذُو الْيَدَيْنِ، فَقَالَ: اَقُصِرَتِ الصَّلَاةُ اَمْ نَسِيْتَ؟ فَقَالَ: كُلُّ ذٰلِكَ لَمْ يَكُنْ، ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ، فَقَالَ: اَكَمَا يَقُوْلُ ذُو الْيَدَيْنِ؟ قَالُوْا: نَعَمْ، فَاَتَمَّ مَا بَقِيَ مِنَ الصَّلَاةِ، ثُمَّ سَلَّمَ، ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ. (2: 101)

2249–إسناده صحيح على شرطهما . وهو في "موطأ مالك" 1/93 برواية يحيى بن يحيى الليثي . وأخرجه من طريق مالك: الشافعي 1/121 بترتيب السندي، والبخاري "714" في الأذان: باب هل يأخذ الإمام إذا شك بقول الناس، و "1228" في السهو: باب من لم يتشهد في سجدتي السهو، و "7250" في أخبار الآحاد: باب ما جاء في إجازة خبر الواحد الصدوق، وأبو داوٗد "1009" في الصلاة: باب السهو في السجدتين، والترمذي "399" في الصلاة: باب ما جاء الرجل يسلم في الركعتين من الظهر والعصر، والنسائي 3/22 في السهو: باب ما يفعل من سلم من ركعتين ناسيًا وتكلم، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/444، والبيهقي 2/356. وأخرجه مسلم "573" "98"، وأبو داوٗد "1008" و "1011"، والطحاوي 1/444، والبيهقي 2/357، من طريق حماد بن زيد، عن أيوب، به.

www.islamicurdubooks.com

(توضیح مصنف):قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: هٰذَا خَبَرٌ اَوْهَمَ عَالِمًا مِنَ النَّاسِ اَنَّ هٰذِهِ الصَّلَاةَ كَانَتْ حَيْثُ كَانَ الْكَلَامُ مُبَاحًا فِي الصَّلَاةِ، ثُمَّ نُسِخَ هٰذَا الْخَبَرُ بِتَحْرِيمِ الْكَلَامِ فِي الصَّلَاةِ، وَلَيْسَ كَذٰلِكَ، لِاَنَّ نَسْخَ الْكَلَامِ فِي الصَّلَاةِ كَانَ بِمَكَّةَ عِنْدَ رُجُوعِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ مِنْ اَرْضِ الْحَبَشَةِ، وَذٰلِكَ قَبْلَ الْهِجْرَةِ بِثَلَاثِ سِنِيْنَ، وَرَاوِي هٰذَا الْخَبَرِ اَبُوْ هُرَيْرَةَ، وَاَبُوْ هُرَيْرَةَ اَسْلَمَ سَنَةَ خَيْبَرَ سَنَةَ سَبْعٍ مِنَ الْهِجْرَةِ، فَذٰلِكَ مَا وَصَفْتُ، عَلٰى اَنَّ قِصَّةَ ذِي الْيَدَيْنِ كَانَ بَعْدَ نَسْخِ الْكَلَامِ فِي الصَّلَاةِ بِعَشْرِ سِنِيْنَ سَوَاءً"، فَكَيْفَ يَكُوْنُ الْخَبَرُ الْمُتَاخِّرُ مَنْسُوْخًا بِالْخَبَرِ الْمُتَقَدِّمِ.

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شام کی نماز میں دو رکعات پڑھنے کے بعد سلام پھیر دیا' تو حضرت ذوالیدین رضی اللہ عنہ آپ کی خدمت میں کھڑے ہوئے۔ انہوں نے عرض کی: کیا نماز مختصر ہوگئی ہے یا آپ بھول گئے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس میں سے کچھ بھی نہیں ہوا پھر آپ لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور دریافت کیا۔ ایسا ہی ہے' جس طرح ذوالیدین کہہ رہا ہے۔ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے باقی رہ جانے والی نماز کو مکمل کیا' پھر آپ نے سلام پھیرا اور دو مرتبہ سجدہ سہو کیا۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس روایت نے ایک عالم کو اس غلط فہمی کا شکار کیا کہ یہ وہ نماز تھی جس میں نماز کے دوران کلام کرنا مباح تھا۔ پھر اس روایت کو منسوخ کر دیا گیا۔ جو نماز کے دوران کلام کرنے کے حرام ہونے والی روایت کے ذریعے منسوخ ہوا۔ حالانکہ ایسا نہیں ہے کیونکہ نماز کے دوران کلام کرنا مکہ میں منسوخ ہوا تھا۔ اس وقت جب حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ حبشہ کی سرزمین سے واپس آئے تھے۔ اور یہ بات ہجرت سے تین سال پہلے کی ہے۔ جبکہ اس روایت کو نقل کرنے والے راوی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہیں۔ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے سن سات ہجری میں غزوہ خیبر کے سال میں اسلام قبول کیا تھا۔ جیسا کہ میں یہ بات پہلے ذکر کر چکا ہوں۔ حضرت ذوالیدین رضی اللہ عنہ کا واقعہ نماز کے دوران کلام کرنے کے منسوخ ہونے کے دس سال بعد پیش آیا تھا۔ تو بعد والی روایت پہلی والی روایت کے ذریعے کیسے منسوخ ہو سکتی ہے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ احْتَجَّ بِهِ مَنْ جَهِلَ صِنَاعَةَ الْحَدِيْثِ فَزَعَمَ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ لَمْ يَشْهَدْ هٰذِهِ الْقِصَّةَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَا صَلّٰى مَعَهُ هٰذِهِ الصَّلَاةَ

اس روایت کا تذکرہ جس کے ذریعے اس شخص نے استدلال کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا

اور وہ اس بات کا قائل ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اس واقعے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موجود نہیں تھے اور نہ ہی انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ وہ نماز ادا کی تھی

2250 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ:

2250– إسناده صحيح على شرطهما. وقد تقدم تخريجه، انظر رقم "2245".

www.islamicurdubooks.com

حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ شُبَيْلٍ، عَنْ أَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنَّا نَتَكَلَّمُ فِي الصَّلَاةِ بِالْحَاجَةِ حَتَّى نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ: (حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطٰى وَقُومُوا لِلّٰهِ قَانِتِينَ) (البقرة: 238) ، فَأُمِرْنَا بِالسُّكُوتِ . (2: 181)

(توضیح مصنف): قَالَ أَبُو حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: هٰذَا الْخَبَرُ يُوهِمُ مَنْ لَمْ يَطْلُبِ الْعِلْمَ مِنْ مَظَانِّهِ أَنَّ نَسْخَ الْكَلَامِ فِي الصَّلَاةِ كَانَ بِالْمَدِينَةِ، وَأَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ لَمْ يَشْهَدْ قِصَّةَ ذِي الْيَدَيْنِ، وَذَاكَ أَنَّ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ مِنَ الْأَنْصَارِ، وَقَالَ: كُنَّا نَتَكَلَّمُ فِي الصَّلَاةِ بِالْحَاجَةِ، وَلَيْسَ مِمَّا يَذْهَبُ إِلَيْهِ الْوَاهِمُ فِيهِ فِي شَيْءٍ مِنْهُ، وَذٰلِكَ أَنَّ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ كَانَ مِنَ الْأَنْصَارِ الَّذِينَ أَسْلَمُوا بِالْمَدِينَةِ، وَصَلَّوْا بِهَا قَبْلَ هِجْرَةِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهَا، وَكَانُوا يُصَلُّونَ بِالْمَدِينَةِ كَمَا يُصَلِّي الْمُسْلِمُونَ بِمَكَّةَ فِي إِبَاحَةِ الْكَلَامِ فِي الصَّلَاةِ لَهُمْ، فَلَمَّا نُسِخَ ذٰلِكَ بِمَكَّةَ نُسِخَ كَذٰلِكَ بِالْمَدِينَةِ، فَحَكٰى زَيْدٌ مَا كَانُوا عَلَيْهِ، لَا أَنَّ زَيْدًا حَكٰى مَا لَمْ يَشْهَدْهُ

❀❀ حضرت زید بن ارقم بیان کرتے ہیں: پہلے ہم ضرورت کے پیش نظر نماز کے دوران کلام کرلیا کرتے تھے یہاں تک کہ یہ آیت نازل ہوئی:

”نمازوں کی حفاظت کرو اور درمیان والی نماز کی بھی اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں فرمانبرداری کے ساتھ کھڑے رہو“۔

تو ہمیں (نماز کے دوران) خاموش رہنے کا حکم دیا گیا۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس روایت نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جس نے علم حدیث کو اس کے اصل ماخذ سے حاصل نہیں کیا اور وہ اس بات کا قائل ہے کہ نماز کے دوران کلام کرنے کے منسوخ ہونے کا حکم مدینہ منورہ میں آیا تھا۔ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ حضرت ذوالیدین رضی اللہ عنہ کے واقعہ میں شریک نہیں ہوئے تھے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کا تعلق انصار سے ہے۔ وہ یہ بیان کرتے ہیں پہلے ہم نماز کے دوران کوئی ضرورت کی بات چیت کرلیا کرتے تھے۔ حالانکہ ایسا نہیں ہے جس غلط فہمی کا شکار یہ شخص ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کا تعلق ان انصار سے ہے جنہوں نے مدینہ منورہ میں اسلام قبول کیا تھا۔ اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینہ منورہ میں ہجرت کرنے سے پہلے مدینہ منورہ میں نمازیں ادا کرتے رہے تھے۔ یہ لوگ مدینہ منورہ میں اسی طرح نماز ادا کرتے تھے۔ جس طرح مسلمان مکہ میں نماز ادا کرتے تھے۔ اور اس وقت ان لوگوں کے لیے نماز کے دوران بات چیت کرنا مباح تھا۔ جب یہ حکم مکہ میں منسوخ ہوا تو اسی طرح مدینہ میں منسوخ ہوگیا۔ تو حضرت زید رضی اللہ عنہ نے وہ چیز بیان کی ہے جس پر وہ پہلے عمل کیا کرتے تھے۔

ایسا نہیں ہے کہ حضرت زید رضی اللہ عنہ نے کسی ایسی چیز کے بارے میں بیان کیا ہو جس میں وہ خود شریک نہیں تھے۔

www.islamicurdubooks.com

ذِكْرُ الْاَخْبَارِ الْمُصَرِّحَةِ بِاَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ شَهِدَ هٰذِهِ الصَّلَاةَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

لَا اَنَّهُ حَكَاهُمَا كَمَا تَوَهَّمَ مَنْ جَهِلَ صِنَاعَةَ الْحَدِيْثِ حَيْثُ لَمْ يُنْعِمِ النَّظَرَ فِي مُتُوْنِ الْاَخْبَارِ، وَلَا تَفَقَّهَ فِي صَحِيْحِ الْآثَارِ

ان روایات کا تذکرہ جو اس بات کی صراحت کرتی ہیں کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اس نماز میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں موجود تھے اور انہوں نے ان دونوں روایات کو حکایت کے طور پر بیان کیا تھا جیسا کہ وہ شخص غلط فہمی کا شکار ہوا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا اور روایات کے متون میں غور و فکر نہیں کرتا اور مستند روایات کی سمجھ بوجھ نہیں رکھتا

2251 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ، عَنْ اَبِي سُفْيَانَ مَوْلَى ابْنِ اَبِي اَحْمَدَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): صَلّٰى لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .(2: 101)

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھائی۔(اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے)۔

2252 - وَاَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي يُوْنُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: اَخْبَرَنِي سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيِّبِ، وَعُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، وَاَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ:

(متن حدیث): صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھائی۔(اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے)۔

2253 - وَاَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمَذَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ

2251- إسناده صحيح على شرطهما . وهو في "الموطأ" برواية الليثي 1/94. وبرقم "137" برواية محمد بن الحسن . وفيهما: صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ العصر . وليس فيهما: صلى لنا، وهي في المصادر المخرج منها عن مالك سوى عبد الرزاق وإحدى روايتي البيهقي. وأخرجه من طريق مالك: عبد الرزاق في "مصنفه" "3448"، والشافعي 1/121، ومسلم "573" "99" في المساجد: باب السهو في الصلاة والسجود له، والنسائي 3/22- 23 في السهو، والطحاوي 1/445، والبيهقي 2/335 و358- 359، وصححه ابن خزيمة "1037".

2253- إسناده قوي على شرط مسلم، حرملة من رجال مسلم، ومن فوقه على شرطهما. ويونس: هو ابن يزيد الأيلي. وأخرجه النسائي 3/25، وأبو داوُد "1013" من طريق صالح -وهو ابن كيسان-، والدارمي 1/352، كلاهما عن الزهري، به . وأخرجه النسائي 3/24 من طريق أبي ضمرة، عن يونس، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي هريرة، ومن طريق معمر، عن الزهري، عن أبي سلمة بن عبد الرحمن وأبي بكر بن سليمان بن ابي حثمة، عن أبي هريرة. وأخرجه البخاري "715" في الأذان: باب هل يأخذ الإمام إذا شك بقول الناس، و "1227" في السهو: باب إذا سلم في الركعتين أو في ثلاث فسجد سجدتين مثل سجود الصلاة أو أطول، وابن أبي شيبة 2/37، وأبو داوُد "1014"، والنسائي 3/23، والطحاوي 1/445، والبيهقي 2/357

www.islamicurdubooks.com

الْمُفَضَّلِ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): صَلّٰى بِنَا اَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

❀❀ حضرت ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھائی۔ (اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے)۔

2254 - وَاَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ عَلْقَمَةَ، عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھائی۔ (اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے)۔

2255 - وَاَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھائی۔ (اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے)۔

2256 - وَاَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِحْدٰى صَلَاتَيِ الْعَشِيِّ - قَالَ ابْنُ سِيْرِيْنَ: سَمَّاهَا لَنَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ، فَنَسِيْتُ اَنَا - فَصَلّٰى بِنَا رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ، ثُمَّ قَامَ اِلٰى خَشَبَةٍ مَعْرُوْضَةٍ فِى الْمَسْجِدِ، فَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلَى الْيُسْرٰى، وَشَبَّكَ بَيْنَ اَصَابِعِهِ، وَاتَّكَاَ عَلٰى خَشَبَةٍ كَاَنَّهُ غَضْبَانُ، قَالَ: وَخَرَجَ سَرَعَانُ النَّاسِ - قَالَ النَّضْرُ: يَعْنِىْ اَوَائِلَ النَّاسِ - فَقَالُوْا: اَقُصِرَتِ الصَّلَاةُ وَفِى الْقَوْمِ اَبُوْ بَكْرٍ، وَعُمَرُ؟ فَهَابَاهُ اَنْ يُكَلِّمَاهُ، وَفِى الْقَوْمِ رَجُلٌ فِىْ يَدِهِ طُوْلٌ يُقَالُ لَهُ: ذُو الْيَدَيْنِ، فَقَالَ: اَقُصِرَتِ الصَّلَاةُ اَمْ نَسِيْتَ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَمْ تُقْصَرِ الصَّلَاةُ، وَلَمْ اَنْسَ، فَقَالَ لِلْقَوْمِ: اَكَمَا يَقُوْلُ ذُو الْيَدَيْنِ؟ قَالُوْا: نَعَمْ،

2254- إسناده صحيح، رجاله ثقات، رجال الشيخين غير محمد بن عبد الأعلى: وهو الصنعاني فمن رجال مسلم . ابن عون: اسمه عبد الله بن عون بن أرطبان .وأخرجه ابن خزيمة في "صحيحه" برقم "1035" عن محمد بن عبد الأعلى، بهٰذا الإسناد . وأخرجه أحمد 2/234- 235، والنسائي 3/20، وابن ماجه "1214" في إقامة الصلاة: باب فيمن سلم من ثنتين أو ثلاث ساهيًا، وأبو داوٗد "1011"، والدارمي 1/351، والبيهقي 2/354 من طرق عن ابن عون، به.وأخرجه البخاري "1229" و"6051"، وأبو داوٗد "1011"، والطحاوي 1/444 و445، والبيهقي 2/346 و353 من طرق عن ابن سيرين، به.

2255- إسناده صحيح على شرطهما. يعقوب بن إبراهيم: هو الدورقي. وهو في "صحيح ابن خزيمة" "1035"، وأخرجه أبو داوٗد "1010" عن مسدد، عن بشر بن المفضل، به.

2256- إسناده صحيح على شرطهما. وأخرجه مسلم "573" "97" عن أبي خيثمة زهير بن حرب، بهٰذا الإسناد. وأخرجه مسلم، والحميدي "983"، وابن خزيمة "1035"، وابن الجارود في "المنتقى" "243"، والبيهقي 2/354 من طريق سفيان، به.

www.islamicurdubooks.com

فَصَلّٰى مَا كَانَ تَرَكَ، ثُمَّ سَلَّمَ. ثُمَّ كَبَّرَ وَسَجَدَ مِثْلَ سُجُوْدِهٖ اَوْ اَطْوَلَ، ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ وَكَبَّرَ، ثُمَّ كَبَّرَ وَسَجَدَ مِثْلَهٗ اَوْ اَطْوَلَ، ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ ثُمَّ كَبَّرَ

قَالَ: فَرُبَّمَا سَاَلُوْا مُحَمَّدًا: ثُمَّ سَلَّمَ؟ فَيَقُوْلُ: نُبِّئْتُ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّهٗ قَالَ: ثُمَّ سَلَّمَ.

لَفْظُ الْخَبَرِ لِلنَّضْرِ بْنِ شُمَيْلٍ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ۔[1]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں شام کی ایک نماز پڑھائی۔

ابن سیرین نامی راوی بیان کرتے ہیں: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ہمارے سامنے (اس نماز کا) نام لیا تھا لیکن میں اسے بھول گیا ہوں (حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں دو رکعات پڑھانے کے بعد سلام پھیر دیا' پھر آپ مسجد میں رکھی ہوئی لکڑی کے ساتھ کھڑے ہو گئے۔ آپ نے اپنا دایاں دست مبارک بائیں پر رکھا اور اپنی انگلیوں کو ایک دوسرے میں پیوست کر دیا۔ آپ نے غصب کے عالم میں اس لکڑی کے ساتھ ٹیک لگائی۔ راوی بیان کرتے ہیں: جلد باز لوگ (مسجد سے) نکل گئے۔ وہ یہ کہہ رہے تھے۔ نماز مختصر ہو گئی ہے۔ حاضرین میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے لیکن انہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بات کرنے کی جرأت نہیں ہوئی۔ حاضرین میں ایک صاحب موجود تھے جن کے ہاتھ کچھ لمبے تھے۔ انہیں ذوالیدین کہا جاتا تھا۔ انہوں نے عرض کی: کیا نماز مختصر ہو گئی ہے یا آپ بھول گئے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نہ تو نماز مختصر ہوئی ہے اور نہ ہی میں بھولا ہوں پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حاضرین سے دریافت کیا: کیا اسی طرح ہے' جیسے ذوالیدین کہہ رہا ہے۔ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ نماز ادا کی جو آپ نے چھوڑ دی تھی' پھر آپ نے سلام پھیرا پھر آپ نے تکبیر کہی اور اپنے عام سجدوں جتنا یا اس سے کچھ طویل سجدہ کیا' پھر آپ نے اپنے سر کو اٹھایا اور تکبیر کہی۔ پھر آپ نے تکبیر کہی اور اسی کی مانند یا اس سے کچھ طویل سجدہ کیا' پھر آپ نے اپنا سر اٹھایا اور تکبیر کہی۔

راوی کہتے ہیں: (ہمارے استاد سے) بعض لوگ یہ کہتے تھے (روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں) پھر انہوں نے سلام پھیر دیا' تو وہ یہ فرماتے تھے۔ مجھے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت بیان کی گئی ہے' انہوں نے یہ الفاظ بھی نقل کیے ہیں ''پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیرا۔''

روایت کے یہ الفاظ نضر بن شمیل کے ابن عون کے حوالے سے نقل کردہ ہیں۔

ذِكْرُ اِبَاحَةِ بُكَاءِ الْمَرْءِ فِيْ صَلَاتِهٖ اِذَا لَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ لِاَسْبَابِ الدُّنْيَا

آدمی کیلئے نماز کے دوران رونے کا مباح ہونا جبکہ وہ کسی دنیاوی سبب کی وجہ سے نہ ہو

2257 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ *، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هَاشِمٍ، قَالَ:

---

[1] إسناده صحيح على شرطهما. إسحاق بن إبراهيم: هو ابن راهويه الحنظلي.

2257–وأخرجه البخاري "482" في الصلاة: باب تشبيك الأصابع في المسجد وغيره، ومن طريقه البغوي "760" عن إسحاق بن منصور، عن النضر بن شميل، به. وانظر "2665" وسرعان الناس، بفتح السين والراء: أوائل الناس الذين يتسارعون إلى الشيء، ويقبلون عليه بسرعة، ويجوز تسكين الراء. "النهاية" 2/361.

www.islamicurdubooks.com

حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ، عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضَرِّبٍ، عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ:

(متن حدیث): مَا كَانَ فِينَا فَارِسٌ يَوْمَ بَدْرٍ غَيْرَ الْمِقْدَادِ، وَلَقَدْ رَاَيْتُنَا وَمَا فِينَا قَائِمٌ اِلَّا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْتَ شَجَرَةٍ يُصَلِّيْ وَيَبْكِي حَتّٰى اَصْبَحَ. (1:4)

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ غزوہ بدر کے موقع پر مقداد کے علاوہ ہم میں سے اور کوئی گھڑسوار نہیں تھا اور مجھے یاد ہے ہم میں سے ہر شخص کھڑا ہوا تھا۔ (یہاں روایت کا لفظ غلط نقل ہوا ہے اصل لفظ یہ ہے ہم میں سے ہر شخص سویا ہوا تھا) صرف نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (جاگتے رہے تھے) آپ ایک درخت کے نیچے نماز ادا کرتے رہے اور روتے رہے یہاں تک کہ صبح ہو گئی۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَنْ يَرُدَّ السَّلَامَ اِذَا سُلِّمَ عَلَيْهِ وَهُوَ يُصَلِّيْ بِالْاِشَارَةِ دُوْنَ النُّطْقِ بِاللِّسَانِ

آدمی کیلئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ جب وہ نماز ادا کر رہا ہو تو اسے سلام کیا جائے تو وہ اشارے کے ذریعے سلام کا جواب دے گا زبان کے ذریعے نہیں دے گا

2258 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيْفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ بَشَّارٍ الرَّمَادِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ:

(متن حدیث): دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسْجِدَ بَنِىْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ - يَعْنِيْ مَسْجِدَ قُبَاءٍ - فَدَخَلَ رِجَالٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ يُسَلِّمُوْنَ عَلَيْهِ، قَالَ ابْنُ عُمَرَ: فَسَاَلْتُ صُهَيْبًا - وَكَانَ مَعَهُ -: كَيْفَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ اِذَا كَانَ يُسَلَّمُ عَلَيْهِ وَهُوَ يُصَلِّيْ؟ فَقَالَ: كَانَ يُشِيْرُ بِيَدِهِ. (1:4)

2257- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الصحيح غير حارثة بن مضرب، وهو ثقة روى له أصحاب السنن، ورواية شعبة عن أبى إسحاق السبيعى قبل اختلاطه، وابن مهدى: هو عبد الرحمن. وهو فى "صحيح ابن خزيمة" "899" وأخرجه أحمد 1/ 125، وأبو يعلى ورقة "412" عن عبد الرحم نبن مهدى، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 1/ 138، والنسائى فى "الكبرى" كما فى "التحفة" 7/358 من طريق محمد بن جعفر، عن شعبة، به.

2258- إسناده قوى، إبراهيم بن بشار الرمادى حافظ مستقيم من أهل الصدق، لكن تقع له أوهام، وقد توبع عليه، ومن فوقه من رجال الشيخين .وأخرجه الشافعى 1/119، وابن أبى شيبة 2/74، والحميدى "148"، وعبد الرزاق "3597"، والدارمى 1/316، والنسائى 3/5 فى السهو: باب رد السلام بالإشارة فى الصلاة، وابن ماجه "1017" فى إقامة الصلاة: باب المصلى يسلم عليه كيف يرد، والطبرانى "7291"، والبيهقى 2/259 من طرق عن سفيان، بهذا الإسناد. وصححه ابن خزيمة "888" وأخرجه الطبرانى "7292" من طريق روح بن القاسم، عن زيد بن أسلم، به .وأخرجه الطحاوى فى "شرح معانى الآثار" 1/454، والبيهقى 2/259 من طريق ابن وهب، عن هشام، عن نافع، عن ابن عمر، مثله، غير أنه قال: فقلت لبلال أو صهيب. وأخرجه أبو داوُد "927" فى الصلاة: باب رد السلام فى الصلاة، والترمذى "368" فى الصلاة: باب ما جاء فى الإشارة فى الصلاة، والطحاوى 1/454، وابن الجارود "215"، والبيهقى 2/259 من طرق عن هشام بن سعد.

www.islamicurdubooks.com

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بنو عمرو بن عوف کی مسجد میں تشریف لائے (راوی کہتے ہیں) یعنی مسجد قبا میں تشریف لائے' تو کچھ انصار مسجد میں آئے اور انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا۔ یہ اس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جب نماز کے دوران سلام کیا گیا تو پھر آپ نے کیا کیا تھا تو حضرت صہیب نے بتایا: آپ نے اپنے دست اقدس کے ذریعے اشارے (کے ذریعے جواب دیا تھا)

ذِكْرُ مَا يَعْمَلُ الْمُصَلِّيْ فِيْ رَدِّ السَّلَامِ اِذَا سُلِّمَ عَلَيْهِ فِيْ ذٰلِكَ الْوَقْتِ

اس بات کا تذکرہ کہ جب آدمی کو ایسے وقت میں سلام کیا جائے تو اسے سلام کا جواب دیتے ہوئے کیا کہنا چاہیے

2259 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ مَوْهَبٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْاَشَجِّ، عَنْ نَابِلٍ صَاحِبِ الْعَبَاءِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ صُهَيْبٍ، قَالَ:

(متن حدیث): مَرَرْتُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّيْ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَرَدَّ عَلَيَّ اِشَارَةً، وَلَا اَعْلَمُ اِلَّا اَنَّهُ قَالَ: بِاِصْبَعِهِ. (5: 8)

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما حضرت صہیب رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزرا آپ اس وقت نماز ادا کر رہے تھے میں نے آپ کو سلام کیا' تو آپ نے مجھے اشارے سے جواب دیا:

راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں۔ ''آپ نے انگلی کے اشارے سے جواب دیا۔''

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِالتَّسْبِيحِ لِلرِّجَالِ، وَالتَّصْفِيقِ لِلنِّسَاءِ، اِذَا حَزَبَهُمْ اَمْرٌ فِيْ صَلَاتِهِمْ

اگر نماز کے دوران لوگوں کو (امام کو متوجہ کرنے کی) ضرورت پیش آجاتی ہے تو مردوں کیلئے سبحان اللہ کہنے کا اور خواتین کیلئے تالی بجانے کا حکم ہونا

2260 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيسَ الْاَنْصَارِيُّ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ،

2259- إسناده حسن في الشواهد، نابل صاحب العباء ذكره المؤلف في "الثقات"، ووثقه النسائي في رواية، وقال في أخرى: ليس بالمشهور، وذكره مسلم في الطبقة الأولى من تابعي أهل المدينة، وفي سؤالات البرقاني للدارقطني: نابل صاحب العباء ثقة؟ فأشار بيده أن لا، وباقي رجاله ثقات . يزيد بن موهب: هو يزيد بن خالد بن يزيد بن موهب .وأخرجه أبو داوٗد "925" في الصلاة: باب رد السلام في الصلاة، عن يزيد بن موهب وقتيبة بن سعيد، بهٰذا الإسناد .وأخرجه أحمد 4/332، والدارمي 1/316، والترمذي "367" في الصلاة: باب ما جاء في الإشارة في الصلاة، والنسائي 3/5 في السهو: باب رد السلام بالإشارة في الصلاة، والطبراني "7293"، والطحاوي 1/454، وابن الجارود "216"، والبيهقي 2/258 من طرق عن الليث بن سعد، به.

www.islamicurdubooks.com

عَنْ اَبِی حَازِمِ بْنِ دِینَارٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَهَبَ اِلٰى بَنِى عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ لِيُصْلِحَ بَيْنَهُمْ، وَحَانَتِ الصَّلَاةُ، فَجَاءَ بِلَالٌ اِلٰى اَبِى بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَقَالَ: اَتُصَلِّى لِلنَّاسِ فَاُقِيمَ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَصَلّٰى اَبُوْ بَكْرٍ فَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ فِى الصَّلَاةِ، فَتَخَلَّصَ حَتّٰى وَقَفَ فِى الصَّفِّ، فَصَفَّقَ النَّاسُ، وَكَانَ اَبُوْ بَكْرٍ لَا يَلْتَفِتُ فِى صَلَاتِهِ، فَلَمَّا اَكْثَرَ النَّاسُ التَّصْفِيقَ الْتَفَتَ اَبُوْ بَكْرٍ، فَرَاٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَشَارَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَنِ اثْبُتْ مَكَانَكَ، فَرَفَعَ اَبُوْ بَكْرٍ يَدَيْهِ، فَحَمِدَ اللّٰهَ تَعَالٰى عَلٰى مَا اَمَرَهُ بِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ذٰلِكَ، ثُمَّ اسْتَاْخَرَ اَبُوْ بَكْرٍ حَتّٰى اسْتَوٰى فِى الصَّفِّ، وَتَقَدَّمَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: يَا اَبَا بَكْرٍ، مَا مَنَعَكَ اَنْ تَثْبُتَ اِذْ اَمَرْتُكَ؟ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: مَا كَانَ لِابْنِ اَبِى قُحَافَةَ اَنْ يُصَلِّىَ بَيْنَ يَدَىْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا لِى رَاَيْتُكُمْ اَكْثَرْتُمُ التَّصْفِيقَ؟ مَنْ نَابَهُ شَىْءٌ فِى صَلَاتِهِ فَلْيُسَبِّحْ، فَاِنَّهُ اِنْ سَبَّحَ الْتُفِتَ اِلَيْهِ، وَاِنَّمَا التَّصْفِيقُ لِلنِّسَاءِ . (1: 78)

✿✿ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بنوعمرو بن عوف کے ہاں تشریف لے کے گئے تاکہ ان کے درمیان صلح کروائیں۔ اسی دوران نماز کا وقت ہو گیا۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آئے اور بولے: کیا آپ لوگوں کو نماز پڑھا دیں گے۔ تو میں اقامت کہوں؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: ٹھیک ہے' پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نماز پڑھانے لگے۔ اسی دوران نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے۔ لوگ اس وقت نماز پڑھ رہے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم آئے اور صف میں آ کر کھڑے ہو گئے۔ لوگوں نے تالیاں بجانی شروع کیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نماز کے دوران ادھر ادھر توجہ نہیں دیتے تھے جب لوگوں نے زیادہ تالیاں بجائی اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے توجہ کی تو انہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نظر آئے۔ (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اشارہ کیا) 'تم اپنی جگہ پر رہو لیکن حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنے دونوں ہاتھ بلند کئے اور اللہ کے رسول نے انہیں جو یہ حکم دیا تھا۔ اس میں

2260- إسناده صحيح على شرطهما. أبو حازم بن دينار: هو سلمة، والخبر في "الموطأ" 1/163 -164. وأخرجه من طريق مالك: أحمد 5/337، والشافعي في "مسنده" بترتيب السندي 1/117 و118، والبخاري "684" في الأذان: باب من دخل ليؤم الناس فجاء الإمام الأول، ومسلم "421" "102" في الصلاة: باب تقديم الجماعة من يصلي بهم إذا تأخر الإمام، ولم يخافوا مفسدة بالتقديم، وأبو داؤد "940" في الصلاة: باب التصفيق في الصلاة، والطبراني "5771"، والبيهقي 2/246 و248، والبغوي "749". وأخرجه الحميدي "927"، وعبد الرزاق "4072"، وأحمد 5/330 و331 و335- 336 و336 و338، والدارمي 1/317، والبخاري "1201" و"1204" و"1234" و"2690" و"2693"، ومسلم "421"، والنسائي 2/77- 79، وابن ماجه "1035"، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/447، وابن خزيمة "853" و"854"، وابن الجارود "211"، والطبراني "5742" و"5794" و"5765" و"5824" و"5843" و"5844" و"5857" و"5882" و"5909" و"5914" و"5926" و"5930" و"5958" و"5966" و"5976" و"5978" و"5979" و"5994" و"6008"، والبيهقي 2/246 من طرق عن ابي حازم، به - مختصرًا ومطولًا. وأخرجه الطبراني "5693" من طريق الوليد بن محمد المقرىء، عن الزهري، عن سهل بن سعد، به.

www.islamicurdubooks.com

اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کی اور پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ پیچھے ہٹ گئے یہاں تک کہ صف میں آ کر کھڑے ہو گئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم آگے بڑھے آپ نے نماز پڑھانا شروع کی جب آپ نے نماز مکمل کر لی تو آپ نے دریافت کیا: اے ابوبکر جب میں نے تمہیں حکم دیا تھا تو تم اپنی جگہ پر ٹھہرے کیوں نہیں تھے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: ابوقحافہ کے بیٹے کی یہ مجال نہیں ہے وہ اللہ کے رسول کے آگے نماز ادا کرے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا وجہ ہے میں نے تمہیں دیکھا تم نے بکثرت تالیاں بجائی تھیں جس شخص کو نماز کے دوران (امام کو متوجہ کرنے کے لئے) کوئی ضرورت پیش آ جائے اسے سبحان اللہ کہنا چاہئے اگر وہ سبحان اللہ کہے گا تو اس کی طرف توجہ مبذول ہو جائے گی (نماز کے دوران امام کو متوجہ کرنے کے لئے) تالی بجانے کا حکم خواتین کے لئے ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ بِلَالًا قَدَّمَ اَبَا بَكْرٍ لِيُصَلِّيَ بِهِمْ هٰذِهِ الصَّلَاةَ بِاَمْرِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لَا مِنْ تِلْقَاءِ نَفْسِهِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو آگے کیا تھا کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں تو یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت تھا انہوں نے اپنی طرف سے ایسا نہیں کیا تھا

2261 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ الْبَزَّارُ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ قِتَالٌ بَيْنَ بَنِيْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ، فَاَتَاهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُصْلِحَ بَيْنَهُمْ، وَقَدْ صَلَّى الظُّهْرَ، فَقَالَ لِبِلَالٍ: اِنْ حَضَرَتِ صَلَاةُ الْعَصْرِ وَلَمْ آتِ، فَمُرْ اَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ، فَلَمَّا حَضَرَتْ صَلَاةُ الْعَصْرِ، اَذَّنَ بِلَالٌ وَاَقَامَ، وَقَالَ: يَا اَبَا بَكْرٍ تَقَدَّمْ، فَتَقَدَّمَ اَبُوْ بَكْرٍ، فَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشُقُّ الصُّفُوْفَ، فَلَمَّا رَاٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسُ صَفَّحُوْا، قَالَ: وَكَانَ اَبُوْ بَكْرٍ اِذَا دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ لَمْ يَلْتَفِتْ، فَلَمَّا رَاَى التَّصْفِيْحَ لَا يُمْسَكُ عَنْهُ الْتَفَتَ، فَرَاٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلْفَهُ، فَاَوْمَا اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَنِ امْضِ، فَلَبِثَ اَبُوْ بَكْرٍ هُنَيَّةً، فَحَمِدَ اللّٰهَ عَلٰى قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَنِ امْضِ، ثُمَّ مَشٰى اَبُوْ بَكْرٍ الْقَهْقَرٰى عَلٰى عَقِبِهٖ، فَلَمَّا رَاٰى ذٰلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقَدَّمَ فَصَلّٰى بِالْقَوْمِ صَلَاتَهُمْ، فَلَمَّا قَضٰى صَلَاتَهُ، قَالَ: يَا اَبَا بَكْرٍ، مَا مَنَعَكَ اِذْ اَوْمَاْتُ اِلَيْكَ اَنْ لَا تَكُوْنَ مَضَيْتَ؟ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: لَمْ يَكُنْ لِابْنِ اَبِيْ قُحَافَةَ اَنْ يَؤُمَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ

2261– إسناده صحيح على شرط مسلم، خلف بن هشام ثقة من رجال مسلم، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين . وأخرجه الطبراني "5932" عن عبد الله بن الإمام أحمد، حدثنا خلف بن هشام، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 5/332، والبخاري "7190" في الأحكام: باب الإمام يأتي قومًا فيصلح بينهم، وأبو داؤد "941"، والنسائي 2/82– 83 في الإمامة: باب استخلاف الإمام إذا غاب، والطبراني "5932"، وابن خزيمة "853" من طرق عن حماد بن زيد، به. وأخرجه أحمد 5/332– 333، والطبراني "5739" من طريق حماد بن زيد، عن عبيد الله بن عمر، عن أبي حازم، به.

www.islamicurdubooks.com

قَالَ لِلنَّاسِ: اِذَا نَابَكُمْ فِیْ صَلَاتِكُمْ شَیْءٌ، فَلْیُسَبِّحِ الرِّجَالُ، وَلْتُصَفِّقِ النِّسَاءُ . (1: 78)

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: بنوعمرو بن عوف کے درمیان لڑائی ہوگئی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے درمیان صلح کروانے کے لئے تشریف لے گئے۔ ظہر کی نماز کا وقت ہوگیا۔ آپ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا: اگر عصر کا وقت ہو جائے اور میں نہ آپاؤں' تو ابوبکر سے کہنا لوگوں کو نماز پڑھا دے جب عصر کی نماز کا وقت ہوا' تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اذان دی اور اقامت کہی اور بولے: اے ابوبکر آپ آگے بڑھیے' تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آگے بڑھے اسی دوران نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صفوں کو چیرتے ہوئے تشریف لے آئے جب لوگوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو انہوں نے تالیاں بجانی شروع کردیں۔ راوی کہتے ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ جب نماز شروع کرتے تھے' تو ادھر ادھر توجہ نہیں کرتے تھے جب انہوں نے دیکھا' مسلسل تالیاں بج رہی ہیں' تو انہوں نے توجہ کی تو انہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے پیچھے کھڑے ہوئے نظر آئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اشارہ کیا' تم نماز جاری رکھو لیکن حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ایڑیوں کے بل الٹے چلتے ہوئے پیچھے آگئے جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ملاحظہ کی تو آپ آگے بڑھے۔ آپ نے لوگوں کو نماز پڑھائی جب آپ نے نماز مکمل کی تو آپ نے ارشاد فرمایا: اے ابوبکر کیا وجہ ہے' جب میں نے تمہاری طرف اشارہ کیا تھا تو تم نے نماز کو جاری کیوں نہیں رکھا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: ابوقحافہ کے بیٹے کی یہ مجال نہیں ہے' وہ اللہ کے رسول کی امامت کرے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے ارشاد فرمایا: جب تمہیں نماز کے دوران (امام کو متوجہ کرنے کے لئے) ضرورت پیش آئے تو مردوں کو سبحان اللہ کہنا چاہئے اور خواتین کو تالی بجانی چاہئے۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ لِلْمُصَلِّیْ بِمَا يُفْهَمُ عَنْهُ فِیْ صَلَاتِهٖ عِنْدَ حَاجَةٍ اِنْ بَدَتْ لَهٗ فِيْهَا

نمازی کو اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ کہ اگر نماز کے دوران (امام کو) متوجہ کرنے کی ضرورت پیش آجاتی ہے تو وہ کوئی ایسی حرکت کرے جس کے ذریعے اس کی بات سمجھ آجائے

2262 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْقَطَّانُ بِالرَّقَّةِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَزَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَوْفٌ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): اَلتَّسْبِيْحُ لِلرِّجَالِ، وَالتَّصْفِيْقُ لِلنِّسَاءِ . (1: 92)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"(امام کو متوجہ کرنے کے لئے) سبحان اللہ کہنے کا حکم مردوں کے لئے ہے اور تالی بجانے کا حکم خواتین کے لئے ہے۔"

2262- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير أيوب الوزان وهو ثقة. عوف: هو ابن أبي جميلة الأعرابي. وشيخه القطان: هو الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ الْقَطَّانُ. وأخرجه أحمد 2/432 و492، والنسائي 3/12 في السهو: باب التسبيح في الصلاة، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/448 من طرق عن عوف، به.

www.islamicurdubooks.com

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ بِمَا أُبِيحَ لِلْمَرْءِ فِعْلُهُ فِي الصَّلَاةِ عِنْدَ النَّائِبَةِ تَنُوبُهُ

ان روایات کا تذکرہ جو اس بارے میں ہیں کہ نماز کے دوران ضرورت پیش آنے پر آدمی کون سے فعل کا ارتکاب کرسکتا ہے؟

2263 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي السَّرِيّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيّ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اَلتَّسْبِيحُ لِلرِّجَالِ، وَالتَّصْفِيقُ لِلنِّسَاءِ . (4: 10)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''(نماز کے دوران امام کو متوجہ کرنے کے لئے) سبحان اللہ کہنے کا حکم مردوں کے لئے ہے اور تالی بجانے کا حکم خواتین کے لئے ہے۔''

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَنْ يُشِيرَ فِي صَلَاتِهِ لِحَاجَةٍ تَبْدُو لَهُ

آدمی کیلئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ نماز کے دوران کوئی ضرورت پیش آنے پر اشارہ کرسکتا ہے

2264 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيّ، عَنْ اَنَسٍ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُشِيرُ فِي الصَّلَاةِ . (1:4)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے دوران اشارہ کر لیتے تھے۔

2263-- حديث صحيح، وابن أبي السري: هو محمد بن المتوكل العسقلاني، قد توبع، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين . وأخرجه البيهقي 2/246 من طريق عبد الرزاق، بهذا الإسناد . وهو في "المصنف" "4068" لكن وقع في النسخة المطبوعة منه ابن المسيب بدل "أبي سلمة."وأخرجه الشافعي 1/117، وأحمد 2/241، والحميدي "948"، والدارمي 1/317، والبخاري "1203" في العمل في الصلاة: باب التصفيق للنساء ، ومسلم "422" "106" في الصلاة: باب تسبيح الرجل وتصفيق المراة، وأبو داوُد "939" في الصلاة: باب التصفيق في الصلاة، والترمذي "369" في الصلاة: باب ما جاء أن التسبيح للرجال والتصفيق للنساء ، والنسائي 3/11 في السهو: باب التصفيق في الصلاة، وابن ماجه "1034"، وابن الجارود "210"، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/447، والبيهقي 2/246، والبغوي "748" من طرق عن سفيان، عن الزهري، به .وأخرجه أحمد 2/261 و317 و376 و440 و479، وعبد الرزاق "4069" و"4070"، ومسلم "422" "107"، والترمذي "369"، والنسائي 3/11-12، والطحاوي 1/448، والبيهقي 2/247 من طرق عن أبي هريرة.

2264- إسناده صحيح على شرطهما . وهو في "مصنف عبد الرزاق" "3276"، و"مسند أبي يعلى" "الورقة /172ب." وأخرجه أحمد 3/138، وأبو يعلى "الورقة /173ب"، وأبو داوُد "943" في الصلاة: باب الإشارة في الصلاة، والبيهقي 2/262 من طريق عبد الرزاق، بهذا الإسناد. وصححه ابن خزيمة ."885" وأخرجه الطبراني في "الصغير" "695"من طريق الأوزاعي، عن الزهري، عن أنس. 2 في الأصل: رحمك الله أتصلي، والمثبت من "التقاسيم" /1لوحة 508.

www.islamicurdubooks.com

ذِكْرُ الْاَمْرِ لِلْمُصَلِّيْ اَنْ يَّبْصُقَ عَنْ يَّسَارِهٖ تَحْتَ رِجْلِهِ الْيُسْرٰى لَا عَنْ يَّمِيْنِهٖ، وَلَا تِلْقَاءَ وَجْهِهٖ

نمازی کو اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ کہ وہ اپنے بائیں طرف بائیں پاؤں کے نیچے تھوکے اپنے دائیں طرف یا سامنے کی طرف نہ تھوکے

2265 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ الْكِلَابِيُّ، حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ، اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ مُجَاهِدٍ اَبُوْ حَزْرَةَ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الْوَلِيْدِ بْنِ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، قَالَ:

(متن حدیث): اَتَيْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ فِيْ مَسْجِدِهٖ، وَهُوَ يُصَلِّيْ فِيْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ مُشْتَمِلًا بِهٖ، فَتَخَطَّيْتُ الْقَوْمَ حَتّٰى جَلَسْتُ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ، فَقُلْتُ: يَرْحَمُكَ اللّٰهُ، تُصَلِّيْ فِيْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ، وَهٰذَا رِدَاؤُكَ اِلٰى جَنْبِكَ؟ ! فَقَالَ بِيَدِهٖ فِيْ صَدْرِيْ: اَرَدْتُ اَنْ يَّدْخُلَ عَلَيَّ اَحْمَقُ مِثْلُكَ فَيَرَانِيْ كَيْفَ اَصْنَعُ، فَيَصْنَعُ بِمِثْلِهٖ، اَتَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَسْجِدِنَا هٰذَا، وَفِيْ يَدِهٖ عُرْجُوْنُ ابْنِ طَابٍ، فَرَاٰى نُخَامَةً فِيْ قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ، فَاَقْبَلَ عَلَيْهَا فَحَكَّهَا بِالْعُرْجُوْنِ، ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَيْنَا، فَقَالَ: اَيُّكُمْ يُحِبُّ اَنْ يُّعْرِضَ اللّٰهُ عَنْهُ؟ قَالَ: فَخَشَعْنَا، ثُمَّ قَالَ: اَيُّكُمْ يُحِبُّ اَنْ يُّعْرِضَ اللّٰهُ عَنْهُ؟ فَقُلْنَا: لَا اَيُّنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: اِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا قَامَ يُصَلِّيْ فَاِنَّ اللّٰهَ قِبَلَ وَجْهِهٖ، فَلَا يَبْصُقْ قِبَلَ وَجْهِهٖ، وَلَا عَنْ يَّمِيْنِهٖ، وَلْيَبْصُقْ عَنْ يَّسَارِهٖ تَحْتَ رِجْلِهِ الْيُسْرٰى، فَاِنْ عَجِلَتْ بِهٖ بَادِرَةٌ فَلْيَقُلْ بِثَوْبِهٖ هٰكَذَا - وَرَدَّ بَعْضَهٗ عَلٰى بَعْضٍ - اَرُوْنِيْ عَبِيْرًا ، فَقَامَ فَتًى مِّنَ الْحَيِّ يَشْتَدُّ اِلٰى اَهْلِهٖ، فَجَاءَ بِخَلُوْقٍ فِيْ رَاحَتِهٖ، فَاَخَذَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَهٗ عَلٰى رَاْسِ الْعُرْجُوْنِ، وَلَطَخَ بِهٖ عَلٰى اَثَرِ النُّخَامَةِ قَالَ جَابِرٌ: فَمِنْ هُنَاكَ جَعَلْتُمُ الْخَلُوْقَ فِيْ مَسَاجِدِكُمْ .(1: 78)

✿✿ عبادہ بن ولید بیان کرتے ہیں: ہم لوگ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کی خدمت میں ان کی مسجد میں حاضر ہوئے۔ وہ اس وقت ایک کپڑے کو اشتمال کے طور پر لپیٹ کر نماز ادا کر رہے تھے۔ میں لوگوں کی گردنیں پھلانگتا ہوا ان کے اور قبلہ کے درمیان آ کر بیٹھ گیا۔ میں نے کہا: اللہ تعالیٰ آپ پر رحم کرے۔ آپ ایک کپڑے میں نماز ادا کر رہے ہیں حالانکہ آپ کی بڑی چادر آپ کے پہلو میں موجود ہے' تو انہوں نے اپنے ہاتھ کے ذریعے میرے سینے پر مارا اور بولے: میں یہ چاہتا تھا' تم جیسا احمق آدمی میرے پاس آ کر مجھے دیکھے' میں کیا کر رہا ہوں اور پھر وہ اس کی مانند عمل کرے۔ ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہماری اس مسجد میں ہمارے پاس تشریف لائے۔ آپ کے دست اقدس میں ایک چھڑی تھی۔ آپ نے مسجد کی قبلہ کی سمت میں بلغم لگا ہوا دیکھا تو آپ اس کی

2265- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير يعقوب بن مجاهد فمن رجال مسلم. وأخرجه مسلم "3008" في الزهد: باب حديث جابر الطويل وقصة أبي اليسر، وأبو داؤد "485" في الصلاة: باب في كراهية البزاق في المسجد، والبيهقي 2/294 من طرق عن حاتم بن إسماعيل، بهذا الإسناد.

www.islamicurdubooks.com

طرف گئے اور اسے چھڑی کے ذریعے کھرچ دیا' پھر آپ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا تم میں سے کون شخص اس بات کو پسند کرتا ہے' اللہ تعالیٰ اس سے منہ پھیرے۔ راوی کہتے ہیں: ہم گھبرا گئے پھر آپ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کون شخص اس بات کو پسند کرتا ہے' اللہ تعالیٰ اس سے منہ پھیر لے ہم نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! ہم میں سے کوئی بھی یہ نہیں چاہتا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی ایک شخص جب کھڑا ہو کر نماز ادا کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کے سامنے کی طرف ہوتا ہے' تو وہ اپنے سامنے کی طرف نہ تھوکے اور اپنے دائیں طرف بھی نہ تھوکے۔ اسے اپنے بائیں طرف اپنے بائیں پاؤں کے نیچے تھوکنا چاہئے اور اگر بلغم تیزی سے آ رہا ہو' تو وہ اپنے کپڑے میں اس طرح کرے' آپ نے اسے مل دیا تم لوگ مجھے کوئی خوشبو دو تو اس قبیلے کا ایک نوجوان تیزی سے اپنے گھر گیا' اور اپنی ہتھیلیوں میں کچھ خوشبو لے کر آیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے لیا اور اس چھڑی کے کنارے پر رکھا اور اس کے ذریعے بلغم کے نشان پر مل دیا۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: یہیں سے لوگوں نے مسجدوں میں خوشبو رکھنا شروع کی۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ بَزْقِ الْمَرْءِ فِيْ صَلَاتِهٖ قُدَّامَهٗ اَوْ عَنْ يَّمِيْنِهٖ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ آدمی نماز کے دوران اپنے سامنے کی طرف یا دائیں طرف تھوکے

2266 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ مُوْسٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْقُطَعِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ اَبُو الزُّبَيْرِ *، عَنْ جَابِرٍ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ، فَلَا يَبْصُقْ بَيْنَ يَدَيْهِ، وَلَا عَنْ يَّمِيْنِهٖ، وَلْيَبْصُقْ عَنْ يَّسَارِهٖ اَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ الْيُسْرٰى. (4:4)

✿✿ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"جب کوئی شخص نماز ادا کر رہا ہو' تو وہ اپنے سامنے کی طرف یا دائیں طرف نہ تھوکے وہ اپنے بائیں طرف یا اپنے بائیں پاؤں کے نیچے تھوکے۔"

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ تَنَخُّمِ الْمُصَلِّيْ فِيْ قِبْلَتِهٖ اَوْ عَنْ يَّمِيْنِهٖ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ آدمی قبلہ کی طرف یا دائیں طرف تھوکے

2267 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيْدِ النَّرْسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

2266– رجاله ثقات رجال الصحيح، إلا ان فيه عنعنة اَبِيْ الزُّبير محمد بن مسلم بن تَدْرُس. وأخرجه أحمد 3/324 عن محمد بن بكر، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/337 و396 من طريقين عن ابى الزبير، به

www.islamicurdubooks.com

(متن حدیث): اِذَا كَانَ اَحَدُكُمْ فِيْ صَلَاتِهٖ، فَلَا يَتْفُلْ عَنْ يَمِيْنِهٖ، وَلَا بَيْنَ يَدَيْهِ، فَاِنَّهٗ يُنَاجِيْ رَبَّهٗ، وَلٰكِنْ عَنْ يَسَارِهٖ، اَوْ تَحْتَ قَدَمِهٖ. (2: 43)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب کوئی شخص نماز ادا کر رہا ہو تو وہ اپنے دائیں طرف یا سامنے کی طرف نہ تھوکے کیونکہ وہ اپنے پروردگار کی بارگاہ میں مناجات کر رہا ہوتا ہے بلکہ اپنے بائیں طرف یا اپنے پاؤں کے نیچے تھوکے۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَوْ تَحْتَ قَدَمِهٖ اَرَادَ بِهٖ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ''یا اپنے پاؤں کے نیچے'' اس سے مراد آدمی کا بایاں پاؤں ہے

2268 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ اللَّخْمِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ، وَاَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ، يَقُوْلَانِ:

2267- إسناده صحيح على شرطهما. وأخرجه أحمد 3/176 و273 و278 و291، والبخارى "412" فى الصلاة: باب لا يبصق عن يمينه فى الصلاة، و"413" باب لِيَبْزُقْ عَنْ يَسَارِهٖ اَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ الْيُسْرٰى، و"1214" فى العمل فى الصلاة: باب ما يجوز من البصاق والنفخ فى الصلاة، ومسلم "551" فى المساجد: باب النهى عن البصاق فى المسجد فى الصلاة وغيرها، من طرق عن شعبة، بهذا الإسناد وأخرجه أحمد 3/191- 192 و245، والبخارى "531" و"532" فى المواقيت: باب المصلى يناجى ربه عز وجل، وأبو يعلى "الورقة/157/أ"، والبغوى "492" من طرق عن قتادة، به. وأخرجه عبد الرزاق "1692" وأحمد3/188 و199- 200، وابن أبى شيبة 2/364، والبخارى "405" فى الصلاة: باب حك البزاق باليد من المسجد، و"417" باب إذا بدره البزاق فليأخذ بطرف ثوبه، والدارمى 1/324، والحميدى "1219"، والبيهقى 1/255 و2/292، والبغوى "491" من طرق عن حميد الطويل، عن أنس بنحوه.

2268- إسناده صحيح على شرط مسلم، وحرملة قد توبع. حميد بن عبد الرحمٰن: هو ابن عوف الزهرى المدنى. وأخرجه مسلم "548" فى المساجد: باب النهى عن البصاق فى المسجد، عن أبى الطاهر وحرملة، والنسائى فى "الكبرى" كما فى "التحفة" 3/341 عن أبى الطاهر بن السرح والحارث بن مسكين، والبيهقى 2/293 من طرق بحر بن نصر، أربعتهم عن ابن وهب، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/58 و88 و93، والدارمى 1/325، والبخارى "408" و"409" فى الصلاة: باب حك المخاط بالحصى من المسجد، و"410" و"411" باب لا يبصق عن يمينه فى الصلاة، ومسلم "548"، وابن ماجه "761" فى المساجد: باب كراهية النخامة فى المسجد، من طرق عن الزهرى، به. وأخرجه الطيالسى "2227"، وأحمد 3/6، والحميدى "728"، وابن أبى شيبة 2/364، والبخارى "414" فى الصلاة: باب ليبزق عن يساره أو تحت قدمه اليسرى، ومسلم "548"، والنسائى 2/51- 52 فى المساجد: باب ذكر نهى النبى صلى الله عليه وسلم عن أن يبصق الرجل بين يدى أو عن يمينه وهو فى صلاته، وأبو يعلى "975" بنحوه، والبغوى "493" من طرق عن سفيان، عن الزهرى، عن حميد بن عبد الرحمٰن، عن أبى سعيد الخدرى. وأخرجه عبد الرزاق "1681" عن معمر، عن الزهرى، عن حميد بن عبد الرحمٰن، عن أبى هريرة.

www.islamicurdubooks.com

(متن حدیث): اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاَى فِى الْقِبْلَةِ نُخَامَةً، فَتَنَاوَلَ حَصَاةً فَحَكَّهَا، ثُمَّ قَالَ: لَا يَتَنَخَّمَنَّ اَحَدُكُمْ فِى الْقِبْلَةِ، وَلَا عَنْ يَّمِيْنِهٖ، وَلْيَبْصُقْ عَنْ يَّسَارِهٖ، اَوْ تَحْتَ رِجْلِهِ الْيُسْرٰى. (2: 43)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبلہ کی سمت میں (دیوار پر) بلغم لگا ہوا دیکھا تو آپ نے ایک کنکری لے کر اس کے ذریعے اس کو کھرچ دیا' پھر آپ نے ارشاد فرمایا: کوئی بھی شخص قبلہ کی طرف ہرگز نہ تھوکے اور اپنے دائیں طرف بھی نہ تھوکے۔ اسے اپنے بائیں طرف یا اپنے بائیں پاؤں کے نیچے تھوکنا چاہئے۔

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِىْ مِنْ اَجْلِهَا زُجِرَ عَنْ تَنَخُّمِ الْمَرْءِ اَمَامَهٗ، اَوْ عَنْ يَّمِيْنِهٖ فِىْ صَلَاتِهٖ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے آدمی کو اپنے سامنے کی طرف یا دائیں طرف تھوکنے سے منع کیا گیا ہے

2269 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ الْاَزْدِىُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِذَا قَامَ اَحَدُكُمْ اِلَى الصَّلَاةِ، فَلَا يَبْصُقْ اَمَامَهٗ، فَاِنَّهٗ يُنَاجِىْ رَبَّهٗ مَا دَامَ فِىْ مُصَلَّاهُ، وَلَا عَنْ يَّمِيْنِهٖ، فَاِنَّ عَنْ يَّمِيْنِهٖ مَلَكًا، وَلْيَبْصُقْ عَنْ شِمَالِهٖ، اَوْ تَحْتَ رِجْلِهٖ، فَيَدْفِنُهٗ. (2: 43)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب کوئی شخص نماز ادا کرنے کے لئے کھڑا ہو' تو وہ اپنے سامنے کی سمت میں نہ تھوکے کیونکہ وہ جب تک نماز ادا کر رہا ہوتا ہے' تو اپنے پروردگار کی بارگاہ میں مناجات کر رہا ہوتا ہے اور وہ اپنے دائیں طرف بھی نہ تھوکے کیونکہ اس کے دائیں طرف فرشتہ ہوتا ہے اسے اپنے بائیں طرف یا اپنے پاؤں کے نیچے تھوک کر اسے دفن کر دینا چاہئے''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُصَلِّىْ اِذَا بَدَرَتْهُ بَادِرَةٌ وَلَمْ يَدْفِنْ بَزْقَتَهٗ تَحْتَ رِجْلِهِ الْيُسْرٰى لَهٗ اَنْ يَّدْلُكَ بِهَا ثَوْبَهٗ بَعْضَهٗ بِبَعْضٍ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ جب نمازی کو زور سے تھوک آ جائے اور وہ اپنے تھوک کو اپنے بائیں

2269- إسناده صحيح على شرطهما. إسحاق بن إبراهيم: هو ابن راهويه. وهو في "مصنف عبد الرزاق" "1686"، ومن طريقه أخرجه البخاري "416" في الصلاة: باب دفن النخامة في المسجد، والبغوي "490"، والبيهقي 2/293. 2270- إسناده حسن. ابن عجلان: هو محمد، صدوق أخرجه له مسلم متابعة والبخاري تعليقاً، وباقي رجال السند ثقات على شرطهما. عياض بن عبد الله: هو ابن سعد بن أبي سرح القرشي المكي، وهو عند أبي يعلى "993" وأخرجه أحمد 3/9 و24 من طريق يحيى بن سعيد، وابن أبي شيبة 2/363 من طريق أبي خالد الأحمر، وأبو داود "480" في الصلاة: باب في كراهية البزاق في المسجد، من طريق خالد بن الحارث، ثلاثتهم عن محمد بن عجلان، بهذا الإسناد، وصححه ابن خزيمة "880"، والحاكم 1/251 على شرط مسلم ووافقه الذهبي. وصححه ابن خزيمة "926"، وأبو يعلى الورقة /64ب- /65أ.

www.islamicurdubooks.com

پاؤں کے نیچے دفن نہیں کرتا تو اسے اس بات کی اجازت ہے کہ وہ اپنے کپڑے کے ذریعے مل سکتا ہے

2270 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى الْقَطَّانُ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِيَاضُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُعْجِبُهُ الْعَرَاجِيْنُ يُمْسِكُهَا بِيَدِهٖ، فَدَخَلَ يَوْمًا الْمَسْجِدَ وَفِيْ يَدِهٖ مِنْهَا وَاحِدَةٌ، فَرَاٰى نُخَامَةً فِيْ قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ، فَحَتَّهَا بِهٖ حَتّٰى اَنْقَاهَا، ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ مُغْضَبًا، فَقَالَ: اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّسْتَقْبِلَهُ الرَّجُلُ فَيَبْصُقَ فِيْ وَجْهِهٖ، اِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا قَامَ اِلَى الصَّلَاةِ فَاِنَّمَا يَسْتَقْبِلُ بِهٖ رَبَّهُ، وَالْمَلَكُ عَنْ يَّمِيْنِهٖ، فَلَا يَبْصُقْ بَيْنَ يَدَيْهِ، وَلَا عَنْ يَّمِيْنِهٖ، وَلٰكِنْ عَنْ يَّسَارِهٖ تَحْتَ قَدَمِهِ الْيُسْرٰى، فَاِنْ عَجِلَتْ بِهٖ بَادِرَةٌ فَلْيَقُلْ هٰكَذَا، وَتَفَلَ فِيْ ثَوْبِهٖ وَرَدَّ بَعْضَهُ بِبَعْضٍ. (2: 43)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہاتھ میں چھڑی رکھنا پسند تھا ایک دن آپ مسجد میں داخل ہوئے۔ ایک چھڑی آپ کے ہاتھ میں تھی۔ آپ نے مسجد کی قبلہ کی سمت (والی دیوار) پر بلغم لگی ہوئی دیکھی تو آپ نے اسے کھرچ کر اچھی طرح صاف کیا' پھر آپ غضب کی حالت میں لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی ایک شخص اس بات کو پسند کرے گا' کوئی شخص اس کے سامنے آئے' اور اس کے چہرے کی طرف منہ کر کے تھوک دے جب آدمی نماز پڑھنے کے لئے کھڑا ہوتا ہے' تو اس کا پروردگار اس کے مدمقابل ہوتا ہے اور فرشتہ اس کے دائیں طرف ہوتا ہے اس لئے اسے اپنے سامنے کی طرف یا دائیں طرف نہیں تھوکنا چاہئے بلکہ اپنے بائیں طرف اپنے بائیں پاؤں کے نیچے تھوکنا چاہئے اور اگر تھوک تیزی سے آجائے' تو اسے اس طرح کرنا چاہئے یعنی اپنے کپڑے میں تھوک کر اسے مل دے۔

2271 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيْفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ بَشَّارٍ الرَّمَادِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عَجْلَانَ، سَمِعَ عِيَاضَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِي السَّرْحِ، سَمِعَ اَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُعْجِبُهُ هٰذِهِ الْعَرَاجِيْنُ، وَيُمْسِكُهَا فِيْ يَدِهٖ، فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ وَفِيْ يَدِهٖ مِنْهَا قَضِيْبٌ، فَحَكَّهَا بِهٖ - يُرِيْدُ: بَزْقَةً فِيْ قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ - وَنَهٰى اَنْ يَّبْزُقَ الرَّجُلُ بَيْنَ يَدَيْهِ، اَوْ عَنْ يَّمِيْنِهٖ، وَقَالَ: لِيَبْزُقْ عَنْ يَّسَارِهٖ، اَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ الْيُسْرٰى، فَاِنْ عَجِلَتْ بِهٖ بَادِرَةٌ فَلْيَجْعَلْهَا فِيْ ثَوْبِهٖ، وَلْيَقُلْ بِهَا هٰكَذَا، وَاَشَارَ سُفْيَانُ يَدْلُكُ طَرَفَ كُمِّهٖ بِاِصْبَعِهٖ. (4: 6)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو چھڑی رکھنا پسند تھا۔ آپ اسے اپنے دست اقدس میں رکھتے تھے۔ ایک دن آپ مسجد میں داخل ہوئے' تو آپ کے دست مبارک میں چھڑی تھی۔ آپ نے اس کے ذریعے اسے کھرچ دیا۔ راوی کی مراد یہ ہے' مسجد میں قبلہ کی سمت میں لگے ہوئے بلغم کو کھرچ دیا اور آپ نے اس بات سے منع کیا' آدمی اپنے سامنے کی طرف یا اپنے دائیں طرف تھوکے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: اسے بائیں طرف یا اپنے بائیں پاؤں کے نیچے تھوکنا چاہئے اور

2271- إسناده حسن. وأخرجه الحميدي "729" عن سفيان، بهذا الإسناد.

www.islamicurdubooks.com

اگر تھوک تیزی سے آ رہا ہو تو اسے اپنے کپڑے میں پھینک دینا چاہئے اور پھر اس طرح کر دینا چاہیے۔
سفیان نے اپنی انگلیوں کے ذریعے آستین کے کنارے کو مل کر اشارہ کر کے بتایا۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمُصَلِّيْ اَنْ يَّبْصُقَ فِيْ نَعْلَيْهِ اَوْ يَتَنَخَّعَ فِيْهِمَا

نمازی کیلئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ اپنے جوتے میں تھوکے یا کھنکار دے

2272 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عُلَيَّةَ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ اَبِي الْعَلَاءِ بْنِ الشِّخِّيْرِ، عَنْ اَبِيْهِ،

(متن حدیث): اَنَّهُ صَلّٰى مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَنَخَّعَ، فَدَلَكَهَا بِنَعْلِهِ الْيُسْرٰى. (4:1)

✿✿ ابوالعلاء بن شخیر اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں نماز ادا کی۔ انہوں نے تھوک پھینکا تو اسے اپنے بائیں جوتے کے ذریعے مل دیا۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ مَسِّ الْمُصَلِّي الْحَصَاةَ فِيْ صَلَاتِهٖ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ نمازی نماز کے دوران کنکریوں پر ہاتھ پھیرے

2273 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَاهِرِ بْنِ اَبِي الدُّمَيْكِ بِبَغْدَادَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ زِيَادٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ، عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ، يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): اِذَا قَامَ اَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ فَلَا يَمْسَحِ الْحَصٰى، فَاِنَّ الرَّحْمَةَ تُوَاجِهُهٗ. (2: 43)

2272- إسناده صحيح على شرطهما، غير صحابي الحديث فلم يخرج له البخاري، وإسماعيل بن عُلَيَّة سمع من الجريري وهو سعيد بن إياس- قبل الاختلاط. أبو العلاء بن الشخير: هو يزيد بن عبد الله بن الشخير. وأخرجه عبد الرزاق "1687"، وأحمد 4/25، ومسلم "554" "59" في المساجد: باب النهي عن البصاق في المسجد، وأبو داوٗد "483" في الصلاة: باب في كراهية البزاق في المسجد، والبيهقي 2/293 من طرق عن سعيد الجريري، بهٰذا الإسناد. وأخرجه مسلم "554" "58" من طريق كهمس، عن يزيد بن عبد الله بن الشخير، به. وأخرجه أحمد 4/25 -26، وأبو داوٗد "482" من طريق حماد بن سلمة، عن أبي العلاء بن الشخير، عن أخيه مطرف بن الشخير، عن أبيه عبد الله بن الشخير، به.

2273- حديث حسن أبو الأحوص: هو مولى بني ليث، وقيل: مولى بني غفار لم يرو عنه غير الزهري، ذكره المؤلف في "الثقات" ولم يذكر فيه ابن أبي حاتم 9/335 جرحًا ولا تعديلًا، وأخرج ابن خزيمة حديثه هٰذا في "صحيحه"، وذكره الذهبي في جزء "من تكلم فيه وهو موثق" وقال ابن معين: ليس بشيء، وقال أبو أحمد الحاكم: ليس بالمتين عندهم، وباقي رجاله ثقات. وأخرجه أحمد 5/150، وابن أبي شيبة 2/410- 411، والحميدي "128"، والترمذي "379" في الصلاة: باب ما جاء في كراهية مسح الحصى في الصلاة، وأبو داوٗد "945" في الصلاة: باب في مسح الحصى في الصلاة، والنسائي 3/6 في السهو: باب النهي عن مسح الحصى في الصلاة، وابن ماجه "1027" في إقامة الصلاة: باب مسح الحصى في الصلاة، وابن الجارود في "المنتقى" "219"، والبغوي "662"، والبيهقي 2/284 من طرق عن سفيان بهٰذا الإسناد، وقال الترمذي: حديث أبي ذر حديث حسن، وصححه ابن خزيمة "913" و"914" وأخرجه أحمد 5/163 و179، والطيالسي "476"، والبغوي "663" من طرق عن الزهري، به.

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کا پتہ چلا ہے۔
"جب کوئی شخص نماز ادا کر رہا ہو تو کنکریوں پر ہاتھ نہ پھیرے کیونکہ رحمت اس کے مدمقابل ہوتی ہے۔"

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ الزُّهْرِيَّ سَمِعَ هٰذَا الْخَبَرَ مِنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، لَا مِنْ اَبِي الْاَحْوَصِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے کہ زہری نے یہ روایت سعید بن مسیّب سے سنی ہے انہوں نے یہ روایت ابواحوص سے نہیں سنی ہے

2274 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ،

(متن حدیث): اَنَّ اَبَا الْاَحْوَصِ مَوْلٰى بَنِيْ لَيْثٍ حَدَّثَهُ، فِيْ مَجْلِسِ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ - وَابْنُ الْمُسَيِّبِ جَالِسٌ - اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا ذَرٍّ يَقُوْلُ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَا قَامَ اَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ فَاِنَّ الرَّحْمَةَ تُوَاجِهُهُ، فَلَا يُحَرِّكِ الْحَصٰى، اَوْ لَا يَمَسَّ الْحَصٰى . (2: 43)

ابواحوص نے سعید بن مسیّب کی محفل میں یہ بات بیان کی۔ اس وقت سعید بن مسیّب بھی وہاں بیٹھے ہوئے تھے۔ ابواحوص نے بتایا: انہوں نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"جب کوئی شخص نماز ادا کرنے کے لئے کھڑا ہوتا ہے، تو رحمت اس کے مدمقابل ہوتی ہے۔ اس لئے (نماز ادا کرتے ہوئے) وہ کنکریوں کو حرکت نہ دے (راوی کو شک ہے، شاید یہ الفاظ ہیں:) کنکریوں کو چھوئے نہیں۔"

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ هٰذَا الْفِعْلَ الْمَزْجُوْرَ عَنْهُ فِي الصَّلَاةِ قَدْ اُبِيْحَ بَعْضُهُ لِلضَّرُوْرَةِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نماز کے دوران ممنوع قرار دیئے جانے والا

2274- هو مكرر ما قبله، وأخرجه أحمد 5/150 عن هارون -وهو ابن معروف- عن ابن وهب بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 5/163، وابن أبي شيبة 2/411، وابن خزيمة "916" من طريق محمد بن عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عِيْسٰى، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى، عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ: سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عن كل شيء حتى سألته عن مسح الحصى في الصلاة، فقال: "واحدة أو دع" وعبد الرحمٰن بن أبي ليلى سيىء الحفظ، وحديثه حسن في الشواهد. وفي الباب عن معيقيب وهو الآتي عند المؤلف. وعن جابر قال: سألت النبي صلى الله عليه وسلم عن مسح الحصى، فقال: "واحدة، ولأن تمسك عنها خير لك من مئة بدنة، كلها سود الحدقة" أخرجه أحمد 3/300 و328 و384 و393، وابن أبي شيبة 2/411- 412، وابن خزيمة "897" وفي سنده عندهم شرحبيل بن سعد وهو ضعيف. وعن حذيفة عند أحمد 5/385، وابن أبي شيبة 2/411 قال: سألت النبي صلى الله عليه وسلم عن كل شيء حتى عن مسح الحصى، فقال: "واحدة أو دع" وفي سنده مجهول.

www.islamicurdubooks.com

یہ فعل بعض اوقات ضرورت کے پیش نظر مباح قرار دیا گیا ہے

2275 - حَدَّثَنَا اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ، عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ مُعَيْقِيْبٌ، قَالَ:

(متن حدیث): سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ مَسِّ الْحَصَى فِي الصَّلَاةِ، فَقَالَ: اِنْ كُنْتَ لَا بُدَّ فَاعِلًا فَمَرَّةً. (2: 43)

حضرت معیقیب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز کے دوران کنکریوں پر ہاتھ پھیرنے کے بارے میں دریافت کیا: تو آپ نے ارشاد فرمایا: اگر تم نے ضرور ایسا کرنا ہو تو صرف ایک مرتبہ ایسا کرو۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْمُصَلِّيْ تَبْرِيْدَ الْحَصَى بِيَدِهِ لِلسُّجُوْدِ عَلَيْهِ عِنْدَ شِدَّةِ الْحَرِّ

نمازی کیلئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ گرمی کی شدت میں وہ اپنے ہاتھوں کے ذریعے کنکریوں کو ٹھنڈا کرسکتا ہے

2276 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ سِنَانٍ الْقَطَّانُ بِوَاسِطَ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ الْفَلَّاسُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنَّا نُصَلِّيْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ شِدَّةِ الْحَرِّ، فَيَعْمِدُ اَحَدُنَا اِلٰى قَبْضَةٍ مِنَ

2275– إسناده صحيح على شرط البخاري . رجاله رجال الشيخين غير عبد الرحمٰن بن إبراهيم، فمن رجال البخاري، وقد صرح الوليد وهو ابن مسلم بالتحديث عند ابن ماجه، فانتفت مشبهة تدليسه .وأخرجه الترمذي "380" في الصلاة: باب ما جاء في كراهية مسح الحصى في الصلاة، وابن ماجه "1026" في إقامة الصلاة: باب مسح الحصى في الصلاة من طرق عن الوليد بن مسلم، به.وأخرجه النسائي 3/7 في السهو: باب الرخصة فيه مرة، من طريق عبد الله بن المبارك عن الأوزاعي، به .وأخرجه أحمد 3/426 و5/425 و426، والطيالسي "1187"، وابن أبي شيبة 2/411، والبخاري "1207" في العمل في الصلاة: باب مسح الحصى في الصلاة، ومسلم "546" في المساجد: باب كراهية مسح الحصى وتسوية التراب في الصلاة، وأبو داوٗد "946" في الصلاة: باب في مسح الحصى في الصلاة، وابن خزيمة "895" و"896"، وابن الجارود "218" والبغوي "664" من طريقين عن يحيى بن أبي كثير، به.

2276– إسناده حسن من أجل محمد بن عمرو –وهو ابنُ عَلقمه الليثيّ– وأخرجه أحمد 3/327، وأبو داوٗد "399" في الصلاة: باب في وقت صلاة الظهر، والنسائي 2/204 في التطبيق: باب تبريد الحصى للسجود عليه، وأبو يعلى /104"ب"، والبيهقي 1/439 و2/105، والبغوي "359" من طريق عباد، عن مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْحَارِثِ الْاَنْصَارِيِّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: كنت أصلي الظُّهْرَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فآخذ قبضة من الحصى لتبرد في كفي أضعها لجبهتي أسجد عليها لشدة الحر .وأخرجه كذلك أحمد 3/327 من طريق محمد بن بشر، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/184 –1 185 من طريق عبدة بن سليمان، كلاهما عن محمد بن عمرو، به.

www.islamicurdubooks.com

الْحَصٰی، فَيَجْعَلُهَا فِی كَفِّهٖ هٰذِهٖ، ثُمَّ فِی كَفِّهٖ هٰذِهٖ، فَاِذَا بَرَدَتْ سَجَدَ عَلَيْهَا .(3: 50)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ہم لوگ شدید گرمی کے موسم میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کرتے تھے' تو ہم میں سے کوئی ایک شخص مٹھی میں کنکریاں رکھ لیتا تھا۔ وہ اپنے اس ہاتھ میں انہیں رکھتا تھا' پھر اس ہاتھ میں رکھتا تھا جب وہ ٹھنڈی ہو جاتی تھیں' تو ان پر سجدہ کرتا تھا۔

2277 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِیُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ تَمِيمِ بْنِ مَحْمُودٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ شِبْلٍ الْاَنْصَارِيِّ، قَالَ:

(متن حدیث): سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهٰى عَنْ ثَلَاثِ خِصَالٍ فِی الصَّلَاةِ: عَنْ نَقْرَةِ الْغُرَابِ، وَعَنِ افْتِرَاشِ السَّبُعِ، وَاَنْ يُوطِنَ الرَّجُلُ الْمَكَانَ كَمَا يُوطِنُ الْبَعِيرَ .(2: 39)

حضرت عبدالرحمٰن بن شبل انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''آپ نے نماز کے دوران تین کام کرنے سے منع کیا ہے۔ کوے کی ٹھونگا مارنے سے درندے کی طرح پاؤں بچھانے سے اور یہ' آدمی اپنے بیٹھنے کے لئے کسی جگہ کو یوں مقرر کرلے جس طرح اونٹ اپنے بیٹھنے کی جگہ کو مقرر کرتا ہے۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الزَّجْرَ عَنْ اِيطَانِ الْمَرْءِ الْمَكَانَ الْوَاحِدَ فِی الْمَسْجِدِ اِنَّمَا زُجِرَ عَنْهُ اِذَا فَعَلَ ذٰلِكَ لِغَيْرِ الصَّلَاةِ وَذِكْرِ اللّٰهِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ مسجد میں کسی ایک جگہ کو بیٹھنے کیلئے مخصوص کرنے کی ممانعت اس حوالے سے ہے کہ آدمی جب نماز یا اللہ کے ذکر کے علاوہ کسی اور مقصد کے لئے ایسا کرے

2277- إسناده ضعيف، تميم بن محمود لين الحديث، وباقي رجاله ثقات. وأخرجه أحمد 3/428 و444، والدارمي 1/303، وابن أبي شيبة 2/91، وابن ماجه "1429" في إقامة الصلاة: باب ما جاء في توطين المكان في المسجد يصلي فيه، والحاكم 1/229، وابن خزيمة "1319"، وابن عدي في "الكامل" 2/515، والعقيلي في "الضعفاء" 1/170، والبيهقي 2/118 و3/238- 239 "وقد تحرف فيه تميم بن محمود إلى: عثمان بن محمود" و239، والبغوي "666" من طرق عن عبد الحميد بن جعفر، به. وأخرجه أحمد 3/428، وأبو داوُد "862" في الصلاة: باب صلاة من لا يقيم صلبه في الركوع والسجود، والنسائي 2/214- 215 في التطبيق: باب النهي عن نقرة الغراب، والبيهقي 2/118 من طرق عن جعفر بن عبد الله -وهو والد عبد الحميد- به. وفي الباب عن أبي سلمة عند أحمد 5/446- 447 وفي سنده مجهولان، فلعله يتقوى به. وأخرجه أحمد 2/265 و311 من حديث أبي هريرة قال: أوصاني خليلي بثلاث، ونهاني عن ثلاث: نهاني عن نقرة كنقرة الديك، وإقعاء كإقعاء الكلب، والتفات كالتفات الثعلب. وذكره الهيثمي في "المجمع" 2/80، وزاد نسبته إلى أبي يعلى والطبراني في "الأوسط" وقال: وإسناده أحمد حسن. وأخرجه البخاري "822"، ومسلم "439"، وأبو داوُد "897"، والترمذي "276" من حديث أنس مرفوعًا "اعتدلوا في السجود، ولا يبسط أحدكم ذراعيه انبساط الكلب."

www.islamicurdubooks.com

2278 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْحَنْظَلِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): لَا يُوطِنُ الرَّجُلُ الْمَسْجِدَ لِلصَّلَاةِ اَوْ لِذِكْرِ اللّٰهِ اِلَّا تَبَشْبَشَ اللّٰهُ بِهٖ كَمَا يَتَبَشْبَشُ اَهْلُ الْغَائِبِ اِذَا قَدِمَ عَلَيْهِمْ غَائِبُهُمْ. (2: 39)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ 'نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب کوئی شخص نماز ادا کرنے کے لئے یا اللہ کا ذکر کرنے کے لئے مسجد میں ٹھہر جاتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس پر یوں خوش ہوتا ہے' جس طرح (طویل عرصے سے) غائب شخص کے گھر والے اس کے واپس آنے پر خوش ہوتے ہیں''۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اَنْ يُصَلِّيَ الْمَرْءُ وَهُوَ غَارِزٌ ضَفْرَتَهٗ فِيْ قَفَاهُ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ آدمی ایسی حالت میں نماز ادا کرے جبکہ اس نے بالوں کا جوڑا بنایا ہو

2279 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرِ بْنِ الْحَكَمِ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عِمْرَانُ بْنُ مُوْسٰى، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيُّ، عَنْ اَبِيْهِ،

(متن حدیث): اَنَّهٗ رَاٰى اَبَا رَافِعٍ مَوْلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ يُصَلِّيْ غَرَزَ ضَفِيْرَتَهٗ فِيْ قَفَاهُ، فَحَلَّهَا اَبُوْ رَافِعٍ، فَالْتَفَتَ الْحَسَنُ اِلَيْهِ مُغْضَبًا، فَقَالَ اَبُوْ رَافِعٍ: اَقْبِلْ عَلٰى صَلَاتِكَ وَلَا تَغْضَبْ، فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (يَقُوْلُ: ذٰلِكَ كِفْلُ الشَّيْطَانِ) *، يَقُوْلُ: مَقْعَدُ الشَّيْطَانِ، يَعْنِيْ مَغْرَزَ ضَفْرَتِهٖ.

2278- إسناده صحيح على شرطهما. عثمان بن عمر: هو ابن فارس العبيدى، وابن أبى ذئب: هو محمد بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ اَبِيْ ذئب، وسعيد بن أبى سعيد: هو المقبرى. وأخرجه أحمد 3/328 و453، والطيالسى "2334"، والبغوى فى "مسند ابن الجعد" "2939"، وابن ماجه "800" فى المساجد: باب لزوم المساجد وانتظار الصلاة، من طرق عن ابن أبى ذئب، به، وصححه ابن خزيمة "1503"، والحاكم 1/213 على شرطهما ووافقه الذهبى، وهو كما قالا. وقال البوصيرى فى "مصباح الزجاجة" ورقة 54: هذا إسناد صحيح، وزاد نسبته إلى ابن أبى شيبة ومسدد وأحمد بن منيع. وهو مكرر "1607" وأخرجه أحمد 2/307 و340 من ثلاث طرق.

2279- إسناده حسن، عمران بن موسى ذكره المؤلف فى "ثقاته"، ولم يذكر فيه ابن أبى حاتم جرحًا ولا تعديلًا، وروى عنه اثنان، وأخرج حديثه أبو داوٗد والترمذى وابن خزيمة فى "صحيحه"، وباقى رجال السند ثقات رجال الشيخين. حجاج: هو ابن محمد المصيصى الأعور، وهو فى "صحيح ابن خزيمة" "911"، وأخرجه البيهقى 2/109 من طريق محمد بن إسحاق الصغانى، عن حجاج بن محمد، بهذا الإسناد. وأخرجه عبد الرزاق "2991"، ومن طريقه الترمذى "384" فى الصلاة: باب ما جاء فى كراهية كف الشعر فى الصلاة، وأبو داوٗد "646" فى الصلاة: باب الرجل يصلى عاقصًا شعره، والبيهقى 2/109 عن ابن جريج، به. وأخرجه ابن ماجه "1042" فى إقامة الصلاة: باب كف الشعر والثوب فى الصلاة.

www.islamicurdubooks.com

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْحَاتِمٍ : عِمْرَانُ بْنُ مُوْسٰی هُوَ عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَی بْنِ عَمْرِو بْنِ سَعِيْدِ بْنِ الْعَاصِ، اَخُو اَيُّوْبَ بْنِ مُوْسٰی . (2: 43)

❀❀ سعید بن ابوسعید مقبری اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ انہوں نے حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ کو دیکھا جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام تھے۔ ایک مرتبہ حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ عنہما نماز ادا کررہے تھے۔ انہوں نے اپنے بالوں کو گدی پر باندھا ہوا تھا تو حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ نے ان بالوں کو کھول دیا۔ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ غصے کے عالم میں ان کی طرف متوجہ ہوئے تو حضرت ابورافع نے کہا: آپ اپنی نماز جاری رکھئے اور غصہ نہ کیجئے کیونکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔ یہ شیطان کا حصہ ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں (یا حضرت ابورافع نے یہ فرمایا) یہ شیطان کے بیٹھنے کی جگہ ہے۔ یعنی وہ جگہ جہاں بال باندھے گئے تھے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) عمران بن موسیٰ نامی راوی عمران بن موسیٰ بن عمرو بن سعید العاص ہے۔ یہ ایوب بن موسیٰ کا بھائی ہے۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ كَرَاهِيَةِ صَلَاةِ الْمَرْءِ وَشَعَرُهُ مَعْقُوصٌ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ کہ جو اس بارے میں ہے کہ بالوں کا جوڑا بنا کر نماز ادا کرنا آدمی کیلئے مکروہ ہے

2280 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ سَلْمٍ، حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، (اَنَّ بُكَيْرًا حَدَّثَهُ) ، اَنَّ كُرَيْبًا مَوْلٰی ابْنِ عَبَّاسٍ حَدَّثَهُ،

(متن حدیث): اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ رَاٰی عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الْحَارِثِ وَشَعَرُهُ مَعْقُوصٌ مِّنْ وَّرَائِهِ، فَقَامَ مِنْ وَّرَائِهِ فَجَعَلَ يُحُلُّهُ، وَاَقَرَّ لَهُ الْاٰخَرُ، فَلَمَّا انْصَرَفَ اَقْبَلَ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، فَقَالَ: مَا لَكَ وَرَاْسِي؟ فَقَالَ: اِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اِنَّمَا مَثَلُ هٰذَا كَمَثَلِ الَّذِيْ يُصَلِّيْ وَهُوَ مَكْتُوْفٌ .

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس کے بارے میں یہ بات منقول ہے انہوں نے عبداللہ بن حارث کو دیکھا انہوں نے اپنے

2280- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات، رجال الشيخين غير حرملة فإنه من رجال مسلم . عمرو بن الحارث: هو المصري، وقد سقطت جملة "أن بكيرًا حدثه" من الأصل و "التقاسيم" 3/لوحة 92، واستدركت من موارد الحديث . وأخرجه مسلم "492" في الصلاة: باب أعضاء السجود والنهي عن كف الشعر والثوب وعقص الرأس في الصلاة، وأبو داود "646" في الصلاة: باب الرجل يصلي عاقصًا شعره، والنسائي 2/215- 216 في التطبيق: باب مثل الذي يصلي ورأسه معقوص، وابن خزيمة "910"، والبيهقي 2/108- 109 من طرق عن ابن وهب، بهذا الإسناد .وأخرجه الدارمي 1/320- 321 من طريق بكر بن مضر، وأحمد 1/304 من طريق رشدين، كلاهما عن عمرو بن الحارث، به .وأخرجه أحمد 1/316 من طريق الليث، عن عمرو بن الحارث، عن بكير بن عبد الله، عن شعبة مولى ابن عباس وكريب مولى ابن عباس، أن ابن عباس، فذكره. وأخرجه أحمد أيضًا 1/316 عن موسى بن داوُد، عن ابن لهيعة، عن بكير، عن كريب مولى ابن عباس، عن ابن عباس، بالنص المرفوع ولم يذكر فيه قصة.

www.islamicurdubooks.com

پیچھے اپنے بال باندھے ہوئے تھے‘ تو وہ ان کے پیچھے آ کر کھڑے ہوئے اور انہیں کھولنے لگے دوسرے صاحب انہیں پہلی حالت پر برقرار رکھنے لگے جب انہوں نے نماز مکمل کی تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی طرف متوجہ ہوئے اور بولے: آپ کا میرے سر کے ساتھ کیا واسطہ ہے‘ تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بتایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔

''اس شخص کی مثال یوں ہے جیسے وہ اس حالت میں نماز ادا کر رہا ہو‘ اس کے ہاتھ بندھے ہوئے ہوں۔''

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ رَفْعِ الْمُصَلِّيْ بَصَرَهُ اِلَى السَّمَاءِ مَخَافَةَ اَنْ يُلْتَمَعَ بَصَرُهُ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ آدمی نماز کے دوران اپنی نگاہ کو آسمان کی طرف اٹھائے (یہ ممانعت) اس اندیشے کے تحت ہے کہ کہیں اس کی نگاہ کو اچک نہ لیا جائے

2281 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السَّامِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اَبِيْ اُوَيْسٍ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، عَنْ يُوْنُسَ بْنِ يَزِيْدَ الْاَيْلِيِّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَبِيْهِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تَرْفَعُوْا اَبْصَارَكُمْ اِلَى السَّمَاءِ اَنْ تُلْتَمَعَ يَعْنِيْ فِي الصَّلَاةِ. (2: 43)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما‘ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''(نماز کے دوران) اپنی نگاہ کو آسمان کی طرف نہ اٹھاؤ ایسا نہ ہو اسے اُچک لیا جائے۔''

(راوی کہتے ہیں) یعنی نماز کے دوران ایسا نہ کرو۔

2281- إسماعيل بن أبي أويس في حفظه شيء، لكنه متابع، وباقي السند رجاله رجال الشيخين، وأخرجه الطبراني "13139" عن محمد بن نصر بن الصائغ، عن إسماعيل بن أبي أويس، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن ماجه "1043" في إقامة الصلاة: باب الخشوع في الصلاة، عن عثمان بن أبي شيبة، عن طلحة بن يحيى -وهو ابن أبي عياش الزرقي، عن يونس، به.

2282- إسناده صحيح، وأحد طرقه -وهو عبيد الله القواريري، عن حماد- على شرطهما. محمد بن زياد: هو الجمحي مولاهم أبو الحارث المدني. وأخرجه مسلم "427" "114" في الصلاة: باب تحريم سبق الإمام بركوع أو سجود ونحوهما، والترمذي "582" في الصلاة: باب ما جاء من التشديد في الذي يرفع رأسه قبل الإمام، والنسائي 2/96 في الإمامة: باب مبادرة الإمام، وابن ماجه "961" في إقامة الصلاة: باب النهي أن يسبق الإمام بالركوع والسجود، وابن خزيمة "1600"، والبيهقي 2/93 من طرق عن حماد بن زيد، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/260 و456 469 و472 و504، والطيالسي "2490"، والدارمي 1/302، والبخاري "691" في الأذان: باب إثم من رفع رأسه قبل الإمام، ومسلم "427"، وأبو داود "623" في الصلاة: باب التشديد فيمن يرفع قبل الإمام أو يضع قبله، والبيهقي 2/93 من طرق عن محمد بن زياد، به- وبعضهم قال "رأس"، وبعضهم قال "صورة"، وبعضهم قال "وجه". قال الحافظ في "الفتح" 2/183: والظاهر أنه من تصرف الرواة. قال عياض: هذه الروايات متفقة، لأن الوجه في الرأس ومعظم الصورة فيه. قلت "القائل ابن حجر": لفظ الصورة يطلق على الوجه أيضًا، وأما الرأس فرواتها أكثر وهي أشمل فهي المعتمدة. وأخرجه البيهقي 2/93 من طريق إبراهيم بن طهمان، عن أيوب عن محمد بن سيرين، عن أبي هريرة.

www.islamicurdubooks.com

2282 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْعَبَّاسِ الشَّافِعِيُّ، وَعُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيْرِيُّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ حِسَابٍ، وَشَيْبَانُ بْنُ فَرُّوْخٍ، قَالُوْا: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اَمَا يَخْشَى الَّذِىْ يَرْفَعُ رَاْسَهُ قَبْلَ الْاِمَامِ اَنْ يُّحَوِّلَ اللّٰهُ رَاْسَهُ رَاْسَ حِمَارٍ. (2: 91)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص امام سے پہلے اپنا سر (رکوع یا سجدے) سے اٹھالیتا ہے کیا وہ اس بات سے نہیں ڈرتا' اللہ تعالیٰ اس کے سر کو گدھے کے سر میں تبدیل کر دے گا۔''

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ اسْتِعْمَالِ هٰذَا الْفِعْلِ الَّذِىْ ذَكَرْنَاهُ حَذَرَ اَنْ يُّحَوَّلَ رَاْسُهُ رَاْسَ كَلْبٍ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ ہم نے جو فعل ذکر کیا ہے اس پر عمل سے اس لیے روکا گیا ہے تا کہ اس بات سے بچا جاسکے کہ آدمی کا سر کتے کے سر میں تبدیل نہ ہو جائے

2283 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ خَلَفٍ الدُّوْرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ ثَعْلَبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْمَاعِيْلَ الْمُؤَدِّبُ، عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): اَمَا يَخْشَى الَّذِىْ يَرْفَعُ رَاْسَهُ قَبْلَ الْاِمَامِ اَنْ يُّحَوِّلَ اللّٰهُ رَاْسَهُ رَاْسَ الْكَلْبِ. (2: 91)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص امام سے پہلے (رکوع یا سجدے سے) سر کو اٹھالیتا ہے کیا وہ اس بات سے نہیں ڈرتا' اللہ تعالیٰ اس کے سر کو کتے کے سر میں تبدیل کر دے گا۔''

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ رَفْعِ الْمَرْءِ اِلَى السَّمَاءِ بَصَرَهُ فِى الصَّلَاةِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ آدمی نماز کے دوران اپنی نگاہ کو آسمان کی طرف اٹھائے

2284 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيْدِ النَّرْسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسٍ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

2283– إسناده صحيح الهيثم شيخ المؤلف، ترجمة الذهبى فى "السير" 14/261 – 262 وقال: كان من أوعية العلم، ومن أهل التحرى والضبط، وذكره فى "تذكرة الحفاظ " 2/765– 766، والربيع بن ثعلب، ذكره المؤلف فى "ثقاته"، وابن أبى حاتم 3/456، وأورد فيه عن على بن الحسين بن الجنيد أنه قال عنه: ثقة شيخ صالح. ونقل توثيقه عن غير واحد الخطيب فى "تاريخه" 8/418. وأبو إسماعيل المؤدب: هو إبراهيم بن سليمان بن رزين الأردنى: ثقة، ومحمد بن ميسرة: أبو سلمة البصرى مع كونه من رجال الشيخين فقد قال الحافظ فى "التقريب": صدوق يخطىء. قلت: قد تابعه عليه حماد بن زيد فى الرواية المتقدمة.

www.islamicurdubooks.com

(متن حدیث): مَا بَالُ اَقْوَامٍ يَرْفَعُونَ اَبْصَارَهُمْ اِلَى السَّمَاءِ فِي صَلَاتِهِمْ ، (فَاشْتَدَّ قَوْلُهُ فِي ذٰلِكَ) حَتّٰى قَالَ: لَيَنْتَهُنَّ عَنْ ذٰلِكَ، اَوْ لَتُخْطَفَنَّ اَبْصَارُهُمْ . (2: 62)

حضرت انس رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''لوگوں کو کیا ہو گیا ہے، وہ نماز کے دوران اپنی نگاہیں آسمان کی طرف بلند کر لیتے ہیں''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بارے میں شدید تاکید کرتے ہوئے یہ بات ارشاد فرمائی:

''لوگ یا تو سے باز آجائیں' یا ان کی نگاہ کو اُچک لیا جائے گا''۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ اخْتِصَارِ الْمَرْءِ فِي صَلَاتِهِ

نماز کے دوران آدمی کا اپنی کوکھ (یعنی پہلو) پر ہاتھ رکھنے کی ممانعت کا تذکرہ

2285 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوْسٰى، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُصَلِّيَ الرَّجُلُ مُخْتَصِرًا . (2: 43)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے' آدمی اپنی کوکھ (پہلو) پر ہاتھ رکھ کر نماز ادا کرے۔

2284- إسناده صحيح على شرطهما . سعيد - وهو ابن أبي عروبة - قد سمع منه يزيد بن زريع قبل اختلاطه . وأخرجه ابن خزيمة "475" من طريق مُحمد بن عبد الأعلى الصنعاني، عن يزيد بن زيغ، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 3/140، والدارمي 1/298، والبخاري "750" في الأذان: باب رفع البصر إلى السماء في الصلاة، وأبو داوُد "913" في الصلاة: باب النظر في الصلاة، والنسائي 3/7 في السهو: باب النهي عن رفع البصر إلى السماء في الصلاة، وابن ماجه "1044" في إقامة الصلاة: باب الخشوع في الصلاة، وابن خزيمة "476"، وأبو يعلى /147 "أ- ب" و/149 "أ" والبيهقي 2/282، والبغوي "739" من طرق عن سعيد بن أبي عروبة. به.

2285- إسناده صحيح على شرطهما. عبد الله: هو ابن المبارك، وهشام: هو حسان، ومحمد: هو ابن سيرين.وأخرجه مسلم"545" في المساجد: باب كراهة الاختصار في الصلاة، من طريق الحكم بن موسى، والنسائي 2/127 في الافتتاح: باب النهي عن التخصر في الصلاة، من طريق سويد بن نصر، والبيهقي 2/287 من طريق الحسن بن سفيان، ثلاثتهم عن عبد الله بن المبارك، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 2/232 و290 و295 و331 و399، والدارمي 1/332، وابن أبي شيبة 2/47 و48، والبخاري "1220" في العمل في الصلاة: باب الخصر في الصلاة، ومسلم "545"، وأبو داوُد "947" في الصلاة: باب الرجل يصلي مختصراً، والترمذي "383" في الصلاة: باب ما جاء في النهي عن الاختصار في الصلاة، والنسائي 2/127، وابن الجارود في "المنتقى" "220"، وابن خزيمة "908"، والحاكم 1/264، والبيهقي 2/287، والبغوي "730"، من طرق عن هشام، به. واستدراك الحاكم هذا الحديث على الشيخين، وقوله بإثره: إنهما لم يخرجاه، وهم منه رحمه الله.وأخرجه الطيالسي "2500"، والبخاري "1219"، والبيهقي 2/287 من طريق أيوب، والبيهقي 2/288 من طريق ابن عون، كلاهما عن محمد بن سيرين، به.

www.islamicurdubooks.com

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِي مِنْ اَجْلِهَا نُهِيَ عَنِ الْاِخْتِصَارِ فِي الصَّلَاةِ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے پہلو پر ہاتھ رکھنے سے منع کیا گیا ہے

2286 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ صَالِحٍ الْحَرَّانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُوْنُسَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): اَلْاِخْتِصَارُ فِي الصَّلَاةِ رَاحَةُ اَهْلِ النَّارِ.

(توضیح مصنف): قَالَ: اَبُوْحَاتِمٍ: يَعْنِي فِعْلَ الْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى، وَهُمْ اَهْلُ النَّارِ. (2: 43)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''نماز کے دوران پہلو پر ہاتھ رکھنا اہل جہنم کا راحت حاصل کرنے کا طریقہ ہے۔''

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس سے مراد یہ ہے کہ یہ یہودیوں اور عیسائیوں کا طرز عمل ہے اور وہ لوگ اہل جہنم ہیں۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ قَصْدِ اِتْمَامِ صَلَاتِهِ بِتَرْكِ الْاِلْتِفَاتِ فِيهَا

اس روایت کا تذکرہ جو اس بارے میں ہے کہ آدمی کیلئے یہ بات لازم ہے کہ وہ نماز کے دوران وہ ادھر اُدھر دیکھنے کو ترک کر کے اپنی نماز کو مکمل کرنے کا قصد کرے

2287 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى السَّاجِيُّ بِالْبَصْرَةِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى الْقَطَّانُ، عَنْ مِسْعَرِ بْنِ كِدَامٍ، عَنْ اَشْعَثَ بْنِ اَبِي الشَّعْثَاءِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ مَسْرُوْقٍ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْاِلْتِفَاتِ فِي الصَّلَاةِ، فَقَالَ: اِنَّمَا هُوَ اخْتِلَاسٌ يَخْتَلِسُهُ الشَّيْطَانُ مِنْ صَلَاةِ الْعَبْدِ. (3: 65)

2286– هو في "صحيح ابن خزيمة" "909" علي بن عبد الرحمٰن، قال الحافظ: صدوق، وقد روى له النسائي. أبو صالح الحراني: هو عبد الغفار بن داوٗد، نزيل مصر ثقة من رجال البخاري، ومن فوقه من رجال الشيخين. وأخرجه البيهقي 2/287– 288 من طريق ابن خزيمة، بهٰذا الإسناد. وفي سند هٰذا الحديث علة قادحة، وهي سقوط راو من إسناده بين عيس بن يونس وهشام، هو عبد الله بن الأزور، فقد أخرجه الطبراني في "الأوسط" 1/45/1 من طريق محمد بن سلام المنبجي، عن عيسى بن يونس، عن عبد اللٰه بن الأزور، عن هشام القردوسي –وهو ابن حسان– به. وقال: لم يروه عن هشام إلا ابن الأزور، تفرد به عيسى. وقال الإمام الذهبي في "الميزان" 2/391: عبد اللٰه بن الأزور، عن هشام بن حسان بخبر منكر. قال الأزدي: ضعيف جدًا، له عن هشام عن محمد عن أبي هريرة مرفوعًا "الاختصار في الصلاة استراحة أهل النار"، والمنبجي ذكره ابن حبان في "الثقات" وقال: ربما أغرب، وقال ابن منده: له غرائب. وقد أخرجه ابن أبي شيبة 2/47، وعبد الرزاق "3342" من طريق سفيان الثوري، عن ابن جريج، عن إسحاق بن عويمر، عن مجاهد أنه قال ... فذكره موقوفًا عليه. وإسحاق بن عويمر مجهول، أورده ابن أبي حاتم 2/231

www.islamicurdubooks.com

مِنْ حَدِيْثِ الْبُصْرَةِ، عَنْ مِسْعَرٍ. (3: 65)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز کے دوران ادھر اُدھر توجہ کرنے کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا: شیطان اس طرح سے بندے کی نماز کو اُچک لیتا ہے۔

یہ روایت مسعر کے حوالے سے منقول ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُصَلِّيْ لَهُ الِالْتِفَاتُ يَمْنَةً وَيَسْرَةً فِيْ صَلَاتِهِ لِحَاجَةٍ تَحْدُثُ مَا لَمْ يُحَوِّلْ وَجْهَهُ عَنِ الْقِبْلَةِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے دوران ضرورت پیش آنے پر اِدھر یا اُدھر التفات کر لیتے تھے لیکن آپ اپنے چہرہ مبارک کو قبلہ کی طرف سے نہیں پھیرتے تھے

2288 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحُرَيْثِ، قَالَ:

2287- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين، غير محمد بن خلاد فمن رجال مسلم . أبو الشعثاء : هو سليم بن أسود بن حنظلة المحاربي . وأخرجه أحمد 6/106، والبخاري "751" في الأذان: باب الالتفات في الصلاة، و "3291" في بدء الخلق: باب صفة إبليس وجنوده، وأبو داود "910" في الصلاة: باب الالتفات في الصلاة، والترمذي "590" في الصلاة: باب ما ذكر في الالتفات في الصلاة، والنسائي 3/8 في السهو: باب التشديد في الالتفات في الصلاة، وابن خزيمة "484" و "931"، والبيهقي 2/281، والبغوي "732" من طرق عن أشعث بن أبي الشعثاء ، بهذا الإسناد .وأخرجه البيهقي 2/281 من طريق أحمد بن عبيد، عن زكريا الساجي، عن محمد بن خلاد الباهلي، عن يحيى بن سعيد القطان، عن مسعر، عن أشعث بن أبي الشعثاء ، عن أبي وائل، عن مسروق، عن عائشة. وقد حكم الحافظ في "الفتح" 2/235 على هذه الرواية بالشذوذ، لأنه لا يعرف من حديث أبي وائل، والله أعلم .وأخرجه النسائي 3/8، وفي "الكبرى" كما في "التحفة" 2/327 من طريق إسرائيل، عن أشعث بن أبي الشعثاء ، عن أبي عطية – وهو مالك بن عامر– عن مسروق، عن عائشة.وأخرجه النسائي 3/8 – 9 وأبي داود "909"، والنسائي 3/8، وابن خزيمة "482" من حديث أبي ذر مرفوعًا "لايزال الله مقبلًا على العبد في صلاته ما لم يلتفت، فإذا صرف وجهه عنه انصرف ."وله شاهد من حديث الحارث الأشعري بلفظ "وآمركم بالصلاة، فإن الله عز وجل ينصب وجهه لعبده ما لم يلتفت، فإذا صليتم فلا تلتفتوا" رواه أحمد 4/202، والطيالسي "1161" وصححه ابن خزيمة "930"، وقال الترمذي بإثره "2863": حديث حسن صحيح غريب.

2288- إسناده صحيح على شرطهما، وهو في "صحيح ابن خزيمة " "485" و "871" وقد تحرف في الموضع الثاني من المطبوع "ثور بن زيد" إلى ثور بن يزيد .وأخرجه النسائي 3/9 في السهو : باب الرخصة في الالتفات في الصلاة يمينًا وشمالًا، عن الحسين بن الحريث، بهذا الإسناد، وصححه الحاكم 1/236 - 237 ووافقه الذهبي .وأخرجه أحمد 1/275 و306، والترمذي "587" في الصلاة: باب ما ذكر في الالتفات في الصلاة، وأبو داود في رواية أبي الطيب الأشناني كما في "التحفة" 5/117، والنسائي في "الكبرى" كما في "التحفة"، والبغوي "737" من طرق عن الفضل بن موسى، به . وقع في المطبوع من الترمذي: ويلوى عنقه، وهو من تحريف الطبع، فقد جاء على الصواب عند البغوي الذي أخرجه من طريقه.وأخرجه أحمد 1/275، والترمذي "588" من طريق وكيع، عن عبد الله بن سعيد بن أبي هند، عن بعض أصحاب عكرمة، أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يلحظ في الصلاة من غير ان يلوى عنقه .وأخرجه أبو داود في رواية أبي الطيب عن هناد، عن وكيع، عن عبد الله بن سعيد، عن رجل، عن عكرمة، عن النبي صلى الله عليه وسلم.. قال: وهذا أصح.

www.islamicurdubooks.com

حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰی، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ اَبِیْ هِنْدٍ، عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْتَفِتُ يَمِيْنًا وَشِمَالًا فِیْ صَلَاتِهٖ، وَلَا يَلْوِیْ عُنُقَهُ خَلْفَ ظَهْرِهٖ . (1:4)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے دوران دائیں اور بائیں طرف توجہ کرلیا کرتے تھے البتہ آپ گردن موڑ کر پشت کے پیچھے نہیں دیکھتے تھے۔

2289 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عِسْلِ بْنِ سُفْيَانَ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ السَّدْلِ فِی الصَّلَاةِ . (2: 108)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کے دوران سدل (یعنی کپڑا لٹکانے) سے منع کیا ہے۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ اشْتِمَالِ الْمَرْءِ الصَّمَّاءَ وَهُوَ فِیْ صَلَاتِهٖ

نماز کے دوران اشتمال صماء (کے طور پر کپڑے کو اوڑھنے) کی ممانعت کا تذکرہ

2290 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِیُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ اشْتِمَالِ الصَّمَّاءِ . (2: 108)

2289- إسناده ضعيف، عسل بن سفيان ضعفوه. وأخرجه أحمد 2/341 و345، والترمذي "378" في الصلاة: باب ما جاء في كراهية السدل في الصلاة، ومن طريقه البغوي "518" من طريق عن حماد بن سلمة، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/341 من طريق وهيب، و 2/348، والدارمي 1/320، والبيهقي 2/242 من طريق سعيد بن أبي عروبة وشعبة، ثلاثتهم عن عسل بن سفيان، به. وعلقه أبو داوٗد بعد الحديث "643" فقال: عسل، فذكره. وللحديث طريق اٰخر يتقوى به سيذكره المؤلف برقم. "2353"

2290- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير محمد بن عبد الله بن عمار وهو ثقة حافظ احتج به النسائي. عبد الوهاب الثقفي: هو عبد الوهاب بن عبد المجيد بن الصلت، وعبيد الله بن عمر: هو ابن حَفْصِ بْنِ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّاب العمري. وأخرجه البخاري "5819" في اللباس: باب اشتمال الصماء، عن محمد بن بشار، عن عبد الوهاب الثقفي، بإسناده عن أبي هريرة قال: نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الملامسة والمنابذة، وعن صلاتين: بعد الفجر حتى ترتفع الشمس، وبعد العصر حتى تغيب الشمس، وان يحتبى بالثوب الواحد ليس على فرجه منه شيء بينه وبين السماء، وأن يشتمل الصماء. وأخرجه أحمد 2/496 و510، والبخاري "584" في مواقيت الصلاة: باب الصلاة بعد الفجر حتى ترتفع الشمس، و "588" باب لا يتحرى الصلاة قبل غروب الشمس، وابن ماجه "3560" في اللباس: باب ما نهى عنه من اللباس، من طرق عن عبيد الله بن عمر، بهذا الإسناد.

www.islamicurdubooks.com

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اشتمال صماء سے منع کیا ہے۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ اَنْ يُصَلِّيَ الصَّلَوَاتِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ

آدمی کیلئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ ایک ہی کپڑے میں کئی نمازیں ادا کرلے

2291 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ يُوسُفَ، قَالَ: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ اَبِي سَلَمَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فِيْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ مُتَوَشِّحًا بِهِ. (1:4)

حضرت عمر بن ابوسلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک کپڑے میں نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے، جسے توشیح کے طور پر لپیٹا ہوا تھا۔

ذِكْرُ كَيْفِيَّةِ صَلَاةِ الْمَرْءِ اِذَا صَلّٰى فِيْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ

جب آدمی ایک کپڑا پہن کر نماز ادا کرتا ہے تو نماز کی کیفیت کا تذکرہ

2292 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِي عَوْنٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي حَازِمٍ، وَوَكِيعٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ اَبِي سَلَمَةَ،

(متن حدیث): اَنَّهُ رَاَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فِيْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ فِيْ بَيْتِ اُمِّ سَلَمَةَ وَاضِعًا طَرَفَيْهِ عَلٰى عَاتِقِهِ. (1:4)

حضرت عمر بن ابوسلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سیّدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں ایک کپڑے میں نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے دونوں کنارے اپنے کندھوں پر رکھے ہوئے تھے۔

2291- إسناده صحيح على شرطهما. نصر بن علي: هو الجهضمي. وأخرجه أحمد 4/26 من طريق سفيان، والترمذي "339" في الصلاة: باب ما جاء في الثوب الواحد، من طريق الليث، كلاهما عن هشام بن عروة، بهذا الإسناد. وعندهما "مشتملًا به" بدل: متوشحًا به.

2292- إسناده قوي، يعقوب بن حميد صدوق لا بأس به، وباقي السند رجاله رجال الشيخين. ابن أبي حازم: هو عبد العزيز بن أبي حازم سلمة بن دينار. وأخرجه أحمد 4/26 عن وكيع، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم "517" في الصلاة: باب الصلاة في ثوب واحد وصفة لبسه، وابن ماجه "1049" في إقامة الصلاة: باب الصلاة في الثوب الواحد، من طريقين عن وكيع، به. وزادا بعد قوله "في ثوب واحد": متوشحًا به. وأخرجه مالك 1/140، والبخاري "355" و"356" في الصلاة: باب الصلاة في الثوب الواحد ملتحفًا به، والنسائي 2/70 في القبلة: باب الصلاة في الثوب الواحد، والبغوي "512" و"513" من طرق عن هشام عن عروة، به.

www.islamicurdubooks.com

ذِكْرُ وَصْفِ وَضْعِ الْمَرْءِ طَرَفَ الثَّوْبِ عَلٰى عَاتِقِهِ اِذَا صَلّٰى فِيْهِ

جب آدمی (ایک کپڑا اوڑھ کر) نماز ادا کرتا ہے تو اس کے کنارے کو کندھے پر رکھنے کے طریقے کا تذکرہ

2293 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الذُّهْلِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ اَبِىْ سَلَمَةَ،

(متن حدیث): اَنَّهٗ دَخَلَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَآهُ يُصَلِّىْ فِىْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ قَدْ خَالَفَ بَيْنَ طَرَفَيْهِ. (1:4)

✿✿ حضرت عمر بن ابوسلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' تو انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک ہی کپڑے میں نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا جس کے کناروں کو آپ نے مخالف سمت میں ڈالا ہوا تھا۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَنْ يُصَلِّيَ فِى الْقَمِيْصِ الْوَاحِدِ بَعْدَ اَنْ يَزُرَّهٗ

آدمی کیلئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ ایک قمیض پہن کر نماز ادا کرلے جبکہ اس نے اس پر بٹن لگایا ہوا ہو

2294 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ اِسْمَاعِيْلَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ عُمَرَ الْعَدَنِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُوْسَى بْنِ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِىْ رَبِيْعَةَ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ، قَالَ:

(متن حدیث): قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنِّىْ اَكُوْنُ فِى الصَّيْدِ فَاُصَلِّىْ وَلَيْسَ عَلَىَّ اِلَّا قَمِيْصٌ وَاحِدٌ، قَالَ:

2293- إسناده صحيح على شرط البخارى . وأخرجه الطحاوى فى "شرح معانى الآثار" 1/379 من طريق أبى داوٗد، عن شعبة، بهذا الإسناد . ولم يقل: قد خالف بين طرفيه . وأخرجه البخارى "354" عن عبيد الله بن موسى، ومسلم "517" "279" من طريق حماد بن زيد، وعبد الرزاق "1365" عن معمر والثورى، أربعتهم عن هشام بن عروة، به . وأخرجه أحمد 4/27، ومسلم "517" "280"، وأبو داوٗد "628" فى الصلاة: باب جماع أبواب ما يصلى فيه، والطحاوى 1/379 من طريق الليث، عن يحيى بن سعيد، عن أبى أمامة أسعد بن سهل، عن عمر بن أبى سلمة.

2294- إسناده حسن، موسى بن إبراهيم ذكره البخارى فى "تاريخه" 7/279، وروى عنه عبد الرحمٰن بن أبى الموال، وعطاف بن خالد، وعبد العزيز الدراوردى، وذكره المؤلف فى "الثقات" وأخرج ابن خزيمة حديثه فى "صحيحه"، وقال ابن المدينى: وسط، وباقى رجاله ثقات . وأخرجه الشافعى 1/63- 64، وأبو داوٗد "632"، وابن خزيمة "777" و"778"، والحاكم 1/250، والبغوى "517" من طرق عن عبد العزيز بن محمد -وهو الدراوردى، بهذا الإسناد . وأخرجه الشافعى، وأحمد 4/49 و54، والنسائى 2/70، والبغوى من طرق عن عطاف بن خالد المخزومى، عن موسى بن إبراهيم، به . وقد جاء فى رواية عطاف التصريح بسماع موسى بن إبراهيم من سلمة . وأخرجه الطحاوى فى "شرح معانى الآثار" 1/380 من طريق يحيى بن أبى قبيلة، عن الدراوردى، فقال: عن موسى بن محمد بن إبراهيم، عن أبيه، عن سلمة.

www.islamicurdubooks.com

فَازْرُرْهُ وَلَوْ بِشَوْكَةٍ. (4: 3)

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کیا: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! بعض اوقات میں شکار کے لیے گیا ہوتا ہوں اور میں ایسی حالت میں نماز ادا کرتا ہوں' میرے جسم پر صرف ایک قمیض ہوتی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اس کا بٹن لگالو اگرچہ کانٹے کے ذریعے ہی لگاؤ۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمُصَلِّي أَنْ يُصَلِّيَ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ

نمازی کیلئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ ایک کپڑے میں نماز ادا کرے

2295 - (سندحدیث): أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ،

(متن حدیث): أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلَاةِ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَوَلِكُلِّكُمْ ثَوْبَانِ. (4: 33)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک کپڑے میں نماز ادا کرنے کے بارے میں دریافت کیا: تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم میں سے ہر ایک کے پاس دو کپڑے ہوتے ہیں؟

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِإِبَاحَةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے مباح ہونے کی صراحت کرتی ہے

2296 - (سندحدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ،

(متن حدیث): أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَيُصَلِّي أَحَدُنَا فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَوَكُلُّكُمْ يَجِدُ ثَوْبَيْنِ، فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ لِلَّذِي سَأَلَهُ: أَتَعْرِفُ أَبَا هُرَيْرَةَ، هُوَ يُصَلِّي فِي ثَوْبٍ

2295- إسناده صحيح على شرطهما، وهو في "الموطأ" .1/140 ومن طريق مالك أخرجه: البخاري "358" في الصلاة: باب الصلاة في الثوب الواحد ملتحفًا به، ومسلم "515" "275" في الصلاة باب الصلاة في ثوب واحد وصفة لبسه، وأبو داوُد "625" في الصلاة: باب جماع أبواب ما يصلى فيه، والنسائي 2/69- 70 في القبلة: باب الصلاة في الثوب الواحد، والبيهقي 2/236- 237، والبغوي ."511" وأخرجه أحمد 2/285 و345، وعبد الرزاق "1364"، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/379 من طرق عن ابن شهاب، عن أبي سلمة بن عبد الرحمٰن، عن أبي هريرة .وأخرجه أحمد 2/501 من طريق محمد بن عمرو، عن أبي سلمة، به.

2296- إسناده صحيح على شرطهما . وأخرجه أحمد 2/238 - 239، والحميدي "937"، وابن ماجه "1047" في إقامة الصلاة: باب الصلاة في الثوب الواحد، وابن الجارود "170" من طريق سفيان، بهذا الإسناد . وصححه ابن خزيمة "758" .والمشجب: خشبات موثقة تنصب، فينشر عليها الثياب.

www.islamicurdubooks.com

وَاحِدٍ وَثِيَابُهُ مَوْضُوعَةٌ عَلَى الْمِشْجَبِ. (4: 33)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! کیا ہم میں سے کوئی شخص ایک کپڑے میں نماز ادا کرسکتا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم سب کے پاس دو کپڑے ہیں؟

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اس شخص سے یہ فرمایا جس نے ان سے یہ سوال کیا تھا' کیا تم ابوہریرہ کو جانتے ہو؟ بعض اوقات وہ ایک کپڑے میں نماز ادا کررہا ہوتا ہے حالانکہ اس کے کپڑے کھونٹی پر لٹکے ہوئے ہوتے ہیں۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ تَفَرَّدَ بِهٖ اَبُوْ هُرَيْرَةَ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے کہ اس روایت کو نقل کرنے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ منفرد ہیں

2297 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا بَكْرُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ سَعِيْدٍ الطَّاحِيُّ الْعَابِدُ بِالْبَصْرَةِ، قَالَ: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُلَازِمُ بْنُ عَمْرٍو، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَدْرٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ:

(متن حدیث): جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: مَا تَرٰى فِي الصَّلَاةِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ؟ فَقَالَ: اَوَكُلُّكُمْ يَجِدُ ثَوْبَيْنِ. (4: 33)

قیس بن طلق اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے عرض کی: ایک کپڑے میں نماز ادا کرنے کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تم میں سے ہر ایک کے پاس دو ہوتے ہیں؟

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلَى السَّبَبِ الَّذِيْ مِنْ اَجْلِهٖ اَبَاحَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاةَ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس سبب پر دلالت کرتی ہے جس کی وجہ سے

2297- إسناده صحيح. وأخرجه أحمد 4/22، وأبو داؤد "629"، والطبراني "8245"، والطحاوي 1/379، والبيهقي 2/240 من طرق عن ملازم بن عمرو، بهٰذا الإسناد -وذكر بعضهم فيه قصة. وأخرجه أحمد 4/23 من طريق محمد بن جابر، عن عبد الله بن بدر، به. وأخرجه أحمد 4/22، والطحاوي 1/379 من طريق يحيى بن أبي كثير، عن عيسى بن خيثم "وقد تحرف في المطبوع من الطحاوي إلى: عثمان بن خيثم" والطيالسي "1098" من طريق أيوب بن عتبة، كلاهما عن قيس بن طلق، به. ولفظ الطيالسي: سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم: أيصلي الرجل في ثوب واحد؟ فسكت حتى حضرت الصلاة، فصلى في ثوب واحد طارق بن كتفيه.

www.islamicurdubooks.com

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کپڑے میں نماز ادا کرنے کو مباح قرار دیا ہے

2298 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيْفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ شَبِيْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَاصِمٌ الْاَحْوَلُ، وَاَيُّوْبُ، وَحَبِيْبُ بْنُ الشَّهِيْدِ، وَهِشَامٌ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الصَّلَاةِ فِى الثَّوْبِ الْوَاحِدِ، فَقَالَ: اَوَكُلُّكُمْ يَجِدُ ثَوْبَيْنِ فَلَمَّا كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ: اِذَا وَسَّعَ اللّٰهُ فَوَسِّعُوْا، رَجُلٌ جَمَعَ عَلَيْهِ ثِيَابَهُ، صَلّٰى فِىْ اِزَارٍ وَرِدَاءٍ، فِىْ اِزَارٍ وَقَمِيْصٍ، فِىْ اِزَارٍ وَقَبَاءٍ، فِىْ سَرَاوِيْلَ وَرِدَاءٍ، فِىْ سَرَاوِيْلَ وَقَمِيْصٍ، فِىْ سَرَاوِيْلَ وَقَبَاءٍ.

(4: 33)

قَالَ هِشَامٌ: وَاَحْسَبُهُ قَالَ: وَتُبَّانٍ

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک کپڑے میں نماز ادا کرنے کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ نے دریافت کیا: کیا تم میں سے ہر ایک کے پاس دو کپڑے ہوتے ہیں؟ جب حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ (کی خلافت) کا زمانہ آیا' تو انہوں نے ارشاد فرمایا: جب اللہ تعالیٰ کشادگی عطا کرے تو تم لوگ کشادگی کو اختیار کرو۔ آدمی اپنے کپڑے کو جمع کرے (یعنی دو مختلف چیزوں کو پہن کر نماز ادا کرے) وہ تہبند اور چادر میں' یا تہبند اور قمیض میں' یا تہبند اور قباء میں' یا شلوار اور چادر میں' یا شلوار اور قمیض میں' یا شلوار اور قباء میں نماز ادا کرے۔

ہشام نامی راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے انہوں نے پاجامے کا ذکر بھی کیا تھا۔

ذِكْرُ وَصْفِ مَا يَعْمَلُ الْمُصَلِّىْ بِثَوْبِهِ الْوَاحِدِ اِذَا صَلّٰى فِيْهِ

اس طریقے کا تذکرہ کہ جب آدمی ایک کپڑے میں نماز ادا کرے گا تو اس کو (کیسے لپیٹے گا؟)

2299 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ مُوْسٰى بِعَسْكَرِ مُكْرَمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْقُطَعِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَبُو الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَنْ صَلّٰى فِىْ ثَوْبٍ فَلْيَعْطِفْ عَلَيْهِ

2298- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الصحيح. أيوب: هو ابن أبى تميمة السختيانى، وهشام: هو ابن حسان القردوسى .وأخرجه البخارى (365) فى الصلاة: باب الصلاة فى القميص والسراويل والتُّبان والقباء ، عن سليمان بن حرب، عن حماد بن زيد، عن أيوب، بهذا الإسناد .وأخرجه الدارقطنى 1/282 من طريق يزيد بن زريع، عن هشام، به.وأخرج المرفوع منه أحمد 2/230، ومسلم (515) (276) من طريق إسماعيل بن إبراهيم عن أيوب، وأحمد 2/495، والطحاوى فى "شرح معانى الآثار" 1/378 من طريق أبى معاوية محمد بن خازم عن عاصم، وأحمد 2/498 من طريق يزيد بن هارون عن هشام، والطحاوى 1/379 من طريق عبد الله بن بكير عن هشام، وأحمد 2/499 من طريق خالد الحذاء ، أربعتهم عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ.

www.islamicurdubooks.com

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''جو شخص ایک کپڑے میں نماز ادا کرتا ہے اسے اس کو اپنے اوپر اوڑھ لینا چاہیے''۔

ذِكْرُ وَصْفِ الْعَطْفِ الَّذِي يَعْمَلُهُ الْإِنْسَانُ بِثَوْبِهِ إِذَا صَلَّى فِيهِ

اوڑھنے کے اس طریقے کا تذکرہ جب آدمی ایک کپڑے میں نماز ادا کرے گا تو اس کے ساتھ ایسا کرے گا

2300 - (سندحدیث): أَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ فَضَالَةَ الشَّعِيرِيُّ بِالْمَوْصِلِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَزْرَةُ بْنُ ثَابِتٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ، قَالَ:

(متن حدیث): صَلَّى بِنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ فَخَالَفَ بَيْنَ طَرَفَيْهِ، وَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّاهَا كَذَلِكَ. (4: 33)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے ایک کپڑے میں ہمیں نماز پڑھائی جس کے کنارے انہوں نے مخالف سمت میں (کندھوں پر) ڈالے ہوئے تھے۔ انہوں نے یہ بات ارشاد فرمائی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اسی طرح نماز پڑھائی ہے۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ أَنْ يُصَلِّيَ فِي إِزَارٍ وَاحِدٍ عِنْدَ عَدَمِ الْقُدْرَةِ عَلَى غَيْرِهِ مِنَ الثِّيَابِ

آدمی کیلئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ دوسرا کپڑا میسر نہ ہونے کی صورت میں ایک تہبند میں نماز ادا کرے

2301 - (سندحدیث): أَخْبَرَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو قُدَامَةَ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا

2299- رجاله ثقات رجال الشيخين غير محمد بن يحيى القطعي فمن رجال مسلم. محمد بن بكر: هو ابن عثمان البُرساني. وأخرجه أحمد 3/324 عن محمد بن بكر البُرساني، بهذا الإسناد. والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/381 من طريق أبي عاصم، عن ابن جريج، به. ولفظه عندهما "فليتعطّف به." (3) تحرفت هذه النسبة في الأصل إلى: السعرى، والتصحيح من "التقاسيم" 4/لوحة 37. والشّعيرى نسبة إما لبيع الشعير، أو إلى باب الشعير محلة معروفة بالكرخ من غربي بغداد، واسمه عمران بن موسى بن فضالة، قال الخطيب في "تاريخه" 12/268: كان ناسكًا، تاركًا للدنيا وكان ثقة، سكن الموصل فنسب إليها، وبلغني أنه مات بها في سنة سبع وثلاث مئة. قلت: روى له ابن حبان حديثين، هذا أحدهما، والآخر سيرد برقم (7397) وفيه التصريح بأنه سمعه منه بالموصل.

2300- إسناده صحيح على شرطهما. أبو عاصم: هو الضحاك بن مخلد النبيل.

www.islamicurdubooks.com

يَحْيَى الْقَطَّانُ، عَنْ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنِي اَبُوْ حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رِجَالٌ يُصَلُّوْنَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَاقِدِي اُزُرِهِمْ عَلٰى اَعْنَاقِهِمْ كَهَيْئَةِ الصِّبْيَانِ، فَيُقَالُ لِلنِّسَاءِ: لَا تَرْفَعْنَ رُءُ وسَكُنَّ حَتّٰى يَسْتَوِيَ الرِّجَالُ. (4: 50)

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کرتے تھے۔ انہوں نے بچوں کی طرح اپنے تہبند گردن میں باندھے ہوئے ہوتے تھے' تو خواتین کو یہ حکم دیا گیا' تم اس وقت تک (سجدے سے) سر کو نہ اٹھانا جب تک مرد سیدھے (ہو کر بیٹھ نہیں جاتے)

ذِكْرُ جَوَازِ الصَّلَاةِ لِلْمَرْءِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ

آدمی کیلئے ایک کپڑے میں نماز ادا کرنے کے جائز ہونے کا تذکرہ

2302 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا حَامِدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شُعَيْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُوْنُسَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ اَبِي سَلَمَةَ، اَنَّهُ قَالَ:

(متن حدیث): رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ مُشْتَمِلًا بِهِ. (5: 8)

حضرت عمر بن ابوسلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک کپڑے میں نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے' جسے آپ نے اشتمال کے طور پر لپیٹا ہوا تھا۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِالْاِتِّشَاحِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ اِذَا صَلَّى الْمَرْءُ فِيْهِ

اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ کہ جب آدمی ایک کپڑے میں نماز ادا کرے تو اسے توشیح کے طور پر لپیٹ لے

2303 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ سَلْمٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ،

2301- إسناده صحيح على شرطهما. سفيان: هو الثوري، وأبو حازم: هو سلمة بن دينار الأعرج. وهو في "صحيح ابن خزيمة" (763). وأخرجه النسائي 2/70 في القبلة: باب الصلاة في الإزار، عن عُبيد الله بن سعيد، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري (362) في الصلاة: باب إذا كان الثوب ضيقًا، عن مسدد، عن يحيى، به. وأخرجه أحمد 5/331، والبخاري (814) في الأذان: باب عقد الثياب وشدها، و (1215) في العمل في الصلاة: باب إذا قيل للمصلي تقدم أو انتظر فانتظر فلا بأس، ومسلم (441) في الصلاة: باب أمر النساء المصليات وراء الرجال أن لا يرفعن رؤوسهن من السجود حتى يرفع الرجال، وأبو داوُد (630) في الصلاة: باب الرجل يعقد الثوب في قفاه ثم يصلي، والطبراني (5964) من طرق عن سفيان، به. وأخرجه الطبراني (5937) من طريق مسلم بن إبراهيم، عن مبشر بن مكسر، عن أبي حازم، به مختصرًا، وهذا إسناد حسن، مبشر بن مكسر: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: لا بأس به.

2302- إسناده صحيح على شرطهما. وقد تقدم برقم (2291) و (2292) و (2293).

2303- إسناده صحيح، عبد الرحمٰن بن إبراهيم: هو الملقب بدُحَيم، وهو ثقة من رجال البخاري، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين.

www.islamicurdubooks.com

حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِیُّ، عَنِ الزُّهْرِیِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَيُصَلِّی الرَّجُلُ فِی الثَّوْبِ الْوَاحِدِ؟ فَقَالَ: لِيَتَوَشَّحْ بِهٖ، ثُمَّ لِيُصَلِّ فِيْهِ .(1: 78)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! کیا کوئی شخص ایک کپڑے میں نماز ادا کرسکتا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسے چاہئے' توشیح کے طور پر اسے لپیٹ لے اور پھر اس میں نماز ادا کرلے۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ لِلْمُصَلِّیْ فِی الثَّوْبِ الْوَاحِدِ بِالْمُخَالَفَةِ بَيْنَ طَرَفَيْهِ عَلٰى عَاتِقِهٖ اِذِ الِاتِّشَاحُ فِيْهِ مِنْ غَيْرِ الْمُخَالَفَةِ بَيْنَ طَرَفَيْهِ لَا يَخْلُو مِنَ السَّدْلِ اَوِ اشْتِمَالِ الصَّمَّاءِ

نمازی کو اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ کہ جب وہ ایک کپڑا پہن کے نماز ادا کرے تو اس کے کنارے مخالف سمت میں کندھے پر رکھ لے کیونکہ مخالف سمت میں کندھے پر کنارے ڈالے بغیر توشیح کے طور پر لپیٹنے میں یا تو ''سدل'' کی صورت پائی جائیگی یا اشتمال صماء کی صورت پائی جائے گی (اور یہ دونوں ممنوع ہیں)

2304 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِیُّ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِیْ كَثِيْرٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ فِی الثَّوْبِ الْوَاحِدِ فَلْيُخَالِفْ بَيْنَ طَرَفَيْهِ عَلٰى عَاتِقِهٖ . (1: 78)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب کوئی شخص ایک کپڑے میں نماز ادا کرتا ہے' تو اسے اس کے کنارے مخالف سمت میں کندھے پر رکھ لینے چاہئیں۔''

ذِكْرُ مَا يَعْمَلُ الْمَرْءُ عِنْدَ صَلَاتِهٖ اِذَا كَانَ مَعَهٗ ثَوْبٌ وَاحِدٌ غَيْرُ وَاسِعٍ

اس بات کا تذکرہ کہ جب آدمی کے پاس صرف ایک کپڑا ہو اور وہ بڑا نہ ہو' تو اسے کیا کرنا چاہیے؟

2304- إسناده صحيح على شرطهما. وهو في "مصنف عبد الرزاق" (1374)، ومن طريقه أخرجه أحمد 2/266. وأخرجه أحمد 2/255 و427 و520، وأبو داؤد (627) في الصلاة: باب جماع أبواب ما يصلى فيه، والطحاوي 1/381 من طريق هشام الدستوائي ويحيى القطّان، والبخاري (360) في الصلاة: باب إذا صلى في الثوب الواحد فليجعل على عاتقيه، ومن طريقه البغوي (516) من طريق شيبان، ثلاثتهم عن يحيى بن أبي كثير، بهٰذا الإسناد.

2305- إسناده حسن، فليح -وهو ابن سليمان الخزاعي- فيه كلام، مع أنه من رجال الشيخين، وباقي رجال السند ثقات على شرط الصحيح. وهو في "صحيح ابن خزيمة" (767)، وقد تحرف فيه "سريج بن النعمان" إلى: شريح عن النعمان. وفي أوله عنده قصة. وأخرجه البخاري (361) في الصلاة: باب إذا كان الثوب ضيقًا، عن يحيى بن صالح، عن فليح، به. وأخرج مسلم (3010) في الزهد: باب حديث جابر الطويل وقصة أبي اليسر، وأبو داؤد (634) في الصلاة: باب إذا كان الثوب ضيقًا يتزر به.

www.islamicurdubooks.com